سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

(سوموار 7، منگل، 8، بدھ 9، جمعرات 10، جمعتہ المبارک 11، سوموار 14۔ جنوری 2019)

(یوم الاثنین 30۔ ربیع الثانی، یوم الثلاثہ یکم ، یوم الاربعاء 2، یوم الخمیس 3، یوم الجمع 4، (یوم الاثنین 7۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 (حصہ اوّل) : شمارہ جات : 1 تا 6

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چھٹا اجلاس

سوموار،7۔جنوری2019

جلد6 : شمارہ1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ	------------	3
3۔	ایجنڈا	------------	5
4۔	ایوان کے عہدے دار	------------	7
5۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	11

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
6۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	12
7۔	چیئرمینوں کا پینل	------------	13
	پوائنٹ آف آرڈر		
8۔	ایوان کو قواعد کے تحت چلانے کا مطالبہ	------------	14
	تعزیت		
9۔	اسمبلی کے کیمرہ مین شہزاد احمد کے والد مرحوم کے لئے دعائے مغفرت	------------	18
10۔	ایوان کو قواعد کے تحت چلانے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	------------	19
	حلف		
11۔	نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف	------------	30
	سوالات (محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)		
12۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	37
13۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	63
14۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	67
	توجہ دلاؤ نوٹس		
15۔	ضلع فیصل آباد تھانہ صدر تاندلیانوالہ کی حدود میں ڈکیتی کی واردات	------------	96
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
16۔	مسودہ قانون تصادم مفادات کا تدارک پنجاب 2018، مسودہ قانون حق سرکاری خدمات پنجاب 2018، مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018، مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018 اور مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا	------------	98

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر		
17۔	صوبہ کے چھ بڑے شہروں میں ہائی کورٹ بنچز نہ بنانے پر وکلاء کی ہڑتال سے سائلین کو پریشانی کا سامنا	------------	99
18۔	سپیشل کمیٹی کی پیش کردہ رپورٹس کو چیلنج کرنا	------------	102
19۔	کورم کی نشاندہی	------------	108
	منگل، 8۔ جنوری 2019		
	جلد 6 : شمارہ 2		
20۔	ایجنڈا	------------	111
21۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	113
22۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	114
	تعزیت		
23۔	ممبر اسمبلی جناب محمد افضل کی والدہ ماجدہ، وزیر ٹرانسپورٹ جناب محمد جہانزیب خان کھچی اور وزیر سماجی بہبود و بیت المال جناب محمد اجمل کی والدہ ماجدہ کی وفات پر فاتحہ خوانی	------------	115
	سوالات (محکمہ داخلہ)		
24۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	115
25۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	126
	پوائنٹ آف آرڈر		
26۔	نیشنلائز کیے گئے مرے کالج سیالکوٹ اور گارڈن کالج راولپنڈی کی جائیدادیں اصل مالکان کے حوالے کرنے کا مطالبہ	------------	134

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار		
27۔	پنجاب کے تعلیمی اداروں میں اقلیتی طلباء کے لئے پانچ فیصد کوٹا مختص کرنے کا مطالبہ	------------	137
28۔	کمیر شریف (ساہیوال) کے مین بازار میں ناجائز قابضین سے دکانیں و پلازے واگزار کرانے کا مطالبہ	------------	138
29۔	راولپنڈی کی خاتون کے گھر زبردستی گھسنے والے مسلح شخص کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ	------------	141
30۔	گنگارام ہسپتال کی بچہ ایمرجنسی میں ڈاکٹرز کی عدم توجہ سے بچے کی ہلاکت	------------	142
31۔	فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ایک ارب روپے سے زائد مالیت کی زائد المیعاد ادویات کا انکشاف	------------	144
32۔	**ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت**	------------	145
	تحریک (میعاد میں توسیع)		
33۔	خصوصی کمیٹی نمبر 3 کی میعاد میں توسیع	------------	151
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی		
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)		
34۔	فیصل آباد کی تمام دورویہ سڑکوں کو ٹال فری کرنے کا مطالبہ	------------	153
35۔	کورم کی نشاندہی	------------	153
36۔	فیصل آباد کی تمام دورویہ سڑکوں کو ٹال فری کرنے کا مطالبہ (---جاری)	------------	154
	پوائنٹ آف آرڈر		
37۔	یو اے ای کے ولی عہد کے استقبال کے لئے جناب ڈپٹی سپیکر کا رحیم یار خان جانے سے ایوان میں بحرانی کیفیت کا پیدا ہونا	------------	155

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)(۔۔۔جاری)		
38۔	مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی وحشیانہ کارروائیوں سے نوجوانوں کی شہادتوں کی شدید مذمت	-----------	159
39۔	سرکاری سکولوں کی ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ چالیس رکھنے کا مطالبہ	-----------	163
40۔	کورم کی نشاندہی	-----------	163
41۔	سرکاری سکولوں کی ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ چالیس رکھنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	-----------	166
42۔	حکومت سے گندم کی خریداری اور باردانہ کے حصول کے لئے پالیسی بنانے کا مطالبہ	-----------	167
	زیرو آرنوٹس		
43۔	لاہور کے ماسٹر پلان اور ایل ڈی اے کی کمرشل پالیسی زیر بحث لانے کا مطالبہ	-----------	173
44۔	کراچی سے لاہور آنے والے ٹریلرز سے اربوں روپے لاگت کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار	-----------	178
	بدھ، 9۔ جنوری 2019		
	جلد 6 : شمارہ 3		
45۔	ایجنڈا	-----------	185
46۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	187
47۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	188

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)		
48۔	مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	193
	تعزیت		
49۔	پی ٹی آئی کے راہنما راشد بخاری کی وفات پر دعائے مغفرت	------------	193
	رپورٹ میعاد میں توسیع)		
50۔	تحریک التوائے کار نمبر 190 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	194
	پوائنٹ آف آرڈر		
51۔	سکھوں کو ہیلمٹ پہننے سے استثنیٰ کا مطالبہ	------------	196
52۔	کورم کی نشاندہی	------------	199
53۔	کورم کی نشاندہی	------------	200
	سوالات (محکمہ جات زراعت، آبکاری و محصولات، نارکوٹکس کنٹرول اور قانون و پارلیمانی امور)		
54۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	203
55۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	204
56۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	209
	تحاریک التوائے کار		
57۔	فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ایک ارب روپے سے زائد مالیت کی زائد المیعاد ادویات کا انکشاف (۔۔۔جاری)	------------	222
	پوائنٹ آف آرڈر		
58۔	معزز ممبر اسمبلی کے بزنس کو ایجنڈے پر لانے اور معزز وزیر کی کال ریکارڈ کرنے پر ایم ایس کے خلاف سائبر کرائم کا مقدمہ درج کرانے کا مطالبہ	------------	224

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)		
59۔	گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد کی زمین کو پلاٹوں کی صورت میں نیلام اور الاٹ کرنا	------------	239
	پوائنٹ آف آرڈر		
60۔	قرارداد آؤٹ آف ٹرن پیش کرنے کی اجازت کا مطالبہ	------------	240
	سرکاری کارروائی		
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
61۔	مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ و صحت پنجاب 2019	------------	244
	زیرو آر نوٹس		
62۔	صوبہ میں لگژری گاڑیوں کی رجسٹریشن پر بھاری ٹیکس ختم کرنے کا مطالبہ	------------	246
63۔	لاہور کے تمام انڈر پاسز پر پروٹیکشن بیریئر لگانے کا مطالبہ	------------	249
	پوائنٹ آف آرڈر		
64۔	کاٹن کی امپورٹ ڈیوٹی فری کرنے سے کاشتکاروں کو پریشانی کا سامنا	------------	250
	زیرو آر نوٹس (۔۔۔جاری)		
65۔	جی او آر-II بہاولپور ہاؤس لاہور میں نصب واٹر فلٹریشن پلانٹ کو مرمت کروانے کا مطالبہ	------------	254
66۔	فتح گڑھ پل بند کرنے سے طالبات کو پریشانی کا سامنا	------------	257

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعرات، 10۔ جنوری 2019	
	جلد 6 : شمارہ 4	
67۔	ایجنڈا ------------	263
68۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	265
69۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	266
	تعزیت	
70۔	اسمبلی کے فوٹو گرافر جناب افتخار حسین کے والد اور راجن پور کے وفات پانے والے 9 افراد کے لئے دعائے مغفرت ------------	267
	سوالات (محکمہ جات سکولز ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن)	
71۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	268
72۔	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا) ------------	308
73۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	309
	توجہ دلاؤ نوٹس	
74۔	خانیوال: جہانیاں میں عدالت کے احاطہ میں قتل ------------	326
75۔	لاہور: لوہاری گیٹ میں 9 سالہ بچی سے زیادتی اور اس کا قتل ------------	327
76۔	سیالکوٹ: سمبڑیال میں پیشی پر آئی ماں اور بیٹی کا قتل ------------	329
	پوائنٹ آف آرڈر	
77۔	ساہیوال پل کی مرمت کا مطالبہ ------------	331
78۔	بنجر زمینوں کو آباد کرنے والوں کی لیز میں توسیع دینے کا مطالبہ ------------	332
	تحاریک التوائے کار	
79۔	جناح باغ (لارنس گارڈن) کو تباہی کا سامنا ------------	338

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی		
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)		
80۔	مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019	------------	339
81۔	مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب 2019 (۔۔۔جاری)	------------	340
82۔	ایوان کو قواعد کے تحت چلانے کے مطالبے کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر پر جناب قائم مقام سپیکر کی رولنگ	------------	340
	جمعۃ المبارک، 11۔جنوری 2019		
	جلد 6 : شمارہ 5		
83۔	ایجنڈا	------------	347
84۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	349
85۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	350
	سوالات (محکمہ جات سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن، ٹرانسپورٹ اورز کوٰۃ وعشر)		
86۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	351
87۔	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	------------	368
88۔	غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	------------	369
	پوائنٹ آف آرڈر		
89۔	پرائیویٹ سکولوں میں بھاری فیسوں کو کم کرنے کے لئے کمیٹی بنانے کا مطالبہ	------------	379
	تحریک		
90۔	نجی سکولوں کی جانب سے بھاری فیسیں وصول کرنے پر سپریم کورٹ کے فیصلے پر عملدرآمد کرنے کے لئے سپیشل کمیٹی کی تشکیل کا مطالبہ	------------	387

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر		
91۔	قرارداد آؤٹ آف ٹرن پیش کرنے کی اجازت کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	------------	388
92۔	وفاقی وزیر کا سپریم کورٹ کے فیصلے پر ردعمل	------------	389
	سوموار،14۔جنوری2019		
	جلد 6 : شمارہ 6		
93۔	ایجنڈا	------------	401
94۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	403
95۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	404
	سوالات (محکمہ جات مواصلات وتعمیرات اور سماجی بہبود وبیت المال)		
96۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	405
97۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	431
98۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	435
	توجہ دلاؤ نوٹس		
99۔	گجرات: کھاریاں میں بچے کا ممانی کے ہاتھوں قتل و دیگر تفصیلات	------------	460
100۔	بہاولپور: دن دہاڑے عبدالمجید نامی شہری کا قتل	------------	462
	تحاریک التوائے کار		
101۔	حضرت داتا علی ہجویریؒ کے مزار پر ہونے والی خرافات کے تدارک کا مطالبہ	------------	465
102۔	سابق حکومت کی ناقص پالیسی کی وجہ سے پنجاب کے سکولز مسائل کا شکار	------------	467
	پوائنٹ آف آرڈر		
103۔	قائمہ کمیٹیاں تشکیل دے کر قانون سازی کرنے کا مطالبہ	------------	468

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی		
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)		
104۔	مسودہ قانون حق حصول سرکاری خدمات پنجاب 2018	------------	473
105۔	مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018	------------	513
106۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	539
107۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم کی اجازت	------------	539
	قواعد میں ترامیم (جو زیر غور لائی گئیں)		
108۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم	------------	541
109۔	انڈکس		

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(35)/2019/1890. Dated: 2nd January, 2019. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 7th January, 2019 at 3:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore."

Lahore **MOHAMMAD SARWAR**
Dated: 2nd January, 2019 **GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

3

جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(13)/2018/1891. Dated: 4th January, 2019. Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53, read with Article 127, of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **Sardar Dost Muhammad Mazari, Deputy Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, shall act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect, vice **Mr Parvez Elahi, Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, who has assumed office of the Acting Governor on 3rd January 2019.

MUHAMMAD KHAN BHATTI
Secretary

5

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7۔ جنوری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب 2019

ایک وزیر مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب 2019 پیش کریں گے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبد اللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	جناب محمد رضا حسین بخاری، ایم پی اے	پی پی۔274
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	جناب عبد العلیم خان	:	سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
2۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
3۔	جناب محمد بشارت راجا	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
4۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشنز نمبر SO(CAB-.II)2-13/2018 مورخہ 27،29۔ اگست، 12۔ ستمبر اور 18۔ اکتوبر 2018 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

8

5۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر اطلاعات و ثقافت
6۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت
7۔	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی و معدنیات
8۔	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
9۔	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
10۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
11۔	جناب محمد سبطین خان	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
12۔	جناب محمد اجمل	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
13۔	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
14۔	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول
15۔	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
16۔	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں و کھیلیں
17۔	مہر محمد اسلم	:	وزیر امداد باہمی
18۔	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
19۔	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
20۔	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
21۔	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
22۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
23۔	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات

9

24۔ ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
25۔ سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
26۔ جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
27۔ جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
28۔ جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
29۔ جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
30۔ جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
31۔ مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
32۔ جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
33۔ سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
34۔ محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
35۔ جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

سوموار، 7۔ جنوری 2019

(یوم الاثنین، 30۔ ربیع الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَبَقُوۡا ؕ
اِنَّهُمۡ لَا يُعۡجِزُوۡنَ ﴿٥٩﴾ وَاَعِدُّوۡا لَهُمۡ مَّا اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ قُوَّةٍ
وَّمِنۡ رِّبَاطِ الۡخَيۡلِ تُرۡهِبُوۡنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمۡ وَ
اٰخَرِيۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ ۚ لَا تَعۡلَمُوۡنَهُمۡ ۚ اَللّٰهُ يَعۡلَمُهُمۡ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا
مِنۡ شَىۡءٍ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ ﴿٦٠﴾
وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ فَاجۡنَحۡ لَهَا وَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ
هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿٦١﴾ وَاِنۡ يُّرِيۡدُوۡۤا اَنۡ يَّخۡدَعُوۡكَ فَاِنَّ
حَسۡبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِىۡۤ اَيَّدَكَ بِنَصۡرِهٖ وَبِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٦٢﴾
وَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ لَوۡ اَنۡفَقۡتَ مَا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا
مَّاۤ اَلَّفۡتَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيۡنَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ
عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿٦٣﴾

سورة الأنفَال آيات 59 تا 63

اور کافر یہ نہ خیال کریں کہ وہ بھاگ نکلے ہیں بے شک وہ ہمیں ہرگز عاجز نہ کر سکیں گے (59) اور اُن سے لڑنے کے لئے جو کچھ (سپاہیانہ) قوت سے پلے ہوئے گھوڑوں سے جمع کر سکو سو تیار رکھو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور اُن کے سوا دوسروں پر جنہیں تم نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے ہیبت پڑے اور اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے تمہیں (اس کا ثواب) پورا ملے گا اور تم سے بے انصافی نہیں ہو گی (60) اور اگر وہ صلح کے لیے مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ کرو بے شک وہی سننے والا جاننے والا ہے (61) اور اگر وہ چاہیں کہ تمہیں دھوکا دیں تو تجھے اللہ کافی ہے جس نے تمہیں اپنی مدد سے اور مسلمانوں سے قوت بخشی (62) اور ان کے دلوں میں اُلفت ڈال دی جو کچھ زمین میں ہے اگر سارا تو خرچ کر دیتا ان کے دلوں میں الفت نہ ڈال سکتا لیکن اللہ نے اُن میں اُلفت ڈال دی بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے (63)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سلام اے آمنہ کے لالؐ اے محبوب سبحانی
سلام اے فخر موجودات فخر نوعِ انسانی
سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُسؐ پر کہ جس نے گالیاں سُن کر دعائیں دیں
سلام اُسؐ پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اُسؐ پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اُسؐ پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اُسؐ پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

جناب چیئرمین: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان فرمائیں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی۔29
3. جناب محمد رضا حسین بخاری، ایم پی اے پی پی۔274
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو۔331

شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ۔۔۔

معزز ممبران حزب اقتدار: جناب چیئرمین! ایک نومنتخب ممبر ایوان میں موجود ہیں پہلے ان سے حلف لے لیا جائے۔

ایوان کو قواعد کے تحت چلانے کا مطالبہ

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! ایک سیکنڈ پھر آپ کا یہ حلف بھی غیر آئینی ہو جائے گا۔ کہیں پھر دوبارہ الیکشن نہ لڑنا پڑ جائے۔

جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ پینل آف چیئرمین کا اعلان رولز کے ساتھ govern ہو گا۔ رول 13 یہ ہے کہ At the commencement of the session یہ demand کرتا ہے کہ سپیکر صاحب سیکرٹری اسمبلی کو کہیں کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں یا in case سپیکر صاحب نہ ہوں تو قائم مقام سپیکر کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اگر سپیکر صاحب اور قائم مقام سپیکر صاحب نہ ہوں تو پھر آپ کا اس کرسی پر تشریف فرما ہونا rules absolutely کی violation ہے لہٰذا آج میرا آپ کے حوالے سے conduct نہیں ہے بلکہ

This is not about the government or the opposition. This is about the procedure of the House.

جناب چیئرمین! اگر آج یہ غلط ہو گیا تو پھر یہ غلط در غلط ہوتا چلا جائے گا لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ If law minister can give us some rule ہم نے دیکھا ہے اور ہماری سمجھ کے مطابق تو کوئی rule نہیں ہے۔ ہم نے summoning کا process دیکھا، commencement کا process دیکھا، sitting کا process دیکھا اور چاروں relevant rules آپ کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ ہمارے خیال کے مطابق rules یہ demand کرتے ہیں کہ جناب اس کرسی پر اس وقت تشریف فرما ہو سکتے ہیں جب سپیکر یا قائم مقام سپیکر کی طرف سے پینل آف چیئرمین announce کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: میں اس پر ruling pending کرتا ہوں بعد میں دوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ اجلاس conduct نہیں کر سکتے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! یہ غلط ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! آپ وزیر قانون کو بھی نہیں کہہ سکتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔ گزارش ہے کہ جن rules کا معزز ممبران حوالہ دے رہے ہیں وہ اپنے طور پر اپنی دانست کے مطابق انہیں درست interpret کر رہے ہوں گے لیکن میری گزارش ہے کہ اگر اس سے تھوڑا سا ہٹ کر اس سارے معاملے کا جائزہ لیں تو شاید آپ کو ساری situation کا ادراک ہو جائے گا کیونکہ جس دن اسمبلی کا اجلاس summon کیا گیا تھا اس کی سمری سپیکر صاحب نے اپنے دستخطوں سے گورنر کو بھیجی تھی اور گورنر صاحب نے اسمبلی کا اجلاس طلب کیا Now all of a sudden سمری منظور ہونے کے بعد، اجلاس طلب کئے جانے کے بعد گورنر صاحب کو ملک سے باہر جانا پڑ گیا اور ایک situation یہ create ہوئی کہ ان کے بعد جناب سپیکر کو گورنر کا عہدہ سنبھالنا پڑا اس کے بعد اصولی طور پر، بقول آپ کے اور قواعد کے مطابق ڈپٹی سپیکر صاحب کو اجلاس کی صدارت کرنی چاہئے تھی۔

جناب چیئرمین! اب اتفاق ایسا ہے کہ اگر ڈپٹی سپیکر صاحب بھی موجود نہ ہوں، گورنر صاحب سپیکر صاحب کے دستخطوں سے اسمبلی کا اجلاس طلب کر چکے ہوں تو پھر ماسوائے اس کے ہمارے پاس کوئی چارہ کار نہیں رہ جاتا کہ پینل آف چیئرمین اسے preside کریں۔

جناب چیئرمین! میں مثال کے طور پر کہتا ہوں اگر کہیں کوئی difficulties arise ہوتی ہے تو removal of difficulty کی بھی اس میں provision موجود ہے لیکن we can remove that difficulty جناب چیئرمین اجلاس کی صدارت کر سکتے ہیں۔ شکریہ

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! actually جو explained summoning ہے commencement بھی explained ہے اور رولز کے اندر واضح طور پر لکھا ہوا ہے۔ میری صرف اتنی submission ہے کہ Rule 13 پینل آف چیئرمین کے متعلق ہے یہ at the commencement of a session کہہ رہا ہے اور session کیا ہے۔

Mr Chairman! Means the period commencing on the day of the first sitting

یعنی آج اس وقت جب ہم آ کر بیٹھ گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! اب rules کے violative اور difficulty کی removal کی جو بات ہے وہ اس صورت میں ہے کہ جب rules expressly provide نہ کرتے ہوں۔ جب گورنمنٹ نے سمری بھیجی تھی تو ensure کرنا تھا کہ قائم مقام سپیکر یہاں پر ہوں seriousness of the matter نظر آنی چاہئے تھی۔ اگر گورنر جارہے ہیں تو گورنر کی leave is a matter which is related to government اگر گورنر کسی بھی ایمرجنسی کے لئے leave پر جا رہے ہیں، کہیں باہر جارہے ہیں تو

Mr Chariman! Obviously the Speaker under the Constitution has to hold the office of the Governor and the Deputy Speaker will become the Acting Speaker.

جناب چیئرمین! اگر ڈپٹی سپیکر بھی یہاں پر موجود نہیں ہیں اور جیسا کہ ابھی وزیر قانون نے کہا ہے کہ آپ کے summoning process کے اندر چار دن کا وقت بھی تھا تو پھر ڈپٹی سپیکر کی availability کو ensure کیا جانا چاہئے تھا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جانتے بوجھتے ہوئے ہم غلط کام ہونے دیں؟ آپ rules کی interpretation کر کے دیکھ لیں کہ ہم کسی بھی صورت رول 13 اور رول 233 میں fall نہیں کرتے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا رول 233 کا ذکر کر رہے ہیں۔ یہ تو بڑا واضح ہے، اس کی تو کوئی لمبی چوڑی definition نہیں اور یہ تو expressly provided ہے۔ یہ rule تو validity of proceeding سے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین! سپیکر صاحب کا وہ اختیار جو سپیکر کے اپنے اختیارات کے اندر fall کرتا ہو وہ اس صورت میں ہے کہ جہاں پر rules expressly provided نہ ہوں اس لئے اگر آپ اس وقت کوئی ruling دیں گے تو وہ ruling دینا بھی مناسب نہیں ہو گا۔ یہ sitting violation of the rules ہے لہٰذا یہ نہیں ہو سکتی۔

Mr Chariman! Unless the Deputy Speaker becomes the Acting Speaker, comes and sits in the Chair and announces the Panel of the Chairmen. Then you can sit in this Chair.

ایسے تو ہو سکتا ہے لیکن اس کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! مجھے آپ کو یہاں بیٹھے ہوئے دیکھ کر ذاتی طور پر بہت خوشی ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس ہاؤس کو رولز کے مطابق چلانا ہے۔ یہ ہاؤس کسی کی خواہش یا convenience کے مطابق نہیں چل سکتا۔ ہاؤس کو رولز کے مطابق چلنا ہوتا ہے اور رولز کے اندر بہت categorically define کر دیا گیا ہے کہ پینل آف چیئرمین تب ہی validate ہو گا۔ جب سپیکر یا ڈپٹی سپیکر یہاں بیٹھ کر اس کو announce کرنے کی اجازت دے گا۔ اس کے بعد پینل آف چیئرمین میں سے کوئی بھی ہاؤس کی صدارت کر سکتا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ non-seriousness اور unprofessionalism کی انتہا ہے کہ اسمبلی کا اجلاس تو بُلا رہے ہیں لیکن انہیں یہ معلوم نہیں کہ اسمبلی کے اجلاس کی صدارت کون کرے گا؟ یہ بالکل ٹھیک ہے کہ جناب سپیکر نے اجلاس بُلایا اور سمری بھیجی ہے۔ آپ کو چار دن کا وقفہ ملا ہے تو ان چار دنوں میں آپ ڈپٹی سپیکر صاحب کو بُلوا لیتے۔ وہ کون سے کالا پانی چلے گئے ہیں کہ تشریف نہیں لا سکتے؟ اس ہاؤس کو serious لینے اور اس کے rules کو implement کرنے کی بات ہے۔

جناب چیئرمین! وزیر قانون مجھے بتا دیں کہ کیا آج سے پہلے اس طرح کا کوئی precedent موجود ہے اور کیا اس ہاؤس میں پہلے کبھی ایسا ہوا ہے؟ ہم ان سے جمہوریت اور پارلیمنٹ کی باتیں تو سُنتے ہیں لیکن دوسری طرف unprofessionalism کی انتہا یہ ہے کہ انہوں نے کروڑوں روپے لگا دیئے، اسمبلی کا اجلاس بُلا لیا لیکن ان کو اس بات کا علم اور پروا نہیں ہے کہ اسمبلی کے اجلاس کی صدارت کون کرے گا؟

جناب چیئرمین! اگر آپ رولز کے تحت یہاں پر صدارت کر رہے ہوتے تو مجھے بڑا اچھا لگتا۔ ہمیں ہاؤس کو رولز کے مطابق چلانا پڑے گا۔ ان کی مرضی یا convenience کے مطابق یہ ہاؤس نہیں چل سکتا۔ بہت شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! آپ میرے بھائی اور ساتھی ہیں۔ میری سمجھ کے مطابق آپ کوئی رولنگ دے سکتے ہیں اور نہ ہی وزیر قانون کو کچھ کہہ سکتے ہیں۔ آپ ایک غلط precedent set کر رہے ہیں۔ آپ بہت بڑی illegality کر رہے ہیں۔ آپ rules کی

violation کر رہے ہیں۔ یہاں جنگل کا قانون نہیں ہے بلکہ ہم ایک آئین کے تحت govern ہو رہے ہیں۔ آئین کے تحت ہمارے رولز بنائے گئے اور ہم انہی کے تحت اپنی کارروائی چلاتے ہیں۔ رول 13 میں واضح ہے کہ پینل آف چیئرمین کا اعلان سپیکر یا ڈپٹی سپیکر یہاں آکر کریں گے۔

جناب چیئرمین! میں درخواست کروں گا کہ آپ قطعاً ایسے illegal کام اور violation کا حصہ نہ بنیں۔ آپ نیچے تشریف لے آئیں اور ہمارے ساتھ بیٹھیں۔ جب تک سپیکر یا ڈپٹی سپیکر کی طرف سے پینل آف چیئرمین کی announcement نہیں ہو جاتی اس وقت تک آپ اس Chair پر نہیں بیٹھ سکتے۔ آپ پہلے ڈپٹی سپیکر کو یہاں حاضر کریں اور وہ آکر پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں اور پھر آپ اجلاس کی صدارت کر سکتے ہیں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! میں نے لائبریری میں پچھلی اسمبلیوں کی کارروائی پڑھی ہے لیکن مجھے ایسی کوئی مثال نہیں ملی اور آج سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ یہ غیر آئینی اجلاس ہے۔ سپریم کورٹ پہلے ہی پنجاب حکومت کو نالائق کہہ چکی ہے۔ ہم کوئی غیر قانونی اور غیر آئینی کام نہیں ہونے دیں گے۔

تعزیت

اسمبلی کے کیمرہ مین شہزاد احمد کے والد مرحوم کے لئے دعائے مغفرت

جناب افتخار احمد خان: جناب چیئرمین! میری ایک درخواست ہے کہ ہماری اسمبلی کے کیمرہ مین شہزاد احمد کے والد صاحب چند دن پہلے فوت ہو گئے تھے تو میں چاہتا ہوں گا کہ ان کے لئے دُعائے مغفرت کر لی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، دُعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دُعائے مغفرت کی گئی)

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! رولز کے مطابق کارروائی شروع ہو چکی ہے۔ ہمیشہ دُعا کارروائی کا حصہ ہوتی ہے۔ جب حزب اختلاف کے فاضل ممبر کی درخواست اور خواہش کے مطابق دُعا کرا لی گئی ہے تو پھر کارروائی شروع ہو چکی ہے۔ اب صبر کریں اور ہاؤس کی کارروائی آگے چلنے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

ایوان کو قواعد کے تحت چلانے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! یہ بڑا سنجیدہ issue ہے اور یہ سیاسی issue قطعاً نہیں ہے۔ اس حوالے سے حزب اختلاف اور حزب اقتدار دونوں طرف سے point scoring نہیں ہونی چاہئے۔ ملک محمد احمد خان اور حزب اختلاف کے دیگر معزز ممبران نے رولز کے مطابق جو issue اُٹھایا ہے میری رائے ہے کہ پہلے اس کو positive sense میں حل کیا جائے۔

جناب چیئرمین! میری وزیر قانون جو کہ گورنمنٹ کو represent کرتے ہیں سے بھی یہی گزارش ہے۔ ابھی وزیر قانون یا آپ کو حکومت کی طرف سے حکم آجائے تو آپ اجلاس کی کارروائی شروع کر دیں گے۔ ہم زیادہ سے زیادہ احتجاج کرتے ہوئے ہاؤس سے باہر چلے جائیں گے لیکن آنے والی پارلیمانی تاریخ میں اس کارروائی کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہو گی اور یہ اتنا بڑا داغ اس ہاؤس پر نہیں لگنا چاہئے۔ بحیثیت ایک پارلیمنٹیرین میں سمجھتا ہوں کہ اس issue پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ debate کرنے کے لئے وزیر قانون سے میری یہ گزارش ہے کہ یہاں پر ہم جو غیر رسمی بیٹھے ہوئے ہیں تو ابھی ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو یہاں سے اُٹھ کر سپیکر چیمبر میں بیٹھ کر اس issue کو دیکھے تاکہ ہماری جلد بازی میں پنجاب کی پارلیمانی روایات کہیں مجروح نہ ہوں۔ ہم نے کسی کو embarrass نہیں کرنا بلکہ اس کا حل نکالنے کے لئے آپ اس بیٹھک کو ایک گھنٹے کے لئے ختم کر دیں اور وہ کمیٹی جو فیصلہ کرے وہ ہم سب کے لئے قابل قبول ہو گا۔

جناب چیئرمین! میری یہ تجویز ایک مثبت سوچ کے تحت ہے لہٰذا اس کو honour کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہاؤس ہمیشہ traditions and precedents کے through govern ہوتا ہے۔ ہمارے ملک محمد احمد خان اور جناب محمد وارث شاد نے جو issue raise کیا ہے اُس میں وہ اپنی اپنی دلیل دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ جب کوئی اجلاس شروع ہوتا ہے تو پینل آف چیئرمین کا اعلان کیا جاتا ہے اور وہ پینل آف چیئرمین اُس وقت تک رہتا ہے جب تک اگلا اجلاس شروع نہ ہو اور جب اگلے پینل آف چیئرمین کا اعلان ہو جائے تو پچھلا پینل آف چیئرمین ختم ہو جاتا ہے۔ آج چونکہ جناب سپیکر اور جناب ڈپٹی سپیکر موجود نہیں ہیں تو پچھلے اجلاس کے آغاز پر جس پینل آف چیئرمین کا اعلان ہوا تھا تو آج کے پینل آف چیئرمین کا اعلان ہونے تک پچھلا پینل آف چیئرمین exist کرتا تھا۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین! یہاں پر بڑے زیرک اور دو دو، تین تین دفعہ منتخب ہونے والے اشخاص تشریف فرما ہیں تو میری بات سُن لیں اگر میری بات انہیں پسند نہ آئے اور اُنہوں نے اپنا آخری حربہ تو بیان کر دیا کہ ہم walk out کر دیں گے اور یہ ایک ہتھوڑا اُن کے پاس ہے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ پچھلے اجلاس کے پینل آف چیئرمین میں اگر آپ موجود تھے تو پھر آپ آج کا اجلاس شروع کر سکتے ہیں اور اگر آپ پچھلے اجلاس کے پینل آف چیئرمین میں موجود نہیں تھے تو پھر آپ آج کے اجلاس کو preside نہیں کر سکتے اور یہ چیز rules میں موجود ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین! میں پھر یہ کہوں گا کہ اس ہاؤس میں جنرل ضیاء الحق کو بٹھانے کا کوئی rule موجود ہے کہ اُنہیں اس ہاؤس میں بٹھایا گیا اور آج یہاں پر مثالوں کی بات کی جا رہی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب چیئرمین! تمام جماعتوں کے قائدین، تمام معزز ممبر اور وزیر قانون بھی یہاں پر موجود ہیں۔ چودھری ظہیر الدین نے ابھی جو بات کی ہے رولز آف پروسیجر کے اندر تو ایسی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ جیسے معزز ممبر جناب سمیع اللہ خان نے ایک راستہ نکالنے کی بات کی ہے اور یقیناً وزیر قانون بھی بڑے تجربہ کار ہیں اور ہم سب سمجھتے ہیں کہ ایسا فیصلہ ہونا چاہئے جو ہر حوالے سے قانونی بھی اور پارلیمانی روایات کے مطابق ہو تو میرا خیال ہے کہ اس سے پیشتر کہ دوبارہ اس بحث میں اُلجھیں آپ وزیر قانون کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنا دیں ہم اُس کمیٹی کو own کریں گے اور اُس کے فیصلے کو مانیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ یہ ساری situation جو create ہوئی ہے میں نے آپ کی خدمت میں اور معزز ممبران کی خدمت میں بھی عرض کی کہ unfortunate situation create ہوئی ہے اس کا پہلے سے کوئی امکان نہیں تھا۔ اگر ایک ایمرجنسی create ہوئی ہے تو میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ملک محمد احمد خان نے خود بات کرتے ہوئے فرمایا کہ رولز میں ہر چیز explained ہے، summoning بھی explained ہے، پینل آف چیئرمین کا بھی explained ہے۔

جناب چیئرمین! میری صرف یہ استدعا ہے کہ ایک situation create ہوئی اُس میں سپیکر صاحب آپ کو nominate کر کے چلے گئے۔ میرے دوستوں کا استدلال ہے کہ جناب سپیکر کو ہاؤس میں موجود ہو کر آپ کو nominate کرنا چاہئے تھا۔ اگر rules میں ایک چیز explained نہیں ہے تو پھر اسی اسمبلی اور اسی اسمبلی کے ممبران نے اُس کو آگے explain بھی کرنا ہے اور اُس کا کوئی راستہ بھی نکالنا ہے۔

جناب چیئرمین! میری استدعا ہے کہ اگر آپ رول 13 پڑھیں تو آپ کو وہی اختیارات حاصل ہیں جو اختیارات سپیکر صاحب کو حاصل ہیں۔ سپیکر صاحب نے آپ کو nominate کیا، اس وقت آپ سپیکر ہیں تو آپ نے ہی پینل آف چیئرمین کا اعلان کرنا ہے اور آپ نے ہی اس

ہاؤس کو چلانا ہے لیکن اگر کہیں یہ ambiguity ہے اور ہم قطعی طور پر یہ نہیں کہنا چاہتے کہ ہم چیزوں کو بلڈوز کریں۔ اگر کہیں ambiguity ہے تو جیسے پہلے آپ نے فرمایا ہے کہ جب آپ ruling دیں گے تو اس میں تمام چیزوں کو explain کر دیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ چیزیں rules کے مطابق ہوں گی۔ آپ اپنی کارروائی چلائیں اور اس کے بعد آپ نے ruling دینی ہے اور وہ ruling سارے ممبران کے سامنے آئے گی۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ کہ اگر کوئی ambiguity ہوئی بھی تو آپ اپنی ruling میں اس کو mention کر دیں گے۔ اس مسئلہ کے حل کے لئے اگر کسی نے حل نکالنا ہے تو Chair نے ہی نکالنا ہے اور آپ نے ہی اس کا حل نکالنا ہے اور اس کے علاوہ دوسری صورت میں یہ ہو سکتا ہے کہ یہ بھی ہوتا رہا ہے کہ جب پہلے دن House summon ہوتا ہے تو سب سے سینئر ممبر سے صدارت کروائی جاتی ہے لیکن یہاں وہ صورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو already سپیکر صاحب nominate کر کے گئے ہیں اور باقاعدہ فائل پر ان کے آرڈرز موجود ہیں۔ انہوں نے as a speaker nominate کیا ہے صرف difference یہ ہے کہ انہوں نے چیمبر میں آپ کو nominate کیا ہے ہاؤس میں نہیں کیا۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ نکتہ یہ سامنے آتا ہے کہ سپیکر صاحب کے اختیارات چیمبر میں کیا ہیں، ہاؤس میں کیا ہیں اور کیا ان کو challenge کیا جا سکتا ہے؟

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ آپ اپنی ruling میں اس تعین کر دیں۔ میری دانست کے مطابق سپیکر صاحب نے ایک درست فیصلہ کیا اور آپ کو nominate کیا۔ ہمارے بھائی کہتے ہیں کہ ہاؤس میں یہ ہونا چاہئے تھا جبکہ میں کہتا ہوں کہ جو سپیکر کا فیصلہ چیمبر میں ہے وہی ہاؤس میں بھی لاگو ہوتا ہے۔ سپیکر سپیکر ہے وہ چیمبر میں ہو تو سپیکر ہے اور جب ہاؤس میں ہو تب بھی سپیکر ہے اس لئے میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ proceed کیجئے۔ آپ ruling دے چکے ہیں یا اب تحریری ruling دیں اور ہاؤس کی sense لے لیں بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بہت بحث ہو چکی ہے اور کافی وقت گزر چکا ہے۔ آپ اب proceed کریں۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! شکریہ I am grateful to the Law Minister کہ انہوں نے بڑی اچھی بات کی ہے۔ اس طرح سے بات کی کہ بات ہو سکتی ہے اور شور شرابے کے بغیر ہو سکتی ہے۔ I am really thankful to him.

جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ as the Law Minister said کہ ambiguity اس پوائنٹ پر ہے کہ کیا سپیکر، سپیکر چیمبر کے اندر جناب کو یہ حق دے سکتے ہیں کہ آپ بطور member of the Panel of the Chairmen House کو preside کریں۔ اس کا جواب ہے نہیں دے سکتے۔ وہ کیسے نہیں دے سکتے تو پہلے ہم نے بات کی تھی تو ہم نے رول کو پڑھا نہیں تھا تو اسی کی بنیاد پر معزز منسٹر نے ایک نکتہ اٹھا دیا۔

جناب سپیکر! اس کا جواب اور جو وزیر قانون کہہ رہے ہیں اس کا بھی جواب ہے کہ پینل آف چیئرمین جس حیثیت سے آپ یہاں پر تشریف فرما ہیں۔ یہ کیسے تشکیل پا سکتا ہے تو یہ بڑا واضح طور پر رول 13 میں لکھ دیا گیا ہے اور یہ کہتا ہے کہ at the commencement of a Session تو Commencement of a Session کیا ہو گی، یہ Summoning of the Session کی بات نہیں ہو رہی۔ Commencement of a Session وہ ہو گی جو اس sitting سے متعلق ہے۔

> Rule 13 exactly says that and Rule 2(aa) explains the summoning and Rule 2(cc) explains the sitting. Once this House will be convened after being summoned

جناب چیئرمین! آپ کو بطور پینل آف چیئرمین کے ممبر قائم مقام سپیکر یا سپیکر اس رول کے مطابق اس ہاؤس کے اندر بیٹھ کر کہیں اور نہیں۔ صرف وہ جو rules expressly provided ہوتے ہیں وہ باقی discretionary اختیارات کو exclude کر دیتے ہیں۔ یہ جناب محمد بشارت راجا جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں۔

Mr Chairman! That he will never plead a wrong case and he will never set a wrong precedent. I know it for sure.

جناب چیئرمین! یہ گزارش this is not about Government میں آپ کو یہ allege نہیں کروں گا کہ حکومت نے سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ اگر اجلاس طلب کیا تھا تو ڈپٹی سپیکر کو یہاں رکھنا چاہیئے تھا، رولز کے ساتھ cognizant ہونا چاہیئے تھا، اگر سپیکر گورنر تھے تو قائم مقام سپیکر یہاں پر ہوتے یہ public exchequer اور public importance معاملہ ہے۔ یہاں پر لوگوں کو Honoraria ملنا ہے۔

Mr Chairman! We are come here for an illegal proceeding. This could not be allowed. If you do it today and the Law Minister seconds that.

جناب چیئرمین! میں اور آپ دونوں اس ہاؤس کی ایک غلط روایت قائم کر دیں گے۔ میری آپ سے یہ استدعا ہے کہ جناب سمیع اللہ خان نے جو کہا ہے کہ اس مسئلے کا حل یہ ہاؤس نکال سکتا ہے۔ آپ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں چلے جائیں اور یہ طے کر کے آ جائیں کہ removal of difficulties کی جو بات کی جا رہی ہے اس میں expressly rules کو suspend بھی اس ہاؤس نے کرنا ہے سپیکر اپنے طور پر نہیں کر سکتے۔ سپیکر بے شک سپیکر ہیں، custodian ہیں اور بے شمار اختیارات ان کو تفویض کئے جاتے ہیں لیکن قطعی طور پر جو اختیارات اس ہاؤس کو دیئے گئے ہیں وہ کوئی عہدہ بالترتیب چاہے وہ سپیکر کا ہو، ڈپٹی سپیکر کا ہو ہاؤس کا اختیار snatch نہیں کر سکتا۔

Mr Chairman! As Speaker guards his rights zealously as members and members of the opposition, we guard these rights zealously.

جناب چیئرمین! یہ ہونا نہیں چاہیئے۔ ہماری آپ سے یہ درخواست ہو گی کہ leave it out کہ یہ میں نے point raise کیا یا اپوزیشن میں سے کسی نے کیا ہے۔ اس میں point of ego نہیں آنا چاہیئے۔ ہمیں اس میں درستی چاہیئے۔ آپ درستی فرما دیں، یہاں سے سیکرٹری کو لے جائیں یہ آپ کو assist کریں اور آپ کو بتائیں کہ اس کو کیسے remove کیا جا سکتا ہے؟

جناب چیئرمین! ہمیں explain کر دیں کہ کس rule کے تحت کیا جا سکتا ہے۔ اگر Rule 233 enforce آ سکتا ہے تو اس کی plain reading کر لیں۔ اگر Rule 13 آپ کو گنجائش دیتا ہے تو اس کو دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین! پچھلے سپیکر کا پینل آف چیئرمین کا in the previous sitting کے لئے announce کرنا that ends at the minute when session ends وہ آگے نہیں چل سکتی۔ شکریہ

سید خاور علی شاہ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سید خاور علی شاہ!

سید خاور علی شاہ: جناب چیئرمین! ایسے واقعات پہلے بھی پیش آتے رہے ہیں۔ اس میں یہ ہوتا ہے کہ جب چیئرمین یا کوئی ممبر when Speaker and Deputy Speaker is not present all the four Chairmen are not present then House allows one person to preside. اب آپ ہاؤس سے اجازت لے کر preside کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ میں نے پہلے بھی removal of difficulties کی اور ایک particular situation جو create ہوئی ہے اس کا ذکر کیا ہے۔ Rule13(2) میں ہے کہ:

> 13. **Panel of Chairmen:-** (2) If at any time at a sitting of the Assembly neither the Speaker nor the Deputy Speaker nor any member on the Panel of Chairmen is present, the Secretary shall so inform the Assembly and the Assembly shall, by a motion, elect one of the members present to preside at the sitting.

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ میں as an eventuality یہ بات کر رہا ہوں کہ اگر میری استدعا قابل قبول نہیں ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ ہم یہ کہیں کہ اس وقت ہاؤس آگے نہیں چل سکتا۔ ہم اسی ہاؤس میں بیٹھ کر تحریک لا کر معاملات کو آگے چلا

سکتے ہیں۔ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ میں نے پہلے اس بات پر concede کیا ہے کہ یہ ایک particular situation create ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس میں اپنے آپ کو مجاز نہیں سمجھتا کہ میں کسی کو کہوں کہ کس کی وجہ سے یہ صورتحال پیدا ہوئی ہے بہر حال ایک typical condition میں یہ معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین! میری یہ استدعا ہو گی کہ اسی ہاؤس میں، میں تحریک move کر دیتا ہوں کہ اس situation کو regulate کر لیں۔ آپ preside کریں تو معاملہ حل ہو جائے گا۔ جس طرح معزز ممبر ملک محمد احمد خان نے فرمایا ہے کہ کسی کی ego کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ ہاؤس کو رولز کے مطابق چلانے کا مسئلہ ہے۔اس کو چلانے کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن سے زیادہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ ہم ہاؤس کو رولز کے مطابق چلائیں اس لئے اگر کوئی ambiguity ہے تو اس کو دور کیا جا سکتا ہے۔ آپ کو یہ ہاؤس اختیار دے دے تو آپ preside کر سکتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! یہ ساری debate بڑے مثبت انداز میں ہوئی ہے۔ وزیر قانون نے اب جو point رکھا ہے تو اس رولز آف پروسیجر کو زیادہ گہرائی میں دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین! ہم چاہتے ہیں کہ جو رولز آف پروسیجر آپ نے پڑھ کر سنایا ہے اس کے مطابق کارروائی کی جائے اس کے لئے پہلے تو یہ ہے کہ جو تحریک آپ کی طرف سے آئی ہے سیکرٹری read کریں گے اور یہ فیصلہ کریں کہ میں ابھی کھڑے کھڑے تحریک move کر دیتا ہوں اور آپ اس کو second کریں گے تو معاملہ حل ہو جائے گا۔ آپ اس معاملے کو complicate نہ کریں جب ہم اس کو simplify کر رہے ہیں تو آپ کرنے دیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: ملک محمد احمد خان! آپ وزیر قانون کو بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اگر دیانتداری اور with all sincerity ہم اس معاملے کو حل کرنا چاہتے ہیں تو آپ مجھے اختیار دیں میں تحریک move کرتا ہوں اور آپ اس کو second کریں گے تو ابھی یہ معاملہ حل ہو جائے گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! یہ بات درست ہے ہم تو پہلے ہی یہ بات کر رہے ہیں۔ اگر رول 13(2) کی بات کر رہے ہیں اور اس کو apply کرنا ہے تو رول 13(2) کی application کیسے ہونی چاہئے؟ رول 13(2) کی complicated application نہیں ہے ہم وہ کرنا چاہ رہے ہیں جو کہ آپ فرما رہے ہیں۔ رول 13(2) کیسے apply ہو گا؟ یہ تو decide ہو گیا ہے کہ:

Mr Chairman! The honorable member who is sitting there, as a member of the Panel, he ceases to exist as a member of the Panel.

اب اس صورت میں کیا ہو گا؟

Mr Chairman! If at any time at a sitting of the Assembly neither the Speaker nor the Deputy Speaker nor any member on the Panel of Chairmen is present, the Secretary shall so inform the Assembly

تو یہ ابھی بول کے بتائیں تاکہ ان کی بات ریکارڈ ہو یہ بول کے بتائیں کہ کوئی ممبر، سپیکر اور نہ ہی ڈپٹی سپیکر موجود ہے اور اس کے بعد a motion to elect one of the members بے شک وہ آپ ہی کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں پھر یہ گزارش کرتا ہوں کہ میں اپنے بنیادی مؤقف پر قائم ہوں کہ جو پینل آف چیئرمین جناب سپیکر نے اپنے چیمبر میں تشکیل دیا گیا وہ درست ہے اور قواعد و ضوابط کے مطابق اس میں کوئی ambiguity نہیں ہے لیکن ان کی بات کو مانتے ہوئے اگر یہ کوئی ambiguity سمجھتے ہیں تو پھر in the larger interest of the Assembly میں نے ایک proposal دی ہے کہ ابھی میں بطور وزیر قانون یہ تحریک move کرتا ہوں اور یہ House approval دے دے تو معاملات آگے چل سکتے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ پہلے سے declaration آجائے کہ آپ کا یہاں بیٹھنا ابتدا ہی سے غلط ہے تو وہ بات درست نہیں ہے تو میں اس بات پر قائم ہوں کہ سپیکر صاحب نے جو فیصلہ کیا وہ درست ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! اگر آپ رول (2)13 کی بات کر رہے ہیں اور اس کو apply کرنا ہے تو رول (2)13 کی application ویسی ہی ہونی چاہیئے جیسی یہ rule demand کر رہا ہے ہماری اس سے زیادہ استدعا نہیں ہے تو میں نے یہ بات on purpose کہی تھی کہ:

> No question of anybody's ego. Nothing in the bad name of the Government or for a good name of the Opposition.

جناب چیئرمین! صرف آپ اس رول (2)13 کے precedent کو apply کروا دیں اور کر لیں ہم کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ تحریک move کر کے ہماری طرف سے میاں صاحب کو کہہ دیں we will be here and sitting and following that آپ کر دیں۔ No problem.

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! یہ جو اپوزیشن کی طرف سے objection آیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا objection نہیں ہے it is interpretation of law یہ قانون کی interpretation کی ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ procedural mistake ہوئی ہے کوئی mistake somewhere ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! Rules of Business میں ہمارے معزز وزیر قانون سے more experienced Law Minister کون ہو گا؟ اور پھر یہ جو ہو گیا ہے جو غلطی ہے it has been established from both sides and both are willing کہ کوئی اس بات کا حل نکالا جائے تو اس کا ایک precedent یہاں پر موجود ہے جو کہ میں بتاتا ہوں 1985 کی اسمبلی میں کوئی اس کو preside کرنے والا نہیں تھا اسی اسمبلی میں جو most senior member تھے انہوں نے preside کیا تھا۔ اگر کوئی senior most member یہاں preside کر لے تو this is one of the solution یہ میری بات تو سن لیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: میاں شفیع محمد ابھی تک ہاؤس کو preside نہیں کر رہے۔ میں وزیر قانون کو گزارش کروں گا کہ جو آپ نے بات کی ہے اس کے مطابق ہم آپ کو اختیار دیتے ہیں کہ آپ سیکرٹری صاحب کو کہہ دیں کہ وہ یہاں پر پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں تو ہم پھر آپ کی بات مانتے ہیں جب ہم آپ کی بات مان لیں گے تو پھر چیئرمین کا اس سیٹ پر بیٹھنا درست ہو گا وگرنہ درست نہ ہو گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی جس طرح معزز ممبر رانا محمد اقبال خان نے فرمایا ہے چونکہ وہ تھوڑا دیر سے تشریف لائے ہیں تو پینل آف چیئرمین کی already announcement ہو چکی ہے اور میاں شفیع محمد کا نام پینل آف چیئرمین میں پہلے نمبر پر ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پینل آف چیئرمین کا نام جب ان کے پاس آتا ہے تو پھر اس کو approve کیا جاتا ہے لیکن ان کی announcement اس وقت ہوتی ہے جب جناب ڈپٹی سپیکر یہاں پر موجود ہوں اور وہ ہاؤس کو preside کر رہے ہوں تو وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کرتے ہیں وہ سیکرٹری صاحب کو کہتے ہیں کہ وہ اعلان کریں آپ سیکرٹری صاحب کو کہہ دیں کہ یہ اعلان کر دیں ان کا نام پڑھ دیں۔

جناب چیئرمین: سیکرٹری اسمبلی! آپ اس کو دوبارہ پڑھ دیں۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

(اذانِ مغرب)

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی۔29
3. جناب محمد رضا حسین بخاری، ایم پی اے پی پی۔274
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو۔331

شکریہ

جناب چیئرمین: جی، پندرہ منٹ کے لئے وقفہ نماز کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے وقفہ کے لئے پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ برائے نماز کے بعد جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد)
5 بج کر 49 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب چیئرمین: ہمارے ایک نو منتخب ممبر ملک اسد علی، پی پی۔168 حلف اٹھانے کے لئے ایوان میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ وہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی سیٹ پر کھڑے ہو جائیں اور حلف اٹھالیں اور حلف کے بعد وہ حلف رجسٹر پر دستخط تبت فرمائیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ حلف نہیں اٹھا سکتے۔ یہ ٹوٹل کارروائی illegal ہے اور آپ اجلاس کی کارروائی نہیں چلا سکتے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، ملک اسد علی! آپ حلف لینے کے لئے اپنی سیٹ پر کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر ملک اسد علی نے حلف لیا اور رجسٹر حلف پر دستخط ثبت کئے)

جناب نوید علی: جناب چیئرمین! یہاں پر کوئی اسمبلی قواعد کی پاسداری نہیں ہو رہی۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! آپ رولز (2)13 پڑھ لیں۔ یہ ساری illegal کارروائی ہے۔۔۔

جناب نوید علی: جناب چیئر مین! یہ بالکل غلط روایت قائم کی جا رہی ہے۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ illegal کارروائی چلائی جا رہی ہے۔ یہ پنجاب اسمبلی کا ایوان ہے یہ کوئی ڈیرہ یا پنچایت نہیں ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: سید حسن مرتضیٰ! آپ بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! رولز میں لکھا ہوا ہے کہ اگر سپیکر، ڈپٹی سپیکر یا چیئر مین نہیں ہیں تو سیکرٹری اسمبلی ہاؤس میں بتائے گا اور وہاں سے تحریک move ہو گی پھر اس پر voting ہو گی۔ آپ کس طرح یہ ہاؤس چلا سکتے ہیں، یہ کوئی طریق کار ہے؟ بالکل اس کو پنچایت بنا دیا گیا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میری گزارش سن لیں نماز کے وقفے سے پہلے یہ بات طے ہوئی تھی اور معزز ممبر رانا محمد اقبال خان نے فرمایا تھا کہ سیکرٹری اسمبلی پینل آف چیئر مین دوبارہ پڑھ دیں اور انہوں نے دوبارہ پڑھ دیا ہے تو اس کے بعد situation یہ ہے چونکہ سپیکر صاحب بھی نہیں، ڈپٹی سپیکر صاحب بھی نہیں ہیں اور اگر میں رولز 13(2) کے تحت request کروں گا۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! ہاؤس کو رولز کے مطابق چلائیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں سید حسن مرتضیٰ والی بات کر رہا ہوں۔۔۔

جناب چیئر مین: سید حسن مرتضیٰ! آپ بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! جو وہ فرما رہے تھے میں وہی کہہ رہا ہوں، میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ طے ہوا تھا کہ جب اجلاس دوبارہ شروع ہو گا تو میں ان کے point out کرنے کے بعد تحریک لے آؤں گا اور اس کے بعد ہاؤس کی کارروائی چلے گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! آپ تحریک لے آئیں ناں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! آپ موقع دیں گے تو ہو گا ناں، سید حسن مرتضیٰ تشریف رکھیں میں تحریک پیش کرنے لگا ہوں اور اس کے بعد کارروائی شروع ہو جائے گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! آپ نے بالکل یہ کہا تھا لیکن پھر اگر یہ سارا کچھ کرنا تھا تو ایک شریف آدمی کا اوتھ کیوں لیا؟ کس طرح اس بے چارے بے گناہ کا اوتھ لے لیا ہے؟ ایک اوتھ ہی اس کے پاس تھا اور وہ بھی آج آپ نے لے لیا ہے۔ یہ طریق کار بالکل صحیح نہیں ہے۔ اگر رانا صاحب نے کوئی بات کہی ہے تو وہ ہمارے بزرگ ہیں لیکن ان کی بات کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ وہ کوئی آسمانی صحیفہ ہے۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! پلیز میاں محمود الرشید کی بات سنیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! ملک اسد علی کا اوتھ انہیں بڑا ناگوار گزرا ہے وہ اس لئے ناگوار گزرا ہے کہ مسلم لیگ (ن) کے پرخچے کر کے وہ لاہور سے جیتا ہے۔ یہ تخت لاہور کی چولیں ہلا کر جیتا ہے۔ یہ خواجہ سعد رفیق، یہ سارے خواجے اور سارے (ن) لیگ والے، پورے پنجاب کی (ن) لیگ وہاں پر دن رات ایک کرتی رہی ہے۔ اس نے ان کے تابوت لاہور میں آخری کیل ٹھونک دی ہے اس لئے یہ پریشان ہیں اور اس لئے یہ اس کے حلف پر سیخ پا ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تحمل اور صبر کریں۔ ابھی تو ایک ملک اسد علی جیتا ہے پورے لاہور سے آپ کو نکال دینے کا آغاز ہو گیا ہے۔

ملک اسد علی: جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو یہ سمجھتے تھے کہ یہ جیت نہیں سکتا۔ الحمد للہ جیتا، اس کے بعد ان کو لوہے کے چنے چبوائے اور ان کو بہت تکلیف ہے۔ انشاء اللہ اب وہ اس ہاؤس میں لوہے کے کیا، چاندی اور پیتل کے سارے چنے چبائیں گے۔ انشاء اللہ آج کے بعد یہ بے چارے خود دیکھتے رہیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! غیر قانونی طریقے سے اجلاس چلایا جا رہا ہے---

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! وزیر قانون سے گزارش ہے کہ آج یہاں پر سچ بول دیں---

ملک اسد علی: جناب چیئرمین! یہ ابھی تک اس صدمے سے باہر نہیں نکلے، میں انہیں کہتا ہوں کہ یہ صدمے سے باہر نکل آئیں میں الیکشن جیت چکا ہوں۔ آپ کی قیادت اور آپ کی فوج ظفر موج نے جس طرح campaign کی ہے، اگر کام بھی کئے ہوتے تو کم از کم آپ کا بندہ جیت جاتا۔

جناب نوید علی: جناب چیئرمین! اس نے حلف ہی غلط اٹھایا ہے، جب یہ بندہ باقاعدہ ممبر نہیں ہے تو floor کیسے لے رہا ہے---

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین!---

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! یہ ہاؤس نہیں چل سکتا---

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پہلے یہ تحریک move کریں---

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! سید حسن مرتضیٰ! میں آپ کی بات کرنے لگا ہوں، جیسے یہ فرمایا جا رہا ہے تو میں وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ وہ تحریک move کریں اور اس کے بعد پھر ہاؤس کو چلایا جائے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! اس کا حلف غلط ہوا ہے---

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین!---

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جس طرح سید حسن مرتضیٰ نے بھی اس پوائنٹ کو سامنے رکھا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ حل ہو۔ ابھی میاں محمود الرشید نے یقیناً بڑے جوش و جذبے سے اس جیت کو اٹھایا ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر ملک اسد علی پانچ یا چھ سو ووٹ سے جیتے ہیں تو ہم بھی ان کو مبارکباد دیتے ہیں لیکن جس موضوع پر بات ہو رہی تھی ہم دوبارہ اسی موضوع پر آتے ہیں کہ اگر ایوان میں کوئی زیادہ یا دیگر technical issues ہوں تو یہاں ایڈووکیٹ جنرل کو بلا کر ان سے رائے لی جا سکتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی جو رائے دی وہ یہی تھی کہ اس کو آپس میں بیٹھ کر حل کریں۔ سید حسن مرتضیٰ نے جو رول 13(2) کا حوالہ دیا ہے اس میں بالکل واضح ہے اور ہماری یہ رائے ہے، وہ معزز ممبر جس طرح جیت کر آئے ہیں اور جس طریقے سے اس نے سرمایہ خرچ کیا ہے یہ اس بے چارے کے ساتھ ظلم نہ کریں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو قبل از وقت کہہ رہا ہوں کہ اس معاملے پر کوئی کورٹ میں چلا جائے گا اور proceedings پر بھی کوئی کورٹ میں جائے گا اس لئے میری آخری گزارش ہے کہ اس کتاب نے پورے ہاؤس کو رول 13(2) کا راستہ دیا ہے لہٰذا سیکرٹری اسمبلی اسے move کریں کہ سپیکر نہیں ہیں، ڈپٹی سپیکر نہیں اور پینل آف چیئرمین بھی نہیں ہیں تو یہ ہاؤس جس بھی ممبر کو یہ ذمہ داری دے گا وہ وہاں پر بیٹھ کر کارروائی چلائے گا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! سیکرٹری صاحب تو پڑھ چکے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! وہ illegal پڑھ بھی دیں تو legal نہیں ہو جاتا۔ اگر آپ ایک غیر قانونی چیز دس بار بھی پڑھ دیں تو وہ قانونی تو نہیں ہو جاتی۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ جب نماز مغرب کے لئے ہاؤس adjourn ہوا تھا تو یہ طے ہوا تھا کہ میں نے تحریک پیش کرنی ہے لیکن جب رانا محمد اقبال خان نے کہا کہ سیکرٹری صاحب پڑھ دیں تو ہم اس کے بعد رول 13(2) کو لے آتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں رول 13(2) کے تحت تحریک پیش کرنے لگا ہوں اگر آپ اس کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو most welcome اگر نہیں تو یہ آپ کی اپنی صوابدید ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! رول 13(2) جس کے تحت آپ چاہتے ہیں کہ یہ کارروائی آگے چلے وہ صرف ایک بار ہاؤس میں پڑھ دیں پھر اس کے مطابق کارروائی کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پھر پہلی ساری کارروائی infurctous ہو جائے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! رول 13(2) یہ کہتا ہے کہ:

> "If at any time at a sitting of the Assembly neither the Speaker nor the Deputy Speaker nor any member on the Panel of Chairmen is present, the Secretary shall so inform the Assembly and the Assembly shall, by a motion, elect one of the members present to preside at the sitting."

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! سیکرٹری صاحب پڑھ دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! سیکرٹری صاحب پڑھ چکے ہیں ان کے کہنے پر دوبارہ بھی پڑھ چکے ہیں۔ اب میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میری عرض یہ ہے کہ اس سے پہلے ہاؤس میں جتنی کارروائی ہوئی ہے وہ ساری غیر آئینی اور غیر قانونی تھی اسے حذف کیا جائے اور نئے منتخب ممبر سے حلف دوبارہ لیا جائے۔ آپ کو جو Rules of the Procedure allow کرتے ہیں اس کے مطابق کریں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! ایسے نہیں ہے۔ جب آپ کارروائی شروع کریں گے تو پچھلی جتنی کارروائی ہے اس کے متعلق آپ رولنگ دیں گے لیکن کسی اور کے کہنے سے ایسے نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"رول (2)13 کے تحت یہ ہاؤس میاں شفیع محمد کو اختیار دیتا ہے کہ وہ ہاؤس کی کارروائی preside کریں۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"رول (2)13 کے تحت یہ ہاؤس میاں شفیع محمد کو اختیار دیتا ہے کہ وہ ہاؤس کی کارروائی preside کریں۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"رول (2)13 کے تحت یہ ہاؤس میاں شفیع محمد کو اختیار دیتا ہے کہ وہ ہاؤس کی کارروائی preside کریں۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں and this should be the last point of order please.

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میرا آخری پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ میری یہ گزارش تھی کہ وزیر قانون نے جو تحریک پیش کی اور آپ نے ابھی منظور کی ہے اس سے پہلے کی جو کارروائی ہے وہ ختم کی جائے۔ اب آپ چیئرمین بنا دیئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! میں رولنگ reserve رکھتا ہوں بعد میں دے دوں گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! جی، کیا فرمایا ہے آپ نے؟

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! اس پر رولنگ آجائے گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! یہ رولنگ کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ Rules of Procedure کی violation ہے۔ جب آپ نے ایک درست کام کر لیا ہے تو ایک یہ بھی کر دیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ ان کا حلف دوبارہ لے لیں۔ اگر دس دفعہ بھی لیں گے تو انہوں نے کون سا انکار کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: حلف چیئرمین نے نہیں بلکہ ہاؤس نے لینا ہوتا ہے اور ہاؤس نے حلف لے لیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں اس پر واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب چیئرمین: پہلے اس ہاؤس میں جو بھی کارروائی ہوئی ہے میں اسے under the rules valid قرار دیتا ہوں۔

راجہ یاور کمال خان: جناب چیئرمین! فاضل ممبر ہاؤس میں دیر سے آئے ہیں۔ اپوزیشن بنچز کی طرف سے بڑی اچھی کارروائی ہوئی ہے انہوں نے کسی کے والد مرحوم کے لئے دعا کرائی تھی اور وہ اجلاس کی کارروائی کا حصہ ہے۔ کیا وہ بھی حذف کرانا چاہتے ہیں خدا کے لئے ثواب تو پہنچنے دیں۔

جناب چیئرمین: میں نے اسے بھی valid قرار دیا ہے۔

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 50 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 101 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سوال نمبر 192 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

***192: جناب نصیر احمد:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومتی منصوبہ کے تحت صوبہ کے اندر کتنے درخت لگائے جائیں گے؟

(ب) کیا یہ درخت ماحول دوست ہوں گے اس سلسلے میں کوئی ماحولیاتی ریسرچ کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درخت صوبہ کی آب و ہوا سے مطابقت رکھتے ہیں اس سلسلہ میں اگر کوئی فزیبلٹی سٹڈی کی گئی ہے تو اس کی کاپی مہیا کی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) سال 19-2018 میں حکومتی منصوبے کے تحت ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ جنگلات نے صوبہ میں 19950 ایکڑ رقبہ پر درخت لگائے گا علاوہ ازیں سڑکوں اور نہروں کے کنارے 806 ایونیو میل پر شجرکاری کی جائے گی۔

(ب) جی ہاں! یہ تمام درخت ماحول دوست ہیں ان میں شیشم، کیکر، سرس، توت، بکائن، جامن، نیم، پیپل، بوہڑ، سفیدہ، بیری، سوکھ چین، املتاس، سوانجنا وغیرہ شامل ہیں عرصہ دراز کی تحقیق سے یہ بات ثابت ہے کہ یہ درخت ماحول دوست ہیں۔

(ج) جی ہاں!، یہ تمام درخت صوبہ کی آب و ہوا سے مطابقت رکھتے ہیں کیونکہ یہ درخت عرصہ دراز سے اس خطہ زمین پر اُگ رہے ہیں اور آزمودہ ہیں لہٰذا اس سلسلہ میں کسی فزیبلٹی سٹڈی کی ضرورت نہ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ حکومتی منصوبہ کے تحت صوبہ کے اندر کتنے درخت لگائے جائیں گے لہٰذا منسٹر صاحب بتا دیں کہ یہ صوبہ پنجاب کے اندر کتنے درخت لگانے جا رہے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب چیئرمین! اس کا یہ جواب ہے کہ 19-2018 میں 19950 ایکڑ رقبے پر ایک کروڑ 44 لاکھ 83 ہزار 700 پودے بحساب 726 پودے فی ایکڑ لگائے جائیں گے۔ ہمارے حساب کے مطابق ایک ایکڑ میں 43 ہزار 560 مربع فٹ بنتے ہیں اگر پودے سے پودے کا فاصلہ چھ فٹ رکھا جائے اور قطار سے قطار کا فاصلہ دس فٹ رکھا جائے تو ایک ایکڑ میں 726 پودے لگائے جاتے ہیں علاوہ ازیں سڑکوں اور نہروں کے کنارے پر 806 میل پر 4 لاکھ 3 ہزار پودوں کی شجرکاری کی جاتی ہے، گڑھے سے گڑھے کا فاصلہ کم از کم دس فٹ رکھا جاتا ہے اور ایک ایونیو میل میں 500 گڑھے بنائے جاتے ہیں۔ 19-2018 میں کل 8 کروڑ 48 لاکھ 86 ہزار 700 پودے لگائے جائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل سے جواب دیا ہے حالانکہ میں نے تو اتنی لمبی بات نہیں پوچھی تھی۔ ایک لکھا ہوا سوال ہے آپ بھی پڑھ لیں کہ جز (الف) میں لکھا ہے کہ حکومتی منصوبہ کے تحت صوبہ کے اندر کتنے درخت لگائے جائیں گے۔ 2018 تو اس کا جواب ہی نہیں ہے ان کے پاس جو لکھا ہوا آیا ہے وہ انہوں نے پڑھ دیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں اپنا سوال دہرا دیتا ہوں کہ انہوں نے اپنی پانچ سالہ گورنمنٹ کے حوالے سے اپنا ایک منصوبہ بنایا ہے منسٹر صاحب بتائیں کہ اس منصوبے کے تحت انہوں نے کون کون سی قسموں کے کتنے درخت لگانے ہیں اور پنجاب کے 36 اضلاع ہیں یہ ہر ضلع میں کتنے درخت لگا رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اس کے لئے fresh question دے دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد سبطین خان): جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ میرے معزز بھائی پڑھ تو لیں انہوں نے یہ کہاں لکھا ہے کہ پورا پنجاب اور انہوں نے یہ کہاں لکھا ہے کہ اگلے پانچ سالوں میں؟ میں پھر بھی ان کی تسلی کے لئے لکھا ہوا جواب نہیں پڑھتا۔

جناب چیئرمین! جب سے ہم نے حکومت سنبھالی ہے اُس وقت سے لے کر آج تک ہم 16 لاکھ پودے لگا چکے ہیں۔ ہم اپنی نرسریوں میں دو کروڑ پودے تیار کر چکے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ مارچ میں ہماری شجرکاری مہم شروع ہو گی تو پھر یہ پودے لگائے جائیں گے۔ ہمارے وزیر اعظم کا سونامی پروگرام ہے کہ اگلے پانچ سالوں میں 55 کروڑ پودے پنجاب میں لگائے جائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے جو پوچھا ہے منسٹر صاحب شاید وہ پڑھنا نہیں چاہتے۔ آپ انہیں وہ پڑھ کر بتا دیں۔ سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ حکومتی منصوبہ کے تحت صوبہ کے اندر کتنے درخت لگائے جائیں گے؟ منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ پنجاب میں 16 لاکھ پودے لگائے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کون کون سی اقسام کے پودے لگائے گئے، کس کس ضلع میں لگائے گئے، ضلع ساہیوال میں کتنے پودے لگائے گئے اور ان 16 لاکھ پودوں پر کتنے اخراجات آئے ہیں؟

جناب چیئرمین: ملک صاحب! یہ تو fresh question بنتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے اسی سوال سے relevant ضمنی سوال پوچھا ہے۔ منسٹر صاحب مجھے بتائیں کہ ضلع ساہیوال میں انہوں نے کتنے پودے لگائے اور ان 16 لاکھ پودوں پر کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری(جناب محمد سبطین خان): جناب چیئرمین! میں نے عرض کیا ہے کہ حکومت کی تبدیلی کے بعد ہم نے 16 لاکھ پودے لگائے ہیں اور اس کا ہمارے پاس پورا ریکارڈ موجود ہے۔

جناب چیئرمین! میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ اگر 16 لاکھ پودے نہ لگائے گئے ہوں تو پھر I shall be responsible for my statement

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ ہم obviously ماحول کو بہتر کرنے والی اقسام کے پودے لگائیں گے۔

جناب چیئرمین! تیسری بات یہ عرض کروں گا کہ ہم اپنی GIS لیب کو اپ گریڈ کر رہے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے معزز دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم Geographic information Systems کو اپ گریڈ کر رہے ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ آج سے کچھ مہینے بعد ان کو سوال کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہو گی۔ یہ اپنے موبائل کو ہمارے سیٹلائٹ کے ساتھ connect کریں گے تو ان کو نظر آ جائے گا کہ یہ پودے لگے ہوئے ہیں یا نہیں۔ اگر جنگلات کا کوئی آفیسر گھر میں سویا پڑا ہے اور وہ کہے گا کہ میں فلاں جنگل میں کھڑا ہوں تو GIS Lab کے ذریعے پتا چل جائے گا کہ وہ کہاں پر ہے یعنی وہ جھوٹ نہیں بول سکے گا۔ ہم جتنے درختوں کی commitment کر رہے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ وہ درخت لگائے جائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال میں GIS Lab کا نہیں پوچھا۔ میں نے آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے پوچھا ہے کہ 16 لاکھ پودے لگانے پر کتنے اخراجات آئے ہیں، یہ پودے کتنے عرصہ میں لگائے گئے اور ضلع ساہیوال میں کتنے پودے لگائے گئے ہیں؟ میں نے صرف تین باتیں پوچھی ہیں تو منسٹر صاحب ان کا جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! صوبہ پنجاب میں ضلع ساہیوال شامل ہے اس لئے یہ fresh question نہیں بنتا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ہم نے 16 لاکھ پودے لگائے ہیں تو میں نے اپنے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ ان پر کتنے اخراجات آئے ہیں تو یہ کیسے fresh question ہو گیا؟

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! صوبہ پنجاب میں جتنے پودے لگائے گئے منسٹر صاحب نے وہ بتا دیئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! انہوں نے 16 لاکھ پودے لگانے پر جتنے اخراجات کئے ہیں وہ بتا دیں؟

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ مہربانی کر کے منسٹر صاحب کی پوری بات سُن لیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب چیئرمین! میں اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں کہ ہم نے صوبہ پنجاب میں پچھلے چار مہینوں میں 16 لاکھ پودے لگائے ہیں۔ معزز ممبر نے صوبہ پنجاب کے حوالے سے سوال کیا تھا اور ہم نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ اگر معزز ممبر specifically ساہیوال کا پوچھتے تو اس کا جواب بھی دے دیا جاتا۔ اگر اس وقت کوئی دوست ضلع ساہیوال، خوشاب، شیخوپورہ یا میانوالی کے حوالے سے پوچھے کہ وہاں پر کتنے پودے لگائے گئے ہیں تو یہ بتانا اس وقت ممکن نہیں کیونکہ میں نے رٹّہ لگا کر تو یہاں نہیں آنا۔ معزز ممبر اس بارے میں fresh question دے دیں تو انشاءاللہ تعالیٰ ان کو تفصیلی جواب دے دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے ایوان کو بتانا چاہوں گا کہ ہم نے تو جنگلات کو urbanize کیا ہے۔ ہم نے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کے کمشنر صاحبان، اضلاع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان، تعلیمی اداروں، ایل ڈی اے اور ریونیو کے آفیسرز کو اپنے ساتھ اس مہم میں شامل کیا ہے۔ اگر پھر بھی معزز ممبر ضلع ساہیوال کو target کرنا چاہتے ہیں تو یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور میں ان کو پورا ریکارڈ چیک کروا دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین! میں نے عرض کیا ہے کہ ہم 16 لاکھ پودے لگا چکے ہیں، دو کروڑ پودے نرسری میں تیار کر رہے ہیں جو کہ مارچ میں لگانے شروع کریں گے، ہم پانچ سالوں میں 55 کروڑ پودے صوبہ پنجاب میں لگائیں گے اور پنجاب کو انشاءاللہ تعالیٰ گرین پنجاب بنائیں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! جب کوئی وزیر سوالات کے جوابات دیتا ہے تو انہیں ان سوالات سے متعلقہ ضمنی سوالات کی بھی مکمل تیاری کرنی چاہئے۔ معزز ممبر جناب محمد ارشد ملک نے بڑا عام سا سوال کیا تھا کہ ضلع ساہیوال میں کتنے پودے لگائے گئے ہیں؟ یہ کوئی اتنا بڑا

فیتہ غورث کا مسئلہ نہیں کہ آپ کے پاس اس کے figures نہیں ہیں۔ ابھی منسٹر صاحب نے جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہم چھ فٹ کے فاصلے پر پودے لگائیں گے۔ کیا آپ نے وہاں پر سرو کے پودے لگانے ہیں؟

جناب سپیکر! میں نے ان کی ایک تقریب attend کی تھی اور وہاں پر جس طرح پودے لگائے جا رہے تھے وہ ایک تماشا تھا۔ وہ پودوں کی ایک نمائشی اور مضحکہ خیز تقریب تھی جس میں ان کو پتا ہی نہیں تھا کہ کتنے فاصلے پر پودے لگائے جائیں گے، کون کون سی اقسام کے پودے لگائے جائیں گے اور وہ کیسے پروان چڑھیں گے؟ اگر آپ نے یہ اخراجات کرنے ہیں تو پھر آپ کو چاہئے کہ اس ایوان کو پوری تفصیل بتائیں۔ یہ پروگرام آپ کے سو دن کے ایجنڈے میں شامل ہے اور آپ اس کو مذاق سمجھ رہے ہیں۔ منسٹر صاحب نے ابھی تک معزز ممبر جناب محمد ارشد ملک کے کسی ایک سوال کا صحیح جواب نہیں دیا۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب چیئرمین! میری پہلی درخواست یہ ہے کہ ہمارے قابل عزت بھائی جس تقریب میں شامل ہوئے ہیں اور وہ up to the standard نہیں تھی بلکہ بقول ان کے وہ ایک تماشا تقریب تھی تو مجھے مہربانی کر کے بتا دیں کہ وہ کون سی تقریب تھی اور اس میں کون کون شامل تھا؟ اگر وہ تقریب up to the standard نہیں تھی اور ہمارے معیار پر پوری نہیں اُترتی تو پھر ہم ان افسران کے خلاف ایکشن لیں گے۔

جناب چیئرمین! معزز ممبر مہربانی کر کے مجھے بتا دیں کہ وہ کون سی تقریب تھی؟ معزز ممبر کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک fake تقریب تھی۔ مہربانی کر کے مجھے بتائیں اور guide line دیں تاکہ ہم ان افسران کے خلاف ایکشن لے سکیں۔

جناب چیئرمین! معزز ممبر نے دوسری بات ضلع ساہیوال کے حوالے سے کی ہے۔ ساہیوال میں کتنے پودے لگائے گئے ہیں. I know it لیکن بات یہ ہے کہ یہ ضمنی سوال نہیں بنتا بلکہ یہ fresh question بنتا ہے۔ اگر ابھی یہ مجھ سے پوچھنے لگ جائیں کہ پنجاب کے 36 اضلاع اور اُن 36 اضلاع کی اتنی تحصیلیں اور اُن تحصیلوں میں کون سے کون سے پودے لگے، پودوں کی کون سی اقسام لگیں پھر اُن کا پانی کہاں سے آتا ہے تو یہ fresh questions ہیں۔

جناب چیئرمین! بہتر ہے کہ یہ چار پانچ بندوں کی ٹیم بنالیں میں ان کو پوری briefing دے دیتا ہوں تاکہ سوال کرنے کی نوبت ہی نہ آئے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! یہ کوئی point scoring کا معاملہ نہیں ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ جس تقریب میں بھی جائیں وہاں پر ان کا عملہ پورا layout کرے کہ وہاں پر کوئی useless effort نہ ہو۔ جب اتنے پودے لگ رہے ہوتے ہیں اور اُن پر اتنا سرمایہ involve ہوتا ہے تو جہاں پر پودے لگ گئے ہیں وہ پودے وہاں پر مستقل طور پر موجود رہیں اور وہ وہیں پر grow کریں۔ آپ دو دو فٹ کے فاصلے پر پودے لگا کر تصویریں بنوا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں نے تو پوچھا ہے کہ آپ 6/6 فٹ کے فاصلے پر کون سے پودے لگا رہے ہیں؟ کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی میں تقریب تھی اور وہاں پر جس طرح پودے لگے میں نے وہ دیکھا تو میں نے اُس دن کہا کہ What is going on?

جناب چیئرمین: جی، وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کو یہ جواب دینا چاہوں گا کہ میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج یونیورسٹی کی تقریب میں گیا، وہ تقریب ہماری plantation کے حوالے سے نہیں تھی۔ انہوں نے plantation کے حوالے سے جو activity کی اُس پر جو اخراجات ہوئے اُس کا حکومت پنجاب سے کوئی تعلق نہیں تھا اور اُس تقریب میں symbolic plantation ہوئی۔

جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہم محکمہ جنگلات کی 1600 ایکڑ زمین واگزار کرا چکے ہیں جس پر پچھلے آٹھ سالوں سے ناجائز قبضے کئے ہوئے تھے اور ہم نے اُس زمین کے 30 فیصد پر پودے لگائے ہیں جو میرے پاس proof ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ میرے ساتھ وزیر لوکل گورنمنٹ تشریف فرما ہیں یہ بھی plantation کر رہے ہیں، ایجوکیشن والے بھی plantation کر رہے ہیں، محکمہ صحت والے بھی plantation کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان جناب محمد عمران خان نے

2۔ستمبر 2018 کا دن رکھا تھا کہ ہر بندہ ایک پودا لگائے تو اُس دن ہم نے سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں، پارکس اینڈ ہارٹیکلچر، ایل ڈی اے والوں کو awareness دی۔ہم نے بھرپور طریقے سے وہ campaign چلائی اور آپ پچھلے 10 سال کا ریکارڈ دیکھیں اُس میں آپ کو کہیں پر بھی ایک پودا نظر نہیں آئے گا۔ہم نے 4 مہینے میں 16 لاکھ پودا لگا دیا، دو کروڑ کی نرسری تیار کر دی اور ابھی بھی یہ ہم سے گلہ کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ سوال میں نے take up کیا تھا اور میں نے وزیر موصوف سے simply یہ پوچھا تھا کہ انہوں نے 16 لاکھ پودے لگائے ہیں اُن پر کتنے اخراجات ہوئے ہیں اور ان کی دو کروڑ پودوں کی نرسری پر کتنے اخراجات ہوئے ہیں مزید یہ کہ ضلع ساہیوال اور ڈویژن ساہیوال میں کتنے پودے لگائے ہیں؟

جناب چیئرمین: یہ fresh question بنتا ہے۔اب ہم اگلا سوال take up کرتے ہیں۔ جی، رانا منور حسین!

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! سوال نمبر 171 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: میونسپل کمیٹی سلانوالی پی پی۔79 میں ترقیاتی کاموں سے متعلقہ تفصیلات

***171: رانا منور حسین:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع کونسل سرگودھا اور میونسپل کمیٹی سلانوالی کے تحت پی پی۔79 میں ترقیاتی کاموں کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان منصوبوں پر کتنی رقم خرچ آئے گی؟

(ج) کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

(د) میونسپل کمیٹی سلانوالی کے ترقیاتی بجٹ کی تفصیل سے آگاہ کریں نیز ترقیاتی سکیموں کی تفصیل سے بھی آگاہ کریں؟

(ہ) میونسپل کمیٹی سلانوالی کا جو مسئلہ بابت نقشہ فیس میں خُورد بُرد انٹی کرپشن سرگودھا میں زیر التواء ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

سینئر وزیر/وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف)

I- مالی سال19-2018کے دوران کُل 32کام پرپوز کئے گئے ہیں جن کی کُل ایلوکیشن -/4,68,00,000روپے ہے جن پر ابھی تک ٹینڈر نہ ہو سکا ہے۔

ii- مالی سال19-2018میں مبلغ-/61,00,000روپے ترقیاتی کاموں کے لئے مختص کئے گئے ہیں جن سے پندرہ منظور شدہ سکیمیں مکمل کی جائیں گی ان پندرہ سکیموں میں سے پانچ سکیموں پر ٹینڈر کے لئے کارروائی کی جارہی ہے۔ نومبر2017سے فنانس ڈیپارٹمنٹ سےPFCڈویلپمنٹ گرانٹ جاری نہ ہوئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ کونسل سرگودھاکی اے ڈی پی مالی سال19-2018میں کل رقم -/4,68,00,000روپے خرچ آئیں گے۔

میونسپل کمیٹی سلانوالی کی اے ڈی پی مالی سال19-2018میں کل رقم -/61,00,000روپے خرچ آئیں گے۔

(ج) میونسپل کمیٹی سلانوالی نامکمل جاری شدہ اور کونسل سے منظور شدہ ترقیاتی سکیموں کو30.06.2019میں مکمل کرنے کاارادہ رکھتی ہے۔

(د) میونسپل کمیٹی، سلانوالی کا ترقیاتی بجٹ مالی سال-19-2018-/61,00,000ہے۔ میونسپل کمیٹی، سلانوالی کے ترقیاتی کاموں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) میونسپل کمیٹی، سلانوالی کا جو مسئلہ بابت نقشہ جات کے بارے میں کیس انٹی کرپشن سرگودھا میں زیر کارروائی ہے نیز جو بھی نقشہ جات برائے منظوری میونسپل کمیٹی سلانوالی میں آتے ہیں ان کی فیس شیڈول کے مطابق وصول کر کے میونسپل کمیٹی سلانوالی فنڈ میں جمع کروادی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب چیئرمین!وزیر موصوف سے میری گزارش ہے کہ اپنے جواب کو جزوار پڑھ کر معزز ایوان کو سنائیں؟

جناب چیئرمین: جی،وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

سینئر وزیر/وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئرمین! معزز ممبر سوال پڑھیں میں اُس کا جواب دے دیتا ہوں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میں نے اس سوال کے جز(الف) میں پوچھا ہے کہ ضلع کونسل سرگودھا اور میونسپل کمیٹی سلانوالی کے تحت پی پی۔79 میں ترقیاتی کاموں کی تفصیل بتائیں؟

جناب چیئرمین: جی،وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

سینئر وزیر/وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئرمین! ضلع کونسل سرگودھا سے موصول شدہ رپورٹ کے مطابق اس سوال کا جواب ہے:

I۔ مالی سال19۔2018کے دوران کُل 32کام پرپوز کئے گئے ہیں جن کی کُل ایلوکیشن 4,68,00,000/۔روپے ہے جن پر ابھی تک ٹینڈر نہ ہو سکا ہے۔

جناب چیئرمین!میونسپل کمیٹی سلانوالی سے موصول شدہ رپورٹ کے مطابق جواب یہ ہے:

ii۔ مالی سال19۔2018میں مبلغ۔/61,00,000روپے ترقیاتی کاموں کے لئے مختص کئے گئے ہیں جن سے پندرہ منظور شدہ سکیمیں مکمل کی جائیں گی ان پندرہ سکیموں میں سے پانچ سکیموں پر ٹینڈر کے لئے کارروائی کی جا رہی ہے۔نومبر 2017سے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے PFCڈویلپمنٹ گرانٹ جاری نہ ہوئی ہے۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین!میں نے اپنے سوال میں وزیر موصوف سے پوری تفصیل پوچھی تھی لیکن اُس کی تفصیل نہیں بتائی گئی۔انہوں نے بتایا ہے کہ ہم نے اس کے لئے کروڑوں روپیہ مختص کیا ہے لیکن ابھی اُس کے ٹینڈر نہیں ہوئے۔میں نے یہ سوال 5۔ستمبر کو جمع کروایا تھا اُس وقت پنجاب حکومت کا بجٹ نہیں آیا تھا۔

جناب سپیکر! میرا سوال اپنے حلقے کی ضلع کونسل کی سکیموں کے حوالے سے تھا کیونکہ میں اپنے حلقے کی سکیموں کی تفصیل جاننا چاہتا ہوں۔ مجھے اس چیز سے غرض نہیں ہے کہ ضلع کونسل سرگودھا میں کتنا پیسا خرچ کرنا چاہتی ہے؟ مجھے تو اپنے حلقے سے غرض ہے کہ میرے حلقے کی سکیموں کی تفصیل بتائی جائے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئرمین! معزز ممبر کی بات ٹھیک ہے انہوں نے ہمیں ضلع کونسل سرگودھا اور میونسپل کمیٹی سلانوالی کی پوری رپورٹ بھیجی ہے۔

جناب چیئرمین! میں معزز ممبر سے معذرت کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے حلقہ پی پی-79 کی ترقیاتی سکیموں کی تفصیل لے کر میں آپ کو مہیا کر دوں گا۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میرے سوال کا جواب درست نہ آنے پر انہوں نے بڑے پن کا مظاہرہ فرمایا ہے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ جز (د) کا جواب بھی غلط دیا گیا ہے۔ اس وقت گیلری میں سپیشل سیکرٹری مقامی حکومت و دیہی ترقی موجود ہیں انہیں اس سلسلے میں وہاں کی میونسپل کمیٹی کے کونسلرز کی طرف سے پہلے ہی ایک شکایت موصول ہو چکی ہے کہ انہوں نے 61 لاکھ روپے مختص کئے ہیں لیکن ٹینڈر 2 کروڑ روپے کا لگایا گیا ہے۔ آپ کے پاس اگر 61 لاکھ روپے ہیں تو آپ 2 کروڑ روپے کا ٹینڈر کیسے لگا سکتے ہیں؟ پہلے سے جو درخواست آپ کے پاس آ چکی ہے اُس کو پذیرائی بخشیں کیونکہ ایسا غلط کام نہیں ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئرمین! میں اپنے معزز بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ جس بات کی طرف نشاندہی کی گئی ہے میں اس کو ضرور چیک کروں گا اور اس کی پوری تفصیل لے کر معزز ممبر کو خود آگاہ کروں گا۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! وزیر موصوف نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس سوال کو اگلے اجلاس تک pending کر دیا جائے تا کہ اس دوران یہ انکوائری بھی مکمل ہو جائے اور اس سوال کا درست جواب بھی آ جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ!

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئرمین! اس سوال کو pending کرنے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے آپ سے اور معزز ایوان سے درخواست کروں گی کہ جب اذان ہو تو مہربانی فرما کر اذان خاموشی سے سنی جائے۔ اس کے بعد آپ اٹھیں اور نماز کے لئے جائیں۔ ابھی جب مغرب کی اذان ہوئی تھی تو اتنا شور تھا کہ اذان کی آواز دب گئی تھی اور ہماری آواز زیادہ تھی۔

جناب چیئرمین: جی، ایسا ہی ہو گا۔ آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! سوال نمبر 543 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانیوال: پیرووال کے جنگلات میں درختوں کی تعداد اور اقسام سے متعلقہ تفصیلات

***543: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خانیوال پیرووال جنگلات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے یہاں پر 2010 تا 2018 کتنے درخت موجود تھے۔ کتنے درخت کاٹے گئے اور آج وہاں پر کتنے درخت موجود ہیں؟

(ب) ذخیرہ کا کل رقبہ کتنا ہے، کتنے رقبہ پر جنگل موجود ہے اور کتنے رقبہ کو کاشت کے لئے ٹھیکے پر دیا گیا ہے؟

(ج) 2010 تا 2018 تک کتنے درخت کاٹے گئے اور آج وہاں پر زیادہ تر درخت کون سی اقسام کے ہیں اور کون سے درخت لگانے کا ارادہ ہے؟

(د) ضلع خانیوال میں نہروں کے اطراف پر لگے درخت محکمہ جنگلات کے ہیں یا محکمہ انہار کے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) پیرووال ذخیرہ میں 24انچ سے زائد لپیٹ کے 32688 درخت موجود ہیں اس کے علاوہ 2010 تا 2018 کے دوران شجرکاری شدہ 1944.30 ایکڑ رقبہ پر تقریباً 9لاکھ سے زائد چھوٹے پودے اور پولکراپ موجود ہیں جن کی دیکھ بھال کی جا رہی ہے۔

2010 تا 2018 کے دوران 9281عدد درختان وپولکراپ ملزمان نے کاٹے جن کے خلاف فارسٹ ایکٹ اور PPC کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ تعدادی 3554 عدد درختان وپولکراپ کی بابت 370 عدد کیس ہائے پراسیکیوٹ کر کے عدالت درج بھجوائے گئے۔

2۔ تعدادی 5326 عدد درختان وپولکراپ کی بابت 90 عدد ایف آئی آر ملزمان جنگل کے خلاف درج کروائی گئیں۔

3۔ تعدادی 401 عدد درختان وپولکراپ کی بابت 179 عدد فارسٹ کیس ہائے میں ملزمان جنگل سے جرمانہ عوضانہ وصول کر کے کمپاؤنڈ کئے گئے۔

(ب) 1915 میں ذخیرہ پیرووال کا کل رقبہ 19299 ایکڑ تھا جس میں سے 11816 ایکڑ رقبہ مختلف محکمہ جات کو ٹرانسفر ہوا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبرشمار	نام محکمہ	سال	رقبہ ٹرانسفر شدہ
1۔	سنٹرل آرڈیننس ڈپو خانیوال	1970تا1976	1816ایکڑ
2۔	پاک آرمی 2۔کور ملتان	1994	5000ایکڑ
3۔	آرمی ویلفیئر سکیم	2006	5000ایکڑ
		ٹوٹل ٹرانسفر شدہ رقبہ	11816ایکڑ

اب محکمہ جنگلات کے پاس پیر ووال ذخیرہ میں کل رقبہ 7483 ایکڑ موجود ہے جس میں سے کوئی بھی رقبہ کاشت کے لئے ٹھیکہ پر نہ دیا گیا ہے۔

(ج) 2010 تا 2018 کے دوران تعدادی 9281 عدد درختان اور پولکراپ کاٹے گئے آج کل وہاں پر شیشم ، کیکر ، سمبل، جامن، نیم ، بکائن، توت ، جنڈ اور سفیدہ وغیرہ کے درخت موجود ہیں، آئندہ شجر کاری کے دوران کیکر ، شیشم ،توت، سمبل، نیم، جامن، اور سفیدہ کے درخت لگانے کا منظور شدہ پروگرام ہے۔

(د) ضلع خانیوال میں نہروں کے کنارے موجود درختان محکمہ جنگلات ملتان فارسٹ ڈویژن کے چارج میں ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! ہم لوگ جب سوال اٹھاتے ہیں تو اس کا مقصد گورنمنٹ کی توجہ ان مسائل پر دلانا ہوتی ہے جو ہم دیکھتے ہیں۔ اس ملک کے ساتھ جو بھی زیادتی سابقا ادوار میں ہوئی ہے ہم ان کی نشاندہی اپنے سوالات کے ذریعے آپ کے سامنے لاتے ہیں تاکہ آپ کی توجہ ہو۔

جناب چیئرمین: محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! خانیوال میں جو پیر ووال کا جنگل تھا وہ برصغیر کا سب سے بڑا جنگل تھا۔

جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب سے درخواست کروں گی کہ یہ اپنا ایک دورہ خانیوال کا رکھیں۔ انہوں نے مجھے جواب میں بتایا ہے کہ 32688 درخت وہاں پر موجود ہیں جو 24 انچ کے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دو فٹ لپیٹ سے زیادہ ہیں۔ 2010 تا 2018 میں آٹھ سال کا فرق تھا اس دوران انہوں نے 9 لاکھ پودے لگائے جو ابھی چھوٹے ہیں۔ میں نے خود visit کیا ہے اور میں نے پیر ووال جنگل میں ایک ایک چیز دیکھی ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا سوال کیا ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ تھا کہ وہاں پر ٹوٹل سفیدے کے درخت لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہاں پر بتایا ہے کہ ہم نے کیکر، جامن اور شیشم کے درخت لگائے ہوئے ہیں جبکہ کیکر، جامن اور شیشم کے درخت بہت کم ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! میں نے سوال پوچھا تھا کہ کتنا رقبہ جنگل میں موجود ہے اور کتنا رقبہ کاشت کے لئے ٹھیکے پر دیا جاتا ہے؟ انہوں نے ہمیں بتایا کہ کل رقبہ 7483 ایکڑ ہے اور کاشت کے لئے کوئی رقبہ ٹھیکے پر نہیں دیا جاتا جبکہ موقع پر اگر آپ visit کریں گے تو دیکھیں گے کہ وہاں کاشت کے لئے رقبہ دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ kindly اس کو سمجھیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب چیئرمین! محترمہ شاہدہ احمد معزز ممبر ہیں ان سے درخواست یہ ہے کہ انہوں نے پیرووال جنگل کے بارے میں سوال کیا۔ اس میں جز (الف، ب، ج اور د جز) ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ ہاؤس کو preside کر رہے ہیں میں آپ سے درخواست کر کے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے جواب کس چیز کا دینا ہے۔ آپ جس کا کہیں گے میں اس کا جواب دینے کے لئے حاضر ہوں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! جز (ب) میں یہ پوچھنا ہے کہ ذخیرہ کا کل رقبہ کتنا ہے اور کتنے رقبہ پر جنگل موجود ہے اور کتنے رقبہ کو کاشت کے لئے ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے یہ جواب دینا چاہوں گا کہ 1915 میں ذخیرہ پیرووال کا کل رقبہ 19299 ایکڑ تھا جس میں سے 11816 ایکڑ رقبہ مختلف محکمہ جات کو ٹرانسفر ہوا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام محکمہ	سال	رقبہ ٹرانسفر شدہ
1۔	سنٹرل آرڈیننس ڈپو خانیوال	1970 تا 1976	1816 ایکڑ
2۔	پاک آرمی 2۔ کور ملتان	1994	5000 ایکڑ
3۔	آرمی ویلفیئر سکیم	2006	5000 ایکڑ
		ٹوٹل ٹرانسفر شدہ رقبہ	11816 ایکڑ

جناب چیئرمین! اب محکمہ جنگلات کے پاس پیرووال ذخیرہ میں کل رقبہ 7483 ایکڑ موجود ہے۔ ہم نے کسی زرعی کاشت یا کسی اور مقصد کے لئے رقبہ کو مزید لیز نہیں کیا۔ اگر ہماری معزز ممبر صاحبہ کے علم میں ایسی کوئی بات ہے تو یہ بتائیں جنہوں نے لیز کیا ہوگا تو ان کے خلاف انشاءاللہ کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین! میرے علم کے مطابق ہم نے رقبہ لیز نہیں کیا۔ ان تین محکمہ جات کو رقبہ دینے کے بعد پیرووال ذخیرہ کا کل رقبہ 7483 ایکڑ موجود ہے۔ ہم ابھی plantation کر رہے ہیں انشاء اللہ اس میں 7، ½7 روپے فی پودا خرچہ آتا ہے جس میں نرسری کا خرچہ، اس کی نگہداشت بھی شامل ہے۔ اس کی حفاظت کرنے والی تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے لیکن پودے کی جو حفاظت کی جاتی ہے تقریباً سات روپے اس پر خرچہ آتا ہے۔

جناب چیئرمین! 2012 سے یا 2013 سے onward کوئی ٹھیکہ نہیں دیا گیا۔ پہلے ٹھیکے دیئے جاتے تھے لیکن جب وہ expire ہو گئے تو اس کے بعد renewal نہیں ہوئے اور وہ ٹھیکے ختم ہو گئے ہیں۔ اب 7483 ایکڑ رقبہ محکمہ جنگلات کے پاس ہے اور پیرووال کا جنگل ہم انشاءاللہ مارچ میں بڑھائیں گے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! میری آپ سے درخواست ہو گی کہ آپ منسٹر صاحب سے کہیں کہ آپ مہربانی کر کے ایک دفعہ پیرووال جنگل کا چکر لگائیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔ میں نے انتہائی ضروری بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد وارث شاد! ضمنی سوال کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب سے یہ سوال کروں گا کہ 7483 ایکڑ رقبہ جس کا منسٹر صاحب نے خود بتایا ہے کہ یہ رقبہ ہمارے پاس موجود ہے۔ اس 7483 ایکڑ رقبہ میں منسٹر صاحب ہاؤس میں کھڑے ہو کر بتائیں کہ اس میں کسی پرائیویٹ آدمی کے پاس کوئی ٹھیکہ ہے اور نہ ہی کسی کا قبضہ ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب چیئرمین! میں نے اپنے قابل احترام اور بہت پیارے بھائی کو یہ درخواست کی ہے کہ ٹھیکے ختم ہو گئے ہیں اور جس طرح ہماری معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ پیرووال جو کہ بہت بڑا جنگل تھا لیکن وہ جنگل ان کی مہربانیوں سے کٹ چکا ہے اب وہاں جنگل بہت تھوڑا رہ گیا ہے اور جو علاقہ 7483 ایکڑ بچ گیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں categorically کہہ رہا ہوں کہ کسی کے پاس وہ رقبہ لیز پر نہیں ہے وہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے اور ڈیپارٹمنٹ اس میں plantation کرے گا۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ منسٹر صاحب! اب اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری گزارش ہے کہ میں کچھ تاخیر سے پہنچا ہوں اور میرا اس سے پہلے بھی ایک سوال ہے، اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر بات کر لوں؟

جناب چیئرمین: چودھری اشرف علی! وہ سوال آپ کا dispose of ہو چکا ہے لہٰذا آپ اب اپنا اگلا سوال کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! آپ نے مجھے floor دیا تھا اور میں آپ کی وجہ سے بیٹھ گیا تھا۔ آپ اس Chair پر بیٹھے ہیں آپ نے رولز کے مطابق اس ہاؤس کو چلانا ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے 2002 سے یہاں پر دیکھا ہے کہ آپ کی Chair کے سامنے کوئی بھی معزز ممبر گزرتا تھا تو احترام سے گزرتا تھا۔

جناب چیئرمین! میں یہ note down کر رہا ہوں آپ بے شک ویڈیو چلا لیں کہ اسمبلی سٹاف لک صاحب آدھ گھنٹے میں 71 بار اپنی سیٹ سے کھڑے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ میری پوری بات سن لیں اگر آپ کو assistance کی ضرورت ہے تو آپ کو چاہئے تھا کہ آپ سپیکر چیمبر میں سیکرٹری صاحبان سے بیٹھ کر مشاورت کرتے کہ ہاؤس کو کس طرح چلانا ہے؟

جناب چیئرمین! اب یہ ہو رہا ہے کہ کوئی معزز ممبر سوال کرتا ہے اور ہماری اس Chair پر سپرنگ لگے ہوئے ہیں ٹھک سے بندہ آپ کے سامنے بغیر احترام کے آکر کھڑا ہو جاتا ہے۔ یہاں پر سپیکر کی اس Chair کا ایک احترام ہے لیکن یہ جو آپ کا سٹاف ہے اس احترام کو جس طرح سے رول رہا ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! میں ان سے guidance لیتا ہوں۔ مہربانی آپ ہمیں اگلے سوال پر جانے دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میرے سوال کی کوئی بات نہیں ہے میں کوئی سوال نہیں کروں گا کیونکہ میرے سوال کی اہمیت اس کے مقابلے میں کچھ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! یہ تو کبھی ہم نے 2002 میں دیکھا تھا کہ سیکرٹری صاحب کبھی کبھار کھڑے ہوتے تھے۔ مجھے تکلیف ہے اور میں اسمبلی سٹاف کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! بہت شکریہ۔ .Please I request you اب اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! اگر آپ ہمارے ساتھ یہ روّیہ اختیار کریں گے تو اس ہاؤس اور اس Chair کا احترام اسی طرح سے ہو گا تو پھر اللہ ہی حافظ ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! آپ نے Chair کا احترام بہت دکھا لیا ہے لہٰذا اب مہربانی کریں۔ جی، چودھری اشرف علی!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! اگر آپ مجھے بات نہیں کرنے دیتے تو میں احتجاجاً واک آؤٹ کر رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب سمیع اللہ خان واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب چیئرمین: جی، اب اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! سوال نمبر 310 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ ڈویژن میں ماڈل قبرستان بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***310: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے ماڈل قبرستانوں کے قیام اور میتوں کی تدفین کے لئے شہر خموشاں اتھارٹی قائم کی گئی ہے اس اتھارٹی کے قیام کے اغراض و مقاصد بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ ڈویژن میں بھی ماڈل قبرستان بنانے کے لئے حکومت نے متعلقہ حکام کو بار بار لیٹر جاری کئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ ڈویژن کے تمام شہری علاقوں میں موجود قبرستانوں میں مزید میتوں کی تدفین کے لئے جگہ موجود نہ ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہری مجبوراً ایک ہی قبر کو بار بار کھود کر اس میں میتوں کو دفن کر رہے ہیں جس سے میتوں اور قبروں کی بے حرمتی ہوتی ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت میتوں اور قبروں کو بے حرمتی سے بچانے اور تدفین تکریم کے ساتھ کرنے کی غرض سے مذکورہ اضلاع میں ماڈل قبرستان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت طرف سے ماڈل قبرستانوں کے قیام اور میتوں کی تدفین کے لئے پنجاب نے بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر SOR(LG)38-1/2017 مورخہ 21.06.2017 کو شہر خموشاں اتھارٹی ایکٹ 2017 کے تحت قائم کی گئی تھی۔

یہ اتھارٹی پنجاب کے 36 اضلاع میں ماڈل قبرستان بنائے گی۔ماڈل قبرستانوں میں سرد خانے سے لے کر غسل و جناز گاہ اور تدفین کا مکمل انتظام ہے۔ شہر خموشاں کے انتظامیہ کسی بھی مرنے والے کے لواحقین یا رشتہ داروں کی کال پر میت کو اس کے گھر سے ایمبولینس کے ذریعے میت لانے سے لے کر غسل اور تدفین کرنے کی پابند ہو گی۔

(ب) ہاں! یہ بھی درست ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے لیکن مستقبل میں شہری علاقوں میں قبرستانوں کے لے جگہ کی تنگی کا سامنا ہونے کا امکان ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب میتوں اور قبروں کو بے حرمتی سے بچانے اور تدفین و تکریم کے لئے پنجاب کے ہر ضلع میں ماڈل قبرستان بنانے کی امید رکھتی ہے۔ صوبہ بھر میں بڑے شہروں میں آبادی کے تناسب کے لحاظ سے قبرستانوں کے لئے بورڈ آف ریونیو (BOR) نے جگہ مختص کی ہے۔ قبرستانوں کے لئے یہ ساری زمینیں سرکاری ہیں جو کہ حکومت نے قبرستانوں کے لئے میسر کی ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! یہاں پر میرے سوال کے جز (الف) کا جو جواب دیا گیا ہے اس میں یہ لکھا گیا ہے ہاں یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے ماڈل قبرستانوں کے قیام اور میتوں کی تدفین کے لئے پنجاب نے بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر SOR(LG)38-1/2017 مورخہ 21.06.2017 کو شہر خموشاں اتھارٹی ایکٹ 2017 کے تحت قائم کی گئی تھی۔ یہ اتھارٹی پنجاب کے 36 اضلاع میں ماڈل قبرستان بنائے گی ۔ماڈل قبرستانوں میں سرد خانے سے لے کر

غسل و جناز گاہ اور تدفین کا مکمل انتظام ہے۔ شہر خموشاں انتظامیہ کسی بھی مرنے والے کے لواحقین یا رشتہ داروں کی کال پر میت کو اس کے گھر سے ایمبولینس کے ذریعے میت لانے سے لے کر غسل اور تدفین کرنے کی پابند ہو گی۔

جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کا دائرہ کار 36 اضلاع تک بڑھانا تھا لہٰذا اب تک کون کون سے اضلاع ہیں جہاں پر ماڈل قبرستان بنا دیئے گئے ہیں اور شہر خموشاں اتھارٹی معرض وجود میں آ گئی ہے اور وہاں کے رہنے والے شہریوں کو یہ سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں یہ ذرا تفصیل سے بتا دیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئرمین! میرے بھائی نے جو بات پوچھی ہے تو ابھی تک ہم نے لاہور، فیصل آباد اور سرگودھا میں ماڈل قبرستان مکمل کر لئے ہیں۔

(اذانِ عشاء)

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! ہمارے ہاؤس کے معزز ممبر احتجاجاً واک آؤٹ کر کے گئے ہیں تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ان کو منانے کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی صاحب جائیں ہم بھی ان کے ساتھ چلے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: میں چودھری ظہیر الدین سے request کروں گا کہ وہ ان کو منا کر لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر پبلک پراسیکیوشن، چودھری ظہیر الدین
جناب سمیع اللہ خان کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئرمین! اس وقت لاہور، فیصل آباد اور سرگودھا میں ماڈل قبرستان مکمل کر لئے ہیں۔ گجرات، راولپنڈی، ڈی جی خان اور ملتان میں اس سال مکمل ہو جائیں گے تو 36 اضلاع میں یہ ماڈل قبرستان بنانے کا

پروگرام ہے۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ 36 اضلاع میں کئی ایسی جگہیں ہیں جیسا کہ لاہور میں ایک جگہ پر قبرستان بنایا گیا ہے اور باقی جگہوں پر میں سمجھتا ہوں کہ اور بھی بننے چاہئیں توانشاءاللہ اتھارٹی کے ساتھ مل کر زیادہ جگہیں اس کام کے لئے مختص کریں گے۔ بورڈ آف ریونیو کے پاس جتنی بھی جگہیں ہیں جہاں پر یہ ماڈل قبرستان بنائے جا سکیں تو وہاں پر ہم انشاءاللہ بنوائیں گے۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئر مین! میرا ضمنی سوال یہی ہے کہ جس طرح معزز منسٹر نے فرمایا ہے کہ وہ جگہ تلاش کریں گے اور جہاں پر جگہ ہوگی وہاں بنائیں گے تو اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ قبرستان صرف اور صرف وہاں پر بنائے جائیں گے جہاں پر state land available ہوگی۔

جناب چیئر مین! ایک بات تو یہ ہے کہ ہم اسی ملک اور صوبے کے باسی ہیں اور کوئی شہر یا ڈسٹرکٹ ایسا نہیں ہے کہ جہاں پر state land available نہ ہو لیکن اگر بفرض محال کہیں کسی شہر یا ڈسٹرکٹ میں ان کو جگہ کم ملتی ہے تو کیا کوئی ایسا ہو سکتا ہے کہ یہ land acquire کر کے بنوادیں گے کیونکہ یہ عوامی فلاح کا منصوبہ ہے اور ہم سب نے مٹی کے نیچے جانا ہے تو کیا یہ اللہ کی رضا کے لئے کہیں کوئی land acquire بھی کرنا پڑے تو land acquire کر کے ماڈل قبرستانوں کا یہ منصوبہ پنجاب کے تمام 36 اضلاع تک پھیلائیں گے؟

سنیئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئر مین! میں اپنے معزز ممبر کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تمام 36 اضلاع میں land acquire ہو چکی ہے اور 36 اضلاع میں جو ہمارا BOR ہے اس نے یہ land acquire کر لی ہے اور یہ جگہ مختص ہو چکی ہے اب صرف ماڈل قبرستان بنانے کے لئے پیسے چاہئیں کیونکہ ایک ماڈل قبرستان میں جو facilities بتائی گئی ہیں ان پر 18 سے 20 کروڑ روپے لاگت آرہی ہے۔ جیسے جیسے ہمارے پاس پیسے میسر ہوں گے تو ہم تمام اضلاع میں یہ قبرستان بنادیں گے۔ لینڈ کا ہمیں کوئی issue نہیں ہے، ہم land acquire کر چکے ہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئر مین! یہ گوجرانوالہ کے حوالے سے بتادیں کہ وہاں کیا پراگریس ہے؟

سنیئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبد العلیم خان): جناب چیئرمین! جس طرح میں نے باقی کا بتایا ہے تو گوجرانوالہ میں بھی land acquire ہو چکی ہے اور انشاء اللہ میں اپنے معزز بھائی کے لئے کوشش کروں گا کہ ہم اگلے مالی سال میں گوجرانوالہ کو شامل کریں۔ وہاں ماڈل قبرستان ہونا چاہئے اس سے میں agree کرتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ جیسے منسٹر صاحب نے 36 اضلاع میں ماڈل قبرستان بنانے کا بتایا ہے تو میرے حلقہ ساہیوال میں کافی عرصے سے land acquire ہو چکی ہے تو کیا یہ اس مالی سال میں ساہیوال کو شامل کر دیں گے؟ یہ میں منسٹر صاحب سے favour چاہتا ہوں۔

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبد العلیم خان): جناب چیئرمین! میں اپنے معزز بھائی سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہت ضروری ہے تو جیسے جیسے فنڈز آرہے ہیں ہم ساہیوال کو بھی اگلے مالی سال میں انشاء اللہ شامل کر دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! سوال نمبر 359 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سگیاں پل کے قریب ماڈل قبرستان بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***359: محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چوبرجی تا یتیم خانہ سے ملحقہ آبادیوں کے قبرستانوں میں میت دفنانے کی گنجائش نہ ہے جس کی وجہ سے علاقے کے مکین سخت اضطراب کی حالت میں ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عوام الناس کی اس تکلیف کو ختم کرنے کے لئے سگیاں پل کے قریب ایک ماڈل قبرستان بنایا جارہا ہے اگر ایسا ہے تو اس قبرستان کا کل رقبہ کتنا ہے اور اس میں حکومت نے کیا کیا سہولیات رکھی ہیں نیز یہ ماڈل قبرستان کب تک حکومت مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ سگیاں پل کے قریب ایک ماڈل قبرستان بنایا جا رہا ہے۔ ہاں! البتہ پورے لاہور میں ابھی ایک ماڈل قبرستان بنایا گیا ہے جو لاہور کے موضع رکھ چیڑ وکاہنہ میں تقریباً 90 کنال پر یہ ماڈل قبرستان محیط ہے اور ادھر تقریباً 300 سے زیادہ افراد کو دفن کیا گیا ہے۔ یہ پاکستان میں اپنی نوعیت کا پہلا اور جدید قسم کا قبرستان ہے۔ قبریں ایک ترتیب کے ساتھ قائم ہیں۔ سایہ دار درخت، گزرنے کے لئے پختہ جگہ اور دیگر سہولیات باہم میسر ہیں۔ سردخانے سے لے کر غسل، جناز گاہ، تجہیز و تکفین، کار پارکنگ کا مکمل انتظام موجود ہے۔ یہ منصوبہ جولائی 2017 سے تقریباً 90 فیصد کام مکمل ہے۔ انشاء اللہ شہر خموشاں اتھارٹی مالی سال 19-2018 میں یہ منصوبہ مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میں نے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ چوبرجی تا یتیم خانہ سے ملحقہ آبادیوں کے قبرستانوں میں میت دفنانے کی گنجائش نہ ہے جس کی وجہ سے علاقے کے مکین سخت اضطراب کی حالت میں ہیں جس کا محکمے نے جواب دیا کہ یہ درست ہے اور اس کے بعد full stop لگا دیا۔

جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ درست ہے تو اس مسئلے کے حل اور قبرستان کی availability کے لئے منسٹر صاحب کیا ارادہ رکھتے ہیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئرمین! میری بہن نے جو سوال کیا ہے اُس پر میں اپنی بہن سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اِن کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے کیونکہ ہمارے شہر میں یہ بہت بڑا issue ہے۔ یہ ساری چیزیں depend کرتی ہیں کہ وہاں پر سرکاری زمین میسر ہے یا نہیں اور اگر ہے تو پھر ہم انشاء اللہ کوشش کریں گے۔ لاہور میں already ایک قبرستان بنا دیا گیا ہے لیکن بدقسمتی سے وہ قبرستان شہر کے ایک طرف ہے جبکہ باقی پورا شہر اس قبرستان سے بالکل disconnect ہے۔ یہ قبرستان کاہنہ میں بنایا گیا ہے جو تقریباً 90 کنال پر مشتمل ہے لیکن ابھی تک وہاں پر 300 قبریں بنائی گئی ہیں جس کا مطلب ہے کہ وہاں پر اس کا استعمال نہیں ہے۔ اس قبرستان پر 20 کروڑ روپیہ لگا ہے اور زمین کی قیمت اس کے علاوہ ہے۔ یہ شہر کے کم از کم چار حصوں میں ہونے چاہئیں۔ اگر ہمارے پاس لاہور شہر میں سرکاری زمین ہوئی تو ہم بنا سکتے ہیں کیونکہ پرائیویٹ زمین خرید کر قبرستان بنانا ہمارے لئے financially possible نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں اپنی بہن کی بات سے بالکل agree کرتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم کوشش کریں گے کہ اگلے مالی سال کے اندر لاہور کی باقی sides میں بھی نئے ماڈل قبرستان بنائے جائیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میں اس پر ایک چھوٹا سا ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں کہ منسٹر صاحب نے ماڈل قبرستان کی جو detail دی ہے یہ بہت اچھی کوشش ہے لیکن جو موجودہ قبرستان ہیں اگر اُن کی حالت بھی بہتر بنائیں اور ان کو manage کریں تو بہتر ہو سکتا ہے۔ یہ میرا سوال نہیں بلکہ میری تجویز ہے بہر حال میں منسٹر صاحب کے جواب سے مطمئن ہوں۔

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئرمین! میں اپنی بہن سے agree کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب چیئر مین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد شہر میں ٹریفک سگنل کی مرمت اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*50: **جناب محمد طاہر پرویز**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد شہر کی کس سڑک اور چوک پر ٹریفک سگنل کام کر رہے ہیں اور کتنے ٹریفک سگنل کب سے خراب ہیں؟

(ب) ان ٹریفک سگنل کی تنصیب اور مرمت وغیرہ پر کتنی رقم سال 2016-17 اور 2017-18 کے دوران خرچ کی گئی ہے؟

(ج) اس شہر کے کس کس جگہ پر ٹریفک سگنل لگانے کا ارادہ ہے؟

(د) اس شہر میں نئے ٹریفک سگنل کی تنصیب کے لئے کتنی رقم درکار ہے کتنی موجودہ مالی سال 2018-19 کے بجٹ میں مختص ہے اور کب تک یہ کام ہو جائے گا؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) فیصل آباد شہر کے 26 چوکوں پر ٹریفک سگنل درست کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے دو چوک کے ٹریفک سگنل میونسپل کارپوریشن فیصل آباد کو منتقل ہونے سے پہلے کے خراب ہیں۔

(ب) ٹریفک سگنل کی مرمت پر سال 2016۔17 میں کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔ سال 2017۔18 میں تنصیب و مرمت پر 12 ملین رقم خرچ کی گئی ہے۔

(ج) سٹی ٹریفک پولیس آفیسر صاحب نے مزید سات مقامات پر نئے ٹریفک سگنل لگانے کے لئے تحریر کیا ہے جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فیصل آباد شہر میں سات نئے ٹریفک سگنلز کی تنصیب کے لئے 19.704 ملین کی رقم درکار ہے۔ موجودہ مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں ٹریفک سگنل کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔ نئے ٹریفک سگنل پنجاب سٹیز گورننس امپرومنٹ پراجیکٹ (PCGIP) کے مہیا کردہ فنڈز سے لگائے جائیں گے۔

ضلع گوجرانوالہ میں فلٹریشن پلانٹ لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*101: **چودھری اشرف علی**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے سال 18-2017 میں ضلع گوجرانوالہ میں کتنے فلٹریشن پلانٹ کن کن جگہوں اور حلقوں میں لگانے کی منظوری دی؟

(ب) ان میں سے کتنے فلٹریشن پلانٹ لگائے جا چکے ہیں اور کتنے پلانٹس لگانے ابھی باقی ہیں؟

(ج) مذکورہ فلٹریشن پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) سال 19-2018 میں حکومت کتنے مزید فلٹریشن پلانٹ ضلع گوجرانوالہ کے شہریوں کو صاف پانی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے سال 18-2017 میں ضلع گوجرانوالہ کی شہری حدود میں 36 فلٹریشن پلانٹ لگانے کی منظوری دی جگہ اور حلقہ کا تعین متعلقہ district implementation committee کرتی ہے۔

(ب) آٹھ واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جا چکے ہیں اور اٹھائیس پلانٹس لگانے ابھی باقی ہیں۔

(ج) مذکورہ فلٹریشن پر محکمہ لوکل گورنمنٹ نے تقریباً 19 ملین روپے خرچ کئے ہیں۔

(د) محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے پاس سال 19-2018 میں ضلع گوجرانوالہ کی شہری حدود میں 28 فلٹریشن پلانٹس لگانے کا فنڈ موجود ہے جو کہ اس سال میں لگا دیئے جائیں گے۔

جھنگ: پی پی-126 خاکی شاہ روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*371: **جناب محمد معاویہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر حلقہ پی پی-126 میں خاکی شاہ روڈ کی تعمیر عرصہ دراز سے رُکی ہوئی ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر مکمل کروانے کو تیار ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف)

(1) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ متعلقہ سکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام 17-2016 میں تخمینہ مبلغ تیس ملین روپے کے ساتھ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی، جھنگ سے منظور ہوئی اور مبلغ ستائیس ملین روپے جاری بھی کئے گئے تھے۔ جو دوران سال خرچ نہ ہو سکے۔

2) متعلقہ سکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 میں تخمینہ مبلغ تین ملین روپے کے ساتھ شامل کی گئی تھی جو دوران سال جاری کئے گئے جن میں سے مبلغ انتیس لاکھ اناسی ہزار روپے خرچ ہوئے۔

(ب) جی ہاں! حکومت اس سکیم کو مکمل کرنا چاہتی ہے کیونکہ محکمہ لوکل گورنمنٹ، حکومت پنجاب نے اس سکیم کو سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں شامل کر لیا ہے اور اس کے 50 فیصد فنڈز مبلغ 13.500 ملین روپے رواں مالی سال کے دوسرے کوارٹر میں مورخہ 26.11.2018 کو جاری کر دیئے گئے ہیں اور موقع پر کام جاری ہے۔ متعلقہ سکیم پر کام جاری ہونے کی وجہ سے اس سکیم پر تقریباً مبلغ۔/7,53000 روپے خرچ

بھی ہو گئے ہیں جبکہ بقایا رقم مبلغ 13.500 ملین روپے بھی بہت جلد جاری کر دیئے جائیں گے اور موجودہ سال 19-2018 میں سکیم مکمل ہونے کی توقع ہے۔

لاہور: پی پی۔ 154 میں قبرستانوں
کے راستے سے کوڑا کرکٹ ہٹانے سے متعلقہ تفصیلات

***544: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔154 لاہور شاہ گوہر پیر قبرستان کے راستے میں علاقے کا گندا کوڑا کرکٹ پھینک دیا جاتا ہے گندے کوڑے کی وجہ سے قبرستان میں جنازہ لے کر جانا بہت مشکل ہوتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ قبرستان سے گندے کوڑے کو شفٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) درست ہے جبکہ حلقہ پی پی۔154 لاہور شاہ گوہر پیر قبرستان کے راستے میں دو عدد کنٹینرز کوڑا کرکٹ کے لئے رکھے گئے ہیں تاہم یونین کونسل نمبر 134 کے رہائشی کوڑا کرکٹ کنٹینرز کے علاوہ راستے میں بھی پھینک دیتے ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی۔154، یونین کونسل نمبر 134 میں تنگ گلیاں ہونے کی وجہ سے کنٹینرز گلیوں میں نہیں رکھے جاسکتے اس لئے دو کنٹینرز قبرستان کے پاس مناسب جگہ پر رکھے گئے ہیں۔ مسلم آباد، گرین پارک، کرول کھڈی، کرول بازار جیسے علاقے بہت تنگ ہیں ان علاقوں میں کنٹینرز نہیں رکھے جاسکتے، یونین کونسل نمبر 134 میں صرف یہ ایک ہی جگہ ہے جہاں تقریباً 75 فیصد یو سی کا کوڑا ان دو کنٹینرز (جن کا سائز 5 کیوبک میٹر ہے) میں اکٹھا کیا جاتا ہے مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں دو کنٹینرز اس جگہ سے ہٹائے نہیں جاسکتے ہیں۔ بصورتِ دیگر پوری یونین کونسل میں کوڑا اکٹھا کرنے کا کام متاثر ہو گا اور جبکہ رہائشی کوڑا اسی جگہ پر پھینکتے رہیں گے۔ اس وقت کنٹینرز کو دن میں ایک دفعہ خالی

کیا جاتا ہے مزید ہم ان کنٹینرز کو دن میں ایک سے زیادہ بار خالی کروانے کی کوشش کریں گے تاکہ مستقبل میں اس طرح کی شکایت سے بچا جا سکے۔ اس کے علاوہ ہماری سوشل موبلائزرز ٹیم علاقے میں صفائی برقرار رکھنے کی آگاہی مہم شروع کر رہی ہے تاکہ رہائشی راستوں کی بجائے کوڑا کوڑے دان (کنٹینرز) میں ڈالیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جھنگ: پی پی-126 میں نکاسی آب کی خراب ٹربائن کی مرمت کروانے سے متعلقہ تفصیلات

10: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-126 جھنگ میں نکاسی آب کے لئے ٹربائن نصب کی گئی ہیں؟

(ب) کل کتنی ٹربائن نصب ہیں کتنی خراب اور کتنی چالو حالت میں ہیں نیز خراب ٹربائن کو کب تک چالو کر دیا جائے گا اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ پی پی-226 میونسپل کمیٹی جھنگ کی حدود میں نکاسی آب کے لئے ڈسپوزل ورکس پر ٹربائنیں / پمپ نصب کئے گئے ہیں

(ب)

ٹوٹل ٹربائنیں / پمپ	22
خراب	02
چالو	20

دو جو ٹربائنیں / پمپ خراب ہیں مرمت کے لئے بھجوائے گئے ہیں جو جلد درست ہو کر واپس آجائیں گے۔ تاہم متبادل الیکٹرک ڈی واٹرنگ سیٹ لگا کر پانی کی نکاسی کی جا رہی ہے۔

صوبہ کے بڑے شہروں میں قبرستانوں کے لئے
جگہ مختص کرنے سے متعلقہ تفصیلات

13: جناب نصیر احمد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا صوبہ کے بڑے شہروں میں آبادی کے تناسب کے لحاظ سے قبرستانوں کے لئے جگہ مختص کی گئی ہے؟

(ب) شہروں میں قبرستانوں کی کمی پورا کرنے کے لئے حکومت کا کوئی منصوبہ ہے تو تفصیلات فراہم کریں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) جی ہاں! صوبہ بھر میں بڑے شہروں میں آبادی کے تناسب کے لحاظ سے قبرستانوں کے لئے بورڈ آف ریونیو (BOR) نے جگہ مختص کی ہے۔ قبرستانوں کے لئے یہ ساری زمینیں سرکاری ہیں جو کہ حکومت نے قبرستانوں کے لئے میسر کی ہیں تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے شہروں میں قبرستانوں کے لئے شہر خموشاں اتھارٹی قائم کی ہے اس تھارٹی کا مقصد یہ ہے کہ صوبہ بھر میں شہر خموشاں ماڈل قبرستان بنائے گی جہاں غسل خانے سے لے کر تدفین تک سہولیات میسر کی جائیں گی۔ شہر خموشاں کی انتظامیہ کسی بھی مرنے والے کے لواحقین یا رشتہ داروں کی کال پر میت کو اس کے گھر سے ایمبولینس کے ذریعے باڈی لانے سے لے کر نہلانے اور تدفین تک انتظام کرنے کی پابند ہوگی۔ شہر خموشاں ابھی لاہور، سرگودھا اور فیصل آباد میں کام کر رہی ہے۔ لاہور کے موضع رکھ چیدڑو کاہنہ میں تقریباً 90 کنال پر یہ ماڈل قبرستان محیط ہے اور ادھر تقریباً 300 سے زیادہ افراد کو دفن کیا گیا ہے۔ یہ پاکستان میں اپنی نوعیت کا پہلا اور جدید قسم کا قبرستان ہے ۔ قبریں ایک ترتیب کے ساتھ قائم ہیں۔ سایہ دار درخت، گزرنے کے لئے

پختہ جگہ اور دیگر سہولیات باہم میسر ہیں۔ سردخانے سے لے کر غسل، جناز گاہ، تجہیز و تکفین، کار پارکنگ کا مکمل انتظام موجود ہے۔

صوبہ میں جنگلات میں اضافہ اور درختوں کی کٹائی روکنے سے متعلقہ تفصیلات

47: چودھری اشرف علی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کن کن علاقوں میں جنگلات ہیں علاقہ وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت جنگلات میں اضافہ کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو محکمہ کی طرف سے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) محکمہ نے سال 17-2016 اور سال 18-2017 میں صوبہ بھر میں کل کتنے درخت کن کن علاقوں میں لگائے ان درختوں کی حفاظت کے لئے کون سے اقدامات اٹھائے گئے؟

(د) محکمہ نے درختوں کی چوری روکنے کے لئے مذکورہ سالوں کے دوران کیا اقدامات اٹھائے نیز ان اقدامات کی وجہ سے درختوں کی چوری میں کس حد تک کمی واقع ہوئی، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں 1.639 ملین ایکڑ رقبہ پر جنگلات موجود ہیں جن کی علاقہ وار تفصیل درج ذیل ہے:

- پہاڑی جنگلات 0.171 ملین ایکڑ
  (مری کہوٹہ ضلع راولپنڈی)
- نیم پہاڑی جنگلات / جھاڑی دار جنگلات 0.635 ملین ایکڑ
  (راولپنڈی، اٹک، چکوال، جہلم، خوشاب اور ڈی جی خان کے پہاڑوں کے نچلی سطح کے جنگلات)

- نہری ذخیرہ جات / جنگلات 0.371 ملین ایکڑ
  (صوبہ بھر کے میدانی، سیرابی علاقہ جات)
- دریائی بیلہ جات 0.144 ملین ایکڑ
  (دریائے راوی، جہلم، سندھ اور چناب کے کنارہ جات کے جنگلات)
- رینج لینڈ / چراگاہیں 0.318 ملین ایکڑ
  (تھل، لیہ، بھکر، چولستان، بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان)

صوبہ بھر میں سڑکوں اور نہروں کے کنارے جنگلات ہیں جن میں نہروں کے کنارے 32640 کلو میٹر جبکہ 11680 کلو میٹر سڑکات کے کنارے جنگلات واقع ہیں۔

علاوہ ازیں ریلوے لائنوں کے کنارے 2987 کلو میٹر پر جنگلات پائے جاتے ہیں۔

پنجاب میں جنگلات کی شرح کا تناسب کل رقبہ کا تقریباً 3.1 فیصد ہے۔

(ب) حکومت پنجاب صوبہ میں جنگلات میں اضافہ کا بھرپور ارادہ رکھتی ہے اور اس ضمن میں محکمہ جنگلات کو خصوصی اہمیت دی جارہی ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ سال 18-2017 میں صوبہ بھر میں جنگلات کے اضافے کے لئے کل ترقیاتی و غیر ترقیاتی فنڈز سے تقریباً ایک کروڑ 54 لاکھ پودے ذخیرہ جات اور 9 لاکھ 28 ہزار پودے قطاروں (سڑکوں اور نہروں) کی صورت میں لگائے گئے ہیں۔ کل ایک کروڑ 63 لاکھ پودے لگائے گئے ہیں۔ اسی طرح سال 19-2018 میں ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ جنگلات صوبہ میں 19950 ایکڑ رقبہ پر ذخیرہ کی صورت میں جنگلات لگائے گا۔ علاوہ ازیں سڑکوں اور نہروں کے کنارے 806 ایونیو میل پر جنگل لگایا جائے گا۔

علاوہ ازیں صوبہ پنجاب میں جنگلات کے فروغ کے لئے محکمہ سال میں موسم برسات و بہار میں دو مرتبہ شجرکاری مہم کا انعقاد کرتا ہے جس میں تعلیمی اداروں، ہسپتالوں، مسلح افواج، دیگر محکمہ جات اور کسانوں کو پودے فراہم کئے جاتے ہیں۔

محکمہ نے موسم برسات 2018 میں 9 ملین پودوں کے ہدف کے مقابلہ میں ستمبر 2018 تک 9.26 ملین پودے لگوائے ہیں۔

موجودہ حکومت کی ترجیحات سے بلین ٹری سونامی کا منصوبہ شروع کیا جارہا ہے۔ جس کے تحت آئندہ پانچ سالوں میں صوبہ بھر میں 44 کروڑ سے زائد پودے لگائے جائیں گے۔

(ج) محکمہ جنگلات نے صوبہ بھر میں سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کل 2 کروڑ 42 لاکھ سے زائد پودے لگائے۔ جو بالترتیب 17-2016 کے دوران 79 لاکھ 36 ہزار پودے لگائے گئے جس میں ذخیرہ جات کی صورت میں 62 لاکھ 32 ہزار سے زائد اور قطاروں کی صورت میں سڑکوں اور نہروں کے کناروں پر 17 لاکھ سے زائد پودے لگائے گئے۔ اس طرح سال 18-2017 کے دوران ایک کروڑ 63 لاکھ سے زائد پودے لگائے گئے جس میں ذخیرہ کی صورت میں ایک کروڑ 54 اور قطاروں کی صورت میں 9 لاکھ سے زائد پودے لگائے گئے ہیں۔ نئے لگائے گئے پودوں کی حفاظت و دیکھ بھال کے لئے محکمہ جنگلات کا فیلڈ عملہ شب و روز اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہا ہے۔ پودوں کو بر وقت پانی مہیا کیا جا رہا ہے اور جانوروں کی چرائی سے بچانے کے لئے ہر ممکن کوششیں کی جارہی ہیں۔ سال 17-2016 اور 18-2017 کے لگائے گئے رقبہ جات اس وقت بہترین انداز سے پرورش پارہے ہیں۔

(د) محکمہ جنگلات کا نظام فارسٹ ایکٹ 1927 سے چل رہا تھا جس میں جنگل کے درختوں کی چوری کے حوالے سے درج سزائیں موجودہ دور سے مطابقت نہ رکھتی تھیں لہٰذا جنگلات کی چوری کو روکنے کے لئے فارسٹ ایکٹ 1927 میں ترامیم کی گئیں اور درخت چوری کی صورت میں سزائیں بصورت جرمانہ اور قید میں مناسب اضافہ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے درختوں کی چوری میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے۔ ہر فارسٹ ڈویژن کی سطح فارسٹ ریڈ پارٹیز اور Vigilance Party تشکیل دی گئی ہیں جو جنگلات کی حفاظت کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہیں۔ مختلف اضلاع میں ضرورت کے مطابق فارسٹ چیک پوسٹ کے نظام کو بھی رائج کیا گیا ہے تاکہ لکڑی کی آمد و رفت کو کنٹرول کیا جا سکے۔ عرصہ دراز سے جنگلات میں فیلڈ عملہ کی خالی اسامیاں چلی آرہی تھی جس کی وجہ سے جنگلات کے حفاظتی امور بخوبی سرانجام نہ پارہے تھے۔ خالی اسامیوں پر نئی بھرتی کر دی

گئی ہے اور عملہ کی کمی کافی حد تک ختم ہو چکی ہے اور جنگلات کے حفاظتی امور میں بہتری آ رہی ہے۔ ذخیرہ جات کے ارد گرد واقع آراء جات اور کوئلے کی بھٹیوں کو ختم کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے جنگلات کو کافی حد تک محفوظ بنا دیا گیا ہے۔

گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ ماہی پروری کے دفاتر، رقبہ اور فش سیڈ سے متعلقہ تفصیلات

48: **چودھری اشرف علی**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ ماہی پروری کے دفاتر کہاں کہاں پر واقع ہیں اور ان میں کتنا سٹاف ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے؟

(ب) گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ کا کتنا رقبہ کس کس جگہ پر موجود ہے؟

(ج) گزشتہ تین برس سے آج تک کتنا فش سیڈ تیار کیا گیا۔ کتنا فش سیڈ کس ریٹ پر فروخت کیا گیا اور اس سے کتنی آمدنی حاصل ہوئی؟

(د) محکمہ مچھلی کی پیداوار بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ہ) محکمہ کے کل کتنے رقبہ پر تالاب موجود ہیں اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہوا ہے؟

(و) گزشتہ تین برس کے دوران مچھلی کی پیداوار میں بالترتیب کتنا اضافہ ہوا اور کتنی آمدنی ہوئی، سال وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ ماہی پروری کے دفاتر اور ان میں ڈیوٹی سرانجام دینے والے سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام دفاتر	ایڈریس دفاتر	تعداد سٹاف
1	ڈپٹی ڈائریکٹر فشریز، گوجرانوالہ ڈویژن	گل روڈ، نزد بلال مسجد گوجرانوالہ	10
2	ڈپٹی ڈائریکٹر فشریز، فش سیڈ ہیچری، چھناواں	چھناواں، ضلع گوجرانوالہ	66

3	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز، ضلع گوجرانوالہ	گل روڈ، نزد بلال مسجد گوجرانوالہ	21
4	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز، ضلع گجرات	شادمان کالونی، گلی نمبر 1، رحمان شہید روڈ، گجرات	13
5	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز، ضلع حافظ آباد	ہاؤسنگ کالونی، نزد مسجد تقوی، حافظ آباد	21
6	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز، ضلع منڈی بہاؤالدین	7 سرا چوک واسو روڈ، منڈی بہاؤالدین	14
7	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز، ضلع نارووال	رحمت کالونی نزد، رینجر ہیڈ کوارٹر، نارووال	16
8	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز، ضلع سیالکوٹ	نشاط پارک، کرنل شیر علی خان روڈ، سیالکوٹ	11
9	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز، کوٹلی آرائیاں، ضلع سیالکوٹ	کوٹلی آرائیاں، ڈاک خانہ، کوٹلی لوہاراں، ضلع سیالکوٹ	19

(ب)

نمبر شمار	نام دفاتر	ایڈریس دفاتر	رقبہ
1	چھناواں	دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر فشریز، چھناواں، ضلع گوجرانوالہ	483.2ایکڑ
2	گوجرانوالہ	فش سیڈ نرسری یونٹ ٹھٹہ چلوہ، ایمن آباد روڈ، تحصیل و ضلع گوجرانوالہ	3.75ایکڑ
		دفتر فشریز سپروائزر، قادر آباد بیراج، ڈاکخانہ قادر آباد کالونی	.75 ایکڑ
3	حافظ آباد	فش سیڈ نرسری یونٹ، چک نمبر 2، تحصیل پنڈی بھٹیاں، ضلع حافظ آباد	10ایکڑ
4	منڈی بہاؤالدین	فش سیڈ نرسری یونٹ پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین۔	2.50ایکڑ
		فش سیڈ نرسری یونٹ موجیانوالہ، کھاریاں، منڈی بہاؤالدین۔	6ایکڑ
5	نارووال	فش سیڈ نرسری یونٹ، دربار کرتارپور، نارووال	3. 25ایکڑ
		فش سیڈ نرسری یونٹ، کوٹ سلکھن، نارووال	5ایکڑ
6	سیالکوٹ	1. فش سیڈ نرسری یونٹ، سمبڑیال	1.25ایکڑ 5 مرلہ
		2. دفتر فشریز سپروائزر، ہیڈ مرالہ	
7	سیالکوٹ	فش سیڈ نرسنگ یونٹ، کوٹلی آرائیاں، ضلع سیالکوٹ	85ایکڑ
		کل رقبہ	600.75ایکڑ

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)

1. فش فارم پر پہنچ کر تالاب کو چیک کیا جاتا ہے اور بر موقع راہنمائی بہم پہنچائی جاتی ہے۔
2. مصنوعی نسل کشی کے ذریعے پرائیویٹ فش فارمز کو صحت مند اور سستے داموں بچہ مچھلی مہیا کیا جاتا ہے۔
3. فش فارمرز کو ٹریننگ اور نئی ٹیکنیکس کی تعلیم دینے کے لئے تمام اضلاع میں ورکشاپس منعقد کی جاتیں ہیں۔
4. مچھلی کی پیداوار بڑھانے اور مچھلی کی نسل کو ناپید ہونے سے بچانے کے لئے دریاؤں، نہروں میں بچہ مچھلی ڈالا جاتا ہے۔
5. مچھلی کی پیداوار بڑھانے کے لئے پرائیویٹ ہیچریز کو درآمد شدہ اچھی نسل کا بچہ مچھلی مہیا کیا گیا ہے۔
6. پانی، مٹی کے نموجات فری ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔
7. محکمہ مچھلی اور فیڈ کی کوالٹی کو چیک کرنے کے لئے اعلیٰ سطح کی لیب کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔
8. نیا فارم بنانے کے لئے فارمر کی ہر طرح تکنیکی رہنمائی کی جاتی ہے۔
9. فارم کی کھدائی کے لئے ایگر کلچرل انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ سے سستے داموں بلڈوزر بھی لے کے مہیا کیا جاتا ہے۔
10. مچھلی کی بیماریوں کی تشخیص بھی کی جاتی ہے۔

(ہ)

گوجرانوالہ میں کل رقبہ	تالابوں کے زیر استعمال رقبہ	بلڈنگ/ہیچری یونٹ کے زیر استعمال رقبہ	خالی رقبہ
600.75ایکڑ	137.9ایکڑ	10.810ایکڑ	209.24ایکڑ

نوٹ: 30ایکڑ رقبہ آرمی کے زیر استعمال ہے اور 12.75 ایکڑ رقبہ پر ناجائز قبضہ ہے۔

(و)

مچھلی / بچہ مچھلی	2015-16 پیداوار	2015-16 آمدن	2016-17 پیداوار	2016-17 آمدن	2017-18 پیداوار	2017-18 آمدن
مچھلی	11605 kg	18,46,000	12624 kg	18,99,100	15685 kg	22,80,130
بچہ مچھلی	39,83,000	37,19,500	38,12,050	34,97,100	38,32,000	43,18,100
کل	-	5,65,5005	-	3,96,2005	-	65,98,230

راولپنڈی: کوٹلی ستیاں کے جنگلات میں سور کو مارنے کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

70: **محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل کوٹلی ستیاں راولپنڈی کے جنگلات میں سور موجود ہیں جو مقامی آبادی کو متعدد مرتبہ نقصان پہنچا چکے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ مقامی آبادی کی حفاظت کرنے اور ان جنگلی جانور کے خاتمہ کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی ہاں! تحصیل کوٹلی ستیاں راولپنڈی کے جنگلات میں جنگلی سور موجود ہیں جو کہ وقتاً فوقتاً حسب عادت و ضرورت مقامی لوگوں کی فصلات کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں جو کہ جنگل کے اندر، نزدیکی اور ملحقہ آبادیوں کے لئے عام روٹین ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ جنگلی حیات پنجاب کے پاس ان جنگلی جانوروں کے خاتمہ کے لئے کوئی پروگرام ہے اور نہ ہی کوئی اتھارٹی ہے کیونکہ تحصیل مری / کوٹلی ستیاں اور کہوٹہ کے جنگلات حکومت پنجاب محکمہ جنگلات، تحفظ جنگلی حیات وماہی پروری کے نوٹیفکیشن مجریہ نمبر SOFT(EXT)XII-2/2009 مورخہ 15-09-2009 کے تحت نیشنل پارک بنائے گئے ہیں جبکہ زیر پنجاب وائلڈ لائف ایکٹ 1974 ترمیمی 2007

کے تحت نیشنل پارک کی حدود کے اندر اور حدود کے باہر ڈیڑھ میل کے قطر کے اندر کسی بھی قسم کا شکار و جنگلی جانوروں کو مارنا ممنوع ہے۔

اس سلسلے میں مقامی لوگوں کو اپنی فصلات کے تحفظ کے لئے ضروری احتیاطی تدابیر کرنے کی ہی تجاویز دی جاتی ہے جن سے ان جنگلی جانوروں کو بغیر نقصان پہنچائے ڈرا کر فصلات سے دور رکھا جائے۔

صوبہ میں جنگلات کو بڑھانے کے لئے کی گئی منصوبہ بندی سے متعلقہ تفصیلات

79: جناب نصیر احمد: کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

صوبہ میں جنگلات کو بڑھانے کے لئے کوئی منصوبہ بندی کی گئی ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

1. صوبہ پنجاب میں محکمہ جنگلات کے پاس 1.648 ملین ایکڑ رقبہ ہے جو کہ صوبے کے کل رقبے کا 3.1 فیصد ہے۔اس رقبے میں سے تقریباً 0.398 ملین ایکڑ ایسا خالی رقبہ ہے جس پر شجر کاری کی جاسکتی ہے۔ محکمہ نے اس خالی رقبہ پر شجر کاری کے لئے مرحلہ وار پروگرام مرتب کیا ہے تاکہ آئندہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ کے پاس تمام خالی رقبہ جات پر شجر کاری کی جاسکے۔ سال 19-2018 میں ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ جنگلات صوبہ میں 19950 ایکڑ رقبہ پر ذخیرہ کی صورت میں جنگلات لگائے گا۔ علاوہ ازیں سڑکوں اور نہروں کے کنارے 806 ایونیو میل پر جنگل لگایا جائے گا۔
2. صوبہ میں جنگلات کے فروغ کے لئے محکمہ سال میں موسم برسات و بہار میں دو مرتبہ شجر کاری مہم کا انعقاد کرتا ہے جس میں تعلیمی اداروں، ہسپتالوں، مسلح افواج، دیگر محکمہ جات اور کسانوں کو پودے فراہم کئے جاتے ہیں۔ محکمہ نے موسم برسات 2018 میں 9 ملین پودوں کے ہدف کے مقابلہ میں ستمبر 2018 تک 9.26 ملین پودے لگوائے ہیں۔ شجرکاری مہم کے دوران تعلیمی اداروں و دیگر محکمہ جات و مسلح افواج نے اس مہم میں بھرپور طریقے سے حصہ لیا ہے۔

3. صوبہ میں جنگلات کے اضافہ کے لئے زرعی زمینوں و بنجر رقبوں پر شجرکاری ضروری ہے اور اس سے جنگلات کے رقبہ میں اضافہ ہو سکتا ہے۔اس ضمن میں محکمہ نے کسانوں کو شجرکاری کی طرف راغب کرنے کے لئے ایک ترقیاتی سکیم سال 2016-17سے شروع کی ہے جو2019-20تک چلے گی۔ اس سکیم کے تحت کل 11850ایکڑ پرائیویٹ رقبہ پر شجرکاری کی جائے گی جس میں محکمہ کسانوں کو شراکتی بنیادوں پر70فیصد سبسڈی دے رہا ہے۔ شجرکاری میں مدد کے لئے فنی و تکنیکی راہنمائی دی جارہی ہے اور پودہ جات فراہم کئے جارہے ہیں۔ سال2018-19میں اس سکیم کے تحت3950ایکڑ پر شجرکاری کی جائے گی۔
4. بڑھتی ہوئی ماحولیاتی آلودگی اورSMOGکے مسائل سے نپٹنے کے لئے محکمہ نے شہری علاقوں میں خصوصی طور پر"Combating SMOG through Urban Forestry"کے نام سے ایک ترقیاتی پراجیکٹ سال2018-19میں شروع کیا ہے۔ اس پراجیکٹ کے تحت ہر ضلع کی سطح پر علاقائی درختوں کو فروغ دینے کے لئے گملوں میں ایک ملین پودہ جات لگائے جائیں گے جو کہ عوام الناس و دیگر سرکاری محکمہ جات کو مفت فراہم کئے جائیں گے تاکہ شہری علاقوں میں شجرکاری کرکےSMOGاور ماحولیاتی آلودگی پر قابو پایا جاسکے اور سرسبز و شادابی میں اضافہ کیا جاسکے۔
5. علاوہ ازیں محکمہ نے عوام الناس کو پودے ارزاں نرخوں پر مہیا کرنے کے لئے ہر ضلع و تحصیل کی سطح پر تھیلی دار اور بیڈ نرسریوں کا قیام عمل میں لایا ہے۔سال 2018-19 میں مختلف اقسام کے سایہ دار اور پھلدار1.514ملین مقامی پودے اُگائے جارہے ہیں جو کہ عوام الناس، تعلیمی اداروں، دیگر سرکاری محکمہ جات و مسلح افواج کو فراہم کئے جائیں گے۔
6. حکومت کے "وژن" کے مطابق محکمہ جنگلات نے ایک پراجیکٹMass Afforestation in Punjab (Phase-I)مرتب کررہا ہے جس کا دورانیہ پانچ سال ہوگا اور اس پراجیکٹ کے تحت صوبہ بھر میں اگلے پانچ سالوں میں تقریباً45سے 50کروڑ پودے لگائے جائیں گے۔
7. محکمہ جنگلات پنجاب نہ صرف سرکاری رقبہ پر شجرکاری کررہا ہے بلکہ اس کام میں تعلیمی اداروں، دیگر محکمہ جات اور مسلح افواج کو بھی شامل کررہا ہے تاکہ سرکاری جنگلات کے علاوہ صوبہ میں دیگر رقبہ جات پر بھی شجرکاری کی جاسکے۔ نیزNGOs، سول سوسائٹی اور رضاکار تنظیموں کو اس کام میں شامل کیا جارہا ہے تاکہ صوبہ میں شجرکاری کو

فروغ دیا جائے اور جنگلات کا رقبہ بڑھ سکے۔ اس سلسلہ میں بھرپور آگاہی مہم شروع کی گئی ہے جس میں پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کو شامل کیا گیا ہے۔

صوبہ میں بلدیاتی نمائندوں اور خواتین کونسلرز کی تربیت سے متعلقہ تفصیلات

83: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا بلدیاتی نمائندوں چیئرمین، وائس چیئرمین اور کونسلرز کی Capacity Building کے حوالہ سے ٹریننگ کا کوئی منصوبہ ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک؟

(ب) خواتین کونسلرز کی تربیت کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے؟

(ج) صوبہ میں ہر یونین کونسل کو ماہانہ فنڈ کتنا جاری کیا جاتا ہے؟

(د) یونین کونسل میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے کیا کوئی خصوصی فنڈ جاری کئے گئے ہیں تو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) بلدیاتی نظام کے سلسلہ میں کام ہو رہا ہے اس لئے مندرجہ بالا ٹریننگ کا منصوبہ مستقبل میں تشکیل پا سکے گا۔ قبل ازیں پورے صوبہ میں مرحلہ وار بلدیاتی نمائندوں، چیئرمین، وائس چیئرمین کی رائج الوقت قوانین کے متعلق capacity building کے حوالے سے ٹریننگ دی جا چکی ہے۔

(ب) قبل ازیں صوبہ پنجاب کی تمام یونین کونسلز کی خواتین کونسلرز کی تربیت مکمل ہو چکی ہے۔ بلدیاتی نظام زیر تشکیل ہے لہٰذا مستقبل میں خواتین کونسلرز کی تربیت کا از سر نو منصوبہ بنے گا۔

(ج) حکومت پنجاب کی جانب سے تمام یونین کونسلز کو تین لاکھ روپے فی یونین کونسل ماہانہ گرانٹ دی جا رہی ہے۔

(د) ہر یونین کونسل مکمل طور پر بااختیار ہے کہ وہ اپنے منظور شدہ بجٹ سے منصوبے بنا سکے جس میں خواتین کی فلاح و بہبود کے منصوبے بھی ہو سکتے ہیں۔

گوجرانوالہ میں فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کی تعداد اور سیڑھی والی گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

89: چودھری اشرف علی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فائر بریگیڈ گوجرانوالہ کے پاس آگ بجھانے والی کتنی گاڑیاں ہیں یہ کس کس ماڈل کی ہیں؟

(ب) مذکورہ گاڑیوں میں سے کتنی چالو حالت میں اور کتنی خراب حالت میں ہیں؟

(ج) مذکورہ گاڑیوں پر سال 17-2016 اور سال 18-2017 میں مرمت اور پٹرول کی مد میں کتنی رقم خرچ کی گئی، سال وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) فائر بریگیڈ گوجرانوالہ کے پاس کتنی اونچائی تک کی سیڑھیوں والی گاڑیاں آگ بجھانے کے لئے موجود ہیں؟

(ہ) فائر بریگیڈ گوجرانوالہ کے پاس 60 فٹ اونچائی سے لے کر 100 فٹ اونچائی تک سیڑھیوں والی کتنی گاڑیاں موجود ہیں اگر نہیں تو ہنگامی حالات پر قابو پانے کے لئے مذکورہ سیڑھیوں والی گاڑیاں کب تک مہیا کر دی جائیں گی؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) اس وقت فائر بریگیڈ گوجرانوالہ کے پاس آگ بجھانے کے لئے کل آٹھ گاڑیاں ہیں جن کا تعلق از ماڈل 1972 تا 2002 کی ہیں۔ علاوہ ازیں دو عدد گاڑیاں (برائے آگ بجھانے) 2012 ماڈل کی ہیں۔ جنہیں ضلعی انتظامیہ کی ہدایت پر اپریل 2017 میں محکمہ ریسکیو 1122 گوجرانوالہ کی تحویل میں دے دیا گیا ہے۔

(ب) محکمہ فائر بریگیڈ گوجرانوالہ کے پاس اس وقت سات عدد گاڑیاں چالو حالت میں ہیں اور ایک خراب حالت میں ہے۔ بوجہ انجن اوورہالنگ مع ٹائر چونکہ گاڑی کام ورلڈ بنک کے فنڈز سے ہونا تھا اس وجہ سے اس کا معاملہ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ میں زیر التواء ہے۔

(ج)

بسال 17-2016 خرچہ مرمت گاڑیاں	خرچہ فیول وغیرہ
4,47,520/-	2,80,343/-
بسال 18-2017 خرچہ مرمت گاڑیاں	خرچہ فیول وغیرہ
27,850/-	2,43,438/-

دوران سال فائر بریگیڈ نے آگ بجھانے کا کام نہ کیا ہے۔ چونکہ شعبہ ہذا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے میونسپل کارپوریشن منتقل ہونے پر کوئی خاطر خواہ کام نہ کیا گیا جس کی بناء پر خرچہ مرمت گاڑیاں/فیول پر نہ ہوا ہے لیکن چونکہ محکمہ ہذا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے میونسپل کارپوریشن کے تحت جانے میں تین ماہ کا عرصہ لگ گیا کیونکہ تین ماہ بعد یہ فیصلہ ہوا کہ فائر بریگیڈ گوجرانوالہ کو میونسپل کارپوریشن کے تحت کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے فنڈز نہ ملنے کی بناء پر پچھلے بلز کی ادائیگی سال 18-2017 میں کرنی پڑی جس کی وجہ سے پچھلے سال 17-2016 کا خرچہ اگلے سال 18-2017 میں ظاہر کرنا پڑا۔

(د) فائر بریگیڈ گوجرانوالہ کے پاس اس وقت دو عدد سیڑھیاں ہیں جن کی اونچائی 34 فٹ تک ہے۔

(ہ) 60 فٹ تا 100 فٹ اونچائی کی کوئی سیڑھی موجود ہے اور نہ ہی اس کی فی الوقت ضرورت ہے کیونکہ کوئی بھی بلڈنگ اتنی اونچی نہ ہے۔

گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے آڈٹ اور افسران کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

99: چودھری اشرف علی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ AG آفس کی آڈٹ ٹیم نے گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا عرصہ تین سال کا آڈٹ سال2014 تا2017 کیا تھا اگر درست ہے تو یہ آڈٹ ٹیم کن افسران واہلکاران پر مشتمل تھی نیز یہ آڈٹ کب کس اتھارٹی کے حکم پر کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آڈٹ ٹیم کی طرف سے گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے کچھ افسران واہلکاران کے خلاف آڈٹ پیرا بنائے گئے تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ افسران واہلکاران کو آڈٹ پیرا کے settled نہ ہونے کے باوجود کمیٹی کی طرف سے کلیرنس سرٹیفکیٹ جاری کئے جا چکے ہیں اگر درست ہے تو یہ کلیرنس سرٹیفکیٹ کس نے جاری کئے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ افسران واہلکاران کے leave Encashment اور Thirteenth Salary بھی وصول کر چکے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی جانب سے شیڈول کے مطابق آڈٹ منعقد کیا گیا ہے اور آڈٹ ٹیم حسب ذیل افسران پر مشتمل ٹیم تھی۔

(I) Shabbir Ahmad Khan, Audit Officer

(II) Muhammad Jamshed Anwar, Audit Officer

(ب) یہ درست ہے اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کو ان پیروں کا تسلی بخش جواب جمع کروایا جا چکا ہے۔

(ج) صرف experience certificate جاری کئے تھے۔ صرف ان ملازمین کو جنہوں نے کمپنی کی full & final settlement پوری کی تھی بجائے کوئی specific clearance certificate جاری کرنے کے۔

(د) Leave Encashment اور thirteenth salary صرف ان ملازمین کو ادا کی جاتی ہے جو قانون وضوابط کے مطابق حقدار ہوتے ہیں اور خاص طور پر وہ ملازمین جنہوں نے clearance requirement پوری کی تھی۔

گوجرانوالہ شہر کے رہائشی علاقوں سے مویشیوں کو باہر نکالنے سے متعلقہ تفصیلات

112: چودھری اشرف علی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر کے رہائشی علاقوں میں بہت بڑی تعداد میں مویشیوں کے باڑے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مویشی مالکان جانوروں کے گوبر کو شہر سے باہر پھینکنے کی بجائے اپنے باڑوں کے ساتھ ہی ڈھیر لگا دیتے ہیں جس سے شہر میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں جو وبائی امراض پھیلنے کا سبب بنتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہت سے مویشی مالکان اپنے جانوروں کا گوبر شہر کی سیوریج لائنوں میں پھینک دیتے ہیں جس سے شہر میں موجود سیوریج سسٹم بہت بری طرح متاثر ہوا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ مویشی مالکان اپنے جانوروں کو شہر میں کھلا چھوڑ دیتے ہیں جو شہر میں ٹریفک کی دشواری پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ شہر کی خوبصورتی کے لئے لگائے گئے قیمتی پودا جات کی تباہی کا بھی سبب بنتے ہیں؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گوجرانوالہ شہر سے مویشی باہر نکالنے اور گوجرانوالہ کو cattle free city بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) گوجرانوالہ شہر کے مضافات سے ملحقہ رہایشی علاقوں میں بھینسوں کے باڑے قائم ہیں جن کو شہر سے باہر شفٹ ہونے کے لئے نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں اور قانونی کارروائی جاری ہے۔

(ب) غلط ہے۔ جو گوالے اپنے باڑوں کے ساتھ گوبر کا ڈھیر لگانے کی کوشش کرتے ہیں ان کے خلاف فوری طور پر کارروائی کی جاتی ہے اور ان کے چالان مجاز عدالت میں بھیج دیئے جاتے ہیں۔ مزید برآں اس بابت سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی بھی صفائی کر رہی ہے۔

(ج) جو گوالہ شہر کی سیوریج لائنوں میں گوبر پھینکتا پایا جائے اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔ مزید برآں سیوریج سسٹم کے متعلق محکمہ واسا سے دریافت کیا جاسکتا ہے کیونکہ سیوریج سسٹم محکمہ واسا کے زیر انتظام وانصرام ہے۔

(د) جو گوالے اپنے مویشیوں کو شہر میں کھلا چھوڑ دیتے ہیں ان کے مویشیوں کو حوالہ پھاٹک کیا جاتا ہے۔ قیمتی پودوں کی تباہی کے بارے میں محکمہ پی ایچ اے سے دریافت کیا جاسکتا ہے کیونکہ محکمہ پی ایچ اے قائم ہوچکا ہے۔

(ہ) جی ہاں! اس سلسلے میں جناب کمشنر گوجرانوالہ ڈویژن نے مورخہ 14-09-2018 کو میٹنگ کی اور تمام محکمہ جات کو ہدایت جاری کیں۔ اسی تناظر میں جناب میئر میونسپل کارپوریشن گوجرانوالہ نے مطلوبہ اقدامات پر عملدرآمد کئے جانے کے لے احکامات بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری 1086 مورخہ 26-09-2018 جاری کر دیئے ہیں جس کے تحت مویشی مالکان اپنے مویشی فی الفور شہر سے باہر منتقل کئے جانے کے بابت تشہیر کے لئے مختلف مقامات پر بینرز آویزاں کر دیئے گئے ہیں اور بذریعہ انفورسمنٹ انسپکٹر ان مویشی مالکان کو نوٹس بھی جاری کئے جارہے ہیں اور ان کے خلاف استغاثہ جات عدالت میں دائر کئے جارہے ہیں۔

صوبہ کی میونسپل کارپوریشن / میونسپل کمیٹیز میں تعینات افسران سے متعلقہ تفصیلات

129: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صوبہ کی تمام میونسپل کارپوریشن / میونسپل کمیٹیز میں کون کون بطور چیف آفیسر تعینات ہے ان کی تعیناتی کا کیا طریق کار ہے۔ کس کس سکیل کی پوسٹ پر کون کون کس کس گریڈ کا آفیسر تعینات ہے اور کتنے عرصہ سے تعینات ہیں، مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ب) محکمہ میں کتنے چیف آفیسر مستقل اور کتنے عارضی / کنٹریکٹ پر ہیں نیز کنٹریکٹ پر کیوں ہیں۔ کتنے عرصہ سے کنٹریکٹ میں توسیع دی جا رہی ہے اور کن بنیادوں پر دی جا رہی ہے وضاحت فرمائیں؟

(ج) اس وقت میونسپل کارپوریشن ساہیوال، میونسپل کمیٹی چیچہ وطنی اور کمیر میں کتنے گریڈ16 اوراوپر کے آفیسرز / چیف آفیسرز مستقل اور کتنے کنٹریکٹ پر ہیں؟

(د) کنٹریکٹ ملازمین کو کب، کس اتھارٹی نے کتنے عرصہ کے لئے بھرتی کیا تھا، کن کا کنٹریکٹ ختم ہو چکا ہے اور کنٹریکٹ ختم ہونے کے باوجود کتنے ملازمین ابھی تک اپنی پوسٹوں پر کام کر رہے ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کتنے ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر قانونی / محکمانہ کارروائی ہوئی ہے یا چل رہی ہے اور دوران تعیناتی مذکورہ افسران کی کارکردگی کیا رہی ہے۔ مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) اس وقت صوبہ کی تمام میونسپل کارپوریشن / میونسپل کمیٹیز میں تعینات افسران، کی سیٹوں کے گریڈ اور ان کی عرصہ تعیناتی کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم ان افسران کی تعیناتی مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد کی جاتی ہے۔

(ب) اس وقت محکمہ ہذا میں چیف آفیسر کی کل تعداد292 ہے جن میں سے 283 مستقل اور 9 کنٹریکٹ پر ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ 2007 میں ان کی بھرتی کنٹریکٹ بنیاد پر پانچ سال کے لئے کی گئی جس کی مدت 2012 میں ختم ہو گئی مزید برآں ان کے کنٹریکٹ میں وقتاً فوقتاً کنٹریکٹ پالیسی 2004 کے تحت توسیع دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں کوئی چیف آفیسر تعینات نہ ہے، میونسپل کمیٹی چیچہ وطنی میں گریڈ16کا مستقل چیف آفیسر تعینات ہے جبکہ میونسپل کمیٹی کمیر میں ایک آفیسر جو کہ کنٹریکٹ پر بھرتی ہے بطور چیف آفیسر تعینات ہے تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کنٹریکٹ ملازمین کو2007میں پانچ سال کے لئے بھرتی کیا گیا جس کی مدت2012میں ختم ہو گئی مزید یہ کہ ان کے کنٹریکٹ میں وقتاً فوقتاً کنٹریکٹ پالیسی2004کے تحت توسیع دی گئی ہے۔اس وقت تک کوئی کنٹریکٹ ملازم ایسا نہ ہے کہ جس کا کنٹریکٹ ختم ہو چکا ہو۔

(ہ) 153 ملازمین کے خلاف قانونی / محکمانہ کارروائی چل رہی ہے ان کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: بھاگٹ وائلڈ لائف پارک
کی چار دیواری اور جانوروں کی دیکھ بھال سے متعلقہ تفصیلات

149:جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رجانہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھاگٹ وائلڈ لائف پارک اور بریڈنگ فارم کتنے رقبہ پر موجود ہے؟

(ب) کیا مذکورہ پارک اور بریڈنگ فارم کی چار دیواری مکمل ہے اگر نہیں تو حکومت کب تک چار دیواری بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) مذکورہ پارک میں کتنے جانور موجود ہیں اور کیا حکومت مزید جانور شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) بھاگٹ وائلڈ لائف پارک میں اوسطاً روزانہ کتنے لوگ سیر و تفریح کے لئے آتے ہیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پارک کی مناسب دیکھ بھال نہ ہونے اور عدم توجہی کی وجہ سے پارک کی خوبصورتی ماند پڑ گئی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کی سیر و تفریح میں دلچسپی نہیں رہی اگر ایسا ہے تو کیا حکومت پارک کو جدید طرز پر خوبصورت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) وائلڈ لائف پارک / بریڈنگ فارم بھاگٹ (رجانہ) 14 ایکڑ پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ 305 ایکڑ پر بریڈنگ انکلوژرز تعمیر کئے گئے تھے تاکہ قدرتی ماحول میں جنگلی حیات کی افزائش نسل ہو سکے جس کی فینس / جالی اپنی طبعی میعاد پوری کر چکی ہے اور مذکورہ رقبہ 305 ایکڑ محکمہ جنگلات کے زیر استعمال ہے۔

(ب) پارک ہذا کی حد براری چین لنک فینس سے کی گئی ہے تاکہ پارک کی قدرتی خوبصورتی برقرار رہے۔ چین لنک فینس مختلف پوائنٹس پر خستہ حالت میں ہے جس کو وقتاً فوقتاً مرمت کیا جاتا ہے۔

(ج) وائلڈ لائف بریڈنگ فارم بھاگٹ میں درج ذیل جانور / پرندے رکھے گئے ہیں۔

نام جانور / پرندے	نر	مادہ	ٹوٹل
مفلان شیپ	06	05	11
بندر	01	02	03
کونج	01	01	02
سفید مور	01	01	02
کامن مور	01	01	02
سیاہ کندھوں والے مور	01	02	03

محکمہ تحفظ جنگلی حیات و پارکس پنجاب نے بریڈنگ فارم میں توسیع کے لئے حکومت پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 20-2019 میں شامل کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ تکمیل کے بعد پارک ہذا میں مزید جانور اور پرندے رکھے جائیں گے۔

(د) تہواروں پر پارک ہذا میں (3/4) دنوں میں، 10 سے 15 ہزار تک visitors آتے ہیں عام دنوں میں -/+ 100 کے قریب اوسطاً visitors پارک میں آتے ہیں۔

(ہ) پارک کی مناسب دیکھ بھال کی جا رہی ہے اور قدرتی ماحول میں پارک کی خوبصورتی کو برقرار رکھا گیا ہے اور جانوروں، پرندوں کو بہتر ماحول فراہم کیا گیا ہے اور صفائی وغیرہ کی بہتر سہولیات کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ سپروائزر اور یونیفارم سٹاف ہمہ وقت پارک میں موجود رہتے ہیں۔

مزید اس میں نئی سہولیات کا اضافہ بذریعہ سالانہ ترقیاتی پروگرام حکومت پنجاب کیا جائے گا اور ممکنہ طور پر پارک ہذا کی rennovation اور rehabilitation کا منصوبہ (20-2019) کے حکومت پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا جائے گا۔

لاہور: یونین کونسل نمبر 79 میں غیر قانونی تجاوزات کے خاتمہ سے متعلقہ تفصیلات

162: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سوڈیوال لاہور یونین کونسل نمبر 79 کی روڈ جہاں عبدالرحیم ہسپتال اور گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سوڈیوال کوارٹر ہے اسی طرف آگے کی جانب لوگوں نے 10،10 فٹ کی جگہ بڑھا لی ہے جس سے راہگیروں اور سکول کی بچیوں کو سخت پریشانی ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شکایت کرنے پر محکمہ کے اہلکاران صرف تجاوزات پر نشان لگا کر چلے جاتے ہیں باقاعدہ کوئی آپریشن نہیں کرتے؟

(ج) کیا حکومت متذکرہ بالا غیر قانونی تجاوزات کا خاتمہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) سمن آباد زون روزانہ کی بنیاد پر یونین کونسلز میں عارضی انکروچمنٹ پر کارروائی کرتی ہے۔اس کے علاوہ سڑک سے پیچھے کی جانب بڑھائے گئے لان اور ریمپ ختم کرنے کے لئے محکمہ قانونی تقاضے پورے کر کے مناسب کارروائی کرے گا۔

(ب) سمن آباد زون کی انتظامیہ کسی بھی قسم کی تجاوزات کی شکایت پر بلا تفریق اور بلا امتیاز کارروائی کرتی ہے اور باقاعدہ روزانہ کی بنیاد پر تجاوزات کے خلاف کارروائی کرتی ہے اور یہ درست نہ ہے کہ صرف نشان لگا کر چلے جاتے ہیں۔

(ج) سمن آباد زون روزانہ کی بنیاد پر یونین کونسلز میں عارضی انکروچمنٹ پر کارروائی کرتی ہے۔اس کے علاوہ اگر کوئی غیر قانونی قابض ہو تو اس کے خلاف بلا امتیاز کارروائی کی جائے گی۔مزید برآں حکومت پنجاب نے تجاوزات کے خلاف خصوصی مہم شروع کر رکھی ہے۔

لاہور: تجاوزات کے خاتمے کے لئے

والڈ سٹی اتھارٹی کے قیام اور کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

168: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اندرون شہر لاہور میں تاریخی مقامات / عمارتوں کے تحفظ،ان کے اردگرد تجاوزات کے خاتمے اور انہیں قبضہ مافیا سے واگزار کروانے کے لئے (والڈ سٹی اتھارٹی) معرض وجود میں لائی گئی ہے؟

(ب) اندرون شہر لاہور کے علاقہ (گمٹی کلاتھ مارکیٹ رنگ محل) میں کتنی عمارتیں تاریخی حیثیت کی حامل ہیں؟

(ج) والڈ سٹی اتھارٹی کے پاس اب تک اندرون شہر (گمٹی کلاتھ مارکیٹ) کے رہائشیوں کی جانب سے کتنی درخواستیں تجاوزات کے خاتمے کے حوالے سے موصول ہوئیں۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ راوی ٹاؤن اور والڈ سٹی اتھارٹی کے پٹواریوں نے بھی اپنی رپورٹ میں تصدیق کی ہے کہ گمٹی بازار کی تاریخی عمارتوں کے کچھ حصے پر قبضہ مافیا کا قبضہ ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام تر ثبوت کے باوجود محکمہ کے افسران ان تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے تیار نہ ہیں جبکہ نکاسی آب کے مسئلہ کی وجہ سے تاریخی عمارتوں کو ناقابل تلافی نقصان کا خطرہ بھی لاحق ہے؟

(و) اگر جزہائے بالا کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اندرون شہر سے تجاوزات ختم کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) تاریخی مقامات / عمارتوں کے تحفظ، تزئین و آرائش اور اندرون شہر لاہور کے لوگوں کی زندگیوں کو بہتر بنانے کے لئے انفراسٹرکچر اور دیگر سروسز کو ریگولیٹ کرنا والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی کے قیام کا مقصد ہے۔ بلڈنگ کنٹرول WCLA کا ایک ونگ ہے

(ب) گمٹی کلاتھ مارکیٹ رنگ محل اندرون شہر لاہور وارڈ نمبر C میں واقع ہے جس میں تاریخی حیثیت کی حامل عمارتوں کی تعداد 23 ہے۔

(ج) یہ کہ والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی کے پاس اب تک اندرون شہر (گمٹی کلاتھ مارکیٹ) کے ایک رہائشی، مالک / قابض پراپرٹی نمبر C-1185 کی طرف سے درخواست وصول ہوئی کہ اس کی پراپرٹی کے ساتھ ایک ناجائز کھوکھا تعمیر ہو چکا تھا جس کو ہٹائے جانا ضروری تھا لہٰذا اتھارٹی نے قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے مندرجہ بالا تجاوزات "کھوکھا" کو مورخہ 25-10-2018 کو مسمار کر دیا گیا۔

(د) پٹواری راوی ٹاؤن میٹروپولیٹن کارپوریشن کے ماتحت ہے۔ والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی کے پٹواری "افضل شاہ" کی رپورٹ کے مطابق گمٹی بازار میں کسی بھی تاریخی عمارت پر قبضہ مافیا کا قبضہ نہ ہے۔

(ہ) والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی تجاوزات کے خلاف آپریشن کر رہی ہے، جس میں ابھی تک اکبری منڈی، چوڑی بازار، ٹبی سٹی گلی، کوتوالی چوک، چونا منڈی چوک، شاہ عالم بازار، کسیرا بازار اور چوک رنگ محل سے تجاوزات ختم کروا چکی ہے۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ اتھارٹی ہذا نے Package-I(دہلی گیٹ تا چوک پرانی کوتوالی)اورPackage-I (پرانی کوتوالی تا اکبری گیٹ) میں نکاسی آب کا نظام درست کیا ہے۔Package-I میں والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی نے 126 تجاوزات کو ختم کیا اور Package-2میں 85 غیر قانونی تجاوزات "تھڑوں" کو مسمار کیا ہے۔ والڈ سٹی لاہور میں موجود دیگر نکاسی آب کا نظام واسا کے ذمہ ہے۔

اس سلسلہ میں اتھارٹی نے واسا کو مورخہ 2018-09-17 Water Leakage کے مسئلہ پر قابو پانے کے لئے لیٹر لکھ دیا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) یہ کہ والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی اندرون شہر سے تجاوزات ختم کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلہ میں والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی تجاوزات کے خلاف آپریشن کرتے ہوئے ہٹا رہی ہے، جس میں اکبری منڈی، چوڑی بازار، ٹبی سٹی گلی، کوتوالی چوک، چونا منڈی چوک، شاہ عالم بازار، کسیرا بازار اور چوک رنگ محل سے تجاوزات ختم کروا چکی ہے اور کشمیری بازار سوہا بازار اور ڈبی بازار میں تجاوزات ختم کروانے کا لائحہ عمل تیار کر رہی ہے۔

محکمہ کو مالی سال 18-2017 میں فنڈز
کی منظوری اور جاری کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

186: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ نے مالی سال 18-2017 میں ڈویلپمنٹ سکیم GS-2252 منظور کی؟

(ب) درج بالا سکیم جو کہ 500 ملین کی ہے اس میں کتنا فنڈز جاری کیا گیا اوراس فنڈز میں کتنا utilizeہوااور کتنا باقی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) درج بالا سکیم کی تازہ ترین صورتحال کیا ہے نیز اس پر کتنا کام ہو چکا ہے اور کتنا باقی ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) جی نہیں! دراصل یہ سکیم سال18۔2017 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں بطور جنرل سیریل نمبر5187 کے تحت منظور ہوئی تھی جبکہ سال19۔2018 کے پہلے چار ماہ (جولائی تا اکتوبر) کے بجٹ میں جنرل سیریل نمبر2252 کے تحت منظور کی گئی تھی۔

(ب) جی نہیں! اس سکیم کی کل لاگت پچاس ملین روپے تھی اس میں سے اٹھارہ ملین روپے سال18۔2017میں جاری کئے گئے جس میں سے محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ، ساہیوال نے سولہ ملین روپے خرچ کر دیئے جبکہ بقایا دو ملین روپے lapse ہوگئے اور موقع پر جاری کردہ فنڈز کی حد تک کا کام کنٹریکٹر نے کرلیا ہوا ہے۔

(ج) سال19۔2018میں محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ، پنجاب نے اس سکیم کے لئے ابتدائی چار ماہ(جولائی تا اکتوبر) کے بجٹ میں ایک ملین روپے رکھے تھے جس میں سے پانچ لاکھ روپے جاری ہو گئے تھے اور بقایا فنڈز محکمہ خزانہ نے ابھی جاری نہیں کئے۔

علاوہ ازیں بقایا آٹھ ماہ کا بجٹ بھی صوبائی اسمبلی سے منظور ہو چکا ہے اوراس سکیم کا جنرل سیریل نمبر بھی تبدیل ہو کر 3505 ہو گیا ہے جس میں اس سکیم کے لئے مزید4 ملین روپے رکھے گئے ہیں جن کی ریلیزنگ کا کام محکمہ خزانہ میں ہو رہا ہے اور بقایا فنڈز اگلے سالوں میں اس سکیم کو جاری کر دیئے جائیں گے۔

جھنگ: حلقہ پی پی۔126 کی سیوریج لائن کی خستہ حالی سے متعلقہ تفصیلات

190: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر حلقہ پی پی-126 میں کچہ پکا ریلوے روڈ پر ڈالی گئی سیوریج ابھی تک فنکشنل نہیں ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچہ پکا ریلوے روڈ پر ڈالی گئی، سیوریج فنکشنل ہونے سے پہلے ہی انتہائی خستہ حال ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ سیوریج لائنوں کو کب تک، فنکشنل کرنے اور سیوریج لائنوں کی خستہ حالت پر نوٹس لینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے بلکہ مذکورہ بالا سکیم پر سال 15-2014 TMA دور میں کام شروع ہوا تھا جو کہ فنڈ کی کمی کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکا۔ 01.01.2017 کو میونسپل کمیٹی معرض وجود میں آئی۔ میونسپل کمیٹی کی مالی حالت بہت کمزور ہے اور میونسپل کمیٹی کے پاس اس وقت بھی ڈویلپمنٹ فنڈ موجود نہ ہے جس وجہ سے یہ سکیم زیر التواء ہے اور فنڈ کی دستیابی پر یہ سکیم مکمل ہو سکتی ہے۔

جھنگ: حلقہ پی پی-126 میں نکاسی آب کے لئے ڈسپوزل کے فنکشنل ہونے سے متعلقہ تفصیلات

191: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر حلقہ پی پی-126 میں نکاسی آب کے لئے بنائے گئے، ڈسپوزل سٹیشن چاہ ٹبہ سلطان، گادیانوالہ اور گوکھے والا میں مشینری نہ ہونے کی وجہ سے ان کی نئی تعمیر کی گئی بلڈنگ انتہائی خستہ حال ہو گئی ہے جس کی وجہ سے حکومت کو کروڑوں کا نقصان ہونے کا خدشہ ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ ڈسپوزل سٹیشن کو کب تک فنکشنل کرے گی اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) مذکورہ بالا تینوں سکیموں پر سال 15-2014 TMA دور میں کام شروع ہوا تھا جو کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکا۔ 01.01.2017 کو میونسپل کمیٹی معرض وجود میں آئی۔ میونسپل کمیٹی کی مالی حالت بہت کمزور ہے اور میونسپل کمیٹی کے پاس اس وقت بھی ڈویلپمنٹ فنڈ موجود نہ ہے جس وجہ سے یہ سکیمیں زیر التواء ہیں۔ تاہم اگر حکومت پنجاب خصوصی فنڈ مہیا کر دے تو یہ سکیم مکمل ہو سکتی ہے۔

راولپنڈی: سفاری پارک میں جانوروں اور پرندوں کے ہلاک ہونے سے متعلقہ تفصیلات

214: محترمہ منیرہ یامین ستی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

راولپنڈی میں واقع سفاری پارک میں پچھلے پانچ سالوں میں کتنے جانور اور پرندے ہلاک ہوئے نیز پارک کی کنٹین اور سٹالز کتنے عرصے کے لئے کتنی قیمت پر ٹھیکے پر دیئے گئے ہیں اور یہاں سالانہ کتنے لوگ آتے ہیں اور ان سے کیا آمدن ہوتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

ضلع راولپنڈی میں پنجاب وائلڈ لائف اینڈ پارکس ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت کوئی سفاری پارک نہ ہے البتہ ایک وائلڈ لائف پارک لوئی بھیر ہے جو کہ اسلام آباد ہائی وے پر واقع ہے۔ اس کے متعلقہ مطلوبہ ریکارڈ بابت مرگ جانوران / پرندگان حسب ذیل ہے۔

سال	جانور	پرندے
2014	10	11
2015	28	05
2016	11	13

2017	12	13
2018،(31-اکتوبر تک)	07	21
ٹوٹل	68	63

پارک ہذا میں صرف ایک ریسٹورنٹ جون 2012 میں مکمل ہوا تاہم فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے تاحال چالو نہ ہے۔ علاوہ ازیں بار بار اشتہار دینے کے باوجود کسی پارٹی نے اس کا ٹھیکہ لینے میں دلچسپی ظاہر نہ کی ہے۔ پارک ہذا میں سالانہ تقریباً -/70,000 افراد سیر کے لئے آتے ہیں تاہم یہ تعداد دن بدن کم ہو رہی ہے جس کی بڑی وجہ پارک ہذا کو جانوروں کے پنجروں کی مرمت و عوامی سہولیات و سڑک کی مرمت و ٹوٹے پل وغیرہ بنانے کے لئے درکار فنڈز کی عدم فراہمی ہے۔ پارک کی کوئی آمدن نہ ہے کیونکہ پچھلی حکومت کی طرف سے پارکس میں داخلہ اور پارکنگ سال 2008 سے فری ہے۔

اوکاڑہ: بصیر پور کے علاقہ میں
شجرکاری مہم کے تحت درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

262: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-185 کے علاقہ بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے چکوک، نہر یا سڑک پر کوئی درخت نہ لگایا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت نے شجرکاری مہم کے تحت لاکھوں درخت لگانے کا اعلان کیا ہے؟

(ج) سال 19-2018 کے بجٹ میں شجرکاری کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاقہ جات میں درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) درست ہے جبکہ انہار پر شجر کاری کے لئے پلان مرتب کر لیا ہے جیسے ہی فنڈز فراہم کئے گئے شجر کاری کی جائے گی۔ محکمہ جنگلات اوکاڑہ نے امسال شجر کاری کے لئے 73,620 پودہ جات علاقہ بصیر پور تحصیل بصیر پور ضلع اوکاڑہ کے چوک (محکمہ تعلیم و محکمہ صحت) میں مفت فراہم کئے ہیں لیکن بصیر پور کے چوک میں شجر کاری محکمہ جنگلات اوکاڑہ کی ذمہ داری نہ ہے۔ بصیر پور کے نزدیک سڑکات ضلع کونسل کے چارج میں ہیں۔ جو ہائی وے سڑکات محکمہ جنگلات کے پاس ہیں۔ان پر پلانٹیشن ابھی نہ کی گئی ہے۔ محکمہ جنگلات اوکاڑہ نے ضلع بھر میں شجر کاری کے لئے جولائی 2018 تا نومبر 2018 تک کل 3,47,244 پودے محکمہ تعلیم، صحت اور دفاع کو مفت فراہم کئے ہیں۔

(ب) درست ہے جبکہ ضلع اوکاڑہ میں موجود سڑکات و انہار، پلانٹیشن، محکمہ دفاع اور زمینداروں کو شجر کاری کے لئے پلان مرتب کر لیا گیا ہے۔ موجودہ حکومت کی درخت لگاؤ مہم کے تحت ضلع بھر میں مندرجہ ذیل اہداف مقرر کئے گئے ہیں۔

1۔	سڑکات	=	41650 تقریباً پودہ جات
2۔	انہار	=	994602 تقریباً پودہ جات
3۔	پلانٹیشن	=	2353450 تقریباً پودہ جات
4۔	زمینداروں اور پبلک	=	6000000 تقریباً پودہ جات
5۔	دفاع	=	1625000 تقریباً پودہ جات
6۔	مختلف محکمہ جات	=	500000 تقریباً پودہ جات

(ج) درست ہے۔ حکومت پنجاب نے اس سال اوکاڑہ فارسٹ ڈویژن (دیپالپور پلانٹیشن پبلی پہاڑ) شجر کاری کے لئے 17.20 ملین کا بجٹ مختص کیا ہے جس سے کل 284500 پودے لگائے جائیں گے۔

(د) جی ہاں! محکمہ جنگلات اوکاڑہ نے مذکورہ بالا علاقہ / چوک کے لئے پودے لگانے کا پلان مرتب کیا ہے جو کہ سال 20-2019 تا 22-2021 تک مکمل ہو گا۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ اُن کی request آئی ہے کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب جعفر علی کا ہے۔

ضلع فیصل آباد تھانہ صدر تاندلیانوالہ کی حدود میں ڈکیتی کی واردات

29: جناب جعفر علی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 4۔دسمبر 2018 کو چک نمبر 412گ ب تھانہ صدر تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کے رہائشی ایک غریب کسان کی پوری فیملی کو یرغمال بنا کر گن پوائنٹ پر ڈاکو مال مویشی لے کر فرار ہو گئے؟

(ب) کیا مذکورہ واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے ملزمان کی گرفتاری اور اب تک کی تفتیش کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ واقعتاً یہ واقعہ ہوا ہے اور اس سلسلے میں تفتیش ابھی ہو رہی ہے۔ یہ درست ہے کہ مورخہ 4۔دسمبر 2018 کو چک نمبر 412گ ب تھانہ صدر تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کے رہائشی ایک غریب کسان کی پوری فیملی کو یرغمال بنا کر گن پوائنٹ پر ڈاکو مال مویشی لے کر فرار ہو گئے۔ اس میں اب تک کی تفتیش کے مطابق تقریباً 10 ملزمان جن کے نام میرے پاس موجود ہیں اُن کو شامل تفتیش کیا گیا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو سابقہ ریکارڈ یافتگان ہیں۔ اِن سے ہمیں مزید leads مل رہی ہیں لیکن میں معزز ممبر کو اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ان دس لوگوں سے مثبت امور کی نشاندہی ہو رہی ہے اور انشاءاللہ بہت جلد ہم اصل ملزمان کو گرفتار کر لیں گے۔

جناب جعفر علی: جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ دس لوگوں کو شامل تفتیش کیا ہوا ہے لیکن FIR تو چار ملزمان کے خلاف درج کی گئی ہے۔ ہم نے سی پی او صاحب کو بھی ایک درخواست گزاری تھی کہ آٹھ سے دس ملزمان اُس وقت موقع پر تھے جنہوں نے یہ ڈکیتی کی ہے اور اب میں وزیر قانون سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ یہ FIR صرف چار نامعلوم ملزمان کے خلاف درج ہوئی ہے حالانکہ موقع پر آٹھ سے دس لوگ موجود تھے کیونکہ چار لوگ 12 بھینسوں کو نہیں لے جاسکتے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس پر مزید انکوائری کی جائے کیونکہ موقع پر آٹھ یا دس لوگ تھے۔ پولیس نے اپنی نااہلی کو چھپانے کے لئے چار نامعلوم ملزمان کے خلاف FIR درج کی ہے یعنی پولیس نے بجرم 392 بنانے کے لئے چار لوگوں کے خلاف FIR درج کی ہے جبکہ موقع پر موجود ملزمان آٹھ سے دس تھے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ ہم نے چار نہیں بلکہ دس لوگوں کو ہی شامل تفتیش کیا ہوا ہے۔

جناب جعفر علی: جناب چیئرمین! آپ FIR منگوا کر دیکھ لیں۔ اگر ان کے پاس FIR نہیں ہے تو میرے پاس موجود ہے میں انہیں دے دیتا ہوں۔ FIR میں انہوں نے صرف چار لوگوں کو نامزد کیا ہے جبکہ مدعی اُس وقت کہہ رہے تھے کہ موقع پر اتنے ملزمان ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر سے اختلاف نہیں کرتا بلکہ ان کی بات کو درست تسلیم کرتے ہوئے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ بے شک FIR میں چار لوگ نامزد ہیں لیکن ہم نے دس لوگوں کو شامل تفتیش کیا ہوا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کی ذمہ داری کا تعین کر کے اصل ملزمان کو چالان کیا جائے گا۔

جناب جعفر علی: جناب چیئرمین! ہم ان سے اتفاق کرتے ہیں لیکن وزیر قانون یہ بتا دیں کہ جب موقع پر آٹھ یا دس لوگ ہوں تو جرم 396 بنتا ہے جبکہ پولیس نے چار لوگوں کو نامزد کر کے اپنی نااہلی کو چھپانے کے لئے جرم 392 کیوں بنایا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ دس لوگ جو شامل تفتیش کئے ہوئے ہیں اُن سے تفتیش کے بعد جو بھی ملزم

قصوروار پائے گئے اُن کو چالان کیا جائے گا۔ ابھی تفتیش ہو رہی ہے اور اس تفتیش میں اگر ہمیں کسی دفعہ کا ایزاد کرنا پڑا تو اُس سے گریز نہیں کیا جائے گا۔ جو جرم ہو گا اُس کے مطابق مقدمہ عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

جناب جعفر علی: جناب چیئرمین! اگلے سیشن تک اس کے بارے بتایا جائے۔

جناب چیئرمین: جناب جعفر علی! اس سیشن کے بعد آپ وزیر قانون کو مل لیں۔ یہ آپ کو انشاء اللہ مطمئن کریں گے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ اُن کی request آئی ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب مناظر حسین رانجھا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: اب راجہ یاور کمال خان سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون تصادم مفادات کا تدارک پنجاب 2018، مسودہ قانون حق سرکاری خدمات پنجاب 2018 مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018، مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018 اور مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا

راجہ یاور کمال خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں بطور کنوینر سپیشل کمیٹی نمبر 1

The Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018 (Bill No. 28 of 2018).

The Punjab Right to Public Services Bill 2018 (Bill No. 29 of 2018).
The Punjab Skills Development Authority Bill 2018 (Bill No. 31 of 2018).
The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority Bill 2018 (Bill No. 32 of 2018) &
The Punjab Board of Technical Education Bill 2018 (Bill No. 33 of 2018)

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین!ہم سپیشل کمیٹیوں کو غیر قانونی سمجھتے ہیں اور یہ کمیٹیاں خلاف قانون ہیں اس لئے ان کی رپورٹیں بھی valid نہیں ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

صوبہ کے چھ بڑے شہروں میں ہائی کورٹ بنچز نہ بنانے پر وکلاء کی ہڑتال سے سائیلین کو پریشانی کا سامنا

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین!شکریہ۔ معزز وزیر قانون یہاں پر تشریف فرما ہیں تو آپ کی وساطت سے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ چند دن پہلے بھی میں نے humble submission کی تھی کہ اس وقت پنجاب کے چھ بڑے شہروں میں آج تک 59 دن ہو گئے ہیں ان شہروں کے وکلاء ہڑتال پر ہیں اور ایسے ایسے لوگ بے چارے جن کی ضمانتیں بھی ہو چکی ہیں یا بری ہو چکے ہیں، وہ مشکلات کا شکار ہیں۔ محض اس بنیاد پر چونکہ وکلاء عدالتوں میں پیش نہیں ہو

رہے۔ وکلاء کا مطالبہ جائز ہے کہ ہائی کورٹ کے بنچز بنائے جائیں لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔

جناب چیئرمین! اس دن بھی معزز وزیر قانون نے I have a lot of respect for him ان کی توجہ مبذول کرائی تھی۔ آج بھی میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ رول 198(4) جو ہے کہ it's very clear بلکہ انہیں تو یہ حفظ ہوگا کہ:

> Each of the High Courts may have benches at such other places as the Governor may determine on the advice of the Cabinet

جناب چیئرمین! اس کے بعد چیف جسٹس سے consultation کا مرحلہ شروع ہوتا ہے اور اس کے بعد آگے process شروع ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! میری وزیر قانون سے انتہائی مؤدبانہ humble submission ہے اور گزارش ہے کہ خدا کے لئے یہ جو 6/7 شہروں کے وکلاء اور فیصل آباد خاص طور پر جو میرا شہر ہے، وہاں پر 3800 وکلاء ہیں جو کہ تمام ہڑتال پر ہیں اور عدالتوں کو تالے لگے ہوئے ہیں تو میری آپ سے humble submission ہے کہ اس بات پر ضروری توجہ دیں کیونکہ لوگ بے چارے جیلوں کے اندر سڑ رہے ہیں، مر رہے ہیں اور ان کی بددعائیں ہم سب کو جا رہی ہیں۔ یہی میری آپ سے گزارش تھی تو اس پر توجہ دی جائے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرے شہر ساہیوال کا بھی یہی مسئلہ ہے لہٰذا اسے بھی شامل کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر نے جس اہم مسئلہ کی نشاندہی کی ہے اور relevant provision of the Constitution کو انہوں نے quote کیا ہے تو میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر most probably گزشتہ حکومت میں خود cabinet کا حصہ تھے اور جو relevant Article of the Constitution انہوں نے refer کیا ہے، آپ نے اسی کے تحت اختیار لیتے ہوئے اس وقت کی

کابینہ نے فیصلہ کیا ہے اور آپ نے یہ فیصلہ ہائی کورٹ کو پہنچا دیا تھا جس کے بعد اس فیصلے یعنی کیبنٹ decision پر عملدرآمد کرنا ہائی کورٹ کا کام تھا لیکن آپ کا وہ فیصلہ آج بھی موجود ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس وقت اگر ایک کابینہ کا فیصلہ موجود ہے اور کابینہ recommend کر چکی ہے تو پھر اوپر سے ایک نیا فیصلہ کر کے recommend کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ جہاں تک وکلاء کے اس مطالبے کا تعلق ہے تو نہ صرف صوبائی حکومت بلکہ وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان بھی اس سے اتفاق کر چکے ہیں اور انہوں نے وفاقی حکومت سے کہا ہے کہ اس مسئلے کے حل کے لئے اقدامات کرے۔ وکلاء سے پنجاب حکومت رابطے میں ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس مسئلے کا کوئی حل نکل آئے لیکن اس میں دو مسائل ہیں جن کا وکلاء کو بھی ہم سے بہتر پتا ہے کہ نمبر 1 ایک کابینہ کا فیصلہ پہلے سے موجود ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اسی issue پر 47 ججوں کا ایک unanimous decision موجود ہے جس میں یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ مزید بنچز نہیں بن سکتے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہماری وکلاء برادری جو 6 / 5 ڈویژنوں سے تعلق رکھتی ہے، نے 47 ججوں کے اس متفقہ فیصلے کے خلاف review یا اپیل میں بھی نہیں گئی حالانکہ ان کے پاس right موجود ہے کہ وہ سپریم کورٹ میں جا سکتے تھے بہرحال اس کے باوجود میں معزز ممبر سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور ان کے توسط سے وکلاء برادری سے بھی یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ صوبائی حکومت اور جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ وفاقی حکومت اس مسئلے سے آگاہ ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ یہ مسئلہ افہام و تفہیم سے حل ہو جائے اور ہائی کورٹ کے بنچز کا قیام عمل میں ہو کیونکہ اس میں لوگوں کا فائدہ ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ جاری رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! جناب محمد وارث شاد میرے سینئر ہیں اس لئے پہلے وہ بات کر لیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

سپیشل کمیٹی کی پیش کردہ رپورٹس کو چیلنج کرنا

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! سپیشل کمیٹی کی جو رپورٹ اس ہاؤس میں lay کی گئی ہے اسے میں نے چیلنج کیا ہے۔۔۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میری بات تو سن لیں ناں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی نامناسب روّیہ ہے۔ کم از کم اپوزیشن کو خود ایک page پر ہونا چاہئے۔ ان کے دوست ہمارے ساتھ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں آئے تو انہوں نے یہ پوائنٹ اٹھایا جس پر یہ طے ہوا کہ مزید کوئی بل کسی سپیشل کمیٹی کو نہیں بھیجا جائے گا۔ جہاں تک سابقہ بلوں کا تعلق ہے تو جس دن یہ بل پہلے اس ہاؤس میں اس کمیٹی کو refer ہوئے تو محترم موجود تھے اور پوری اپوزیشن یہاں پر موجود تھی، تمام اپوزیشن ممبران کی موجودگی میں یہ بل سپیشل کمیٹی کو refer ہوئے، کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا اور یہ بل سپیشل کمیٹی کے پاس چلے گئے جس کے دو اجلاس ہوئے جس دوران اپوزیشن کی طرف سے یہ چیز سامنے آئی کہ اپوزیشن نے اس کمیٹی سے استعفٰی دے دیا ہے اور ہم بائیکاٹ کرتے ہیں کیونکہ یہ کمیٹی illegal ہے لیکن ریکارڈ اس بات کا شاہد ہے کہ اپوزیشن کے ممبران نے کمیٹی کے اجلاسوں میں شرکت کی اور انہوں نے وہاں پر باقاعدہ اپنی input دی جس کے بعد متفقہ طور پر یہ Bills سپیشل کمیٹی سے منظور ہوئے کیونکہ ان کے دستخط موجود ہیں۔

جناب چیئرمین! اب اپوزیشن خود جس عمل میں پارٹی ہے، خود انہوں نے حصہ لیا ہوا ہے تو اس کے بعد ہاؤس میں آکر اعتراض کرنا شروع کر دیں اور ڈاکٹر صاحب اپوزیشن کے ہمارے معزز ممبر ہاؤس میں موجود ہیں جنہوں نے پورے اجلاس میں contribute کیا اور وہاں پر موجود

تھے۔ آج صرف رپورٹ layہوئی ہے تو جہاں تک کمیٹی کا تعلق تھا تو کمیٹی نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے اور آج رپورٹ lay ہوئی۔ جب معزز ممبران نے ہمارے ساتھ اس بات کوdiscuss کیا تو انہوں نے یہ فرمایا کہ چونکہ پرسوں سٹینڈنگ کمیٹیوں کیconstituting کے لئے میٹنگ رکھی گئی ہے اور ہم نے پرسوں کمیٹیاں بنانی ہیں تو مزید کوئی بل آپ کسی سپیشل کمیٹی کو نہ بھیجیں۔

جناب چیئرمین !انہوں نے فرمایا کہ مزید کوئی بل اس سپیشل کمیٹی کو نہ بھیجا جائے کیونکہ ہم پرسوں نئی کمیٹیاں بنا رہے ہیں تو آپ ان کمیٹیوں کو پیش کر دیں تو ہم نے ان کی اس بات سے اتفاق کیا۔ اب ایک کام جو ہو چکا جس میں یہ خود پارٹی تھے اور انہوں نےparticipate کیا، ان کے دستخط موجود ہیں جس سے ان کی موجودگی ثابت ہوتی ہے تو پھر آج یہاں پر اس بات پر اعتراض کرنے کا یہ ایک نامناسب روّیہ ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین !پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین !بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں آپ بھی موجود تھے تو وزیر قانون نے جس طرح سے بات کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر حل کرنے والی بات کرتے تو بہتر تھا کیونکہ اس میں کوئی زیادہ اختلاف نہیں ہے۔

جناب چیئرمین !Issue یہ ہے کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں ہم نے بھرپور طور پر اپنا مؤقف رکھا کہ یہ جو کمیٹیوں کی تشکیل ہے یہ رولز کے مطابق نہیں اور آپ وہاں پر موجود تھے میں دوبارہ دہرا رہا ہوں کہ وزیر قانون نے یہ کہا کہ ہمارے نقطہ نظر میں رولز کے مطابق ان کمیٹیوں کی تشکیل ہوئی ہے؟ Proceedings کی بات نہیں کہ اس میں کون ممبر آیا اور کون نہیں آیا بلکہ ہمارا بنیادی سوال اس سپیشل کمیٹی کی تشکیل کے اوپر ہے اور ہم سمجھتے تھے کہ رولز کو violate کیا گیا۔

جناب چیئرمین !میری یہ گزارش ہے اور آگے یہ طے ہو گیا کہ ہمارا اپنا نقطہ نظر ہے اُن کا اپنا نقطہ نظر ہے لیکن جو آج ایک مسودہ قانون ہاؤس میں پیش کیا جانا ہے۔ وہ وزیر قانون نے ہمارے ساتھ Standing Committees کے حوالے سے پرسوں میٹنگ فکس کی تو یہ طے ہوا

کہ یہ مسودہ قانون ہاؤس میں آئے گا، ہم وہ بات دہرائیں گے جو Standing Committees میں ہوئی اور یہ مسودہ قانون پیش نہیں کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ جناب محمد وارث شاد اور اپوزیشن کا جو Standing Committees کے حوالے سے مؤقف ہے وہی مؤقف میں نے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں رکھا اگر آپ اپوزیشن کا مؤقف پیش کر دیتے تو اُس میں کوئی ہرج نہیں تھا، آپ نے اپنا مؤقف پیش کر دیا ہے کہ اُس میں حاضری لگ گئی ہے، اُس میں یہ ہو گیا، وہ ہو گیا تو جناب محمد وارث شاد اور اپوزیشن کا جو رولز کے مطابق مؤقف ہے وہ سن لیا جاتا اور اُدھر سے تلافی کر دیتے تو آگے چیزیں طے تھیں لیکن آپ اُن کی بات نہیں سننا چاہتے۔۔۔

جناب چیئرمین: میں معزز وزیر قانون کی بات میں add کروں گا کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کو اپنے اپوزیشن کے ممبرز کو confidence میں لینا چاہیے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں اپنی بات کو پھر دہرا دوں اگر کمیٹی کے minutes کوئی لیتا ہے ہم نے کہا ہمارا اپنا ایک نقطہ نظر ہے، حکومت کا ایک اپنا نقطہ نظر ہے اور دونوں اپنے اپنے نقطہ نظر پر کھڑے ہیں نہ وہ withdraw کئے ہیں کہ یہ غیر قانونی تشکیل دی گئی ہیں اور نہ ہم نے کہا ہے یہ جائز ہو گئی ہیں یہ نقطہ نظر اپنی جگہ پر لیکن ایک way forward تھا جس پر یہ کہا گیا آئندہ ہم Standing Committees تشکیل دیتے ہیں اور اگلا راستہ نکالتے ہیں تو جناب محمد وارث شاد کو Standing Committees پر اپنا مؤقف پیش کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ جناب سمیع اللہ خان سے مل لیں وہ آپ کو بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے حوالے سے explain کر دیں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! آپ کو یہ چیئرمین کی کرسی مبارک ہو۔ میں خاموش ہو گیا کیونکہ ادھر فیصلہ ہو گیا، میں اب بھی کہتا ہوں کہ یہ جو decision آپ کے یہاں بیٹھنے کا ہوا ہے آج کے اجلاس کا یہ illegal اجلاس ہے،

جناب چیئرمین! میںlegally کہتا ہوں کہ سیکشن 13 کے تحت یہ illegalاجلاس ہے، آپ مجھے موقع نہیں دے رہے، میںlegalبات کروں گا، میں کوئی فضول بات نہیں کروں گا، سنیں یہ سارے اکٹھے ہو جائیں اپوزیشن کے بنچز بھی اکٹھے ہو جائیں حکومتی بنچز بھی اکٹھے ہو جائیں یہ جوconstitutionہوئی ہے سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی وہ اس کتاب کےrepugnantہوئی ہے اُس کو آپ سارے مل کر بھیlegalizeنہیں کرسکتے یہ رول150 میں لکھا ہے کہ وہ---

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد وارث شاد! آپ نے اپنی بات کرلی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! آپ میری بات کو سن لیں۔ آپ کی کرسی کہیں نہیں جاتی، آپ ہمیشہ چیئرمین نمبر 1 پر آئیں گے، آپ مجھے سنیں، مجھے غور سے سنیں، مجھے موقع دیں، آپ کیوں اندر سے تنگ پڑ گئے ہیں میں رول150 پڑھ کر سناتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون کی بات سن لیں۔ Order in the House.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس طرح میں نے مرحلہ وار بتایا کہ کس کس مرحلے پر اپوزیشن کی اُس میںinvolvementرہی اب وہ کمیٹی اپنا کام بھی مکمل کرچکی ہے، کمیٹی کا کام مکمل ہونے کے بعد رپورٹ بھیlayہو چکی ہے کیا اس مرحلہ پر جس وقت وہ کمیٹی اپنا کام بھی ختم کرچکی ہے۔ اب انہیں اعتراض کیوں یاد آرہا ہے، انہوں نے پہلے اعتراض کیوں نہیں کیا؟ آج جب کام مکمل ہو چکا ہے تو اعتراض شروع ہو گیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین!---

جناب چیئرمین: جی، آپ کی بات مکمل ہو چکی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! آپ نے میری بات نہیں سنی آپ میری بات سنیں---

جناب چیئرمین: آپ دوبارہ بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! اگر ایک چیز حرام ہے تو وہ حرام ہی ہے آپ رولنگ دے دیں، آپ کہہ دیں یہ کمیٹی درست بنی تھی میں accept کروں گا۔ آپ مجھے سنیں، رول 150 کو پڑھیں میں یہ پڑھ رہا ہوں۔

150. **Method of election.** (1) Unless otherwise provided in these rules, members of all the Committees shall be elected, as far as possible, in accordance with the agreement of the Leader of the House and the Leader of the Opposition and in the absence of a Leader, his Deputy.

(2) In case there is no agreement mentioned in sub-rule (1), the members of each Committee shall be elected by the Assembly from amongst its members according to the principle of proportional representation by means of a single transferable vote in accordance with the procedure laid down in the Fifth Schedule.

آپ یہ Fifth Schedule پڑھ لیں۔

جناب چیئرمین: آپ اس کے ساتھ رول 187 کو بھی پڑھ لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! یہ جو کمیٹی آپ نے بنائی ہے یہ آئین کے constitution کے خلاف ہے۔ اس میں آپ نے Leader of Opposition کو on board رکھنا ہے، آپ نے پیپلز پارٹی والوں کو نمائندگی نہیں دی، یہ کمیٹی اُس دن جو ہاؤس میں توڑ پھوڑ ہوئی تھی اُس کے لئے بنی تھی۔ یہ 26 تاریخ کو اس کمیٹی کو جو business refer کیا ہے یہ بالکل illegal ہے، violation of rules ہے اور یہ بالکل غیر آئینی ہے، آپ اس پر جو مرضی رولنگ دے لیں یہ ہو ہی نہیں سکتا، یہ پاس ہی نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین: آپ ساتھ رول 187 پڑھیں۔

187. **Composition and functions.** (1)The Assembly may, by motion, appoint a Special

Committee which shall have such composition and functions as may be specified in the motion.

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! رول187 بعد میں آتا ہے اُس میں بھی یہ نہیں لکھا میں نے پڑھا ہے اور میں رول187 پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: سمیع صاحب! مہربانی فرمائیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں آپ کو بتاتا ہوں یہ جو رول187 ہے یہ بھی help نہیں کرتا یہ بھی سن لیں۔

187. Composition and functions.-(1) The Assembly may, by motion, appoint a Special Committee which shall have such composition and functions as may be specified in the motion.

جناب چیئرمین! تحریک put ہوئی ہے، ادھر کوئی تحریک آئی ہے اور نہ ہی اس میں ہوا ہے اور اگلا

(2) The Committee shall consist of not more than twelve members excluding the Speaker or a Minister, if any of them is named as a member of the Committee in the motion.

جناب چیئرمین! اس سے پہلے وہ رول ہے رول150 یعنی رول150 پہلے ہے رول187 بعد میں ہے رول150 کے تحت آپ bound ہیں کہ Leader of the Opposition کو بھی on board کرنا ہے اور proportionately آپ نے وہ نمائندگی دینی ہے ہمارے صرف۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد وارث شاد! بہت مہربانی۔ dispose of

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! رول150 کے تحت آپ bound ہیں، آپ نے نمائندگی دینی ہے اس وقت جو ہاؤس چل رہا ہے وہ illegal ہے، آج کا اجلاس غیر قانونی ہے جو پیسے معزز ممبران نے آج کے لئے ہیں یہ غیر قانونی ہے پیسے واپس کرنے پڑیں گے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! جو سپیشل کمیٹی بنی ہے under the rules بنی ہے۔ It is my humble request. جناب محمد وارث شاد! آپ ہاؤس کو چلنے دیں۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں معزز ممبر جناب محمد وارث شاد بڑے سینئر ممبر ہیں یہاں کی tradition رہی ہے کہ ہر بات کا جواب معزز وزیر قانون نے دینا ہوتا ہے لیکن یہاں کی tradition یہ ہے کہ جیسے ہی وزیر قانون کھڑے ہوتے ہیں اُسی وقت اپوزیشن کے ممبر کھڑے ہو جاتے ہیں یہ کیا طریق کار اختیار کیا گیا ہے کہ لاء منسٹر صاحب بات کرنا چاہتے ہیں یہ بات نہیں کرنے دے رہے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین! کورم کی نشاندہی کی گئی ہے اس لئے گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: دوبارہ گنتی کی جائے۔ تمام معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی کی گئی ہے۔ کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس مورخہ 8۔ جنوری 2019 بروز منگل صبح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

منگل،8۔جنوری2019

(یوم الثلاثہ،یکم جمادی الاوّل1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 : شمارہ 2

111

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 8۔ جنوری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ جناب علی اختر: ضلع فیصل آباد کو دوسرے شہروں کے ساتھ ملانے کے لئے جناب پرویز الٰہی کے دور حکومت میں دورویہ سڑکیں تعمیر کی گئی تھیں اور ان سڑکوں پر ٹال کی مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی تھی۔ گزشتہ حکومت نے ان تمام سڑکوں پر ٹال ٹیکس لگا دیا اور عوام الناس سے ٹال کی مد میں بھاری رقم وصول کرنا شروع کر دی۔ شہر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے پر عوام کو مالی بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ ان تمام سڑکوں کو ٹال فری کیا جائے۔

2۔ جناب ساجد احمد خان: صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی درندگی اور وحشیانہ کارروائیوں پر سراپا احتجاج ہے اور مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے درجنوں نوجوانوں کی شہادت اور سینکڑوں افراد کو شدید زخمی کئے جانے پر انتہائی دکھ اور شدید الفاظ میں مذمت کا اظہار کرتا ہے۔

112

اس ایوان کی رائے ہے کہ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں مظالم کی انتہا کر کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور پامالی کی انتہا کر دی ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں بڑھتے ہوئے قتل وغارت پر عالمی برادری اور اقوام متحدہ کی خاموشی نہایت افسوسناک ہے۔

اس ایوان کی یہ رائے بھی ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں قتل عام کشمیریوں کی نسل کشی کے مترادف ہے جسے ہر صورت میں روکنا ہوگا۔ پاکستان ہمیشہ ہر فورم پر مسئلہ کشمیر عالمی برادری کے سامنے رکھتا آیا ہے لیکن اقوام متحدہ، او آئی سی اور دیگر بین الاقوامی تنظیموں نے مسئلہ کشمیر کے حل میں سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔

یہ ایوان مقبوضہ کشمیر کی آزادی، تمام شہداء کے درجات کی بلندی اور زخمیوں کی جلد صحتیابی کے لئے دُعاگو ہے۔

یہ ایوان بذریعہ وفاقی حکومت اقوام متحدہ، او آئی سی اور دیگر تمام بین الاقوامی تنظیموں سے مطالبہ کرتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں حالیہ قتل وغارت کو فوری طور پر روکا جائے اور مسئلہ کشمیر کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ترجیحی بنیادوں پر حل کرایا جائے۔

3- **جناب مناظر حسین رانجھا:** اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے کئے گئے اس فیصلے پر پورے ملک کے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے جس میں نیپرا کی جانب سے مختلف بنکوں سے لئے گئے قرض کی مد میں سود جو 20-ارب روپے ہے، کی ادائیگی کے لئے بجلی کے بلوں کی مد میں صارفین سے رقم وصول کی جائے گی۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس فیصلے کو فی الفور واپس لیا جائے۔

4- **محترمہ خدیجہ عمر:** اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری سکولز میں بہتر تعلیمی نتائج کے حصول کے لئے ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ 40 کی جائے تاکہ اساتذہ بہتر طریقے سے پڑھا سکیں اور بچے اچھی طرح سے پڑھ لکھ سکیں۔

5- **جناب محمد صفدر شاکر:** اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت آئندہ گندم کی خریداری کے لئے ایسی پالیسی مرتب کرے کہ زمیندار کو باردانہ کے حصول اور گندم کی سپلائی میں کوئی مشکل درپیش نہ ہو۔

113

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

منگل،8۔جنوری 2019

(یوم الثلاثہ، یکم جمادی الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر21منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

طسٓ تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْقُرْءَانِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿١﴾ هُدًى وَبُشْرَىٰ
لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾ ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُم
بِٱلْءَاخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿٣﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ
أَعْمَٰلَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ ﴿٤﴾ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَهُمْ سُوٓءُ ٱلْعَذَابِ
وَهُمْ فِي ٱلْءَاخِرَةِ هُمُ ٱلْأَخْسَرُونَ ﴿٥﴾ وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى ٱلْقُرْءَانَ مِن
لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ﴿٦﴾

سورة النَّمل آیات 1 تا 6

طسٓ۔ یہ قرآن اور کتاب روشن کی آیتیں ہیں(1)مومنوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے(2)وہ جو نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں(3)جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں ہم نے ان کے اعمال ان کے لئے آراستہ کر دیئے ہیں تو وہ سرگرداں ہو رہے ہیں(4)یہی لوگ ہیں جن کے لئے بڑا عذاب ہے اور وہ آخرت میں بھی وہ بہت بڑا نقصان اٹھانے والے ہیں(5)اور تم کو قرآن(خدائے)حکیم وعلیم کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے(6)

وما علینا الاالبلاغO

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں اک بار صبحِ طیبہ کو
بلا سے پھر میری دنیا میں شام ہو جائے
حضورؐ آپ جو سُن لیں تو بات بن جائے
حضورؐ آپ جو کہہ دیں تو کام ہو جائے
تجلیات سے بھر لوں میں کاسہِ جاں
میرا جو اُن کی گلی میں قیام ہو جائے
حضورؐ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، جناب سمیع اللہ چودھری!

تعزیت

ممبر اسمبلی جناب محمد افضل کی والدہ ماجدہ، وزیر ٹرانسپورٹ جناب محمد جہانزیب خان کھچی اور وزیر سماجی بہبود و بیت المال جناب محمد اجمل کی والدہ ماجدہ کی وفات پر فاتحہ خوانی

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئر مین! ہمارے سینئر پارلیمنٹیرین جناب محمد افضل کی والدہ ماجدہ last week انتقال کر گئی ہیں، وزیر ٹرانسپورٹ جناب محمد جہانزیب خان کھچی اور ہمارے معزز وزیر سماجی بہبود و بیت المال جناب محمد اجمل کی والدہ ماجدہ ہ بھی انتقال کر گئی ہیں۔ مزید باقی جتنے پارلیمنٹیرین کے عزیز و اقارب فوت ہو گئے ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کرائی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، ان تمام کے لئے فاتحہ خوانی کرائی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کرائی گئی)

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئر مین: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات کے بعد میں آپ کو موقع دوں گا۔ جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! انتہائی ضروری ہے، دو منٹ کی بات ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! سوال نمبر 354 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ریسکیو 1122 کی ایمبولینسز کی تعداد اور ادویات کی تفصیلات

***354: محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں ریسکیو 1122 کی کل کتنی ایمبولینسز شہریوں کو سہولیات فراہم کر رہی ہیں؟

(ب) ان ایمبولینسز میں ایمرجنسی کے لئے کون کون سی ادویات موجود ہوتی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ریسکیو 1122 کی ایمبولینسز میں زندگی بچانے والی ادویات میں کمی کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت ریسکیو 1122 کی ایمبولینسز میں مزید جدید ادویات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) لاہور میں 50 ایمبولینسز شہریوں کو سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔

(ب) ان ایمبولینسز میں ایمرجنسی کے لئے پیراسیٹامول 500mg، اسپرین 300mg، اینجیسڈ 0.5mg، کیپٹوپرل 25mg، رنگر لیکٹیٹ 50ml، نارمل سلائین (1000/500ml)، 25 فیصد ڈیکسٹروز واٹر (20ml)، ڈکلوفینک سوڈیم واٹر بیسڈ (75mg/3ml)، ڈائمن ہائیڈرینیٹ (50mg/ml)، ڈیکسامیتھاسون (4mg/ml)، فینرامائن میلیٹ (25mg)، اِپاٹروپیئم برومائیڈ (20ml)، پووی۔ آیوڈین سولیوشن 10 فیصد، (450ml)، پولی مائیسین بی سلفیٹ سکن آئینٹمنٹ ود لینگنوکین (20gm)، لینگنوکین جیل 2 فیصد (15mg)، سرفس ڈِس انفیکٹینٹ سپرے، ایتھائیل کلورائیڈ سپرے۔ (175ml)۔

(ج) یہ درست نہیں کہ ان ادویات میں کوئی کمی کی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! ان ادویات میں ایمر جنسی کی نوعیت، تجربہ اور پری ہاسپٹل ایمر جنسی مینجمنٹ میں جدت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ردوبدل کیا جاتا ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئر مین! میں نے سوال میں پوچھا ہے کہ لاہور میں ریسکیو 1122 کی کل کتنی ایمبولینسز شہریوں کو سہولیات فراہم کر رہی ہیں اور جواب دیا گیا ہے کہ لاہور میں پچاس ایمبولینسز شہریوں کو سہولیات فراہم کر رہی ہیں تو اس میں جز (الف) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا آبادی کے حساب سے حکومت ان ایمبولینسز کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ مزید اس کو ضرورت کے حساب سے جدید سہولتوں سے بھی آراستہ کرنا چاہتی ہے؟

جناب چیئر مین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین! چہرہ تو ادھر کر لیں، مسکرا کر دیکھ تو لیں اور یہ کہہ دیں کہ پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت نہیں ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! اس کا جواب دینے سے پہلے میں انتہائی ادب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں، میری گزارش تو سن لیں۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین! میں تو آپ کی بات سن لوں گا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میری گزارش سن لیں کہ چیئر بھی فرما رہی ہے کہ وقفہ سوالات کے بعد اپنا پوائنٹ آف آرڈر لے آئیں تو آپ وقفہ سوالات کے بعد لے آئیں۔ اب ایسی کون سی ایمر جنسی ہے کہ ابھی اجلاس شروع نہیں ہوا اور آپ نے پہلے پوائنٹ آف آرڈر کر دیا ہے۔

جناب چیئر مین: جناب سمیع اللہ خان! میں آپ کو وقفہ سوالات کے بعد موقع دوں گا آپ تشریف رکھیں۔ اب معزز وزیر قانون کو سن لیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے اور جواب میں عرض کیا گیا ہے کہ اس وقت لاہور میں 50 ایمبولینسز شہریوں کو سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔ اس سلسلے میں محترمہ نے ضمنی سوال کیا ہے کہ کیا لاہور کی آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ایمبولینسز کافی ہیں؟

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ان کا concern درست ہے مگر وسائل کی کمی کے باعث فی الحال یہی ہے لیکن جس طرح محکمہ کو وسائل دستیاب ہو رہے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ ان کی تعداد بھی بڑھائی جائے گی بلکہ میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ریسکیو 1122 کی سہولت کو پنجاب میں extend بھی کیا جا رہا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ عوام کی ضرورت کے مطابق اس کو مزید extend بھی کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب شہباز احمد: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب شہباز احمد! آپ بات کریں۔

جناب شہباز احمد: جناب چیئرمین! میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جھنگ کی تحصیل احمد پور سیال واحد تحصیل ہے جہاں پر ریسکیو 1122 نہیں ہے تو کیا حکومت ہماری تحصیل احمد پور سیال میں ریسکیو 1122 سروس شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر ہاں تو کب تک یہ سروس شروع کی جائے گی؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے درست نشاندہی کی ہے اور اس وقت یہ سروس تحصیل کی سطح پر نہیں ہے تو میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ اس کو تحصیل کی سطح پر extend کیا جا رہا ہے اور انشاءاللہ معزز ممبر کی تحصیل کو بھی اس میں شامل کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد طاہر پرویز! سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ضمنی سوال پر میری بات سن لیں، آج ہوم ڈیپارٹمنٹ کے سوالات ہیں لیکن ہوم سیکرٹری!۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ہوم سیکرٹری گیلری میں available نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد طاہر پرویز! آپ سوال کو continue رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دیتا ہوں کہ سپیشل سیکرٹری ہوم طارق صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، سپیشل سیکرٹری ہوم گیلری میں موجود ہیں۔ بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ جناب محمد طاہر پرویز! continue your question please.

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سپیکر صاحب کی ruling ہے کہ وقفہ سوالات کے دوران متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری موجود ہو گا۔۔۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! House in order کروادیں۔ میں سوال شروع کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، Please order in the House. جو مسائل ہیں ہم ان پر بعد میں بات کر لیں گے۔ پلیز! یہ آخری سوال ہے اس کو end ہونے دیں۔ جناب محمد طاہر پرویز! آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! سوال نمبر 644 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد کی حدود میں تھانہ جات اور چوکیوں سے متعلقہ تفصیلات

*644: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں؟

(ب) فیصل آباد شہر میں امن وعامہ کے لئے کون کون سی پولیس فورس کام کر رہی ہیں؟

(ج) اس شہر میں جرائم کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کی وجوہات کیا ہیں اوران پر قابو پانے میں کیا مشکلات ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) فیصل آباد شہر میں کل 41 تھانہ جات اور پانچ چوکیاں ہیں

(ب) i- پولیس فورس

ii- CTD

iii- پنجاب ہائی وے پولیس

(ج) شہر میں بڑھتے ہوئے کرائم کی سب سے بڑی وجہ کم نفری ہے، شہر کی آبادی زیادہ نفری کم ہے اضافی نفری کی منظوری ہونا ضروری ہے

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! اس میں، میں نے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں جس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ فیصل آباد شہر میں کل 41 تھانہ جات اور پانچ چوکیاں بتائی گئی ہیں تو میرا جز (الف) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے کہ کتنے تھانہ جات کرائے کی عمارتوں میں ہیں اور کتنے تھانہ جات سرکاری عمارتوں میں ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! جز (الف) میں یہ پوچھا گیا ہے کہ فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں تو ہم نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ اب یہ fresh question بنتا ہے کہ کتنے کرائے کی عمارتوں میں ہیں اور کتنے سرکاری عمارات میں ہیں۔ یہ fresh question دیں تو میں اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب فقیر حسین ڈوگر: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد طاہر پرویز! آپ کا مزید کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! جی، بالکل ہے۔

جناب چیئرمین: جناب فقیر حسین ڈوگر! ان کا ضمنی سوال لینے دیں پھر آپ کی بات سنتے ہیں۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! جی، میرا ضمنی سوال ہے لیکن جب House in order ہی نہیں ہے تو میں کیا بات کروں؟

جناب چیئرمین: جی، آپ بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے یہ ضمنی سوال کیا تھا، میں سمجھتا ہوں چونکہ یہ فیصل آباد سے متعلق سوال ہے، یہ تو معزز وزیر قانون کی finger tips پر ہونے چاہئیں۔ یہاں پر ان کا متعلقہ سٹاف موجود ہے یہ ذرا ان سے پوچھ کر ہاؤس کو بتادیں کہ کتنے تھانہ جات کرائے کی عمارتوں میں ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں پھر عرض کرنا چاہوں گا کہ سوال تعداد کے بارے میں پوچھا گیا تھا اور اگر عمارات، کرایہ اور سرکاری عمارات کا پوچھا جاتا تو میں وہ بھی بتادیتا۔

جناب سپیکر! اگر مزید یہ کہتے ہیں کہ جو کرائے پر عمارات ہیں تو وہ کرایہ کتنا ادا کرتی ہیں تو میں وہ بھی بتانے کے لئے تیار ہوں لیکن یہ سوال تو کریں۔ سوال جو تھا میں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اس پر fresh question لے آئیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! دیکھیں، میں نے کوئی ایسا مسئلہ نہیں پوچھا جو معزز وزیر قانون بتانے سے قاصر ہیں لیکن چلیں fresh question بھی آجائے گا۔

جناب چیئرمین!اس میں میرا جز(ج)میں سوال تھا کہ شہر میں بڑھتے ہوئے کرائم کی سب سے بڑی وجہ نفری کی کمی ہے۔شہر کی آبادی زیادہ اور نفری کم ہے۔

جناب چیئرمین!میں تھوڑا ساshare کرنا چاہوں گا کہ جب ہماری مسلم لیگ(ن)کی گورنمنٹ تھی اس وقت ہمیں فیصل آباد کے لئے دو ہزار پولیس ملازمین کی منظوری ملی تھی۔

جناب چیئرمین: آپ ضمنی سوال کی طرف آئیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین!میں ضمنی سوال میں ہی بتانے لگا ہوں کہ فیصل آباد میں دو ہزار کانسٹیبلز بھرتی ہونے تھے ان میں ایک ہزار کانسٹیبلز بھرتی ہو چکے تھے اور ایک ہزار کا ابھیprocess چل رہا تھا لیکن وہ مکمل نہ ہو سکا۔کیا وزیر قانون بتانا پسند کریں گے کہ یہ وہ بھرتی کب تک کر رہے ہیں اور مزید بھرتی کرنے کا ارادہ ہے یا نہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین!معزز ممبر نے افسران کی کمی کے متعلق پوچھا تھا تو میں ان کی تفصیل بتا دیتا ہوں کہ اس وقت فیصل آباد میں انسپکٹرز کیsanctioned strength 90 ہے لیکن اس کےagainst وہاں پر47 انسپکٹرز posted ہیں اور43 انسپکٹرز کی کمی ہے۔اسی طرح سب انسپکٹرزsanctioned 395 ہیں لیکن وہاں پر353 سب انسپکٹرزposted ہیں ان میں42 سب انسپکٹرز کی کمی ہے۔فیصل آباد میں اسسٹنٹ سب انسپکٹرز کیsanctioned strength 728 ہے اور یہ تعداد موجود ہے، ہیڈ کانسٹیبلز کیsanctioned strength 974 ہے لیکن وہاں پر871 ہیں اور103 کی کمی ہے۔فیصل آباد میں کانسٹیبلز کیsanctioned strength 6398 ہے لیکن وہاں پر5975 کانسٹیبلز کام کر رہے ہیں اور403 کی کمی ہے۔

جناب چیئرمین!میں سمجھتا ہوں کہ یہ کمی ان گزشتہ تین مہینوں کی نہیں ہے بلکہ ایک طویل عرصہ سے یہ کمی چلی آرہی ہے اور اس کمی کو دور کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین!میں یہاں معزز ممبر کی خدمت میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ انشاءاللہ تعالیٰ مزید کانسٹیبلز بھرتی کرنے کے عمل کو بھی مکمل کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! دوسری عرض یہ ہے کہ آپ کے علم میں ہے کہ پولیس ڈیپارٹمنٹ میں ایک طویل عرصے سے پروموشنز کا سلسلہ رکا ہوا تھا لیکن ہم وہ بھی کر رہے ہیں تاکہ ان اسامیوں پر تعیناتی مکمل کی جاسکے۔ ہم وسائل کو بھی مد نظر رکھ رہے ہیں لیکن میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کے باوجود جو sanctioned strength ہے اسے پورا کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔ شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز! It should be a last question please. جی، فرمائیں!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے اپنے پہلے ضمنی سوال میں یہی کہا ہے کہ مجھے کوئی time frame دے دیں کہ اس ٹائم تک فیصل آباد میں پولیس میں lower staff کی نفری کو پورا کر لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: آپ اجلاس adjourn ہونے کے بعد معزز وزیر قانون کو مل لیں وہ آپ کو explain کر دیں گے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر سے گزارش کرنا چاہتا ہوں اور میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ ایک ongoing process ہے۔ ہم ان تمام اسامیوں پر تعداد پوری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اسے مکمل کر لیا جائے گا لیکن اگر آپ میرے پاس تشریف لائیں گے تو میں آپ کو exact date بھی بتا دوں گا کہ کانسٹیبلز کب تک بھرتی ہوں گے اور باقی پروموشن کا سلسلہ کب تک مکمل ہو جائے گا۔ میں باقاعدہ اس کی تفصیل آپ کو دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: مجھے بتایا گیا ہے کہ یورپ سے کچھ مہمان سپیکر گیلری میں تشریف رکھتے ہیں۔ ہم انہیں ہاؤس میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا آخری اور تیسرا ضمنی سوال ہے کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کے تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں اور یہ چوتھا سوال ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! آپ ریکارڈ چیک کر لیں یہ میرا تیسرا ضمنی سوال ہے۔ فیصل آباد شہر کی آبادی تقریباً ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے لیکن 41 تھانے ہیں۔ اگر آپ لاہور کی نفری کے ساتھ فیصل آباد کی نفری کاcomparison کریں تو آپ کو ایک بہت بڑاgape نظر آئے گا۔

جناب چیئرمین! میری اس ایوان کے اندر وزیر قانون سے یہ درخواست ہے کہ مہربانی کر کے فیصل آباد کو۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں ضمنی سوال کا حصہ ہی اس ایوان اور جناب کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کیونکہ یہ تمام لوگ اپنے اپنے شہروں کے نمائندے ہیں اور ان کو یہ پتا ہونا چاہئے کہ کون کون سے شہر کے ساتھ کون کون سی زیادتی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں فیصل آباد کی بات کر رہا تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ زیادتی تو پچھلے دور کی ہے۔ ہم تو اب آئے ہیں انشاء اللہ اب یہ زیادتی ختم ہو جائے گی۔ پلیز! آپ ضمنی سوال کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! بہت ساری زیادتیاں ہوئی ہیں کل آپ نے بھی زیادتی کرنے کی کوشش کی تھی لیکن پھر ہم نے برداشت کر کے آپ کو تسلیم کر لیا۔

جناب چیئرمین: آپ کا کوئی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! جی، بالکل میں ضمنی سوال کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! آپ سننا پسند کریں گے تو میں سوال کروں گا۔ کیا وزیر قانون ایوان کے اندر یہ بتانا پسند کریں گے کہ فیصل آباد شہر میں پولیس کی نفری اس کی آبادی کے حوالے سے منظور کی جائے گی؟

جناب شہباز احمد: جناب چیئرمین! موصوف ایسے ہی ٹائم ضائع کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ معزز ممبر کا فیصل آباد سے متعلق بڑا جائز concern ہے وہ گزشتہ دور میں بھی ایم پی اے رہے ہیں۔ Please House in order کیا جائے۔

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز! آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر کا جو فیصل آباد میں لاء اینڈ آرڈر اور وہاں پولیس کی نفری کے حوالے سے جو concern ہے میں اسے appreciate کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! معزز ممبر گزشتہ دس سال سے ایم پی اے ہیں اور وہ اپنے اس فرض کو ادا کرتے ہوئے لوگوں کے مسائل کو اسمبلی کے فلور پر اجاگر کرتے رہے ہیں لیکن یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ وہ اس طرح مسائل کو حل نہ کرا سکے جس طرح ان کو کرانا چاہئے تھا۔

جناب چیئرمین! میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے آپ نے کانسٹیبلز کی بھرتی کے متعلق کہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا process ایک مہینے کے اندر مکمل کر لیں گے یعنی جو آپ نے ادھورا چھوڑا تھا وہ ہم مکمل کریں گے۔

جناب چیئرمین! میں نے پہلے جواب میں بھی کہا تھا کہ نفری میں کمی ابھی کی نہیں ہے بلکہ آپ کے پچھلے دس سالوں سے چلی آ رہی ہے لیکن میں پھر بھی آپ کو assure کراتا ہوں کہ جن جن عہدہ جات پر افسران کا تقرر ہونا ہے اس کے لئے پروموشن کا process شروع کیا گیا ہے اور بھرتیوں کا process بھی شروع کیا گیا ہے اور ہم آپ کو حکومت کی طرف سے یقین دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس بات کی بھرپور طریقے سے کوشش کی جائے گی کہ آپ کے شہر میں آبادی کے تناسب سے افسران کا تقرر کیا جائے۔

جناب چیئرمین: سوالات مکمل ہوئے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جنوبی پنجاب میں بارڈر سکیورٹی فورسز کے بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

14: جناب نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جنوبی پنجاب میں بارڈر سکیورٹی فورسز کہاں کہاں کام کر رہی ہے؟

(ب) فورسز کا سالانہ بجٹ کتنا ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) بارڈر ملٹری پولیس ضلع ڈیرہ غازی خان کے ٹرائبل ایریا میں پنجاب پولیس کی طرز پر ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہے

1- ایف آئی آر درج کرنا

2 - امن وامان قائم کرنا

3 - ملزمان کی گرفتاری وچالان عدالت میں پیش کرنا

4 - سمگلنگ کو کنٹرول کرنا

(ب) بجٹ کی منظوری گورنمنٹ آف پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ہوتی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور میں وی آئی پی افراد کے لئے سکیورٹی پولیس کے اہلکاران کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

71: جناب نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

لاہور میں VIPs افراد کے لئے کتنے سکیورٹی پولیس اہلکار کس کس VIPs شخصیت کے ساتھ تعینات ہیں تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

متعلقہ تفصیل ایوان کی میز رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں جہیز کے قانون پر عملدرآمد سے متعلقہ تفصیلات

121: جناب نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ کے اندر جہیز کی لعنت کو روکنے اور اس کی نمائش کے خاتمہ کے لئے کوئی قانون موجود ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو اس قانون پر کس حد تک عملدرآمد ہو رہا ہے؟

(ب) اس قانون کے تحت سال 2017-18 میں اب تک کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں ان کی مکمل تفصیل مہیا کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) The dowry and bridal gift (Restriction) Act, 1976. قانون موجود ہے عملدرآمد ہو رہا ہے۔

(ب) اس قانون کے تحت سال 2017-18 میں کوئی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

صوبہ کے اندر سال 2017-18 کے دوران معصوم بچوں/خواجہ سراؤں پر تشدد کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

123: جناب نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں سال 2017-18 کے دوران معصوم خواجہ سرا، بچوں پر تشدد کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) ان میں سے کتنے مقدمات کے ملزمان کو سزا دلوائی جا چکی ہے؟

(ج) مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) صوبہ میں سال 2017-18 کے دوران بچوں پر تشدد کے 72 مقدمات درج ہوئے جبکہ خواجہ سراؤں پر تشدد کے 09 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ب) بچوں پر تشدد کے 72 مقدمات میں سے 61 مقدمات چالان ہوئے جو زیر سماعت عدالت ہیں۔ تاحال کسی مقدمہ میں سزا نہ ہوئی ہے اور خواجہ سراؤں پر تشدد کے 09 مقدمات میں سے چھ مقدمات چالان ہوئے جو عدالت میں زیر سماعت ہیں، ان میں سے بھی کسی مقدمہ میں سزا نہ ہوئی ہے۔

(ج) ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومت بھرپور اقدامات اُٹھا رہی ہے۔

لاہور: تھانہ نواں کوٹ اور تھانہ گلشن راوی میں درج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

163: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مورخہ 15-اپریل 2018 سے اب تک تھانہ نواں کوٹ اور تھانہ گلشن راوی لاہور میں 324/34 اور 337 F3 کی کتنی ایف آئی آر درج ہوئیں، تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے اشتہاری قرار پائے، تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؟

(ج) پولیس نے ان اشتہاریوں کو گرفتار کرنے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور ان کو کب تک گرفتار کرلے گی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) مورخہ 15-اپریل 2018 سے اب تک تھانہ نواں کوٹ میں زیر دفعہ 324/34 کے کل تین مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں 337/F3 کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے اور گلشن راوی تھانہ میں مورخہ 15- اپریل 2018 سے اب تک 324/34 اور 337/F3 کا کوئی بھی مقدمہ درج رجسٹر نہ ہوا ہے۔

(ب)

نام تھانہ	مقدمہ نمبر	ملوث ملزمان	گرفتار ملزمان	بقایا	اشتہاری ملزمان	کیفیت
نواں کوٹ	504/18	01	-	01	-	زیر تفتیش ملزم برضمانت عبوری ہائی کورٹ
نواں کوٹ	156/18	02	02	-	-	چالان 17.09.2018
نواں کوٹ	1010/18	01	-	01	-	زیر تفتیش ملزم برضمانت عبوری ہائی کورٹ

(ج) مذکورہ بالا مقدمات میں کوئی ملزم اشتہاری قرار نہ پایا ہے۔

لاہور کی سڑکوں پر ٹریفک جام اور سٹی ٹریفک پولیس کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

184: چودھری اشرف علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور کے چوکوں، چوراہوں اور چھوٹی بڑی سڑکوں پر اکثر ٹریفک جام رہتی ہے۔ جس سے شہریوں کو سخت دشواری اور پریشانی کا سامنا رہتا ہے؟

(ب) سٹی ٹریفک پولیس لاہور ٹریفک کی روانی یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) سٹی ٹریفک پولیس لاہور کے کن کن ملازمین کے خلاف یکم جنوری 2016 سے آج تک کرپشن، بدعنوانی، رشوت ستانی، غفلت، لاپرواہی، غیر حاضری اور اختیارات کے ناجائز استعمال، شہریوں پر تشدد اور مس کنڈکٹ وغیرہ کی شکایات موصول ہوئیں۔ ان شکایات کی روشنی میں کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(د) سٹی ٹریفک پولیس کے پاس کتنی، کون سی گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں موجود ہیں مذکورہ گاڑیوں پر گزشتہ دو سال میں پٹرول اور مرمت کی مد میں کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) لاہور شہر میں ٹریفک جام کا کوئی واقعہ پچھلے کئی سالوں سے رونما نہ ہوا ہے حالانکہ پچھلے ہفتے میں مولانا عبدالوہابؒ کے جنازے میں یکمشت تقریباً ایک ملین کے قریب لوگ شرکت کے لئے آگئے لیکن ٹریفک جام نہیں ہوئی تھی۔ ہاں! البتہ یہ بات درست ہے کہ مختلف جگہوں پر مختلف اوقات میں مختلف وجوہات کی بنیاد پر ٹریفک کارش ہوجاتا ہے جس کی بابت سٹی ٹریفک پولیس لاہور ایک منظم پلان کے تحت ٹریفک کو رواں رکھتی ہے جس میں ذیل امور قابل ذکر ہیں۔

(1) کسی بھی متوقع لاء اینڈ آرڈر صورتحال (جلوس اور ریلیاں سکیورٹی وجوہات کسی بھی قسم کے حادثات) کی وجہ سے ٹریفک کی روانی کے لئے متبادل ڈائیورشن پلان تیار کیا جاتا ہے، لوگوں کی آگاہی کے لئے بذریعہ میڈیا تشہیر کی جاتی ہے۔

(2) جس ایریا میں ٹریفک پرابلم کی اطلاع موصول ہو وہاں پر فوری اضافی نفری تعینات کی جاتی ہے۔

(3) ٹریفک کو مینول طریقے سے ریگولیٹ کیا جاتا ہے۔

(4) فوری طور RASTA موبائل ایپلیکیشن کے ذریعے تقریباً ڈیڑھ لاکھ سے زائد users کو پیغام پہنچا دیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ سٹی ٹریفک پولیس، لاہور بڑے سکولز، ادارے ودیگر اہم مقامات جہاں روٹین کی بناء پر رش ہوتا ہے مستقل بنیادوں پر ڈیوٹی لگائی جاتی ہے کیونکہ وہاں ٹریفک کو رواں رکھنے کے لئے ٹریفک ڈیوٹی کے علاوہ کوئی دیگر امر کارآمد نہ ہوتا ہے جیسا کہ نیازی شہید انٹر چینج سے بذریعہ بابو صابو موٹر وے تک رسائی کے لئے گلشن راوی چوک تک بند روڈ پیچھے سے چار لین میں ٹریفک آرہی ہوتی ہے لیکن گلشن راوی سے آگے سڑک دو لین میں ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے بند روڈ پر رش ہو جاتا ہے اور ٹریفک پولیس کے پاس اس کا کوئی حل نہ ہے ماسوائے ٹریفک کو مینول ریگولیٹ کرنے کے۔ اس کے علاوہ شاہکام چوک میں دونوں سائیڈوں سے دورویہ ٹریفک آتی ہے لیکن چوک میں کراسنگ کے لئے صرف سنگل لین ہے جس کی وجہ سے رش بن جاتا ہے اس کے ساتھ کئی ایسی دیگر وجوہات ہیں جیسا کہ اسمبلی اجلاس کے دوران ایجرٹن روڈ اور کوپر روڈ پر مال روڈ سے کراسنگ کو سکیورٹی وجوہات کی بنیاد پر بند کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے رش بنتا ہے لیکن ٹریفک جام نہ ہوتی ہے اس کے علاوہ کئی مہینوں سے واسا کا پانی اک موریہ پل، بند روڈ شیراکوٹ ودیگر جگہوں پر گٹروں سے ابلنے کی وجہ سے ٹریفک کی روانی متاثر کر رہا ہے، تجاوزات کی بھرمار اور پارکنگ پلازوں کی کمی بھی ٹریفک کے رش کی وجہ بنتی ہے، علاوہ ازیں سٹی ٹریفک پولیس لاہور نے شہریوں کی سہولت اور راہنمائی کی خاطر نہ صرف ایک ویب سائٹ (www.ctpl.gop.pk) بلکہ ہیلپ لائن-15 بھی متعارف کروائی

ہوئی ہے جبکہ ایک ریڈیو چینل (FM88.6) بھی گاہے بگاہے شہریوں کو ٹریفک کی صورتحال کے متعلق راہنمائی کرتا ہے۔

(ب) سٹی ٹریفک پولیس لاہور نے مصروف شاہراہوں کی ٹریفک کی روانی کو بہتر بنانے اور رش آور پوائنٹ پر بروقت مدد کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے 35 انسپکٹرز پر مشتمل روڈ فسیلیٹیشن یونٹ قائم کیا ہے جن کا کام ہی صرف اور صرف مین سڑکوں پر ٹریفک کی روانی کو یقینی بنانا ہے اس کے علاوہ تجاوزات جو سب سے بڑی رکاٹ ہیں ٹریفک کی روانی میں ان کے خلاف رواں برس میں 960 ایف آئی آر درج کروائی ہیں لوگوں کو ٹریفک کی آگاہی کے لئے 75 سیمینار کا انعقاد کیا ہے، 5 لاکھ سے زائد بروشرز تقسیم کئے ہیں۔ معاون اداروں کے ساتھ مل کر انجینئرنگ پلان اور پارکنگ کی بہتری کے لئے اقدامات بروئے کار لائے جارہے ہیں۔

(ج) سٹی ٹریفک پولیس لاہور میں سال 2016 سے آج تک misconduct اور دیگر وجوہات کی بناء پر 3513 ملازمین کو سزائیں دی گئی ہیں۔

(د) سٹی ٹریفک پولیس کے پاس ٹوٹل 1491 گاڑیاں ہیں جن میں سے 32 کلٹس، پانچ بریک ڈاؤن، چار ٹرک، ایک لرنر وین، تین موبائل کنٹین، آٹھ بسیں، دو وین، 29 لفٹر، گیارہ پک اپ سنگل کیبن، بارہ سنگل کیبن ویگو، 14 ڈبل کیبن ویگو، چھ جیپیں، ایک کار XLI، 1027 موٹر سائیکلز CC-125، 331 عدد موٹر سائیکلز CC-250 جبکہ تین عدد CC-750 موٹر سائیکلز اور ایک عدد CC-1300 وٹر سائیکل ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ درج بالا ٹرانسپورٹ میں سے 99 فیصد ٹرانسپورٹ 13 سال پرانی ہے اور اپنی عمر سے زیادہ چل چکی ہیں۔

گزشتہ دو سال میں ان پر پٹرول کی مد میں 214.8631 ملین اور ریپیئرنگ کی مد میں 42.28 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

ساہیوال: ریسکیو 1122 کمپلیکس کے قیام اور آپریشنل ہونے سے متعلقہ تفصیلات

187: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ریسکیو 1122 کمپلیکس ضلع ساہیوال کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے مگر یہ سٹیشن عملی طور پر آپریشنل نہیں ہوا؟

(ب) کب تک مکمل طور پر مذکورہ سٹیشن آپریشنل ہو جائے گا، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) مالی سال 17-2016 میں اس منصوبے کا PC-1 بنایا گیا تھا جس کی منظوری محکمہ داخلہ کی ڈیپارٹمنٹل سب کمیٹی (DDSC) نے مورخہ 20.02.2017 کو دی اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس منصوبے کو 18-2017 (ADP) میں شامل کیا جائے لیکن حکومت نے اس منصوبے کو مذکورہ ADP میں شامل نہ کیا جس کی وجہ سے منصوبے پر عملدرآمد نہ ہو سکا۔

(ب) مذکورہ منصوبے کو موجودہ ADP میں شامل کئے جانے کے بعد ہی اس منصوبے کا باقاعدہ آغاز کیا جا سکے گا۔

لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کے بجٹ اور جرائم میں کمی سے متعلقہ تفصیلات

275: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور سیف سٹی پراجیکٹ شروع ہونے سے اب تک جرائم میں کتنی کمی آئی؟

(ب) مالی سال 19-2018 میں لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے اور اس میں سے کتنا اب تک استعمال ہوا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ادارہ ہذا کے پاس کوئی ریکارڈ میسر نہ ہے جو کہ معزز ایوان کے سامنے پیش کیا جا سکے جس سے معزز ایوان کو جرائم کی روک تھام میں کمی کے تناسب کا درست علم ہو سکے ادارہ ہذا قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لئے بطور مدد گار، معاون اور سہولت کار کے طور پر بنایا گیا ہے، جس کا واضح ثبوت اس ایوان ہذا سے منظور اور جاری شدہ قانون پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی ایکٹ 2016 ہے، معزز ایوان کو یہ گوش گزار کرنا چاہتے ہیں کہ ادارہ ہذا اپنے کارہائے منصبی اور خدمات انتہائی احسن طریقہ سے سرانجام دے رہا ہے جس سے نہ صرف عوام الناس بلکہ معزز ایوان بھی بخوبی واقف ہے۔ جس کا منہ بولتا ثبوت لاہور میں ٹریفک کی مسلسل روانی اور لوگوں کا ٹریفک قوانین کی سختی سے پابندی اور پاسداری ہے مختلف جائزوں میں کئی اداروں اور تنظیموں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ادارہ ہذا میں موجود جدید کیمروں کی مدد سے نہ صرف سر راہ جرائم کی تعداد میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے بلکہ دہشتگردی میں مطلوب اور مشکوک افراد کی نشاندہی اور کامیاب گرفتاری بھی عمل میں لائی گئی ہے، ہم معزز ایوان کو یہ بتاتے ہوئے بہت فخر محسوس کر رہے ہیں کہ ادارہ ہذا نہ صرف ٹریفک کے قوانین کی پاسداری بلکہ قانون سے مفرور ملزمان، گھر سے لاپتا افراد اور جرائم میں استعمال اور چوری شدہ گاڑیوں کی نشاندہی کے لئے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی مدد کر رہا ہے اور لاتعداد مقدمات میں جدید آلات اور کیمرہ جات کی مدد سے واضح شہادت فراہم کر چکا ہے جو کہ جرائم میں صحیح اور واقعی مجرم کی نشاندہی میں معاون اور مدد گار رہا ہے کیونکہ تنظیم ہذا نئی بنی ہے اس لئے تاحال یہ بتانا ممکن نہیں کہ مکمل جرائم میں کس حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔ تاہم سٹی پولیس اس بارے میں بہتر تجزیہ فراہم کر سکتی۔

معزز ایوان کو یہ گوش گزار کیا جاتا ہے کہ ادارہ ہذا میں 15 کی کل کالز سال 2017 میں 3,539,198 موصول ہوئیں جبکہ 2018 میں اب تک موصول ہونے والی کالز کی تعداد 3,801,513 ہے جن میں سے 2017 میں 309,269 اور 2018 میں 384,330 کالز کو متعلقہ محکموں کو بابت کارروائی بھجا گیا۔ لوگوں کا اس ادارہ کی طرف رجوع اس

بات کی عکاسی ہے کہ لوگ اس ادارہ پر اعتماد کرتے ہوئے اپنی مشکلات پر بروقت قابو پانے کے لئے 15 پر کال کرتے ہیں، جس پر فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے

ہم معزز ایوان کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ دنیا میں جہاں بھی سیف سٹیز طرز کے ادارے کا قیام عمل میں لایا گیا ہے ان شہروں میں ابتدائی سالوں میں جرائم میں کمی دیکھنے میں آتی ہے، ادارہ ہذا پرُعزم ہے کہ آنے والے سالوں میں نہ صرف لاہور بلکہ دیگر شہروں میں بھی اللہ کی مدد عوامی حکومت کی راہنمائی اور تعاون سے اس پراجیکٹ کے باعث جرائم میں خاطر خواہ کمی دیکھی جائے گی تاہم جس وقت تک ایف آئی آر کا اندراج یقینی نہیں بنایا جاتا حتمی طور پر کمی کی بابت یقینی رائے دینا ممکن نہیں ہو گا۔

(ب) مالی سال 19-2018 میں پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کے لئے 306 ملین روپے مختص کئے گئے جبکہ 102 ملین روپے جاری کئے گئے۔

لاہور PPIC3 سنٹر کو 3000 ملین روپے مختص کئے گئے جبکہ 997 ملین روپے جاری کئے گئے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سندھو صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

نیشنلائز کئے گئے مرے کالج سیالکوٹ اور گارڈن کالج راولپنڈی کی جائیدادیں اصل مالکان کے حوالے کرنے کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں معزز وزیر قانون اور وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور اور پورے ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں چونکہ اس سے پاکستان کی پوری اقلیتوں کا concern ہے حتیٰ کہ ہمارے پاکستان کی اقلیتوں کے جو لوگ باہر رہتے ہیں ان کا بھی concern ہے۔

جناب چیئرمین!ہم نے پچھلی گورنمنٹ میں مرے کالج سیالکوٹ اور گارڈن کالج راولپنڈی کے حوالے سے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا جس کے بعد اس کی پانچ چھ میٹنگز بھی ہوئیں۔ بھٹو صاحب نے جو ادارے نیشنلائز کئے تھے اس بارے میں سپریم کورٹ کے فل بنچ کی ججمنٹ ہے کہ پراپرٹیز قبضے میں نہیں لی جاسکتیں بلکہ صرف ایڈمنسٹریشن handover کی جاسکتی ہے۔

جناب چیئرمین!میں سپریم کورٹ کے فل بنچ کی وہ ججمنٹ بھی وزیر قانون کو دے دیتا ہوں کہ صرف ایڈمنسٹریشن نیشنلائز کی جاسکتی ہے ادارے یا پراپرٹی نیشنلائز نہیں کئے جاسکتے۔اس پر لاء ڈیپارٹمنٹ نے بڑا positive جواب دیا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ بالکل درست ہے۔سپریم کورٹ کی اس ججمنٹ پر دو دفعہ review بھی ہوا لیکن وہ بھی خارج ہو گیا لہٰذا وزیر قانون اور وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور سے استدعا ہے کہ میں نوٹیفکیشن اور ججمنٹ آپ کو دے دیتا ہوں اور اس کا ریکارڈ وزیر قانون کے آفس میں ہے اور اس کی ایک کاپی وزارت انسانی حقوق و اقلیتی امور اور ایک کاپی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں بھی موجود ہے۔

جناب چیئرمین!میری humble submission ہو گی کہ اگر اسے expeditious کر لیا جائے اور ہمارے یہ ادارے جو ہماری پراپرٹی ہیں جن کے بارے میں سپریم کورٹ کے فل بنچ کورٹ کی ججمنٹ بھی ہے کہ Administration can be nationalized but not the property اسے تھوڑا جلدی کر لیا جائے اور ہمارے ادارے واپس کئے جائیں چونکہ ایجوکیشن اور ہیلتھ میں ہماری مینارٹی کا بہت contribution ہے۔

جناب چیئرمین!وزیر قانون کا تجربہ بھی ہے اور ان کو پتا بھی ہے،میں ججمنٹ بھی ان کو دے دیتا ہوں۔میری گزارش ہے کہ ذرا اسے speed up کر دیا جائے تاکہ ہمارے یہ ادارے واپس ہو جائیں۔شکریہ

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب اعجاز مسیح): جناب چیئرمین!یہ معاملہ ہمارے علم میں already ہے اور 23-دسمبر 2018 کے کرسمس ڈنر میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار بھی اس بارے میں اعلان کر چکے ہیں۔مرے کالج سے متعلق لوگوں،رنگ محل سکول کی انتظامیہ،گارڈن کالج کی انتظامیہ اور بشپ صاحبان سے ہماری اس حوالے سے میٹنگز ہو چکی

ہیں۔ آج جناب یاسر ہمایوں تشریف نہیں لائے لیکن ہماری اُن سے بھی ایک میٹنگ ہو چکی ہے۔ یہ process جاری ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ جلد ہی اس بارے میں فیصلہ ہو جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! معزز ممبر خلیل طاہر سندھو نے جو معاملہ point out کیا ہے اس بارے میں عرض کروں گا کہ یہ نوٹیفکیشن 2015 میں جاری ہوا تھا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اس سے پہلے 2002 سے لے کر 2007 تک جب جناب پرویز الٰہی کی حکومت تھی تو اُس وقت ایف سی کالج کو واپس کیا گیا اور اسے یونیورسٹی کا درجہ بھی دیا گیا تھا۔ آج ایف سی کالج صوبہ میں one of the best institutions ہے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پچھلی حکومت میں بہت سے معاملات delay ہوتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ 2015 کا نوٹیفکیشن ہے اگر سابقہ حکومت اس پر عملدرآمد کر جاتی تو آج ان کی نیک نامی ہوتی لیکن میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اسی نوٹیفکیشن کو own کرتے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ انتہائی مختصر عرصہ میں اس پر عملدرآمد کروائیں گے۔

جناب ظہیر اقبال: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جناب ظہیر اقبال! آپ بات کر لیں۔ But it should be short.

جناب ظہیر اقبال: جناب چیئرمین! میرا تعلق اس شہر سے ہے کہ جس میں آج سے چند روز پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اپنی پوری صوبائی کابینہ کے ساتھ تشریف لے گئے تھے۔ میں اُن کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بہاولپور کی عوام کو رونق بخشی، وہاں پر انہوں نے اپنے قدم رنجہ فرمائے اور ساتھ ہی ساتھ ان کی طرف سے بہاولپور کی عوام کے منہ پر ایک زوردار طمانچہ بھی مارا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جناب ظہیر اقبال! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں اس لئے تقریر نہ کریں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب چیئرمین! آپ میری بات تو سُن لیں۔ میں سات گھنٹے کا سفر کر کے آیا ہوں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کی طرف سے بہاولپور کی عوام کے منہ پر جو زوردار طمانچہ مارا گیا ہے اس کی شدت اور درد ساتھ والے اضلاع کے لوگوں نے بھی محسوس کیا ہے۔ صوبائی کابینہ کا اجلاس بہاولپور میں ہونا چاہئے تھا اور وزیر اعلیٰ کا یہ صوابدیدی اختیار ہے لیکن

صوبائی کابینہ کے اجلاس کی آڑ میں سردیوں کی چھٹیاں منانے کا جو منصوبہ بنایا گیا وہ انتہائی قابل مذمت ہے۔

جناب چیئرمین: جناب ظہیر اقبال! آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار محترمہ سین گل خان کی ہے لیکن انہوں نے اپنی تحریک التوائے کار کو withdraw کر لیا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب محمد ارشد ملک کی ہے۔

جناب ظہیر اقبال: جناب چیئرمین! آپ میری پوری بات تو سُن لیں۔

جناب چیئرمین: جناب ظہیر اقبال! آپ کو میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دیا اور آپ اپنی بات کر چکے ہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر نہیں ہو سکتی۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ Order please. Order in the House. جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنی تحریک پیش کریں۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ہاؤس کو in order کریں تو پھر میں اپنی تحریک التوائے کار پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شاید جناب محمد ارشد ملک! اپنی تحریک التوائے کار پیش نہیں کرنا چاہتے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 212 جناب مہندر پال سنگھ کی ہے۔ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

پنجاب کے تعلیمی اداروں میں اقلیتی طلباء کے لئے پانچ فیصد کوٹا مختص کرنے کا مطالبہ

جناب مہندر پال سنگھ: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب بھر کے تمام تعلیمی اداروں میں مذہبی اقلیتوں کے طالب علموں کے لئے پانچ

فیصد کوٹا مختص کیا جائے تا کہ مذہبی اقلیتوں کی حوصلہ افزائی ہو سکے اور ان کے بچے تعلیمی اداروں میں داخلہ لے کر ملک کے مستقبل کی بہتری کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

جناب چیئر مین: ٹھیک ہے۔ جناب مہندر پال سنگھ کی تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 211 جناب محمد ارشد ملک کی ہے۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں اپنی تحریک التوائے کار پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تھا اور آپ نے جناب مہندر پال سنگھ کو فلور دے دیا۔

جناب چیئر مین: جناب محمد ارشد ملک! پہلے میں نے آپ کو floor دیا تھا لیکن آپ دوسری طرف متوجہ ہو گئے۔ چلیں، آپ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

کمیر شریف (ساہیوال) کے مین بازار میں
ناجائز قابضین سے دکانیں و پلازے واگزار کرانے کا مطالبہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "نیوز ون چینل" کی خبر کے مطابق ضلع ساہیوال میں حکومت پنجاب کا جاری تجاوزات کا آپریشن ایک احسن اقدام ہے لیکن اگر اقرباء پروری یا میرٹ و قانون سے ہٹ کر سیاسی و پارٹی وابستگی کے پہلو کو مد نظر رکھ کر آپریشن کیا جائے گا تو یہ ایک افسوسناک امر ہے۔

جناب چیئرمین! گزشتہ دنوں ضلع ساہیوال کے حلقہ L-9/119 اور کمیر شریف میں ناجائز قابضین کے خلاف آپریشن کرتے ہوئے 50 ایکڑ اراضی واگزار کروائی گئی جو کہ قابل تحسین اقدام ہے مگر اس کے ساتھ قابل تشویش امر یہ ہے کہ اسی حلقہ کے علاقہ کمیر شریف جو کہ ایک میونسپل کمیٹی ہے وہاں پر مین بازار کمیر شریف و دیگر ملحقہ علاقہ جات و بازاروں میں کچھ بااثر افراد نے قبضہ کیا ہوا ہے اور وہاں پر کمرشل دکانیں و پلازے بنا رکھے ہیں لہٰذا جناب سے استدعا ہے کہ میرے اس حلقہ کے علاقہ کمیر شریف میونسپل کمیٹی کے مین بازاروں و دیگر اہم علاقہ جات و بازاروں پر جتنے بھی لوگ سرکاری اراضی پر چاہے وہ کمرشل و نان کمرشل، زرعی یا سکنی ہے ناجائز قابض ہیں اور ان کا تعلق جس سیاسی پارٹی سے بھی ہے بلا تفریق آپریشن کر کے سرکاری اراضی واگزار کروائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں معزز ممبر کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے چیف منسٹر پنجاب کے انسداد تجاوزات وژن کو سراہا ہے۔ چیف منسٹر پنجاب نے صوبہ پنجاب میں ایک انسداد تجاوزات مہم شروع کی ہوئی ہے اور معزز ممبر جناب محمد ارشد ملک نے اس کو سراہتے ہوئے خود اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ اُن کے حلقہ سے بھی تجاوزات ختم کروائی جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری موجودہ حکومت کا یہ initiative انتہائی دُور رَس نتائج کا حامل ہے۔

جناب چیئرمین! اس میں کوئی شک نہیں کہ طویل عرصہ سے سرکاری اراضی پر قبضہ کرنا ایک معمول بن گیا تھا۔ وزیراعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کی حکومت کو اس بات کا credit جاتا ہے کہ اس نے لاکھوں ایکڑ اراضی جو کہ ناجائز قابضین کے قبضہ میں تھی کو واگزار کروایا ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ سرکاری یا غیر سرکاری اراضی پر قبضہ کرنے کے اس عمل کو سیاسی پشت پناہی حاصل تھی اور کچھ لوگوں نے innocently بھی ایسا کیا ہوا تھا۔ جس طرح معزز ممبر نے خود فرمایا ہے کہ ناجائز قابضین کے خلاف بلا تفریق اور بلاامتیاز کارروائی کی جائے تو میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ بلا تفریق اور بلا امتیاز کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین! یہاں میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اس انسداد تجاوزات مہم کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے یعنی سرکاری اراضی پر قبضے کو واگزار کروایا جائے گا اور کچھ شہروں میں دُکانوں کے آگے جو چھوٹی چھوٹی تجاوزات ہیں ان کو بھی ختم کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! اس انسداد تجاوزات مہم کو look after کرنے کے لئے ہم نے متعلقہ ڈپٹی کمشنر صاحبان کو اختیار دیا تھا کہ اگر کہیں پر کوئی complaint آتی ہے یا کوئی شخص یہ محسوس کرتا ہے کہ اُس کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے تو وہ وہاں پر کارروائی کریں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری حکومت نے بلاامتیاز و بلا تفریق کارروائی کی ہے، تجاوزات کو remove کر رہے ہیں، عوام اس بات کو سراہ رہے ہیں اور حزب اختلاف بھی اس بات کو سراہ رہی ہے۔

جناب چیئرمین! معزز ممبر نے جس تحصیل کے حوالے سے point out کیا ہے وہاں پر بھی یہ مہم چلائی جائے گی۔ اگر معزز ممبر کسی خاص زمین پر قبضہ یا تجاوزات کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں تو یہ مجھے بتائیں انشاءاللہ تعالیٰ کسی شخص کو بھی، خواہ اُس کا تعلق حکومت سے ہو یا حزب اختلاف سے ہو یا کوئی شخص کسی انتظامی عہدے پر فائز ہو، انشاءاللہ تعالیٰ کسی سے کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی اور سرکاری اراضی کو واگزار کرایا جائے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 214/18 محترمہ مومنہ وحید کی ہے۔ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

راولپنڈی کی خاتون کے گھر زبردستی
گھسنے والے مسلح شخص کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ

محترمہ مومنہ وحید: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ راولپنڈی میں واصف عباسی نامی شخص نے اپنی دولت اور بدمعاشی کے نشے میں قوم کی ایک بیٹی کو بار بار فون کر کے تنگ کرنے سے منع کرنے پر اس کے گھر میں داخل ہو کر ظلم کی انتہا کر دی۔ واصف ناجائز اسلحہ لے کر قوم کی اس بیٹی کے گھر زبردستی گھس گیا اسے غلیظ اور ناقابل بیان گالیاں دیں اور پسٹل کے بٹ مار کر تشدد کیا۔ یہ درندہ صفت انسان تشدد کرنے کے دوران قوم کی بیٹی سے ناکردہ جرم کی بار بار معافی مانگنے کے لئے کہتا رہا۔ یہ تمام مناظر کیمرے کی آنکھ نے محفوظ کر لئے ہیں جس کی وجہ سے مجرم کی اصلیت عوام کے سامنے آگئی ہے۔ پنجاب اسمبلی نے خواتین کو ان کے کام کرنے کے مقام پر ہراساں کرنے سے بچاؤ کے لئے The Protection against Harassment of Women at the Workplace Act 2010 بنایا ہوا ہے لیکن اس واقعہ سے تو ایسے لگتا ہے کہ کوئی بھی شہری اپنے گھروں میں بھی محفوظ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ خواتین کے احترام اور ان کا معاشرے میں مقام، حیثیت اور عزت کو محفوظ اور برقرار رکھنے کے لئے بھی The Punjab Commission on the Status of Women Act 2014 جیسا قانون موجود ہے لیکن اس وقوعہ نے ان قوانین کی عملداری اور پاسداری پر بھی سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔

جناب چیئرمین! اب صوبہ پنجاب میں تحریک انصاف کی حکومت ہے اور قوم کی بیٹی کو ملنے والا انصاف پنجاب کی خواتین کے حقوق کی جانب پہلا قدم ہوگا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ محترمہ نے انتہائی اہم issue کو highlight کیا جس پر میں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ کسی بھی شخص یا خاتون سے کوئی زیادتی ہوئی ہے انشاءاللہ تعالیٰ ہم اُس کا ازالہ کریں گے اور ہونا بھی چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک التوائے کار نہیں بنتی۔ اگر محترمہ ابھی بھی مجھے اُس خاتون کی طرف سے ایک application دے دیں تو میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ نہ صرف پرچہ درج کیا جائے گا بلکہ ملزم کو گرفتار کر کے قانون کے مطابق قرار واقعی سزا دلوائی جائے گی۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 215/18 چودھری اشرف علی کی ہے۔ جی، اپنی تحریک پیش کریں۔

گنگارام ہسپتال کی بچہ ایمرجنسی میں ڈاکٹرز کی عدم توجہ سے بچے کی ہلاکت

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" کی اشاعت مورخہ 23-نومبر 2018 کی خبر کے مطابق گنگارام ہسپتال کی بچہ ایمرجنسی میں ڈاکٹرز کی عدم توجہ اور درست تشخیص نہ کرنے کے باعث چھ ماہ کا بچہ جان کی بازی ہار گیا۔ تفصیلات کے مطابق بند روڈ کا رہائشی شہزادہ عثمان مورخہ 18-نومبر 2018 کی رات تقریباً 12:00 بجے کے قریب اپنے بچے کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے گنگارام ہسپتال کی ایمرجنسی میں لایا۔ ڈاکٹرز نے اُن کو دوائی لکھ کر دی اور وہ گھر لے کر آ گئے۔ جیسے ہی ہسپتال انتظامیہ / ڈاکٹرز کی لکھی ہوئی دوائی بچے کو پلائی اس کے ٹھیک پندرہ منٹ کے بعد بچے کی طبیعت مزید خراب ہونا شروع ہو گئی۔ لواحقین اُسی وقت دوبارہ ہسپتال لے کر آئے۔ جہاں پر موجودہ ڈاکٹرز نے توجہ نہ دی اور لیڈی ڈاکٹرز نے بھی غلط دوائی لکھی اور توجہ نہ دینے کی وجہ سے بچہ جان کی بازی ہار گیا جبکہ ہسپتال انتظامیہ نے ابھی تک ذمہ داران کے خلاف کوئی قانونی کارروائی

عمل میں نہ لائی ہے اور لواحقین کو ابھی تک انصاف فراہم نہ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے لواحقین میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن:

(محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے صحیح فرمایا۔ یہ ایک سانحہ پیش آیا اور ہسپتال انتظامیہ نے 19-11-2018 کو اس واقعہ کا باقاعدہ نوٹس لے کر سینئر ممبران سے انکوائری کی۔ انکوائری کے مطابق ہسپتال میں جب بچے کو لایا گیا تو ہاؤس آفیسر نے اُس کو دیکھا لیکن اُس ہاؤس آفیسر نے کسی سینئر ڈاکٹر سے رابطہ کئے بغیر اُس کو دوائی دے کر بچے کو گھر بھجوا دیا۔ اُس کے دو گھنٹے بعد جب بچے کو دوبارہ ہسپتال لایا گیا تو He was received dead on arrival اُس واقعہ کی انکوائری کی details ساتھ لگا دی گئی ہیں۔ واقعہ کی انکوائری کرنے کے بعد ایکشن لیا گیا اور اُس ڈاکٹر کی ملازمت ختم کر دی گئی۔

> Because of this incident which has happened, it was very sad and should not have happened. Recommendations have been given that no child will be discharged from the hospital until and unless, a senior consultant has seen the patient, the babies should not be discharged from there.

جناب چیئرمین! اس پر باقاعدہ ایکشن لے کر کمیٹی کی شفارشات سامنے آئی ہیں۔ اُس ڈاکٹر پر یہ بھی شکایت تھی کہ شاید وہ موبائل فون پر مصروف تھی تو اُس انکوائری کمیٹی کی سفارشات کے مطابق Mobile phones are not allowed during duty hours except in emergency cases.

جناب چیئرمین! میں یہاں پر مزید یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جب یہ واقعہ ہوا تو وہاں ایک لڑائی جھگڑا بھی ہوا جس کی وجہ سے مار پیٹ بھی ہوئی۔ اس ساری situation سے بچنے کے لئے یہ سفارشات دی گئی ہیں۔

House Officer should not be allowed to discharge the patient without informing the seniors. Security guards should be active during the duty hours and should be able to handle, in case such situation arises and Senior Registrar should be available in Pediatric Emergencies for this purpose. I am very sorry that this incident happened.

جناب چیئر مین! کیونکہ یہ بہت تکلیف دہ چیزیں ہوتی ہیں۔ ہم نے اس کے اوپر ایکشن بھی لے لیا ہے اور ہم آئندہ سے پورا دھیان رکھیں گے کہ اس طرح کا واقعہ کبھی نہ ہو۔

جناب چیئر مین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر217/18 شیخ علاؤالدین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر218/18 بھی شیخ علاؤالدین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر219/18 بھی شیخ علاؤالدین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر222/18 بھی شیخ علاؤالدین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر227 جناب محمد طاہر پرویز کی ہے۔ جی، اپنی تحریک پیش کریں۔

فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں
ایک ارب روپے سے زائد مالیت کی زائد المیعاد ادویات کا انکشاف

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "92" کی اشاعت مورخہ 18۔دسمبر 2018 کی خبر کے مطابق فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ایک ارب کی زائد المیعاد ادویات کا انکشاف 70 اقسام کی زائد المیعاد ادویات میں 60 ہزار سے زائد مالیت والے درجنوں انجکشن بھی موجود، ادویات مالی مفاد کے لئے

خریدی گئیں۔ انتظامیہ نے کروڑوں روپے کمیشن کے لئے ادویات کو تبدیل نہ کرایا۔ سٹور میں پڑی پڑی ادویات ایکسپائر ہو گئیں۔ دیدہ دلیری سے معاملے کو چھپایا گیا۔ تفصیلات کے مطابق فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں گزشتہ سالوں کی خرید کردہ ایک ارب روپے سے زائد مالیت کی ادویات کی موجودگی کا انکشاف ہوا ہے۔ جنہیں مبینہ طور پر ہسپتال انتظامیہ نے اپنا کروڑوں روپے کمیشن بچانے کے لئے کمپنی سے تبدیل کروایا نہ ہی بروقت استعمال کیا جس پر ادویات سٹوروں میں پڑی پڑی ایکسپائر ہو گئیں۔ اس بناء پر خزانہ کو ایک ارب روپے سے زائد کا نقصان پہنچایا گیا۔ 70 سے زائد اقسام کی زائدالمیعاد ادویات پڑی ہوئی ہیں۔ انہیں مریضوں کو نہیں دیا گیا جبکہ سینکڑوں افراد کو روزانہ یہ کہہ کر ٹرخا دیا جاتا ہے کہ ادویات میسر نہ ہیں اور مجبوراً بازار سے یہ لوگ مہنگے داموں ادویات خرید کرتے ہیں۔ یہ معاملہ سنگین نوعیت کا ہے اور نہ صرف مریضوں بلکہ عوام الناس کے لئے باعث تشویش ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: محترمہ وزیر صحت!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔ میں اس کا جواب منگوا کر ہاؤس کے سامنے پیش کر دوں گی۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب چیئرمین: اب ہم رخصت کی درخواستیں لیتے ہیں۔ میں سیکرٹری اسمبلی کو کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب محمد احسن جہانگیر

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد احسن جہانگیر، ایم پی اے، پی پی۔71 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 25۔اکتوبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سید حسن مرتضیٰ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سید حسن مرتضیٰ، ایم پی اے، پی پی۔ 95 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 23۔اکتوبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ذکیہ خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے، ڈبلیو۔331 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 19۔اکتوبر 2018 اور ماہ جنوری 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ حسینہ بیگم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ حسینہ بیگم،ایم پی اے، ڈبلیو۔344 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 8۔نومبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب امجد محمود چودھری

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب امجد محمود چودھری،ایم پی اے، پی پی۔13 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 19 تا25 ۔اکتوبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ربیعہ احمد بٹ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ربیعہ احمد بٹ،ایم پی اے،ڈبلیو۔350 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 23 تا25۔اکتوبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب نذیر احمد چوہان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب نذیر احمد چوہان، ایم پی اے، پی پی-167 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 19 اور 25-اکتوبر اور 11 تا 14-دسمبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

پیرزادہ محمد جہانگیر بھٹہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست پیرزادہ محمد جہانگیر بھٹہ، ایم پی اے، پی پی-225 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 8-نومبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ طحیا نون

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ طحیا نون، ایم پی اے، ڈبلیو-338 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 23-اکتوبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ کنول پرویز چودھری

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ کنول پرویز چودھری، ایم پی اے، ڈبلیو۔341 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 7 تا 14۔دسمبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب مظہر عباس راں

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب مظہر عباس راں، ایم پی اے، پی پی۔218 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 3 تا 5 ۔دسمبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

(اذان ظہر)

جناب فدا حسین

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب فدا حسین، ایم پی اے، پی پی۔237 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 3 تا 7۔دسمبر 2018 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رانا منور حسین

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست رانا منور حسین، ایم پی اے، پی پی۔79 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 11 تا14۔دسمبر2018اور9تا12۔جنوری2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ثاقب خورشید

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ثاقب خورشید، ایم پی اے، پی پی۔234 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ10اور11۔دسمبر2018کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب شہاب الدین خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب شہاب الدین خان، ایم پی اے، پی پی۔281 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ13اور14۔دسمبر2018کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب امان اللہ وڑائچ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب امان اللہ وڑائچ، ایم پی اے، پی پی۔62 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 7۔جنوری 2019 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم ہوئیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

تحریک

(میعاد میں توسیع)

خصوصی کمیٹی نمبر 3 کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہو گا کہ گزشتہ اجلاس میں یہاں پر ایک مسئلہ زیر بحث آیا تھا جس پر ہاؤس نے ایک سپیشل کمیٹی constitute کی تھی۔ ہماری اس اسمبلی کے معزز ممبر خواجہ سلمان رفیق کے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا معاملہ تھا لیکن بدقسمتی سے صوبائی اسمبلی پنجاب کے قواعد اس بات کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ پروڈکشن آرڈر جاری کیا جائے۔ اس پر جناب سپیکر نے اسمبلی کے قواعد انضباط کار میں ترمیم کے لئے ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی تھی۔ اس کمیٹی کا اجلاس ہوا، اس کے بعد کمیٹی نے لاء ڈیپارٹمنٹ کو یہ ذمہ داری دی تھی کہ وہ اس ترمیم کا draft propose کریں۔

جناب سپیکر! اب لاء ڈیپارٹمنٹ نے draft تیار کر لیا ہے لیکن in the mean time یہ ہوا کہ کمیٹی کی میعاد ختم ہو گئی ہے۔ اب اجلاس چل رہا ہے اور ہمیں دو مسائل در پیش ہیں۔

نمبر۔1 کمیٹی کی میعاد کی توسیع کا مسئلہ ہے اور

نمبر۔2 دوران اجلاس کمیٹی کا اجلاس بلانے کی اجازت کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 3 کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کی جائے اور اس کمیٹی کا اجلاس رواں اجلاس کے دوران بلانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 3 کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کی جائے اور اس کمیٹی کا اجلاس رواں اجلاس کے دوران بلانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 3 کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کی جائے اور اس کمیٹی کا اجلاس رواں اجلاس کے دوران بلانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: اب ہم پرائیویٹ ممبر بزنس شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈے پر درج ذیل مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ جی، پہلی قرارداد جناب علی اختر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

فیصل آباد کی تمام دورویہ سڑکوں کو ٹال فری کرنے کا مطالبہ

جناب علی اختر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"ضلع فیصل آباد کو دوسرے شہروں کے ساتھ ملانے کے لئے جناب پرویز الٰہی کے دور حکومت میں دورویہ سڑکیں تعمیر کی گئی تھیں اور ان سڑکوں پر ٹال کی مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی تھی گزشتہ حکومت نے ان تمام سڑکوں پر ٹال ٹیکس لگادیا اور عوام الناس سے ٹال کی مد میں بھاری رقم وصول کرنا شروع کر دی۔ شہر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے پر عوام کو مالی بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ ان تمام سڑکوں کو ٹال فری کیا جائے۔"

کورم کی نشاندہی

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: تمام معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

فیصل آباد کی تمام دورویہ سڑکوں کو ٹال فری کرنے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"ضلع فیصل آباد کو دوسرے شہروں کے ساتھ ملانے کے لئے جناب پرویز الٰہی کے دور حکومت میں دورویہ سڑکیں تعمیر کی گئی تھیں اور ان سڑکوں پر ٹال کی مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی تھی گزشتہ حکومت نے ان تمام سڑکوں پر ٹال ٹیکس لگادیا اور عوام الناس سے ٹال کی مد میں بھاری رقم وصول کرنا شروع کر دی۔ شہر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے پر عوام کو مالی بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ ان تمام سڑکوں کو ٹال فری کیا جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

جناب چیئرمین! فیصل آباد میں سڑکوں پر ٹال ٹیکس ختم کیا جائے۔ یہ درست ہے کہ جناب پرویز الٰہی کے دَور میں یہ سڑکیں تعمیر ہوئیں اور اُس وقت ٹال ٹیکس نہیں تھا لیکن 21-06-2011 کو ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے ان پر ٹال ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے جو میرے پاس جواب آیا ہے میں اُس سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ جس طرح معزز ممبر نے فرمایا کہ یہ عوام پر بوجھ ہے جس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ اس سے گورنمنٹ آف پنجاب کو ریونیو ملتا ہے۔

جناب چیئرمین! متعلقہ ڈیپارٹمنٹ نے یہ نہیں بتایا کہ اس سے گورنمنٹ کو ریونیو کتنا ملتا ہے لہٰذا میں جناب سے استدعا کروں گا اور معزز ممبر سے بھی التجا کروں گا کہ اس معاملے کو فی الحال pending کر لیا جائے تاکہ مکمل جواب لے کر ہم دیکھیں کہ اس کا پنجاب گورنمنٹ کے خزانے پر impact کیا ہو گا۔ اگر یہ اتنا major impact نہیں ہے تو اس کو معاف بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ معزز ممبر نے جس مسئلے کی نشاندہی کی ہے یہ ایک عوامی مفاد کا مسئلہ ہے اس لئے میری

استدعا ہے کہ اس قرارداد کو pending کر لیا جائے، اس کا تفصیلی جواب لے لیتے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ اس کو اگلے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر take up کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

یو اے ای کے ولی عہد کے استقبال کے لئے
جناب ڈپٹی سپیکر کا رحیم یار خان جانے سے ایوان میں بحرانی کیفیت کا پیدا ہونا

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! دو نکات ہیں جن پر میں بڑی مختصر بات کرنا چاہتا ہوں۔ صبح اسمبلی آتے ہوئے اسمبلی کے باہر پنجاب ٹیکنیکل بورڈ کے ملازمین احتجاج کر رہے تھے جس کی وجہ سے ٹریفک کی روانی بھی متاثر تھی۔ میں نے رُک کر اُن سے پوچھا تو ان کے کچھ issues تھے۔

جناب چیئرمین! میرا پہلا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہاں سے دو منسٹر صاحبان جا کر اُن کے مسائل سنتے اور ان کا احتجاج ختم کرواتے۔

جناب چیئرمین! میرا دوسرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ کل یہاں ایک بحرانی کیفیت پیدا ہوئی کہ یہ ہاؤس کس طرح چلے گا کیونکہ جناب سپیکر اور جناب ڈپٹی سپیکر موجود نہیں تھے۔ کل پورے ہاؤس نے ایک مثبت روایت قائم کی اور وزیر قانون نے ایک تحریک move کی جس کے نتیجے میں آپ اس Chair پر بیٹھے۔ ایک گھنٹہ اجلاس جو ٹیکنیکل بنیاد پر بحرانی کیفیت میں ہوا اُس کا ایک حل نکل آیا لیکن شام کو جناب ڈپٹی سپیکر جناب دوست محمد مزاری کے آفس سے ایک پریس ریلیز جاری کی جاتی ہے جس میں تحریر کیا جاتا ہے کہ گزشتہ رات کو UAE کے ولی عہد شیخ محمد بن زید النہیان رحیم یار خان تشریف لائے ہوئے تھے، انہوں نے راجن پور خصوصی طیارہ بھیجا، میں رحیم یار خان گیا اور وہاں جا کر میری اُن سے one to one ملاقات ہوئی۔

جناب چیئرمین! یہ چھ جنوری کا واقعہ ہے۔ یہ روایت ہے اور پچھلے ادوار میں بھی ہوتا رہا ہے کہ عرب ممالک کے ولی عہد اور شہزادے یہاں hunting trip پر آتے ہیں اور پاکستان کے مختلف خطوں میں شکار کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں راجن پور کا حوالہ اس لئے دے رہا ہوں کہ پی ٹی آئی کی ایک قابل احترام خاتون وزیر شیریں مزاری صاحبہ جو کہ راجن پور سے تعلق رکھتی ہیں، اُن کی بے تحاشا tweets ہیں کہ جب بھی کوئی عرب ملک سے ولی عہد یا شہزادہ hunting trip پر آتا تھا تو وہ اُس وقت کی حکومت کو شرم دلاتی تھیں اور کہتی تھیں کہ پاکستان کی سرزمین شکار گاہ بنادی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! اب تین دن کا trip اُس ولی عہد اور اس کی فیملی نے کیا ہے، ہو سکتا ہے مجھے اُس پر اتنا اعتراض نہ ہو لیکن مجھے اعتراض اس بات پر ہے کہ یہ ہاؤس کل جس بحران سے گزرا ہے پھر بھی سردار دوست محمد مزاری نے اس ایوان کے تقدس کو ایک hunting trip کے لئے پامال کیا ہے جس کی میں شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ یہ میرے دو پوائنٹ آف آرڈر تھے۔

جناب چیئرمین! یہ اچھی روایت نہیں ہے اور ذمہ داران کو اس طرح کے رویے اختیار نہیں کرنے چاہئیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، دوسری قرارداد جناب ساجد احمد خان کی ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میرے دوست جناب سمیع اللہ خان نے پوائنٹ آف آرڈر پر فرمایا ہے تو پہلی بات یہ ہے کہ یہ hunting trip بالکل نہیں تھا اور کل کی پریس ریلیز میں انہوں نے یہ نہیں لکھا کہ میں اُن کے hunting trip میں شامل ہونے کے لئے گیا تھا۔ انہوں نے یہ مفروضے پر بات کی ہے جس کی یہ خبر بن سکتی ہے لہٰذا اس کو خبر نہ بنایا جائے۔ یہ کوئی hunting trip نہیں تھا بلکہ ایک خیر سگالی دورہ تھا۔ چونکہ ان کے دور میں یہ hunting ہوتی رہی ہے اس وجہ سے اس پر تنقید ہوتی تھی۔ اب وہ ظہور پذیر نہیں ہوتی اس لئے تنقید ہو ہی نہیں سکتی لہٰذا توڑ مروڑ کر ایسی باتیں نہ کی جائیں جس سے political advantage

and mileage لینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہم اِن کا احترام کرتے ہیں اور ان کی اس خواہش کا بھی احترام کریں گے کہ یہاں پر اب کوئی hunting trip ہو گا اور نہ ہی کوئی کر سکے گا۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! چودھری ظہیر الدین بڑے قابل احترام ہیں اور کل بھی یہ تجاویز دے رہے تھے۔ میں کل سے دیکھ رہا ہوں کہ یہ مجھے ملے ہوئے لگتے ہیں جو مجھے کہنا نہیں چاہئے۔ جو official trip تھا اس حوالے سے فواد چودھری کی tweet دیکھ لیں۔ اگر ان کو نہیں پتا تو اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیویژن دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! اب حکومت کہتی ہے وہ official trip صرف ایک دن کا تھا جس میں آپ نے بھی دیکھا ہو گا کہ وزیر اعظم نے اسلام آباد میں خود گاڑی drive کی اور یونیورسٹی میں میٹنگ بھی ہوئی جس پر ائم منسٹر ہاؤس نے ایک یونیورسٹی بن جانا تھا۔

جناب چیئرمین! یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ پوری میڈیا رپورٹس ہیں اور پریس ریلیز بھی آ جائے گی کہ یہ تین روزہ hunting trip تھا جو رحیم یار خان میں کیا گیا۔

جناب چیئرمین: چودھری ظہیر الدین! مختصر کریں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! یہ خبر انہوں نے بنائی ہے جو آج خبر بنے گی ورنہ میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ یہاں پر کوئی hunting trip تھا، ہے اور نہ کسی قسم کا ہو گا۔ اس وقت یہاں پر wildlife conservation پر کام ہو رہا ہے۔ وہ پرندے وہ نسلیں جو انہوں نے بیچ بیچ کر ناپید کی ہیں اُن کو بڑھاوا دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہاں پر killing بالکل ختم ہے۔ آپ اس کو خبر بنانے کے لئے کہہ رہے ہیں تاکہ آپ کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ خبر بنیں۔ میں آپ کی بہت قدر کرتا ہوں اور "شیریں ہیں آپ کے لب کہ رقیب" ہم مخالفت نہیں کر سکتے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میری بات سنیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے خبر بنانے کی کوشش کی ہے جس کو میں نے negate کیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ اس hunting season میں کوئی hunting اُس area میں نہیں ہوئی۔

کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب
گالیاں کھا کے بے مزا نہ ہوا

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! یہ پریشان اس لئے ہیں کیونکہ صرف کرپشن کی hunting ہو رہی ہے اور کسی قسم کی کوئی hunting نہیں ہو رہی۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت clean and green پاکستان پر believe کرتی ہے اور اپنی wildlife کو protect کرنے پر believe کرتی ہے جس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! چودھری ظہیر الدین بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کہ خیر سگالی کا وہ دورہ تھا جن کو ہم welcome کرتے ہیں اور وہ 9 بلین ڈالر کا آپ کو package دے کر گئے ہیں جس پر آپ لوگوں کو خوش ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں نے اصل میں پوائنٹ آف آرڈر کسی اور مقصد کے لئے raise کیا تھا۔ یہاں پر آج European delegation آیا ہے اُن میں ایک ممبر ناروے سے بھی ہیں لہٰذا میں آپ کی اجازت سے appreciate کرنا چاہوں گی کیونکہ کل ناروے کی وزیر اعظم نے ہمارے کشمیر issue پر پاکستان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ انڈیا کو چاہئے کہ وہ مذاکرات کی میز پر آئے، کشمیر کا حل ڈھونڈے اور اُن کو right of self-determination دے کیونکہ اس کے علاوہ کشمیر کا کوئی حل نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں European delegation کو appreciate کرنا چاہ رہی تھی کیونکہ ان کے پرائم منسٹر نے بھی ہمارے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ بہت شکریہ

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ دوسری قرارداد جناب ساجد احمد خان کی ہے۔ جی، اپنی قرارداد پیش کریں۔

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی وحشیانہ کارروائیوں سے نوجوانوں کی شہادتوں کی شدید مذمت

جناب ساجد احمد خان: جناب چیئرمین !شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی درندگی اور وحشیانہ کارروائیوں پر سراپا احتجاج ہے اور مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے درجنوں نوجوانوں کی شہادت اور سینکڑوں افراد کو شدید زخمی کئے جانے پر انتہائی دکھ اور شدید الفاظ میں مذمت کا اظہار کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں مظالم کی انتہا کر کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور پامالی کی انتہا کر دی ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں بڑھتے ہوئے قتل وغارت پر عالمی برادری اور اقوام متحدہ کی خاموشی نہایت افسوسناک ہے۔

اس ایوان کی یہ رائے بھی ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں قتل عام کشمیریوں کی نسل کشی کے مترادف ہے جسے ہر صورت میں روکنا ہوگا۔ پاکستان ہمیشہ ہر فورم پر مسئلہ کشمیر عالمی برادری کے سامنے رکھتا آیا ہے لیکن اقوام متحدہ، او آئی سی اور دیگر بین الاقوامی تنظیموں نے مسئلہ کشمیر کے حل میں سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔

یہ ایوان مقبوضہ کشمیر کی آزادی، تمام شہداء کے درجات کی بلندی اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لئے دعاگو ہے۔

یہ ایوان بذریعہ وفاقی حکومت اقوام متحدہ، او آئی سی اور دیگر تمام بین الاقوامی تنظیموں سے مطالبہ کرتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں حالیہ قتل وغارت کو فوری طور پر روکا جائے اور مسئلہ کشمیر کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ترجیحی بنیادوں پر حل کرایا جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی درندگی اور وحشیانہ کارروائیوں پر سراپا احتجاج ہے اور مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے درجنوں نوجوانوں کی شہادت اور سینکڑوں افراد کو شدید زخمی کئے جانے پر انتہائی دکھ اور شدید الفاظ میں مذمت کا اظہار کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں مظالم کی انتہا کر کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور پامالی کی انتہا کر دی ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں بڑھتے ہوئے قتل وغارت پر عالمی برادری اور اقوام متحدہ کی خاموشی نہایت افسوسناک ہے۔

اس ایوان کی یہ رائے بھی ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں قتل عام کشمیریوں کی نسل کشی کے مترادف ہے جسے ہر صورت میں روکنا ہو گا۔ پاکستان ہمیشہ ہر فورم پر مسئلہ کشمیر عالمی برادری کے سامنے رکھتا آیا ہے لیکن اقوام متحدہ، او آئی سی اور دیگر بین الاقوامی تنظیموں نے مسئلہ کشمیر کے حل میں سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔

یہ ایوان مقبوضہ کشمیر کی آزادی، تمام شہداء کے درجات کی بلندی اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لئے دعا گو ہے۔

یہ ایوان بذریعہ وفاقی حکومت اقوام متحدہ، او آئی سی اور دیگر تمام بین الاقوامی تنظیموں سے مطالبہ کرتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں حالیہ قتل وغارت کو فوری طور پر روکا جائے اور مسئلہ کشمیر کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ترجیحی بنیادوں پر حل کرایا جائے۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I don’t oppose it میرے خیال میں اس قرارداد کو منظور کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس قرارداد کی کسی نے مخالفت نہیں کی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی درندگی اور وحشیانہ کارروائیوں پر سراپا احتجاج ہے اور مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے درجنوں نوجوانوں کی شہادت اور سینکڑوں افراد کو شدید زخمی کئے جانے پر انتہائی دکھ اور شدید الفاظ میں مذمت کا اظہار کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں مظالم کی انتہا کر کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور پامالی کی انتہا کر دی ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں بڑھتے ہوئے قتل و غارت پر عالمی برادری اور اقوام متحدہ کی خاموشی نہایت افسوسناک ہے۔

اس ایوان کی یہ رائے بھی ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں قتل عام کشمیریوں کی نسل کشی کے مترادف ہے جسے ہر صورت میں روکنا ہوگا۔ پاکستان ہمیشہ ہر فورم پر مسئلہ کشمیر عالمی برادری کے سامنے رکھتا آیا ہے لیکن اقوام متحدہ، او آئی سی اور دیگر بین الاقوامی تنظیموں نے مسئلہ کشمیر کے حل میں سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔

یہ ایوان مقبوضہ کشمیر کی آزادی، تمام شہداء کے درجات کی بلندی اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لئے دعاگو ہے۔

یہ ایوان بذریعہ وفاقی حکومت اقوام متحدہ، او آئی سی اور دیگر تمام بین الاقوامی تنظیموں سے مطالبہ کرتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں حالیہ قتل و غارت کو فوری طور پر روکا جائے اور مسئلہ کشمیر کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ترجیحی بنیادوں پر حل کرایا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! اس قرارداد میں ترمیم کرلیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سمیع اللہ خان! اب تو یہ منظور ہوگئی ہے اس لئے ترمیم رہنے دیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! میں تو hunting پر بات کرنا چاہتا تھا کہ میرے بھائی نے کہا کہ hunting نہیں ہو رہی تو سابقادوار میں district reserve ہوئے تھے جس میں ہمارا ضلع بھکر قطری شہزادوں کو دیا گیا تھااور ایک مہینہ پہلے ابھی بھی قطری شہزادے شکار کرکے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ اس کی باقاعدہ تحقیق کریں کیونکہ پورا ایک مہینہ قطری شہزادوں نے وہاں پر کیمپ لگایا۔ چونکہ یہ اضلاع کچھ شہزادوں کے لئے notified ہیں اور reserve ہیں تو ضلع بھکر قطری شہزادوں کے لئے reserve ہے اور آپ چیک کرائیں کہ ان کا کیمپ لگا ہے یا نہیں؟ وہاں پر کیمپ بھی لگا ہے، وہاں پر وہ رہے بھی ہیں اور انہوں نے شکار بھی کیا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے پرسوں کے trip کی بات کی ہے اور معزز ممبر نے ڈیڑھ مہینہ پہلے کی بات کی ہے تو میں نے اس کے متعلق کوئی بات نہیں کی۔

جناب چیئرمین: اگلی قرارداد جناب مناظر حسین رانجھا کی ہے اور ان کی طرف سے request آئی ہے کہ اس قرارداد کو pending کیا جائے لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

سرکاری سکولوں کی ایک کلاس میں
طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ چالیس رکھنے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری سکولز میں بہتر تعلیمی نتائج کے حصول کے لئے ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ چالیس کی جائے تاکہ اساتذہ بہتر طریقے سے پڑھا سکیں اور بچے اچھی طرح سے پڑھ لکھ سکیں۔"

کورم کی نشاندہی

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

تمام معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب چیئرمین: گنتی کی گئی ہے۔ کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! انتہائی معذرت کے ساتھ میں صرف ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئر مین! میں نے 30,35 سال میں پہلی دفعہ دیکھا ہے کہ ایسے مواقع پر کورم پوائنٹ آؤٹ ہوتا ہے یقین کریں مجھے بہت افسوس ہے کہ یہ پرائیویٹ ممبر ڈے پر کوئی گورنمنٹ کا بزنس نہیں ہوتا ممبران کا بزنس ہوتا ہے اگر اس پر بھی کوئی سیاست ہوتی ہے یا اس پر بھی کورم پوائنٹ آؤٹ ہوتا ہے تو یہ قابل افسوس بات ہے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! گزارش یہ ہے کہ جیسے معزز ممبر جناب سعید اکبر خان نے بھی فرمایا میں مکمل طور پر اُن سے اتفاق کرتا ہوں اور مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔

جناب چیئر مین! پہلے ہاؤس کو in order کروا دیں۔

جناب چیئر مین: .Order in the House, please وزیر قانون کی بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جب ہم جمہوریت کی بات کرتے ہیں، جمہوری روایات کی بات کرتے ہیں، یہاں بیٹھ کر بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں اور ہمارا کردار یہ ہوتا ہے کہ اگر پوائنٹ آف آرڈر پر اجازت نہ ملے وہ بھی پرائیویٹ ممبر ڈے پر ہم ایوان سے باہر چلے جائیں انتہائی افسوسناک بات ہے۔

جناب چیئر مین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں ہم برداشت بھی کرتے ہیں اور باتیں بھی کرتے ہیں لیکن پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ کو یہ کریڈٹ ضرور جاتا ہے۔ ہم یہاں کچھ نئی روایات ڈال رہے ہیں اگر ہم ان کا جو دس سالہ پچھلا دور تھا اُس دوران اگر پروڈکشن آرڈر نہیں ہو سکے تو ہم نے نئی روایات ڈالی ہے کم از کم اتنا تو reciprocate کریں کہ جو عوام کا آپ پر حق ہے پرائیویٹ ممبر ڈے پر اُس کو تو عوام تک پہنچانے دیں، عوام کے مسائل

یہاں پر آرہے ہیں آپ کے کسی ایک شخص کو پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت نہیں دی گئی یہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔

جناب چیئرمین! یہ کوئی اچھی روایات نہیں ہے معزز ممبر جناب سعید اکبر خان اس ہاؤس کے انتہائی سینئر ممبر ہیں انہوں نے درست فرمایا ہم اگر کم از کم یہاں نئی اچھی روایت نہیں قائم کر سکتے تو کم از کم جو سابقہ اچھی روایات چلی آرہی ہیں اُن کو تو آگے پروان چڑھنے دیں۔

جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ آج ابھی دس منٹ پہلے آپ نے دیکھا ہوگا کہ without consulting opposition میں آج یہ بھی کر سکتا تھا کہ جو پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے کمیٹی تھی اُس کی extension نہیں ہوتی، اجلاس کے بعد تین مہینے لے لیتے اور ہم اسے linger on کرتے لیکن نہیں ہم اپنی اخلاقی ذمہ داری سمجھتے ہیں کہ اگر جمہوری اقدار کو ہم نے پروان چڑھانا ہے تو ہم نے اسی اجلاس میں ترمیم کو پاس کرنا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ تحریک انصاف کی حکومت کی اخلاقی ذمہ داری ہے اسی طرح اپوزیشن کے ساتھ کل طے ہوا کہ Standing Committees کی بات ہوگی میں نے کل آپ کے ساتھ ٹائم طے کیا۔

جناب چیئرمین! آج میں نے آپ کو بتایا کہ کل تین بجے بیٹھ کر ہم پی اے سی کی Chairmanship کا بھی فیصلہ کریں گے، Standing Committees کا بھی فیصلہ کریں گے خدا کے لئے اگر ہم روایات کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں آئیں ہمارے ساتھ شامل ہوں یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ دس منٹ کے بعد اجازت نہ ملے واک آؤٹ، ہر دس منٹ کے بعد کورم پوائنٹ آؤٹ اور وہ کس دن؟

جناب چیئرمین! جب گورنمنٹ بزنس ہو آپ سو دفعہ پوائنٹ آؤٹ کریں ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم کورم کو پورا کریں کیونکہ یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے لیکن پرائیویٹ ممبر ڈے پر ہم سے زیادہ آپ کی ذمہ داری ہے کیونکہ آپ اپنے آپ کو عوام کا نمائندہ سمجھتے ہیں، آپ عوام کی آواز کو ایوان میں اُٹھانا چاہتے ہیں اور جب قرارداد آرہی ہیں ان قرارداد کو یہی کہا جاتا ہے کہ یہ عوامی مفاد کی قراردادیں ہیں اگر عوامی مفاد پر آپ نے کورم پوائنٹ آؤٹ کرنا ہے تو پھر آج یہ دو دفعہ بات ثابت ہوئی ہے کہ گورنمنٹ عوامی مفاد کی محافظ ہے، آپ اس کے مخالف لوگ ہیں

اور ٹریژری بنچوں نے اس بات کو ثابت کیا ہے۔ خدا کے لئے اب خاموشی سے بیٹھیں، دو قراردادیں رہ گئی ہیں، اس کے بعد زیرو آر نوٹس ہے اور شیخ علاؤالدین بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس بات کو آگے چلنے دیں پھر یہاں آپ کو اجازت نہیں ملے گی اور آپ باہر چلے جائیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! آپ کتنے جمہوری ہیں ابھی پتا چل جائے گا۔ میں نے صرف چہرہ دکھانا تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ خان! آپ بولنا چاہتے ہیں تو بول لیں۔ میں نے آپ کو allow کیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پہلی بات تو یہ ہے کہ پی ٹی آئی جس جمہوری طریقے سے آئی ہے اب وہاں سے بات شروع کرتے ہیں۔۔۔ (شور و غل)

جناب چیئرمین! دیکھیں! آپ لوگوں سے یہی امید ہے۔ جن کے کندھوں پر پی ٹی آئی چڑھ کر آئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: میں نے وزیر قانون کی reconciliation کی طرف efforts دیکھی ہیں اور جتنی سپیکر صاحب کی دیکھی ہیں آپ اس کا جواب دیں۔ آپ اس reconciliation کا جواب نہیں دے رہے۔ شکریہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! یہاں پر اختلاف رائے نہیں سننا، یہ کیسی جمہوریت ہے۔ میں ہاؤس کے اندر جمہوریت کا چہرہ دکھانے آیا تھا۔۔۔

سرکاری سکولوں کی ایک کلاس میں
طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ چالیس رکھنے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری سکولز میں بہتر تعلیمی نتائج کے حصول کے لئے ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ

چالیس کی جائے تاکہ اساتذہ بہتر طریقے سے پڑھا سکیں اور بچے اچھی طرح سے پڑھ لکھ سکیں۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ معزز خاتون ممبر نے جو قرارداد پیش کی ہے اس سے اصولی طور پر مجھے کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن چونکہ concerned Minister یہاں پر موجود نہیں ہیں اور وہ باقاعدہ بتا کر گئے تھے کہ ان سے متعلقہ بزنس ایک دن کے لئے adjourn کر لیا جائے تو میری استدعا ہو گی کہ اس قرارداد کو adjourn کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ جی، اپنی قرارداد پیش کریں۔

حکومت سے گندم کی خریداری اور باردانہ کے حصول کے لئے پالیسی بنانے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت آئندہ گندم کی خریداری کے لئے ایسی پالیسی مرتب کرے کہ زمیندار کو باردانہ کے حصول اور گندم کی سپلائی میں کوئی مشکل درپیش نہ ہو۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت آئندہ گندم کی خریداری کے لئے ایسی پالیسی مرتب کرے کہ زمیندار کو باردانہ کے حصول اور گندم کی سپلائی میں کوئی مشکل درپیش نہ ہو۔"

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! صوبائی حکومت پنجاب آئندہ گندم کی خریداری کے لئے کسان دوست پالیسی مرتب کرنے جا رہی ہے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ زمیندار کو باردانہ کے حصول اور گندم کی سپلائی میں کوئی مشکل درپیش نہ ہو۔ ہر ممکن کوشش کی

جائے گی کہ گرداوری کم از کم ایک ماہ قبل مکمل کر لی جائے۔ متعلقہ ضلعی انتظامیہ ماہ مارچ کے تیسرے عشرے کے دوران کسان بھائیوں سے باردانہ کے حصول کے لئے درخواستیں طلب کرے گی۔ ہر درخواست پر موقع پر نمبر لگانے کے بعد کمپیوٹر آپریٹر کو دے دی جائے تاکہ کمپیوٹر میں اندراج ہو سکے۔ بعد ازاں تمام ڈیٹا پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کو بذریعہ PITB برائے تصدیق منتقل کر دیا جائے گا۔ متعلقہ دفتر لینڈ ریکارڈ اتھارٹی بعد ازاں ضروری تصدیق صحیح درخواستیں PITB کو ارسال کرے گا۔ یہی تصدیق شدہ درخواستیں ضلعی انتظامیہ کے دفاتر اور متعلقہ خریداری مراکز کے باہر آویزاں کر دی جائیں گی۔ آویزاں شدہ درخواستوں کی درستی کے لئے ایک اور specific ٹائم دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! تمام تصدیق شدہ اور درست قرار دی گئی درخواستوں کی بنیاد پر کل رقبہ زیر کاشت گندم اور ہدف خریداری کا باردانہ کے لحاظ سے تعداد بوری فی ایکڑ کا تعین کیا جائے گا۔ اس طرح بوقت سپلائی پہلے آنے والی گاڑی پہلے نمبر پر unload کرنے کے لئے ایک جامع حکمت عملی اپنائی جائے گی اور ہر گاڑی کو مرکز پر ٹوکن نمبر الاٹ کیا جائے گا۔ ماضی کی طرح نہیں بلکہ مضبوط، اچھی اور جامع گندم کی خریداری کی پالیسی دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: آپ اس کو oppose کر رہے ہیں یا favour کر رہے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! میں اس کی favour کر رہا ہوں اور انہوں نے جو قرارداد پیش کی ہے میں نے اس کا جواب دیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر نے جو قرارداد پیش کی ہے تو منسٹر صاحب نے اس پر گورنمنٹ کی پالیسی دے دی۔ اب میرے خیال میں یہ قرارداد مفاد عامہ سے متعلقہ ہے اور اگر اس کو منظور کر لیا جائے تو concerned Minister کو اعتراض نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت آئندہ گندم کی خریداری کے لئے ایسی پالیسی مرتب کرے کہ زمیندار کو باردانہ کے حصول اور گندم کی سپلائی میں کوئی مشکل درپیش نہ ہو۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اب وزیر توانائی جناب محمد اختر کوئی بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! یہ جو قرارداد پیش ہوئی ہے اس پر ایوان میں بحث کرائی جائے اور اس کا کوئی جامع حل تلاش کیا جائے۔ یہ نظام جو پچھلی حکومت نے بنایا تھا وہ میں سمجھتا ہوں کہ فیلڈ میں بُری طرح ناکام ہوا ہے۔ ان کو اختیار دے دیا ہے، وہ تصدیق کریں گے اور وہ خسرہ گرداوری کے مطابق بنا کر بھیجیں گے لیکن اگر آپ فیلڈ میں اس کی تصدیق کریں تو اس میں بہت بوگس پن ہے، عام زمیندار اور عام آدمی کو بہت تکلیف ہے۔ رات کے 2 بجے لوگ لائنیں لگاتے ہیں، آپ کو میرے سے زیادہ پتا ہے، پھر گیٹ لگے ہوئے ہیں اور جب وہ گیٹ کھلتا ہے تو جو ان کے پسندیدہ بندے ہیں ان کو پہلے گھسیٹ کر ٹوکن دے دیا جاتا ہے۔ یہ اتنی تذلیل کرنے والا نظام ہے، میں منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ اس پر یہ غور کریں اور اس کو reconsider کریں اور اس میں جو خرابیاں ہیں ان کو بہتر کریں۔

جناب چیئرمین! میری تو یہ گزارش ہے کہ اگر یہ اوپن کردیں تو اس میں competition ہو جائے گا تو عام زمیندار کو ریٹ زیادہ بہتر ملے گا۔ جو یہ کوشش کرتے ہیں کہ عام زمیندار کی سہولت ہو تو یہ سارے زمینداروں کا ہاؤس ہے یہ اس بات کی تصدیق کریں گے کہ یہ جو نظام پچھلی (ن) لیگ کی حکومت نے بنایا تھا یہ بُری طرح ناکام ہوا ہے۔ زمیندار کو بہت بڑی مشکل ہوئی ہے اور اس کو اس کا حق نہیں ملتا، ٹوکن مرضی سے ملتے ہیں پھر اس میں گڑبڑ ہوتی ہے اور اس میں کرپشن کا element بہت زیادہ بڑھ گیا ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ یہ معاملہ

جو زیر بحث ہے یہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ اس پر ضرور سوچ بے چار کی جائے اس پر انانہ بنائی جائے اس کو ضرور reconsider کر کے آئندہ کے لئے اسی کو اگر continue کرنا ہے تو اسی پر کوئی کمیٹی بنالیں یا خود ڈیپارٹمنٹ بیٹھ کر اس کو reconsider کرے اور اس کی خرابیاں دُور کرے۔ عام زمیندار کو کوئی فائدہ نہیں ہوا جو یہ چاہتے تھے کہ جو آڑھتی ہیں وہ نہ شامل ہوں۔ وہ اسی طرح زیادہ شدت سے فوڈ اور ریونیو آفیسر کے ساتھ مل کر اپنی سہولت بھی لے رہے ہیں اور عام زمیندار کو اس میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میری یہ گزارش ہے کہ اس کو اوپن کر دیا جائے، چاہے آڑھتی دیں لیکن جب آڑھتی دیتے ہیں تو competition ہوتا ہے زمیندار کو ریٹ بہتر ملتا ہے۔ اس طرح آپ ابھی بھی کسی ضلع کی average نکالیں تو زمیندار direct بہت کم ریٹ پر دے رہا ہے اور اس میں آڑھتی ضرور شامل ہیں۔

جناب چیئرمین: فوڈ منسٹر صاحب! میں بھی جناب سعید اکبر خان کی بات کو endorse کرتا ہوں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! میری اس میں گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر جناب سعید اکبر خان بڑے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔ اگر آپ اس میں کمیٹی بنانا چاہئیں تو ہاؤس اوپن ہے۔

جناب چیئرمین! آپ ان کی تجاویز کی روشنی میں اور اس کے ساتھ ساتھ دوسرے parliamentarian اور ہمارے معزز ساتھی اس میں کوئی اپنا input دینا چاہتے ہیں تو وہ دیں کیونکہ ابھی ہمارے پاس وقت ہے اور ہم ایک اچھی اور جامع پالیسی لے کر آنا چاہتے ہیں۔ ماضی میں جس طرح کاشتکاروں کا استحصال ہوا اور جس طرح کاشتکاروں کی تذلیل ہوئی انشاءاللہ اب نہیں ہوگی۔۔۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری مسعود احمد: جناب چیئرمین! آپ اس معاملے پر کمیٹی بنائیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! ہم وہ exercise repeat نہیں کرنا چاہتے جو ماضی میں ہوئی۔ اگر اس پر کوئی دوست input دینا چاہتا ہے تو ضرور دے، اگر آپ اس پر کمیٹی بنانا چاہیں تو بنالیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اگر اجازت ہو تو میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! صوبہ پنجاب ایک زرعی صوبہ ہے اور زراعت ہماری ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اس لئے یہ بہت sensitive معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں جب کبھی بھی زراعت سے متعلق کوئی معاملہ درپیش ہوا تو irrespective of divide کہ کون اپوزیشن میں ہے یا کون حکومتی بنچز میں ہے تمام ممبران نے یکجا اور ایک زبان ہو کر اس سلسلے میں اپنا انتہائی اہم role ادا کیا ہے۔ جیسے ابھی متعلقہ منسٹر فرما رہے تھے اور وہ بالکل درست فرما رہے تھے کہ ابھی ہمارے پاس ٹائم ہے چونکہ ابھی فصل تیار نہیں ہے اس میں کافی وقت لگنا ہے اس لئے میری استدعا ہو گی اور میں متعلقہ منسٹر سے بھی request کروں گا کہ اسی اجلاس کے دوران ایک دن زراعت پر یا گندم کی خریداری سے متعلق پالیسی بنانے کے لئے عام بحث رکھ لیں تاکہ تمام ممبران کو موقع ملے گا اور وہ اپنی رائے دے سکیں گے۔ متعلقہ منسٹر موجود ہوں گے وہ آپ کے خیالات اور تجاویز کی روشنی میں آئندہ پالیسی ترتیب دیں گے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہم اسے بزنس میں لے آتے ہیں اور اس پر ایک دن بحث کے لئے دیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! میں معزز وزیر قانون کی بات کو second کرتا ہوں اس پر ایک دن بحث کے لئے مقرر کر دیا جائے تاکہ اس پر open debate ہو سکے۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! شکریہ۔ ابھی گندم کا ذکر ہو رہا تھا تو میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں بتاؤں کہ آج گنے کے کاشتکاروں کو صحیح معاوضہ دیا جا رہا ہے اور یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ کوئی کٹوتی نہیں ہو رہی اسے monitor کرنے کے لئے تمام منسٹرز کی بھی ڈیوٹیاں لگی ہوئی ہیں، جو غیر قانونی ہتھکنڈے تھے ان پر بھی سخت ایکشن لیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ بتاتا چلوں کہ پچھلی دفعہ میرا ذاتی تجربہ تھا کہ جب میں شوگر مل میں گیا تو میں نے کہا کہ گورنمنٹ کی طرف سے گنے کا منظور شدہ ریٹ 180 روپے فی من ہے تو مجھے یہ ریٹ کیوں نہیں دیا جا رہا تو انہوں نے کہا کہ جب میاں محمد شہباز شریف اپنی مل میں 180 روپے نہیں دے رہا تو ہم کیسے دیں گے؟ پچھلی گورنمنٹ کے قول و فعل میں تضاد تھا جسے ہم نے اس دفعہ دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ ابھی جو گندم کے بارے میں بات ہو رہی ہے پچھلے دور میں بالکل استحصالی پالیسی تھی جس میں کاشتکاروں کا استحصال کیا جاتا رہا ہے لیکن اب انشاء اللہ تحریک انصاف کاشتکاروں کا استحصال نہیں ہونے دے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں یہاں پر ایک اور بات کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مودی کہتا تھا کہ پاکستان کو تنہا کیا جا رہا ہے لیکن ہمارے وزیر اعظم نے 120 دنوں میں آدھی دنیا کو engage کر کے مودی کی بات کو غلط ثابت کیا ہے۔ ترکی کا کامیاب دورہ کرنے پر میں وزیر اعظم اور ان کی کابینہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بارہ سال سے UAE کے سربراہ پاکستان نہیں آئے تھے لیکن اب وہ آئے ہیں اور ہم انہیں یہاں آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ جہاں جہاں وزیر اعظم گئے ہیں وہاں سے پاکستان کے لئے اچھا response آیا ہے اس پر میں اس ایوان کی وساطت سے ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ اگر اس کا موازنہ کیا جائے کہ جب پہلے سربراہ جاتے تھے تو وہاں سے کرپشن کی داستانیں آتی تھیں لیکن الحمد للہ اب یہاں سے جا رہے ہیں تو ڈالرز کے آنے کی خوشخبریاں آتی ہیں۔ میں ان الفاظ پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

زیرو آر نوٹس

جناب چیئرمین: شکریہ۔اب زیرو آر نوٹس کی طرف آتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! قبل اس کے کہ ہم زیرو آر نوٹسtake up کریں۔گورنمنٹ کا جو بزنس ایجنڈے پر تھا وہ مکمل ہو چکا ہے۔اب آپ زیرو آر نوٹس شروع کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔

جناب چیئرمین: زراعت پر بحث کا دن وزیر قانون مقرر فرمائیں گے۔جی، شیخ علاؤالدین!

لاہور کے ماسٹر پلان اور ایل ڈی اے کی کمرشل پالیسی زیر بحث لانے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ایف سی کالج گلبرگ سے متصل۔۔۔

جناب چیئرمین! ہاؤسin order نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: House in order please. شیخ علاؤالدین! آپ جاری رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! ایف سی کالج گلبرگ سے متصل علاقے میں جو ایف سی پارک کا علاقہ ہے میں سات بڑے سکول اور کالجز بن چکے ہیں۔ ایف سی کالج جیسی عظیم درسگاہ اور مکینوں کو شدید پریشانی کا سامنا ہے۔ لاہور کا ماسٹر پلان اور ایل ڈی اے کی کمرشل پالیسی کو فوری زیر بحث لایا جائے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! اس وقت لاہور کے ماسٹر پلان کے بارے میں انتہائیalarming situation ہے۔ میں چاہوں گا کہ معزز ممبران ذرا اس پر سوچ لیں کہ ہم نے لاہور کے ساتھ کیا کیا ہے؟ لاہور کا ماسٹر پلان۔۔۔

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔ فوڈ منسٹر صاحب! آپ ان کو بعد کا ٹائم دے دیں۔ آپ معزز ممبر کو بعد کا ٹائم دے دیں وہاںdiscussion ہو جائے گی لیکن ابھی شیخ صاحب کو بات کرنے دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! شکریہ۔ جن لوگوں نے لاہور کا ماسٹر پلان ایک دفعہ نہیں بلکہ کتنی دفعہ amend کیا، اس معزز ہاؤس کو چاہئے کہ وہ دیکھیں کہ اس کے پیچھے کون لوگ محرک تھے اور کن لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ گلبرگ میں چار کروڑ روپے کا پلاٹ لے کر 4۔ارب روپے میں کن لوگوں نے بیچا؟ یہی حال گارڈن ٹاؤن کا ہوا اور یہی حال باقی علاقوں کا بھی ہوا۔ ایف سی کالج کے ایف ایف سی بلاک میں سپیکر صاحب کے گھر کے بالکل ساتھ ایک پلازہ بن رہا ہے۔

جناب چیئرمین! اب آپ اندازہ لگائیں کہ ہم جو لاہور کے رہنے والے ہیں یا لاہور کی جو آبادی ہے وہ آپ سے پوچھ سکتی، اس ہاؤس سے پوچھ سکتی ہے کہ جن لوگوں نے یا جن کے بزرگوں نے اپنے لئے گھر بنائے تھے ان کا تو کوئی قصور نہیں تھا۔ آپ اس پر بحث کی اجازت دیں تو میں یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ لاہور کے ماسٹر پلان کو کس طریقے سے 1950 میں مرحوم ظفر الاحسن نے بنایا تھا اللہ ان کے درجات بلند کرے کیا شخصیت تھی۔ اس کے بعد طالع آزما لوگوں نے جس طرح لاہور کا بیڑہ غرق کیا آج بھی آپ دیکھیں کہ لاہور کی آبادی کہاں چلی گئی آج بھی کہیں کوئی ending line نہیں ہے۔ پتوکی اور اوکاڑہ تک کے پلاٹوں کو لاہور کا کر کے بیچا جا رہا ہے۔ آپ دیکھیں کہ سکھ چین گارڈن کہاں بنایا گیا ہے؟

جناب چیئرمین! یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے اس پر سپریم کورٹ نے بھی توجہ دی ہے لیکن اصل کام اس ہاؤس کا ہے کہ ماسٹر پلان کو دیکھا جائے کہ یہ ماسٹر پلان کیسے change ہو رہے ہیں اور یہ جو اتنے بڑے بڑے سکولز اور کالجز اور پندرہ پندرہ منزل کی عمارتیں pure residential area میں بن رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ غور کریں کہ گلبرگ 52-1951 میں بنایا گیا تو انڈسٹریل اور کمرشل زون علیحدہ بنائے گئے۔ مین مارکیٹ منی مارکیٹ اور این بلاک کا سارا علاقہ انڈسٹریل اور کمرشل تھا لیکن آج پورا گلبرگ کمرشل ہو گیا ہے اور پورا گارڈن ٹاؤن کمرشل ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں مانتا ہوں کہ اوپر یا under the hand کچھ پیسا مل جاتا ہے لیکن میں آج اس معزز ہاؤس کے معزز ممبران اور آپ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ لندن کا ماسٹر پلان پچھلے 200 سال سے تبدیل نہیں ہوا۔ آپ کے اور میرے بزرگوں نے جو چیز بنائی جس طرح بنائی اس کو کس طریقے سے change کیا گیا اور آج یہ شہر manageable نہیں ہے۔؟

جناب چیئرمین! میں یہ بات پچھلے پانچ دس سال سے کہتا رہا ہوں۔ الحمد للہ اس اسمبلی میں میرا یہ چوتھا tenure ہے میں پہلے بھی کہتا رہا ہوں کہ اب یہ شہر manageable نہیں رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اب یہ شہر اپنی جگہ سے 60،60،70،70 کلومیٹر آگے نکل گیا ہے اسے کون manage کرے گا؟

جناب چیئرمین! اس پر پوری بحث کی جائے اور اُن لوگوں کو بُلایا جائے جنہوں نے ماسٹر پلان کو amend کرنے کے بعد اس طریقے سے کام کیا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس وقت بہترین بزنس سکول اور کالج بنانا ہے۔

جناب چیئرمین! میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ سکولوں اور کالجز کے بزنس میں ایک ہزار فیصد منافع ہے۔ دُنیا کے کسی اور کاروبار میں اتنا زیادہ منافع نہیں، افیون اور چرس کے بعد اگر کوئی منافع بخش کام ہے تو وہ سکول اور کالج بنانا ہے۔

جناب چیئرمین! میں درخواست کروں گا کہ اس معاملے پر بحث کی اجازت دی جائے۔ میں ہاؤس میں اسی حوالے سے بہت سی مزید alarming باتیں بتاؤں گا۔ ہمیں آنے والی نسلیں کبھی معاف نہیں کریں گی اور یہ کہا جائے گا کہ ہم آرام سے بیٹھے رہے اور لاہور ہاتھ سے نکل گیا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! شیخ علاؤالدین نے بالکل درست فرمایا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی درد دل رکھنے والا شخص یہ محسوس کرتا ہے کہ گزشتہ ایک طویل عرصے سے ایسا ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں اگر پچھلے دس سالوں کی بات کروں گا تو وہ specific ہو جائے گی لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ گزشتہ ایک طویل عرصہ سے اداروں کا حال انتہائی قابل افسوس ہے۔ نہ صرف ماسٹر پلان کے حوالے سے بلکہ بہت سارے دوسرے معاملات میں بھی اداروں کو گھر کی لونڈی بنا لیا گیا، اپنی خواہش کے مطابق ان کو استعمال کیا گیا اور اپنی مرضی سے ان سے فیصلے کروائے گئے۔

جناب چیئرمین! میں شیخ علاؤالدین کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ اسی شہر میں سرکاری زمینوں کی بندر بانٹ اس طرح سے ہوئی کہ جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس حوالے سے سپریم کورٹ کے Suo-Moto Notice کے بعد ہمارے سامنے دل ہلا دینے والے حقائق آ رہے ہیں۔ معزز ممبر شیخ علاؤالدین نے فرمایا ہے کہ اسمبلی میں ماسٹر پلان کے حوالے سے بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین! میں اس حوالے سے دو تین دن پہلے سپریم کورٹ کی intervention کی وجہ سے سامنے آنے والی صرف ایک مثال عرض کرنی چاہوں گا کہ سینکڑوں کنال سرکاری زمین جس کی لیز 2005 میں expire ہو چکی تھی اس پر اربوں روپے کی لاگت سے ہوٹل، پلازے، ایکسپو سنٹر اور پتا نہیں کیا کیا بن گیا لیکن اس صوبے کی مجاز اتھارٹی کی طرف سے کسی سے کچھ نہیں پوچھا گیا کہ اربوں روپے کی حکومت کی جائیداد جس کی لیز بھی expire ہو چکی ہے اس پر تعمیرات کیوں ہو رہی ہیں؟

جناب چیئرمین! ابھی سپریم کورٹ نے ان سے کہا ہے کہ فوری طور پر حکومت پنجاب کے خزانے میں 50 کروڑ روپے جمع کروائے جائیں اور ساتھ ہی سپریم کورٹ نے بنکوں سے کہا ہے کہ assessment کر کے اس زمین کی موجودہ value بتائی جائے۔

جناب چیئرمین! شیخ علاؤالدین کی بات کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے میں یہ عرض کروں گا کہ موجودہ حکومت کا یہ بڑا serious concern ہے کہ جن سرکاری زمینوں پر ناجائز قبضہ کیا گیا ہے ان کو واگزار کروایا جائے اور جو سرکاری زمینیں بچ گئی ہیں ان کے تصرف کے لئے بہتر پالیسی بنائی جائے۔ علاوہ ازیں شہروں کی re-modeling کی جائے اور ان کی اصل شکل کو بحال کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

جناب چیئرمین! شیخ علاؤالدین کا بڑا تجربہ ہے اور ہم ان کے تجربہ سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ اس وقت ہم کسی ایجنڈے پر نہیں بلکہ زیرو آر نوٹس پر بات کر رہے ہیں اور کھل کر ایک دوسرے کے ساتھ exchange of views کر سکتے ہیں تو میں حکومت کی جانب سے حزب اختلاف کو open offer دینا چاہتا ہوں کہ ہم مل بیٹھ کر عوامی مسائل کو حل کریں۔ جس طرح گندم کے حوالے سے ابھی بات ہوئی ہے ہم welcome کریں گے کہ اس پر بحث ہو، آپ کی

طرف سے تجاویز دی جائیں اور ہم ان تجاویز کی روشنی میں بہتر اقدامات اُٹھائیں گے۔ اسی طرح ہاؤسنگ پر بحث کے لئے بھی ہم ایک دن مقرر کریں گے، آپ اس موضوع پر بحث کریں، اپنی تجاویز دیں، ہم ان تجاویز کو welcome کریں گے اور گورنمنٹ کے ambit میں لا کر انشاءاللہ تعالیٰ ان پر عملدرآمد بھی کیا جائے گا۔ ہم شعبہ صحت سے متعلق بھی بحث کروانا چاہتے ہیں اور ہم آپ کی تجاویز سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ مسائل کی نشاندہی کریں اور حکومت کا فرض ہے کہ ان مسائل کو حل کرے۔ انشاءاللہ تعالیٰ لاہور کے ماسٹر پلان کے حوالے سے بات کی جائے گی۔ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ، ہاؤسنگ ڈویلپمنٹ اور اس محکمہ سے متعلق دیگر معاملات کے حوالے سے میں شیخ علاؤالدین سے عرض کروں گا کہ جب آپ چاہیں یعنی آپ کی convenience کے مطابق ہم آپ کے ساتھ بات کرنے کے لئے تیار ہیں اور اس معزز ایوان میں عام بحث کے لئے بھی تیار ہیں۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ اس بارے میں عام بحث رکھیں گے، آپ کی تجاویز سے استفادہ کریں گے اور ان کو بنیاد بنا کر آئندہ کے لئے اپنی پالیسی ترتیب دیں گے۔ بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں وزیر قانون کا بہت شکر گزار ہوں۔ ہمارے لئے خوش قسمتی کی بات یہ ہے کہ وزیر قانون housing laws کو جانتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں صرف ایک چھوٹی سی ترمیم چاہوں گا۔ میرے محترم بھائی وزیر قانون اس کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ change of land use پوری دنیا میں بہت بڑا جُرم ہے۔ جب ہم یہ discuss کریں گے تو پھر change of land use کو بھی لے کر آئیں گے کہ یہ change of land use کیسے ہوئی؟

جناب چیئرمین! یہ بڑے ظالم لوگ تھے۔ ایک انسان کی زندگی کتنی ہوگی؟ سو سال ہوگی لیکن یہ ظالم لوگ ہمارے شہر کو ایک ہزار سال پیچھے پھینک کر گئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر شیخ علاؤالدین سے عرض کروں گا کہ جن لوگوں نے یہ گھناؤنا کھیل کھیلا ہے ہم انشاءاللہ تعالیٰ ان کو expose کریں گے۔

جناب چیئرمین: اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آور نوٹس نمبر 38/19 بھی شیخ علاؤالدین کا ہے۔ جی، شیخ علاؤالدین!

کراچی سے لاہور آنے والے ٹریلرز
سے اربوں روپے لاگت کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ کراچی سے لاہور کی طرف سے آنے والے ٹریلرز جو منظور شُدہ وزن سے چار گناہ زیادہ لوہا اور مختلف سامان لے کر مینتلا چوک سے وہاڑی اور پھر پاکپتن، چونیاں اور رائیونڈ لاہور کا راستہ اختیار کرتے ہیں تا کہ ایک طرف تمام راستے کے weight bridges اور دوسری طرف پولیس سے بچا جائے لیکن اس سے اربوں روپے کی سڑکیں تباہ ہو رہی ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آور نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! 1927 کے موٹر وہیکل ایکٹ کے تحت ہر گاڑی کا وزن ہوتا تھا کہ اس گاڑی کا اپنا وزن اتنا ہے اور یہ اتنا وزن لے کر چل سکتی ہے۔ آج حالات یہ ہیں کہ جس گاڑی کا اپنا پانچ ٹن ریگولر وزن ہے تو وہ بیس ٹن وزن لے کر جا رہی ہے اور ہماری سڑکوں کی تباہی کا باعث یہی چیز ہے۔ جب میں ریگولر جاپان جاتا تھا تو میں نے بہت پہلے وہاں پر یہ دیکھا کہ ان کی سڑکیں مرمت نہیں ہوتی تھیں۔

جناب چیئرمین! میں نے ایک بہت سینئر آدمی سے پوچھا کہ آپ کی سڑکیں مرمت کیوں نہیں ہوتیں تو اس نے کہا تھا کہ ہم نے گارنٹی لی ہوئی ہے کہ یہ سڑک 20 سال تک خراب نہیں ہو گی اور دوسرا اگر کسی گاڑی کا وزن چالیس کلو گرام بھی زیادہ ہوتا ہے تو اسے سڑک سے نیچے اُتار دیا جاتا ہے۔ صوبہ پنجاب کی سڑکیں اس وجہ سے تباہی کا شکار ہوتی ہیں کہ یہاں پر گاڑیاں اپنے allowed weight سے پانچ یا چھ گنا زیادہ وزن carry کرتی ہیں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ دوسری alarming بات یہ ہے کہ پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے کہ جہاں پر 1500 روپے لے کر ٹریکٹر ٹرالی کو کمرشل کر دیا جاتا ہے اور پھر یہی ٹریکٹر ٹرالیاں سڑکوں کی تباہی کا باعث بنتی ہیں اور حادثات ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں نے یہ معاملہ اس لئے اُٹھایا ہے کیونکہ ان long trailers کی وجہ سے ہمارے ملک اور صوبہ پنجاب کی سڑکیں تباہ ہو رہی ہیں۔ میرے بھائی سردار آصف نکئی تشریف فرما ہیں۔ ان کا اور میرا حلقہ ساتھ ساتھ ہے۔ پرسوں میں اور سردار آصف نکئی ایک جگہ فوتیدگی میں گئے تھے اور وہاں پر لوگوں نے ہم سے بہت زیادہ شکایات کیں کہ چونیاں جمبر روڈ پہلے بننا شروع ہوئی تھی اور پھر اسے مکمل کئے بغیر چھوڑ دیا گیا۔ ہم تو وہاں پر افسوس کرنے گئے تھے لیکن میرا اور سردار آصف نکئی کا وہاں سے اُٹھنا مشکل ہو گیا۔ لوگوں نے ہم سے کہا کہ ہمارے علاقے کی سڑکیں تباہ ہو چکی ہیں۔ آپ نے سڑکیں بنانا شروع کروائیں لیکن ان کو نامکمل چھوڑ دیا گیا ہے جس کی وجہ سے بہت زیادہ گرد و غبار اُٹھ رہا ہے۔

جناب چیئرمین! اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم قانون پر عملدرآمد نہیں کروا سکے کہ اس لئے گاڑیاں allowed weight سے بہت زیادہ وزن carry کرتی ہیں۔ چالیس، پچاس یا سو کلو گرام وزن زیادہ ہو تو کوئی بات نہیں لیکن یہاں تو گاڑیاں دس دس، پندرہ پندرہ ٹن وزن زیادہ carry کر رہی ہیں۔ میری درخواست ہے کہ اس بارے میں ایک دن ایوان میں عام بحث رکھی جائے۔

جناب چیئرمین! یہ کوئی راکٹ سائنس نہیں اور اس مسئلہ کا حل کوئی زیادہ مشکل نہیں ہے۔ اگر ہم سڑکوں پر ایک حد سے زیادہ وزن carry کرنے والی گاڑیوں کو نہ گزرنے دیں تو ہماری سڑکیں تباہی سے بچ جائیں گی۔ ہم اگلے بیس سالوں میں بھی International and British standard کے مطابق سڑکیں نہیں بنا سکیں گے لیکن ہم barriers لگا کر allowed weight سے زیادہ وزن carry کرنے والی گاڑیوں کو روک سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہو گا کہ پہلے نہر کی تمام سڑکوں پر barriers لگے ہوئے ہوتے تھے۔ ہماری کنیال روڈ پر پہلے barriers لگے ہوئے تھے۔ ایک خاص لوڈ سے زیادہ اس میں سے نہیں گزر سکتے تھے۔ ٹھیک ہے ہم ہر بجٹ میں اربوں روپیہ ان سڑکوں کی مرمت پر

دے رہے ہیں اور آپ کو پتا ہے کہ ایک کلومیٹر سڑک کی مرمت کتنے پیسوں میں ہو رہی ہے اور اس میں پیسوں کی کس طرح سے تباہی ہو رہی ہے لہٰذا ان چیزوں پر تھوڑا سا غور کرنے کی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ شیخ علاؤالدین نے ایک انتہائی اہم مسئلے کی نشاندہی کی ہے اور اُس کے حل کے لئے انہوں نے فرمایا ہے کہ بحث کر لی جائے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ اپنی جگہ پر انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اس پر کارروائی ہونا لازم ہے۔ انہوں نے موٹر وہیکل ایکٹ 1927 کے حوالے سے بات کی کہ اُس کے مطابق ہم اس مسئلے کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہماری بد قسمتی رہی ہے کہ قوانین موجود ہیں لیکن اصل مسئلہ قوانین پر عملدرآمد کا ہے۔

جناب چیئرمین! میرے خیال میں اس وقت ہمارے ہاں جو قوانین رائج الوقت ہیں اس میں Cr PC, PPC, CPC کی بات کر لیں اور میرے خیال میں زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں ہے جس کے متعلق قانون موجود نہیں ہے لیکن بد قسمتی ہے کہ ان قوانین پر عملدرآمد کا فقدان رہا ہے۔ جس طرح معزز ممبر نے لوڈ وہیکل کے مخصوص وزن کے حوالے سے بات کی تو ہمارے ہاں دو سڑکوں موٹرویز اور ہائی ویز پر اس حوالے سے من و عن عملدرآمد ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! میرے حلقے میں بھی یہ مسئلہ پایا جاتا ہے جب گاڑیاں شہر سے نہ گزر سکیں تو انہی کنٹونمنٹ بورڈ سے گزرنا پڑتا ہے چونکہ کنٹونمنٹ بورڈ میں قواعد و ضوابط پر سختی کے ساتھ عملدرآمد کروایا جاتا ہے تو پھر بڑی لوڈڈ گاڑیوں کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ سائیڈ روڈز سے گزر کر دوبارہ مین روڈ پر چڑھ جائیں۔ اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ ہماری سائیڈ روڈز بُری طرح تباہ ہو رہی ہیں کہ بڑی گاڑیاں اپنا جرمانہ بچانے کے لئے یا قانون کی گرفت سے بچنے کے لئے یہ ہمیشہ چھوٹی سڑکیں استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے ہماری چھوٹی سڑکیں تباہی و بربادی کا شکار ہو رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! موٹروے پولیس اور ہائی ویز پولیس قواعد وضوابط پر عملدرآمد کروا رہی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری ٹریفک پولیس اور پنجاب پولیس اس بات کو یقینی بنائے کہ بڑی گاڑیوں کا گزر چھوٹی سڑکوں سے نہ ہو۔ شیخ علاؤالدین نے سڑکوں کے نقصان کی بات کی لیکن ان چھوٹی سڑکوں پر بڑی گاڑیوں کے گزرنے سے حادثات ہوتے ہیں جن میں قیمتی انسانی جانیں ضائع ہوتی ہیں تو یہ ایک مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اپنی in city police کو ہدایات جاری کرنے کی کوشش کریں گے کہ وہ شہروں کے اندر ان چھوٹی سڑکوں پر بڑی گاڑیوں کا داخلہ کنٹرول کریں اور ان کے خلاف سختی سے کارروائی کریں۔

جناب چیئرمین! معزز ممبر شیخ علاؤالدین نے کینال روڈ پر barriers کے حوالے سے بات کی، نہر پر آج بھی barriers موجود ہیں لیکن وہ height کے لئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے معزز ممبران نے دیکھا ہو گا کہ ہر دس پندرہ دن کے بعد نہر پر کوئی نہ کوئی ایسا حادثہ ہو جاتا ہے کہ کوئی ٹرک یا ٹریلر کسی barrier میں آکر گھُس جاتا ہے تو ہمارے ڈرائیور حضرات کی تھوڑی سی ایجوکیشن کی بھی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آج پورے پنجاب میں علیحدہ یہ ہدایات جاری کریں گے کہ بڑی گاڑیاں جن کا شہروں میں داخلہ ممنوع ہے اور آپ نے دیکھا بھی ہو گا کہ سڑکوں پر لکھا ہوتا ہے کہ بھاری گاڑیوں کا داخلہ ممنوع ہے لیکن اس کے باوجود ان کو چیک کرنے والا کوئی نہیں تو انتظامی طور پر یہ کوتاہی ہو رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کوتاہی کو دُور کرنے کی کوشش کریں گے پولیس کو ہدایت جاری کریں گے کہ جو گاڑیاں ٹیکس بچانے کے لئے یا over loading کو چھپانے کے لئے چھوٹی سڑکوں کا سہارا لیتی ہیں اُن کے خلاف کارروائی کی جائے اور ایسا کرنے سے انسانی جانوں کا زیاں بھی بچے گا اور حکومت کا اربوں روپیہ جو سڑکوں کی تعمیر پر لگتا ہے اور سڑکیں ضائع ہو رہی ہیں اُن سے بھی بچا جائے گا۔

جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ رائج الوقت قوانین موجود ہیں اُن قوانین پر عملدرآمد کرانے کی بات ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم متعلقہ محکمہ کو ہدایت جاری کریں گے کہ اس قانون پر عملدرآمد کیا جائے۔ شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں آپ کا بھی اور وزیر قانون کا بھی شکر گزار ہوں وزیر قانون نے ابھی فرمایا ہے کہ وہ ایک اور direction جاری کریں گے۔

جناب چیئرمین! میں وزیر قانون سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس direction کے اندر یہ ذکر ضرور کر دیں اور اس پر 24 گھنٹے میں عمل ہو جائے گا اور حالات بہتر ہو جائیں گے کہ جو بڑی گاڑیاں کسی بھی ٹرانسپورٹ گڈز کمپنی سے نکلتی ہیں وہ وہاں سے رُوٹ لیٹر لے کر چلیں اور لیٹر کے اندر لکھا ہو کہ یہ گاڑی لاہور سے کراچی یا کراچی سے راولپنڈی جا رہی ہے اور اس کا یہ رُوٹ ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ یہ گاڑیاں ٹال ٹیکس بچانے کے لئے مین روڈز سے اُترتی ہیں تو اُس وقت سڑکوں کا اور انسانی جانوں کا نقصان ہوتا ہے لہٰذا یہ گاڑیاں at source سے رُوٹ لیٹر لے کر چلیں تو اس نقصان سے بچا جا سکتا ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جی، آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا۔ اب اجلاس مورخہ 9- جنوری 2019 بروز بدھ صبح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

بدھ،9۔جنوری2019

(یوم الاربعاء،2۔جمادی الاوّل1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 : شمارہ 3

185

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ9۔ جنوری2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات زراعت، آبکاری ومحصولات، نارکوٹکس کنٹرول اور قانون وپارلیمانی امور)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب2019

ایک وزیر مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب 2019 پیش کریں گے۔

187

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

بدھ،9۔جنوری2019

(یوم الاربعاء،2۔جمادی الاوّل1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12بج کر32منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾

وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ

عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ

مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا

وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ﴿١٩﴾

سورۃ الانفطار آیات 13 تا 19

بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔(13)اور بدکردار دوزخ میں(14)(یعنی)جزاء کے دن اس میں داخل ہوں گے (15)اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے(16)اور تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے؟(17)پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے؟(18)جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز صرف اللہ ہی کا ہو گا(19)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے
اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے
منظر ہو بیاں کیسے الفاظ نہیں ملتے
جس وقت محمدؐ کا دربار نظر آئے
بس یاد رہا اتنا سینے سے لگی جالی
پھر یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے
گو یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے
سرکارؐ کے پہلو میں دو یار نظر آئے
میری ہے دعا یارو کہ سرکارؐ کے روضے پر
اللہ کرے میرا ہر یار نظر آئے

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات زراعت، آبکاری و محصولات ونار کوٹکس کنٹرول اور قانون و پارلیمانی امور سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! .On his behalf

جناب چیئرمین: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! سوال نمبر 14 ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ منسٹر صاحب اس کا جواب پڑھ کر سنادیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پریس گیلری سے صحافی حضرات واک آوٹ کر گئے ہیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! kindly صرف ایک منٹ hold فرمائیں۔ چودھری ظہیر الدین سے request ہے کہ پریس والے بائیکاٹ کر گئے ہیں تو ان کو منالیا جائے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! انفارمیشن منسٹر کو بھیجیں۔

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! میں اس میں دو تین چیزیں clear کردوں کہ ابھی میں باہر ان سے excuse کرکے آیا ہوں۔ کل قاضی حسین احمد کی یاد میں ایک پروگرام تھا۔ قاضی صاحب کی بیٹی اور بیٹے نے special request پر مجھے بلایا ہوا تھا۔ قاضی صاحب سے ایک تعلق رہا ہے اور nineties کے دوران جو دو تین تحاریک چلیں تو اس میں، میں اور قاضی صاحب اکٹھے فسطائیت کے خلاف ماریں کھاتے رہے۔

جناب چیئرمین! میں نے وہاں پر ایک بے ساختہ قسم کی تقریر کی اور تقریر کے دوران روتے ہوئے آنسو نکل رہے تھے۔ مجھے تقریر کے دوران ایک چٹ آئی کہ میری مسز کو hypertension کا دورہ پڑا ہے اور وہ severe حالت میں بے ہوش ہیں اور ان کو سروسز ہسپتال

لے جایا جارہا ہے تو آپ جلدی سے گھر پہنچیں۔ خیر میں نے اپنی تقریر ختم کی اور تقریر کے بعد صحافی نے موقع کی مناسبت کو نہیں دیکھا، اس نے کہا کہ جس قاضی حسین احمد کے حوالے سے آپ نے یہ باتیں کی ہیں اس قاضی حسین احمد کے امیر نے آپ کے جناب عمران خان کے حوالے سے یہ باتیں کی ہیں تو آپ کیا کہتے ہیں؟ اب وہ موقع مناسب نہیں تھا دائیں سائیڈ پر ان کی بیٹی اور بائیں سائیڈ پر ان کا بیٹا کھڑا ہے اور ان کی عزت اور احترام کے اندر ایک پروگرام ہو رہا ہے تو میں یہ سمجھتا تھا کہ تھوڑا سا سوال موقع مناسبت کے حوالے سے negative تھا۔

جناب چیئرمین! دوسرا مجھے مسز کے حوالے سے پیغام آیا ہوا تھا کہ وہ severe حالت میں ہیں تو میں نے ان کو کہا کہ یار سوال پوچھتے ہوئے تھوڑا سا دید لحاظ کرنا چاہئے اور آپ ہر موقع پر politician کو پھنسانے کی یا اس کو letdown کرنے کی کوشش نہ کیا کریں۔ اس کے بعد میں جلدی سے نکل گیا کیونکہ میں سوال جواب نہیں کر سکا۔

جناب چیئرمین! میں نے فوراً سروسز ہسپتال پہنچنا تھا اور تقریباً ساڑھے چار سے پانچ بجے تک سروسز ہسپتال کے ایم ایس کے ساتھ تھا اور ایمرجنسی کا سارا عملہ گواہ ہے۔ میں جلدی سے وہاں سے نکل گیا اور سوال وجواب نہیں کر سکا۔ اس پر صحافی حضرات نے feel کیا اور سارا دن ٹی وی چینل پر چلتا رہا اور میرے پاس family issue کی وجہ سے ٹائم نہیں تھا۔ ابھی بھی میری مسز کی حالت severe ہے۔

جناب چیئرمین! میں ابھی باہر سے آیا ہوں تو باہر آکر میں نے تمام صحافی برادری سے معذرت کی ہے۔ میں نے کہا کہ اگر آپ کو یہ چیز feel ہوئی ہے despite all this وہ موقع کی مناسبت کے حوالے سے دونوں طرف سے ایک چیز ایسی بنی تھی تو میں نے ان سے sorry کیا ہے لیکن ابھی وہ چلے گئے ہیں تو میں اور چودھری ظہیر الدین جاکر ان سے بات کر لیتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بالکل۔ آپ صحافی حضرات کو راضی کر کے واپس لے آئیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! انفارمیشن منسٹر نے وضاحت دی ہے اس حوالے سے ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مسز کو صحت کاملہ عطا فرمائے لیکن اس کے بعد جو کل واقعہ ہوا، انفارمیشن منسٹر جناب فیاض الحسن چوہان کی ویسے تو عادت ہے جس لہجہ اور جن الفاظ کے ساتھ بولتے ہیں یہ نہ صرف سیاسی مخالفین کو بلکہ ان کی زبان سے صحافت جو ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، وہ apologize کرتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! اب ان کی زبان سے صحافت بھی محفوظ نہیں رہی۔ اس کا اظہار ہے کہ آج ہماری پریس گیلری یہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔ سیاسی مخالفین تو کسی حد تک برداشت کر لیتے ہیں حالانکہ وہ بھی بعض باتیں اس پیرائے میں کرتے ہیں کہ ہم بھی سیاسی لوگ ہیں، ہم بھی زبان رکھتے ہیں اور اگر ہم بھی چاہیں تو ان سے بڑھ کر اس طرح کا اظہار کر سکتے ہیں لیکن کل جب وہ سارے میڈیا نے دکھایا ہے جس طرح سے انہوں نے بدزبانی اور تضحیک آمیز الفاظ صحافیوں کے بارے میں کہے ہیں تو اپوزیشن سمجھتی ہے کہ یہ مناسب روّیہ نہیں تھا اور ہم پریس گیلری کے صحافیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اپوزیشن ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ صحافی حضرات کا گلہ شکوہ تو ایک حوالے سے بنتا ہے پھر میری جو clarification ہوئی اس کے بعد فیصلہ کرنے والے کریں گے۔

چیئرمین! میں حیران ہوں کہ رانا ثناء اللہ خان کی زبان رکھنے والی پارٹی، مشاہد اللہ کی زبان رکھنے والی پارٹی، حنیف ایفی ڈرین کی زبان رکھنے والی پارٹی، چودھری طلال کی زبان رکھنے والی پارٹی اور چودھری دانیال کی زبان رکھنے والی پارٹی وہ کس منہ کے ساتھ یہاں پر درس دے رہے ہیں اور یہاں پر اخلاقیات کی بات کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین !اللہ پاک کا کرم ہے کہ پچھلے چار مہینوں کے اندر یہاں پر رانا ثناء اللہ خان کی طرح ہم نے کسی اپوزیشن کی ماں، بہن، بیٹی اور اس کے گھر کے اندر نعوذ باللہ اور معاذ اللہ جھانکا نہیں ہے۔ ہم نے کسی کے گھر کے حوالے سے بات نہیں کی۔ یہ دس سال اپنے اپوزیشن لیڈر کے گھریلو معاملات کے اندر اور ان کی خواتین پر جس طریقے سے اسمبلی کے اندر اور اسمبلی کے باہر فقرے کستے رہے ان کو شرم آنی چاہئے اور جناب سمیع اللہ خان میرے بھائی ہیں ان کو بات کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے تھا کہ یہ بات کیا کر رہے ہیں؟ باقی جو صحافیوں نے کیا۔۔۔

MR CHAIRMAN: Let us focus to the Press.

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین !باقی جو صحافیوں نے کیا ہم جا کر ان کو منالیں گے۔

جناب چیئرمین: اب ہم سوال کی طرف چلتے ہیں۔

ملک ندیم عباس: جناب چیئرمین !میاں محمد شہباز شریف جن کے بارے میں کہتے تھے کہ ہم نے ان کو سڑکوں پر گھسیٹنا ہے۔ ہم نے فیصل آباد، لاہور اور کراچی کی سڑکوں پر گھسیٹنا ہے تو وہ بھی ان کے ساتھ بائیکاٹ کر کے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون !میڈیا کے پاس تو چودھری ظہیر الدین چلے گئے ہیں۔ اب اپوزیشن کو منانے کے لئے منسٹر حافظ عامر یاسر اور منسٹر سردار حسنین بہادر چلے جائیں۔ جی، اپوزیشن موجود نہیں ہے تو سوالات بھی mostly اپوزیشن ممبران کے ہی ہیں تو in the mean time

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب چیئرمین: اب راجہ یاور کمال خان بطور کنوینر سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018 کے بارے میں
سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

راجہ یاور کمال خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں بطور کنوینر سپیشل کمیٹی نمبر 1

The Punjab Domestic Workers Bill 2018 (Bill No. 30 of 2018)

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

سیدہ زہرا نقوی: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

تعزیت

پی ٹی آئی کے راہنما راشد بخاری کی وفات پر دعائے مغفرت

سیدہ زہرا نقوی: جناب چیئرمین! چند دن پہلے ڈیرہ غازیخان میں ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا، پی ٹی آئی کے راہنما جناب راشد بخاری کو گولی ماری گئی اور وہ چند دن بیمار رہنے کے بعد اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے۔ میری خواہش ہے کہ ان کے ایصال ثواب کے لئے سورۃ فاتحہ پڑھوادی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر پی ٹی آئی راہنما جناب راشد بخاری کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب چیئرمین: اب راجہ یاور کمال خان تحریک التوائے کار کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریک التوائے کار نمبر 190 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

راجہ یاور کمال خان: جناب چیئرمین! میں بطور کنوینر یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 190 بابت سال 2018 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 190 بابت سال 2018 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 190 بابت سال 2018 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آج کل صوبہ بھر میں مویشیوں کی چوریاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ ہمارے علاقوں میں غریب لوگ دن کو اپنا زمیندارہ کرتے ہیں اور رات کو جانوروں کی حفاظت کے لئے ان کے پاس سوتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری درخواست ہو گی کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو جانوروں کی نقل مکانی کو غروب آفتاب سے لے کر طلوع آفتاب تک روک دیا جائے تو چوری میں کافی حد تک بہتری آ جائے گی۔ ابھی کل ہی 86 چک خانیوال میں ساڑھے آٹھ بجے رات کو ایک چوری ہوئی ہے چور گن پوائنٹ پر زمیندار کے سامنے اس کی بھینس کو ٹیکہ لگا کر نیم بے ہوشی کے عالم میں لے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں دوبارہ عرض کرتی ہوں کہ اگر آپ بہتر سمجھیں تو جانوروں کی نقل مکانی پر غروب آفتاب سے لے کر طلوع آفتاب تک پابندی لگا دیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! مجھے نہیں معلوم کہ رولز آف بزنس میں یہ allowed ہے یا نہیں لیکن میں ایوان کی توجہ public interest کے ایک اہم issue کی طرف دلانا چاہوں گی۔ ہماری حکومت نے ایل پی جی کی فی کلو قیمت 113 روپے مقرر کی ہے لیکن اس کی 170 اور 200 روپے فی کلو تک بلیک مارکیٹنگ ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس ایوان کی وساطت سے request کروں گی کہ اس پر توجہ دیں اور جو بلیک مارکیٹنگ کر رہے ہیں اور جو منافع خوری کر رہے ہیں ذرا ان کے خلاف بھی crack down کیا جائے۔ بہت شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

جناب مہندر پال سنگھ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب مہندر پال سنگھ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سکھوں کو ہیلمٹ پہننے سے استثنیٰ کا مطالبہ

جناب مہندر پال سنگھ: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے معزز ایوان سے ایک مطالبہ کرنا چاہوں گا کہ پوری دنیا میں سکھ برادری کو پگڑی کے اوپر ہیلمٹ کی چھوٹ ملی ہوئی ہے چونکہ پگڑی کے اوپر ہیلمٹ نہیں پہنا جا سکتا اور پگڑی ہیلمٹ کا کام بھی کر لیتی ہے۔ ہماری خیبر پختونخوا اسمبلی میں بھی اس کی قرارداد منظور ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود پرسوں رات اسلام آباد میں ایک سکھ کو اس لئے پٹرول نہیں دیا گیا کہ آپ کے پاس ہیلمٹ نہیں ہے اور سکھ ہونے کی وجہ سے اس پٹرول پمپ پر اس کا مذاق بھی اڑایا گیا اور اس کے ساتھ بدتمیزی بھی کی گئی۔

جناب چیئرمین! میں اس ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ اس پر سخت ایکشن لیا جائے اور ایک پبلک message کیا جائے کہ سکھوں کی پگڑی پر ہیلمٹ کی چھوٹ ہے اس لئے ٹریفک وارڈن انہیں نہ روکیں اور پٹرول کا مسئلہ بھی نہیں ہونا چاہئے۔ بہت بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ یاسمین راشد!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! میرے خیال میں معزز ممبر جناب مہندر پال سنگھ جو بات کر رہے ہیں ان کا point of view تو بالکل صحیح ہے لیکن میں آپ کو بتاتی چلوں کہ ہیلمٹ پہننے کی وجہ سے ہسپتالوں میں جو 30 فیصد head injuries آتی تھیں ان میں کمی پائی گئی ہے۔ سب سے اہم بات سمجھنے کی یہ ہے کہ head injury اور چہرے پر maxillary area ہوتا ہے اور life threatening injuries سے بچاؤ کے لئے ہیلمٹ پہننا compulsory ہوتا ہے چونکہ ہمارے لئے سب سے اہم چیز یہ ہے کہ جان بچائی جائے۔

جناب چیئرمین! میں یہ استدعا کروں گی کہ ہم لوگ بیٹھ کر اس میں کوئی اس طرح کا سسٹم بنائیں چونکہ Life is more important than inheritance اور کوئی بھی مذہب ہر چیز پر زندگی کو ترجیح دیتا ہے چاہے اس میں آپ کا مذہب ہو یا میرا مذہب ہو لیکن زندگی کی ترجیح سب سے زیادہ ہے۔

جناب چیئرمین! میں استدعا کروں گی کہ بجائے یہ سوچنے کہ Is it discrimination against the Sikhs? It is not discrimination انڈیا میں آپ لوگوں کی بہت بڑی تعداد ہے وہاں بھی People wear helmets. وہ ہیلمٹ پہن کر جاتے ہیں اور ہیلمٹ پہنانے کا مقصد یہی ہے کہ آپ کو life threatening injuries سے بچایا جائے۔

جناب مہندر پال سنگھ: جناب چیئرمین! منسٹر صاحبہ کی بات بالکل ٹھیک ہے لیکن میں گزارش کروں گا کہ یہ پگڑی ٹوپی نہیں ہے کہ اس کو ٹوپی کی طرح اتار کر ہیلمٹ پہن لیا جائے یا عمامہ کی طرح اتار کر ہیلمٹ پہنا جائے اور بعد میں جب موٹر سائیکل چلانی بند کر دی ہے تو پھر ہیلمٹ اتار کر ٹوپی کی طرح پگڑی سر پر رکھ لیں۔ پگڑی باقاعدہ باندھی جاتی ہے کسی کو باندھنے میں پندرہ منٹ لگتے ہیں کسی کو آدھ گھنٹہ لگتا ہے۔ پوری دنیا میں جہاں پر بھی سکھوں کے ایکسیڈنٹ ہوئے ہیں اس پگڑی کی وجہ سے بھی head injury سے بچے ہیں چونکہ یہ ٹائٹ ہوتی ہے اور بندھی ہوتی ہے لہٰذا جب پوری دنیا میں ہمیں ایک چھوٹ ملی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! میں صرف سکھوں کی بات کر رہا ہوں کہ پوری دنیا میں سکھوں کو ہیلمٹ کی چھوٹ ملی ہوئی ہے اس لئے پاکستان میں بھی سکھوں کو یہ سہولت دینی چاہئے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ بھی ہے کہ انڈیا میں جو لوگ ہیلمٹ پہنتے ہیں وہ پگڑیاں نہیں باندھتے یا ان کے بال کٹے ہوئے ہیں لیکن جو لوگ پگڑیاں پہنتے ہیں ان کو ہیلمٹ پر انڈیا میں بھی چھوٹ ہے اور ویسٹ میں بھی چھوٹ ہے۔ یہ خیبر پختونخوا اسمبلی میں بھی قرارداد پاس ہو چکی ہے لہٰذا ہمیں اس کی چھوٹ ملنی چاہئے اور اس بارے میں لوگوں کو awareness ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین: چودھری ظہیر الدین کو پریس والے دوستوں کے پاس بھیجا تھا ان کی بات سن لی جائے۔جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! شکریہ۔ صحافی بھائیوں کے ساتھ تفصیل سے بات ہوئی ہے کچھ باتوں سے ان کی دل آزاری ہوئی ہے۔ اب معاملہ ختم ہو گیا ہے اور وہ تشریف لائیں گے۔ اگر کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو منسٹر صاحب اس بارے میں فرمادیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

وزیر اطلاعات وثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! میں جانے سے پہلے آپ کے سامنے ساری پوزیشن clear کر چکا ہوں میں ایک دفعہ پھر کہتا ہوں کہ اگر میرے کسی لفظ سے دل آزاری ہوئی ہے تو میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب فیاض الحسن چوہان! آپ کا بہت اچھا اقدام ہے اور میں اسے endorse کرتا ہوں۔ پریس والے آجائیں تو ہم انہیں welcome کرتے ہیں۔

جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں ایک بڑے ہی اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں چونکہ ضلع میانوالی خیبر پختونخوا کے بارڈر پر واقع ہے اس لئے وہاں ڈرگ سمگلنگ بڑی آسانی سے ہوتی ہے لیکن وہاں سب سے بڑی زیادتی ہو رہی ہے کہ پولیس اپنے figures پورا کرنے کے لئے نشے کے عادی لوگوں کو اٹھا کر لے جاتی ہے اور ان پر 9B اور 9C کے پرچے درج کراتی ہے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ ان لوگوں کا تو علاج ہونا چاہئے نہ کہ ان کے خلاف پرچے دے کر انہیں جیل بھیج دیا جائے جبکہ ان کا قصور بھی نہیں ہوتا۔ یہ بہت زیادتی ہو رہی ہے۔ منشیات کے خلاف بالکل crackdown ہونا چاہئے اور منشیات فروخت کرنے والے جو اصل لوگ ہیں انہیں کیفر کردار تک ضرور پہنچانا چاہئے لیکن جو مظلوم ہیں ان کے ساتھ زیادتی نہ کی جائے۔

جناب چیئرمین! میں ان کو مظلوم اس لئے کہوں گا کہ جو نشے کا عادی ہو جاتا ہے وہ اپنی فیملی سے کٹ جاتا ہے تو میری گزارش ہے کہ اس حوالے سے خاص طور پر direction جاری کی جائے، صرف figures پورے نہ کئے جائیں بلکہ جو اصل culprits ہیں ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: سردار حسنین بہادر! آپ اپوزیشن کو ایوان میں واپس لانے کے لئے تشریف لے گئے تھے تو اس بارے میں بتادیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب چیئرمین! آپ کے حکم پر میں، وزیر کانکنی و معدنیات حافظ عمار یاسر اور وزیر خوراک جناب سمیع اللہ چودھری ایوان سے باہر گئے اور ہم نے اپوزیشن کے ساتھیوں سے بات کی ہے۔ ان کا احتجاج ہمارے پریس کے ساتھیوں کے ساتھ منسلک تھا۔ اپوزیشن کی طرف سے جناب سمیع اللہ خان نے ہمیں یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ ابھی ہاؤس میں تشریف لے آئیں گے۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: کورم point out ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی کی گئی ہے کورم پورا ہے۔ جناب سمیع اللہ چودھری! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! چودھری ظہیر الدین نے صحافی حضرات سے بائیکاٹ ختم کرنے کے حوالے سے بات کرتے ہوئے وعدہ کیا تھا کہ صحافی حضرات کی دل آزاری پر جناب فیاض الحسن چوہان معذرت کریں گے۔ اس وعدہ کے مطابق وزیر اطلاعات نے معذرت کر لی ہے لہٰذا اب احتجاج یا بائیکاٹ کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات پریس گیلری میں اور معزز ممبران
حزب اختلاف ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب چیئرمین: میں صحافی بھائیوں کو بائیکاٹ ختم کر کے پریس گیلری میں واپس آنے پر welcome کرتا ہوں۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایوان میں کورم نہیں ہے، میں اس کو challenge کرتا ہوں اور میں دوبارہ کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ معزز ممبر جناب طاہر پرویز خود گنتی کر لیں تاکہ ان کی تسلّی ہو جائے۔

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! ان کا قصور نہیں کیونکہ مسلم لیگ (ن) کی قیادت اور ان کے معزز ممبران کی گنتی بندے گننے کے حوالے سے کمزور ہے البتہ نوٹ گننے میں ان کی گنتی بہت تیز ہے۔ یہ نوٹ بڑی تیزی سے گنتے ہیں۔ یہ ڈالر، یورو اور پاؤنڈز کو بہت تیزی سے گنتے ہیں لیکن بندے گننے میں یہ بہت کمزور ہیں۔ ہمارا کورم پورا ہے، ایوان میں کورم پورا ہے۔ اس پر میاں طاہر پرویز کو تو شرم کے مارے ہاؤس سے باہر چلے جانا چاہئے تھا لیکن وہ باہر جانے کی بجائے ڈھٹائی دکھاتے ہوئے دوبارہ کورم کی نشاندہی کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: چونکہ معزز ممبر جناب طاہر پرویز نے دوبارہ کورم point out کر دیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! کل پرائیویٹ ممبرز ڈے تھا اور پارلیمانی روایات کے مطابق پرائیویٹ ممبرز ڈے حزب اختلاف کا دن تصور ہوتا ہے۔ اس دن حکومت کا کوئی بزنس نہیں ہوتا بلکہ صرف اور صرف معزز ممبران کا بزنس ہوتا ہے۔ نہ صرف اس ایوان بلکہ parliamentary practices کے جتنے بھی ایوان ہیں ان میں یہ روایت چلی آ رہی ہے کہ پرائیویٹ ممبرز ڈے پر کورم کی نشاندہی نہیں کی جاتی۔

جناب چیئرمین! حزب اختلاف کی طرف سے کل دو مرتبہ کورم point out کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حکومت نے دونوں مرتبہ کورم پورا کیا۔ اسی طرح وقفہ سوالات کے حوالے سے اس معزز ایوان نے کچھ روایات طے کی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین! ایک روایت یہ ہے کہ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا اور دوسرا یہ کہ وقفہ سوالات کے دوران کورم point out نہیں کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! میں افسوس کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حزب اختلاف کی طرف سے موجودہ اسمبلی میں کچھ غلط روایات کو پروان چڑھایا جا رہا ہے۔ معزز ممبران حزب اختلاف کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کے مسائل کو اُجاگر کریں۔ اگر آپ سوالات کی فہرست اُٹھا کر دیکھیں تو اس میں 99.9 فیصد سوالات معزز ممبران حزب اختلاف کے ہیں۔ حکومتی ممبران by and large سوال نہیں کرتے جبکہ حزب اختلاف کے ممبران اپنے علاقے یا صوبے کی عوام کے مسائل کو اُجاگر کرنے کے لئے سوالات دیتے ہیں۔ وقفہ سوالات کے دوران کورم point out کر کے معزز ممبران حزب اختلاف اپنے اس right کو forgo کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی غیر ذمہ داری کا عمل ہے۔

جناب چیئرمین! اس مقدس ایوان کو چلانا جہاں حکومت کی ذمہ داری ہے وہاں پر یہ اپوزیشن کی بھی ذمہ داری ہے اگر حکومت اپنی ذمہ داری کو احسن طریقے سے پورا کر رہی ہے تو پھر اس صوبہ کے عوام حزب اختلاف کے معزز ممبران کی کارکردگی پر بھی نظر رکھے ہوئے ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داری کس حد تک پوری کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! آج دو دفعہ میرے بھائی جناب طاہر پرویز نے کورمpoint outکیا اور دونوں مرتبہ انہیں شرمندگی ہوئی لیکن اس کے باوجود وہ انتہائی جرأت کے ساتھ ہاؤس میں تشریف فرما ہیں۔ کل بھی انہوں نے دو دفعہ کورم کی نشاندہی کی اور دونوں دفعہ کورم پورا ہوا ہے۔ یہ عوام کو کیاmessageدینا چاہتے ہیں، کیا معزز ممبران حزب اختلاف اس ہاؤس کی کارروائی کوsabotageکرنا چاہتے ہیں؟ ایک طرف وہ جمہوریت کی بات کرتے ہیں اور دوسری طرف جمہوری عمل کوsabotageکر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس ہاؤس کے جوsettled norms ہیں ہمیں ان پر عملدرآمد کرنا چاہئے اور اس ہاؤس کو احسن طریقے سے چلانا چاہئے۔ یہ ہماری اور اپوزیشن دونوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے لیکن اگر اپوزیشن اپنی اس ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہونا چاہتی تو پھر میں درخواست کروں گا کہ آپ وقفہ سوالاتtake upکریں اور حزب اختلاف کے جو معزز ممبران ایوان میں موجود نہیں ہیں ان کے سوالاتkillکئے جائیں۔ ہم باہر جا کر میڈیا کو بتائیں گے کہ جو عوام کی نمائندگی کرنے کے لئے اس ایوان میں آئے ہیں وہ عوام کے مسائل کو اُجاگر کرنے کی بجائے اپنی ذاتی انا کی خاطر یہاں سے واک آؤٹ کر کے چلے جاتے ہیں اور وہ عوام کی فلاح و بہبود کا کوئی کام نہیں کرتے۔ میں گزارش کروں گا کہ آپ وقفہ سوالاتtake up کریں۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: وزیر توانائی جناب محمد اختر! ابھی تشریف رکھیں سوالات کے بعد میں آپ کو بات کرنے کا موقع دوں گا۔ میں وزیر قانون کی بات کوendorseکرتا ہوں۔ معزز ممبران حزب اختلاف کا واک آؤٹ صحافی بھائیوں کے ساتھrelatedتھا اور جب پریس والے واپس آ گئے ہیں تو پھر ان کو بھی واپس آنا چاہئے تھا۔

سوالات

(محکمہ جات زراعت، آبکاری و محصولات، نارکوٹکس کنٹرول اور قانون وپارلیمانی امور)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب ہم سوالات کو take up کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات زراعت، آبکاری و محصولات، نارکوٹکس کنٹرول اور قانون وپارلیمانی امور سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 14 جناب نصیر احمد کا ہے۔ کیا وہ موجود ہیں۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 728 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 735 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 730 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ سوالات ختم ہوئے اور وقفہ سوالات بھی ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں گندم کے بیج کی مفت فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*14: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ میں گندم کی پیداوار میں اضافہ کے لئے مفت بیج کی فراہمی کے بارے میں کوئی پالیسی موجود ہے تو سال 17۔2016 میں کتنے کسان اس سے مستفید ہوئے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

پنجاب میں زیادہ تر کاشتکار کم رقبہ والے اور غریب ہیں جو کہ گندم کی نئی اقسام کا تصدیق شدہ اور اچھی کوالٹی کا بیج خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے بلکہ اپنا گھریلو بیج ہی کاشت کرتے ہیں جو پیداوار اور کوالٹی کے لحاظ سے بہتر نہیں ہوتا۔ اس صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے 16۔2015 میں حکومت پنجاب، محکمہ زراعت (توسیع) نے پنجاب میں تصدیق شدہ اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی گندم کی نئی اقسام کا تصدیق شدہ بیج قرعہ اندازی کے ذریعے کاشتکاروں میں مفت تقسیم کرنے کا پروگرام شروع کیا۔ جس کے تحت 17۔2016 میں گندم کے بیج کے 50 کلوگرام والے 98 ہزار 159 تھیلے (آبپاش علاقہ جات میں 91 ہزار 449 تھیلے اور بارانی علاقہ جات میں 6 ہزار 710 تھیلے) بذریعہ قرعہ اندازی آبپاش علاقوں میں 2 تھیلے فی کاشتکار اور بارانی علاقوں میں ایک تھیلہ فی کاشتکار پنجاب کے تمام اضلاع کے تقریباً تمام گاؤں کے 57 ہزار 260 کاشتکاروں میں مفت تقسیم کئے گئے اور ان کاشتکاروں نے اپنی پیداوار کو ایک لاکھ 34 ہزار 119 دوسرے کاشتکاروں کو گندم کے ریٹ پر فروخت کر دیا تاکہ باقی کاشتکار بھی اچھا بیج کاشت کر کے فی ایکڑ پیداوار بڑھا سکیں۔

سال 15۔2014 میں پنجاب میں گندم کی اوسط پیداوار 29.95 من فی ایکڑ تھی جبکہ دیگر اقدامات اور اس پروگرام کی بدولت سال 16۔2015 میں 30.62 من فی ایکڑ اور سال 17۔2016 میں 33.31 من فی ایکڑ رہی۔

ضلع گوجرانوالہ میں نارکوٹکس ونگ
کے پاس گاڑیوں اور عملہ سے متعلقہ تفصیلات

***728: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ کا نارکوٹکس ونگ کن کن افسران واہلکاران پر مشتمل ہے؟

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں انسداد منشیات ونگ نے سال 17-2016 سے آج تک منشیات کے مکروہ دھندے میں ملوث کتنے افراد کے خلاف کارروائی کی؟

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں انسداد منشیات ونگ کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں؟

(د) ضلع گوجرانوالہ میں انسداد منشیات ونگ کو مذکورہ بالا عرصہ میں گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول کی مد میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ہ) ضلع گوجرانوالہ میں انسداد منشیات ونگ، منشیات کے مکروہ دھندے کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہے ہیں۔ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ کا نارکوٹکس ونگ میں کوئی سٹاف نہ ہے۔

(ب) کسی کے خلاف کارروائی نہ کی گئی۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں انسداد منشیات ونگ کے پاس کوئی گاڑی نہ ہے۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں انسداد منشیات ونگ کو مذکورہ بالا عرصہ میں گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول کی مد میں کوئی رقم فراہم نہ کی گئی ہے۔

(ہ) لاہور ایکسائز پولیس سٹیشن کا نوٹیفکیشن ہو چکا ہے جو لاہور اور گوجرانوالہ ڈویژن کے تمام اضلاع میں منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرے گا۔ نارکوٹکس کنٹرول کورٹ اور مجسٹریٹ کے تقرر کے لئے کیس بذریعہ لاء ڈیپارٹمنٹ لاہور ہائی کورٹ بھیج دیا گیا ہے جونہی نارکوٹکس کنٹرول عدالتوں کے ضمن میں ہائی کورٹ نوٹیفکیشن کرتا ہے منشیات کے انسداد کے لئے کام شروع کر دیا جائے گا۔

رحیم یار خان محکمہ قانون کے دفاتر اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*735: **سید عثمان محمود:** کیاوزیر قانون وپارلیمانی امورازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ قانون کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں، ان دفاتر کے سال 17-2016 اور 18-2017 کے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان دفاتر میں کیا کیا فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

(ج) اس دفاتر میں کتنے ملازم عہدہ وگریڈوار کام کررہے ہیں؟

(د) ان دفاتر کی سال 18-2017 کی کارکردگی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ قانون کا ایک دفتر ڈسٹرکٹ اٹارنی کام کررہا ہے، مذکورہ بالا دفتر کے سال 17-2016 اور 18-2017 کے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	دفتر	بجٹ	سالانہ اخراجات
2016-17	ڈسٹرکٹ اٹارنی آفس، رحیم یار خان	1,49,89,700/-	آفیسران کی بنیادی تنخواہ 48,95,000 روپے سٹاف کی بنیادی تنخواہ 27,02,100 روپے الاؤنس / دیگر اخراجات 73,92,600 روپے کل اخراجات 1,49,89,700 روپے
2017-18	ایضاً	1,62,03,000/-	آفیسران کی بنیادی تنخواہ 50,00,000 روپے سٹاف کی بنیادی تنخواہ 37,20,600 روپے الاؤنس / دیگر اخراجات 74,82,400 روپے کل اخراجات 1,62,03,000 روپے

(ب) ڈسٹرکٹ اٹارنی آفس، رحیم یار خان میں تعینات لاء آفیسرز حکومت پنجاب کے مختلف محکمہ جات کے حوالہ سے دیوانی مقدمات جن میں ڈسٹرکٹ کورٹس رحیم یار خان کو اختیار سماعت حاصل ہے، کا دفاع / پیروی کرتے ہیں۔

(ج) ملازمین کی فہرست بابت تعداد، عہدہ وگریڈ وار درج ذیل ہے:

نام عہدہ	بنیادی سکیل	تعداد اسامی	حاضر سروس ملازمین	خالی اسامیاں
مہر منظور حسین، ڈسٹرکٹ اٹارنی	19	1	1	--
اصغر علی رند، ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی	18	4	3	1
عبدالجبار، ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی				
چودھری دلدار احمد ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی				
محمد ساجد، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی	17	12	5	7
مقبول احمد، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی				
عبدالجبار، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی				
قراۃالعین، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی				
عبدالقدوس، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی				
اسسٹنٹ /ہیڈ کلرک	16	1	--	1
سٹینوگرافر	15	2	--	2
اکاؤنٹنٹ	15	1	-	1
ریاض احمد، سینئر کلرک	14	2	1	1
محمد اقبال، جونیئر کلرک	11	6	6	--
ریاض احمد، جونیئر کلرک				
محمد احمد سیف، جونیئر کلرک				
نورزمان، جونیئر کلرک				
عبدالباسط، جونیئر کلرک				
فاروق احمد، جونیئر کلرک				
دفتری	02	1	-	1
عبدالغفور، نائب قاصد	01	6	5	1
ظہور احمد، نائب قاصد				
محمد نواز، نائب قاصد				
نذیر احمد، نائب قاصد				
حبیب اللہ صابر، نائب قاصد				
عمر رضا، سویپر	01	1	1	--

(د) دعویٰ جات سول / دیوانی، دیوانی اپیل، دیوانی نگرانی اور دیگر دیوانی مقدمہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	زیر التواء مقدمہ جات	سرکاری وکلاء کی پیروی کی وجہ سے فیصلہ شدہ مقدمہ جات	بقیہ مقدمہ جات
2017	2246	1339	907
2018	1890	1201	689

چنیوٹ: محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کو سٹاف اور بلڈوزر فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*730: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ، مشینری و بلڈوزر کا ضلعی آفیسر و دیگر عملہ مع سٹاف تعینات نہ ہے جبکہ ان کے پاس صرف ایک پرانا بلڈوزر ہے جو اکثر خراب رہتا ہے جو چنیوٹ کی عوام کے لئے ناکافی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس ضلع میں متعلقہ ملازمین تعینات کرنے اور بلڈوزر فراہم کرنے کو تیار ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) چنیوٹ میں عرصہ 20 سال سے زائد زرعی انجینئرنگ کا یونٹ آفس قائم ہے جو کہ ضلع جھنگ کے ماتحت کام کر رہا ہے اور یونٹ آفس کی ضرورت کے مطابق عملہ بھی تعینات ہے۔ یونٹ ضلع چنیوٹ کی زمین ہمواری کی تمام ضروریات پوری کرنے کے لئے زرعی انجینئرنگ کا ایک بلڈوزر کام کر رہا ہے اور ضلع کی زائد ضروریات پوری کرنے کے لئے ضلع جھنگ اور ضلع حافظ آباد سے بلڈوزر فراہم کر دیئے جاتے ہیں۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں یونٹ آفس زرعی انجینئرنگ چنیوٹ ضلع بننے سے پہلے کا موجود ہے جو کہ چنیوٹ ضلع کی ضروریات کو احسن طریقے سے پوری کر رہا ہے۔ جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ ضرورت کے مطابق قریبی اضلاع سے بلڈوزر چنیوٹ منگوا

لئے جاتے ہیں اس طرح موجودہ بلڈوزروں کو استعمال کرتے ہوئے کسانوں کی ضروریات کو پورا کیا جارہا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

گورنمنٹO.P.Mالیکولیڈ فیکٹری کے قیام اور گولیاں بنانے سے متعلقہ تفصیلات

4: جناب نصیر احمد: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ OPMالیکولیڈ فیکٹری لاہور کس قانون کے تحت قائم ہوئی؟

(ب) فیکٹری اس وقت روزانہ OPM کی کتنی گولیاں بنارہی ہے؟

(ج) OPM کی گولیوں کے خریدار کون ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) حکومت پنجاب کی جانب سے الیکولیڈ فیکٹری کا قیام ایکسائز ایکٹ1914 کے تحت معرض وجود میں آیا۔

(ب) افیون فیکٹری بند ہے۔

(ج) گولیاں نہیں دی جاتیں۔

لاہور میں سال2016سے2018تک ٹیکس وصولی سے متعلقہ تفصیلات

28:جناب نصیر احمد: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنے لوگ پراپرٹی ٹیکس ادا کرتے ہیں؟

(ب) لاہور میں2016سے2018 کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) لاہور میں 16-2015 تا 18-2017 مندرجہ ذیل لوگوں نے پراپرٹی ٹیکس ادا کیا۔

2015-16	=	349,268
2016-17	=	367,042
2017-18	=	392,841

(ب) لاہور میں 16-2015 تا 18-2017 مندرجہ ذیل پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا۔

2015-16	=	3378.310 ملین
2016-17	=	3884.665 ملین
2017-18	=	4316.459 ملین

ساہیوال: ایکسائز انسپکٹر کے سکیل اور تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

104: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن (بی ایس۔16) کی اسامی کب بی ایس۔14 سے اپ گریڈ کی گئی؟

(ب) انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے اختیارات و فرائض کیا کیا ہیں؟

(ج) ضلع ساہیوال میں انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی خالی ہیں۔ ان کی مکمل تعداد سے آگاہ کریں نیز کتنے مقامی ڈومیسائل کے افراد کتنے عرصہ سے اسی ضلع میں تعینات ہیں؟

(د) اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کی اسامی کتنے سکیل کی ہیں اور (ETO) کے دائرہ اختیارات و فرائض کیا کیا ہیں؟

(ہ) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز (ETO) تحصیل و ضلع ساہیوال کا سکیل کتنا ہے اور وہ کب سے جہاں تعینات ہے، ضلع ساہیوال میں تعینات (ETO) کے دائرہ اختیارات و فرائض کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نار کوٹکس کنٹرول(جناب ممتاز احمد):

(الف) یہ اسامی بروئے نوٹیفکیشن نمبریSO(A-II)ET&NC/3-107/2014 25۔مئی2018 کو اپ گریڈ کی گئی۔

(ب) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر، ٹیکسیشن برانچ میں محکمہ کے نافذ کردہ محصولات کی تشخیص کے بارے میں رپورٹ پیش کرتا ہے اور ریکوری کے لئے اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے نیز وہ حد آرڈیننس1979 کے تحت منشیات کی روک تھام/ خاتمے کے لئے اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں انسپکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد14 ہیں جبکہ خالی اسامیاں تین ہیں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام انسپکٹر	ڈومیسائل	عرصہ تعیناتی
1۔	شکیل مرید	ساہیوال	3سال
2۔	محمد اسلم	ساہیوال	15سال
3۔	محمد سہیل	ساہیوال	8سال
4۔	ندیم احمد	ساہیوال	8سال
5۔	محمد ذیشان اعظم	ساہیوال	1سال6ماہ
6۔	ذیشان عباس	ساہیوال	18سال
7۔	محمد حسن خان	ساہیوال	8سال
8۔	نوید رمضان	ساہیوال	1سال6ماہ
9۔	فیض الرسول	ساہیوال	11سال
10۔	لیاقت علی	ساہیوال	3سال
11۔	عثمان احمد	ساہیوال	1سال

(د)

- اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کی اسامیBS-16 کی ہے۔
- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر ضلعی / زونل سطح پر محکمہ کے سرکاری معاملات کو چلانے کا ذمہ دار ہے۔مزید وہ درجہ چہارم ملازمین اور ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کانسٹیبل کی Appointing Authorityہے اور ان کو جزاء/سزا دینے کے اختیارات رکھتا ہے۔

(ہ)

- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر ضلع ساہیوال کی اسامی سکیل 17 کی ہے اور تحصیل کی سطح پر ETO کی اسامی نہ ہے۔
- موجودہ ETO کا بنیادی پے سکیل 16 ہے تاہم وہ اپنی سنیارٹی اور میرٹ کی بنیاد پر BS-17 کی عدم موجودگی کی وجہ سے تعینات ہے اور مورخہ 20.03.2018 سے بطور ETO(OPS) تعینات ہے۔
- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر بطور Assessing Authority ضلع ساہیوال اور موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی ضلع ساہیوال کام کرتا ہے۔

صوبہ میں بننے والی فلموں اور سٹیج ڈراموں سے ٹیکس وصولی سے متعلقہ تفصیلات

144: جناب نصیر احمد: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت صوبہ بھر میں بننے والی فلموں اور ٹی وی ڈراموں سے کوئی ٹیکس وصول کرتی ہے؟

(ب) کیا لاہور میں موجود سٹیج تھیٹرز پر بھی ٹیکس لاگو ہوتا ہے؟

(ج) اگر جواب ہاں میں ہے تو سالانہ اس مد میں ٹیکس سے حکومت کو کتنی آمدن حاصل ہوتی ہے نیز ٹیکس سے حاصل ہونے والی یہ آمدن کہاں پر خرچ کی جاتی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) ٹی وی ڈراموں پر کوئی ٹیکس لاگو نہ ہے البتہ سینیما میں فلم دکھانے پر تفریح ٹیکس لاگو ہے مگر گورنمنٹ کی طرف سے شہریوں کو سستی تفریح فراہم کرنے کی خاطر مورخہ 31-12-2016 سے 01-01-2017 تک معافی دی گئی تھی۔

(ب) جی ہاں! ٹیکس لاگو ہوتا ہے۔

(ج) دوران مالی سال 18-2017 تفریح ٹیکس کی مد میں مبلغ -/33,523,740 روپے وصول کر کے خزانہ سرکار میں داخل کرا دیئے گئے۔

فیصل آباد: چک نمبر 510 گ، ب اور 511 گ، ب میں منشیات کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

159: جناب محمد صفدر شاکر: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کے دو دیہات چک نمبر 510 گ ب اور چک نمبر 511 گ ب جو منشیات کا گڑھ بن چکے ہیں کیا ان دو دیہات سے منشیات کے خاتمہ کے لئے کوئی اقدامات زیر غور ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

اٹھارہویں ترمیم 19.04.2018 کی منظوری کے بعد انسداد منشیات کی ذمہ داریاں صوبائی حکومت کو تفویض کی گئی ہے۔ اسی کے تحت محکمہ ایکسائز میں انسداد منشیات کے خود مختار شعبے کا قیام عمل میں لایا گیا۔ شعبے کے قیام سے لے کر اب تک کی کارکردگی حسب ذیل ہے:

1. دفتر ڈائریکٹر جنرل نارکوٹکس کنٹرول ونگ (مکان نمبر 9C-III جوڈیشل کالونی فیز۔1) لاہور ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بذریعہ لیٹر نمبر HP-11/3-16/2018 بتاریخ 05.11.2018 منظور کر لیا گیا ہے۔
2. ایکسائز پولیس سٹیشن نارکوٹکس کنٹرول ونگ (مکان نمبر 9C-III جوڈیشل کالونی فیز۔1) لاہور ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بذریعہ لیٹر نمبر HP-11/3-16/2018 بتاریخ 05.11.2018 منظور کر لیا گیا ہے۔
3. ایکسائز پولیس سٹیشن نارکوٹکس کنٹرول ونگ، میانوالی (مکان نمبر P-25/A مین تلہ گنگ روڈ، نزد یوٹیلٹی سٹور میانوالی) کی منظوری کے لئے فائل بذریعہ لیٹر نمبر (No. SO(E&M)I-59/2009(P-I) بتاریخ 14.11.2018 ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دی گئی ہے منظوری ہو چکی ہے نوٹیفکیشن کا انتظار ہے۔

4. ایکسائز پولیس سٹیشن نارکوٹکس کنٹرول ونگ، راولپنڈی کی سمری زیر غور ہے۔
5. نارکوٹکس کنٹرول ونگ کا سٹاف پنجاب کی مختلف ڈویژن میں کام کر رہا ہے۔
6. نارکوٹکس کنٹرول ونگ کے لئے اسلحہ، گاڑیوں اور سٹاف کی ٹریننگ کے لئے سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کر دی گئی ہے۔
7. نارکوٹکس کنٹرول ونگ کے لئے سٹاف کی مستقل بھرتی کا معاملہ زیر غور ہے۔
8. نارکوٹکس کنٹرول کے سٹاف کی طرف سے کئے گئے کیسز اور پکڑی گئی منشیات کی تفصیل درج ذیل ہے:

Name of Drug	Total no. of Cases	Quantity Seized
Herion	10	10.991 Kg
Opium	04	7.300 Kg
Chars	50	152.563 Kg
Liquar	42	28821 Ltr+183 Bottles
Total Cases	106	

9. منشیات کی سپیشل کورٹ بنانے کے لئے اعلیٰ حکام کو لیٹر بھیجا گیا ہے۔
10. ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے نارکوٹکس کنٹرول ونگ کے لئے100 عدد اسلحہ لائسنس منظور کر لیا گیا ہے۔

بحوالہ منشیات فروشی چک نمبر 510 گ ب اور چک نمبر511 گ ب تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد گزارش ہے کہ ضلع فیصل آباد میں تعینات عملے کی خصوصی ٹیموں کو تشکیل دے کر منشیات فروشوں کی خفیہ نگرانی پر مقرر کر دیا گیا ہے جلد از جلد کارروائی عمل میں لاتے ہوئے منشیات فروشی کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔

صوبہ میں کھالوں کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

176: جناب نصیر احمد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے مستری اور مزدور کی دہاڑی وصول کر کے کوئی منصوبہ جاری ہے؟

(ب) یہ منصوبہ کب شروع کیا گیا اور اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا اس منصوبہ کے تحت ہر کسان کو میرٹ کے مطابق کھالوں کے پختہ پروگرام تک رسائی حاصل ہے؟

(د) اس منصوبہ کے تحت اب تک کتنے کھال پختہ کئے جا چکے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) جی ہاں! اس وقت صوبہ میں کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل 2 منصوبہ جات جاری ہیں جن میں کھالا جات کی پختگی کے لئے تعمیراتی سامان کی لاگت حکومت مہیا کرتی ہے جبکہ راج مزدوری کسانوں کے ذمہ ہوتی ہے۔

1. عالمی بنک کے تعاون سے جاری "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ"۔
2. پنجاب حکومت کا سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت "پانی کی ترسیل کی بہتری کے لئے کھالا جات کی اضافی پختگی" کا منصوبہ

(ب)

1. پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ" یکم جولائی 2011 کو شروع کیا گیا اور اس منصوبہ میں کھالا جات کی اصلاح و پختگی کے لئے مختص کردہ رقم 26۔ارب 77 کروڑ 80 لاکھ روپے (حکومتی حصہ 17۔ارب 11 کروڑ 40 لاکھ روپے، کسانوں کی شراکت داری: 9۔ارب 66 کروڑ 40 لاکھ روپے) ہے۔
2. "پانی کی ترسیل کی بہتری کے لئے کھالا جات کی اضافی پختگی" کا منصوبہ یکم جولائی 2015 کو شروع کیا گیا اور منصوبہ کی کل لاگت 9۔ارب 28 کروڑ 78 لاکھ 62 ہزار روپے (حکومتی حصہ 6۔ارب 82 کروڑ 96 لاکھ 95 ہزار روپے، کسانوں کی شراکت داری 2۔ارب 45 کروڑ 81 لاکھ 67 ہزار روپے) ہے۔

(ج) جی ہاں! ان منصوبہ جات کے تحت محکمانہ معیار اور منصوبہ کی شرائط پر پورا اترنے والے تمام کھالا جات کی 50 فیصد تک پختگی جاری ہے۔

(د)

1. اب تک "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ" کے تحت مندرجہ ذیل کام مکمل کئے جا چکے ہیں۔

- ❖ غیر اصلاح شدہ کھالا جات کی اصلاح و پختگی : 5700
- ❖ جزوی اصلاح شدہ کھالا جات کی اضافی پختگی : 1950
- ❖ غیر نہری علاقوں میں آبپاش سکیموں کی اصلاح : 2383

2. اب تک "پانی کی ترسیل کی بہتری کے لئے کھالا جات کی اضافی پختگی" کا منصوبہ کے تحت مندرجہ ذیل کھالا جات کی اضافی پختگی کی جا چکی ہے۔

- ❖ زمینداروں کے کھالا جات : 1837
- ❖ گورنمنٹ فارمز کے کھالا جات : 38
- ❖ کل کھالا جات : 1875

ایڈووکیٹ جنرل کے عہدے کے لئے تعلیمی قابلیت اور تجربہ سے متعلقہ تفصیلات

177: جناب نصیر احمد: کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایڈووکیٹ جنرل کے فرائض کون صاحب سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) ایڈووکیٹ جنرل کے عہدے کے لئے مطلوبہ تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی شرائط کیا ہیں؟

(ج) کیا موجودہ ایڈووکیٹ جنرل ان شرائط پر پورا اترتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جناب احمد اویس ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کو بذریعہ آرڈر بتاریخ 25-09-2018 کو ایڈووکیٹ جنرل تعینات کیا گیا ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایڈووکیٹ جنرل کی پوسٹ آئینی ہے جس کی تقرری آئین کے آرٹیکل 140 کے تحت کی جاتی ہے جس کے مطابق امیدوار کی اہلیت اور قابلیت وہی ہے جو عدالت عالیہ کے جج کے لئے مقرر ہے۔ جبکہ آئین کے آرٹیکل 193 کے مطابق عدالت عالیہ کے جج کی تقرری کے لئے پاکستانی شہریت کم از کم دس سال تجربہ بطور ایڈووکیٹ ہائی کورٹ اور 45 سال کی عمر ہونا لازمی ہے۔

(ج) جناب احمد اویس ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کی تمام شرائط پر پورا اترتے ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال: انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پوسٹ اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

255: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بی ایس-16 کی اسامی کب بی ایس-14 سے اپ گریڈ کی گئی؟

(ب) انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے اختیارات و فرائض کیا ہیں؟

(ج) ضلع ساہیوال میں انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، کتنی پُر اور کتنی خالی ہیں نیز مقامی ڈومیسائل کے کتنے ملازمین عرصہ سے اسی ضلع میں تعینات ہیں؟

(د) اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کی اسامی کتنے سکیل کی ہے اورETO کے اختیارات و فرائض کیا کیا ہیں، نیز کتنی اسامیاں خالی ہیں اور ڈائریکٹر ایکسائز کے کیا اختیارات ہیں؟

(ہ) سینیما ہال / تھیٹر کی نگرانی کا کیا طریق کار ہے نیز محکمہ ایکسائز کی کیا ذمہ داریاں ہیں، مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد):

(الف) یہ اسامی بروئے نوٹیفکیشن نمبریSO(A-II)ET&NC/3-107/2014 25-مئی2018کواپ گریڈ کی گئی۔

(ب) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر ٹیکسیشن برانچ میں محکمہ کے نافذ کردہ محصولات کی تشخیص کے بارے میں رپورٹ پیش کرتا ہے اور ریکوری کے لئے اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے نیز وہ حد آرڈیننس1979 کے تحت منشیات کی روک تھام / خاتمے کے لئے اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں انسپکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 14 ہیں جن میں سے 11 اسامیاں پُر ہیں جبکہ خالی اسامیاں تین ہیں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام انسپکٹر	ڈومیسائل	عرصہ تعیناتی
1۔	شکیل مرید	ساہیوال	3سال
2۔	محمد اسلم	ساہیوال	15سال
3۔	محمد سہیل	ساہیوال	8سال
4۔	ندیم احمد	ساہیوال	8سال
5۔	محمد ذیشان اعظم	ساہیوال	1سال6ماہ
6۔	ذیشان عباس	ساہیوال	18سال
7۔	محمد حسن خان	ساہیوال	8سال
8۔	نوید رمضان	ساہیوال	1سال6ماہ
9۔	فیض الرسول	ساہیوال	11سال
10۔	لیاقت علی	ساہیوال	3سال
11۔	عثمان احمد	ساہیوال	1سال

(د)

- ❖ اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کی اسامی BS-16 کی ہے۔
- ❖ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کے اختیارات و فرائض کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

(الف) وہ ضلع کی سطح پر محکمہ کو ہموار چلانے کا ذمہ دار ہے۔

(ب) وہ ضلعی سطح پر محکمہ کے تمام محصولات کے نفاذ اور تشخیص کا ذمہ دار ہے اور اس کی وصولی کرتا ہے۔

(ج) پنجاب ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ کے قوانین کے مطابق دفتر کے سربراہ اور درجہ چہارم کے ملازمین کی تعیناتی / جزءاوسزاء کے طور پر کام کرتا ہے۔

(د) فنانس رولز 1962 کے اختیاری قوانین کے مطابق کیٹیگری IV آفیسر ہے۔

- ❖ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کی 90 اسامیاں خالی ہیں۔
- ❖ ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے اختیارات کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

(الف) وہ ڈویژن کی سطح پر محکمہ کو ہموار چلانے کا ذمہ دار ہے۔

(ب) متعلقہ دائرہ کار کے اندر ضلع میں تعینات ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن افسران پر انتظامی کنٹرول کا ذمہ دار ہے۔

(ج) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن افسران کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کی سماعت کرتا ہے۔ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی کے قانون کے مطابق خلاف ورزیوں کے مقدمات کا فیصلہ بھی کرتا ہے۔

(د) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر اور منسٹیریل عملہ کی تعیناتی اور جزا و سزا کی اتھارٹی کے طور پر کام کرتا ہے اور وہ متعلقہ دائرہ کار کے اندر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر اور منسٹیریل عملہ کے تبادلہ کی اتھارٹی ہے۔

(ہ) متعلقہ دائرہ کار کے اندر دفاتر کے معائنہ افسر کے طور پر کام کرتا ہے۔

(ہ) ہر تھیٹر پر ایک انسپکٹر تعینات کیا گیا ہے۔ جو روزانہ منعقدہ شو کو چیک کرتا ہے اور شرح ٹکٹ اور تماشائیوں کی تعداد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تفریح ٹیکس کا تعین کرتا ہے اور پیشگی جمع شدہ تفریح ٹیکس سے منہا کرتا ہے۔

محکمہ ایکسائز، ٹیکسیشن و نار کو ٹکس کنٹرول ڈیپارٹمنٹ کی درج ذیل ذمہ داریاں ہیں:

- قانون سازی، پالیسی سازی اور علاقائی منصوبہ بندی۔
- درج ذیل مدات میں محصولات اور ڈیوٹی کی تشخیص اور وصولی:

1۔	پراپرٹی ٹیکس	2۔	موٹر وہیکل ٹیکس
3۔	ایکسائز ڈیوٹی	4۔	پروفیشنل ٹیکس
5۔	انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی	6۔	کاٹن فیس
7۔	فارم ہاؤس ٹیکس	8۔	ٹیکس ان لگژری

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی کا رقبہ اور بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

283: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا کل رقبہ کتنا ہے، کتنے پر بلڈنگ برائے کلاس روم/دفاتر وغیرہ ہیں؟

(ب) کتنے رقبہ پر سرکاری ملازمین یونیورسٹی ہذا کی رہائش گاہیں ہیں؟

(ج) کتنے رقبہ پر ہاسٹل ہیں؟

(د) سرکاری رہائشی کالونی کتنے کوارٹر/رہائش گاہوں پر مشتمل ہے؟

(ہ) کنال یا اس سے زائد کی رقبہ پر کتنی سرکاری رہائش گاہیں کن کن کو الاٹ ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کل 2261 ایکڑ رقبے پر مشتمل ہے یونیورسٹی میں کلاس رومز/دفاتر وغیرہ کی بلڈنگز 3 لاکھ 64 ہزار ایک 162 مربع فٹ (Covered Area) پر واقع ہیں۔

(ب) زرعی یونیورسٹی میں یونیورسٹی ملازمین کی رہائش گاہیں 48 لاکھ 28 ہزار 758 مربع فٹ (Covered Area) پر واقع ہیں۔

(ج) زرعی یونیورسٹی میں 9 لاکھ 82 ہزار 139 مربع فٹ (Covered Area) میں طلباء کے ہاسٹلز ہیں۔

(د) زرعی یونیورسٹی کے پاس ملازمین کے لئے کل 669 رہائش گاہیں ہیں۔

(ہ) زرعی یونیورسٹی میں 108 رہائش گاہیں ایک کنال یا اس سے زیادہ رقبہ والی ہیں جو کہ 16 تا 21 گریڈ تک کے سرکاری آفیسرز کی ہیں۔

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی کا بجٹ اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

284: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں کتنی ہیں، تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(ج) خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

(د) کتنے ملازمین ٹیچنگ کیڈر کے عارضی کام کر رہے ہیں اور ان کو مستقل کب تک کیا جائے گا؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں ٹیچنگ کیڈر کی کل 974 اسامیاں ہیں ان کی عہدہ اور گریڈ وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گریڈ 17 سے گریڈ 21 تک کی کل 303 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) خالی اسامیاں عنقریب پُر کر دی جائیں گی۔

(د) 32 ملازمین کو مستقبل قریب میں مستقل کر لیا جائے گا۔

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

286: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں نان ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں عہدہ اور گریڈ وار ہیں؟

(ب) کتنی اسامیاں کب سے عہدہ اور گریڈ وار خالی ہیں؟

(ج) کتنے ملازمین عارضی /کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت خالی اسامیاں جلد از جلد پُر کرنے اور عارضی و ڈیلی ویجز ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں نان ٹیچنگ کیڈر کی گریڈ 1 سے گریڈ 19 تک کی کل 2954 اسامیاں ہیں۔

(ب) گریڈ 1 سے گریڈ 19 تک کی کل 540 اسامیاں پچھلے کچھ عرصہ سے خالی ہیں۔

(ج) زرعی یونیورسٹی میں 53 عارضی 46 کنٹریکٹ 603 ڈیلی ویجز اور 177 ملازمین ایڈہاک بنیادوں پر کام کر رہے ہیں۔

(د) خالی اسامیاں عنقریب پُر کر دی جائیں گی جبکہ عارضی و ڈیلی ویجز ملازمین کو بھی مستقبل قریب میں مستقل کر لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: وزیر توانائی جناب محمد اختر! آپ کوئی بات کرنا چاہتے تھے؟

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! اپوزیشن کی seriousness کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ عوامی مفاد سے متعلق جو سوالات پوچھے گئے ہیں ان کو pursue کرنے کے لئے بھی یہ نہیں آتے اور اگر کبھی آ جائیں تو بہانہ بنا کر ایوان سے باہر چلے جاتے ہیں۔ پچھلے دور میں بھی ان کا ایسا ہی روّیہ رہا ہے کیونکہ انہیں پارلیمنٹ پر اعتبار ہے اور نہ ہی یہ اس پر اعتبار کرنا چاہتے

ہیں۔ان کا کردار ثابت کرتا ہے کہ جب بھی انہوں نے کوئی نیا پراجیکٹ شروع کیا تو وہ پارلیمنٹ کو اعتماد میں لئے بغیر شروع کیا۔ آج اگر صوبہ پنجاب economic crisis میں ہے۔

جناب چیئرمین! آج اورنج لائن ٹرین کا منصوبہ زیر التواء ہے اور انہوں نے اُس منصوبے میں جس طرح لوٹ مار کی ہے اور جس طرح اُس منصوبے کی وجہ سے پنجاب کی عوام پر بوجھ ڈالا ہوا ہے وہ ان کے لئے قابل مذمت اور قابل شرم بھی ہے۔

جناب چیئرمین! آج پاکستان کے جو حالات ہیں میں ایک سروے کے مطابق عرض کرتا چلوں کہ 14 فیصد کے قریب ڈکٹیٹر شپ کے دَور میں قرضے لئے گئے اور 32 فیصد قریب قرضے پاکستان پیپلز پارٹی کے دَور میں لئے گئے اور 54 to 52 فیصد قرضے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دَور میں لئے گئے ہیں اور اُنہی کے کئے کی سزا آج پاکستان کی عوام کو دی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میں اس ایوان کی وساطت سے یہ عرض کرتا چلوں کہ ان کو پارلیمنٹ پر اعتبار کرنا چاہئے اور پارلیمنٹ میں بیٹھ کر عوام کے مسائل حل کریں۔ مہربانی

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 217/18 شیخ علاؤالدین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 227 پڑھی جا چکی تھی اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ جی، محترمہ یاسمین راشد!

فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ایک ارب روپے سے زائد مالیت کی زائد المیعاد ادویات کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! گزشتہ دس سال کے عرصہ میں 95 لاکھ 49 ہزار 991 روپے مالیت کی ادویات expire ہوئیں۔ طریقہ یہ ہوتا ہے کہ جن ادویات کی expiry date

قریب ہوتی ہے اور جن کمپنیوں کے ساتھ کنٹریکٹ ہوتا ہے آپ اُن کو timely بتا دیتے ہیں اور وہ آپ کی medicine replace کر دیتے ہیں۔ اس دس سال کے عرصہ کے اندر ان ادویات کی replacement کی ذمہ داری پچھلی حکومت کے اوپر تھی اور پچھلی حکومت نے 25 لاکھ 36 ہزار 876 روپے کی ادویات کی replacement لی ہے۔ باقی جو 70 فیصد ادویات ہیں اُن کی replacement کے حوالے سے ہم متعلقہ کمپنیوں کے ساتھ negotiate کر رہے ہیں کیونکہ پچھلی حکومت نے ان ادویات کی expiry date کے حوالے سے متعلقہ کمپنیوں سے timely بات نہیں کی تھی اور اسی وجہ سے expired medicine کی replacement میں delay ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین! معزز ممبر نے ایک ارب روپے کی expired medicine کا جو ذکر کیا ہے وہ بالکل غلط ہے اس کی ساری details میرے پاس موجود ہیں جب بھی معزز ممبر کہیں گے ہم ان کے ساتھ ساری details share کر لیں گے بلکہ حکومت کو 70 فیصد کا جو نقصان ہوا ہے ہم اس وقت اُس پر بھی کام کر رہے ہیں اور ہم متعلقہ کمپنیوں سے وہ ادویات واپس لیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے out of turn ایک قرارداد پیش کرنا چاہوں گا۔ وہ قرارداد اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع ہے اور میں اس قرارداد کو out of turn پڑھنے کی اجازت چاہوں گا۔

(اذانِ ظہر)

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! ہم رولز کے تحت کوئی قرارداد out of turn نہیں لے سکتے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! اس ہاؤس کی روایت ہے کہ اس میں قراردادیں out of turn آتی رہتی ہیں اور میری قرارداد کوئی ایسی نہیں ہے کہ یہ حکومت کے خلاف ہے یا خدانخواستہ اس قرارداد سے حکومت یا سسٹم کو کوئی خطرہ ہے۔

جناب چیئرمین! میری قرارداد ایک روّیے کے خلاف ہے اور اگر یہ قرارداد out of turn پیش کرنے کی اجازت دے دی جائے تو میرے خیال میں اس ہاؤس کا ماحول اور باہر کا ماحول بھی ٹھنڈا ہو جائے گا تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور قراردادیں out of turn پیش ہوتی رہتی ہیں۔

جناب چیئرمین! میری غلط زبان استعمال کرنے سے کسی کی دل آزاری نہیں ہونی چاہئے یہ تو across the board تمام پارٹیوں کے لئے ہے کہ ہمیں بہتر زبان استعمال کرنی چاہئے اور بہتر روّیے رکھنے چاہئیں۔ اس سے یہ سسٹم مضبوط ہو گا اور یہ سسٹم smoothly بھی چلے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: چلیں، اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

معزز ممبر اسمبلی کے بزنس کو ایجنڈے پر لانے اور معزز وزیر کی کال ریکارڈ کرنے پر ایم ایس کے خلاف سائبر کرائم کا مقدمہ درج کرانے کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ mutual respect ہوتی ہے یعنی عزت دی اور لی جاتی ہے۔ میں اس ہاؤس کی چوتھی دفعہ ممبر منتخب ہوئی ہوں 2002 میں جناب محمد بشارت راجا پہلی دفعہ وزیر قانون تھے اور ہم انہی بنچوں پر بیٹھے ہوئے تھے تب بھی سیکھنے کا موقع ملتا تھا اور ہم نے سیکھنے کی کوشش بھی کی۔

جناب چیئرمین! جتنا بزنس حزب اختلاف کی طرف سے آتا ہے اور میں specifically اپنی بات کر رہی ہوں کہ میرے بزنس کو kill کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! میری کسی بھی طرح کی تحریک التوائے کار، توجہ دلاؤ نوٹس اور قرارداد کو منظور نہیں کیا جاتا۔ مجھے غیر ضروری طور پر کھڑے ہو کر بات کرنے کا شوق نہیں ہے کیونکہ بات کرنے کے لئے میرے پاس بہت سارے mediums موجود ہیں جو میں شام کو avail کر سکتی ہوں لیکن اگر اس طرح کا insulting behaviour ہو گا کہ کسی public issue پر بات کرنے کے

لئے اگر آپ سے ٹائم مانگا جائے اور آپ اتنے تضحیک آمیز طریقے سے ignore کریں تو اس سے insult feel ہوتی ہے کیونکہ میں کچی جماعت کی بچی ہوں، نہ آپ میرے پرنسپل ہیں ہم سب ایک دوسرے کو عزت دینے اور عزت لینے کے لئے یہاں پر بیٹھے ہیں۔

جناب چیئرمین! اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میرا point of order نہیں بنتا تو آپ مجھے کہہ سکتے ہیں کیونکہ آپ کے پاس اختیار موجود ہے لیکن اگر آپ منہ اُس طرف کر لیں یا آپ کسی کو بات کرنے کا موقع نہ دیں تو اگر یہ behaviour ہے تو میں categorically کہہ رہی ہوں کہ میں ہاؤس میں آنا چھوڑ دوں گی۔

جناب چیئرمین! اگر بزنس کے through بھی مجھے بات کرنے کا موقع نہیں ملے گا اور آپ کو لگتا ہے کہ آپ میری زبان بند کر کے یا میرا گلا گھونٹ کر مجھے بولنے سے روک دیں گے تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ ایک ڈاکٹر اریبہ عباسی ہے جو جناب حنیف عباسی کی بیٹی ہے۔ اس کا ایک issue سامنے آیا۔ ہم ایک طرف women empowerment کی بات کرتے ہیں، ایک طرف ہم کہتے ہیں کہ بچیوں کو encourage کرنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں جناب محمد بشارت راجا کو سلیوٹ کرنا چاہتی ہوں میرے ان کے ساتھ سیاسی اختلافات بالکل موجود ہیں اور وہ اپنی جگہ پر ہیں لیکن انہوں نے سیاسی مخالفت کو بالاتر رکھتے ہوئے اریبہ کے لئے بات کرنے کی کوشش کی اور وہ آڈیو کال پورے پاکستان نے سنی ہے۔ اس آڈیو کال کے اوپر میں سمجھتی ہوں کہ جناب محمد بشارت راجا کو بھی کارروائی کرنے کے لئے کچھ کرنا چاہئے تھا۔ وہ دو افراد کے درمیان بات ہو رہی تھی جو ڈاکٹر صاحب اور جناب محمد بشارت راجا کو معلوم تھی اس کال کی ریکارڈنگ ڈاکٹر صاحب نے کی یا جناب محمد بشارت راجا نے کی تھی۔ اس طرح آپس میں جو بات چیت ہو رہی ہے اگر اس کو تماشا بنایا جائے گا تو غلط ہے۔ اس کا end کیا ہوا جو سب سے زیادہ تکلیف دہ بات ہے کہ وہ بچی جس پر اس حکومت کا لاکھوں روپیہ خرچ ہوا۔ یہاں ڈاکٹر بچیاں شادی کے بعد پریکٹس ہی نہیں کرتیں، ان کو ڈاکٹر بنانے پر لاکھوں روپیہ لگتا ہے۔ اس روّیے پر اس بچی کو اتنے hostile circumstances کے بعد استعفیٰ دینا پڑا۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد آج تک یہ معلوم ہو سکا ہے، اس پر تحقیقات ہوئیں اور نہ ہی بات چیت ہوئی۔ یہ violation ہوئی ہے کہ ایک ایم ایس کال ریکارڈ کر رہا ہے۔ اگر کال ریکارڈ

کر کے میڈیا پر لیک کرنے کا معاملہ شروع ہو گیا تو معاف کیجئے گا یہاں پر کوئی سلامت نہیں بیٹھا رہے گا۔ ہر کسی کے فون کے اندر ریکارڈرز موجود ہیں اور وہ بلیک میل کر سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ میں نے جو بات سمجھی ہے کہ جناب محمد بشارت راجا نے ایم ایس سے بات کی تھی۔ اس لیڈی ڈاکٹر کی اپنی چھ ماہ کی بچی ہے جو mother feed پر ہے اس کے لئے رات کے وقت ڈیوٹی کرنا ممکن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتی ہوں کہ منسٹر صاحبہ خود practicing doctor رہی ہیں۔ ان کو لیڈی ڈاکٹرز کے مسائل کا اندازہ ہے کہ ایک ڈاکٹر جس کی چھوٹی سی بچی ہے اس کو facilitate کرنا ہے یا اس کو بھگا دینا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخری بات کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس issue کا کوئی حل سامنے آنا چاہئے تھا کیا اس ایم ایس کے خلاف کوئی انکوائری ہوئی ہے، کیا اس ایم ایس نے جو کچھ کیا ہے وہ درست ہے؟ اس ڈاکٹر نے استعفیٰ دے دیا تو یہ مسئلہ کا حل نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! شکریہ۔ ہماری معزز ممبر محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے یہاں پر جو بات کی ہے اس میں دو issues ہیں ایک تو انہوں نے آپ کے conduct کی بات کی ہے اور دوسری بات لیڈی ڈاکٹر کا issue ہے۔ یہ اس حوالے سے تحریک التوائے کار دے چکی ہیں۔ اس کے پیش ہونے سے پہلے انہوں نے اس پر کافی سیر حاصل گفتگو کر لی ہے لیکن وہ جو issue تھا جس میں وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا نے ایم ایس کو ٹیلیفون کیا تھا۔ انہوں نے جو کچھ کہا وہ الفاظ میں یہاں ایوان میں دہراتا ہوں خود اپنے لئے کہ جو ہم کہتے ہیں۔ ہم جائز کام کے لئے کہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اگر کوئی آفیسر جائز کام کرنے سے انکار کر دے تو ہم درخواست کرتے ہیں کہ ہماری گزارش سن لیں، اگر وہ کہے کہ میں یہ نہیں کرتا تو ہم اس کو کہتے ہیں کہ اچھا کام تو یہ جائز ہے اگر تم نہیں کرو گے تو کل کو کوئی اور آ کر کرے گا۔ اس میں کیا ایسی چیز ہوتی ہے یہ تو جائز

کام ہے۔ اس ڈاکٹر نے ایک سائبر کرائم کیا ہے اس لئے اس پر سائبر کرائم کا پرچہ درج ہونا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ایک ایم پی اے جو کسی بھی حلقہ نیابت سے ہو، اگر کوئی intellectual honesty سے کسی کام کو جائز کام سمجھتا ہے اور اس نے اس کو pursue اس وقت تک کرنا ہے جب تک وہ ہو تا نہیں ہے۔ اگر کوئی آفیسر کسی وجہ سے influence ہو کر کہتا ہے کہ میں نہیں کروں گا تو ہم کہیں گے کہ اچھا بھئی نہ کرو لیکن یہ کام ہونا ہے کیونکہ یہ جائز کام ہے اس لئے ہونا ہے تو کل کوئی اور آئے گا تو وہ یہ کام کر دے گا۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن یہ بات یقینی ہے کہ جب جناب محمد بشارت راجا کے آپریٹر نے فون ملایا تو انہوں نے تمام cordial ethics پورے کئے کہ جناب منسٹر آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس شخص نے شروع سے لے کر آخر تک ساری بات ریکارڈ کی تھی۔ یہ شخص اس قسم کے کام کرنے کا habitual ہے اس کے لئے میں چاہوں گا کہ ڈاکٹر صاحبہ یہاں تشریف رکھتی ہیں یہ بڑی محنت کرنے والی منسٹر ہے۔ انہوں نے سارا معاملہ probe in کیا ہے۔ اس کے علاوہ جب تحریک التوائے کار آئے گی تو اس پر سیر حاصل بات کریں گی۔

جناب چیئرمین! میں یقین رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ اس ڈاکٹر کے خلاف سائبر کرائم کا کیس کرے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں اس سلسلہ میں تھوڑا سا contribute کرنا چاہوں گا۔ مسئلہ ایک وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا کا نہیں ہے، مسئلہ اریبہ عباسی جو ہماری بیٹی ہے اس کا نہیں ہے بلکہ مسئلہ سسٹم کا ہے کہ ہمارا سسٹم اتنا کمزور ہو گیا ہے۔ ہماری صوبائی اسمبلی، ہماری کابینہ اور ہماری نیشنل اسمبلی کا سسٹم اتنا کمزور ہو گیا ہے کہ ایک ایم ایس بھلے وہ نیازی ہو بھلے وہ میرا بھائی ہو لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ ایک ایم ایس کو how he dares کہ اس نے جناب محمد بشارت راجا کی پوری گفتگو ریکارڈ کی اور پھر میڈیا پر چلوائی۔

جناب چیئرمین! میں اس سلسلہ میں شدید احتجاج کرتا ہوں اور condemn کرتا ہوں۔ یہاں میڈم منسٹر تشریف رکھتی ہیں میرے خیال میں اسے آج تک اس ڈاکٹر کو معطل ہو جانا چاہئے تھا۔ اس نے اپنی سیٹ پر بیٹھ کر سائبر کرائم کیا ہے۔ چودھری ظہیر الدین نے بالکل جائز بات کی ہے۔ اس کے خلاف سائبر کرائم کا پرچہ درج ہونا چاہئے لیکن اس سے پہلے ہم یہ توقع کر رہے تھے کہ میڈم منسٹر جن کو یہاں ہم ہمیشہ عزت دیتے رہے ہیں یہ ہماری رسوائی کر رہی تھیں۔

جناب چیئرمین: نہیں۔ آپ wind up کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! جناب محمد بشارت راجا ہمارے وزیر قانون ہیں۔ یہ اس پر ensure کرائیں اور یہاں گارنٹی دیں۔ میں محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری سے کہوں گا کہ اس پر تحریک استحقاق لے آئیں یا میں لے آؤں گا جناب محمد بشارت راجا نہیں لا سکتے۔ ہم اپوزیشن کی طرف سے لے آئیں گے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ایم ایس کی یہ جرأت ہو کہ وہ ہمارے وزیر قانون کی ساری گفتگو ریکارڈ کر کے میڈیا پر سنائے۔ اسے کیسے جرأت ہوئی ہے؟

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب محمد وارث شاد! بہت مہربانی۔ آپ نے بہت اچھی باتیں کی ہیں۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔ میں نے پرسوں بھی کہا تھا کہ I have a lot of respect for Raja Basharat Sahib ایک تو یہ بات ہے کہ ہمارا تعلق legal fraternity سے ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ اس صوبہ کے وزیر قانون ہیں۔ اس نیازی نے جو کچھ بھی کیا ہے تو میں پہلی گزارش وزیر قانون سے یہ کرتا ہوں کہ ہم نے وہ ریکارڈنگ پوری سنی ہے۔ انہوں نے بڑے اچھے طریقے سے اس سے بات کی اور وہ ریکارڈنگ کر رہا تھا یہ سب کو معلوم ہے۔ جناب محمد بشارت راجا نے مجھے معلوم نہیں کیوں اس کے خلاف ابھی تک ایکشن نہیں لیا۔ انہوں نے بڑا اچھا جملہ بولا کہ بیٹیاں سب کی سانجھی ہوتی ہیں۔ ہمارے سیاسی اختلافات ہیں لیکن یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ ہم اس پر جناب محمد بشارت راجا کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں لیکن صرف ایک مشورے کے ساتھ کرتے ہیں کہ:

کچھ نہ کہنے سے بھی چھِن جاتا ہے اعزاز سُخن
ظلم سہنے سے بھی ظالم کی مدد ہوتی ہے

جناب چیئرمین!جناب محمد بشارت راجا!میں آپ سےhumble request and submission کرتا ہوں کہ نیازیوں سے بچ کر رہیں۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: محترمہ منسٹر ہیلتھ! میں چودھری ظہیر الدین کی بات کوendorse کرتا ہوں۔ انہوں نے جو سائبر کرائم والاpointاٹھایا ہے یہ ہونا چاہئے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین!یہ بہت اہم چیز ہے۔اس چیز کو باقاعدہ ملایا جارہا ہے۔میں پہلے اس کوdefine کردوں۔یہ جس بچی کی بات کر رہے ہیں،پہلے تو آپ یہ دیکھ لیں کہ وہ بچی ہولی فیملی ہسپتال کے ڈرماٹولوجی ڈیپارٹمنٹ میں کام کر رہی تھی۔آپ کو پتا ہے کہ بے نظیر بھٹو ہسپتال ایک مین سڑک پر واقع ہے۔ہمیں ایمرجنسی کے اندر کئی دفعہ اضافی لوگوں کی ضرورت پڑتی ہے۔

جناب چیئرمین!میں نے خودvisit کرکے ایمرجنسی کے لئے کہا تھا کہ یہاں سٹاف کم ہے اس کے لئے آپ دوسرے ڈیپارٹمنٹس سے سٹاف لیں۔یہ آرڈر دیا گیا اور اس کے نتیجے میں وہ اکیلی بچی نہیں تھی جس کو کہا تھا کہ آپ ایمرجنسی میں کام کریں بلکہ بہت سے اور لوگوں کو بھی کہا گیا تھا کہ آپ ایمرجنسی میں آکر کام کریں۔ان کو جب ایمرجنسی میں کام کرنے کے آرڈر ملے تو انہوں نے اُس آرڈر کو بالکل بھیfollow نہیں کیا بلکہ ہسپتال میں تشریف لانا ہی بند کر دیا یعنی انہوں نے ہسپتال میں آنا ہی گوارا نہ سمجھا۔

ملک ندیم کامران: جناب چیئرمین!یہ ایشو ہی نہیں ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین!ایک منٹ مجھے اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

Let me complete then you are most welcome to say whatever it is.

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ پلیز!address the Chair آپ اپنی باتcontinue رکھیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن

(محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! میرا بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ she refused because, she didn't want to come into the emergency آپ جب ایک سرکاری ملازم ہوتے ہیں کیونکہ ہم بھی سرکاری ملازم رہے ہیں تو پھر اس طرح نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین! جب میں سرکاری ملازم تھی حالانکہ پنجاب میں میری سب سے most senior post بنتی تھی تو مجھے یہاں لاہور میں پروفیسر لگانے کی بجائے راولپنڈی بھیج دیا گیا اور وہاں پر مجھے تین سال تک رکھا گیا۔ میرے بچے یہاں لاہور میں تھے اور میاں محمد شہباز شریف

> Would not have transferred me although, I was the most senior person and kept six posts vacant here

جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جب آپ سرکاری نوکر ہوتے ہیں تو پھر آپ کو سرکاری نوکری ہی کرنی پڑتی ہے I went to the court and asked کہ مجھے واپس لاہور ٹرانسفر کریں۔

> Three years my family was in Lahore and I was in Rawalpindi and I would go there for three days a week and everybody knows about this and six posts were declared vacant in Lahore.

جناب چیئرمین! پہلی مرتبہ تاریخ میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں کوئی پروفیسر نہیں رہا کیونکہ میاں محمد شہباز شریف اور ان کی فیملی نے میرے ساتھ ضد لگائی اور انہوں نے کہا کہ اس کو واپس لاہور نہیں لانا۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! یہ کیا باتیں کر رہی ہیں؟

MINISTER FOR PRIMARY AND SECONDARY HEALTHCARE/SPECIALIZED HEALTHCARE AND MEDICAL EDUCATION(Ms Yasmin Rashid)**:** Mr Chairman! They didn't let me come back and this is all on record.

جناب چیئرمین! آپ مجھے اپنی بات مکمل کرنے دیں آپ کہیں تو میں next time آپ کے لئے سارا ریکارڈ لے کر آجاؤں گی۔

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! جب میں سرکاری نوکر تھی تو میں نے یہ نہیں کیا تھا کہ اپنے گھر بیٹھ گئی تھی بلکہ ہفتے میں تین دن راولپنڈی جا کر رہتی تھی۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! یہ اس سے relevant matter نہیں ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! میں غلط بات نہیں کر رہی ان سے کہیں کہ مجھے بات مکمل کرنے دیں۔

The whole medical community knows it, I am telling you and I am relating it to this matter I will tell you how. When you are a Government servant you follow orders as you are working in an institution in which you have to follow orders. I was given orders that I should go to Rawalpindi.

جناب چیئرمین! میں جو مرضی کرتی رہی In the end I had to go to the court and get my orders کیونکہ ایک precedent ہے کہ senior most person یہاں پر ہو گا. It took me three years آپ کہہ رہے ہیں کہ ایک چھوٹی سی بچی کے ساتھ یہ ہوا تو میرے بھی چھوٹے چھوٹے بچے یہاں لاہور میں ہی تھے اور میں روزانہ راولپنڈی جاتی تھی۔ ایک بچی کو کہا گیا کہ ہسپتال میں ہی ایک جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ چلی جائیں تو اس پر کیا ایسا ظلم ڈھایا گیا ہے؟

جناب چیئرمین! اس کی وجہ یہ تھی کہ dermatology department میں ایک skin department ہوتا ہے تو اس ڈیپارٹمنٹ میں اتنا کام نہیں تھا جتنا کہ ایمرجنسی میں تھا تو یہ سب کام میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کو کرنے پڑتے ہیں کہ to ensure departments properly run کریں۔ اب اگر اس بچی کو ایک بات کہی گئی and she didn't follow those

orders میں جناب محمد بشارت راجا کی بات پر یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جناب محمد بشارت راجا اگر اس نے آپ کو یہ feeling دی کہ:

> She was being victimized because, she was Haneef Abbasi's daughter let me make it clear that if we have to victimize her

جناب چیئرمین! ہم اس وقت اس کو آتے ساتھ ہی نوکری سے فارغ کر دیتے لیکن کسی نے اس کو نوکری سے فارغ نہیں کیا۔ پھر انہوں نے یہ الزام لگایا کہ اس نے استعفیٰ دیا تو on record میں نے خود پتا کیا I particularly went over to Rawalpindi to find out کہ کیا اس بچی نے اپنا استعفیٰ دیا ہے اور اگر ایسا ہے تو مجھے آپ اس کا استعفیٰ دکھائیں تا کہ پتا تو چلے کہ who has harass her یعنی کسی نے کوئی harassment یا کوئی ایسی بات تو نہیں لیکن کسی نے کچھ ایسا نہیں کیا تھا۔

جناب چیئرمین! اب سائبر کرائم کا مسئلہ ہے۔ میں آپ کو یہ بات explain کر رہی ہوں according to the explanation which has been sent to me انہوں نے یہ کہا تو ہم نے اس پر باقاعدہ تین سینئر ممبرز کی انکوائری کمیٹی بنائی اور میرے پاس وہ تمام inquiries موجود ہیں۔ ایم ایس نے کہا کہ میں نے یہ message ہی ریکارڈ نہیں کیا بلکہ all my messages are recorded اور انہوں نے کہا کہ مجھے نہیں پتا کہ کس نے یہ کیا ہے مجھے اس بات کا علم نہیں ہے لہٰذا میں نے یہ message نہیں بھیجا ہے۔ (شور و غل)

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! ایک منٹ مجھے بات مکمل کر لینے دیں۔ میری ایک بات سن لیں کہ میں انصاف کی بات کرنے لگی ہوں تو میری بات غور سے سن لیں کیونکہ میں بالکل غلط بات نہیں کروں گی۔ اس نے کہا کہ مجھے نہیں پتا۔ میں نے اس کو دوبارہ کہا ہے کہ

> I have said it, that you will hold an inquiry because, there were only two sources which were Raja Sahib and him we will hold an inquiry and according to your

instructions we will Insha'Allah work on it. When this will be proven we will take action on it and that is my commitment.

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ منسٹر صاحبہ! میں بھی ایک عرض کروں گا کہ ریکارڈنگ ایم ایس کے ٹیلیفون پر تھی and that cannot be published without his permission اس نے خود اس کو publish کیا ہے جو کہ سائبر کرائم ہے لہٰذا مہربانی کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ اپوزیشن کا بھی بالکل یہی مطالبہ ہے جو کہ بات ڈاکٹر صاحبہ نے کی ہے کہ جو نوکر یا ملازم ہوتا ہے اس کو آرڈر ماننے پڑتے ہیں اور راجا صاحب نے ایک جائز آرڈر پاس کیا تھا تو اس نوکر نے ان کے آرڈر کیوں نہیں مانے اس کے خلاف کیوں انکوائری نہیں ہو رہی؟ میری تو یہ request ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! یہ ایک خاتون کی بات ہو رہی ہے۔ میں نے ہمیشہ سنا تھا کہ عورت، عورت کی دشمن ہوتی ہے لیکن مجھے یقین نہیں آتا تھا۔ اگر ڈاکٹر صاحبہ کے کیریئر میں problems آئی ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! Be positive کیونکہ آج اپوزیشن کی طرف سے بہت اچھی باتیں ہو رہی ہیں تو Let it be positive.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میں positive بھی ہوں لیکن میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ڈاکٹر صاحبہ کے کیریئر میں اگر problems آئی ہیں۔

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! ڈاکٹر صاحبہ کے کیریئر میں، میں نے مان لیا کہ بہت سی problems آئی ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ نے جو دکھ بھری داستان سنائی ہے اس پر ہمارا بہت concern ہے لیکن اس کے بعد ہونا یہ چاہئے تھا کہ جن تکالیف سے یہ گزری تھیں وہ تکالیف اب کسی اور ڈاکٹر کو نہیں ہونی چاہئیں تھیں تو ان کے منسٹر بننے کے بعد لیڈی ڈاکٹرز کو یہ feelings آنی چاہئیں تھیں اور ان کو ایک تحفظ کا احساس ہونا چاہئے تھا کہ ایک خاتون جو کہ خود بقول ان کے کہ بہت کچھ بھگت کے آئی ہے تو یہ problems اب کسی اور لیڈی ڈاکٹر کو نہ ہوں۔

جناب چیئرمین! میرا صرف سوال یہ ہے کہ ایک لیڈی ڈاکٹر جس کی چھ ماہ کی بچی ہے اور وہ mother feed پر ہے جس کی وجہ سے وہ رات کی ڈیوٹی نہیں کر سکتی۔ اریبہ نے لیٹر میں اپنی عباسی صاحب کے ساتھ background لکھی ہے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ آپ نے بڑے آرام سے ایم ایس کو سائبر کرائم سے کلین چِٹ دے دی ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ کیا کسی کی جرأت ہے کہ میرا ٹیلیفون misuse کرے اور مجھے پتا ہی نہ چلے، کیا آپ اتنے goof اور ناسمجھ ہیں کہ کسی نے آپ کے ٹیلیفون سے ریکارڈنگ بھیج دی اور آپ کو پتا ہی نہیں چلا تو ایسے نہیں چلے گا؟

جناب چیئرمین! میں نے جیسے گزارش کی ہے کہ لیڈی ڈاکٹرز بہت مشکل سے بنتی ہیں اور ڈاکٹرز کام نہیں کرتیں تو ہمیں لیڈی ڈاکٹرز کی ضرورت پڑتی ہے لہٰذا ہمیں بچیوں کو encourage کرنا ہے کیونکہ لیڈی ڈاکٹرز کا dropout بہت ہے۔ اس کے بعد اس کا حل یہ نکلا کہ جب اس کی کہیں بھی نہیں سنی گئی تو جناب محمد بشارت راجا جیسے influential آدمی سے request کرنے کے بعد اگر اس کی نہیں سنی گئی تو ultimate حل یہ ہے کہ وہ گھر بیٹھ جائے اور اگر محکمہ صحت پنجاب کی یہ کارکردگی ہے کہ ایک بچی کو مجبور کیا جائے کہ وہ گھر بیٹھ جائے تو میں پھر آپ کی اس نئی ریاستِ مدینہ اور حکومت پنجاب محکمہ صحت کی کارکردگی کو سلام کرنا چاہتی ہوں کہ اس بچی کو گھر بٹھا دیا لیکن اس کو انصاف نہیں ملا۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ محترمہ! میں صرف یہ عرض کروں گا کہ ہم جو electedلوگ ہیں ہم بغیر فیس کے لوگوں کے وکیل ہوتے ہیں لہٰذا ہم نے تو request کرنی ہی ہوتی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر/سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! سب سے بڑی بات یہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں صرف آپ کو تھوڑی سی بات بتاتی جاؤں۔ میں معزز ممبر محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایک خاتون کا دشمن سمجھا ہے۔ یہ اگر اس چیز کو equalize کر رہی ہیں کہ میں روزانہ لاہور سے راولپنڈی جاتی تھی۔

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر/سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! اس کا مقابلہ اس چیز سے کیا جارہا ہے کہ ایک بچی کو کہا گیا کہ آپ نے ایک ڈیپارٹمنٹ سے دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں کام کرنا ہے تو میرا خیال ہے کہ اس میں بہت بڑا فرق ہے اور ہم کسی بھی طرح سے کسی کو بھی تنگ کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہاں پر کسی اور بچی نے ابھی تک ڈیپارٹمنٹ چھوڑا اور نہ ہی کسی نے کام کرنے سے انکار کیا ہے۔ ہم اپنی بچیوں کو ہر قسم کا تحفظ فراہم کرتے ہیں اور ہم ہر طریقے سے ensure کرتے ہیں کہ ہماری بچیاں وہاں کام کریں۔

جناب چیئرمین! سب سے اہم بات یہ ہے جو کہ میں آپ کے سامنے لانا چاہ رہی ہوں There are two aspects of it, that is an administrative problem وہاں پر کسی کو harassment نہیں کی گئی۔ جب وزیر قانون نے میرے ساتھ بات کی تو میں نے ان سے یہ کہا تھا کہ سر آپ پھر سے حکم کر دیں۔I would have sorted out the situation لیکن اس سے پہلے ہی وہ بات کر چکے تھے۔ اب سائبر کرائم کا مسئلہ آ گیا تو میں آپ کو پوری تسلی دیتی ہوں کہ:

> We will work on it and ensure that the person gets the proper punishment for it if he deserves it.

جناب امین اللہ خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، جناب امین اللہ خان!

جناب امین اللہ خان: جناب چیئر مین! یہاں پر بات ہو رہی ہے کہ ایک بچی کے ساتھ بڑی زیادتی ہوئی ہے اور یہ اس کی انکوائری کروانا چاہتے ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے لیکن میری request یہ ہے کہ ماڈل ٹاؤن میں ایک pregnant woman شہید کی گئی تھی اس کے بارے میں آج تک کیا ہوا ہے تو kindly اس معاملے کا بھی کچھ کر دیں؟

جناب چیئر مین: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! It is very kind of you کہ آپ نے بڑا rightfully observe کیا۔ میں یہ submit کروں گا کہ اس ہاؤس میں بیٹھے ممبران یا وزراء کی پہلی اور utmost ڈیوٹی اپنی constituency کی problems کو resolve کرنا ہے۔ If her lady doctor is posted in that constituency where Raja sahib belongs یہ گورنمنٹ ہیں اور ہم اپوزیشن ہیں۔ We have no interest that what Raja sahib said and what he did اور ہمیں کوئی مفاد نہیں ہے۔ ہمارا interest صرف یہ ہے کہ what on the earth is going on. Even Supreme Court is asking. کہ حکومتِ پنجاب نااہل ہے اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ in question ہے۔

MR CHAIRMAN: This is not the way. Please stick to the issue.

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین! میں نے صرف اس لئے یہ بات کہی ہے کہ:

> The department in question in Supreme Court is Health department and why this havoc is being played.

جناب چیئر مین! اُن میں اتنی ہمت ہے کہ اگر ایک public representative فون کرتا ہے جس کو وہ ٹیپ کرتے ہیں اور ٹیپ کرنے کے بعد viral کرتے ہیں، Does it need an inquiry? یہاں ہاؤس میں وہ انکوائری بھی نہیں ہوئی تھی جس پر pictorial چلا تھا، چارج شیٹ کر دیا گیا اور ممبران کو باہر نکال دیا گیا تھا۔ یہ تو سیدھا سیدھا evidence ہے۔

Why the doctor has not been sacked yet? He should be sacked first and then the inquiry should be conducted.

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میرے بھائی ملک احمد خان نے ایک issue پر بات کرتے کرتے دو issue اور create کر دیئے ہیں۔ اُن کی مہربانی کہ انہوں نے ایک اور issue create کیا ہے۔ یہ فرما رہے ہیں کہ سپریم کورٹ نے remarks دیئے ہیں کہ حکومتِ پنجاب نااہل ہے۔ یہ سپریم کورٹ کے فیصلوں کو مانتے نہیں جبکہ remarks کے اوپر کہہ رہے ہیں پھر یہ سپریم کورٹ کا دس سال اور سات سال کی سزا کا جو فیصلہ ہے اُس کو بھی مانیں۔

جناب چیئرمین! میری request ہے کہ جس issue پر بات ہو رہی ہوتی ہے اُسی پر ہی بات کی جائے لیکن اگر دوسرا issue open کرنا ہے تو اُس پر کافی debate ہو سکتی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں نے چودھری ظہیر الدین کو کہا تھا کہ تشریف رکھیں اور concerned منسٹر کو بات کرنے دیں لیکن انہوں نے بات ضرور کرنی تھی۔ اِن کو اب یہ علم نہیں ہے کہ سات سال کی سزا اُس نیب سے ہوئی ہے کہ اگر وہ منصفانہ کارروائی کرنے پر آئے تو اس ہاؤس خصوصاً اس کابینہ کے آدھے ممبر نااہل ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر آ گیا ہے۔ تشریف رکھیں۔

Order in the House please.

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! یہاں پر ابھی جو discussion ہو رہی ہے مجھے ایک تو اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی کہ محترمہ نے جو issue اٹھایا ہے وہ اُس خاتون کی harassment پر بات

کرنا چاہ رہی ہیں یا ایم ایس کے اوپر بات کرنا چاہ رہی ہیں؟ محترمہ اگر چار tenure میں یہاں رہی ہیں تو ان کو پتا ہونا چاہئے کہ دوسرے کی بات بھی سننی ہے۔ اگر یہ اُس خاتون کے چھوٹے بچے کی بات کر رہی ہیں تو جس دن یہ گورنمنٹ form ہوئی تھی اُس کے تین دن بعد میری بیٹی پیدا ہوئی تھی۔

جناب چیئرمین! یہ میری بات سن لیں کہ جس دن حلف برداری ہوئی تھی اُس کے بعد اب تک یہ تمام دن گن سکتے ہیں۔ میں بھی harass ہوتی ہوں جب یہ لوگ بلاوجہ احتجاج کر کے باہر چلے جاتے ہیں اور تب بھی harass ہوتی ہوں جب یہ کئی کئی گھنٹے ہمیں انتظار کروانا چاہتے ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! میں عرض کرتی ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر ہیلتھ جواب دینا چاہتی ہیں۔ Let’s come to the issue please

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! میں ملک احمد خان صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہوں گی کہ مجھے نااہلی کے لفظ کیوں سننے پڑے؟ PKLI ایک انسٹیٹیوشن ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"وزیر صحت، استعفیٰ دو" کی نعرے بازی)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! سرکاری بزنس شروع کیا جائے۔

تحاریک التوائے کار

(۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: جی، اگلی تحریک التوائے کار محترمہ مسرت جمشید کی ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، میں تحریک التوائے کار کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ محترمہ مسرت جمشید! میں نے آپ کو floor دیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔میرا ایک معاملہ ہے۔(شور وغل)

جناب چیئرمین: Order in the House please.جی، محترمہ مسرت جمشید!

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! میں اپنی تحریک سے پہلے یہ کہوں گی کہ یہاں پر اتنا اچھا جمہوری روّیہ دیکھیں کہ ہماری گورنمنٹ ہے اس کے باوجود یہاں پر اِن کو زیادہ بولنے کا موقع دیا گیا ہے لیکن میں محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کو اس بات کا جواب ضرور دوں گی۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس پر بھی قانون سازی ہو کہ جو لیڈی ڈاکٹرز mothers feed پر ہیں وہ رات کی ڈیوٹی نہیں کر سکتیں۔There are two separate issues. ڈاکٹر کا جو issue ہے اُس نے سائبر کرائم کیا ہے۔It should be fixed لیکن میں کہوں گی کہ اس خاتون کے ساتھ کوئی harassment نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین: آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "وزیر صحت، استعفیٰ دو" کی نعرے بازی)

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! ان کے کہنے پر کسی نے استعفیٰ نہیں دینا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ تحریک التوائے کار پیش کریں۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد کی زمین کو پلاٹوں کی صورت میں نیلام اور الاٹ کرنا

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد 15 کلومیٹر کے ایریا میں واحد کالج ہے جہاں پر علاقے کی بچیاں تعلیم حاصل کرتی ہیں، اس سے ملحقہ 16 کنال 10 مرلہ جگہ جو کہ 24۔مئی 1989 کو بحوالہ سیکرٹری ٹو چیف منسٹر چٹھی نمبر PSO-III/CSM/PB-56/89 کمپیوٹر نمبر 197 اور چیف منسٹر منسلک چٹھی نمبر 1663/CRS/FDA/EM/AD11/89

بتاریخ9۔مارچ1989 کے تحت پلاٹ نمبرA/271(پراناواٹر ورکس)کالج ہذا کے نام حلقہ پٹواری 124/JB تحصیل سٹی ضلع فیصل آباد نے اس وقت کے ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز، مقامی ایم پی اے، FDAکے پٹواری اور مشتری نیلامی کی موجودگی میں مورخہ 25۔ستمبر 1990 کو الاٹ کر دیا گیا جس کی علاقہ کی ویلفیئر سوسائٹی نے پانچ فٹ اونچی چار دیواری تعمیر کروادی۔مزید یہ کہ لینڈ آکشن کلکٹر FDAنے اپنے ریکارڈ میں مورخہ 25۔جنوری 1990 کو سیریل نمبر1485پر پلاٹ نمبرA/271پیمائش 195-614درج کیا جبکہ ڈپٹی ڈائریکٹر پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ سب ریجن فیصل آباد نے چٹھی نمبر1801 بتاریخ7۔جولائی2012 کے تحت تسلیم کیا کہ اس جگہ پر کالج کا قبضہ ہے اور چار دیواری ویلفیئر سوسائٹی نے بنوائی ہے لیکن اس سب کچھ ہونے کے باوجود مذکورہ کالج کے نام الاٹ کئے گئے پلاٹ کی چار دیواری توڑ کرfrontسے چودہ چودہ مرلہ پر مشتمل دو پلاٹ جن میں سے ایک پلاٹ کو نیلام اور دوسرا پلاٹ کسی پرائیویٹ شخص کو الاٹ کر دیا گیا ہے جس سے کالج ہذا کی طلباء میں بالخصوص اور علاقہ کے عوام میں بالعموم بے چینی پائی جاتی ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: چونکہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئےpendingکیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

قرارداد آؤٹ آف ٹرن پیش کرنے کی اجازت کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں نے گزارش کی تھی کہ میں نےout of turn ایک قرارداد پیش کرنی ہے تو ہاؤس کی کارروائی معطل کر کے مجھے یہ قرارداد پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ کیا میں قرارداد پڑھ دوں؟

جناب چیئرمین: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ ابھی جو مجھے قرارداد کی کاپی دکھائی گئی ہے تو یہ اسی issueسے متعلق ہے جو alreadyاس ہاؤس میںdiscussہو چکا ہے۔اس وقت وزیر اطلاعات یہاں پر موجود تھے اور آپ کے حکم کے مطابق وہ پریس گیلری میں بھی گئے اور پریس کے بھائیوں سے بات کرکے آئے پھر اپوزیشن نے پریس گیلری کے بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے طور پر اس ایوان سے واک آؤٹ کیا۔

جناب چیئرمین!چودھری ظہیر الدین اور حسنین بہادر دریشک اس معزز ایوان سے تشریف لے گئے اور انہوں نے اپوزیشن سے جا کرrequestکی تو ان کیrequestپر معزز ایوان میں اپوزیشن کے ممبران واپس تشریف لے آئے۔ یہ معاملہ تقریباً یہاں پرsort outہو چکا تھا لیکن اس کے باوجود معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ اس بات پر بضد ہیں کہ وہ اپنی قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں تو میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہproper procedureمیں اس کو فائل کر دیں۔ آپ اس کو کلtake upکر لیں توconcerned Ministerیہاں پر موجود ہوں گے اور وہ جواب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ !ہم اس قرارداد کو کلtake upکر لیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین!میں صرف اس لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہby nameہمارے ایکrespectable Ministerکے خلاف ہے اس لئے وہ موجود ہوں گے تب یہ اپنی قرارداد پیش کر لیں تو وہ اپنا جواب دیں گے۔

جناب چیئرمین!میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک مناسب طریقہ ہے کہunheardان کو condemnکرنا کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہو گا۔ یہ فائل کر دیں اور کل آپ اس قرارداد کو take upکر لیں۔

جناب چیئرمین: جی، کل ہم اس قرارداد کو لے لیں گے۔انشاءاللہ۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! ایسا کوئیissue نہیں ہے کہ یہ اگر کل بھی آجائے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور اگر ہاؤس کی اس میں بہتری ہے تو کل کر لیں گے۔ جناب محمد بشارت راجا بڑےpositive آدمی ہیں اور ہمیشہ بڑیpositive سوچ رکھتے ہیں اور ہاؤس کو چلانے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ آج انہوں نے وزیر موصوف کے متعلق کہا کہ وزیر صاحب اس ہاؤس میں موجود نہیں ہیں اور یہ قرارداد ان کے خلاف ہے تو ہم بھی تو اس ہاؤس کے ممبر ہیں۔ جب وزیر موصوف کے منہ سے تیر چل رہے ہوتے ہیں تو اس وقت کیا یہ سارے نہیں سُن رہے ہوتے؟ اس وقت انہیں ہلہ شیریاں دیتے ہیں کہ میرا ببر شیر آ گیا اور میرا چیتا آ گیا۔۔۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! کل اگر یہ ہو جائے گی تو کل آپ ان کی موجودگی میں بول لیجئے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! چیتا بندے کھاجاتاہے اور میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کے بندے کھانے سے پہلے اس کے دانت نکال دینے چاہئیں اور یہی ایک طریقہ ہے کیونکہ ہم کوئیdentist نہیں ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

ملک ندیم کامران: جناب چیئرمین! سید حسن مرتضیٰ پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں تو ان کی بات مکمل ہو لینے دیں پھر ہی کوئی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ سید حسن مرتضیٰ! اپنی بات مکمل کر لیں لیکنit should be short۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! ہم نے ہمیشہ اس ہاؤس کے تقدس کو ملحوظ خاطر رکھا ہے، ہم قربانیاں دینے والے لوگ ہیں اور ہم مفاد پرست نہیں ہیں۔ اگر ہمopportunist ہوتے تو میں (اپوزیشن بنچز کے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) زندگی اس دروازے سے گزر کر نہ

گزار تا بلکہ (حکومتی بنچز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) میں بھی اُدھر سے آجاتا۔ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ ہم عزت کی خاطر یہاں پرelectہو کر آتے ہیں اور ہم اپنی پگڑیاں اچھلوانے کے لئے نہیں آتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین!اگر ایک بھی وزیر کھڑا ہو کر کہہ دے کہ ان کی زبان سے کوئی آدمی محفوظ ہے تو میں یہ قرارداد واپس لے لوں گا اور ان کی معذرت کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ان سارے وزراء میں سے صرف ایک آدمی کھڑا ہو کر کہہ دے کہ جناب فیاض الحسن چوہان کی زبان سے کوئی آدمی محفوظ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین!یہ وزیر صاحب کو نہیں روک سکتے کیونکہ جسے یہ چیتا کہتے ہیں اس نے 11 ماہ 29 دن بعد لوٹا ہونا ہے اور جو زبان ان کے خلاف استعمال کرنی ہے وہ انہوں نے بھی سنی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ!آپ تشریف رکھیں۔جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین!سید حسن مرتضیٰ بڑے قابل احترام ہیں اور اپنی زبان کی کاٹ کی وجہ سے بھی مجھے ان کا بہت زیادہ احترام ہے بڑے ملفوف طریقے سے میں گزارش کرتا ہوں کہ جس منسٹر کی عدم موجودگی میں وزیر قانون نےrequestکی ہے کہ وہin absentiaویسے بھی نہیں کیا جاتا تو کل کرلیں گے لیکن ان کی عدم موجودگی میں جو لہجہ اورinstigationاورprovocationجس طریقے سے آپ کسی کوprovokeکریں گے۔

جناب چیئرمین!آپ یہ چاہتے ہیں کہ ان کو جو کچھ آج کہہ چکے ہیں کل یہیrepeatکروا دیں تو کیا اس کے جواب میں ان کے منہ سے پھول جھڑیں گے؟ جو کہا جائے گا اس کا ویسا ہی جواب ملتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین!آپ نے جو کچھ کہا اور جس طریقے سےprovokeکیا ہے، جس طریقے سے منسٹر کیinsultکی ہے اور ان کی عدم موجودگی میں جس طریقے سے انہوں نے ان کی توہین کی ہے تو انہیں یہ بات کرنے کا حق پہنچتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!تشریف رکھیں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب چیئرمین: جی، اب ہم گورنمنٹ کا بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر مندرجہ ذیل گورنمنٹ بزنس ہے۔

Introduction of Bill, Minister of Law may introduce the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019.

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میری قرارداد کو پھر pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ! اس قرارداد کو pending کرنے کا promise ہو چکا ہے۔ شکریہ، اب آپ تشریف رکھیں اور کل بول لیجئے گا۔ جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ و صحت پنجاب 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I introduce the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019.

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! وزیر قانون نے جو بل پیش کیا ہے تو بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں اتفاق رائے سے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ یہ بل اب سپیشل کمیٹی کو refer نہیں کیا جائے گا تو چونکہ اب سٹینڈنگ کمیٹیوں کے اوپر working حکومت اور اپوزیشن کے درمیان آج سے شروع ہونے جا رہی ہے تو اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بل متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کی کمیٹی کو refer کیا جائے گا۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس بل کو کسی سپیشل کمیٹی کے پاس نہ بھیجا جائے بلکہ آنے والے دنوں میں بننے والی سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین!جناب سمیع اللہ خان کی بات سے میں اتفاق کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ ہم اس بل کو pending کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین!جس طرح ابھی جناب سمیع اللہ خان نے فرمایا ہے کہ ہم آج سٹینڈنگ کمیٹیوں کے حوالے سے آپس میں بات چیت کر کے انہیں فائنل کرنا چاہ رہے ہیں تو چونکہ اس وقت قائد حزب اختلاف معزز ایوان میں موجود ہیں تو میری گزارش یہ ہو گی کہ چونکہ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ ہم آپس میں "آف دی ریکارڈ" کر لیتے ہیں لیکن بعض چیزیں "آن ریکارڈ" کرنے کی ہوتی ہیں۔

جناب چیئرمین!چنانچہ میں گورنمنٹ یعنی ٹریژری بنچز کی طرف سے قائد ایوان کی ہدایت پر باضابطہ طور پر قائد حزب اختلاف کو request کروں گا کہ وہ duly nominated Committee کسی کو nominate کر کے in writing اور ہم اپنی کمیٹی اسمبلی سیکرٹریٹ کو دے دیں گے اور وہ بھی duly nominated Committee سپیکر صاحب کے چیمبر میں دے دیں تاکہ وہ کمیٹی آج ہی meet کر کے committees کا issue resolve کر سکے۔

زیرو آور نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم زیرو آور نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آور نوٹس نمبر 19/39 شیخ علاؤالدین کا ہے۔جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین!شکریہ۔میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ کل میں نے آپ سے درخواست کی تھی کہ چار مہینے کے بعد میری چار تحاریک التوائے کار کل آئی تھیں اور ان سب کو ایک دم dispose of کر دیا گیا۔اگر میں نہیں بھی تھا حالانکہ میں نے لیٹر لکھا ہوا تھا اور اگر نہیں بھی تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: شیخ علاؤالدین!آپ کا وہ issue resolve ہو گیا ہے اس لئے اب آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! چلیں، ٹھیک ہے کہ اگر آپ کہتے ہیں کہ وہ issue resolve ہو گیا ہے تو ٹھیک ہے لیکن اس کو آج اس ہاؤس میں آجانا چاہئے تھا۔ شکریہ

صوبہ میں لگژری گاڑیوں کی رجسٹریشن پر بھاری ٹیکس ختم کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین !میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ صوبہ میں بڑی درآمدی گاڑیاں لگژری ٹیکس اور exorbitant token tax کی وجہ سے تقریباً تمام ایسی گاڑیاں اسلام آباد میں رجسٹرڈ ہو رہی ہیں۔ ایسی ایک گاڑی میں تقریباً 4 سے 5 لاکھ روپے کا فرق ہے اور نتیجتاً صوبہ پنجاب کو اب تک اربوں روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مسلسل ٹوکن ٹیکس سے بھی صوبہ محروم ہو چکا ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آرنوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اجازت ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین !لاہور میں صوبہ پنجاب میں علاوہ اسلام آباد کے ایک گاڑی کی average registration ساڑھے 9 لاکھ روپے میں ہوتی ہے۔ لوکل گاڑی جو Fortuner ہے اُس پر بھی ساڑھے 4 لاکھ روپے ہے تو جب صوبہ کو یہ اتنی بڑی income ہے ایک طرف یہ لگژری ٹیکس کی وجہ سے ضائع ہو رہی ہے دوسری وجہ جو مسلسل ٹوکن ٹیکس ہے لاہور میں جس گاڑی کا ٹوکن ٹیکس فرض کریں پونے 2 لاکھ یا 2 لاکھ روپے ہے، اسلام آباد میں اُسی گاڑی کا ٹوکن ٹیکس 40 ہزار روپے ہے تو یہ اتنا بڑا فرق ہے۔

جناب چیئرمین !میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ ایک سال میں 5۔ ارب روپے کا نقصان ہوا ہے فوری طور پر اس کے بارے میں کچھ کر لیا جائے اور اس کو rectify کیا جائے تاکہ کم از کم یہ آمدنی تو پنجاب کو ملے۔

جناب چیئرمین! میں تھوڑی سی بات اور بڑھانا چاہتا ہوں وزیر قانون کے علم میں یہ بات ہے کہ جتنی بڑی گاڑیاں ہیں جن کے ٹوکن ٹیکسز بہت بڑی تعداد میں یعنی جو بڑے ٹریلر ہیں جن کی ٹوکن ٹیکس رجسٹریشن کروڑوں میں بنتی ہے وہ سب کے سب بلوچستان کے نمبروں میں پنجاب میں چل رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ نے دیکھا ہو گا ژوب کے نمبرز ہیں اور جو گلگت کے نمبرز ہیں اصولی طور پر ان کو صرف transit number ملنا چاہئے، یہ transit سے گزر جائیں پنجاب کو اپنی آمدنی سے محروم تو نہیں ہونا چاہئے یہ میری گزارشات ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / نارکوٹکس کنٹرول (جناب ممتاز احمد): جناب چیئرمین! شکریہ۔ شیخ علاؤالدین نے جو بھی باتیں کی ہیں یہ بالکل صحیح کی ہیں لیکن میں ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو انہوں نے لگژری ٹیکس کی بات کی ہے 2014 میں انہی کی گورنمنٹ نے وہ ٹیکس پنجاب میں لاگو کیا تھا۔ ہم نے جب یہ دیکھا کہ ٹیکسز بڑھانے کا اصل مقصد ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ جو ٹیکس کی percentage ہے اُس کو بڑھا دیں ہم نے آتے ہی لگژری ٹیکس کو کم کر کے تقریباً 20 فیصد پر رہنے دیا اب اس کا جو impact ہو گا وہ مئی تک دیکھیں گے اور مجھے امید ہے کہ جو پہلے دس بیس ہزار بڑی لگژری گاڑیاں پنجاب میں نمبرز لگواتی تھیں جو کہ لگژری ٹیکس لگانے کی وجہ سے وہ اسلام آباد اور دوسرے صوبوں میں جاتی تھیں اب وہ انشاءاللہ واپس آ رہی ہیں تو اب وہی percentage twenty thousand تک پہنچ جائے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میری عرض سن لیں۔

جناب چیئرمین: جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! یہ بات اب چھوڑ دینی چاہئے کہ ہم نے کیا کیا اگر میں اسمبلی ریکارڈ نکلوا کر اپنے بھائی صاحب کو بتاؤں۔

وزیر آبکاری و محصولات / نارکوٹکس کنٹرول(جناب ممتاز احمد): جناب چیئرمین! میں نے یہی کہا ہے کہ انہوں نے ٹیکس لگایا تھا ہم نے ختم کیا ہے۔ میں نے ان کے سوال کا جواب دیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں جو بتانا چاہتا ہوں اور جو ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ اسمبلی ریکارڈ نکال لیا جائے میں نے اُس وقت بھی لگژری ٹیکس کی مخالفت کی تھی۔ میں اپنے بھائی منسٹر صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو اچھے پلیئر ہوتے ہیں اچھی بات کرتے ہیں۔ آپ اگر اچھے پلیئر ثابت ہوئے ہیں آپ کو لگژری ٹیکس زیرو کرنا چاہئے تاکہ انکم بڑھے کیونکہ ریگولر انکم ٹوکن ٹیکس سے ہے۔ لگژری ٹیکس سے نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں ریکارڈ پر لانے کے لئے ایک اور بات کر دوں اس اسمبلی کی کارروائی میں یہ بات موجود ہے کہ میں نے گھروں کے لگژری ٹیکس کی بھی مخالفت کی تھی ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ممبرز اس بات کو جانتے ہیں کہ ٹیکس منی کو ٹیکس کرنا پوری دنیا میں جرم ہے آپ نے گھر بنایا، آپ نے اُس پر ٹیکس دیا کوئی تک بنتا ہے کہ اُس پر لگژری ٹیکس لگایا جائے؟ جب ایک گاڑی ڈیڑھ سے دو کروڑ روپے ڈیوٹی دے کر آ رہی ہے، فیڈرل ڈیوٹی دے رہی ہے، ریگولیٹری ڈیوٹی دے رہی ہے۔ کیا تک بنتا ہے اُس پر لگژری ٹیکس لگانے کا، آپ اُس کو at source لے لیں میں بہر حال شکر گزار ہوں لیکن اس کو زیرو ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین: اگلا زیرو آر نوٹس بھی آپ کا ہے۔

جناب نذیر احمد چوہان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب نذیر احمد چوہان: جناب چیئرمین! شیخ علاؤالدین جس لگژری ٹیکس کی بات کرتے ہیں میں تھوڑا سا ان کو remind کروانا چاہوں گا تو یہ یاد رکھیں یہ لگژری ٹیکس ان کی گورنمنٹ میں لگا تھا۔

جناب چیئرمین: اب اگلا زیرو آر نوٹس 19 / 41 بھی شیخ علاؤالدین کا ہے۔ آپ اسے پڑھیں۔

لاہور کے تمام انڈر پاسز پر پروٹیکشن بیریئر لگانے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین !شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ لاہور میں تمام انڈر پاسز اور بلخصوص نہر کے دونوں اطراف انڈر پاسز سے آئے دن بڑے ٹریلر ٹکراتے ہیں قیمتی انسانی جانوں کے زیاں کے ساتھ ساتھ تمام پلوں کو شدید نقصان پہنچ چکا ہے ایڈوانس پروٹیکشن بیریئرز فوری لگنے چاہئیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس میں بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اجازت ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین !جب سے یہ انڈر پاسز بنے ہیں میں یہ بات پوری ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں کہ ان انڈرپاسز سے جتنے ٹریلر ٹکرائے ہیں minimum speed 80 kilometers بھی اگر رکھا جائے اور اُس کا weight سامنے رکھا جائے تو law of gravity کے تحت ان پلوں کو ناقابل تلافی نقصان اب تک پہنچ چکا ہے۔ خدانہ کرے یہ کسی اور حادثہ کے سبب بن جائیں۔

جناب چیئرمین !میری حکومت سے گزارش ہے کہ ایڈوانس پروٹیکشن بیریئرز لگا دیئے جائیں جو پوری دنیا میں لگے ہوتے ہیں تو اس کے اوپر فوری طور پر کام ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین !اصل بات یہ ہے کہ انسانی جانیں بھی بہت ضروری ہیں اگر خدانہ کرے ان پلوں کو کوئی ایسا نقصان پہنچا جو بظاہر ظاہر نہیں ہوا ہو اور اچانک کوئی bridge ہل گیا ہو خدانہ کرے کوئی ایسی بات ہوگی تو بہت نقصان ہو جائے گا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین ! شیخ علاؤالدین نے جو توجہ زیرو آر نوٹس میں دلائی ہے میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ بالکل اپنی جگہ پر ہے اس میں پہلے کئی حادثات پچھلے دو تین سال میں ہو چکے ہیں۔ یہ ایڈوانس پروٹیکشن بیریئرز کا کام ہم نے شروع کروادیا ہے، جیل روڈ انڈر پاس پر یہ کام مکمل ہو چکا

ہے ٹھوکر سے لے کر ہربنس پورہ تک باقی سات انڈر پاسز ہیں یہ امید ہے کہ جنوری کے آخر تک انشاءاللہ تمام انڈر پاسز کے اوپر یہ ایڈوانس پروٹیکشن بیریئرز پر کام مکمل ہو جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین !میں میاں محمود الرشید کا شکر گزار ہوں اور اب پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کی اجازت سے صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شیخ علاؤالدین!

کاٹن کی امپورٹ ڈیوٹی فری کرنے سے کاشتکاروں کو پریشانی کا سامنا

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین !گزارش یہ ہے کہ ایک انتہائیalarming issue ہے جو کل اچانک سامنے آیا ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ کپاس کیimport کو ڈیوٹی فری کرنے جا رہی ہے مگر کل کسی وجہ سے اُس پر فیصلہ نہیں ہو سکا۔ ہمارا کسان پہلے رُلا ہوا ہے اب آپ یہ دیکھیں کہ پانچ فیصد ڈیوٹی دینے کے بعد بھی کیونکہ اپٹا ایک بہت بڑا ادارہ ہے یہ اُن کی بات ہے۔ ہمارے اسمبلی میں وہ بھائی جوcotton growers areas سے آئے ہیں میرا خیال تھا وہ آج اس پر پوری بحث کریں گے لیکن یہ بحث شروع ہونی چاہئے اور فوری اُس پر عمل ہونا چاہئے کہ پانچ فیصد ڈیوٹی تین فیصد سیلز ٹیکس دینے کے بعد اگر یہwaiver ملے گا اور اگر یہ زیرو ہو گیا تو ہماراgrower رُل جائے گا 14لاکھ بیل یا15 لاکھ بیل کا جو ٹارگٹ تھا وہ اگر پورا نہ ہوا تو کوئی بات نہیں۔

جناب چیئرمین !آپ بھی اس بات کو ضرور سمجھتے ہیں مجھے یقین ہے کہ cotton کیimport کے لئے یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ یہexport ہو گی توbill of lading کے تحتLC کھولا جائے۔LC اگر آ جائے، کھول دو لیکن قوم کو یہ کہنا کہ ہم اس کےagainst export کریں گے اورexport کے بعد یہ کہنا کہ وہ جو مال آیا وہ پاکستان کے اندر ہیutilize ہو گیا۔ یہ کتنی بڑی زیادتی ہے اگر ہمارے کسان کو کوئی فائدہ ہو بھی رہا ہے چلو اُس کو اتنی مار پڑ رہی ہے آپ آلو میں دیکھ لیں مار پڑ رہی ہے۔Value added item جو چپس ہے وہاں بچت نہیں ہو رہی؟ یہاں بچت ہو رہی ہے تو اس پر آپ بحث کروائیں تاکہ فیڈرل گورنمنٹ اس کو زیرو پر نہ لائے۔

جناب چیئرمین! آج "ڈان" نیوز پیپر نے اس پر ہیڈنگ لگائی ہے کہ یہ زیرو پر جارہا ہے۔ جب یہ زیرو پر جائے گا تو ہمارا کسان رُل جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، کسان کے گھر سے تو کپاس نکل گئی ہے اب ساہوکار کی آپس میں جنگ ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین !وہ کسان کپاس اسی لئے لگائے گا کہ اُس کو آگے potential rate اچھا ملے گا اگر وہ رُل گیا اُس کو پتا ہے سبزی میں کیا ہورہا ہے، ذرا سی سبزی کا ریٹ بہتر ہوتا ہے انڈیا سے سبزی منگوالی جاتی ہے۔ ہمیں اپنے کسان کو protection دینی چاہئے یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے چاہے کوئی cotton growers areas سے آیا یا نہیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین ! میں اس پر respond کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین ! میں یہ سمجھتا ہوں یہ ساری پالیسز تو پچھلی گورنمنٹ کی بنائی ہوئی ہے شیخ علاؤالدین ! جو facts ہیں اُن کے اوپر آئیں آپ پچھلی گورنمنٹ میں بھی یہاں کھڑے ہو کر جب آپ حزب اقتدار میں تھے آپ ہمیشہ اس طرح کی صحیح بات کرتے تھے اور ہم ہمیشہ آپ کا ساتھ دیتے تھے اور آپ کو ہمیشہ یہ کہا کہ معزز ممبر شیخ علاؤالدین ٹھیک بات کررہے ہیں۔

جناب چیئرمین! اب میں یہ عرض کروں گا یہ کیوں ہوا اگر آج اتنے حالات خراب ہیں تو یہ جو سابقہ حکمران جماعت کی تین شوگر ملیں تھیں۔Cotton growing areas کے اندر کاٹن کیوں نہیں اُگی کہ آپ نے شوگر ملوں کی shifting illegally کی جو سپریم کورٹ تک اب ثابت ہو گیا ہے کہ وہ غیر قانونی تھیں اور اُس کے اوپر یہ شریف خاندان مقدمات کا سامنا کررہا ہے ان کی ملوں کو غیر قانونی طور پر cotton growing area کے اندر پالیسی کے الٹ اپنے ذاتی اور vested interest کی خاطر جب آپ وہاں پر لوگوں کو کہیں گے کہ آپ کاٹن نہ اُگائیں بلکہ گنا اُگائیں تو پھر یہی ہوگا جو ہوا ہے یعنی آپ اپنی غلطی کا اعتراف تو کریں جو ڈاکا کسان کے حق پر پچھلے

حکمرانوں نے ڈالا ہے آپ کہیں کہ وہ ڈاکا بھی ڈل گیا، وہ ثابت بھی ہو گیا اور ہر کورٹ نے کہا کہ یہ illegal ہے۔ ہمیں یہ تو بات کرنے دیں کہ اگر آج وہاں پر کسان رُل رہا ہے تو وہ اُس پالیسی کا سب سے بڑا دخل ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک طرف balance of payment کا رونا ہے، ہم کہتے ہیں کہ ہماری ایکسپورٹ بڑھنی چاہئیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ باقاعدہ ایگریکلچر پر ایک دن discussion رکھیں اور یہاں پر ایوان میں debate ہو اور اس کے بعد جو نتیجہ سامنے آئے ہم اسے conclude کر کے فیڈرل گورنمنٹ کو بھیجیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون نے ایگریکلچر پر بحث رکھی ہے وہ کوئی ایک دن مقرر فرمائیں گے۔ جی، جناب محمد ارشد! آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد: جناب چیئرمین! میں cotton grower کی حیثیت سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ابھی جیسے فرمایا ہے کہ زمیندار کے گھر سے کپاس نکل گئی ہے، نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ ابھی 25 فیصد لوگوں کی کپاس پڑی ہے جو کہ فیکٹری والوں کے پاس چلی گئی لیکن وہ "مدُے" پر ہے اس کا ریٹ ابھی طے ہونا ہے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ اس پر zero duty نہیں کرنی چاہئے بلکہ اس پر duty لگنی چاہئے۔ اگر اس سال زمیندار کو ریٹ نہ ملا تو اگلے سال کاٹن کاشت نہیں ہو گی، آپ جس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں گنا کی جو حالت وہاں پر ہو رہی ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ اگر کاٹن پر zero duty لاگو ہو جاتی ہے اور ان کو ریٹ نہیں ملتا تو اگلے سال زمیندار کسی اور فصل کی طرف جائیں گے اور کپاس کاشت نہیں کریں گے۔ کپاس ہمارے ملک کی ایک وائٹ گولڈ ہے خدا کے لئے اس کو بچائیں۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔ چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میرا تعلق cotton growing area سے ہے اور بہاولنگر ڈسٹرکٹ سے ہے۔ بہاولنگر ڈسٹرکٹ خصوصی طور ہارون آباد سے ہے فورٹ عباس کپاس کی مین منڈی ہے۔ معزز ممبر شیخ علاؤالدین نے جو ڈیوٹی کے حوالے سے بات کی ہے اس میں ہماری

کاٹن کا short staple ہے اور medium تک جاتا ہے۔ بعض اوقات ہمیں ہماری high value product کے لئے long fiber cotton چاہئے ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے، یہ جو value added چیزیں ہیں لیکن اس میں جیسے معزز ممبر شیخ علاؤالدین نے فرمایا ہے کہ پھر وہی چیز ایکسپورٹ ہو، آپ اس پر ڈیوٹی فری کر دیں جس پر آپ نے کوئی value addition کر کے اس کو ایکسپورٹ کرنا ہے اس پر آپ ڈیوٹی لگا دیں لیکن جو میاں محمودالرشید نے وجہ بتائی ہے صرف وہ وجہ نہیں ہے۔ ہمارے اپنے علاقے میں کاٹن بہت کم ہوئی ہے۔ اس کی بڑی وجہ shortage of water ہے۔ ہماری نہر ہاکڑہ، صادقیہ اور R/4 میں 40 فیصد سے کم پانی تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، زراعت پر بحث رکھ رہے ہیں تو اس پر بات کر لیجئے گا۔ اپنے comment کو please short کریں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں حوالہ دینا چاہتا ہوں کیونکہ کاٹن کا معاملہ ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری فصل 90 فیصد پچھلی دفعہ سے کم ہوئی ہے اور ہمارا جو ٹارگٹ تھا اس سے تو بہت زیادہ کم ہوئی ہے۔ ان کی وجوہات پر صرف بحث ہونی چاہئے کیونکہ ایگریکلچر تو بہت بڑا وسیع subject ہے لیکن کاٹن کی فصل میں جو کمی ہوئی ہے اس پر specifically بحث کے لئے وقت رکھیں تاکہ اس کے سارے عوامل کو discuss کر سکیں۔

زیرو آور نوٹس

(۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ اس میں ساری چیزیں conclude ہو جائیں گی۔ جی، اب اگلا زیرو آور نوٹس لیتے ہیں۔ جی، محترمہ حنا پرویز بٹ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! first of all میں ایک point raise کرنا چاہوں گی کہ میاں محمد نواز شریف کی کل جیل میں طبیعت خراب ہوئی اور انہوں نے درخواست کی کہ میرے فیملی ڈاکٹر آ کر مجھے مل لیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز! آپ زیرو آور نوٹس کی طرف آئیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! صرف ایک خیال رکھیں کہ وہ ہمارے three times Prime Minister رہ چکے ہیں اور اگر ان کی اس طرح کی request ہے تو ہم لوگوں کو honour کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین! میرا پنجاب حکومت سے مطالبہ ہے کہ ہم لوگوں کو اس طرح کی چھوٹی request honour کرنی چاہئے۔

He has been three time Prime Minister of the Country.

جناب چیئرمین: جی، اب آپ اپنا زیرو آر نوٹس پڑھیں۔

جی او آر۔II بہاولپور ہاؤس لاہور
میں نصب واٹر فلٹریشن پلانٹ کو مرمت کروانے کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ GOR-II بہاولپور ہاؤس لاہور میں واٹر فلٹریشن پلانٹ مکینوں کی صاف پانی کی فراہمی کے لئے لگائے گئے ہیں۔ ان کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے پرائیویٹ کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا ہے۔ موجودہ حکومت جب سے قائم ہوئی یہ واٹر فلٹریشن پلانٹ نامناسب maintenance کی وجہ سے بند پڑے ہیں۔ مکینوں کو صاف پانی نہ ملنے کی وجہ سے شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اجازت ہے۔

MS HINA PERVAIZ BUTT: Mr Chairman! Right to safe water is a basic human right and it is one of the things that has been declared. So, I think

اگر ہم دیکھیں تو

Mr Chairman! 21 million population of Pakistan does not have access to clean water. Pakistan ranked as the 9th number in the top ten

countries for the lowest access of water, Forty four percent of the population of this country does not have access to water

جناب چیئرمین! ہمارے رورل ایریا میں 90 percent of the population does not have access to clean water تو as we know حکومت نے اس پر اچھا stance show کیا کہ they have taken up the challenge of water. So I think اگر ہمارے country میں اور specially Punjab میں already installed water filtration plants. صرف اس وجہ سے بند ہیں کہ ان کی maintenance نہیں کی جا رہی۔

جناب چیئرمین! مثلاً GOR-II، واٹر فلٹریشن پلانٹ، All of the plants are not working اور ان کا ٹھیکہ پہلے پرائیویٹ کمپنی کو دیا گیا تھا لیکن جب سے ہماری نئی حکوت آئی ہے وہ ٹھیکہ renew نہیں کیا گیا تو I think ہمیں اس پر proper step لینا چاہئے۔ Because of not having safe water ہمارے دو لاکھ بچے ایسے ہیں جو ہر سال ڈائیریا سے مر جاتے ہیں۔ They died because of that So, I think this is a very good step the government should do that all the filtration plant جو already installed کئے گئے ہیں ان کی maintenance کے لئے proper step لئے جائیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! محترمہ نے GOR-II میں جو فلٹریشن پلانٹ کی بات کی ہے۔ یہ لوکل گورنمنٹ کی طرف سے پلانٹ لگایا گیا تھا اور KSB کمپنی نے اس کو install کیا تھا۔ Presently ہم نے چند دن پہلے جا کر visit کیا تو یہ فلٹریشن پلانٹ بالکل ٹھیک حالت میں کام کر رہا ہے اور ان کو کسی نے غلط اطلاع کی ہے۔ اس کی latest update یہی ہے کہ یہ فلٹریشن پلانٹ چل رہا ہے اور صحیح کام کر رہا ہے لیکن overall انہوں نے پینے کے پانی کے حوالے سے جو توجہ دلائی ہے تو میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہاں پر یہ بات کہوں گا کہ میری اس بہن کی جو متعلقہ جماعت ہے پچھلے دس سال مسلسل سے اس کی حکومت تھی، یہاں پر صاف پانی کمپنی کے حوالے سے بڑے بڑے دعوے کئے گئے اور صاف

پانی کمپنی کا اربوں روپیہ ہر سال بجٹ رکھا جاتا تھا،بد قسمتی سے پورے پنجاب میں ایک بوند پانی کسی کو نہیں ملا اور اڑھائی ارب روپے کے اخراجات،ان کے دفاتر دیکھیں،میاں محمد شہباز شریف کے داماد کا پلازہ ابھی بنا نہیں ہے،ابھی وہ خلا اور فضا میں ہے اور صاف پانی کمپنی کے ساتھ اس کا ایک floor لاکھوں روپے ماہانہ کرایہ پر agreement ہو جاتا ہے۔

جناب چیئرمین!اگر میری بہن کی حکومت تھوڑی سی بھی توجہ دیتی تو آج پنجاب کے عوام بوند بوند پانی کو نہ ترس رہے ہوتے۔اس پر بہت پروپیگنڈا کیا گیا،جو فلٹریشن پلانٹ لگے، پرائیویٹ سیکٹر میں same فلٹریشن پلانٹ 20لاکھ روپے میں لگ رہا ہے اور آج بھی لگ رہا ہے۔ انہوں نے وہی پلانٹ،وہی مشینری،وہی کیل کانٹا،وہی پرزہ اور ہر چیز ایک کروڑ 20لاکھ روپے میں لگائی ہے۔

جناب چیئرمین!آپ اندازہ کریں کہ پرائیویٹ سیکٹر کے اندر این جی اوز کی طرف سے وہی فلٹریشن پلانٹ 20لاکھ روپے میں لگ رہا ہے اور ہماری پچھلی حکومت نے وہ فلٹریشن پلانٹ ایک کروڑ 20لاکھ روپے میں لگایا ہے اور اسی KSB کمپنی کو ٹھیکہ دیا ہے۔

جناب چیئرمین!میں لمبی بات نہیں کرنا چاہتا،اربوں روپے کے گھپلے ہیں۔ہر سال بڑی بڑی باتیں کیں اور بڑے بڑے دعوے کئے،water brackish area میں بھی یہی مسئلہ ہے،ایک ایک فرد کی 14،14لاکھ روپے تنخواہ ہے،وہ سرکاری ملازم بھی ہے اور وہاں سے بھی ڈیڑھ دو لاکھ روپے لے رہا ہے۔Fortuner گاڑیاں کسی منسٹر کو نہیں ملیں بلکہ صاف پانی کمپنی کے تمام لوگوں کو نئی Prado یا Fortuner گاڑیاں دی گئیں لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں تھا۔حکمرانوں نے بے دردی کے ساتھ خزانہ لوٹا ہے۔

جناب چیئرمین!اب نیب نے یہ معاملہ take up کیا ہوا ہے لیکن میں ہاؤس میں کھڑا ہو کر یقین دلاتا ہوں کہ ہم بڑے serious ہیں،وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کا قوم سے وعدہ ہے کہ انشاء اللہ ایک ہفتے کے اندر ہم آب پاک اتھارٹی کے لئے آرڈیننس لا رہے ہیں اور proper legislation بھی کر رہے ہیں اور ہم نے اس بات کو چیلنج سمجھ کر قبول کیا ہے کہ انشاءاللہ اگلے پانچ سالوں میں پورے پنجاب میں ہر فرد کو پینے کا صاف پانی حکومت مہیا کرے گی صرف سیاست نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاء اللہ۔اب اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 2019/44 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔جی، محترمہ!

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔مجھے پوائنٹ آف آرڈر دے دیا جائے ورنہ میں کوئی اور بات point out کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ میرا تعلق تحصیل فیروزوالا ضلع شیخوپورہ سے ہے۔آپ کی نئی تبدیلی سرکار نے فیروزوالا میں بہت معجزات دکھانے شروع کر دیئے ہیں وہاں پر مردہ لوگ زندہ ہونا شروع ہو گئے ہیں۔میں اسمبلی میں کھڑے ہو کر آپ کے نوٹس میں لا رہا ہوں کہ وہاں پر اسسٹنٹ کمشنر ہمارا فون نہیں سنتے لیکن ان کی سربراہی میں ایسے ایسے لوگ جنہیں ہم بیس سال پہلے اپنے ہاتھوں سے دفن کر کے آئے وہ زندہ ہو گئے ہیں اور ان کی زمینیں ان لوگوں کے نام ٹرانسفر ہو رہی ہیں، نئے پاکستان میں یہ معجزہ زندہ ہو رہا ہے۔عوام نے اسسٹنٹ کمشنر فیروزوالا کو زندہ پیر کہنا شروع کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں ایک document وزیر قانون کو دیتا ہوں اگر اس میں میری بات سچ نہ ہو تو پھر ہم اسے زندہ پیر مان کر اس کا وہاں مزار بنائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ document وزیر قانون کو دے دیں۔اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 2019/44 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔جی، محترمہ!

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد اشرف رسول نے
وزیر قانون و پارلیمانی امور کو کاغذ دیا)

فتح گڑھ پل بند کرنے سے طالبات کو پریشانی کا سامنا

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔

معاملہ یہ ہے کہ لاہور مال روڈ سے ہربنس پورہ تک نہر کے دونوں اطراف سڑک کو کشادہ کرنے کے لئے یوٹرن بنا کر فتح گڑھ پل بند کر دیا گیا ہے۔ فتح گڑھ کے مقام پر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جہاں پر مسلم آباد آبادی کی تقریباً ایک ہزار سے پندرہ سو طالبات زیر تعلیم ہیں جن کو سکول آنے میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔روزانہ ٹریفک کی وجہ سے طالبات حادثات کا شکار ہو رہی ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آورنوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب چیئرمین! معزز ممبر محترمہ حنا پرویز بٹ نے ٹھیک مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ہم نے already اس مسئلے کو take up کیا ہے۔ اس سے پہلے پیدل چلنے والوں کے لئے overhead bridge بنایا ہے اور اس خاص مقام پر آئندہ مالی سال میں ٹیپا اور ایل ڈی اے کی طرف سے اسے take up کیا ہے۔ انشاءاللہ آئندہ جون کے بجٹ میں جونہی مالی سال شروع ہو گا تو ہم یہ pedestrian overhead مکمل کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہ رہی ہیں؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! السلام علیکم! میں جنرل بات کرنا چاہ رہی تھی لیکن سارے لوگ اٹھ کر چلے گئے ہیں میں چاہ رہی تھی کہ یہ بات سب کے علم میں ہونی چاہئے۔ ہیلمٹ کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا، مجھ سے پوچھا گیا کہ آگے والے بندے کے لئے تو ہیلمٹ ضروری ہے اور پیچھے بیٹھے مرد پر بھی ضروری ہے لیکن اگر پیچھے بیٹھنے والی خاتون ہو اور اکثر دیکھا جا رہا ہے کہ موٹر سائیکل پر تین تین چار چار معصوم بچے بھی بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں کیا ان پر بھی ہیلمٹ لازمی ہے؟ مجھے اس کا جواب چاہئے اور دوسرے لوگوں کے علم میں بھی آ جانا چاہئے جنہیں اس کا پتا نہیں۔

جناب چیئرمین! میرا دوسرا سوال ہے کہ ایک ہفتہ پہلے مجھے ایک فون آیا کہ میں مسز اکرام ایم این اے بول رہی ہوں میں آپ کو پارلیمانی سیکرٹری لگانا چاہ رہی ہوں کیا آپ لگنا پسند کریں گی۔

جناب چیئرمین! میں نے کہا اچھا میں سوچ کر بتاؤں گی مجھے اس دن دس فون آئے تو میں نے کہا کہ چلو ٹھیک ہے لیکن مجھے بتائیں کہ اس میں مجھے کیا کام کرنا ہو گا جو میرے پسند کے مطابق ہو میں نے کہا کہ میں نے بطور سوشل ورکر کام کرنا ہے چونکہ میں گلاب دیوی ہسپتال اور کچھ دوسرے ہسپتالوں کی بھی ایگزیکٹو ہوں اپنے کلب کی بھی ایگزیکٹو ہوں۔

جناب چیئرمین! انہوں نے کہا کہ زکوٰۃ اور چائلڈ پروٹیکشن کا ہو گا لیکن آپ چار ممبر رکھیں میں نے اپنی دوستوں سے بات کی اور ان کے نام اور ٹیلیفون نمبر دے دیئے اور ساتھ ہی ان سے کہا میں آپ کو فون نمبر دے رہی ہوں آپ ان سے ڈائریکٹ بات کر لیں تو زیادہ اچھی بات ہے لیکن کیا آپ انہیں تنخواہ دیں گی؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں جی ہم تنخواہ دیں گے۔

جناب چیئرمین! انہوں نے ان سے بات کی اور پھر مجھ سے دو تین دفعہ بات کی کہ جوان لڑکیاں ہونی چاہئیں تب میرے کان کھڑے ہو گئے کہ جوان لڑکیوں کا کیا مطلب ہے۔ ہمارا مطلب تو کام کرنا ہے میں بائیس سال سے کام کر رہی ہوں ہم سے تو کبھی کسی نے جوانی کے بارے میں نہیں پوچھا کہ جوان ہو یا کون ہو۔

جناب چیئرمین! اس نے یہ بھی کہا کہ one to one مردوں کے ساتھ بات کرنا ہو گی اور ان کے ساتھ جانا بھی ہو گا اور انہیں پونے دو لاکھ تنخواہ کے علاوہ گاڑی، ڈرائیور اور دیگر تمام سہولتیں دی جائیں گی۔ وہ پولیس کی گاڑی میں میرے گھر آئے میری دوستوں کے گھروں میں بھی گئے ان کی گاڑی پر پولیس کی نمبر پلیٹ لگی ہوئی تھی۔

جناب چیئرمین! اس پر ایکشن لینا چاہئے کہ یہ عورت ہمیں کیوں گمراہ کر رہی ہے۔ میں نے اسلام آباد میں فون کیا، ڈاکٹر نوشین حامد کو فون کیا اور بھی کئی لوگوں کو فون کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ عورت فراڈ ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کی بات نوٹ ہو گئی ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! کل بھی محترمہ نے مجھ سے بات کی تھی اور میں نے ان کی خدمت میں یہی گزارش کی تھی کہ یہ کوئی obnoxious call تھی جو کسی نے ان کو کی لیکن اس کا کوئی وجود نہیں تھا میں نے کل بھی ان سے عرض کیا تھا کہ اسے

seriousنہ لیں کسی نے آپ کو غلط callکی ہے لیکن انہوں نے مجھے ایک موبائل نمبر دیا کہ اس نمبر سے مجھے callآئی تھی میں نے وہ متعلقہ علاقے کے ڈی ایس پی کو بھیجا ہے لیکنI am sure کہ وہ ایکobnoxious call تھی اور اس کا کوئیbackgroundنہیں تھا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میں اسی حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! یہ پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ اس طرح کی سیریل چل رہی ہے کہ ایک ہی نمبر سے مختلف نام سے خاتون فون کرتی ہے اور خواتین کے ساتھ اس طرح کی گفتگو کرتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے اس بات کو پارٹی کے اندر بھیhighlightکیا تھا۔ وہ ایک نمبر سے سب کوcallsکرتی ہیں، اس پر تو سائبر کرائم کے حوالے سے ایکشن ہونا چاہئے تھا لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین! میں وزیر قانون سےpersonally discussکر لوں گی لیکن یہ واقعات کسی ایک خاتون کے ساتھ نہیں ہو رہے۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب چیئرمین! اسلام علیکم! جناب چیئرمین! میں ایک بہت اہم مسئلے کی طرف سب کی توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ میرے ہمسائے میں ایک سترہ سال کے لائق بچے نے پرسوں پڑھائی کے پریشر سے خودکشی کر لی ہے۔ مختلف اداروں سے ایسے اور واقعات بھی آ رہے ہیں چونکہ بچوں پر بہت زیادہ پریشر دیا جا رہا ہے جس وجہ سے بچے خودکشیاں کر رہے ہیں میں ایوان کی توجہ دلاؤں گی کہ اس بارے میں کچھ نوٹس لیا جائے۔

MR CHAIRMAN: Thank you very much. The House is adjourned to meet on Thursday 10th January 2019 at 11:00 a.m.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعرات،10۔جنوری2019

(یوم الخمیس،3۔جمادی الاوّل1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد6 : شمارہ4

263

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 10-جنوری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات سکولز ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019

ایک وزیر مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019 پیش کریں گے۔

265

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

جمعرات،10-جنوری2019

(یوم الخمیس،3-جمادی الاوّل1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر12بج کر34منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي
هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۚ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ
مَسْئُولًا ﴿٣٤﴾ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ
ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٣٥﴾

سورۃ بنی اسرائیل 34 آیات 35

اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ پھٹکنا مگر ایسے طریق سے کہ بہت بہتر ہو یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے۔ اور عہد کو پورا کرو کہ عہد کے بارے میں ضرور پرسش ہوگی(34)اور جب (کوئی چیز) ناپ کر دینے لگو تو پیمانہ پورا بھرا کرو اور (جب تول کر دو تو) ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔ یہ بہت اچھی بات اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت بہتر ہے(35)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اک میں ہی نہیں ان پر قربان زمانہ ہے
جو رب دو عالم کا محبوب یگانہ ہے
کل پُل سے ہمیں جس نے خود پار لگانا ہے
زہرہ کا وہ بابا ہے حسنینؑ کا نانا ہے
آؤ در زہرہ پر پھیلائے ہوئے دامن
ہے نسل کریموں کی لجپال گھرانہ ہے
اک میں ہی نہیں ان پر قربان زمانہ ہے

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات سکولز ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

MR ACTING SPEAKER: No, Point of order. Please take your seat.

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

اسمبلی کے فوٹو گرافر جناب افتخار حسین کے والد اور راجن پور کے وفات پانے والے 9افراد کے لئے دعائے مغفرت

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر !اسمبلی کے فوٹو گرافر جناب افتخار حسین کے والد وفات پا چکے ہیں اُن کے لئے فاتحہ خوانی کی گزارش ہے۔شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اور ایک واقعہ ڈسٹرکٹ راجن پور میں ہوا تھا جس میں ایک ہی فیملی کے 9لوگ expireہوگئے تھے اُن کے لئے بھی دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ جات سکولز ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پہلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! On his behalf

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سوال نمبر بتائیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 71 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ میں بوائز و گرلز کالج کی تعداد، خالی اسامیوں اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***71: سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چنیوٹ میں کتنے بوائز و گرلز کالجز کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) ان کالجز میں کون کون سی اسامیاں لیکچرار اور ٹیچنگ سٹاف کی کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ج) ان کالجز میں طالب علموں کی تعداد کلاس اور کالج وار بتائیں؟

(د) ان کالجوں کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے؟

(ہ) ان کالجوں کو سال 16-2015، 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کتنی گرانٹ فراہم کی گئی؟

(و) ان کالجوں میں خالی اسامیاں اور ضروری سہولیات کب تک فراہم کی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع چنیوٹ میں چار بوائز و گرلز کالجز موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

بوائز کالجز

1. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ اسلامیہ کالج چنیوٹ
2. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ تعلیم الاسلام کالج چناب نگر
3. گورنمنٹ کے اے اسلامیہ ڈگری کالج جامعہ محمدی شریف
4. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس چنیوٹ

گرلز کالجز

1. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چنیوٹ
2. گورنمنٹ جامعہ نصرت ڈگری کالج برائے خواتین چناب نگر
3. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین لالیاں
4. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین بھوانہ چنیوٹ

(ب) ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان کالجز میں طالب علموں کی تعداد کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام کالجز کی بلڈنگز کی حالت اچھی ہے سوائے گورنمنٹ جامعہ نصرت کالج چناب نگر جس کی عمارت 1954 میں جماعت احمدیہ نے تعمیر کروائی اور 1972 سے گورنمنٹ کی تحویل میں ہے۔ تاہم سالانہ مرمت سے اس عمارت کو بہتر کیا جا سکتا ہے۔

(ہ) 191962433 = 2015۔16

205663889 = 2016۔17

218576132 = 2017۔18

(و) جیسا کہ جز (د) میں بیان کیا گیا ہے صرف ایک کالج کی عمارت کی مرمت درکار ہے جسے جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (ب) کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کاپی تو ابھی ایوان کی میز پر نہیں رکھی گئی لیکن پتا چلتا ہے ان کالجز میں اسامیاں خالی ہیں یہ سلسلہ سالہا سال سے چلتا آرہا ہے کہ اسامیاں خالی ہوتی ہیں اور طلباء و طالبات کا تعلیمی حرج ہوتا ہے تو گورنمنٹ کی کوئی ایسی پالیسی ہے، کیا موجودہ گورنمنٹ ان اسامیوں کو پورا کرنے کا اردہ رکھتی ہے اگر ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اسامیاں پُر کر دی جائیں گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! بالکل ہمارا ارادہ بھی ہے اور اس سے پہلے گزشتہ کئی سالوں سے جو CTIs کے ذریعے adhocism کا کلچر تھا اُس کو ہم ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے already گورنمنٹ سے اجازت لے لی ہے اور پبلک سروس کمیشن کو request بھیج دی ہیں بہت جلد advertisement آنے والی ہیں کچھ seats ہم کو خالی رکھنی پڑتی ہے کیونکہ کچھ لوگ پروموٹ ہو رہے ہوتے ہیں اُن کے لئے یا جو ہر سال ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں لیکن یہ ongoing process ہے اس current year میں زیادہ تر خالی اسامیاں permanent طریقے سے پُر کر دی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! بلاشبہ جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا یہ ongoing process ہے لیکن یہ process اتنا اچھا نہیں چل رہا کہ یہ کوئی ایسا ہے کہ اس کی continuity بہت ضروری ہے اس میں بہتری صرف اسی صورت میں آسکتی ہے کہ جب یہ تمام کی تمام اسامیاں پُر ہو جائیں گی کیونکہ خود بھی میرا ذاتی تجربہ ہے کہ والدین کا جو اعتماد ہے وہ پبلک سیکٹر اداروں سے اُٹھتا جا رہا ہے وہ وجہ صرف یہی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو پبلک سیکٹر اداروں میں تعلیم کے لئے بھیجتے ہیں تو وہاں پر سٹاف کی کمی ہوتی ہے تو پھر وہ جو توقعات لے کر والدین اپنے بچوں کو وہاں پر بھیجتے ہیں وہ توقعات پوری نہیں ہوتیں کیونکہ سٹاف کی شدید کمی ہوتی ہے تو کوئی ایسا ٹائم فریم بتائیں گے کہ تمام کی تمام سیٹیں پُر ہو جائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری اشرف علی! any time period یہی آپ کا سوال ہے کہ کتنے عرصہ میں جو خالی سیٹیں ہیں اُن کو fulfill کریں گے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! maximum اس financial year میں ہم پُر کر دیں گے۔ صرف جو دس فیصد کی گنجائش ہم نے رکھی ہے وہ next coming year میں۔۔۔

MR ACTING SPEAKER: coming before June.

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اس سال before June

MR ACTING SPEAKER: I am sure you can do it.

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! بالکل۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ جی، چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (د) میں فرمایا گیا ہے تمام کالجز کی بلڈنگز کی حالت اچھی ہے سوائے گورنمنٹ جامعہ نصرت کالج چناب نگر جس کی عمارت 1954 میں جماعت احمدیہ نے تعمیر کروائی اور 1972 سے گورنمنٹ کی تحویل میں ہے۔ تاہم سالانہ مرمت سے اس عمارت کو بہتر کیا جا سکتا ہے۔ یعنی محکمے کو پتا ہے کہ اس کی بلڈنگ کی حالت خستہ ہے اور اس کی عمارت کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے تو پھر یہ مفروضے پر بات کی گئی ہے کہ کیا جا سکتا ہے یہ کر کیوں نہیں رہے وجوہات کیا ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! obviously financial وجوہات ہی ہیں آپ کو priorities set کرنی پڑتی ہیں ہائر ایجوکیشن کا اتنا بُرا حال ہے تو first thing first جن بلڈنگز کے زیادہ برے حالات تھے پہلے ہم اُن پر توجہ دے رہے ہیں۔ یہ بھی انشاءاللہ کوشش کریں گے کہ next financial year اس پر بھی کام کیا جا سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یعنی next financial year میں چلیں ٹھیک ہے جی، اگلا سوال۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں تھوڑی سی وضاحت چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! تین ہو چکے ہیں ابھی اگلے سوال پر آتے ہیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! چھوٹی سی request ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں جو معاملات پہلے سے خراب ہیں اُن کو یہ درست کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یہ بھی اُنہی میں سے ایک ہے کیا یہ جس میں درستی لے کر آرہے ہیں یہ منصوبہ اُن میں شامل ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کون سے منصوبے کے بارے میں بات کر رہے ہیں؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز(د) میں ہی ہے یہ جو بلڈنگ ہے کیا یہ جو بہتری لے کر آرہے ہیں کیا اس کالج کی بلڈنگ جو بہتری والے منصوبہ جات ہیں اُن میں یہ شامل ہیں یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کئی بلڈنگز کا زیادہ بُرا حال ہے تو پہلے ہم نے priorities set کرنی ہیں جب آپ کے پاس resources limited ہیں۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے گزشتہ دس سال میں ایجوکیشن کی requirement کے مطابق budget proper allocate نہیں کیا گیا ہے تو اس لئے ہمیں کرنا ہے۔ Definitely I understand لیکن It will take some time. Thank you.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 447 جناب محمد الیاس کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد منیب سلطان چیمہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 661 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور یونیورسٹی کا 84 ایس.جی سرگودھا روڈ کیمپس / ہیڈ آفس سے متعلقہ تفصیلات

*661: **جناب محمد منیب سلطان چیمہ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی عدم دلچسپی کی وجہ سے سرگودھا سمیت صوبے بھر میں غیر معیاری یونیورسٹیوں نے بھاری فیسیں لے کر غریب عوام کو لوٹنے کا بازار گرم کر رکھا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور یونیورسٹی نے 84 ایس.جی لاہور سرگودھا روڈ پر اپنا ہیڈ آفس بنایا ہوا ہے اور اس کی مختلف برانچوں کو سرگودھا شہر کے گلی، محلوں میں چھوٹے چھوٹے گھروں میں پڑھانے کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان بچوں کو پڑھانے والے اساتذہ کی تعلیم ایم فل اور پی ایچ ڈی نہ ہونے کی وجہ سے پڑھنے والے بچوں کا مستقبل تباہ ہو رہا ہے اور ان یونیورسٹیوں میں کورسوں کا بھی کوئی مکمل شیڈول نہ ہے؟

(د) کیا حکومت سرگودھا میں موجود لاہور یونیورسٹی سمیت دیگر یونیورسٹیاں جن کی وجہ سے تعلیم کا معیار متاثر ہو رہا ہے اور بھاری فیسیں دینے کے باوجود بچوں کا مستقبل تباہ ہو رہا ہے۔ ان کے خلاف حکومت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نیز کیا کوئی نجی یونیورسٹی کسی شہر میں اپنی برانچ بنا سکتی ہے کتنی تعداد اور کتنی جگہ میں قانون کے مطابق بنا سکتی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یہ درست نہ ہے اس حوالے سے عرض ہے کہ صوبہ بھر میں قائم یونیورسٹیاں حکومت سے منظور شدہ ہیں اور طلباء سے یونیورسٹیوں کے بورڈ آف گورنرز کی جانب سے طے شدہ فیسیں وصول کی جاتی ہیں۔

(ب) اس بات کی وضاحت کی جاتی ہے کہ یونیورسٹی آف لاہور، سرگودھا کیمپس واقع 10 کلو میٹر لاہور سرگودھا روڈ پر قائم کیا گیا ہے جو کہ یونیورسٹی کی ملکیت ہے۔ کل رقبہ 20 ایکڑ ہے جس میں سے 111,466 سکوئر فٹ پر عمارت قائم ہے۔ یونیورسٹی ہذا کے موجودہ سرگودھا کیمپس کی توسیع کی جارہی ہے اور عارضی طور پر کچھ ڈگری پروگرامز کرائے کی عمارات میں کروائے جارہے ہیں۔ مزید یہ کہ تمام پروگرام 2019 میں مین کیمپس میں منتقل کر دیئے جائیں گے۔ HEC کی پالیسی کے مطابق ایک شہر میں یونیورسٹی کے تمام کیمپس کی عمارات کو ایک ہی سب کیمپس کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ HEC کی ہدایت کے مطابق کم سے کم درکار رقبہ 10 ایکڑ ہے جبکہ یونیورسٹی آف لاہور، سرگودھا کیمپس کا رقبہ HEC کے طے کردہ معیار سے بھی زیادہ ہے۔

(ج) یونیورسٹی انتظامیہ کے مطابق مذکورہ کیمپس میں تعینات اساتذہ کرام میں سے 140 عدد ایم فل اور 55 عدد پی ایچ ڈی ڈگری کے حامل ہیں۔ مزید یہ کہ کیمپس میں تمام کورسز HEC کے طے شدہ معیار اور شیڈول کے مطابق کروائے جاتے ہیں۔ HEC کی ٹیم نے معائنہ کے بعد کیمپس کے نصاب اور شیڈول کی منظوری دی ہوئی ہے۔

(د) نجی یونیورسٹیز اسمبلی سے منظور شدہ آرڈیننس / ایکٹ کے مطابق اپنا سب کیمپس چانسلر / گورنر کی منظوری کے بعد کسی دوسرے شہر میں قائم کر سکتے ہیں۔ حکومت پنجاب اور پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کی مشاورت سے سب کیمپس بنانے کے لئے ایک طریق کار وضع کیا ہوا ہے جس کے مطابق ایکریڈیٹیشن کمیٹی اور پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کی منظوری کے بعد سب کیمپس بنانے کا معاملہ گورنر کی منظوری کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو کرائے کی عمارات جواب میں لکھی گئی ہیں کہ عمارت کا رقبہ ہے، دس ایکڑ یونیورسٹی کا رقبہ ہے۔ رقبے پر کرائے کی عمارتوں کا رقبہ کتنا ہے اور ان کا ماہانہ کرایہ کتنا دیا جارہا اس پر کوئی detail نہیں دی گئی جو سب

کیمپس کا رقبہ ہے وہ دس ایکڑ تو یونیورسٹی کا رقبہ ہوا سب کیمپسز کا کوئی اس میں ذکر ہے اور نہ ہی اُن کے رینٹ کا ذکر ہے اس پر جواب دے دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ان کا سوال ایک پرائیویٹ یونیورسٹی سے متعلق تھا ہم نے اُن سے جواب مانگا کیونکہ ہم already direction دے چکے ہیں کہ یہ آخری سال ہے they have to move to their promised site جو انہوں نے کیمپس کیا ہوا تھا last government سے ہی انہوں نے promise کیا تھا تو detail واقعی انہوں نے جواب میں نہیں بھیجیں اور میرے پاس اس وقت details نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اگلا سوال ڈال دیں تو پھر منسٹر صاحب آپ کو details provide کر دیتے ہیں make sure کہ next time اس میں۔۔۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ fresh question ڈال دیں۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال جز (ج) میں تھا کہ سب کیمپسز کی گورنر سے منظوری لی جاتی ہے اس جواب میں لکھا ہے کہ منظوری لی جائے گی۔ منظوری کا بھی نہیں بتایا کہ گورنر نے ان سب کیمپسز کی منظوری دی ہے یا نہیں دی وہ بھی اس میں ذکر نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جو سب کیمپسز ہیں وہ گورنر صاحب کی اجازت کے بغیر بن ہی نہیں سکتے میں تھوڑا سا اور بھی معزز ممبر کو clarify کر دوں کہ جو ہماری موجودہ گورنمنٹ ہے وہ تو سب کیمپسز کی پالیسی کے ہی خلاف ہے اور ہم basically چاہ رہے ہیں کہ سب کیمپسز کو ختم کر دیا جائے اور یونیورسٹی کو amicable solution charters کے مطابق کر دیا جائے تو یہ جو problem ہے This was created during the last tenure اور سب کیمپسز بے تحاشا بنے ہیں اُن کے standards کو کسی طرح سے monitor نہیں کیا جا رہا تھا یہ بالکل درست بات ہے لیکن اُس کے سدّباب کرنے کے لئے ہمیں

بڑا tactfully چلنا پڑے گا کیونکہ اُس میں سٹوڈنٹس کے مستقبل کا بھی مسئلہ ہے جو فوری طور پر ہم close نہیں کر سکتے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ سٹوڈنٹس کا کیا بنے گا۔ اُس کے علاوہ اُن کو تھوڑا سا ٹائم دینا پڑتا ہے اپنے آپ کو ٹھیک کرنے کے لئے لیکن جو گورنر صاحب والی بات کر رہے ہیں اُس کے بغیر تو یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اُس کے لئے کیا آپ پالیسی بنا رہے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ہم نے already پالیسی بنا کر cabinet کو forward کی ہے۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کتنے ٹائم تک یہ پالیسی آ جائے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ان کا relevant question ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اسی سال اس پالیسی پر عملدرآمد ہونا شروع ہو جائے گا۔ Policy as soon as it is approved in 2019.

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال ایک اور بھی ہے کہ جو ٹیچر کی تعداد بتائی گئی ہے کہ 140 ایم فل، پی ایچ ڈی ڈگری کے حامل ہیں اور یہ تصدیق بھی یونیورسٹی نے کی ہے تو کیا اس حوالے سے ہائر ایجوکیشن سے تصدیق ہوئی ہے یا صرف یونیورسٹی کا جواب لکھ کر دیا گیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ اچھا سوال ہے اور exactly میں نے بھی ڈیپارٹمنٹ سے یہی پوچھا تھا۔ یونیورسٹیز independent bodies ہوتی ہیں، جب ان کو چارٹر مل جاتا ہے تو ان کے بارے میں ہائر ایجوکیشن کے پاس تفصیل نہیں ہوتی۔ یہ بھی جواب انہوں نے ہی دیا ہے اور اگر ان کے خلاف کوئی درخواست دینا چاہے تو ہم ان کے خلاف تحقیقات بھی کروا سکتے ہیں۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر!۔۔۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! پانچواں ضمنی سوال کر رہے ہیں۔۔۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! بس آخری سوال ہے۔ میں سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں اور میرا مطالبہ ہے کہ اس پر کمیٹی بنادی جائے، اس پر انوسٹی گیشن ہو جائے اور انکوائری کر کے رپورٹ ہاؤس میں پیش کر دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! سوال نمبر 520 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پرائیویٹ سکولوں کی زائد فیسوں کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

***520: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں پرائیویٹ سکول فیسوں میں ہوشربا اضافہ کر رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے تعلیمی اداروں کو پابند کیا تھا کہ وہ مخصوص percentage سے زیادہ فیسیں نہ بڑھائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ تعلیمی ادارے پابندی کے باوجود اپنی مرضی سے فیسوں میں اضافہ کر رہے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کی طرف سے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو چیک اینڈ بیلنس کا کیا طریقہ ہے اور محکمہ نے اب تک کتنے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے خلاف فیسوں میں غیر قانونی اضافہ پر کیا کارروائی کی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پنجاب میں پرائیویٹ سکولو ں کو ریگولیٹ کرنے کے لئے ایک قانون "پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز (پروموشن اینڈ ریگولیشنز) آرڈیننس 1984" موجود ہے جس کے سیکشن 7A کے تحت فیسوں میں ہر سال اضافہ کیا جاسکتا ہے اگر کوئی سکول

اس قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کے خلاف ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی کارروائی کرتی ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت نے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی فیسوں کو ریگولر کرنے کے لئے ایک قانون "پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز (پروموشن اینڈ ریگولیشنز) آرڈیننس 1984" تشکیل دیا ہے جس کے سیکشن A7 کے تحت وہ تمام پرائیویٹ سکولز جن کی ماہانہ فیس 4000 یا 4000 سے زائد ہے وہ پانچ فیصد سالانہ تک فیسوں میں اضافہ کرنے کے مجاز ہیں۔ پانچ فیصد سے زائد اضافہ کرنے کے لئے ان کو ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی (DRA) سے باقاعدہ اجازت لیناہو گی اور یہ اتھارٹی بھی 8 فیصد تک فیسوں میں اضافہ کرنے کی اجازت دے سکتی ہے۔

(ج) فیسوں میں بلاجواز اضافہ کے حوالے سے چند پرائیویٹ سکولز کے خلاف محکمہ کو شکایات موصول ہوئی ہیں۔ ایسے تمام سکولز کے خلاف متعلقہ ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لاتی ہے۔

(د) پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے چیک اینڈ بیلنس کے لئے ایک قانون "پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز (پروموشن اینڈ ریگولیشنز) آرڈیننس 1984" کا نفاذ کیا گیا ہے جس کے تحت ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی (DRA) تشکیل دی گئی ہے اور کسی بھی ضلع میں فیسوں کے متعلق قانون شکنی کی صورت میں یہ اتھارٹی متعلقہ سکولوں کے خلاف کارروائی کرتی ہے اب تک پنجاب میں 17 سکولوں کے خلاف فیسوں میں غیر قانونی اضافہ کرنے پر جُرمانہ کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال ہے کہ ان سکولز کے بارے میں mention نہیں کیا گیا کہ یہ 17 سکولز کون سے ہیں؟

جناب سپیکر! دوسرا یہ کہ ان کے بارے میں یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ غیر قانونی جو اضافہ تھا اس میں جرمانہ کتنا کیا گیا ہے ان دونوں کی وضاحت دے دی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! سکولز کی لسٹ میرے پاس ہے۔ اگر ہماری معزز ممبر چاہیں تو وہ میں ان کو دکھا دیتا ہوں یا آپ چاہتے ہیں تو میں سکولز کی لسٹ پڑھ دیتا ہوں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! سکولز کی لسٹ پڑھ دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ان میں یہ سکولز شامل ہیں:

Sicas Kids campus. Bloomfield. DNS. Beacon House. Beacon House Liberty, Beacon House Johar Town, Beacon House School System LMA. Beacon House Walton Campus, Beacon House Defence Campus, Beacon House Garden Town Lahore. Froebel's International City School. Shalimar City School Ravi Campus, City School Model Town .Roots International School DHA EME.

اور جرمانہ 20 ہزار per day ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس حوالے سے جو recently بات ہوئی ہے چیف جسٹس صاحب نے بھی پرائیویٹ سکولوں کی فیسیوں کے حوالے سے نوٹس لیا تھا۔ اس میں، میں معزز وزیر کے نالج میں لانا چاہتی ہوں کہ سکولوں نے فیس تو کم کر دی ہے، اس کا رزلٹ کیا ہو رہا ہے، سکولز timing کم کر دی گئی ہے، کلاسوں کو merge کر دیا گیا ہے اور parents کو جتنا تنگ کیا جا سکتا ہے۔ اتنا تنگ کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس بات کی ذاتی طور پر گواہ ہوں کہ ایک کلاس جس کے اندر 20 یا 22 بچے تھے وہاں پر 40 بچے کر دیئے گئے ہیں۔ اگر سکول کا ٹائم 7:30 سے 8:00 کے بیچ میں تھا تو وہ 8:30 سے onward ہے۔ چھٹی کا ٹائم 2 سے اڑھائی بجے تھا اس کو ڈیڑھ بجے کر دیا گیا ہے۔ اب پرائیویٹ سکولوں کی blackmailing کا یہ طریقہ ہے کہ اگر ان سے فیس کم کرانے کے لئے

ایک فیصلہ آ گیا ہے تو وہ اس کو دوسری طرح implement کر رہے ہیں۔ جو بچوں کے مختلف کلب تھے جس کے اندر ان کی swimming تھی یا اور بہت سارے کلب تھے ان کو ختم کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اب parents کو کہہ دیا گیا ہے کہ ان سکولز میں کوئی Extra-curricular activities نہیں ہوں گی۔ ان کو چیک کرنے کا کیا طریق کار ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، very right. منسٹر صاحب! میں آپ کے نوٹس میں لاتا ہوں، She is very much right. This is what happened میرے بھی نوٹس میں بات آئی ہے کہ کچھ ایسے سکولز میں سٹاف کو بھی کم کر دیا ہے۔ انہوں نے parents کو بلا کر کہا ہے کہ ہم سٹاف کو کم کر رہے ہیں۔ I think you should take a notice of all these things.

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں اس کا بتاتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ موبائل ذرا off کر دیں۔ آپ کا موبائل on ہے تو مائیک میں آواز صحیح نہیں آ رہی ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میرے پاس تو موبائل on نہیں ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ Let him answer.

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس پر میری پرائیویٹ سکولز کے ساتھ ایک میٹنگ ہو چکی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ دوسرے مائیک پر آ جائیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس پر میری پرائیویٹ سکولز کے ساتھ میٹنگ بھی ہوئی ہے اور مجھے اس طرح کی complaints آئی بھی ہیں۔ ہم ایک پرائیویٹ سکولز کی اتھارٹی بنانے جا رہے ہیں وہ اس وقت لاء ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے جب یہاں پر وہ ڈرافٹ ایک دفعہ آئے گا تو اس پر اسمبلی کے اندر discussion ہو گی۔ جب لاء ڈیپارٹمنٹ سے کابینہ میں

آئے گا تو ہم اسے فوراً سے بھی پہلے ہاؤس میں move کر دیں گے۔ جب ہم اس کے رولز بنائیں گے اور اس کی different چیزیں بنیں گی تو اس پر ہم نے پرائیویٹ سکولز کے ساتھ بھی بات کی ہے۔ آپ کو شاید کم چیزیں پتا لگی ہوں لیکن مجھے تو بہت زیادہ پتا لگی ہیں کہ جس میں وہ اپنے سٹاف کے اندر بھی کٹوتی کر رہے ہیں، ان کی سیلری سے بھی کٹوتی کر رہے ہیں اور بہت ساری چیزوں کے اندر کٹوتی کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ فی الحال اس پر discussion ہو رہی ہے اور میرے خیال میں جو بھی فیصلہ آئے گا اس میں بہتر آئے گا۔ ہم تقریباً تمام سکولز کے ہیڈ کے ساتھ مل چکے ہیں اور اس پر بھی discussion جاری ہے۔ ہم نے انہیں 12۔ فروری 2019 تک کا نوٹس دیا ہوا ہے اور جو بھی اس میں decision آئے گا وہ آپ سب کے سامنے یہاں لے کر آئیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس میں کوئی ٹائم فریم دیں۔ دیکھیں ناں! ایسے تو پانچ سال بھی لگ جائیں گے اور آپ کہیں گے کہ meetings ہو رہی ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! دیکھیں، یہ پرائیویٹ سکولز ہیں اب ہم ان کو ڈنڈے کے زور پر تو نہیں کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے فیسیں کم کی ہیں لیکن آپ نے اتنے ٹیچرز رکھنے ہیں۔ ہم ان کو وہی ratio دے سکتے ہیں جو ratio ہم پبلک سکولز میں استعمال کر رہے ہیں۔ اگر ہم نے پبلک سکولز میں 35 یا 40 بچوں پر ایک ٹیچر رکھا ہوا ہے یا ایسی ratio رکھی ہوئی ہے تو ہم ان کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ نے 20 بچوں کی ratio رکھنی ہے۔

Mr Speaker! The same rules have to apply. The rules there are being applied to the public school.

جناب قائم مقام سپیکر: پرائیویٹ سکولز نے اس میں اپنی monopoly بنائی ہوئی ہے۔ آپ اس میں جتنی جلدی کر سکتے آپ کوشش کریں۔ Because this is very inconvenient for the parents and for the students بہت زیادہ problems آ رہی ہیں۔ آپ اس میں کوشش کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں ذرا اپنی بات ختم کرلوں۔

MR ACTING SPEAKER: Madam! Kindly be seated, please be seated.

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس میں دیکھیں، At the end of day. ہم کسی پر زبردستی نہیں کرسکتے، بچے ابھی بھی سکولز جارہے ہیں۔ اگر ان کو swimming کی کلاس نہیں مل رہی تو specific school ان کو swimming نہیں کرنے دے رہا لیکن پڑھائی سب کو ابھی بھی مل رہی ہے یا یہ بتائیں کہ پڑھائی میں کوئی کمی ہو رہی ہے یا ان کی پڑھائی پر کوئی اثر پڑ رہا ہے۔ That's a different issue. اگر ایک بچے کو swimming کرنا نہیں مل رہی تو اس کا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے تعلق نہیں ہے ہمارا تو پڑھائی کے ساتھ تعلق ہے۔ اگر ان کو پڑھائی کے اندر issues آرہے ہیں تو ہمیں ضرور بتائیں۔ مگر اس کو کوئی riding class یا swimming class نہیں مل رہی تو That's not really concern of education department. وہ تو ان کو پرائیویٹ سکولز میں ایک facility ملی ہوئی تھی۔

MR ACTING SPEAKER: I think the sooner the better.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION (Mr Murad Raas): Mr Speakar! Absolutely, I agree.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جناب مراد راس کی ذرا تقریریں نکال کر دیکھ لیں، اس وقت ان کا point of view کیا تھا جب وہ اس side پر بیٹھتے تھے؟ جب ایک اتھارٹی بننے جارہی تھی---

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سوال کریں، آپ اس چیز کو چھوڑیں کہ وہ پہلے کدھر تھے اور اب کدھر ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں یہ تو نہیں کہہ رہی کہ وہ حق بجانب تھے یا نہیں لیکن جو رائے یہاں تھی اور جب اس رائے کی implement کرنے کی باری آئی ہے تو اسے implement ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر!میری گزارش یہ ہے کہ جب ایک اتھارٹی بننے جا رہی تھی، میں بالکل challenge کر رہی ہوں کہ جو ان کی monopoly ہے ہمیشہ کورٹ میں جائے بغیر کبھی بھی آج تک کسی بچے کی فیس میں کمی نہیں کی گئی۔ وہ کراچی میں ہوں، وہ لاہور میں ہوں، وہ اسلام آباد میں ہوں یا جہاں پر بھی پرائیویٹ سکولز ہیں۔

جناب سپیکر!دیکھئے یہ آپ درست کہہ رہے ہیں کہ زبردستی نہیں کرسکتے لیکن بچوں کو تعلیم دینے کے حوالے سے ایک معیار اور merit ہے وہ ان کو meet کرنا پڑے گا اگر ان کو پنجاب کے اندر پرائیویٹ سکول چلانا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ میری ایک بادشاہت ہے کیونکہ میں نے پرائیویٹ سکول کھول لیا ہے اور میں ہزاروں روپے بچوں سے فیس لے رہی ہوں لیکن میں نے جو گزارش کی ہے جس کو بڑا easy لیا ہے تو میرا اس پر سوال ہے کہ اب جو انہوں نے problem create کر دی ہے اور وہ باقاعدہ arrogantly parents سے کہہ رہے ہیں کہ دیکھا، تم لوگ کورٹ گئے ہو اور اب ہم تم لوگوں کو سبق سکھائیں گے۔

جناب سپیکر!میری بہن کے بچے پڑھتے ہیں اور میرے پاس ریکارڈ موجود ہے جو انہوں نے parents کو بلا کر ان کے ساتھ گفتگو کی ہے انہوں نے باقاعدہ threat کیا ہے۔کیا حکومت اتنی بے بس ہے کہ پرائیویٹ سکولز جس طرح مرضی blackmail کریں گے اور جو وہ کہہ رہے ہیں کہ پڑھائی کے معاملے میں problem نہیں ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، .No, cross talk

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!پہلے سکولوں کے اندر subject specialist teachers موجود تھے اور اب کیا ہو رہا ہے کہ ایک ٹیچر جو اردو کی ہے اس کو کہا جا رہا ہے کہ وہ سائنس بھی پڑھائیں گی تو میری گزارش یہ ہے کہ کیا یہ worth ہے؟ اب یہ بات دیکھ لیں کہ اگر swimming نہیں مل رہی تو وہ اور بات ہے لیکن کلب بچوں کے لئے extra-curricular activity ہوتی ہے اور یہ ڈاکٹر صاحب کہا کرتے تھے۔۔۔(شور وغل)

MR ACTING SPEAKER: Please order in the House, Order in the House.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! extra-curricular activities بہت important ہوتی ہیں۔اب extra-curricular activities بچوں کو نہیں مل رہی تو میرا خیال ہے یہ کہنا کہ مناسب ہے اور میں نہیں سمجھتی کہ یہ مناسب ہے۔بچوں کے لئے جتنی تعلیم ضروری ہے اتنی extra-curricular activities بھی ضروری ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، Please be seated. منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ تاریخ میں یہ پہلی دفعہ ہو رہا ہے کہ اس speed سے فیسیں کم کرائی جا رہی ہیں یہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔اپریل میں یہ آرڈر آئے تھے اس سے پہلے بھی آئے تھے لیکن پچھلی گورنمنٹ نے فیسیں کم کرانے کے لئے ایک step بھی نہیں لیا تھا This is the first time کہ بیس فیصد کا reduction آ رہا ہے اور پچاس فیصد کا refund آ رہا ہے ان سب چیزوں کو پہلی دفعہ implement کیا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اچھی بات We appreciate the fact you have done a great job لیکن سٹاف کے حوالے سے جو future policy ہے اس میں بھی جتنا جلدی ہو سکے کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ان کے ساتھ بات چیت چل رہی ہے انشاءاللہ ان سب چیزوں پر بات کی جائے گی بلکہ ہم اپوزیشن کو بھی بیچ میں لے کر آتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ جب یہ پالیسی بنے تو اس حوالے سے اسمبلی کے اندر ایک debate ہونی چاہئے چونکہ it's very relevant ہم سب ممبران کے بچے پرائیویٹ سکولوں میں پڑھتے ہیں اور سب یہ problem face کر رہے ہیں ۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اگلی دفعہ جب پرائیویٹ سکولز کی میٹنگ ہو گی تو میں اپوزیشن کو بھی بلاؤں گا آپ بھی اس میٹنگ میں بیٹھیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! Since we are going to make an authority, I would like to convey two observations to our Education Minister.

ایک تو یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے جو پچاس فیصد فیس کا حکم دیا تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بیس فیصد تھا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! چھٹیوں کی پچاس فیصد ہے۔ اس میں اب یہ situation ہے کہ پرائیویٹ سکول اب جنوری فروری اور مارچ کی billing کر رہے ہیں اس میں انہیں گرمی کی چھٹیوں کی پچاس فیصد concession دینی پڑے گی وہ اس billing میں add کر رہے ہیں۔ اتھارٹی کو یہ بھی پتا ہونا چاہئے کہ پرائیویٹ سکول یہ سارا burden ٹیچرز پر ڈال رہے ہیں اور ان کی salaries deduct کر رہے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ سوال کریں۔ آپ کا سوال کیا ہے؟ منسٹر صاحب نے ساری چیزیں تفصیل سے بتا دی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا مقصد یہی تھا کہ یہ چیزیں بھی اتھارٹی کے علم میں ہوں۔

MR ACTING SPEAKER: Is it a question or a suggestion?

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! This is a suggestion. Thank you.

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بعد میں منسٹر صاحب کو suggestion دے دینا۔

جناب عبدالرحمٰن خان: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو یہ عرض کروں گا کہ جتنے پرائیویٹ سکولز ہیں یہ کہتے ہیں کہ۔۔۔

MR ACTING SPEAKER: Order in the House. Back benches! Please order in the House.

جناب عبدالرحمٰن خان: جناب سپیکر! پرائیویٹ سکولز والے کہتے ہیں کہ ہمارے بچوں کی ratio بھی سرکاری سکولوں کے مطابق کی جائے کہ ایک کلاس میں 35 سے 40 بچے ہوں۔ اگر انہوں نے یہ ratio رکھنی ہے تو ہم یہ بھی عرض کریں گے کہ پھر وہ اپنی فیسیں بھی پرائیویٹ سکولوں کے مطابق کریں۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش ہے کہ ان کو residential area سے نکالا جائے۔ آپ residential area میں دیکھیں کہ بیس بیس سکول کھلے ہوئے ہیں جس وجہ سے کوئی شریف آدمی بروقت اپنے گھر نہیں پہنچ سکتا۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! معزز ممبر غلطی سے پرائیویٹ سکول کہہ گئے ہیں انہیں کہنا چاہئے تھا کہ فیسیں سرکاری سکولوں کے مطابق کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گورنمنٹ سکولوں کے مطابق۔

جناب عبدالرحمٰن خان: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ وہ اپنی فیسیں بھی گورنمنٹ سکولوں کے مطابق کریں۔ آپ یقین نہیں کریں گے کہ دو یا تین سال کا ایک بچہ جو پری سکول میں جا رہا ہے اس کی پینتیس سے چالیس ہزار روپے ماہانہ فیس ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیں کہ یہاں کتنے بندے بیٹھے ہیں جو اپنی آمدن میں اپنے دو یا تین بچوں کی یہ فیس afford کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں ادھر ہماری تنخواہ پچاس ہزار کے قریب ہے۔

جناب عبدالرحمٰن خان: جناب سپیکر! پھر آپ پچاس ہزار میں دو بچے نہیں پڑھا سکتے بلکہ پونے دو پڑھائیں گے۔ (قہقہے)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا کوئی سوال ہے یا suggestion ہے؟

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب سپیکر! میرا سوال ہے۔ جیسا کہ وزیر تعلیم نے یہ admit کیا ہے کہ ٹیچرز کی تنخواہوں میں بھی کمی کی جا رہی ہے یہ بالکل حقیقت ہے اس کا نقصان یہ ہو گا کہ qualified and talented teachers چھوڑ جائیں گے اور بالکل unqualified ٹیچر کو کم تنخواہوں پر اپنے سکولوں میں ڈالیں گے جس سے تعلیم کا معیار اور گر جائے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ پرائیویٹ ایجوکیشن ہمیشہ مہنگی ہوتی ہے۔ ہم اپنے گورنمنٹ سکولوں کو اپ گریڈ کیوں نہیں کرتے تاکہ کسی کو پرائیویٹ سکولوں میں جانے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ ہمارا سب سے زیادہ زور گورنمنٹ سکولوں کو اپ گریڈ کرنے پر ہونا چاہئے تاکہ پرائیویٹ سکول والوں نے جو اجارہ داری بنائی ہوئی ہے اس سے نکلیں۔ ہم یہاں جتنے بھی بیٹھے ہیں سب ہی گورنمنٹ سکولوں سے پڑھے ہوئے ہیں۔ ہم کون سے پرائیویٹ سکولوں سے پڑھے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ گورنمنٹ سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کی انتہائی ضرورت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنی معزز ممبر کو بتانا چاہوں گا کہ وہ حکومتی سائیڈ پر ہیں اور حکومت سے پوچھ رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! گورنمنٹ سکول بھی ہم نے ہی ٹھیک کرنے ہیں۔ Please order in the House. جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! گورنمنٹ کو آئے ہوئے چار مہینے ہوئے ہیں انشاء اللہ گورنمنٹ سکولوں کو پوری طرح ٹھیک کیا جائے گا۔ میں صرف یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ ان ساری چیزوں پر discussion ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! میرے خیال میں اس پر بھی ایک پالیسی بنی چاہئے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ہم پرائیویٹ سکولز کے لئے ایک اتھارٹی لے کر آ رہے ہیں۔ اس کی open discussion اس ایوان کے اندر ہو گی اور جب discussion ہو گی تو اس وقت ہر بندہ اس چیز پر اپنا پوائنٹ دے سکے گا اور جو چیزیں plus کرنا ہوں گی ہم plus کر دیں گے اور جو چیزیں minus کرنی ہوں گی وہ minus کر دیں گے چونکہ سب کچھ اسی ہاؤس میں ہونا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 680 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کے بوائز و گرلز کالجز میں انٹرن شپ سے متعلقہ تفصیلات

***680: جناب نصیر احمد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم اگست 2018 سے آج تک لاہور کے کس کس کالجز میں پڑھے لکھے بوائز اور گرلز کو انٹرن شپ دی ہے؟

(ب) کیا انٹرن شپ پیڈ ہے یا نان پیڈ؟

(ج) کل کتنے بوائز اور گرلز کو انٹرن شپ دی گئی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) لاہور ڈویژن کے ڈائریکٹر آف ایجوکیشن (کالجز) کی رپورٹ کے مطابق تمام بوائز اور گرلز کالجز میں یکم اگست 2018 سے تاحال جن بوائز اور گرلز کو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے approved criterion کے مطابق انٹرن شپ دی گئی ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق انٹرن شپ پیڈ ہے۔

(ج) لاہور ڈویژن کے ڈائریکٹر آف ایجوکیشن (کالجز) کی رپورٹ کے مطابق کل 926 انٹرنیز کو انٹرن شپ دی گئی جن میں ڈسٹرکٹ لاہور میں 475، ڈسٹرکٹ قصور میں 172، ڈسٹرکٹ شیخوپورہ میں 166 اور ڈسٹرکٹ ننکانہ صاحب میں 113 انٹرنیز شامل ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! وزیر صاحب نے جواب میں جو approved criterion بتایا ہے میں چاہتی ہوں کہ وزیر صاحب ایوان کے اندر انٹرن شپ کے approved criterion کے بارے میں explain کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! معزز ممبر اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! مہربانی آپ توجہ دیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جز (الف) میں وزیر صاحب نے جو approved criterion for internship کہا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ منسٹر صاحب ذرا ہاؤس کو بتا دیں کہ وہ approved criterion کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! بنیادی طور پر CTIs کی appointment پر نسپل اور کالج کونسل decide کرتی ہے لیکن سبجیکٹ سپیشلسٹ ہونا ضروری ہے concerned director and his representative بھی اس کونسل میں ممبر ہوتے ہیں اور وہیں پر decide کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ جواب کے ساتھ جو annexure لگایا گیا ہے کیا آپ پڑھ سکتے ہیں؟ چونکہ یہ میں نہیں پڑھ سکتی۔ آپ ذرا annexure کی حالت دیکھیں کہ کتنی seriousness ہے اگر وزیر صاحب یہ خود پڑھ دیں تو میں ان کی مشکور ہوں گی۔ اگر آپ اس طرح کی کاپیاں annexure میں دیں گے تو میں کیا سوال پوچھوں گی لیکن میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ انٹرن شپ کے لئے کمیٹی جن لوگوں کو recommend کرتی ہے کیا اس پر کوئی اپیل کی جا سکتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ آپ نے جو کاپی ساتھ attach کی ہے Can you read it? کیا آپ پڑھ سکتے ہیں؟ آپ اسے پڑھیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ readable نہیں ہے۔

MR ACTING SPEAKER: Who is responsible?

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میرے خیال میں اسمبلی سیکرٹریٹ ہے۔

MR ACTING SPEAKER: No, the department is responsible, your staff is responsible.

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ سے جو کاپی آئی تھی وہ کل شام کو میں نے پڑھی تھی بالکل readable تھی لیکن جب اس کی further copies بنی ہیں تو اس وقت یہ unreadable ہو گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کی ساری کاپیاں ہمیں آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آئی ہیں۔ محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! House in order کریں۔

MR ACTING SPEAKER: Please, order in the House.

جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ابھی پہلے بھی ایک سوال آیا جس پر آپ نے خود نوٹس لیا اور منسٹر صاحب نے admit کیا کہ جواب کی تفصیل نہیں دی گئی اور اب انہوں نے یہ annexure لگایا ہے۔ انہوں نے ہمیں کیا سمجھا ہے، یہ محکمہ کیا سمجھتا ہے کہ ہم یہاں پر goofs ہیں اور یہ جو بھی بھیجیں گے وہ ٹھیک ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending کر لیں لیکن میں نے جو سوال پوچھا ہے کیا اس کا جواب ان کے پاس ہے کہ جو aggrieved لوگ ہیں جو سمجھتے ہیں کہ ان کو انٹرن شپ نہیں دی گئی کیا ان کے پاس اس کمیٹی کے خلاف اپیل کرنے کا کوئی حق ہے؟

جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال ہے کہ ان کا proportionate mechanism کیا ہے یہ کس ڈویژن سے کس ڈسٹرکٹ سے کتنے لوگوں کو appoint کریں گے اور کیا اس بارے میں ان کے پاس کوئی فارمولا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ہاؤس in order کرائیں چونکہ ان کے سوال clear نہیں سنے جا رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اپنا سوال repeat کر دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ وزیر صاحب تھوڑی سی توجہ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ توجہ دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میرا وزیر صاحب سے پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ انٹرن شپ کے لئے کمیٹی بناتے ہیں اور وہ کمیٹی لوگوں کو recommend کرتی ہے لیکن وہ لوگ جن کو recommend نہیں کیا جاتا یعنی جو aggrieved persons ہوتے ہیں کیا ان کے پاس appeal کا حق ہوتا ہے اور میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ کس formula کے تحت کسی ڈویژن یا ضلع سے لوگوں کو یہ internship allow کریں گے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ہم یہ district internship and division wise allow کرتے ہیں۔اس حوالے سے اگر کوئی شکایت یا مسئلہ درپیش ہو تو اس کے لئے سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کے پاس appeal کی جا سکتی ہے۔ہم internship کی یہ seats مطلوبہ requirements کے مطابق allocate کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری پوچھ رہی ہیں کہ کیا آپ یہ internship district and division wise allow کرتے ہیں اور اس کا formula کیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! متعلقہ ضلع کے کالجز اپنی requirements دیتے ہیں اور پھر محکمہ اسی حساب سے internship کی seats کو allocate and distribute کر دیتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شاید منسٹر صاحب میرا سوال سمجھ نہیں سکے لہٰذا میں اپنا سوال rephrase کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا آپ نے ضلع یا ڈویژن کی سطح پر کوئی formula ترتیب دیا ہے کہ کس کس ضلع کے کتنے internees کو internship دینی ہے اور کیا آپ آبادی کے تناسب سے یا demand کے لحاظ سے internship دینے کا فیصلہ کرتے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں already اس کا جواب دے چکا ہوں۔ ہمارا formula یہ ہے کہ پنجاب کے مختلف کالجوں میں جو خالی اسامیاں ہوتی ہیں وہ identify کی جاتی ہیں اور پھر اسی حساب سے internship کی seat allocate کر دی جاتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! آپ اس حوالے سے ایک fresh question دے دیں تاکہ ہم ان سے ضلع اور ڈویژن وار details لے سکیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔ میں fresh question دے دیتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب عبدالرؤف مغل کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! سوال نمبر839 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: گورنمنٹ ماڈل گرلز ہائی سکول سیٹلائٹ ٹاؤن کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***639: جناب عبدالرؤف مغل:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ ماڈل گرلز ہائی سکول سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ کی تعمیر نو کب سے کیوں روک دی گئی ہے اور بقایا تعمیر کب شروع کر دی جائے گی؟

(ب) نیو اسٹیبلشمنٹ آف گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پیپلز کالونی گوجرانوالہ کی بقایا تعمیر کب شروع کی جائے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ایکسیئن بلڈنگ ڈویژن نمبر 2 گوجرانوالہ کو گورنمنٹ ماڈل گرلز ہائی سکول سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ کی تعمیر نو کے لئے 6.022 ملین فنڈ مورخہ 07-12-2018 کو جاری کر دیئے گئے ہیں اور سکول کی تعمیر نو کا کام جاری ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایکسیئن بلڈنگ ڈویژن نمبر 2 گوجرانوالہ کو نیو اسٹیبلشمنٹ آف گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پیپلز کالونی گوجرانوالہ کی تعمیر نو کے لئے 10.888 ملین فنڈز مورخہ 07-12-2018 کو جاری کر دیئے گئے ہیں اور سکول کی تعمیر نو کا کام جاری ہے تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! میرا سوال گورنمنٹ ماڈل گرلز ہائی سکول سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ سے متعلق ہے۔ جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ "سکول کی تعمیر نو کا کام جاری ہے۔" اس سکول کے لئے اے ڈی پی میں 41 ملین روپے مختص کئے گئے تھے لیکن صرف 6.022 ملین روپے جاری کئے گئے ہیں۔ یہ بچیوں کا سکول ہے اور اسے demolish کر کے دوبارہ تعمیر کیا جا

رہا ہے۔ سکول کی بچیاں اس وقت چھت کے بغیر پڑھ رہی ہیں اور کچھ بچیوں کو دوسرے سکولوں میں بھی accommodate کیا گیا ہے۔ اس سکول کی بچیاں بڑی مشکل میں ہیں۔ جب اے ڈی پی میں اس سکول کی تعمیر کے لئے 41 ملین روپے کی ایک معقول رقم مختص کر دی گئی تھی تو پھر اس سکول کو صرف 6.022 ملین روپے کیوں جاری کئے گئے ہیں؟ اس سکول میں 1200 بچیاں زیر تعلیم ہیں۔ 19-2018 کے اے ڈی پی میں بھی اس سکول کی تعمیر کے لئے 41 ملین روپے کی پوری رقم مختص ہے تو پھر اسے یہ ساری رقم release کیوں نہیں کی گئی اور اس کی تعمیر اسی سال مکمل کیوں نہیں کی جا رہی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! معزز ممبر بالکل درست فرما رہے ہیں کہ اس سکول کے لئے اس سال 6.022 ملین روپے release کئے گئے ہیں۔ اس سکول کے لئے 2018 میں 21 ملین روپے release کئے گئے تھے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس سکول کی تعمیر کے لئے باقی رقم بھی اسی سال انشاء اللہ تعالیٰ release ہو جائے گی اور اس سکول کے اندر پہلے سے دس کمرے موجود ہیں۔۔۔

(اذانِ ظہر)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں اس سکول کے حوالے سے تھوڑی سی تفصیل بتانا چاہتا ہوں تاکہ دونوں اطراف کے معزز ممبران کے علم میں آ سکے کہ یہاں پر exactly کیا ہو رہا ہے۔ اس سکول میں پہلے سے دس کمرے موجود تھے اور obviously ان دس کمروں کو بھی ٹھیک کرنا تھا کیونکہ عمارت کی حالت کافی خراب ہو چکی تھی۔ یہاں پر 27 نئے کمرے بنائے جائیں گے اور اس طرح یہ کل 37 کمرے ہو جائیں گے جبکہ یہاں پر ایک ہزار طالب علم بچیاں زیر تعلیم ہیں۔ اس سکول میں اتنے زیادہ کمروں کی ضرورت تھی اور نہ ہی اتنے ٹیچرز کی یہاں پر ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! پچھلی حکومت نے اس کی منظوری دی تھی اور وہی سلسلہ چل رہا ہے۔ یہاں پر بالکل 37 کمروں کی ضرورت نہیں ہے۔ایک منصوبہ کی منظوری ہو چکی ہے اور اے ڈی پی میں اس کے لئے فنڈز بھی مختص کر دیئے گئے ہیں اس لئے ہم بھی اس کو مکمل کرنا چاہتے ہیں۔اس سکول میں 43 ٹیچروں کی ضرورت نہیں کیونکہ اگر ہم students and teachers ratio کو دیکھیں تو یہاں پر اتنے ٹیچرز کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ اس سکول کی تعمیر کا کام انشاءاللہ تعالیٰ ایک سال کے اندر مکمل ہو جائے گا۔2019-20 کا fiscal year شروع ہونے سے پہلے اس سکول کی عمارت مکمل ہو جائے گی لیکن میں یہاں پر یہ ضرور عرض کروں گا کہ یہاں پر جو extra کمرے بنائے جا رہے ہیں ان کی اس وقت بالکل ضرورت نہیں ہے اور اسی طرح یہاں پر ٹیچرز بھی extra ہیں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! یہ سکول کسی remote area میں نہیں بلکہ گوجرانوالہ کے مرکز سیٹلائٹ ٹاؤن میں واقع ہے۔اسی علاقے میں گورنمنٹ کا ایک اور سکول بھی ہے جس میں تقریباً 1500 بچیاں زیر تعلیم ہیں۔گورنمنٹ ماڈل گرلز ہائی سکول سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں بھی ایک ہزار نہیں بلکہ 1200 بچیاں زیر تعلیم ہیں۔یہ سکول ساٹھ کی دہائی میں قائم ہوا تھا۔ بڑی دیر تک اس سکول کے چار کمروں کو تالے لگے رہے کیونکہ ان کی حالت بہت خستہ ہو چکی تھی۔

جناب سپیکر! میں نے درخواست کی تھی کہ اس سکول کی ساری عمارت خستہ ہو چکی ہے اور کسی وقت بھی کوئی حادثہ ہو سکتا ہے لہٰذا سکول کی عمارت کو نئے سرے سے بنایا جائے۔اس کی منظوری ہو چکی ہے اور اس کے لئے مختص شُدہ one third funds خرچ بھی ہو چکے ہیں۔اس سکول کی عمارت کی ساری بنیادیں تعمیر ہو چکی ہیں اور اب منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ یہاں پر اتنے زیادہ کمروں کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! مجھے وہ بتا دیں کہ 1200 بچیاں دس کمروں میں کیسے گزارا کر سکتی ہیں؟ سکول کی ہر جماعت کے بہت سے sections ہوتے ہیں،اس کے علاوہ لائبریری اور سائنس لیبارٹری کے لئے بھی کمروں کی ضرورت ہوتی ہے اس حساب سے یہ کمرے زیادہ نہیں ہیں۔ ساٹھ کی دہائی میں اس سکول کے لئے دس کمرے بنائے گئے تھے اور آج منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں

کہ یہاں زیادہ کمروں کی ضرورت نہیں جو کہ حیرت والی بات ہے۔ آبادی بڑھ گئی اور saturation ہو گئی ہے جبکہ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس سکول کو زیادہ کمروں کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہ تو پرائیویٹ سکولوں کو promote کرنے کی کوشش ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میرے خیال میں معزز ممبر اس بات پر زیادہ excited ہو گئے ہیں میں صرف یہ کہہ رہا تھا کہ اس وقت اُس سکول میں جتنے students ہیں اور کمروں کے حوالے سے جو request کی ہوئی تھی اُس حساب سے کمرے زیادہ ہیں مگر ہم پھر بھی بنا رہے ہیں اُس کے پیسے release ہو رہے ہیں۔ 31- دسمبر 2018 تک out of 63 ملین روپے 27.9 ملین روپے release ہو چکے ہیں۔ ہم پیسے release کر رہے ہیں یہ سارے کمرے بن جائیں گے مگر میں صرف یہ کہہ رہا تھا کہ ہم requirements سے زیادہ بنا رہے ہیں۔ وہاں پر جو ٹیچرز ہیں وہ بھی requirement سے زیادہ ہیں۔ انشاء اللہ ایک سال کے اندر اندر اس سکول کی پوری بلڈنگ مکمل ہو جائے گی۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (ب) میں پیپلز کالونی، گوجرانوالہ کے ایک نئے سکول کا ذکر ہے جس کے چاروں طرف ماسٹر سٹی اور بے بہا آبادیاں بن چکی ہیں۔ پیپلز کالونی 1600 ایکڑ پر مشتمل ہے وہاں بیسیوں پرائیویٹ سکول ہیں لیکن ایک بھی سرکاری سکول نہیں ہے اور یہ واحد سکول بننے جا رہا ہے۔ 55 ملین روپے total cost آنی ہے لیکن حکومت نے ADP میں 35 ملین روپے رکھے ہیں جس میں سے حکومت نے اس بجٹ میں کل 6 ملین روپے جاری کئے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ پیسے کہاں جانے ہیں، یہ اتنی کنجوسی کیوں ہو رہی ہے کیا اب بھینس خشک ہو گئی ہے جو دودھ نہیں دیتی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر پھر excited ہو رہے ہیں اور میں اس کی وجہ بھی بتا دیتا ہوں۔ ہم پیپلز کالونی میں نیا سکول بنانے جا رہے ہیں یہ سکیم 2015 کی ہے تب ان کی حکومت تھی۔ یہ سکیم 85 ملین روپے کی ہے جس میں سے 30 ملین روپے release ہو چکا ہے جس سے اس سکول کی زمین خریدی گئی باقی 55 ملین روپے میں سے 6 ملین روپے 2018 کے اندر release کر دیئے گئے تھے۔ یہ سکول 9 کنال پر ہے جس پر 18 کمرے بن رہے ہیں اور اس کی boundary wall بھی بن چکی ہے تو باقی پیسے بھی release ہو جائیں گے۔

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! 2015 کی ایجوکیشن پالیسی میں گرلز سکولوں میں خواتین اساتذہ کے بچوں کے لئے ڈے کیئر رکھا گیا تھا تو کیا اس بجٹ میں اُس کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس بجٹ میں ڈے کیئر نہیں رکھا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 686 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب کے ممبران سے متعلقہ تفصیلات

***686: جناب نصیر احمد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب کب قائم ہوا؟

(ب) اس کے ممبران کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کمیشن کے ممبران کے لئے مطلوبہ قابلیت کیا ہے؟

(د) موجودہ ممبران کی تعلیمی قابلیت کی مکمل تفصیل مہیا کی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن ایکٹ2014 (ایکٹ ایک سال 2015) صوبائی اسمبلی سے 29۔دسمبر 2014 کو پاس ہوا جس کو گورنر پنجاب کی جانب سے 2۔جنوری 2015 کو منظوری دی گئی اور پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں 2۔جنوری 2015 کو صفحہ 20۔2015 میں پبلش ہوا۔

(ب) ایکٹ کی رو سے کمیشن ممبران کی تعداد 17 ہے۔

(ج) کمیشن کے ممبران کا انتخاب پی ایچ ای سی ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت کیا جاتا ہے۔ کمیشن ذیل ممبران پر مشتمل ہوتا ہے:

1. چیئرپرسن پی ایچ ای سی
2. سیکرٹری ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب
3. سیکرٹری محکمہ صحت، حکومت پنجاب
4. سیکرٹری محکمہ زراعت، حکومت پنجاب
5. سیکرٹری محکمہ خزانہ، حکومت پنجاب
6. وفاقی ہائر ایجوکیشن کمیشن کا نمائندہ جو کہ ایچ ای سی کے کل وقتی رکن سے کم درجہ کا نہیں ہوگا۔
7. چیئرپرسن، ایکریڈیشن کمیٹی
8. صوبائی اسمبلی کا ایک رکن جس کا تعلیمی پس منظر بہترین ہو اور اعلیٰ تعلیمی شعبہ کو سمجھتا ہو جس کو سپیکر اسمبلی نامزد کرے گا۔
9. جامعات کے تین رئیس الجامعہ جن میں سے ایک پیشہ ورانہ جامعہ اور ایک نجی جامعہ سے ہوگا جس کو گورنر پنجاب نامزد کرے گا۔
10. چار معروف تعلیمی ماہرین جن میں سے ایک خاتون اور ایک ڈگری کالج کا سربراہ جس کو کنٹرولنگ اتھارٹی نامزد کرے گی۔
11. صنعتی شعبہ اور سول سوسائٹی کے نمائندہ دو ارکان جن کو کنٹرولنگ اتھارٹی نامزد کرے گی۔

(د) کمیشن کے موجودہ ممبران کی تعلیمی قابلیت کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہائر ایجوکیشن کمیشن کی چیئر پرسن کا عہدہ کب سے خالی ہے اور ممبران کے کتنے عہدے اس وقت خالی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت!

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! چیئر پرسن کا عہدہ 15۔دسمبر کو خالی ہوا تھا اور کمیشن کے ممبران کے دو عہدے خالی ہیں۔ چیئر پرسن کے عہدے کے لئے سمری move ہو چکی ہے کچھ دنوں میں advertisement ہو جائے گی اور چیئر پرسن کی تقرری کے بعد دو ممبران کی تقرری بھی ہو جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! محکمہ نے جواب میں لکھا ہے کہ:

> One member of the Provincial Assembly of the Punjab with excellent academic background and understanding of the higher education sector.

تو اس چیز کو یہ کس طرح determine کریں گے اور چیئر پرسن کی تقرری کا معیار بھی بتا دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! جس ممبر کی آپ بات کر رہے ہیں اُس کو تو سپیکر صاحب نے nominate کرنا ہے۔ جی، وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت!

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! چیئر پرسن کا معیار یہ ہے کہ کم از کم Vice Chancellor level پر eminent scholar ہونا ضروری ہے اور اس کے علاوہ بھی دو تین requirements ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا آپ نے خود بتا دیا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے ممبر کو سپیکر صاحب nominate کریں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ یونیورسٹی آف نارووال بن چکی ہے لیکن وہاں پر وائس چانسلر نہیں ہیں تو وائس چانسلر کی تقرری کب تک ہو جائے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ fresh question بنتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 674 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر کے سکولوں میں پڑھائے جانے والے نصاب سے متعلقہ تفصیلات

***674: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں کون سا نصاب تعلیم (اردو میڈیم یا انگلش میڈیم) پڑھایا جا رہا ہے؟

(ب) جن سرکاری سکولوں میں انگلش میڈیم پڑھانے کے لئے اساتذہ موجود نہ ہیں وہاں پر انگلش میڈیم کی کتابیں کیوں دی جا رہی ہیں؟

(ج) کیا حکومت صوبہ بھر میں ایک نصاب تعلیم نفاذ کرنے کی طرف توجہ دے رہی ہے یا نہیں؟

(د) صوبہ بھر میں وہ سکول جو کہ پرائیویٹ ہیں اور رجسٹرڈ نہ ہیں ان کی بابت حکومت کی کیا حکمت عملی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس)

(الف) صوبہ پنجاب میں سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبر PS/SSE/MISC PS/SEE/MISC/2009/196 &/2009/67dated 28.03.2009 dated 18.09.2009 تحت تمام سرکاری سکولوں میں انگلش میڈیم نصاب پڑھایا جا رہا ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری سکولوں میں کوالیفائیڈ اساتذہ تعینات کئے گئے ہیں جن کی تعلیمی قابلیت ایم اے، ایم ایس سی، بی ایڈ سے کم نہیں ہیں اور وہ انگلش میڈیم نصاب پڑھانے کی مکمل صلاحیت رکھتے ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب تمام تعلیمی اداروں میں یکساں تعلیمی نظام نافذ کرنے کا مکمل ارادہ رکھتی ہے اور اس کے لئے کوشاں ہے۔

(د) صوبہ پنجاب میں کسی پرائیویٹ سکول کو بغیر رجسٹریشن کام کرنے کی اجازت نہ ہے اگر اس سلسلہ میں متعلقہ ڈسٹرکٹ رجسٹریشن اتھارٹی کے پاس کوئی شکایات موصول ہوں تو اس سکول کے خلاف "پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز (پروموشن اینڈ ریگولیشنز) آرڈیننس 1984" کے تحت قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب کے مطابق ابھی بھی ہمارے سرکاری سکولوں میں یہ options موجود ہیں کہ بچہ اردو میڈیم یا انگلش میڈیم، دونوں میں میٹرک کر سکتا ہے۔ اگر انگلش میڈیم میں وہ کرنا چاہتا ہے تو وہ انگلش میڈیم پڑھ لے from 6th class to 10th class تک پڑھ لے۔ ابھی یہ options کھلی ہیں کہ ہم بچوں کو اردو میڈیم یا انگلش میڈیم دونوں پڑھا دیں جبکہ آپ نے مجھے یہ کہا ہے کہ صرف انگلش میڈیم ہی پڑھایا جا رہا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ہم سے پچھلی حکومت میں وزیر اعلیٰ کو 2009 میں ایک دن خواب آیا تھا کہ سب سکولوں کو انگلش میڈیم کر دیا جائے تو سب سکولوں کو انگلش میڈیم کر دیا گیا مگر کبھی clear نہیں کیا گیا کہ اساتذہ بھی qualified ہیں یا نہیں ہیں۔ PCTB بھی آج تک انگلش میں کتابیں سارے اضلاع کے سکولوں کو دیتا ہے۔ انگلش کی کتابیں بچے پھینک دیتے ہیں اردو کی کتابیں بازار سے خریدتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مارچ 2019 سے آنے والے school year میں ایسا نہیں ہوگا۔ ہم اس پر فیصلہ کرنے جا رہے ہیں کہ کچی سے لے کر پنجم جماعت تک اردو میڈیم ہوگا اور انگلش بطور language subject پڑھایا جائے گا تاکہ جب بچہ ششم جماعت میں جائے تو انگلش زبان اس کے لئے foreign language نہ ہو۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتا دوں کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ شروع سے انگلش میڈیم ہونا چاہئے ان کے لئے عرض ہے کہ کئی ملکوں نے پہلے یہ طریقہ اپنایا ہے کہ انگلش میڈیم شروع سے پڑھائیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ بچہ کبھی بھی اپنی زبان کے علاوہ کسی اور foreign language میں نہیں سیکھ سکتا جو اس کو سیکھنا چاہئے اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ مارچ 2019 میں آپ کو implement ہوتا ہوا نظر آئے گا جب school year شروع ہوگا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جز (ج) میں معزز منسٹر نے جواب لکھا ہے کہ:

"حکومت پنجاب تمام تعلیمی اداروں میں یکساں تعلیمی نظام نافذ کرنے کا مکمل ارادہ رکھتی ہے اور اس کے لئے کوشاں ہے۔"

جناب سپیکر! معزز منسٹر وضاحت کریں گے کیونکہ یہ پی ٹی آئی کے ایجنڈے میں تھا کہ ہم یکساں نظام تعلیم دیں گے۔ Kindly تاریخ ضرور دیجئے گا کہ کب تک آپ کا ارادہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! یہ سوال پہلے بھی آ چکا ہے مگر میں اس پر جواب دیتا ہوں۔ اسلام آباد میں کل National Curriculum Council کی curriculum پر پہلی میٹنگ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ ہم نے کام شروع کر دیا ہوا ہے۔ یکساں نظام تعلیم لانے کے لئے میٹنگز پہلے ہی ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ایک چیز بتا کر سب کو clear کرنا چاہتا ہوں کہ ہم جو curriculum لے کر آئیں گے اس میں ہم اپنا دین شامل کریں گے جو کہ پہلے minus ہو چکا ہوا ہے۔ اس کے بعد آپ کو وہ چیز ملے گی جو پرائیویٹ سکول چالیس ہزار روپے لے کر دے رہے ہیں ہم اپنے بچوں کو مفت پڑھائیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ معزز ممبر نے تاریخ کا پوچھا ہے تو میں آپ کی وساطت سے بتاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ مارچ 2020 تک ہماری پوری کوشش ہے کہ پرائمری سکولوں کا curriculum ایک ہو جائے اور اس کے علاوہ باقی پر کام جاری رہے گا۔

جناب محمد اشرف خان رند: جناب سپیکر! میری ایوان کے دونوں اطراف بیٹھے ہوئے دوستوں سے گزارش ہے کہ (ن) لیگ کے دوست۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ سوال کریں۔

جناب محمد اشرف خان رند: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ میرے دوست کہہ رہے تھے کہ فلاں بلڈنگ نہیں بنی، فلاں نہیں بنی تو پچھلے دس سال بلڈنگز پر زور رہا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ آپ کسی بھی سکول میں جائیں تو سویپر نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: رند صاحب! پچھلے دس سال کو چھوڑ دیں اور سوال کریں۔

جناب محمد اشرف خان رند: جناب سپیکر! میرا اپنے منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ مہربانی کر کے بلڈنگز کے بجائے درجہ چہارم کی خالی اسامیوں پر تعیناتی کریں تاکہ بچے سکولوں میں جا کر پڑھائی کریں صفائی نہ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال معزز منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ جز (ج) کا انہوں نے جو جواب دیا ہے میں یقین رکھتا ہوں کہ 2020 تک پرائمری سکولوں کے لئے کام ہو جائے گا۔ اس سے پہلے انہوں نے سابق وزیراعلیٰ پنجاب کے خواب کا ذکر کیا ہے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں اگر انہوں نے سوالات کے جوابات اس طرح سے دینے ہیں تو پھر مجھے یہ کہنے دیجئے کہ یہ جو کہانی آج 2020 کی سنا رہے ہیں یہ کہانی خیبر پختونخوا کے عوام نے پانچ سال سنی ہے۔

جناب سپیکر! ان کے 2013 کے منشور کی وجہ سے ان کو خیبر پختونخوا میں حکومت ملی۔ ان کے منشور میں یہ تھا۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے اپنی بات positive note سے شروع کی ہے کہ انہوں نے 2020 کا کہا ہے لیکن یہ under 19 team جب سوالات کے جوابات دیتی ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جناب عمران خان نے 2013 میں جو claim کیا تھا اس کا جو حشر خیبر پختونخوا میں کیا گیا تو آج بھی وہاں چار طرح کے نصاب چل رہے ہیں۔ یہ 2020 میں یقین دلاتے ہیں کہ جو خیبر پختونخوا میں کیا گیا ہے وہ یہاں نہیں کیا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! مجھ میں سوال سننے کا بہت صبر ہے لیکن تقاریر سننے کا صبر نہیں ہے۔ ان کو 2009 کے خواب کی جو تکلیف ہو رہی ہے تو میں بتا دیتا ہوں کہ جب آپ تیاری اور سوچے سمجھے بغیر اس طرح کے اقدام اٹھاتے ہیں کہ سکولوں کو انگلش میڈیم کر دیا جائے تو وہی حالات ہوتے ہیں جو آج ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: تمام ممبران اپنی نشستوں پر بیٹھیں۔ اگلا سوال نمبر 709 محترمہ گلناز شہزادی کا ہے۔ ان کی درخواست موصول ہوئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 734 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔264 میں بوائز و گرلز کالجز / یونیورسٹیوں کی تعداد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***734: سید عثمان محمود:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں بوائز و گرلز کالجز / یونیورسٹیز کتنی، کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کو سال 2016-17 اور سال 2017-18 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی، ادارہ وار تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا ان کو یہ رقم مخصوص مقاصد / منصوبہ جات کے لئے یا متفرق اخراجات کے لئے فراہم کی گئی تھی؟

(د) اگر حکومت کی طرف سے اس گرانٹ / فنڈز کے استعمال کی تحقیقات کروائی گئی ہیں تو اس کی رپورٹ فراہم کی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں کوئی سرکاری کالج اور یونیورسٹی نہ ہے۔ مزید بر آں معزز ایوان کی خدمت میں عرض ہے کہ کالجز اور یونیورسٹیاں حلقہ کی بنیاد پر نہیں بلکہ دیگر معروضی حقائق کو سامنے رکھ کر بنائی جاتی ہیں۔

(ب) کیونکہ حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں کوئی کالج یا یونیورسٹی موجود نہیں ہے لہٰذا کوئی رقم فراہم نہ کی گئی ہے۔

(ج) کیونکہ حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں کوئی کالج یا یونیورسٹی موجود نہیں ہے لہٰذا کوئی رقم فراہم نہ کی گئی ہے۔

(د) جیسا کہ مندرجہ بالا سوالات کے جوابات میں یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ اس حلقہ میں کوئی ادارہ موجودہ ہے اور نہ ہی کوئی رقم / فنڈز فراہم کئے گئے ہیں لہٰذا کسی قسم کی تحقیقات کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! ہمیں وزیر ہائر ایجوکیشن کی طرف سے یہ جواب دیا گیا ہے کہ معروضی حالات کو سامنے رکھ کر یونیورسٹیاں اور کالجز بنائے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ معروضی حقائق کیا ہیں کیونکہ ہم جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں، رحیم یار خان سے تعلق رکھتے ہیں اسی لئے ہمارا حلقہ بوائز اور گرلز ڈگری کالجز سے محروم ہے۔

جناب سپیکر! میں کہوں گا کہ geographically میرا اور آپ کا حلقہ neighbour ہیں۔ ہم ایسی geographic location پر بیٹھے ہیں جہاں پر صحت اور تعلیم کا نظام بد سے بدتر ہوتا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صادق آباد تحصیل which is population of about 1.5 million people, why that tehsil does not have a university.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ بالکل relevant question ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جی، معزز ممبر نے relevant question کیا ہے۔ Unfortunately گزشتہ دس سالوں سے بلکہ اس سے بھی پہلے سے تمام universities کی concentration زیادہ تر لاہور کے ارد گرد ہی رہی ہے اور اس کی وجوہات میرے خیال میں وہ لوگ ہی بہتر بتا سکتے ہیں جو اتنا عرصہ گورنمنٹ میں رہے ہیں لیکن اس سے یہ نقصان ہوا ہے کہ لاہور over populated ہو گیا ہے لہٰذا تمام لوگوں کو لاہور آنا پڑتا ہے۔ ہماری گورنمنٹ اب ایک پالیسی بنا رہی ہے اور اس پر ہم عمل کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس پالیسی میں جنوبی پنجاب یا وہ تمام اضلاع شامل ہیں جہاں پر universities یا world class universities نہیں ہیں پہلے ان پر توجہ دیں گے اور انشاءاللہ اس ADP میں ہم نے already feasibility study رکھی ہے۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب میں اگلے سال انشاءاللہ جونہی feasibility report آجائے گی تو وہاں world class university پر کام شروع کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! جنوبی پنجاب میں اس یونیورسٹی کی location کیا ہو گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! Most probably DG khan division یا feasibility study سے جو چیز سامنے آئے گی تو اس رپورٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ یہ یونیورسٹی کس جگہ پر بنانی موزوں ہے اس جگہ پر بنائی جائے گی لہٰذا exact ideal

preconceivedہمارے ذہن میں نہیں ہے۔Actually feasibilityرکھی ہی اسی لئے گئی ہے تاکہ ہمیں اس بارے میں بہتر جگہ مل سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کب تک آپ کی feasibility reportمکمل ہو جائے گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ report feasibilityاس financial yearسے پہلے مکمل ہونی ہے تاکہ next ADPمیں یونیورسٹی کی implementationکے لئے requestکر سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سید عثمان محمود! آپ اپنا اگلا ضمنی سوال کریں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ یونیورسٹی نہ بنائیں کیونکہ ہم نے اس حکومت کی کارکردگی دیکھ لی ہے بلکہ آپ تونسہ کو ضلع بنا دیں چونکہ ضلع جنوبی پنجاب تو آپ سے بننا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ اگلے سال کے ADP میں آپ ہمیں یونیورسٹی نہ دیں بلکہ جنوبی پنجاب جو کہ ہمارا صوبہ ہے وہ ہی ہمیں دے دیں تاکہ ہم اپنے تمام مسائل خود حل کر سکیں۔ شکریہ

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ہائر ایجوکیشن کی ambit میں صوبہ بنانا نہیں ہے لہٰذا میں ان کے سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

محکمہ تعلیم میں سکول ٹیچرز کو معاوضہ نہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*447: **جناب محمد الیاس:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ نے 2012 میں سکول ٹیچر بھرتی کئے اور پانچ سال کے لئے معاہدہ کیا کہ اگر وہ اس مدت میں بی ایڈ کی ڈگری حاصل کر لیتے ہیں تو ان کی ملازمت کو مستقل کر دیا جائے گا اور وزیر اعلیٰ نے ستمبر 2018 میں فیصلہ دیا کہ پانچ سالوں میں جو بی ایڈ نہیں کر سکے ان کی ملازمت ختم کر دی جائے گی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایسے اساتذہ جو پانچ سالوں میں بی ایڈ نہیں کر سکے انہیں ہیڈ ماسٹر اور ضلعی افسران نے کہا کہ آپ کام جاری رکھیں امید ہے کہ ملازمت مستقل ہو جائے گی اور ان سے 17 مہینوں تک سکولوں میں درس و تدریس کا کام لیا جاتا رہا؟

(ج) ایسے کتنے اساتذہ ہیں جن سے پانچ سال کے بعد بھی محکمہ کام لیتا رہا ہے اور انہوں نے پوری جانفشانی سے اپنی خدمات سر انجام دی ہیں کیا حکومت ان کو 17 ماہ کا معاوضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) ایسے اساتذہ جن سے محکمہ پانچ سالہ کنٹریکٹ مدت پوری ہونے کے بعد بھی کام لیتا رہا ہے ان کی تعداد 142 ہے۔ ان میں سے 31 اضلاع کے 131 ایجوکیٹرز کو ان کے کام کا معاوضہ مل گیا ہے جبکہ باقی پانچ اضلاع چکوال، چنیوٹ، خوشاب، سرگودھا اور سیالکوٹ کے گیارہ ایجوکیٹرز کا معاوضہ اکاؤنٹس آفس کے اعتراض کی وجہ سے پینڈنگ ہے ان اضلاع کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ معاوضہ کی جلد از جلد ادائیگی کروائیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع سرگودھا: اسلم کالونی تحصیل سلانوالی میں گرلز پرائمری سکول کی تعمیر اور کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

9: رانا منور حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا میں واقع اسلم کالونی تحصیل سلانوالی میں گرلز پرائمری سکول تعمیر کرنے کی منظوری کب ہوئی؟

(ب) SNE کب منظوری کروائی گئی؟

(ج) اگر سکول تعمیر ہو چکا ہے تو کلاسز کا اجراء کب ہوا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول اسلم کالونی تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا کی عمارت 95-1994 کے دوران تعمیر ہوئی۔ مذکورہ سکول کی عمارت کی تعمیر اُس وقت کے ممبر قومی اسمبلی نے اپنی صوابدیدی گرانٹ سے تعمیر کروائی۔

(ب) مذکورہ سکول کی SNE منظور نہ ہوئی ہے کیونکہ اس کی عمارت باقاعدہ محکمہ تعلیم کے حوالے نہ ہوئی تھی۔ عمارت کی حوالگی نہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ مذکورہ سکول کا قیام محکمہ کے مجوزہ قوانین کے مطابق نہ تھا کیونکہ ایک کلو میٹر کے فاصلے پر دو سرکاری پرائمری سکول پہلے سے ہی چل رہے تھے۔ البتہ اس عمارت میں 2008 سے "نیشنل کمیشن فار ہیومن ڈویلپمنٹ" (NCHD) کے تحت پرائمری سکول چل رہا ہے۔

(ج) جواب جز (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

سرگودھا: پی پی۔79 میں پرائمری، ایلیمنٹری اور ہائی سکولوں کی تعمیر اور کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

12: رانا منور حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔79 ضلع سرگودھا میں کتنے پرائمری، ایلیمنٹری اور ہائی سکول واقع ہیں؟

(ب) کتنے نئے سکول تعمیر کئے جارہے ہیں؟

(ج) نئے تعمیر ہونے والے سکولوں کی SNE کب منظور ہوئی؟

(د) پی پی۔79 میں کتنے نئے سکولوں کی تعمیر مکمل ہوچکی ہے؟

(ہ) ان نئے سکولوں میں کلاسوں کا اجراء کب تک ہوجائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی پی۔ 79 ضلع سرگودھا میں 226 سکولز واقع ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پرائمری سکول	ایلیمنٹری سکول	ہائی سکول	ہائر سیکنڈری سکول
116	57	45	08

(ب) پی پی۔79 ضلع سرگردھا میں اس وقت کوئی نیا سکول تعمیر نہ ہو رہا ہے۔

(ج) جواب جز(ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(د) ایضاً

(ہ) ایضاً

ضلع اوکاڑہ میں اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے سے متعلقہ تفصیلات

54: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن نے پرائمری اور ایلیمنٹری سکولوں میں طلباء وطالبات کی تعداد کے لحاظ سے اساتذہ تعینات کرنے کی پالیسی جاری کی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول پوران ضلع اوکاڑہ میں طلباء کی تعداد 200 سے زائد ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کے منظور کردہ طریق کار کے مطابق 30 طلباء پر ایک استاد کا تقرر کیا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں ابھی تک مطلوبہ تعداد میں اساتذہ تعینات نہیں کئے گئے اگر ہاں تو حکومت کب تک، اس سکول میں طالب علموں کی تعداد کے مطابق اساتذہ تعینات کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) درست ہے۔ ری ایلوکیشن پالیسی 2013 کے مطابق 60 طلباء کی تعداد تک دو اساتذہ، 61 تا 90 طلباء کی تعداد تک تین اساتذہ اور 90 کے بعد ہر چالیس طلباء کے لئے مزید ایک استاد تعینات کیا جائے گا۔

(ب) درست نہ ہے۔ 30-ستمبر 2018 کی انرولمنٹ کے مطابق گورنمنٹ پرائمری سکول پوران ضلع اوکاڑہ میں طلباء کی کل تعداد 154 ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ جواب جز الف میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ سکول میں فی الوقت منظور کردہ پوسٹ کی تعداد پانچ ہے۔ جو حکومت کی منظور کردہ پالیسی کے مطابق 170 طلباء کی تعداد تک پانچ ہی ہونی چاہئے جبکہ مذکورہ سکول میں طلباء کی موجودہ تعداد 154 ہے۔ مذکورہ سکول میں 4 اساتذہ کام کر رہے ہیں اور ایک اسامی خالی ہے جس پر آئندہ نئی بھرتی یا بذریعہ تبادلہ استاد تعینات کر دیا جائے گا۔

چنیوٹ: حلقہ پی پی-95 میں سکولوں میں کھیل کے گراؤنڈ سے متعلقہ تفصیلات

56: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی-95 چنیوٹ کے کتنے سکولوں میں کھیل کے لئے گراؤنڈز موجود ہیں۔ ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اس حلقہ کے سکولوں میں طلباء کو کون کون سی گیمز کرائی جاتی ہیں؟

(ج) پچھلے پانچ سالوں میں اس حلقہ کے کتنے سکولوں کی کتنی ٹیموں نے کس کس گیم میں انٹر سکول، انٹر ڈسٹرکٹ اور انٹر ڈویژن گیمز میں حصہ لیا اور ان کی کیا پوزیشن رہی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی-95 چنیوٹ کے جن سکولوں میں کھیلوں کے گراؤنڈز موجود ہیں اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکول لیول	بوائز	گرلز	کل تعداد
ہائی سکولز	13	04	17
مڈل سکولز	38	06	44
پرائمری سکولز	0	0	0
کل تعداد	51	10	61

(ب) حلقہ پی پی۔95 چنیوٹ کے سکولوں میں کرکٹ، والی بال، فٹبال، ہاکی، بیڈمنٹن، کبڈی اور رسہ کشی کی گیمز کروائی جاتی ہیں۔

(ج) اس حلقہ کے بائیس سکولوں نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران مختلف سطحوں پر جن جن کھیلوں میں حصہ لیا اور پوزیشن حاصل کیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شیخوپورہ شہر میں گرلز پرائمری اور ہائی سکولوں میں پینے کے صاف پانی اور لیٹرین کی سہولت نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

134: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شیخوپورہ شہر کے کتنے گرلز، پرائمری اور ہائی سکولوں میں پینے کا صاف پانی اور لیٹرین کی سہولت نہ ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کتنے سکولوں میں کھیلوں کے گراؤنڈز نہ ہیں؟

(ج) کتنے سکولوں میں اساتذہ کی کمی ہے اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) شیخوپورہ شہر کے تمام گرلز پرائمری اور ہائی سکولوں میں پینے کے صاف پانی اور لیٹرین کی سہولت موجود ہے۔

(ب) شیخوپورہ شہر کے پرائمری سکولوں میں کھیلوں کے گراؤنڈز نہ ہیں۔ شہر میں کُل آٹھ گرلز ہائی سکولز موجود ہیں جن میں صرف ایک سکول گورنمنٹ ایم سی گرلز ہائی سکول جنڈیالہ روڈ میں گراؤنڈ کی سہولت نہ ہے کیونکہ مذکورہ سکول میں گراؤنڈ کے لئے جگہ دستیاب نہ ہے۔

(ج) شیخوپورہ شہر کے تمام پرائمری وہائی گرلز سکولوں میں بچوں کی تعداد کے لحاظ سے اساتذہ کی تعداد پوری ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے چک نمبر 294/GB کی بستی اوڈاں والی کے گورنمنٹ پرائمری سکول کو بند کرنے سے متعلقہ تفصیلات

146: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-120 ٹوبہ ٹیک سنگھ کے چک 294/GB کی بستی اوڈاں والی میں موجود گورنمنٹ پرائمری سکول کو بند کر دیا گیا ہے اس کو بند کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ گاؤں اور بستی اوڈاں والی میں تقریباً دو سے زیادہ کلومیٹر کا فاصلہ ہے جس کی وجہ سے چھوٹی بچیاں اور بچے گاؤں کے سکول میں نہیں جاسکتے۔ کیا محکمہ بستی اوڈاں والی میں موجود سکول کو کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول چک نمبر 294/GB بستی اوڈاں والی کو سال 2009 میں گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول چک نمبر 294/GB میں بوجہ کم تعداد طلباء (بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر 140 مورخہ 06.01.2009 کے تحت ضم کر دیا گیا تھا۔ نوٹیفکیشن کی کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چک نمبر 294/GB بستی اوڈاں والی میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کام کر رہا ہے۔ سکول ہذا کی پرائمری کلاسز میں 35 لڑکیاں اور 39 لڑکے اکٹھے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ پرائمری سطح کے سکولوں میں لڑکیوں اور لڑکوں کے اکٹھے تعلیم حاصل کرنے میں حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی پابندی نہیں ہے لہٰذا بستی ہذا میں لڑکوں کا ضم شدہ سکول کو دوبارہ کھولنے کی ضرورت نہ ہے۔

سیالکوٹ :جی سی یونیورسٹی فار وومن کو این او سی دینے اور اساتذہ کی تعلیمی قابلیت سے متعلقہ تفصیلات

169: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جی سی فار وومن یونیورسٹی سیالکوٹ کو ہائر ایجوکیشن نے کتنے سال کا NOC دیا تھا۔ کیا یہ یونیورسٹی اپنے طالب علموں کو ڈگری ایوارڈ کر رہی ہے؟

(ب) اس یونیورسٹی میں کتنے مرد اور خواتین اساتذہ ایسے ہیں جن کی تعلیمی قابلیت پی ایچ ڈی ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کی سنیارٹی کی تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) کیا اس یونیورسٹی کی VC کام کر رہی ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں V.C کی غیر موجودگی میں تنخواہوں کی ادائیگی ملازمین کو کون کرتا ہے۔ V.C کی غیر موجودگی میں signing authority کون ہے ان کا عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) کیا حکومت اس یونیورسٹی کی VC کا تقرر جلد از جلد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی سی فار وومن یونیورسٹی، سیالکوٹ کو ہائر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد کی جانب سے فروری 2019 تک این او سی دیا گیا ہے اور سال 2018 میں یونیورسٹی نے اپنے پہلے کانووکیشن کا انعقاد کر کے کامیاب طالبات میں ڈگریاں تقسیم کی ہیں۔

(ب) جی سی فار وومن یونیورسٹی، سیالکوٹ میں پی ایچ ڈی تعلیمی قابلیت رکھنے والے اساتذہ کی تعداد 62 ہے۔ جن میں 33 خواتین اساتذہ اور 29 مرد اساتذہ ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سابقہ وائس چانسلر کی مدت ملازمت کے خاتمہ کے بعد چانسلر (گورنر پنجاب) کی جانب سے سینئر ترین یونیورسٹی پروفیسر کو بطور ایکٹنگ وائس چانسلر تعینات کیا گیا ہے۔ جو اپنی ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں۔

(د) نئ منتخب شدہ حکومت وائس چانسلرز کی تعیناتی کے طریق کار اور اہلیت کے معیار میں ترمیم کے لئے کام کر رہی ہے جس کو صوبائی کابینہ کی منظوری کے بعد وائس چانسلرز کی تعیناتی کے لئے مشتہر کیا جائے گا۔

خوشاب: پی پی۔84 میں ہائی سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

171: جناب محمد وارث شاد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔84 خوشاب میں کتنے ہائی سکول ہیں اور کتنے ہائی سکولوں میں مستقل ہیڈ ماسٹر تعینات ہیں؟

(ب) اگر کوئی ہائی سکول ہیڈ ماسٹر کے بغیر کام کر رہا ہے تو کب تک ہیڈ ماسٹر لگا دیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی پی۔84 خوشاب میں بوائز ہائی سکولوں کی تعداد تیس ہے جن میں اٹھارہ ہیڈ ماسٹر تعینات ہیں جبکہ بارہ اسامیاں خالی ہیں۔اسی طرح مذکورہ حلقہ میں گرلز ہائی سکولوں کی تعداد بیس ہے۔جن میں دو ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں جبکہ اٹھارہ اسامیاں خالی ہیں۔جن سکولوں میں مستقل سربراہ تعینات نہ ہیں وہاں سینئر ایس ایس ٹی بطور انچارج کام کر رہے ہیں۔

(ب) اس وقت 1327 ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس کی ترقی کے کیسز پر محکمہ میں چھان بین کا عمل جاری ہے۔اسی طرح ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کی 1108 خالی اسامیوں میں براہ راست بھرتی کے لئے ضروری کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے اور توقع ہے کہ جلد ہی پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ان اسامیوں پر بھرتی کے لئے کیس بھیج دیا جائے گا۔ اساتذہ کی اسامیاں حسبِ معمول ریٹائرمنٹ اور قبل از وقت ریٹائرمنٹ کی وجہ سے خالی ہوتی رہتی ہیں۔اساتذہ کی ترقی، براہ راست بھرتی اور حالیہ تبادلہ جات کے بعد نہ صرف خوشاب بلکہ باقی اضلاع میں بھی خالی اسامیوں پر ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریس تعینات کر دیئے جائیں گے۔

راولپنڈی گرلز مڈل سکول بڑوھی تحصیل کہوٹہ کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

216: محترمہ منیرہ یامین ستی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ گرلز ماڈل سکول بڑوھی تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی کو ہائی سکول کا درجہ دے کر بلڈنگ تعمیر کی ہے۔ اگر ہاں تو اس سکول کی SNE کب تک approval کے لئے محکمہ خزانہ کو بھیجی جائے گی نیز مالی سال 2018-19 میں اس سکول کی SNE approval کی جارہی ہے اگر نہیں تو وجوہات بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

مذکورہ سکول کی اپ گریڈیشن کی منظوری مورخہ 26.09.17 کو 9.952 ملین روپے کی لاگت سے ہوئی۔ سکول کی تعمیر پر اب تک 9.439 ملین روپے (95 فیصد) خرچ ہو چکے ہیں۔ عمارت کا صرف رنگ و روغن کا کام باقی ہے۔ جس کی وجہ سے عمارت محکمہ تعلیم کے حوالے نہ ہوئی ہے۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے عمارت محکمہ تعلیم کے حوالے ہونے پر SNE کا کیس موجودہ مالی سال 2018-19 کے دوران محکمہ خزانہ کو منظوری کے لئے بھیج دیا جائے گا۔

گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن بصیر پور
میں خالی اسامیوں پر بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

260: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں تدریسی سٹاف اور دوسرے سٹاف کی تعداد مع نام اور عہدہ وار بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج کے مختلف شعبہ جات کی اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں، حکومت کب تک خالی اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) مذکورہ کالج میں اس وقت کتنی طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں، کلاس وار بتائیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ کالج کی تمام مسنگ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف)

تدریسی سٹاف

نام	مضمون	عہدہ
مسز آمنہ منظور	پول سائنس	اسسٹنٹ پروفیسر
مسز شازیہ نورین	ایجوکیشن	اسسٹنٹ پروفیسر
صدف بشیر	اردو	لیکچرار
سلمیٰ اشرف	پول سائنس	لیکچرار
ماریہ حسین	زوالوجی	لیکچرار
ملیحہ احسن	سٹیٹ	لیکچرار
شازیہ ممتاز	فزکس	لیکچرار
انعم سلطان	ریاضی	لیکچرار
ٹوٹل تدریسی سٹاف		8

غیر تدریسی سٹاف

نام	عہدہ
عبدالمجید	ہیڈ کلرک
فضل محمد	سینئر کلرک
محمد ظہور	سینئر کلرک
طارق محمود	جونیئر کلرک
محمد احمد	سینئر لیکچرار اسسٹنٹ
سعید نیاز احمد شاہ	سینئر لیکچرار اسسٹنٹ
بتول فاطمہ	جونیئر لیکچرار اسسٹنٹ
امانت علی	لیبارٹری اٹینڈنٹ
محمد رفیق	لیبارٹری اٹینڈنٹ
شاہد حسین	لیبارٹری اٹینڈنٹ
محمد اکرام	لیبارٹری اٹینڈنٹ
محمد علی	لیبارٹری اٹینڈنٹ
شاہ نواز	نائب قاصد
کوثر نسرین	نائب قاصد
ثریا خانم	نائب قاصد
ناصر احمد	چوکیدار
محمد اسلم	چوکیدار

محمد احمد	چوکیدار
محمد آصف	چوکیدار
محمد امین	مالی
محمد یٰسین	مالی
حنیفا بی بی	سویپر
مینا بی بی	سویپر
ٹوٹل باقی سٹاف:	23

(ب) جی، یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج کے مختلف شعبہ جات کی اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں جن میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تعداد دس ہے اور نان ٹیچنگ سٹاف کی خالی اسامیوں کی تعداد پانچ ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

ٹیچنگ سٹاف خالی اسامیاں

مضمون	گریڈ	تعداد اسامی
انگلش	17	2
اسلامیات	18	1
نفسیات	17	1
کیمسٹری	17	1
عربی	17	1
عمرانیات	17	1
اکنامکس	17	1
لائبریرین	17	1
فزیکل ایجوکیشن	17	1
ٹوٹل تعداد ٹیچنگ سٹاف		10

نان ٹیچنگ سٹاف خالی اسامیاں

نام اسامی	گریڈ	تعداد اسامی
جونیئر کلرک	11	1
لائبریری کلرک	11	1
کیئر ٹیکر	9	1
لیکچرار اسسٹنٹ	07	2
ٹوٹل نان ٹیچنگ		5

(ج)

فرسٹ ائر	310
سیکنڈ ائر	188
تھرڈ ائر	74
فورتھ ائر	80
ٹوٹل	652طالبات

(د) محکمہ اعلیٰ تعلیم نے صوبہ بھر میں ایک جامع سروے کے تحت مسنگ فیسلٹیز کے اعدادوشمار اکٹھے کئے ہیں۔ یہ معلومات ایک کتابچے کی شکل میں کالج کی مکمل اعدادوشمار پر مشتمل ہیں اور یہ سروے فارم محکمہ اعلیٰ تعلیم کو موصول ہو چکے ہیں، ان سروے رپورٹ کی بنیاد پر اگلے مالی سال میں صوبہ بھر کے کالجز میں مرحلہ وار مسنگ فیسلٹیز فراہم کرنے کا آغاز کر دیا جائے گا لہٰذا گورنمنٹ کالج برائے خواتین بصیر پور ضلع اوکاڑہ کی مسنگ فیسلٹیز کے اعدادوشمار بھی محکمہ اعلیٰ تعلیم کو موصول ہو چکے ہیں۔ ضروری قانونی کارروائی کے بعد اگلے مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

گوجرانوالہ: گورنمنٹ سٹی کالج برائے طالبات میں سٹاف اور لیکچرارز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

263: جناب محمد الیاس: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ سٹی کالج برائے طالبات نیائیں چوک گوجرانوالہ شہر میں کب قائم ہوا؟

(ب) مذکورہ کالج میں تعینات لیکچرارز کی تعداد بتائی جائے؟

(ج) حکومتی پالیسی کے مطابق لیکچرارز ایک کالج میں کتنا عرصہ تعینات رہ سکتی ہے جن کا اس کالج میں تعیناتی کا عرصہ زیادہ ہو چکا ہے ان کو ٹرانسفر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) حکومت لیکچرارز کی ٹرانسفر پالیسی کے بارے میں آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ سٹی کالج برائے طالبات نیائیں چوک گوجرانوالہ شہر میں 03-01-1987 کو قائم ہوا۔

(ب) مذکورہ کالج میں 16 لیکچرارز، 9 اسسٹنٹ پروفیسرز اور 3 ایسوسی ایٹ پروفیسرز تعینات ہیں۔

(ج) چونکہ لیکچرارز ٹیچنگ سٹاف ہیں۔ لیکچرار ایڈمن پوسٹ نہ ہے اس لئے ان کی تعیناتی کا دورانیہ متعین نہ ہے۔

(د) ٹرانسفر پالیسی 2013 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج
برائے خواتین سمن آباد کی کنٹین کے ٹھیکہ سے متعلقہ تفصیلات

303: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین سمن آباد لاہور کی کنٹین کے ٹھیکیدار کا نام اور ٹھیکہ کی رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ کنٹین کی اوپن آکشن کب ہوئی تھی، اس میں کتنے لوگوں نے حصہ لیا تھا اور سب سے زیادہ بولی کس فرم / کمپنی کی تھی؟

(ج) مذکورہ کالج کی کنٹین سے پچھلے پانچ سال میں کتنا ریونیو حکومت کو موصول ہوا۔ مذکورہ کنٹین پر کھانے / پینے کی کون کون سی اشیاء دستیاب ہیں؟

(د) کیا حکومت کنٹین کی اوپن بولی دوبارہ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) کالج کنٹین کی ٹھیکیدار کا نام ثمینہ ناز ہے اور ٹھیکہ کی رقم مبلغ -/1608000 ہے۔

(ب) کنٹین کی اوپن آکشن مورخہ 14.04.2011 کو ہوئی تھی اور اس میں 9 لوگوں نے حصہ لیا تھا۔ سب سے زیادہ بولی یاسمین قادر کی تھی۔ جو کہ مبلغ -/2460000 کی تھی لیکن اس نے پیشکش واپس لے لی کہ وہ رقم نہیں دے سکتی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

دوسرے نمبر پر نزہت عمران تھی جس نے -/2200786 کی بولی دی مگر اس نے بھی اپنی پیش کش واپس لے لی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تیسرے نمبر پر ثمینہ ناز تھی جس نے -/1608000 کی بولی دی تھی۔ کنٹین کا ٹھیکہ ثمینہ ناز کو دیا گیا۔

(ج) کالج ریکارڈ کے مطابق صرف ٹھیکہ کی رقم جمع ہوئی ہے۔ ثمینہ ناز کا ٹھیکہ 26.08.2012 کو ختم ہوا۔ کالج کی طرف سے مورخہ 24.08.2012 کو 13-2012 کے لئے کنٹین ٹینڈر کا اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا سب سے زیادہ بولی -/2600000 لاکھ کی تھی مسمات ثمینہ ناز ناکام ہوئی اور بیڈنگ کا عمل شروع ہونے سے پہلے ہی عدالت سے حکم امتناعی حاصل کر لیا۔ جو کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج صاحبہ نے مورخہ 05.04.2016 کو خارج کر دیا اگلے ہی دن مذکورہ پارٹی نے حکم امتناعی حاصل کر لیا یہ کیس ابھی تک ایک دیوانی عدالت میں زیر سماعت ہے۔ تاہم مذکورہ پارٹی کی طرف سے پچھلے پانچ سال میں مبلغ -/826000 گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کروائے گئے ہیں۔ کھانے پینے کی اشیاء کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! جیسے ہی عدالت کی طرف سے کیس کا فیصلہ ہو گا کالج انتظامیہ کنٹین کی آکشن کر دے گی۔

صوبہ کے سرکاری بوائز و گرلز کالجز میں خالی اسامیوں پر بھرتی نہ کرنے کی وجوہات

347: جناب گلریز افضل گوندل: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کے سرکاری بوائز و گرلز کالجز میں کتنے لیکچررز کی اسامیاں خالی ہیں نیز ان پر بھرتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) ان کی بھرتی کے لئے پبلک سروس کمیشن پنجاب کو ریکوزیشن کب بھیجی گئی تھی اور کتنی اسامیوں پر بھرتی کے لئے بھیجی گئی تھی، اب تک PPSC کی طرف کوئی سفارشات موصول ہوئی ہیں؟

(ج) ان خالی اسامیوں پر کب تک بھرتی ہو گی، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) صوبہ بھر کے سرکاری بوائز کالجز میں 1372 لیکچرارز اور گرلز کالجز میں 2025 اسامیاں خالی ہیں۔اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ تعلیم اپنی تمام direct quota کے تحت اسامیاں PPSC کو بھیجتا ہے جس کو تقریباً ایک سال کا دورانیہ مکمل ہونے میں لگتا ہے جس کے دوران محکمہ تعلیم سے کافی لوگ ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں۔

(ب) مورخہ 4۔جنوری 2019 کو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو لیکچرارز کی اسامیاں بھیجی گئیں۔

(ج) اخبار میں اشتہار، امتحان کے انعقاد، انٹرویو اور کامیاب امیدواران کی حتمی لسٹ و نتائج مرتب کرنے میں تقریباً ایک سال کا عرصہ لگ جاتا ہے۔

لیپ ٹاپ سکیم بند کرنے کے بعد متبادل وظائف دینے سے متعلقہ تفصیلات

348: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا لیپ ٹاپ سکیم بند کرنے کے بعد حکومت طلباء طالبات کی حوصلہ افزائی کے لئے متبادل وظائف دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو مستحق طلباء وطالبات کو وظائف حاصل کرنے کا طریق کار کیا ہو گا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

موجودہ مالی سال میں ایسی کوئی تجویز محکمہ اعلیٰ تعلیم حکومت پنجاب کے زیر غور نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! اب آپ بیٹھ جائیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا اس ہاؤس اور آپ کی سیٹ کے تقدس کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ ہم سب نے مل کر اس سیٹ کے تقدس کو بحال رکھنا ہے اور اس کی عزت و تکریم کرنی ہے۔ آپ ابھی ریکارڈنگ نکلوالیں میرے under 19 کہنے سے اگر کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ جب میں نے ضمنی سوال کیا تو وزیر محترم نے بیٹھے بیٹھے آپ کو مخاطب کیا اور کہا کہ جی آگے چلیں یعنی اگر یہاں ممبرز کا اس Chair کے ساتھ اس طرح کا رویہ ہو گا اور وہ Chair کو direction دیں گے آپ ریکارڈنگ نکلوالیں اگر میری بات جھوٹ ہو تو اس کی سزا آپ اور اس ہاؤس پر چھوڑتا ہوں۔ میرا بات کرنے کا مقصد point scoring نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اگر کوئی وزیر اس ہاؤس اور آپ کی سیٹ کے تقدس کے حوالے سے آپے سے باہر ہونے کی کوشش کرے تو اس کو آپ نے ہی کنٹرول کرنا ہے۔

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راجہ یاور کمال خان!

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر! دو تین دن پہلے جب یہ اجلاس شروع ہوا تو آپ اس وقت یہاں پر موجود نہیں تھے۔ معزز ممبر جناب سمیع اللہ خان میرے لئے بہت قابل احترام اور سینئر پارلیمنٹیرین ہیں اور وہ یہاں پر پارلیمانی روایات اور seats کے بارے میں درس دے رہے تھے کہ ان کا خیال رکھا جائے تو میں ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ دو تین دن پہلے معزز ممبر جناب محمد وارث شاد یہاں پر ایک performance کا مظاہرہ کر رہے تھے اور چیخ چیخ کر کہہ رہے

تھے یہ ہاؤس آئین کے مطابق نہیں چل رہالہٰذا ہمیں یہ پیسے واپس کرنے پڑیں گے۔اس وقت اس Chair پر جوchairperson بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے ان کے تقدس کا خیال نہیں کیا۔

جناب سپیکر!میری معزز ممبر جناب سمیع اللہ خان سے گزارش ہے کہ جب معزز ممبر جناب محمد وارث شاد بات کررہے تھے تو وہchairperson کو دیکھ رہے تھے اور نہ ہی وہ ہاؤس سے بات کررہے تھے بلکہ وہ صرف میڈیا کی طرف دیکھ کر اپنیperformance show کررہے تھے۔

جناب سپیکر!اس دن جب وقفہ سوالات شروع ہوا تو پوری اپوزیشن نے وقفہ سوالات میں حصہ لیا اور پورے ہاؤس کی کارروائی میں حصہ لیا بلکہ ایک فاضل ممبر کے والد صاحب کے ایصال ثواب کے لئے دعا بھی کروائی گئی تو اس وقت ان کو تقدس کا خیال نہیں آیا۔ یہ جو بار بار seriousness کی بات کرتے ہیں کہ ہم serious ہو کر سوال کرنا چاہتے ہیں اور ہمیں جواب نہیں ملتا تو میرے فاضل ممبر کو اس وقت پورا ہاؤس دیکھ رہا تھا وہ کتنی سنجیدگی سے منسٹر صاحب سے سوال کررہے تھے کہ وہchase کرکے منسٹر صاحب سے سوال کررہے تھے؟

جناب سپیکر!میرا بھی ان سے معصوم سا سوال ہے کہ وہ جو ہمارے منسٹر صاحب سے بار بار پوچھ رہے تھے کہ کون کون سی قسم کے درخت لگے تو دس سالوں میں ان کے حلقے میں کوئی نرسری لگائی گئی ہے مجھے اس بات کا جواب دے دیں لہٰذا میں ہاؤس کے تقدس کی بات کررہا ہوں کہ سمیع اللہ صاحب نے کتنا اس کا خیال کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اب آپ مہربانی کرکے بیٹھ جائیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!آپ کسی مجبوری کی وجہ سے ایوان میں تشریف نہیں لائے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد وارث شاد! میری کوئی personal engagement تھی اور ادھر بہت سی تقاریر کی گئیں جیسا کہ شاید میں شکار کھیلنے گیا تھا حالانکہ میری کوئی ذاتی مجبوریاں تھیں لہٰذا میں اس بات کو دونوں اطراف پر clear کر دوں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے یہ بات نہیں کی۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ مجھے نہیں پتا کہ معصوم سے سوال کرنے والے میرے عزیز معصوم خان کی qualification کیا ہے مجھے نہیں پتا ہے؟

جناب سپیکر! میں ایک بات یہاں پر بتانا چاہتا ہوں کہ ہم 1973 کے Constitution کے تحت اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں اور معصوم خان بھی اسی Constitution کے تحت یہاں پر بیٹھے ہیں۔ ہم اسمبلی کے جو رولز آف پروسیجر آئین پاکستان کی رُو سے بنے ہیں اس کے تحت یہاں پر بیٹھے ہیں۔ اس دن جب اجلاس شروع ہوا تو ایک بہت legal anomaly آگئی اور اس legal anomaly پر بحث ہوئی جس کے نتیجے میں آئین کی کتاب اور رولز آف پروسیجر دیکھے گئے۔

جناب سپیکر! میں نے اس دن بالکل یہ کہا کہ سپیکر صاحب یا ڈپٹی سپیکر صاحب sitting کی commencement کے متعلق صاف لکھا ہوا ہے کہ وہاں چیئرمین کے پینل کا اعلان ہونا تھا لہٰذا بالکل میں نے اس وقت تک Chair کو Chair سمجھا اور نہ ہی میں نے Chair کو مخاطب کیا تھا۔

جناب سپیکر! میں نے جناب محمد بشارت راجا کو مخاطب کیا تھا کیونکہ میں ایک وکیل ہوں اور میں اپنے قاعدہ قانون کے خلاف بات نہیں کر سکتا تھا۔ جناب محمد بشارت راجا اور ہم نے اسی رولز آف پروسیجر کے مطابق amicably اس کا ایک solution نکالا کہ اگر کوئی ایسی بات ہو جائے تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے اس کے لئے جناب محمد بشارت راجا بتائیں گے تو یہ سب ہم نے اس ہاؤس اور Chair کے تقدس کے لئے ہی کیا تھا۔

جناب سپیکر! اگر میرے عزیز معصوم خان کو یہ ساری آئینی باتیں معلوم نہیں تو ان کو اس طرح بولنا نہیں چاہئے کیونکہ اس وقت پوری اپوزیشن نے ان کے ساتھ cooperate کیا تھا۔ سیکرٹری اسمبلی نے رول 13(2) کے تحت وہ تحریک پڑھی اور اس کے بعد ہم نے اس کو

legalize کیا اور معزز ممبر میاں شفیع محمد ہمارے بڑے بھائی اور ہمارے پرانے ہمارے ساتھی ہیں ان کی عزت ہمارے دل میں ہے لیکن میں صرف یہ عرض کروں گا کہ ہمارے یہ عزیز آئندہ کے لئے رولز آف پروسیجر پڑھ کر آئیں تب ان کو یہ سُبکی نہیں اٹھانی پڑے گی۔ شکریہ

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف آتے ہیں۔ پہلے ہم مورخہ 13۔دسمبر 2018 اور 7۔جنوری 2019 کے ایجنڈا سے زیر التواء توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 31 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ!

خانیوال: جہانیاں میں عدالت کے احاطہ میں قتل

31: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 9۔دسمبر 2018 تمام ٹی وی چینلز کی خبروں کے مطابق جہانیاں ضلع خانیوال کی عدالت میں قتل کے مقدمہ کی پیروی کرنے والی ماں اور بیٹی کو مخالفین نے فائرنگ کرکے عدالت کے احاطہ میں قتل کر دیا اور آسانی سے فرار ہو گئے جبکہ یہاں پر سینکڑوں کی تعداد میں افراد اور پولیس ملازمین مختلف مقدمات کی پیروی کے لئے آئے ہوئے تھے؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ متعلقہ تھانہ میں درج ہوا ہے اگر ہاں تو کن افراد کے خلاف اور کن دفعات کے تحت درج ہوا ہے کیا کوئی ملزم گرفتار ہوا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات نیز اب تک پولیس نے اس مقدمہ کی جو تفتیش کی ہے اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے اور جس طرح توجہ دلاؤ نوٹس کے سوال میں پوچھا گیا ہے تو یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔ اس واقعہ کے نتیجہ میں مقتولہ کا قتل ہوا اور واقعہ کی ایف آئی آر بھی درج ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں وضاحت کرنا چاہوں گا کہ یہ کچہری کی حدود میں واقعہ نہیں ہوا بلکہ کچہری کی حدود سے باہر ہوا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ کہ مقتولہ کسی کیس کے سلسلے میں کچہری آئی تھیں، تفتیش میں پتا چلا تو یہ خود قتل کے ایک مقدمہ میں ملزمہ تھیں جو اپنی پیشی بھگتنے کے لئے آئی تھیں جن کو وہاں پر قتل کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں ایف آئی آر باقاعدہ قواعد وضوابط کے مطابق درج کی گئی ہے بلکہ پاکستان پینل کوڈ کے جو sections attract ہوتے تھے ان کے مطابق درج کی گئی ہے۔ اس مقدمہ میں جو اصل ملزم ہے اُس کا نام نعیم اختر ہے جو گرفتار ہو چکا ہے، آلہ قتل بھی برآمد ہو چکا ہے اور جس موٹر سائیکل پر وہ آیا وہ بھی برآمد ہو چکی ہے لیکن میں یہاں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس سلسلے میں مزید انوسٹی گیشن کی جارہی ہے۔ یہ ایک پرانی دشمنی کا شاخسانہ ہے اور ان دونوں فریقین کے درمیان تقریباً اس وقت تک دونوں طرف سے چار یا پانچ murders ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں ہمارے ڈی آئی جی انوسٹی گیشن خود ذاتی طور پر سپروائز کر رہے ہیں، ابھی انوسٹی گیشن ہو رہی ہے، ملزم گرفتار ہو چکے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد جو حقائق سامنے آئیں گے اُن کے مطابق مقدمہ کو یکسو کر کے چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 36 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ!

لاہور: لوہاری گیٹ میں 9 سالہ بچی سے زیادتی اور اس کا قتل

36: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 20۔دسمبر 2018 کی خبر کے مطابق لوہاری گیٹ لاہور کے علاقہ میں 9 سالہ بچی کو مبینہ زیادتی کے بعد نامعلوم افراد نے گلے میں پھندا ڈال کر قتل کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ متعلقہ تھانہ میں درج ہوا اور ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے نیز اس واقعہ کی تفتیش سے آگاہ کیا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے، اس سلسلے میں مقدمہ بھی درج کر لیا گیا ہے اور انچارج سرکل رنگ محل سب انسپکٹر احسان الحق اس کی تفتیش کر رہے ہیں۔ ایس پی انوسٹی گیشن نوید ارشاد اور ڈی ایس پی رنگ محل اس تفتیش کو سپر وائز کر رہے ہیں اور ڈی آئی جی انوسٹی گیشن بھی ذاتی طور پر اس کی نگرانی کر رہے ہیں۔ اس وقت تک ملنے والے شواہد کے مطابق ہم نے تقریباً 25 کے قریب لوگوں کو شامل تفتیش کیا ہے اور 25 لوگوں کے بیانات لینے کے بعد ہمیں اس مقدمہ میں جو انتہائی معتبر lead ملتی ہے وہ یہ کہ حالات وواقعات کے مطابق زیادتی کا شکار بچی کا ماموں ملوث پایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں ہم نے polygraphic test کروایا ہے جس سے ملنے والی lead کے مطابق ہمارا پولیس کا انوسٹی گیشن شعبہ ہی درست ثابت ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے ڈی این اے ٹیسٹ کے لئے بھی samples بھیجے ہوئے ہیں۔ چونکہ ملزم کو ہم نے فی الحال شامل تفتیش کیا ہوا ہے البتہ ڈی این اے ٹیسٹ کی رپورٹ positive آ جاتی ہے تو اس کو چالان کر دیا جائے گا۔ ہمیں ڈی این اے ٹیسٹ کی رپورٹ کا انتظار ہے لہٰذا جیسے ہی ڈی این اے ٹیسٹ کی رپورٹ آئے گی تو انشاءاللہ تعالیٰ اس کو فائنل کر لیا جائے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے کچھ عرض کرنا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرے اس توجہ دلاؤ نوٹس کے متعلق دو سوالات ہیں۔ لاء منسٹر یہ بتا دیں کہ اس میں کتنی گرفتاریاں ڈالی گئی ہیں، دوسرا یہ کہ فرانزک لیب کو ڈی این اے ٹیسٹ کے لئے بھیجا ہوا ہے تو کیا اُس کی تاریخ ہے کہ ٹیسٹ کا رزلٹ فلاں تاریخ تک آ جائے گا؟ اس کے علاوہ ڈی این اے کتنے لوگوں کا کروایا گیا ہے، کیا مبینہ طور پر بچی کے ماموں کا ہی کروایا گیا ہے یا باقی زیر تفتیش 25 لوگوں کا بھی کروایا گیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سب سے پہلے معزز ممبر نے یہ پوچھا ہے کہ اس میں کتنے لوگوں کو شامل تفتیش کیا گیا ہے تو میں نے پہلے بھی تعداد بتائی ہے کہ 25 لوگوں کو ہم نے شامل تفتیش کیا تھا جن سے جب ہمیں lead ملی تو پھر اس بچی کے ماموں تجمید تیمور ولد محمد شفیع کو باقاعدہ on record شامل تفتیش کیا ہے۔ اس بچی کی خالہ مریم بی بی کو بھی شامل تفتیش کیا ہے لیکن خاتون سے ہٹ کر تجمید کو باقاعدہ طور پر on record شامل تفتیش کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ انہوں نے فرمایا کہ یہ samples ڈی این اے ٹیسٹ کے لئے کب بھیجے گئے تو مورخہ 21-12-2018 کو فرانزک لیب میں یہ نمونے بھیجے جبکہ کپڑے وغیرہ 26-12-2018 کو بھیجے تھے۔ ہم اس کو انشاء اللہ تعالیٰ pursue کریں گے تاکہ رپورٹ جلد آئے اور اس مقدمہ کو finalize کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 44 محترمہ میمونہ وحید کا ہے۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میرا نام مومنہ وحید ہے۔

MR ACTING SPEAKER: Sorry.

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! It's alright. میرا توجہ دلاؤ نوٹس یہ ہے۔

سیالکوٹ: سمبڑیال میں پیشی پر آئی ماں اور بیٹی کا قتل

44: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 3۔جنوری 2019 کو ثناء کلثوم اور اس کی والدہ قیصرہ بانو جو سمبڑیال (ضلع سیالکوٹ) پیشی پر آئی ہوئی تھیں ان کا گلا کاٹ کر بے دردی سے قتل کرنے کے بعد لاشیں کھیتوں میں پھینک دی گئیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو پولیس کی جانب سے اب تک کی جانے والی کارروائی سے آگاہ فرمائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ ہوا ہے اور اس واقعہ کے چار ملزمان جن کو ایف آئی آر میں nominate کیا گیا ہے اُن میں ایک ذیشان حیدر جو مقتولہ کا خاوند ہے، منور علی ولد منشی خان، محسن علی سکنہ شادیوال گجرات اور ایک خاتون فروا زوجہ محسن علی کو nominate کیا گیا ہے۔ یہ ایک فیملی کا جھگڑا تھا اور میاں بیوی کے درمیان کچھ اختلافات چل رہے تھے۔

جناب سپیکر! یہ واقعہ باقاعدہ ایک منصوبہ بندی کے تحت کیا گیا ہے۔ یہاں یہ امر انتہائی قابل غور ہے کہ جس دن وقوعہ ہوتا ہے اسی دن مرکزی ملزم ذیشان کسی اور مقدمے میں بیلف کے ذریعے اپنی گرفتاری دیتا ہے اور جیل چلا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! آج اس مقدمے کا جو مرکزی ملزم ہے وہ جیل میں ہے باقی لوگوں سے ہم تفتیش کر رہے ہیں لیکن کوشش کر رہے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ضابطے کے مطابق مرکزی ملزم ذیشان کا بھی ریمانڈ حاصل کیا جائے تاکہ اس سے مزید تفتیش کی جائے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ انتہائی منصوبہ بندی کے تحت کیا گیا ہے جس میں کافی ساری انوسٹی گیشن کی ضرورت ہے اور پولیس investigate کر رہی ہے۔ اس stage پر یہ کہنا قبل از وقت ہو گا کہ کتنے ملزمان involved تھے اور کس ملزم کا مرکزی کردار تھا تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد یہ چیزیں سامنے آ جائیں گی لیکن یہ ضرور ہے کہ انتہائی منصوبہ بندی کے تحت یہ واقعہ کیا گیا ہے جو کہ دردناک واقعہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ہم اس کو trace کر لیں گے۔ شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ساہیوال پل کی مرمت کا مطالبہ

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک انتہائی اہم issue پر بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اس وقت relevant Minister تو نہیں ہیں لیکن آپ کی وساطت اور ہاؤس کے توسط سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا اس کو ذرا نوٹ کر کے فوراً ایکشن لیں۔ ہمارے ساہیوال سٹی کی دونوں sides کو دو bridges connect کرتے ہیں جن میں سے ایک bridge کے پچھلے پانچ دن سے دو pillars بالکل ٹوٹ چکے ہیں اور باقی کی بھی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے اس کے اوپر لیٹر لکھ کر ڈیپارٹمنٹ کو بھی بھیجا ہے کہ اس پر فوری ایکشن لیا جائے کیونکہ یہ بہت بڑے حادثے کا سبب ہو سکتا ہے کیونکہ وہ چھوٹا bridge نہیں ہے بلکہ بہت بڑا bridge ہے جیسا کہ آپ لاہور کینٹ والا bridge سمجھ لیں تو اس صورتحال کی وجہ سے کوئی بھی بڑا حادثہ کسی وقت بھی ہو سکتا ہے۔ جب میرے پاس اس bridge کی ویڈیو آئی تو میں نے رات کو شش کی کہ ڈپٹی کمشنر ساہیوال سے بات کر سکوں تاکہ اس پر کوئی کام ہو۔ ان کے گھر کے نمبر پر میری call receive کی گئی چونکہ ماحول ایسا بنا ہوا ہے کہ انہوں نے callback نہیں کی حالانکہ میں نے کہا کہ ایمرجنسی ہے مجھے ذاتی کام کوئی نہیں ہے لیکن تین بار ٹیلیفون کرنے کے باوجود receive نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! ابھی میں نے وزیر مواصلات و تعمیرات سردار محمد آصف نکئی سے بھی request کی ہے کہ آپ فوری طور پر وہاں جائیں کیونکہ یہ ایک ایسا issue ہے جو کسی بھی بڑے حادثے کا سبب بن سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ وزیر قانون اس پر کوئی فوری ایکشن لیں اور اس کی فوری مرمت ہونی چاہئے کیونکہ دو ہی bridges ہیں اور دونوں ہی choke ہو چکے ہیں اسی لئے ہم نے ایک تیسرا bridge already approve کروا دیا ہوا ہے جس پر انشاء اللہ کام شروع ہو جائے گا لیکن اس کا سدّباب کرنا فوری ضروری ہے اور یہ کام آج ہی ہونا چاہئے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ ابھی اجلاس سے فارغ ہو کر ڈپٹی کمشنر ساہیوال سے رابطہ کر کے اس مسئلے کا فوری طور پر حل نکالیں گے اور متعلقہ محکمہ سے بھی بات کروں گا لیکن میں معزز ممبر سے بھی request کروں گا کہ اگر یہ مناسب سمجھیں تو بے شک میرے دفتر میں تشریف لے آئیں تو میں ان کی موجودگی میں انشاءاللہ تعالیٰ بات کروں گا۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

بنجر زمینوں کو آباد کرنے والوں کی لیز میں توسیع دینے کا مطالبہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ جناب محمد بشارت راجا تشریف رکھتے ہیں اور انہیں یاد ہو گا کہ جناب پرویز الٰہی اس وقت ہاؤس کو Chair کر رہے تھے تو ایک انتہائی گھمبیر مسئلہ میں نے زمینوں کے حوالے سے یہاں پر عرض کیا تھا تو انہوں نے very kindly توجہ دی اور جناب محمد بشارت راجا اور جناب سعید اکبر خان بھی تھے۔ ہمارا یہ مسئلہ میانوالی، خوشاب، ڈی جی خان اور بھکر کے اضلاع جو کالونی اضلاع ہیں، کا یہ مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر! اب وہاں صورتحال یہ ہے کہ ایک میٹنگ ہوئی لیکن باقاعدہ طور پر جس طرح سپیکر صاحب نے کمیٹی کے آرڈرز کئے تھے بوجوہ وہ کمیٹی نہ بن سکی لیکن میں نے بھی یہ سمجھا کہ چلیں ہم سارے دوست اکٹھے ہو گئے اور یہاں ایک ممبر کالونی بھی اس وقت آ گئے۔ جناب محمد بشارت راجا کو پتا ہے کہ باتیں طے ہو گئیں کہ جو لیز کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے، جن لوگوں کے پاس لیز تھی تو 2015 کو وہ leases expire ہو گئیں اور اس کے بعد وہ اسی طرح بیٹھے ہیں۔ اب تک وہ leases renew ہوئی ہیں اور نہ ہی انہیں حقوق ملکیت ملے ہیں حالانکہ 1995 اور 2001 کے circular میں لوگوں کو یہ incentive دیا گیا کہ ہمارے علاقے میں بنجر اور غیر آباد زمینوں کو آباد کرنے والوں کو حقوق ملکیت بھی دیئے جاتے تھے جو ابھی تک نہیں دیئے گئے۔ اس حوالے

سے میں نے ریونیو بورڈ کے بھی چکر لگائے۔ جناب محمد بشارت راجا تھوڑی مہربانی کریں گے کیونکہ میں دو تین دفعہ ادھر ریونیو بورڈ ہو کر آیا ہوں۔

جناب سپیکر! ان کا کہنا ہے کہ ہم نے سمری بھجوا دی ہے تو ہمارے ان اضلاع کا یہ بہت بڑا issue ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل صحیح ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہمارے اضلاع کے کچھ دوست یہاں پر بیٹھے ہیں اور کچھ نہیں بیٹھے تو منسٹر صاحب کی موجودگی میں یہ privilege لے رہا ہوں کہ وزیر مال تشریف رکھتے ہیں اور وزیر قانون بھی تشریف رکھتے ہیں تو یہ ہمارے علاقے کا بہت بڑا issue ہے تو اس وقت جو مہم چل رہی ہے تو اس کی زد میں وہ لوگ بھی آ رہے ہیں، ان کی فصلیں تباہ ہو رہی ہیں اور ان سے فصلیں retrieve/ confiscate کر لی گئی ہیں اس لئے میں اس سلسلے میں وزیر مال اور وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ وہ اس حوالے سے کچھ بتا دیں کہ کب تک وزیر اعلیٰ سے سمری نکلوائیں گے اور کیسے نکلوائیں گے؟ اس کو تھوڑا سا take up کروا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! جب یہ مسئلہ discuss ہوا تھا تو معزز ممبر جناب محمد وارث شاد وزیر قانون کے دفتر میں تشریف لائے تھے اور اس کے فوری بعد ہم نے کمیٹی بنا کر اس کی سفارشات ان سے discuss کر کے ایک سمری بنائی جو کہ اس وقت وزیر اعلیٰ کے پاس ہے جسے ہم follow کر رہے ہیں اور جونہی وہ منظور ہو کر آئی تو اس کے مطابق انشاءاللہ پالیسی بنائی جائے گی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ ایک فارسی کا شعر ہے کہ:

تریاق از عراق آوردا شود مار گزیدہ مردہ باشد

جس کا ترجمہ ہے کہ تریاق جب تک عراق سے آئے گا تو سانپ کا ڈسا ہوا اس وقت تک مر جائے گا۔ مجھے SMBR صاحب نے اور ممبر کالونی نے بھی یہی بتایا ہے کہ سمری گئی ہوئی ہے لیکن آج اس سمری کو گئے ہوئے بیس دن ہو گئے ہیں اور جب تک سمری آئے گی تو ہمارے ان

اضلاع کے غریب کسانوں کی زمینیں چھن جائیں گی اور ان کی فصلیں تباہ ہو جائیں گی۔اس کے بعد اگر کوئی سمری منظور ہو کر آتی ہے تو پھر وہ مردے کو زندہ نہیں کر سکتی۔

جناب سپیکر!میری استدعا ہے کہ آپ کی طرف سے ruling آجائے جس پر وہ سمری منظور ہو کر آسکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب!یہ ایک serious issue ہے اور ہمارے جتنے بھی اضلاع ہیں ان میں problems ہیں تو آپ اس میں kindly جتنا بھی ہو سکتا ہے وہ کریں۔

وزیر مال(ملک محمد انور): جناب سپیکر!ایک سمری منظوری کے لئے وزیر اعلیٰ کے پاس گئی ہوئی ہے مگر اس کے باوجود جو issues raise کئے ہیں تو اس سلسلے میں انتظامیہ کو ہدایت کر دی ہے اور اس پر مزید کارروائی نہیں ہو رہی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب!تو ایک پالیسی بنالیں ناں کیونکہ سمری تو گئی ہوئی ہے۔

وزیر مال(ملک محمد انور): جناب سپیکر!جب تک سمری منظور نہیں ہوتی تو کسی کو dispossess نہیں کیا جا رہا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!بہت اچھا کام کیا ہے کرنل صاحب نے لیکن اس سلسلے میں یہ فرما رہے ہیں کہ زبانی طور پر انہیں حکم دے دیا ہے کہ لیز والے لوگوں کو نہ چھیڑیں تو میری یہ استدعا ہے کہ اسی سلسلے میں ایک لیٹر بورڈ آف ریونیو سے چلا جائے کہ جب تک فیصلہ نہیں ہو تا تو لیز والے لوگوں کو نہ چھیڑا جائے۔یہ لیٹر چلا جائے گا تو میرا کام ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،بالکل۔جی،منسٹر صاحب!

وزیر مال(ملک محمد انور): جناب سپیکر!جونہی لیٹر آجائے گا تو ہم پالیسی issue کر دیں گے۔زبانی انہیں بتا دیا گیا ہے کہ جو incident انہوں نے quote کیا تھا اس کے بعد کسی کو نہیں چھیڑا جا رہا اور تمام لوگ اسی طریقے سے بیٹھے ہیں۔ابھی پالیسی آجائے گی اور زیادہ وقت نہیں لگے گا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب!ایک بات on record آجائے کہ اگر ایک لیٹر issue ہو جائے تو آپ اسے دیکھ لیں اور اسے چیک کر لیں کیونکہ یہ بہت important issue ہے۔اس سلسلے میں آپ لازمی طور پر کچھ کریں۔

وزیر مال(ملک محمد انور): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔کچھ کریں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میانوالی، بھکر، خوشاب اور دوسرے اضلاع کے لوگ مجھ سے اس حوالے سے رابطے کر رہے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔پنجاب اسمبلی ہمیشہ باقی اسمبلیوں کے مقابلے میں ایکprogressiveاور زیادہ activeاسمبلی کے طور پر پہچانی گئی ہے لیکن مجھے افسوس ہے اور حیرت یہ ہے کہ ہماری حکومتی بنچز سے تعلق رکھنے والی خواتین نے بھی ابھی تک اسissueکو take upکیوں نہیں کیا کہ ہماریwomen caucusجو ہے وہ ابھی تک نہیں بنائی گئی شاید ایک delegationبھی صوبہ سندھ سے آرہا ہے اور UNDPاس کو لے کر آرہی ہے تو تمام صوبائی اسمبلیوں اور قومی اسمبلی میں بھیwomen caucusesموجود ہیں لیکن یہاں ابھی تک اس کو نہیں بنایا گیا میری گزارش ہو گی کہ اس کو دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! دوسرا جوSDGsکیtask forcesہیں پچھلے دور حکومت میں بنائی ہوئی تھیں اس وقت بھی نیشنل اسمبلی میں نیشنل لیول پر وہ بنائی جا چکی ہے لیکن اُس کو باقیcapitals provincialمیں بھی آنا ہے تو اُس کے اوپر بھی میری گزارش ہے کہ اُس کو بھی آپ دیکھ لیں کہ اُس کو جلد از جلد بننا چاہئے وہ ایک بہت اچھاparliamentary toolہےSDGs کے جو ہمارےgoalsہیں اُن کوachieveکرنے کے حوالے سے ایکparliamentary oversightکے حوالے سے یہ دو کام بہت ضروری ہونے والے ہیں اس پر میری گزارش ہے کہ اس کے اوپر آپ تھوڑا ٹائم دیں تا کہ یہ مسئلے حل ہو سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر219/18 شیخ علاؤالدین کی ہے۔اسے پڑھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اپنی بات کرنے سے پہلے آپ سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں ایک تو میں آپ کا شکر گزار ہوں میں نے دیکھا ہے کہ آپ کسی بھی پوائنٹ آف آرڈر پر جواب ضرور دیتے ہیں۔اسے decline کریں یا accept کریں لیکن آج جو میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں وہ treasury benches کو بھی سوچنی چاہئے اور اپوزیشن بنچز کو بھی سوچنی چاہئے بات یہ ہے کہ ہماری اسمبلی کی جو کارروائی ہے ہم جن کے ووٹ لے کر آئے ہیں اُن کا ہم پر بڑا حق ہے،اُن کے جو بھی معاملات یہاں کوئی بھی معزز ممبر اُٹھاتا ہے وہ یقیناً پریس میں آنے چاہئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پریس میں آتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کو عرض کرتا ہوں پریس میں کیسے آتے ہیں اس طرح آتے ہیں کہ کسی obsolete اداکارہ کی ٹریفک سارجنٹ سے لڑائی ہو جائے تو اُس کی سرخی بڑی ہوتی ہے پنجاب اسمبلی کی سرخی چھوٹی ہوتی ہے اور یہ میں آپ کو بتادینا چاہتا ہوں حالانکہ ہمارے جو بھائی پریس والے اوپر بیٹھے ہیں ان میں بہت سی شخصیات کو جانتا ہوں جو انتہائی learned ہیں اور کسی بھی topic پر اُن کی command ہے لیکن سوائے جو انگریزی اخبارات ہیں وہ کسی حد تک ہمارا point of view دے رہے ہیں یہ بہت بڑا مسئلہ ہے تین دن پہلے میں نے اپنے حلقے کی سڑک کے بارے میں مسئلہ اُٹھایا کہ کس طرح لوگ accidents میں مر رہے ہیں، ڈکیتیاں ہو رہی ہیں اور اس کے علاوہ جتنے بھی ایشو اُٹھائے ہیں یا اور معزز ممبران نے اُٹھائے ہیں کہیں اُردو پریس میں اُس کا وجود نہیں ہے، کوئی جواز نہیں، کوئی بات نہیں۔

جناب سپیکر! پہلے ایسا نہیں تھا آپ اس کو دیکھیں اور دوسری بات ہٹلر کے زمانے کا ایک کیمرہ اس ہاؤس میں لگا ہوا ہے جو الیکٹرونک میڈیا پر ہمیں represent کرتا ہے believe me آپ کسی سے پوچھ لیں کچھ پتا نہیں لگتا کون بول رہا ہے، کیا ہو رہا ہے یہ جو 1947 کی pictures تھیں جب ہم نے آزادی حاصل کی اُس طرح کی picture آرہی ہے آپ ذرا سندھ

اسمبلی کی کارروائی دیکھیں پندرہ پندرہ، بیس بیس منٹ تک سندھ اسمبلی کی کارروائی دکھائی جاتی ہے اور بہترین picture آرہی ہوتی ہے پتا لگتا ہے۔ ہمارے ووٹرز کو ہمارے علاقے کو، ہمارے پورے پنجاب جو گیارہ کروڑ عوام کا صوبہ ہے کسی کو پتا نہیں ہم یہاں کیا کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نئی اسمبلی بلڈنگ بن رہی ہے اُس میں آپ کو اچھے cameras بھی provide کئے جائیں گے اور اسمبلی ہال بھی بہت اچھا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وہ اسمبلی بلڈنگ تو جب بنے گی تب کی بات ہے ابھی میرے بھائی حکومتی بنچوں سے کہیں گے آپ نہیں بنا سکے یہ بالکل پوائنٹ سکورنگ نہیں ہے یہ ان کا بھی معاملہ ہے ہمارا بھی معاملہ ہے ہم جب کوئی بات کرتے ہیں اب آج جو میں ابھی تحریک التوائے کار پڑھوں گا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اب آپ تحریک التوائے کار پر آجائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کو عرض کرتا ہوں پہلے آپ اس کے اوپر رولنگ دیں کہ میں جو بات کہہ رہا ہوں آپ بھی چاہیں گے کہ ہماری اسمبلی کی projection صحیح ہو، لوگوں کو پتا لگے ہم یہاں پر کیا کر رہے ہیں؟ ہم سب کا ایک ایک منٹ ضروری ہے اور کچھ لوگ تو ایسے ہیں جن کا ایک ایک منٹ بہت قیمتی ہے تو آپ یہ دیکھیں اس بات پر بھی ذرا غور کریں کہ ہم جہاں جاتے ہیں، گنے کے اوپر بات ہوئی یا کسی کی بھی بات ہوئی ہو جب ہم حلقے میں جاتے ہیں وہ ووٹر کہتے ہیں تُسی کی کیتا، اب جو میں نے یہاں پر کیتا وہ کسی کو نہیں پتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ مہربانی تحریک التوائے کار پر آئیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جو تحریک التوائے کار میں پیش کر رہا ہوں اس کو بہت sensitive لیا جائے کیونکہ قومی اثاثے کے بارے میں ہے اور میں آج specially لارنس گارڈن دیکھنے کے لئے گیا ہوں خدا کی قسم اندر گاڑیاں پھر رہی ہیں اور لارنس گارڈن کو تباہ کر دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اب آپ اسے پڑھیں۔

جناح باغ (لارنس گارڈن) کو تباہی کا سامنا

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے آج کا باغ جناح جو کبھی لارنس گارڈن کہلاتا تھا جس کی مثال دنیا کے چند بہترین باغوں میں شمار ہوتی تھی آج زبوں حالی اور تباہی کا شکار ہے۔ ایک طرف محکمہ زراعت کے دفاتر جو چلڈرن پارک اور لیڈیز کلب میں بنائے گئے ہیں۔ دوسری طرف بے شمار تجاوزات جگہ جگہ موٹر سائیکلوں کی پارکنگ اورFast Food Pointsباغ کو تباہ کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ذمہ داری سے یہ بات عرض کرتا ہوں کہ کسی فاسٹ فوڈ کی وہاں پر پہلے اجازت نہیں تھی۔ باغ کے مغرب میں واقعہ لارنس روڈ پر امتحانی مرکز کے سامنے کا تمام علاقہ ہزاروں موٹر سائیکلوں کی پارکنگ بن چکا ہے۔ لاہور کا یہ تاریخی باغ جس کو لارڈ لارنس اور سر گنگارام جیسے عظیم لوگوں نے لاہور کے باسیوں کو تحفہ میں دیا تھا۔ اب صبح سے رات تک اس کی اندرونی تمام سڑکوں پر موٹر سائیکلوں کی آمد ورفت اور ملازمین اور ان کے ملنے والوں نے باغ کی آب وہوا اور ماحول کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اور اس قومی ورثہ کا کوئی نگہبان دور دور تک نظر نہیں آرہا۔ لیڈیز کلب کے پارکس میں گاڑیوں کی پارکنگ بن چکی ہے۔ جو کبھیtennis court ہوتے تھے۔

جناب سپیکر! پچھلے دس سال میں جو نایاب اقسام کے درخت ختم ہوئے ہیں ان کا کوئی نعم البدل مہیا نہیں کیا گیا ہے۔ اب تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس عظیم قومی ورثہ کو بھی سازشاً ختم کیا جا رہا ہے تاکہ اس کو کسی بھی وقتPrivate Developersکو دے دیا جائے اور اس بنیاد پر دیا جائے کہ یہDevelopersاس کی بہتر نگرانی کر سکیں گے اس طرح کی کوئی سمریmoveہو گی اور اس میںMulti Storey apartmentsاورCommercial Pointsبنا دیئے جائیں گے اور پھر خدانخواستہ ایک مختصر حصہ میں باغ کی یادگار رہ جائے گی لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! وہاں جو درختوں کا قتل عام ہو رہا ہے وہ درخت جو کبھی لارنس گارڈن میں پوری دنیا سے آئے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے اور جواب آئے گا تو جناب کو گزارش کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کرتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

MR ACTING SPEAKER: Let me come to the government business. A Minister to introduce the Namal Institute Mianwali Bill 2019.

مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Bisharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Namal Institute Mianwali Bill 2019.

MR ACTING SPEAKER: The Namal Institute Mianwali Bill 2019 has been introduced in the House and shall stand referred to the Standing Committee on Education on its constitution for report within two months.

مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ و صحت پنجاب 2019

(۔۔۔جاری)

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, was introduced yesterday shall also stand referred to the concerned standing committee on its constitution for report within two months.

ایوان کو قواعد کے تحت چلانے کے مطالبے کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر پر جناب قائم مقام سپیکر کی رولنگ

MR ACTING SPEAKER: This ruling shall dispose of the points of order raised by the honorable Members from the Opposition during the sitting held on the January 7, 2019.

Brief background of this ruling is that the sixth session of 17th Provincial Assembly of the Punjab was summoned by the Governor of the Punjab on January 2, 2019 to commence on Monday, January 7, 2019. It is established practice that whenever a Session is summoned, Mr Speaker, in discharge of his Constitutional and codal responsibilities issues certain orders, as for instance, approval of sitting plan, fixing time and date for the meeting of business advisory committee, appointment of Panel of Chairman, approval of security plan, etc. These arrangements are made prior to the commencement of the Session for the smooth conduct of the Session. Following this prevalent practice and norms, Mr Parvez Elahi, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, nominated a Panel of Chairman for this Session on January 3, 2019 on the relevant file. However, the Panel was to be announced by the Secretary on the first sitting of this Session, i.e. January 7, 2019 after the recitation and Na'at.

In the meanwhile, Ch Muhammad Sarwar, Governor of the Punjab had to proceed abroad and Mr Parvez Elahi, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab assumed the charge of Acting Governor. Consequently, I, Sardar Dost Muhammad Mazari, Deputy Speaker,

Provincial Assembly of the Punjab was notified to act as Speaker vide Assembly Secretariat Notification issued on January 4, 2019.

Incidentally, owing to some unavoidable circumstances, I was not available to attend the sitting of the first day, i.e. Monday, January 7, 2019, and I informed the Assembly Secretariat about this fact. I had also directed the Assembly Secretariat to make arrangement accordingly for the first sitting of the Assembly on January 7, 2019.

Mian Shafi Muhammad, MPA (PP-258), the first name in the order of preference, already appointed by Mr Speaker as per previous practice and norms, assumed the Chair at the commencement of the first sitting of January 7, 2019; and after recitation of Tilawat and Naat, the Secretary Assembly announced the Panel of Chair.

However, the Opposition raised the point of order that before announcement of Panel of Chair, no member of the Panel could assume the Chair and the Acting Speaker ought to have presided the first sitting. A long debate was held in the House. The gist of the points raised by the Opposition is summarized below:

(I) Mian Shafi Muhammad, MPA (PP-258) was not authorized to assume the Chair at the commencement until a motion moved by a Minister in terms of Rule 13(2) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 for electing the Chair before announcement of Panel of Chair.

(II) They Challenged the validly of proceeding of the House held before adoption of above motion by the House.

With this background and after perusal of record and the relevant rules, I, **Sardar Dost Muhammad Mazari, Acting Speaker**, proceed to announce my ruling given hereafter.

So for as the first point raised by the honorable Opposition members is concerned, Rule 13 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997, which remained under detailed

discussion during the proceeding on January 7, 2019, provides as under:

> 13. **Panel of Chairman.**- (1) At the commencement of a session, the Speaker shall nominate, in order of precedence, from amongst members a panel of not more than four Chairmen and in the absence of the Speaker and the Deputy Speaker, the member having precedence amongst those present at the sitting shall take the Chair.
>
> (2) If at any time at a sitting of the Assembly neither the Speaker nor the Deputy Speaker nor any member on the Panel of Chairmen is present, the Secretary shall so inform the Assembly and the Assembly shall, by a motion, elect one of the members present to preside at the sitting.

I am of the view that sub-rule (2) of Rule 13 refers to a situation arising on a subsequent day of an ongoing session, when the Panel of Chair would have already been announced on the first day of that session; meaning thereby that this situation, prima facie, does not cater the instant situation, i.e. before announcement of the Panel of Chair. However, for the sake of avoiding any procedural implications, and on the demand of protesting Members, the Minister for Law & Parliamentary Affairs moved a motion under sub-rule (2) of Rule 13 and the same was adopted by the Assembly by majority. In my opinion, the matter stood resolved there and then as the Members of the Opposition took part in the proceedings of the House thereafter.

So far as the second point raised by the honorable Opposition members challenging the validity of a part of proceedings on that day is concerned, it would be pertinent to mention that on the adoption of the above-mentioned motion, the Chair, in his short ruling on the same day, had validated that part of the proceedings.

I have given due consideration to this matter as well and hereby endorse the said short ruling with some additional arguments given hereafter.

It would be pertinent to quote Article 67 of the Constitution, which provides that subject to the Constitution, a House may make rules for regulating its procedure and the conduct of its business, and shall have power to act notwithstanding any vacancy in the membership thereof, and **any proceedings in the House shall not be invalid on the ground that some persons who were not entitled to do so sat, voted or otherwise took part in the proceedings**. According to Article 66 of the Constitution, the proceedings of the House cannot even be challenged in a court of law.

It is general principal of law that the proceedings of a meeting of a body shall not be invalid merely due to any vacancy or defect in the constitution of that body. This provision can be found in a number of laws enacted by this very House.

With the above observations, I, **Sardar Dost Muhammad Mazari, Acting Speaker** rule as under:

(i) Assumption of Chair at the commencement of the sitting on January 7, 2019 by Mian Shafi Muhammad, MPA (PP-258) was absolutely in accordance with the rules and was further validated by the motion adopted by the House; and

(ii) The entire proceedings of the House on January 7, 2019 were valid and in accordance with the Rules.

I conclude my ruling by quoting rule 209 of the Rules of procedure of Provincial Assembly of the Punjab which provides that the ruling of the Chair shall not be called in question.

Now the House is adjourned to meet on the Friday, 11th January 2019 at 9:00AM.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعتہ المبارک،11۔جنوری2019

(یوم الجمع،4۔جمادی الاوّل1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد6 : شمارہ5

347

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 11۔جنوری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن، ٹرانسپورٹ اورزکوۃ وعشر)

سرکاری کارروائی

عام بحث

راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیز
کی سالانہ رپورٹوں برائے سال 13-2012 پر بحث

ایک وزیر راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیز کی سالانہ رپورٹوں برائے سال 13-2012 پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

349

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

جمعتہ المبارک، 11۔جنوری 2019

(یوم الجمع، 4۔جمادی الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 11 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باﷲ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾
وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۚ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ﴿٢٢﴾
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ
قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ لِيَجْزِيَ
اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِنْ شَاءَ أَوْ
يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٢٤﴾

سورۃ الاَحزَاب آیات 21 تا 24

تم کو رسول اللہ کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے اللہ (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی اُمید ہو اور وہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہو (21) اور جب مومنوں نے (کافروں کے) لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے پیغمبر نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے پیغمبر نے سچ کہا تھا۔ اور اس سے ان کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہوگئی (22) مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار اُنہوں نے اللہ سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا۔ تو ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہوگئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور اُنہوں نے (اپنے قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا (23) تاکہ اللہ سچّوں کو اُن کی سچائی کا بدلہ دے اور منافقوں کو چاہے تو عذاب دے اور (چاہے) تو اُن پر مہربانی کرے۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (24)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اکو ای حیاتی دا معیار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیبؐ نال پیار ہونا چاہی دا
حضرت صدیقؓ نے اے دسیا اے دوستو
سب کجھ سوہنےؐ توں نثار ہونا چاہی دا
حسنؓ حسینؓ توں جند جان وار کے
علیؓ دے غلاماں چہ شمار ہونا چاہی دا
آقاؐ جدوں یاد کرو اپنے غلاماں نوں
ساڈا وی غلاماں چہ شمار ہونا چاہی دا

سوالات

(محکمہ جات سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن، ٹرانسپورٹ اور زکوٰۃ و عُشر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ جات سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن، ٹرانسپورٹ اور زکوٰۃ و عُشر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات پریس گیلری سے واک آؤٹ کر گئے)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پریس گیلری کے صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ حکومت کی میڈیا پالیسی کے حوالے سے انہیں کچھ تحفظات ہیں۔ میڈیا کو کنٹرول کرنے کی کوشش ہو رہی ہے اور ان کی downsizing کی جا رہی ہے جس پر وہ احتجاج کرتے ہوئے پریس گیلری سے واک آؤٹ کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ صحافی حضرات کو پریس گیلری میں واپس لانے کے لئے کسی وزیر صاحب کو بھجوائیں۔ علاوہ ازیں ہم حزب اختلاف کے ممبران میڈیا کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: میں چودھری ظہیر الدین اور سردار حسنین بہادر سے کہوں گا کہ وہ تشریف لے جائیں اور صحافی حضرات کو منا کر واپس لائیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن / ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جاتا ہوں لیکن جانے سے پہلے میں یہ گزارش کروں گا کہ میڈیا والے حضرات کا احتجاج حکومت کے خلاف بالکل نہیں ہے۔ جیو نیٹ ورک نے downsizing کرتے

ہوئے ہزاروں لوگوں کو بے روزگار کر دیا ہے، ملازمین کو تنخواہیں نہیں دی جا رہیں اور اسی وجہ سے صحافی حضرات نے احتجاج کرتے ہوئے واک آؤٹ کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری ظہیر الدین! آپ مہربانی کر کے تشریف لے جائیں اور اپنے ساتھ سردار حسنین بہادر کو بھی لے جائیں۔ آج کا پہلا سوال محترمہ مسرت جمشید کا ہے۔

(اس مرحلہ پر وزیر پبلک پراسیکیوشن چودھری ظہیر الدین اور
وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ سردار حسنین بہادر صحافی حضرات
کو پریس گیلری میں واپس لانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! سوال نمبر 154 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سابق وزیر اعلیٰ پنجاب کے غیر ملکی دوروں پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***154: محترمہ مسرت جمشید:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ نے جون 2013 تا مئی 2018 کتنے غیر ملکی دورے کئے؟

(ب) ہر غیر ملکی دورے کا دورانیہ کیا تھا اور اس میں کتنے افراد شریک تھے؟

(ج) ہر غیر ملکی دورے پر کتنا خرچ آیا علیحدہ علیحدہ مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) سابق وزیر اعلیٰ پنجاب نے جون 2013 تا مئی 2018 کے دوران 40 بیرون ممالک کے دورے کئے۔

(ب) مذکورہ افراد کی تفصیل اور دورے کے دورانیہ کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) سابق وزیرِ اعلیٰ پنجاب نے بیرون ملک دوروں پر اخراجات اپنی ذاتی جیب سے ادا کئے۔ تاہم وزیر اعلیٰ کے ہمراہ جانے والے سرکاری افسران کے اخراجات حکومت پنجاب کے TA/DA Rules کی روشنی میں ادا کئے گئے تھے۔ اخراجات کی تفصیلات محکمہ انتظامی امور و عمومی انتظامات سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب اور خادم اعلیٰ کے ساتھ بیرون ممالک visit پر جو سرکاری افسران جاتے تھے وہ اب کس کس عہدے پر تعینات ہیں۔ مجھے ان افسران کی فہرست مہیا کی جائے کہ اب وہ کس کس محکمہ میں تعینات ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سابق وزیر اعلیٰ پنجاب کے ہر بیرون ملک visit میں جو افسران ان کے ساتھ جاتے تھے ان کی فہرست میرے پاس موجود ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب نے جون 2013 تا مئی 2018 کے دوران 40 بیرون ممالک کے دورے کئے تھے اور جن افسران نے ان کو accompany کیا تھا ان کی تعداد تقریباً اڑھائی، تین سو کے قریب ہے۔ میں اس فہرست کی کاپی محترمہ مسرت جمشید کو دے دوں گا۔

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! سابق وزیر اعلیٰ پنجاب کے ساتھ بیرون ممالک visit پر پرائیویٹ سیکٹر کے جو لوگ جاتے تھے ان کے لئے معیار کیا تھا کیونکہ انہیں سرکاری دورے کے دوران ساری مراعات مہیا کی جاتی تھیں اور کیا پرائیویٹ افراد سرکاری دورے پر جا سکتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! by and large سابق وزیر اعلیٰ پنجاب کے بیرون ممالک visit پر ان کے ساتھ پرائیویٹ لوگ بھی جاتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! مثال کے طور پر اگر سابق وزیر اعلیٰ کا visit چائنا کے لئے ہوتا تھا، وہ وہاں انرجی پراجیکٹس سے متعلق کسی MOU پر دستخط کرنے یا negotiation کرنے کے لئے گئے تو اس سیکٹر سے متعلقہ لوگ بھی ان کے ساتھ visit کرتے تھے۔ متعلقہ محکمہ نے مجھے جو معلومات مہیا کی ہیں ان کے مطابق سابق وزیر اعلیٰ بیرون ملک دورے پر ہونے والے اخراجات خود ادا کرتے تھے البتہ ان کے ساتھ جانے والے محکمہ کے افسران کو سرکاری فارمولا کے مطابق TA/DA ادا کیا جاتا تھا۔ اس شعبہ سے تعلق رکھنے والے اگر کوئی دیگر پرائیویٹ لوگ سابق وزیر اعلیٰ کے ساتھ بیرون ملک visit پر جاتے تھے تو by and large وہ اپنے اخراجات خود ادا کرتے تھے۔ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب نے کل چالیس بیرون ممالک کے visit کئے تھے اور بعض جگہوں پر ان کی فیملی نے بھی ان کے ساتھ travel کیا تھا لیکن فیملی ممبران نے اپنے اخراجات خود برداشت کئے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال نمبر 36 جناب نصیر احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، چودھری صاحب!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ٹوکن واک آؤٹ
ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب قائم مقام سپیکر: میں معزز ممبران حزب اختلاف کو واپس تشریف لانے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 97 ہے لیکن اس وقت متعلقہ وزیر ایوان میں موجود نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔ اگلا سوال بھی چودھری اشرف علی کا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 111 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ زکوٰۃ و عُشر کا گزارہ الاؤنس دینے سے متعلقہ تفصیلات

***111: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر زکوٰۃ و عُشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زکوٰۃ و عُشر نے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں سے گزارہ الاؤنس حاصل کرنے والے مستحقین کی تعداد 10 سے کم کر کے 3 کر دی گئی ہے؟

(ب) مستحقین کی تعداد میں کمی کرنے کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت مستحقین کی تعداد میں اضافے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) مستحقین کی تعداد کا انحصار زکوٰۃ فنڈز کی دستیابی پر ہوتا ہے پنجاب زکوٰۃ و عُشر کونسل کی منظوری کے بعد تمام اضلاع کو زکوٰۃ فنڈز بشمول گزارہ الاؤنس آبادی کی بنیاد پر جاری کئے جاتے ہیں۔ سال 15-2014 کے دوران صوبائی زکوٰۃ کونسل کی منظوری سے مستحقین کے لئے گزارہ الاؤنس کی شرح 500 روپے سے بڑھا کر 1000 روپے ماہانہ کی گئی جس کی وجہ سے مستحقین کی تعداد میں قدرے کمی ہوئی ہے۔

(ب) جز (الف) میں جواب دیا جا چکا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ مستحقین کی تعداد کا انحصار زکوٰۃ فنڈز کی دستیابی پر ہوتا ہے اگر مرکزی حکومت کی طرف سے صوبہ پنجاب کو زیادہ فنڈز موصول ہوئے تو زکوٰۃ فنڈز سے استفادہ کنندگان کی تعداد میں بھی اضافہ کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زکوٰۃ و عُشر نے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں سے گزارہ الاؤنس حاصل کرنے والے مستحقین کی تعداد دس سے کم کر کے تین کر دی گئی ہے؟ محکمہ نے اپنے جواب میں اس سے agree کیا ہے کہ واقعی مستحقین کی تعداد میں قدرے کمی کر دی گئی ہے۔ زکوٰۃ مستحق لوگ لیتے ہیں، ان کا کوئی اور ذریعہ معاش نہیں ہوتا اور انہوں نے انہی پیسوں پر گزر بسر کرنا ہوتا ہے۔ حکومت وقت کی

ذمہ داری ہے کہ پسے ہوئے طبقہ کے لئے روزگار کا اہتمام کرے۔ کیا موجودہ حکومت کوئی ایسے اقدامات اُٹھا رہی ہے کہ مستحقین کی تعداد پھر سے 10 کر دی جائے؟ آبادی میں بہت زیادہ اضافہ ہو چکا ہے اور میرے خیال میں یہ تعداد مزید بڑھنی چاہئے۔ کیا حکومت کوئی ایسے اقدامات اُٹھا رہی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! معزز ممبر بالکل صحیح کہہ رہے ہیں۔ پچھلے دس سالوں میں مستحقین کی تعداد کو کم کرکے تین کر دیا گیا اور اکثر اضلاع میں ان تین افراد کو بھی زکوٰۃ نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر! میں نے ضلع اٹک، ساہیوال اور ملتان کا visit کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ فنڈز کا بہت زیادہ misuse ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم زکوٰۃ کی تقسیم کے نظام میں بہتری لائیں گے اور اب اصل مستحقین کو زکوٰۃ تقسیم ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! جہاں پر زکوٰۃ فنڈز کا misuse ہوا ہے اس کا آڈٹ کروائیں۔

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! ہم اس کا آڈٹ کروا رہے ہیں۔ میں نے اسی وجہ سے دو لوگوں کو suspend کیا ہے اور تین لوگوں کو show cause notices جاری کئے گئے ہیں۔ میں نے جس ضلع کا visit کیا وہاں پر مجھے پتا چلا کہ زکوٰۃ فنڈز کا misuse ہوا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے بڑے دُکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ کچھ اضلاع کے ڈسٹرکٹ چیئرمین زکوٰۃ کمیٹی نے اس فنڈ کا بہت غلط استعمال کیا ہے حالانکہ زکوٰۃ کو سیاسی بنیادوں پر استعمال نہیں ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس حوالے سے کوئی شفاف پالیسی بنائیں۔

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! ہم ایک شفاف پالیسی بنا رہے ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ اب زکوٰۃ فنڈز کا misuse نہیں ہو گا اور زکوٰۃ مستحق لوگوں کو ملے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، اچھی بات ہے۔ جی، چودھری مظہر اقبال! آپ بھی کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! زیادہ تر بنکوں کے accounts سے زکوٰۃ کی کٹوتی ہوتی ہے۔ اٹھارہویں ترمیم کے بعد محکمہ زکوٰۃ صوبائی دائرہ اختیار میں آ گیا ہے۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ زکوٰۃ کم ہونے کی وجہ بظاہر یہی ہے کہ لوگوں کا حکومت پر اعتماد نہیں؟ وہ زکوٰۃ کی کٹوتی سے پہلے اپنے accounts سے سارے پیسے نکلوا لیتے ہیں اور جیسے ہی کٹوتی کی تاریخ گزرتی ہے تو وہ لوگ اپنی رقوم واپس اپنے accounts میں جمع کروا دیتے ہیں۔ لوگوں کا حکومت پر lack of confidence ہے حالانکہ ہمارا ملک charity کے حوالے سے بہت آگے ہے۔ ہم لوگ NGOs اور پرائیویٹ اداروں کو بے تحاشا زکوٰۃ کے پیسے دیتے ہیں لیکن بد قسمتی سے لوگوں کا حکومت پر بالکل اعتماد نہیں ہے۔

جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف اور محکمہ زکوٰۃ و عُشر ہماری عوام میں یہ شعور اُجاگر کرنے کے لئے کوئی اقدامات اُٹھا رہے ہیں کہ حکومت زکوٰۃ فنڈز کی تقسیم کے حوالے سے بہت اچھی پالیسی بنا رہی ہے اور بہتر steps لے رہی ہے؟ کیا حکومت اس بارے میں کوئی شفاف طریق کار وضع کرے گی کہ جس سے ہماری زکوٰۃ funding میں اضافہ ہو سکے اور ہم زیادہ لوگوں کو اس دائرہ اختیار میں لا سکیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عُشر!

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! معزز ممبر بالکل صحیح فرما رہے ہیں کہ جو لوگ زکوٰۃ دیتے تھے اُن کا حکومت سے اعتماد اُٹھ گیا ہے۔ میں نے ساہیوال، ملتان، راولپنڈی اور بھی بہت سارے اضلاع میں چیک کیا ہے چونکہ زکوٰۃ کے پیسے کا صحیح استعمال نہیں ہو رہا تھا اس لئے لوگ زکوٰۃ نہیں دے رہے تھے۔ اب ہم یہ advertisement کر رہے ہیں کہ اب جو حکومت آئی ہے وہ صحیح مستحقین تک پیسا پہنچائے گی اور اب ہم biometric پر آ ئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر صاحب! زکوٰۃ کی transparent policy ہونی چاہئے۔

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! انشاء اللہ۔ میں اپنے معزز ممبر کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم پوراdata website پر دے رہے ہیں کہ اب زکوٰۃ ذاتی ملازمین کو نہیں دی جائے گی۔ پنجاب کا ہر شخص چیک کر سکے گا کہ زکوٰۃ صحیح مستحقین تک جا رہی ہے یا نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر صاحب! اس کے لئے آپ کوئی نادرا کے ساتھagreement کرنے جا رہے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! جس طریقے سے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام چل رہا ہے اسی طرح ہمTelenor کے ذریعے مستحقین کو زکوٰۃ دینے جا رہے ہیں اور اس کاdatabase بھی بنا رہے ہیں۔ مزید جیسے آپ نے پوچھا ہم نادرا سے بھیfacilitation لینے جا رہے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! وزیر موصوف کے ذہن میں کوئی ایسے اقدامات ہیں جو اُٹھانے سے لوگوں کا حکومت پر اعتماد بحال ہو سکے؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ وزیر موصوف بھی سابقہ حکومت کا حصہ تھے اور چیئرمین زکوٰۃ و عُشر کی تقرری میں ان کا بھی بڑا کردار رہا ہے تو ہر چیز کو سابقہ حکومت پر ڈال دینا مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں بڑی سنجیدگی سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جتنی بھی زکوٰۃ کمیٹیاں بنتی ہیں اُن میں ساری سیاسی تقرریاں ہوتی ہیں حالانکہ زکوٰۃ کی کمیٹیوں میں لوگوں کی تقرری transparent ہونی چاہئے اور یہ ٹی وی پر مذاکرات کریں کہ زکوٰۃ کی کٹوتی اور تقسیم کے حوالے سے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے تاکہ لوگوں کا حکومت پر اعتماد بحال ہو اور وہ شوق سے زکوٰۃ کے پیسے کٹوائیں ورنہ یہ سارا سلسلہ ختم ہو جائے گا اور مستحقین کی اُمید بالکل ختم ہو جائے گی لہٰذا میرے خیال میں اس پر بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وزیر موصوف میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں پچھلے پانچ سال یہ ہمارے ساتھ تھے اور انہی کی سفارش سے پچھلے پانچ سال چیئرمین زکوٰۃ و عُشر بہاولنگر لگا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عُشر!

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! پچھلے پانچ سال جو شخص بہاولنگر کا چیئرمین زکوٰۃ و عُشر لگا رہا ہے وہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا عہدے دار تھا اور اسی طرح پورے پنجاب میں بھی پاکستان مسلم لیگ (ن) کے عہدیداران کو چیئرمین لگایا گیا اور اسی شرمندگی کی وجہ سے میں نے پاکستان مسلم لیگ (ن) کا ٹکٹ نہیں لیا اور آزاد الیکشن لڑ کر اس ہاؤس میں آیا ہوں اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کو یہ جرأت ہی نہیں ہوئی کہ وہ میرے مقابلے میں اپنا کوئی امیدوار لے کر آتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ وزیر موصوف خود کتنی زکوٰۃ دیتے ہیں؟ (قہقہے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عُشر!

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! یہ طنزیہ بات نہیں ہے اور نہ ہی اس پر ہنسنا مناسب ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے لوگوں کے علاوہ ہر مسلمان پر زکوٰۃ اور عُشر فرض ہے۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں یہ میرے حلقے میں جائیں اور میرا ریکارڈ نکال کر چیک کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چوہدری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کی بات سمجھ نہیں سکا کیا بنک اکاؤنٹ سے زکوٰۃ کٹواتے ہیں یا ذاتی طور پر زکوٰۃ دیتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عُشر!

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! میں agriculturist ہوں۔ زراعت پر جو عُشر بنتا ہے الحمدللہ مجھے فخر ہے کہ میرا باپ بھی عُشر دیتا تھا اور میں بھی عُشر دیتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا یہاں شرعی طور پر کوئی ایسی پالیسی بن سکتی ہے کہ کرپشن کے پیسے یا پاکستان سے جو money laundering ہو رہی ہے اس پر بھی زکوٰۃ کی کٹوتی ہو؟ (قہقہے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر307 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: میٹرو بس پراجیکٹ کی لاگت اور سبسڈی سے متعلقہ تفصیلات

***307: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میٹرو بس پراجیکٹ لاہور کب اور کس کی approval سے شروع ہوا؟

(ب) اس کا ٹینڈر کن قواعد وضوابط کے مطابق کیا گیا؟

(ج) اس منصوبہ پر کل کتنی لاگت آئی؟

(د) کتنی بسیں اور کتنا سٹاف ہے؟

(ہ) اس کے running expenses کیا ہیں؟

(و) اس منصوبہ پر ہر سال کتنی سبسڈی دی جارہی ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن / ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیرالدین):

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں میٹرو بس سروس کا آغاز10۔فروری2013میں ہوا۔ لاہور میٹرو بس پراجیکٹ، لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کی ہدایات کے تحت 27۔فروری 2012 میں شروع کیا گیا۔ مذکورہ پراجیکٹ ڈیپارٹمنٹ (حکومت پنجاب) کی approval سے سال2012میں شروع کیا گیا۔

(ب) لاہور میٹرو بس سروس کے تعمیراتی کام کی ذمہ داری TEPA-LDA کے سپرد تھی اس کا ٹینڈر PPRA قوانین کے تحت کیا گیا۔

(ج) جہاں تک TEPA کا تعلق ہے اس منصوبہ پر مبلغ 29424.742 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(د) پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی نے لاہور میٹرو بس سروس کے لئے کوئی بس خرید نہ کی۔ اس وقت اس پراجیکٹ پر کل64 بسیں چلائی جارہی ہیں جو کہ M/S Platform Turizm Tasimacilik Gida Insaat Temizlik Hizimetleri,

Sanayi, Ve Ticaret A.S. کی ملکیت ہیں۔ بسوں کی پروکیورمنٹ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ نے بذریعہ ٹینڈر PPRA Rule 2009 کے مطابق کی۔

(ہ) مالی سال 18-2017 کے لاہور میٹروبس سروس کے Running Expenses 3.2۔ارب روپے ہیں۔

(و) اس منصوبہ کو چلانے کی مد میں مالی سال18-2017 میں حکومت پنجاب نے 2.26۔ارب روپے سبسڈی ادا کی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا یہ سوال میٹرو بس پراجیکٹ کے متعلق تھا۔ میں نے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ میٹروبس کا ٹینڈر کن قواعد وضوابط کے مطابق کیا گیا ہے جس کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ لاہور میٹروبس سروس کے تعمیراتی کام کی ذمہ داری ٹیپا(ایل ڈی اے) کے سپرد تھی اور اس کا ٹینڈر PPRA قوانین کے تحت کیا گیا۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ 2013 میں ایل ڈی اے پلازا میں آگ لگ گئی تھی اور اُن کا بہت سارا ریکارڈ جل گیا تھا تو انہوں نے یہاں پر جو figures دیئے ہیں تو انہوں نے یہ ریکارڈ کہاں سے لیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! محترمہ کے سوال کو pending فرمالیں کیونکہ وزیر ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیرالدین) کو آپ نے ہاؤس سے باہر بھیجا ہوا ہے وہ واپس تشریف لے آئیں گے تو محترمہ کے ضمنی سوال کا جواب دے دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس سوال نمبر 307 کو تھوڑی دیر کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 519 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں PVTC کی تعداد اور کورسز سے متعلقہ تفصیلات

***519: محترمہ شاہدہ احمد:** کیاوزیر زکوٰۃ و عُشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں 2018 تک کتنے پبلک ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز (PVTC) بنائے گئے ہیں؟

(ب) PVTC کے اداروں کو رقم کہاں سے ملتی ہے؟

(ج) ٹیوٹا کے ماتحت اداروں میں اور PVTC کے اداروں میں کیا فرق ہے اگر فرق نہ ہے تو اتنے اقسام کے اداروں کے قیام کا کیا فائدہ ہے؟

(د) دونوں اداروں کے ٹریننگ سنٹرز کے کورسز میں کوئی فرق ہے اگر کورسز ایک جیسے ہیں تو کیا حکومت آئندہ سال میں نئے کورسز کو نافذ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کا قیام PVTC کے قانون مجریہ 1998 کے تحت عمل میں لایا گیا۔اس وقت PVTC کے زیر انتظام پنجاب بھر میں 282 ووکیشنل ٹریننگ کے ادارے کام کررہے ہیں۔ یہ ادارے پنجاب کے تمام اضلاع اور تحصیلوں میں واقع ہیں۔

(ب) PVTC کے اداروں میں پڑھنے والے زکوٰۃ کے مستحقین بچوں کو زکوٰۃ فنڈ سے 3000 روپے ماہانہ وظیفہ ملتا ہے جس میں سے وہ ادارہ کو 2500 روپے فیس کی مد میں ادا کرتا ہے۔اس کے علاوہ حکومت پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام ADP کے ذریعے سالانہ مختص شدہ رقم بھی ملتی ہے۔

(ج) PVTC ووکیشنل ٹریننگ کے شعبہ میں تخصیص کا حامل ہے جبکہ ٹیوٹا ٹیکنیکل اور ووکیشنل دونوں قسم کے کورسز کرواتا ہے۔تعداد اور معیار کے اعتبار سے PVTC ووکیشنل ٹریننگ کے شعبہ میں پنجاب کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔اس کے قیام کا بنیادی فلسفہ صوبہ بھر کے ان غریب بچوں / افراد کو فنی تربیت فراہم کرنا تھا جو خطِ غربت سے

نیچے ہیں اور کسی ادارہ میں جا کر فیس ادا نہیں کر سکتے لہٰذا PVTC کے تحت بنائے گئے اداروں کے ذریعے ایسے غریب بچوں / افراد کو بغیر کسی معاوضہ کے فنی تربیت فراہم کی جاتی ہے جبکہ ٹیوٹا میں پڑھنے والے بچوں کو فیس ادا کرنی پڑتی ہے۔ یہ باتیں ٹیوٹا اور PVTC کو ایک دوسرے سے الگ و ممتاز کرتی ہیں۔

(د) PVTC ضلع اور تحصیل کی سطح پر مقامی طلب کے مطابق افرادی قوت کی تیاری پر زور دیتا ہے۔اس میں زیرِ تربیت طلباء وطالبات خطِ غربت سے نیچے ہیں اور مقامی سطح پر ہی روزگار کا حصول چاہتے ہیں۔ تاحال PVTC ایک سو تین (103) کورسز کروا رہا ہے جس میں CBT کورسز بھی شامل ہیں۔ ٹیوٹا کے زیادہ تر کورسز ایڈوانس سطح کے ہیں اور وہ ٹیکنیکل اور ٹیکنالوجی ایجوکیشن پر زور دیتا ہے۔

حکومتِ پنجاب سکل سیکٹر کے اندر اسی سال ایک نگران ادارہ قائم کرنے جا رہی ہے جس کے ذریعہ ٹیوٹا اور PVTC کے تخصیصِ کار کو مزید واضح کیا جائے گا اور ان اداروں کی کارکردگی کو مزید بہتر بنایا جائے گا۔ یہ نگران ادارہ کورسز کے حوالے سے جامع منصوبہ بندی کرے گا اور اس پر عملدرآمد بھی کرائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ج) کے حوالے سے ہے کہ ووکیشنل اور ٹیکنیکل ایجوکیشن کو آپ کیسے differentiate کرتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عُشر!

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! ٹیوٹا میٹرک پاس طلباء کو لیتا ہے اور long term courses کراتا ہے اور فیس لیتا ہے جبکہ PVTC فیس نہیں لیتا بلکہ ماہانہ 2500 روپیہ متعلقہ ادارے کو جاتا ہے اور 500 روپیہ طالب علم کو بطور وظیفہ دیا جاتا ہے اور اس کے short term courses ہیں۔

جناب سپیکر! محترمہ کا سوال بالکل صحیح ہے۔ یہ دس سال سے TEVTA، PVTCاور Skills Development Council تینوں ادارے علیحدہ علیحدہ وزارتوں کے تابع چل رہے تھے۔ ان کا تھوڑا بہت فرق کے ساتھ تقریباً ایک جیسا procedure ہے۔ ہماری حکومت ان تینوں کو الحمدللہ ایک ہی ادارے اور اتھارٹی کے نیچے لانا چاہ رہے ہیں۔ اس کی سمری جا چکی ہے انشاءاللہ یہ ایک ہی اتھارٹی کے تابع ہوں گے۔

جناب سپیکر! محترمہ اصل میں جو سوال کرنا چاہ رہی تھیں وہ یہ ہے کہ یہ علیٰحدہ علیٰحدہ کیوں ہیں۔ یہ دس سال علیٰحدہ علیٰحدہ رہے ہیں اب انشاءاللہ یہ صحیح طریقے سے کام کریں گے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں ان سے یہ بھی پوچھوں گی کہ اسی سال جب ہمارا جو نیا سمسٹر شروع ہو گا تو کیا اسی میں اس کو merge کر دیں گے یا اس کو مزید وقت لگے گا۔

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! انشاءاللہ ایک دو ماہ کے اندر merge ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 324 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے، منسٹر صاحب موجود نہیں ہے اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 566 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(معزز ممبر نے جناب نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں زکوٰۃ کونسلیں بحال کرنے سے متعلقہ تفصیلات

566*: جناب نصیر احمد: کیا وزیر زکوٰۃ و عُشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں زکوٰۃ کونسلیں کب تحلیل ہوئی تھیں؟

(ب) کیا یہ کونسلیں بحال ہو چکی ہیں اگر نہیں تو یہ زکوٰۃ کونسلیں کب تک بحال کر دی جائیں گی؟

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) صوبہ بھر میں زیادہ تر ضلعی زکوٰۃ کمیٹیاں مارچ 2018 میں غیر فعال ہوئی تھیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کے لئے کارروائی کی جا رہی ہے ان کمیٹیوں کی تشکیل کا عمل جلد ہی مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو کمیٹیاں مارچ 2018 میں غیر فعال ہوئیں ان میں سے کتنی کمیٹیوں نے اپنے فنڈز استعمال نہیں کئے؟

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! یہ نیا سوال بنتا ہے لیکن میں اس کا جواب دیتا ہوں کہ پنجاب میں جو کمیٹیاں چل رہی تھیں، میں جہاں بھی گیا ہوں کسی کمیٹی نے مکمل فنڈز استعمال نہیں کئے تھے یہی بات تکلیف دہ ہے۔ ان کو چھ چھ کروڑ روپیہ دیا گیا تھا۔ جب یہ بائیو میٹرک سسٹم آیا تو گھپلا ختم ہو گیا۔ اس کے بعد انہوں نے غریب لوگوں کو فنڈز دیئے ہی نہیں بلکہ وہ lapse ہو گئے۔ ہمارے فاضل ممبر ساہیوال سے منسٹر تھے میں نے جب ساہیوال میں visit کیا تو تین کروڑ روپے ہسپتال کا فنڈ بھی استعمال نہیں ہوا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! منسٹر صاحب جب ہمارے ساتھ تھے تو شاید یہ باتیں ان کو یاد نہیں تھیں۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر وہ پیسے استعمال نہیں کئے گئے تو مارچ سے اب تک بلکہ پانچ سے چھ ماہ تو اس حکومت کو بھی بنے ہوئے ہو گئے ہیں۔ یہ کوئی ایک کمیٹی بنا دیتے، اگر آپ کے اندر درد دِل تھا تو ایک کمیٹی ہی بنا دیتے۔ یہاں پر منسٹر صاحب نے کھڑے ہو کر بڑی دکھ بھری داستان سنائی ہے کہ جو گورنمنٹ جانے والی تھی۔

جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ آپ نے ابھی تک کیوں کمیٹیاں نہیں بنائی۔ کیا کمیٹیاں بنانے میں بہت بڑا مسئلہ تو نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر نے بہت اچھا سوال کیا ہے۔ ہماری حکومت اگست 2018 میں آئی تھی جس میں زکوٰۃ کونسل ختم ہو چکی تھی۔ زکوٰۃ کونسل کے لئے سپیکر اسمبلی نے ممبران کے نام دینے تھے جیسے ہی ممبران کے نام آئے ہم نے کونسل تشکیل دے دی۔ اس کے بعد اجلاس بلایا گیا اور ہم نے 14 اضلاع کے چیئر مین نامزد کر کے سمری وزیر اعلیٰ کو بھجوا دی بقیہ ابھی process میں ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے یہ دیکھنا تھا کہ جس طریقے سے سابقا دور میں کرپٹ چیئر مین رکھے گئے تھے ہم نے اس طریقے سے نہیں رکھنے تھے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ گریجویٹ، ریٹائرڈ آفیسر زاور علماء اکرام کو لے کر آئیں۔ انشاءاللہ بہت جلد یہ کام شروع ہو جائے گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جز (ب) میں سوال یہ تھا کہ کیا یہ کونسلیں بحال ہو چکی ہیں اگر نہیں تو یہ زکوٰۃ کونسلیں کب تک بحال کر دی جائیں گی؟ ابھی تک منسٹر صاحب کی طرف سے کمیٹیاں بنانے کی کوئی تاریخ، مہینہ یا سال نہیں بتایا جا رہا۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ یہ بڑا serious matter ہے۔ اس پر فوری توجہ دی جائے۔ آج انہوں نے یہ بتا دیا کہ چھ چھ کروڑ روپے یا چار چار کروڑ روپے جو مختلف اضلاع کے lapse ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ یہاں پر تو ہزاروں خواتین جو بیوہ ہیں اور ان کے علاوہ یتیم ہیں جن کا کوئی روزگار اور سہارا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا آپ تاریخ چاہتے ہیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جی، بالکل۔ یہ on the floor of the House کوئی commitment دے دیں کہ فلاں ماہ میں یہ کمیٹیاں مکمل کر دیں گے۔

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ چودہ اضلاع کی کمیٹیاں تشکیل دے کر ہم سمری وزیر اعلیٰ کو بھیج چکے ہیں اور بقیہ process میں ہیں۔ ضلعی کمیٹیوں کے لئے نام ڈپٹی کمشنر کی جانب سے آتے ہیں جیسے ہی وہ check کر کے بھیجیں گے اس کے بعد انشاءاللہ فوری بن جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کوئی time line دے دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! انشاءاللہ دو تین ماہ کے اندر اندر بن جائیں گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! انہوں نے on the floor of the House یہ commitment دی ہے کہ یہ تین ماہ کے اندر اندر پنجاب کے تمام اضلاع کی کمیٹیاں، یونین کونسل لیول اور سٹی کونسل لیول پر کمیٹیوں کو بھی مکمل کر لیں گے۔ اگر یہ تین ماہ کے اندر اپنی commitment پوری کر دیں تو میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کروں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ شاہین رضا!

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ان کمیٹیوں میں خواتین کو دی جانے والی نمائندگی کے لئے 33 فیصد کوٹے کو نظر انداز تو نہیں کیا جائے گا؟

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! کسی صورت خواتین کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ لوکل کمیٹیوں میں بھی دو خواتین ہوتی ہیں اور ضلعی کمیٹیوں میں بھی دو خواتین ہوتی ہیں۔ ہم کسی صورت خواتین کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! میں زکوٰۃ کے حوالے سے پوچھنا چاہوں گی کہ کیا زکوٰۃ کی تقسیم کا معیار بنایا جاتا ہے کہ ہم نے اتنے فیصد بیوہ خواتین کو دینی ہے اور اتنے فیصد مستحق طلباء میں تقسیم کی جائے گی؟

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! طریق کار یہ ہوتا ہے کہ دس ہزار کی آبادی پر جو فنڈز آتے ہیں وہ تقسیم ہوتے ہیں۔ اس سے گزارہ الاؤنس دیا جاتا ہے، صحت اور تعلیم کے لئے دیا جاتا ہے۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

صوبہ میں زکوٰۃ کمیٹیوں کے لئے نئے نظام متعارف کروانے سے متعلقہ تفصیلات

*36: **جناب نصیر احمد**: کیا وزیر زکوٰۃ و عُشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں زکوٰۃ کمیٹی کے لئے کوئی نیا نظام متعارف کرانے کی حکمت عملی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی وضاحت فرمائیں؟

(ب) کیا موجودہ زکوٰۃ کمیٹیاں صوبہ بھر کی آبادیوں کی ضرویات کو پورا کرتی ہیں، اگر نہیں تو حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) آئین پاکستان میں 18ویں ترمیم کے بعد زکوٰۃ کا نظام صوبوں کی تحویل میں دے دیا گیا۔ صوبہ پنجاب میں فروری2018 میں صوبائی اسمبلی کی منظوری سے پنجاب زکوٰۃ و عُشر ایکٹ2018 نافذ العمل ہے۔ صوبہ پنجاب میں زکوٰۃ کمیٹیاں اسی ایکٹ کے تحت بنائی جا رہی ہیں۔ کمیٹیوں کی تشکیل سے متعلق اگر نیا نظام متعارف کروانا مقصود ہوا تو معزز ایوان کی منظوری سے موجودہ ایکٹ میں مناسب ترامیم لائی جائیں گی۔

(ب) پنجاب زکوٰۃ و عُشر ایکٹ2018 کے مطابق مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی تشکیل10 ہزار نفوس پر مشتمل ہوتی ہے۔ اگر کسی گاؤں، دیہہ یا وارڈ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی آبادی10 ہزار نفوس سے زائد ہو تو اس صورت میں متعلقہ ضلع زکوٰۃ کمیٹی اس علاقہ میں نئی کمیٹی کی تشکیل کے لئے درخواست پنجاب زکوٰۃ و عُشر کونسل کو ارسال کر سکتی ہے۔ اگر کسی علاقہ میں نئی کمیٹی کی ضرورت ہو تو حکومت قواعد وضوابط کے مطابق وہاں نئی کمیٹی کی تشکیل کا جائزہ لے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

گوجرانوالہ ڈویژن کے ہسپتالوں کو زکوٰۃ فنڈز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

30: چودھری اشرف علی: کیا وزیر زکوٰۃ و عُشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں کون سے ہسپتالوں کو زکوٰۃ سے فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں؟

(ب) مذکورہ ہسپتالوں کو سال 17-2016 اور 18-2017 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ج) مذکورہ ہسپتال یہ رقم کن مریضوں اور اشیاء پر خرچ کرسکتے ہیں؟

(د) مذکورہ فنڈز کس اتھارٹی کی اجازت سے خرچ کئے جاتے ہیں؟

(ہ) کیا مذکورہ رقم کا آڈٹ بھی کیا جاتا ہے؟

(و) کیا مذکورہ فنڈز خرچ کرنے میں محکمہ زکوٰۃ و عُشر کے افسران سے بھی مشاورت کی جاتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں اٹھارہ ہسپتالوں کو زکوٰۃ فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں ضلع وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گوجرانوالہ ڈویژن میں مذکورہ ہسپتالوں کو زکوٰۃ فنڈ سے سال 17-2016 میں دو کروڑ 16 لاکھ 62 ہزار 334 روپے اور سال 18-2017 میں دو کروڑ 51 لاکھ 84 ہزار 810 روپے کی رقم جاری کی گئی جس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہسپتال یہ رقم ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی کی منظوری سے مستحق زکوٰۃ مریضوں کے لئے حسب ذیل اشیاء پر خرچ کرسکتے ہیں اگر یہ سہولت ہسپتال میں میسر نہ ہو۔

1. ادویات مع خون
2. طبی علاج مع آپریشن
3. لیبارٹری ٹیسٹ
4. جنرل وارڈ میں بیڈ

5. مصنوعی اعضاء
6. مریض کی ایک ہسپتال سے دوسرے ہسپتال میں منتقلی کے اخراجات
7. کمیٹی سے منظور شدہ کسی بھی دوسری آئٹم (ماسوائے نقد گرانٹ)

(د) ہسپتال میں قائم ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی (اتھارٹی) کی منظوری سے فنڈز خرچ کئے جاتے ہیں۔ جس کے ارکان درج ذیل ہیں:

1. میڈیکل سپرنٹنڈنٹ بطور کنوینر
2. سینئر ڈاکٹر بطور ممبر
3. چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی یا اس کا نمائندہ بطور ممبر
4. میڈیکل سوشل آفیسر بطور سیکرٹری

(ہ) ہسپتالوں کو فراہم کئے گئے فنڈز کا باقاعدہ محکمانہ انٹرنل آڈٹ اور ڈائریکٹوریٹ آف زکوٰۃ آڈٹ (آڈیٹر جنرل آف پاکستان) کی طرف سے سالانہ بنیادوں پر آڈٹ کیا جاتا ہے۔

(و) ہسپتال میں قائم ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی (جو کہ زکوٰۃ فنڈ خرچ کرنے کی مجاز ہوتی ہے) میں چیئرمین ضلعی زکوٰۃ کمیٹی یا اس کا نمائندہ بطور ممبر ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی شامل ہوتے ہیں۔

گوجرانوالہ میں سال 17۔2016 اور 18۔2017 میں
مستحقین میں زکوٰۃ کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

51: چودھری اشرف علی: کیا وزیر زکوٰۃ و عُشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ کو سال 17-2016 اور 18-2017 میں محکمہ کی طرف سے کتنی گرانٹ کس کس مد میں دی گئی، کتنی گرانٹ مستحقین میں تقسیم کی گئی اور کتنی گرانٹ تقسیم نہ ہو سکی؟

(ب) مذکورہ سالوں میں کس مد میں کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ج) ان میں سے کتنی درخواستوں پر امداد جاری کی گئی اور کتنی درخواستوں کو کن وجوہات کی بناء پر مسترد کر دیا گیا؟

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) ضلع زکوٰۃ کمیٹی گوجرانوالہ کو سال17-2016میں مختلف مدات میں مبلغ 15 کروڑ 24لاکھ82ہزار140روپے کی گرانٹ موصول ہوئی جس میں سے 13 کروڑ74لاکھ 30ہزار124روپے روپے کی گرانٹ مستحقین میں تقسیم کی گئی اور ایک کروڑ50لاکھ 52ہزار16روپے تقسیم نہ ہو سکے جبکہ سال18-2017 میں16کروڑ7لاکھ 34ہزار278روپے کی گرانٹ موصول ہوئی جس میں سے 12 کروڑ78لاکھ10ہزار روپے تقسیم کئے گئے اور 3 کروڑ29لاکھ24ہزار278 روپے کی گرانٹ تقسیم نہ ہو سکی۔اس کی مدوار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع زکوٰۃ کمیٹی گوجرانوالہ کو سال17-2016کے دوران کل 2048 درخواستیں اور سال18-2017میں1854درخواستیں مختلف مدات میں موصول ہوئیں تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع زکوٰۃ کمیٹی گوجرانوالہ کو سال17-2016میں مختلف مدات میں کل2027 درخواستوں پر زکوٰۃ فنڈز کا اجراء کیا گیا اور 21 درخواستیں نامکمل ہونے کی وجہ سے مسترد کی گئیں جبکہ سال18-2017میں1820درخواستوں پر فنڈز کا اجراء کیا گیا اور 34درخواستیں نامکمل ہونے کی بناء پر مسترد کی گئیں۔ تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ پی پی۔57 میں منظور شدہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد اور گرانٹ سے متعلقہ تفصیلات

52:چودھری اشرف علی: کیا وزیر زکوٰۃ و عُشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔57 گوجرانوالہ میں کتنی منظور شدہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں ان میں سے کتنی کمیٹیاں کب تشکیل دی گئیں اور کتنی کمیٹیاں تشکیل دینا ابھی باقی ہیں؟

(ب) مذکورہ کمیٹیوں کو سال17-2016اور18۔2017 میں کتنی گرانٹ کس کس مد میں دی گئی؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ حلقہ میں دکھی انسانیت کو ریلیف دینے کے لئے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد میں اضافے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) حلقہ پی پی۔57 گوجرانوالہ میں کل 69 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں ان میں سے 57 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں 18-2017 میں تشکیل پاگئی تھیں اور 12 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل ابھی باقی ہے۔

(ب) مذکورہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو سال 17-2016 اور 18-2017 میں مندرجہ ذیل مدات میں گرانٹ دی گئی:

نام مدات	سال 17-2016	سال 18-2017
گزارہ الاؤنس	29 لاکھ 64 ہزار روپے	27 لاکھ 36 ہزار روپے
نابینا فنڈ	2 لاکھ 8 ہزار روپے	ایک لاکھ 69 ہزار روپے
سماجی بحالی فنڈ	60 ہزار روپے	ایک لاکھ 5 ہزار روپے
شادی فنڈ	ایک لاکھ 20 ہزار روپے	ایک لاکھ 80 ہزار روپے

(ج) پنجاب زکوٰۃ و عُشر ایکٹ 2018 کے مطابق مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی تشکیل 10 ہزار نفوس پر مشتمل ہوتی ہے۔ اگر کسی گاؤں، دیہہ یا وارڈ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی آبادی 10 ہزار نفوس سے زائد ہو تو اس صورت میں متعلقہ ضلع زکوٰۃ کمیٹی اس علاقہ میں نئی کمیٹی کی تشکیل کے لئے درخواست پنجاب زکوٰۃ و عُشر کونسل کو ارسال کر سکتی ہے۔ اگر کسی علاقہ میں نئی کمیٹی کی ضرورت ہو تو محکمہ قواعد وضوابط کے مطابق وہاں نئی کمیٹی کی تشکیل کا جائزہ لے گا۔

گوجرانوالہ ڈویژن میں ووکیشنل انسٹیٹیوشنز کو زکوٰۃ فنڈ دینے سے متعلقہ تفصیلات

53: چودھری اشرف علی: کیا وزیر زکوٰۃ و عُشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں کون کون سے ووکیشنل انسٹیٹیوشنز زکوٰۃ فنڈ سے چلائے جا رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ اداروں کو سال2016-17اور2017-18میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ج) مذکورہ اداروں میں کتنے طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں؟

(د) مذکورہ اداروں کو جو فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں کیا ان کا آڈٹ بھی کروایا جاتا ہے؟

(ہ) مذکورہ اداروں کو یہ رقم کن کن مقاصد کے لئے فراہم کی جاتی ہیں؟

وزیر زکوٰۃ وعُشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں 16 ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس زکوٰۃ فنڈ سے چلائے جارہے ہیں تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گوجرانوالہ ڈویژن میں مذکورہ اداروں کو سال2016-17میں 13 کروڑ8لاکھ21ہزار روپے اور سال2017-18 میں 13 کروڑ87لاکھ89ہزار روپے جاری کئے گئے جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ اداروں میں کل طلباء وطالبات4166 جس میں 1810 طلباءاور2356طالبات زیر تعلیم ہیں تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ اداروں کو جاری کئے گئے فنڈز کا باقاعدہ محکمانہ انٹرنل آڈٹ اورڈائریکٹوریٹ آف زکوٰۃ آڈٹ (آڈیٹر جنرل آف پاکستان)کی طرف سے سالانہ بنیادوں پر آڈٹ کیا جاتاہے۔

(ہ) ان اداروں میں زیر تربیت مستحق طلباء و طالبات کو مختلف ٹریڈز/ہنر سیکھنے کے لئے فی مستحق 3 ہزار روپے جس میں مبلغ 2500 روپے تعلیمی اخراجات بشمول یونیفارم، کورس کی کتب، ٹریننگ میٹریل اور 500 روپے ماہانہ وظیفہ شامل ہیں، فراہم کئے جاتے ہیں۔

صوبہ میں زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کی تقرری سے متعلقہ تفصیلات

180: جناب نصیر احمد: کیاوزیر زکوٰۃ وعُشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیاصوبہ کے اندر دیہات کی سطح پر زکوٰۃ کمیٹیاں موجود ہیں؟

(ب) کیاان کمیٹیوں کے چیئرمینوں کو مقرر کرنے کے لئے کوئی شرائط موجود ہیں؟

(ج) حکومت نئی کمیٹیاں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) صوبہ پنجاب میں ہر دیہہ، محلہ اور وارڈ کی سطح پر مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں موجود ہیں۔

(ب) پنجاب زکوٰۃ و عُشر ایکٹ 2018 کے سیکشن 15 کے تحت مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین کے لئے ضروری ہے کہ وہ مقامی رہائشی ہو، بالغ مسلمان، اچھے کردار کا مالک اور معاشی طور پر مستحکم ہونے کے ساتھ ساتھ سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ رکھتا ہو۔

(ج) مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدت کار تین سال ہوتی ہے۔ موجودہ کمیٹیوں کی مدت کار ختم ہونے پر نئی مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل دی جائیں گی۔

لاہور میں روٹ پرمٹ کے بغیر چلنے والی گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

245: جناب نصیر احمد: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے اندر کتنی گاڑیاں روٹ پرمٹ کے بغیر چل رہی ہیں؟

(ب) روٹ پرمٹ کے بغیر چلنے والی گاڑیوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن / ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین):

(الف) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے زیر انتظام چلنے والے اربن روٹوں پر بغیر روٹ پرمٹ گاڑی چلانا ممنوع ہے خلاف ورزی کی صورت میں متعلقہ گاڑی مالکان و ڈرائیور کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) بغیر روٹ پرمٹ چلنے والی گاڑیوں کی روک تھام کے لئے لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کا انفورسمنٹ ڈیپارٹمنٹ روزانہ کی بنیاد پر سپیشل سکواڈ کے ذریعے لاہور شہر کے مختلف علاقوں میں بغیر روٹ پرمٹ چلنے والی گاڑیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرتا ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں موقع پر قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ رواں سال اب تک روٹ پرمٹ کی خلاف ورزی پر 5577 گاڑیوں کے چالان اور 525 گاڑیوں کو شہر کے مختلف تھانوں میں بند کروایا گیا۔

سی این جی سلنڈر والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

246: جناب نصیر احمد: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے چلنے والی گاڑیوں میں سی این جی سلنڈر لگائے جاسکتے ہیں؟

(ب) اگر ہاں تو ان کا معیار کیا ہونا چاہئے؟

(ج) اگر نہیں تو یکم جنوری 2018 سے اب تک کتنی سی این جی سلنڈر والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کی گئی؟

(د) سی این جی سلنڈر کے استعمال کو کس حد تک کنٹرول کیا گیا ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن / ٹرانسپورٹ (چودھری ظہیر الدین):

(الف) جی ہاں! پبلک ٹرانسپورٹ میں معیاری سی این جی سلنڈر لگائے جاسکتے ہیں۔

(ب) آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی، OGRA نے اس کے معیار کا باقاعدہ ایک نوٹیفکیشن مورخہ 26.09.2013 کو جاری کیا ہے۔ جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) غیر معیاری سی این جی اور ایل پی جی سلنڈر والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے یکم جنوری 2018 سے 31۔دسمبر 2018 تک 13,286 گاڑیوں کے چالان کئے گئے اور ان گاڑیوں کے مالکان وڈرائیور حضرات کو 66,88,600 روپے جرمانہ کیا گیا۔

(د) جیسا کہ جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ غیر معیاری سلنڈر والی گاڑیوں کے خلاف باقاعدگی سے کارروائی کی جاتی ہے جس میں نہ صرف سلنڈر اتروائے جاتے ہیں بلکہ مالکان / ڈرائیور حضرات کو بھاری جرمانے بھی عائد کئے جاتے ہیں جس سے غیر معیاری سلنڈروں کے استعمال میں کافی حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔ بہر حال یہ کارروائی آئندہ بھی جاری رکھی جائے گی۔

سال 2018 میں روٹ پرمٹ سے حاصل ہونے والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

248: جناب نصیر احمد: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2018 اب تک کتنی گاڑیوں کو روٹ پرمٹ جاری کئے گئے؟

(ب) روٹ پرمٹ کی مد میں کتنی فیس فی گاڑی حاصل کی جاتی ہے؟

(ج) روٹ پرمٹ کی مد میں کل کتنی آمدن حاصل ہوئی؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن / ٹرانسپورٹ (چوہدری ظہیر الدین):

(الف) صوبہ پنجاب کے تمام DRTAs اور پنجاب PTA نے سال 2018 میں کمرشل ٹرانسپورٹ کے لئے 50,010 نئے روٹ پرمٹ جاری کئے، 69,899 تجدید کئے گئے جبکہ 29,085 بین الصوبائی روٹوں کو countersign کیا گیا۔

(ب) روٹ پرمٹ حاصل کرنے والی مختلف کمرشل گاڑیوں سے ان کی Category-wise بمطابق نوٹیفکیشن فیس وصول کی جاتی ہے۔ شرح فیس کے نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یکم جنوری 2018 سے 31۔دسمبر 2018 تک نئے روٹ پرمٹ کی مد میں -/12,82,07,800 روپے، تجدید کی مد میں -/ 22,99,42,150 روپے، ڈوپلیکیٹ روٹ کی مد میں -/ 15,93,900 روپے اور countersignature کی مد میں -/ 11,56,07,600 روپے، یعنی کل -/ 47,53,51,450 روپے آمدن ہوئی۔

اوکاڑہ: پی پی 185 میں زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کے تقرر اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

293: چوہدری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر زکوٰۃ وعُشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ میں جنوری 2018 سے لے کر اب تک کسی بھی مستحق کو زکوٰۃ نہ دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ حلقہ کی کسی بھی زکوٰۃ وعُشر کمیٹی کا چیئرمین نہ ہے اگر ایسا ہے تو مذکورہ حلقہ کی زکوٰۃ کمیٹیاں کب سے غیر فعال ہیں؟

(ج) سال 19-2018 میں مذکورہ حلقہ کے لئے کتنی رقم گزارہ الاؤنس اور جہیز فنڈ کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت غیر فعال کمیٹیوں کو فعال کرنے اور مستحقین کو گزارہ الاؤنس اور جہیز فنڈ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) حلقہ پی پی۔185 میں جنوری تاحال گزارہ الاؤنس کے 494 مستحقین زکوٰۃ کو مبلغ 31لاکھ10ہزار روپے، شادی گرانٹ کے سات مستحقین کو ایک لاکھ40ہزار روپے اور چھ مستحقین کو سماجی بحالی کی مد میں90ہزار روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ مذکورہ حلقے میں کل 123 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جو کہ فعال ہیں۔

(ج) پنجاب زکوٰۃ و عُشر کونسل تمام اضلاع کو آبادی کی بنیاد پر فنڈز کا اجراء کرتی ہے۔ ضلعی زکوٰۃ کمیٹیاں فنڈز قواعد و ضوابط کے مطابق مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی وساطت سے تقسیم کرتی ہیں۔

مزید برآں قواعد و ضوابط کے تحت قومی و صوبائی اسمبلی کے حلقہ جات کے لئے فنڈز مختص نہیں کئے جاتے۔ حلقہ پی پی۔185 میں موجود 123 مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے مستحقین میں قواعد کے مطابق سال19-2018 کے دوران فنڈز کا اجراء کیا جائے گا۔

(د) مذکورہ حلقہ میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں فعال ہیں اور مستحقین کو گزارہ الاؤنس اور جہیز فنڈ کی رقم قواعد و ضوابط کے مطابق جلد ہی جاری کر دی جائے گی۔

فیصل آباد میں زکوٰۃ و عُشر کی رقم کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

296: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زکوٰۃ و عُشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد کو سال18-2017 کے دوران کتنی رقم زکوٰۃ و عُشر کی مد میں فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم غرباء، مسکین و دیگر کس کس سکیم یا پروگرام کے تحت تقسیم کی گئی؟

(ج) کتنی رقم کس کس ہسپتال کو فراہم کی گئی؟

(د) کتنی رقم کس کس این جی اوز کو فراہم کی گئی؟

وزیر زکوٰۃ و عُشر (جناب شوکت علی لالیکا):

(الف) ضلع فیصل آباد کو سال 18-2017 کے دوران 30 کروڑ 65 لاکھ 86 ہزار 760 روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں سال 18-2017 کے دوران 27 کروڑ 91 لاکھ 45 ہزار 83 روپے تقسیم کئے گئے جس کی مد وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 18-2017 کے دوران ضلع فیصل آباد کے ہسپتالوں کو فراہم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ہسپتال	رقم
1۔	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال فیصل آباد	50 لاکھ روپے
2۔	الائیڈ ہسپتال فیصل آباد	80 لاکھ روپے
3۔	فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد	60 لاکھ روپے
4۔	PINUM کینسر ہسپتال فیصل آباد	40 لاکھ روپے
5۔	گورنمنٹ جنرل ہسپتال سمن آباد	3 لاکھ 65 ہزار روپے
6۔	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جڑانوالہ	4 لاکھ 38 ہزار روپے
7۔	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سمندری	4 لاکھ 38 ہزار روپے
	کل میزان:	2 کروڑ 42 لاکھ 41 ہزار روپے

(د) کسی این جی اوز کو کوئی رقم فراہم نہ کی گئی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب گلریز افضل گوندل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب گلریز افضل گوندل!

پرائیویٹ سکولوں میں بھاری فیسوں کو کم کرنے کے لئے کمیٹی بنانے کا مطالبہ

جناب گلریز افضل گوندل: جناب سپیکر! کل یہاں پر پرائیویٹ سکولوں کے بارے میں بڑی باتیں ہو رہی تھیں۔ یہاں پہلی دفعہ یہ ہو رہا تھا کہ اپوزیشن اور حکومت کی جانب سے اس مسئلہ پر سب لوگوں نے اپنی اپنی تجاویز دیں لیکن ہمارے ہاں پرائیویٹ سکولز کے یہ حالات ہیں کہ سپریم کورٹ کے حکم کے باوجود وہ eyewash کی صورت میں کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر پیسے وصول کرتے رہتے ہیں۔ کہیں کسی پرائیویٹ سکول نے تھوڑی بہت فیس کم کی ہے۔ پرائیویٹ سکولز میں جہاں ایک کلاس جس میں 20 بچے تھے وہاں بچوں کی تعداد بڑھا کر 40 کر دی گئی اور سکول سٹاف بھی کم کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! پرائیویٹ سکولز نے بچوں کے والدین کو بلا کر یہ کہا کہ اگر آپ فیسیں کم کریں گے تو ہم بچوں کی سکیورٹی ختم کر دیں گے یعنی ان کو insecure کر دیا جائے گا۔ اسی طرح کل یہ تمام باتیں یہاں پر کی گئیں لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

جناب سپیکر! ہمارے معاشرے میں آج کل کرپشن، کرپشن کا شور مچ رہا ہے، اس کرپشن کی اصل وجہ کیا ہے تو اس کی اصل وجہ یہ پرائیویٹ سکولز ہیں کیونکہ ہم جو مڈل کلاس لوگ ہیں، ہمارے گھر کا خرچہ 20 ہزار روپے، ہمارے بلز کا خرچہ 20 ہزار روپے جبکہ ہمارے بچے کی سکول فیس 40 ہزار روپے ہے۔ تمام لوگ چاہے وہ عام آدمی، سیاستدان یا کوئی بیوروکریٹ ہو ان بچوں کی وجہ سے کرپشن کرنے پر مجبور ہے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں جو اس طرف یا اس طرف بیٹھے ہیں یہ ان سب کا مشترکہ مسئلہ ہے لیکن اس مسئلے پر کوئی خاطر خواہ کام نہیں ہو رہا۔ یہاں پر چاہے حکومتی ممبران یا اپوزیشن کے ممبران ہوں وہ سب باتیں ہی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم یہ کر دیں گے لیکن اس کے باوجود ان تمام پرائیویٹ سکولز کی کارکردگی آپ کے سامنے ہیں۔ ان سکولز نے ہمیں مختلف طبقات میں تقسیم کر دیا ہے کہ ایک بچہ audi car میں سکول آ رہا ہے جبکہ دوسرا بچہ ایک عام کار پر آ رہا ہے تو میری اپنے تمام بھائیوں سے پُرزور اپیل ہے کہ اس پر ہم ایک دن بحث کے لئے رکھیں اور unanimously اس پر ہم تمام لوگوں کی ایک کمیٹی بنائی جائے۔

جناب سپیکر!میں چاہتاہوں کہ تمام لوگ اس پر اپنا نقطہ نظر پیش کریں تاکہ ہم اس مسئلے کا کوئی خاطر خواہ حل نکال سکیں کیونکہ یہ پانچ سال بھی گزر جائیں گے تو پھر وہی باتیں ہوں گی۔

جناب شہباز احمد(پی پی۔130): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،جناب شہباز احمد!

جناب شہباز احمد(پی پی۔130): جناب سپیکر!مسئلہ یہ ہے کہ تمام پرائیویٹ سکولز کی ایک ایک کلاس میں چالیس چالیس بچے بیٹھے ہوتے ہیں اور ایک ایک بچے سے چالیس چالیس ہزار روپے فیس وصول کی جارہی ہے، ایک کلاس کی 16لاکھ روپے فیس سکولز مالکان کو جارہی ہے اور ٹیچرز کو تنخواہوں کی مد میں 50ہزاروپے دے رہے ہیں باقی ساڑھے پندرہ لاکھ روپے پرائیویٹ سکولز مالکان profit لے رہے ہیں تومیری گزارش ہے کہ پرائیویٹ سکولز مافیا کو کسی طریقے سے کنٹرول کیاجائے اور تمام جو شرفاء پر بوجھ ڈالا ہوا ہے اس کو کم کیا جائے کیونکہ لوگ اپنی زمینیں بیچ کر بچوں کی فیسیں دے رہے ہیں خدارا سب کو ان کے قہر سے بچایاجائے۔بہت مہربانی

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،راجہ یاور کمال خان!

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر!میرے فاضل ممبر نے جو تحریک پیش کی ہے ہم بھی اس کو strongly second کرتے ہیں کیونکہ یہ ہم سب کا اجتماعی مسئلہ ہے اور اس حوالے سے تعلیمی دہشت گردی ہورہی ہے حالانکہ اس پر سپریم کورٹ کا فیصلہ بھی آیاہے۔

MR ACTING SPEAKER: We honour it, if we are on the same page.

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر!میری اس پر گزارش ہے کہ ہم آپ کو strongly التجا کرتے ہیں کہ اس پر ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے اس پر آپ رولنگ دیں اور وہ کمیٹی مشترکہ اپوزیشن اور حکومتی ممبران پر مشتمل ہو جو کم ازکم سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں پرائیویٹ سکولز مافیا کو ہاتھ ڈال سکے اور ہماری آنے والی نسل کو سکول دہشت گردی سے بچایاجاسکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔راجہ یاور کمال خان!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!یہ بہت اچھی تجویز ہے لہٰذا اس پر کوئی ریگولیٹری اتھارٹی بنانی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سید حسن مرتضیٰ!اس پر تمام ممبران کمیٹی بنانے کی تجویز دے رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!اس پر کمیٹی بھی بنائیں اور اس کو empower بھی کریں۔ہماری گورنمنٹ نے elections کے دوران عوام سے یہ وعدہ بھی فرمایا تھا کہ ہم یہ طبقاتی نظام تعلیم ختم کریں گے تو یہ بہت اچھا کام ہے ہم تمام لوگ آپ کے ساتھ ہیں کیونکہ یہ انتہائی زیادتی ہے کہ ایک تعلیم امیروں کے لئے ہے اور ایک تعلیم غریبوں کے لئے ہے۔آپ ہمارے ٹاٹوں والے سکول میں جائیں بلکہ آپ تو ایچی سن سکول سے پڑھ کے آئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سید حسن مرتضیٰ!میں آپ کو clarify کر دوں کہ میں نے ایچی سن سے تعلیم حاصل نہیں کی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!آپ کہیں کسی اور اچھے سکول میں پڑھے ہوں گے لیکن اگر آپ ہمارے سکولز دیکھیں تو ان کی حالت بہت خراب ہے اور main خرابی اس وقت شروع ہوئی جب تعلیم کمرشلائزڈ ہوئی ہے تو اس پر کمیٹی بنانی چاہئے بلکہ فوری طور پر بنانی چاہئے اور سپریم کورٹ کے احکامات کے مطابق عملدرآمد ہونا چاہئے۔

وزیر توانائی(جناب محمد اختر): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،منسٹر صاحب!

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! ہم جب 2008 والی اسمبلی میں تھے تو اس وقت ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جس کا ایجنڈا یہ تھا کہ تمام تعلیمی اداروں میں uniform syllabus ہو اور اس کے نتیجے میں طبقاتی نظام کو ختم کیا جائے لہٰذا اس پر ایک دو میٹنگز بھی ہوئیں لیکن اس کا کوئی رزلٹ نہیں نکلا اور بعد میں ساری چیزیں جس طرح settled ہوئیں تو میں on the floor of the House بتانا نہیں چاہتا۔ پرائیویٹ سکولز نے اس سارے معاملے کو manage کر لیا اور سارا کام وہیں پر ٹھپ ہو گیا۔

جناب سپیکر! یہ پورے ہاؤس کی تجویز ہے اور میں آپ کو یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر ایک ہائی لیول کمیٹی بنائی جائے جو تمام stakeholders اور سکولز انتظامیہ کو بلائے اور ان کے issues کو بھی address کیا جائے یہ جو ہماری پنجاب کی عوام کے issues ہیں یہ ہماری اسمبلی کا مسئلہ ہے اور نہ ہی بیوروکریٹس کا مسئلہ ہے بلکہ یہ پورے پنجاب کے لوگوں کا مسئلہ ہے۔ ہمارا جو existing school system ہے اس کی بقاء کا بھی مسئلہ ہے کیونکہ اس پر ہماری گورنمنٹ کے بہت پیسے خرچ ہو رہے ہیں اور ان کی efficiency بہتر بنانے کا مسئلہ ہے تو آپ اس پر ہاؤس کی تجویز سے ایک ہائی لیول کمیٹی بنا دیں تاکہ ہم اس میں ان تمام issues کو address کروا سکیں۔

جناب شہباز احمد (پی پی-130): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب شہباز احمد!

جناب شہباز احمد (پی پی-130): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ جو کمیٹی بنائی جا رہی ہے یہ کمیٹی دو ماہ میں اپنا فیصلہ کر دے کیونکہ پرائیویٹ سکولز مافیا بہت بڑا مافیا ہے اور یہ پھر بہت blackmail کرتا ہے لہٰذا میری گزارش ہے کہ کمیٹی کے لئے کوئی timeframe رکھا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب شہاب الدین خان!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں معزز ممبر جناب گلریز افضل گوندل کی بات کو second کرتے ہوئے گزارش کروں گا کہ سابقہ دور حکومت مسلم لیگ(ن) میں، میں نے ایک تحریک التوائے کار جمع کروائی تھی جو کہ پرائیویٹ سکولز اور اکیڈمیز کے بارے میں تھی۔ یہ پرائیویٹ مافیا huge fees کی مد میں سٹوڈنٹس کا استحصال کر رہا ہے تو میں آپ کے توسط سے یہ عرض کروں گا یہاں پر سابق سپیکر صاحب بھی موجود ہیں انہوں نے اس تحریک التوائے کار پر ایک کمیٹی بنائی تھی۔

جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ اسی تحریک التوائے کار کو دوبارہ take up کر لیں کیونکہ اس پر کافی میٹنگز بھی ہوئی ہیں ان میٹنگز میں VCs کو اور پرائیویٹ اکیڈمیز کو بھی بلایا گیا لیکن اس کمیٹی کی رپورٹس ہاؤس میں submit نہ ہو سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب شہاب الدین خان! ان میٹنگز کا ریکارڈ منگوا لیں گے۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں اسی تحریک التوائے کار کو دوبارہ take up کرتا ہوں۔اس کو take up کرنے کے بعد آپ اس پر ایک کمیٹی بنائیں جس میں اپوزیشن اور حکومتی ممبران بھی شامل ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب شہاب الدین خان! جی، بالکل اس کے بارے میں کچھ کرتے ہیں۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری اس تحریک التوائے کار میں جو main issue تھا وہ یہ تھا کہ پرائیویٹ سکولز و اکیڈمیز میں ہمارے جنوبی پنجاب کے بچوں کا استحصال ہو رہا ہے جو کہ MCAT,ECAT اور انٹری ٹیسٹ کی صورت میں ہم پر مسلط ہوا ہے جس کی rating کا آج تک ہم تعین ہی نہیں کر سکے تو اس تحریک التوائے کار کو انشاء اللہ میں next week لاتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب شہاب الدین خان! جی، اس کا ریکارڈ منگوا لیں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! یہ بہت ایکsensitive issueہے کیونکہbasicallyیہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی عوام کو صحت اور تعلیم کی بنیادی سہولیات فراہم کرے۔ اب جبکہ حکومت اس میں ناکام ہوگئی ہے اور اس کوfulfillنہیں کر سکتی۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں ساری دنیا میں ہی پرائیویٹ سیکٹر جب تک گورنمنٹ کے شانہ بشانہ نہیں آتا اُس وقت تک آپ اتنی بڑی آبادی کوcaterنہیں کر سکتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپChairکوaddressکریں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ بہت بڑاsubjectہے جس پر یہ تحریک لائی گئی ہے۔ چند سکول جو بڑےhigh profileہیں اُن کے علاوہmostlyسکولPEF کی مدد سے چل رہے ہیں جس کے تحت وہ تعلیم دے رہے ہیں، بہت اچھے طریقے سے اپنے نتائج دے رہے ہیں اور اُن کی مانیٹرنگ بھی بہت اچھی ہے۔ چندhigh profileسکولز ایسے ہیں جن کی فیسیں بہت زیادہ ہیں جو ایلیٹ کلاس کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں صرف کمیٹی بنانے سے کام نہیں چلے گا۔ جیسے پچھلی گورنمنٹ نے ہیلتھ کیئر کمیشن بنایا تھا اس طرح کی کوئی اتھارٹی سکولوں کی مانیٹرنگ، functioningاور فیس سٹرکچر کو دیکھنے کے لئے جب تک نہیں بنائیں گے تب تک کمیٹی کے دائرہ اختیار میں کوئی سکول نہیں آئے گا۔

MR ACTING SPEAKER: Very relevant.

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اس کے لئے حکومت بل لائے، اس پر ہاؤس میں بحث ہو اور اچھے طریقے سے ہم اس کوformکریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد اختر کا بڑاrelevant pointہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! پچھلے دَور میں بڑا ظلم یہ ہوا کہ اپنے ہی امتحانی نظام پر عدم اعتماد کرتے ہوئےentry testکا نظام لاگو کیا گیا تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا آپ میڈیکل کالجز کی بات کر رہے ہیں؟

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! میں میڈیکل کالجز کی بات کر رہا ہوں۔ جس بچے کے پاس دو اڑھائی لاکھ روپیہ نہیں ہوتا اور جو اکیڈمی afford نہیں کر سکتا وہ بے چارا ڈاکٹر نہیں بن سکتا۔ جب ہم ڈاکٹر بنے تھے تب غریبوں کے بچے بھی داخل ہوتے تھے لیکن آج کوئی غریب کا بچہ میڈیکل کالج میں داخل ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ ہمیں اپنے امتحانی نظام کو بھی re-look کرنا چاہئے اور اس entry test کے مافیا کا بھی بندوبست کرنا چاہئے۔ یہ بہت ہی important مسئلہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ واقعی بڑا مسئلہ ہے بلکہ ہمارا ڈویژن سطح پر کوٹا ہونا چاہئے۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! بالکل ڈویژن کی سطح پر کوٹا ہونا چاہئے، امتحانی نظام کو بھی improve کرنا چاہئے اور اس کے علاوہ entry test ختم ہونا چاہئے۔ جو کمیٹی بنے اُس میں یہ ایجنڈا آئٹم بھی شامل کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہاں پر ایجوکیشن سے متعلق بات ہو رہی تھی جس پر تمام ممبر صاحبان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا لہٰذا ہمیں تمام ممبران کی رائے کا احترام ہے۔ یہاں پر consensus یہ develop ہو رہا تھا کہ اس سلسلے میں کمیٹی بنا دی جائے لیکن اگر straight away کمیٹی بنا دیں گے تو اس کمیٹی کے دس، پندرہ یا بیس ممبران ہی contribute کر سکیں گے جو ایک محدود سلسلہ ہو گا لہٰذا میری استدعا یہ ہے کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہم رواں اجلاس میں ایجوکیشن پر general discussion رکھ لیتے ہیں جس پر پورے ہاؤس کا consensus develop ہو جائے گا اور اسی دن یہ ہاؤس متفقہ طور پر ایک کمیٹی بنا دے تو گورنمنٹ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب عبدالرحمٰن خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب عبدالرحمٰن خان: جناب سپیکر! میری یہ عرض ہے کہ سکولوں کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ ہسپتالوں پر بھی نظر رکھیں کیونکہ وہ بھی لوگوں کو لوٹ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری دوسری عرض یہ ہے کہ سکولوں اور پرائیویٹ ہسپتالوں کو مہربانی کر کے رہائشی علاقوں سے باہر نکالا جائے۔ اُن کو گورنمنٹ کوئی علیحدہ زمین دے وہ وہاں پر سب اکٹھے سکول بنالیں اور ان کی فیسوں پر مکمل نظر ثانی کی جائے۔ اس پر فوری قانون پیش کریں اور اس کو پاس کریں تاکہ روز روز کا مسئلہ ہی ختم ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: It's not possible جی، جناب گلریز افضل گوندل! آپ نے یہ move کیا تھا اس لئے آپ بات کریں۔

جناب گلریز افضل گوندل: جناب سپیکر! ہمارے فاضل دوست نے میری اس بات کو اِدھر اُدھر، (ن) لیگ تبدیلی اور حکومت جیسی باتوں میں ٹال دیا ہے۔ اُن کو پتا ہے اور ہمیں بھی پتا ہے کہ فیصلے کرنے والے لوگ اور ہوتے ہیں۔ ہم تو چھوٹے چھوٹے پُرزے ادھر بیٹھے ہیں جو حقیقت ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ بندے کو realistic ہونا چاہئے اس لئے میں idealistic نہیں بلکہ realistic ہوں۔ سپریم کورٹ میں بھی یہ issue چل رہا ہے لیکن اس کے کہنے کے باوجود سکولوں کی فیسیں کم نہیں ہو رہیں۔

جناب سپیکر! میری صرف یہ استدعا ہے کہ آپ کی اجازت سے ہم صرف اتنا چاہتے ہیں کہ آپ اس mandate کو زیادہ نہ پھیلائیں بلکہ اس کو فیسوں کی حد تک رکھیں تاکہ سکولوں والے اپنی فیسیں کم کریں۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ رول 187 کے تحت مجھے تحریک پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پیش کریں۔

تحریک

نجی سکولوں کی جانب سے بھاری فیسیں وصول کرنے پر
سپریم کورٹ کے فیصلے پر عملدرآمد کرنے کے لئے
سپیشل کمیٹی کی تشکیل کا مطالبہ

جناب گلریز افضل گوندل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"نجی سکولوں کی جانب سے طالب علموں سے بھاری فیسوں کی وصولی اور اس حوالے سے سپریم کورٹ کے فیصلے پر عملدرآمد کے اقدامات کا جائزہ لینے کے لئے رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 187 کے تحت ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دی جائے۔"

وزیر قانون وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، انہوں نے سپیشل کمیٹی کی بات کی ہے، کوئی اور بات تو نہیں کی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گورنمنٹ کی طرف سے already یہ بات عرض کر چکا ہوں کہ اس پر general discussion رکھیں اور اسی ہاؤس سے consensus develop کرکے کمیٹی بنائیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس پر general discussion رکھ لیتے ہیں اُس کے بعد ایک کمیٹی constitute کرکے وہ اپنی دو تین مہینے کے اندر رپورٹ دے گی اس حوالے سے Ruling دے دیتے ہیں۔ اس پر میرا خیال ہے کہ unanimous بات ہو گئی ہے۔ جناب گلریز افضل گوندل! اس پر وزیر قانون نے assurance کروادی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

قرارداد آؤٹ آف ٹرن پیش کرنے کی اجازت کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں آپ کی عدم موجودگی میں ایک قرارداد پیش کرنا چاہتا تھا جو کہ وزیر قانون نے pending کروائی تھی کہ آپ آج نہ پڑھیں بلکہ ایک دن ٹھہر کر پڑھ لیں۔ اگر مجھے اجازت ہو تو وہ قرارداد میں اب پڑھ لوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پڑھ دیں۔ اگر وزیر صاحب موجود ہیں تو جواب آ جائے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ:

"تحریک انصاف کے وزراء کی جانب سے صحافیوں کی مسلسل تضحیک معمول بن چکی ہے۔ پہلے تحریک انصاف نے قومی راہنماؤں کی پگڑیاں اچھالیں۔۔۔"

جناب قائم مقام سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اس پر ہمیں رولز suspend کرنے پڑیں گے بہر حال وزیر قانون کی بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ دو دن پہلے معزز ممبر نے یہ بات کی تھی تو اُس وقت متعلقہ منسٹر یہاں پر موجود نہیں تھے جس پر میں نے اِن سے گزارش کی تھی کہ آپ یہ بات اُس وقت کریں جب متعلقہ منسٹر موجود ہوں تاکہ کم از کم وہ اپنا جواب دے سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ! یہ relevant بات ہے۔ منسٹر صاحب اس وقت نہیں ہیں کہ وہ اپنا point of view دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر یہ جمع کروا دیں تو پھر وہ خود جواب دے دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہاؤس بڑا اچھا چل رہا ہے اور میں اس کا ماحول خراب نہیں کرنا چاہتا۔ میری صرف گزارش یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا تو میں نے پڑھی ہے۔ اگر اس کو مزید pending کرنا ہے تو مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! جب منسٹر صاحب ہوں گے تب آپ یہ پیش کر دیجئے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جس دن کا وہ ٹائم دیں میں اُس دن آ کر پڑھ دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا آپ نے یہ جمع کروادی ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے یہ جمع بھی کروائی ہوئی ہے لیکن وہ take up نہیں ہوئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ہم take up کر لیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں سوموار کو پڑھ دوں اگر کوئی اعتراض نہ ہو؟

جناب قائم مقام سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! میرا point of view یہ ہے کہ:

Let the Minister be present here so that he can give the answer to you.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

وفاقی وزیر کا سپریم کورٹ کے فیصلے پر ردعمل

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں ایک اور گزارش کرنا چاہوں گا کہ سپریم کورٹ کی طرف سے پچھلے دنوں ایک فیصلہ آیا تھا کہ چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو اور چیف منسٹر سندھ جناب مراد علی شاہ کے نام ای سی ایل سے نکالے جائیں جس پر فواد چودھری صاحب نے آج اپنا ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ اس پر ہماری کابینہ agree نہیں ہو رہی۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! یہ وفاق کا مسئلہ ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وفاق بھی ہم اکائیوں کی وجہ سے ہے۔ یہ اکائیاں اپنے آپ کو وفاق نہیں سمجھتیں جیسے وزیر توانائی جناب محمد اختر فرمارہے ہیں کہ یہ وفاق کا مسئلہ ہے تو یہ سب سے پہلے صوبوں کا مسئلہ ہے۔ اگر ہم صوبے وفاق کے ساتھ نہیں کھڑے ہوں گے تو وفاق کہاں سے آئے گا؟ آج اگر ہم سپریم کورٹ کے فیصلوں کی منظوری بھی کابینہ سے لیں گے تو پھر وہ شفافیت کے نعرے کہاں گئے؟

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ایسے وزراء جو سپریم کورٹ سے بھی اپنے آپ کو بالاتر سمجھتے ہیں، جو آئین سے بھی اپنے آپ کو بالاتر سمجھتے ہیں اور آئین سے ہٹ کر فیصلے کرنا چاہتے ہیں تو اسی سے ماحول خراب ہوتا ہے، اسی سے ہماری سیاسی روایات کا قلع قمع ہو رہا ہے اور ہمیں اس پر کوئی measures لینے چاہئیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے اس ہاؤس کے اندر بھی اور قومی اسمبلی میں بھی اور میڈیا سے بھی کہ ہم سب کو چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو آئین کے تابع رکھیں۔ جب ہم اپنے آپ کو آئین سے بالاتر سمجھنے لگ جاتے ہیں اور ہم فیصلے کرنا شروع کر دیتے ہیں تو وہ پھر خرابی کا باعث بنتے ہیں۔

جناب سپیکر! جب پاکستان پیپلز پارٹی کے خلاف کوئی فیصلہ آئے اور کوئی JIT بن جائے تو ہمیں اس طرح discuss کیا جاتا ہے جیسے ہم مجرم ہیں۔ JIT ایک رپورٹ ہے اور اگر وہ رپورٹ کسی عدالت میں submit ہو جائے تو ایک طوفان بدتمیزی کھڑا ہو جاتا ہے۔ کوئی مرکز سے بول رہا ہوتا ہے، کوئی صوبائی نمائندہ یا spokesman "کھپ" ڈال رہا ہوتا ہے اور جب کسی عدالت سے ہمارے حق میں یا میرٹ پر کوئی فیصلہ آجائے تو اس وقت کہا جاتا ہے کہ ہماری کابینہ اس پر نہیں مان رہی۔

جناب سپیکر! میں اس بات پر شدید احتجاج کرتا ہوں، میں فواد چودھری کے روّیے پر احتجاج کرتا ہوں، میں آئین سے اپنے آپ کو بالاتر سمجھنے والوں کے روّیے کے خلاف احتجاج کرتا ہوں اور اس ہاؤس سے ٹوکن واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر سید حسن مرتضیٰ احتجاجاً ٹوکن واک آؤٹ
کرتے ہوئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ نے جو بات کی ہے اس حوالے سے کاش یہ تھوڑا سا اپنے ماضی میں بھی جھانک لیتے کہ یہ وہی سپریم کورٹ ہے جس کے چیف جسٹس صاحب کی طرف سے مسلسل کہا گیا کہ سوئس بنکوں کے بارے وہاں کی حکومت کو لیٹر لکھا جائے جہاں پر billions of dollars کی کرپشن کے کیسز زرداری صاحب کے بارے میں پڑے تھے لیکن سپریم کورٹ کے مسلسل کہنے کے باوجود سپریم کورٹ کے فیصلوں کی حکم عدولی کی گئی اور یہاں تک کہ وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی کو وزارت عظمیٰ سے ہاتھ دھونا پڑا لیکن عدالت عظمیٰ کے فیصلوں کو انہوں نے نہیں مانا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم نے یہ نہیں کہا کہ ہم فیصلے نہیں مانتے بلکہ ہمیں مزید کچھ ٹائم چاہئے may be Government سپریم کورٹ کے اس فیصلے کو انٹرا کورٹ اپیل میں چیلنج کرنا چاہتی ہو یا ہم اس پر مزید غور و فکر کریں کیونکہ یہ حکومت کا prerogative ہے۔ ہم نے یہ نہیں کہا کہ ہم عدالت کے فیصلے کو نہیں مانتے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ماضی کے اندر پچھلے دس سالوں میں ان دونوں بڑی جماعتوں نے جس طرح سے ایک دوسرے کی کرپشن کے اوپر پردہ ڈالا ہے وہ سب کے سامنے ہے اور اب انہیں سپریم کورٹ کا فیصلہ یاد آ گیا ہے تو سپریم کورٹ کے فیصلے سر آنکھوں پر، ہم تسلیم کرتے ہیں اور ہم انہیں مانیں گے لیکن ہم آنکھیں بند نہیں کر سکتے کہ اربوں کھربوں ڈالرز کی کرپشن ہوئی ہے۔ یہ بے نامی اکاؤنٹس کہ پکوڑے والے کے اکاؤنٹ سے 1.5۔ارب روپے نکل رہے ہیں، ایک سائیکل والے کے اکاؤنٹ سے 2.5۔ارب روپے نکل رہے ہیں اور ان سب کا "کُھرا" جا کر اومنی گروپ کے ساتھ ملتا ہے۔ اگر وہاں پر کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے بارے میں JIT رپورٹ کے اندر بھی ہے اور ساری چیزیں زبان زد عام ہیں تو انہیں ہم اس طرح سے نہیں

چھوڑ سکتے۔ ان کے نام ای سی ایل میں ڈالے ہیں کیونکہ ماضی میں انہوں نے ای سی ایل میں نام ہونے کے باوجود آنکھیں بند کئے رکھیں اور ائرپورٹ سے لوگوں کو بھگایا گیا اور آج وہ کھربوں روپے لے کر اس ملک سے فرار ہو چکے ہیں۔ اسحاق ڈار کو ہم اب تک واپس نہیں لا سکے تو یہ ہمارا قومی مفاد ہے۔ کرپشن کا خاتمہ سب سے بڑا مقصد ہے اور پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہونے جارہا ہے کہ کوئی طاقتور، کوئی وزیراعظم اور کوئی وزیراعلیٰ آج behind the bar ہے۔ غریب عوام کے خون پسینے کی کمائی کو لوٹنے والوں کے خلاف حکومت کی zero tolerance ہے اور جن کے نام ای سی ایل میں ہیں کسی صورت اس کے اوپر ہم کوئی دباؤ قبول نہیں کر سکتے۔ جو بے گناہ ہوں گے وہ چھوٹ جائیں گے لیکن جو گنہگار ہوں گے ان کے نام ای سی ایل سے باہر نہیں نکالے جائیں گے۔ انشاءاللہ

(اس مرحلہ پر پریس گیلری کے صحافی بھائی احتجاج ختم کرکے ایوان میں واپس آ گئے)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ کے حکم کے مطابق میں صحافی بھائیوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرنے اور انہیں منانے کے لئے باہر گیا تھا جہاں پر ان کی مرکزی اور صوبائی قیادت بھی تشریف لائی ہوئی تھی جس میں مختلف ٹی وی چینلز کے بھی سارے لوگ تھے۔

(اذانِ جمعہ)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پہلے تو میں پریس گیلری کے صحافی بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ تشریف لے آئے ہیں اور باقی ساری روداد عرض کرنا میرا فرض ہے۔ وہاں پر اس وقت بے روزگاری کی کافی heat ہے جسے ہر سطح پر محسوس کیا جانا چاہئے۔ وہاں پر ایک یہ بات ہوئی ہے کہ جتنی ڈاؤن سائزنگ ہوئی ہے "وقت نیوز"، "سماء نیوز" میں بھی ہو رہی ہے اور "جیو نیوز" میں تو بہت زیادہ بڑھی ہوئی ہے جو کہ ہزاروں کی تعداد میں ہے تو اس کے

لئے ہم یہاں اس ہاؤس میں ایک قرارداد پیش کریں گے جو کہ قرارداد مذمت ہو گی کہ بے روزگاری میں اضافہ نہ کیا جائے۔ دس سالوں میں اتنا کمایا ہے تو اب اگر تھوڑے دنوں کے لئے انہیں دے بھی دیں تو کوئی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اس کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنی سطح پر اپنے قائدین کو معروضات پیش کریں گے کہ وہ ان کے لئے جو کچھ بھی کر سکتے ہیں وہ کریں اور جب بھی کہیں گے جہاں کہیں گے ہم ان کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ اگر انہوں نے احتجاجی انداز میں بھی بتانا ہے تو میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ میں ان کے ساتھ کھڑا ہوں گا کیونکہ یہ ہمارے ملک کے چار pillars میں سے چوتھا ستون ہے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ کو یہی بتانا تھا کہ یہاں پر ایک قرارداد آئے گی۔ یہ بھی بات ہوئی ہے کہ دونوں طرف سے ایک اچھے اخلاقی طور طریقے کا مظاہرہ کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری اشرف علی! آپ کی absence میں ہم نے سوالات pending کئے تھے تو اُن کو لے لیتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں صرف ایک سیکنڈ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میاں محمود الرشید نے بات کی ہے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! sixty seconds

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کرپشن کے خلاف ہمیں بھی زیرو ٹالرنس ہیں، کوئی کرپشن ہم برداشت نہیں کرتے لیکن ہم نے کرپشن کے لئے کوئی پیرامیٹرز لینے ہیں۔ سپریم کورٹ سے بڑی کون سی عدالت ہے، ہم نے کون سے فیصلے نہیں مانے؟ گیلانی صاحب کے خلاف فیصلہ آیا تو ہم نے step down کیا، گیلانی صاحب گھر گئے اور شاید میاں محمود الرشید کو پتا نہیں میرا چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی شہید ذوالفقار علی بھٹو کا ایک عدالتی قتل تھا اور گیلانی صاحب کا معاملہ آپ دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! آج تک ہمارے راجہ پرویز اشرف عدالتوں میں پیش ہو رہے ہیں، وزیراعظم ہوتے ہوئے ہم ہر روز کٹہرے میں کھڑے ہوتے تھے، ہم عوام کے بھی جوابدہ ہیں، ہم عدالتوں میں بھی جواب دہ ہیں، ہم اسمبلیوں میں بھی جواب دہ ہیں۔ خدارا احتساب اور انتقام کو اکٹھا نہ کریں، ہمارے خلاف انتقامی کارروائی ہوتی ہے اُس کو احتساب کا نام نہ دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا point of view آ گیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! احتساب ہو ہم ہر عدالت میں پیش ہونے کے لئے حاضر ہیں۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری ظہیرالدین! آپ کے سوالات ہم نے pending کئے ہوئے تھے کیونکہ چودھری ظہیرالدین ہاؤس سے absence تھے تو kindly آپ اپنے سوال پر ضمنی سوال کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! معزز ممبر جناب سمیع اللہ خان بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میاں محمود الرشید نے یہاں پر ایسی بات کی ہے دو حوالوں سے اُس کا جواب دینا ضروری ہے۔ پہلا تو یہ ہے جس طرح معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ نے کہا جو پاکستان کا sensitive issue ہے کہ وفاق کا ایک جز سندھ ہے اُس کے وزیراعلیٰ کو سپریم کورٹ کے حکم کے باوجود جب آپ ای سی ایل سے نہیں نکالیں گے اور پوری cabinet پرائم منسٹر کی سربراہی میں بیٹھ کر ایک فیصلہ کرے گی اور وزیر اطلاعات آ کر پورے نیشنل میڈیا کے سامنے سپریم کورٹ کے اُس حکم پر عمل نہ کرنے کی پورے زور سے بات کریں گے تو ہم پاکستان کے جو چھوٹے صوبے ہیں بلخصوص اُن کو کیا پیغام دے رہے ہیں؟ پہلے ہی پاکستان میں اس حوالے سے بہت سارے معاملات ہیں جب اکبر بگٹی کا واقعہ ہوا میں اس ہاؤس میں تھا اور یہاں کھڑے ہو کر اسی سائیڈ پر جہاں آج میاں محمود الرشید ہیں چونکہ ایک شخص نے مکا لہرا کر کہا تھا ہم تمہیں وہاں سے ہٹ کریں گے تمہیں پتا نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر! یہاں اس ہاؤس میں میاں محمود الرشید کی جگہ پر کھڑے ہو کر اُس وقت کے حکمرانوں نے یہ کہا کہ اکبر بگٹی کے ساتھ بالکل درست ہوا، ریکارڈ نکلوالیں، آج میاں محمود الرشید اُس جگہ پر کھڑے ہو کر بات کر رہے ہیں وہ مراد علی شاہ نہیں، وہ صوبہ سندھ ہو، بلوچستان ہو، خیبر پختونخواہو، پنجاب ہو ایک چھوٹے صوبے کا جس کے اندر 1970 سے احساس محرومی شدید سے شدید تر ہے یہ جو statements ہیں وہ اس وفاق کو کمزور کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! جب آپ پنجاب کے ہاؤس میں اگر یہ پیغام چھوٹے صوبوں کو دیں گے یہاں پنجاب سے 1970 میں لاہور کی سڑکوں پر جب مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا ہے۔ آپ اگر تاریخ اُٹھالیں تو یہاں صرف 12 لوگوں نے مال روڈ پر احتجاج کیا تھا جب وہاں پر فوج کشی ہو رہی تھی لیکن آج میں میاں محمود الرشید کو یقین دلاتا ہوں اگر آپ چھوٹے صوبوں کو اس طرح تضحیک آمیز انداز میں بات کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم آپ کا راستہ روکیں گے، ہم چھوٹے صوبوں کے ساتھ کھڑے ہوں گے، پنجاب کے اندر وہ دور گزر گیا کہ آپ اکبر بگٹی کی شہادت کے اوپر اس ہاؤس کے اندر کہیں کہ "بالکل ٹھیک ہٹ ہوا ہے۔" اب ہم کسی صوبے کے وزیراعلیٰ کو انشاء اللہ تعالیٰ ہٹ نہیں ہونے دیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات جو انہوں نے کی بالکل اس ملک میں احتساب ہونا چاہیے لیکن 70 سال کی تاریخ تو دیکھ لیں احتساب کا ایک منترا آپ ہر دور میں استعمال کرتے ہیں اور اُس کے victim اس ملک کے سیاسی کارکن بھی ہوتے ہیں، سیاسی جماعتیں بھی ہوتی ہیں۔ بے نامی اکاؤنٹ ہونے چاہیے اور نہ ہی بے نامی جائیدادیں ہونی چاہیے ذرا علیمہ باجی کا یہ بتائیں کہ انہوں نے فائن بھرا کہ نہیں؟ اور فائن کس پراپرٹی پر ہوتا ہے انہوں نے خود مانا کہ میری بے نامی جائیداد ہے اب حوصلے سے سنیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے ایک گھنٹے کی تقریر نہیں کی۔

جناب سمیع اللہ خان: میاں محمود الرشید! میں نے آپ کی بات بڑے حوصلے سے سنی ہے یہی problem ہے ہم کہتے ہیں احتساب شروع کرو سب کا کرو۔

MR ACTING SPEAKER: Across the board.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر !لیکن یہ نہیں ہے کہ پرائم منسٹر پر ایک ریفرنس ہو، یہ کہتے تھے چیخیں نکلوائیں گے پرسوں رات میں نے پی ٹی آئی کی چیخیں نکلتے دیکھی ہیں، فواد چودھری کو کیپٹل ٹاک میں دیکھیں ایک چھوٹے سے ریفرنس کے اُوپر اپنی حالت یہ ہے ہمارا لیڈر تو جس طرح معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ نے کہا ایک لیڈر کو آپ نے پھانسی چڑھا دیا، ہمارے اس وقت دونوں لیڈر جیل میں بند ہیں لیکن ان پر ہیلی کاپٹر کا ایک ریفرنس آیا ذرا وہ کلپ دیکھیں اور ان کی خیبر پختونخوا کے اندر کرپشن کی داستانیں اس حد تک گئی ہیں کہ احتساب کمیشن کو بند کرنا پڑا۔

جناب سپیکر !میں میاں محمود الرشید !اس ہاؤس میں کس کس کا ذکر کروں جن کے اوپر نیب کے کیسز ہیں آپ چلے جائیں وفاق میں پرویز خٹک صاحب کے اوپر کیس ہے کس کس کی کرپشن کا ذکر ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر !کس issue پر بات ہو رہی ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ کے اوپر یہاں باتیں ہو رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری ظہیر الدین !آپ اگر بات کرنا چاہتے ہیں تو ان کے بعد بات کریں۔جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں برابر احتساب کریں۔

MR ACTING SPEAKER:: Across the board.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر !بالکل۔اگر مریم نواز سے منی ٹریل پوچھی جاسکتی ہے تو میں کہتا ہوں علیمہ خان سے منی ٹریل کیوں نہیں پوچھی جا سکتی فرق ایک ہے اگر خدا کی قسم علیمہ خانم کی جگہ پر اُس کے آگے علیمہ بھٹو یا علیمہ شریف لکھا ہوتا ہے تو آج یہ میڈم علیمہ جیل کے اندر ہوتیں صرف تضاد یہ ہے کہ وہاں علیمہ خانم لکھا ہے اس لئے وہ اس احتساب سے بالا تر ہے۔بہت شکریہ

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر !۔۔۔

محترمہ عظمٰی کاردار: جناب سپیکر !۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی میاں محمود الرشید !محترمہ !مہربانی آپ تشریف رکھیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں ایک بات کہوں گا معزز ممبر جناب سمیع خان اللہ نے یہاں پر جو صوبائی عصبیت کو زندہ کرنے کی کوشش کی ہے اور سندھ کارڈ جس کا ان کی لیڈر شپ بھی بارہا تذکرے کر چکی ہے اُس کو استعمال کرنے کی بات کی۔

جناب سپیکر! میں ان کی اس بات کو condemn کرتا ہو اُن کے اس رویے کو، ہم سارے پاکستانی ہیں۔ ہمیں کوئی ڈراوا نہ دے، سندھ کے وزیر اعلیٰ نے یا کسی سابقہ وزیر اعظم نے اگر اس قوم کا کھربوں روپیہ لوٹا ہے اور لوٹ کا مال انہوں نے اپنا ذاتی مال سمجھتے ہوئے اُڑایا ہے تو اُس کو نگلنا پڑے گا، اُس کو اُگلنا پڑے گا، اُس کو حساب دینا پڑے گا۔

جناب سپیکر! یہ بات کہہ کر ہمیں مت ڈرائیں کہ سندھ سے اُن کا تعلق ہے اگر اُن کا سندھ سے تعلق ہے سر آنکھوں پر لیکن سمیع اللہ کی یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ ان کا لیڈر ذوالفقار علی بھٹو تھا یا ان کا لیڈر نواز شریف ہے یہ پہلے اُس کا دَم بھرتے تھے اُس کی تسبیح کرتے ہیں آج یہ نواز شریف کی تسبیح پڑھتے ہیں اُس کے گُن گاتے ہیں۔

MR ACTING SPEAKER: Order in the House.

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بات سیدھی سی ہے جب ہم احتساب کی بات کرتے ہیں، جب ہم کرپشن کے خاتمے کی بات کرتے ہیں دس سال ان دونوں بڑی پارٹیوں کے پاس تھے پانچ سال پاکستان پیپلز پارٹی سیاہ وسفید کی مالک تھی اور پانچ سال مسلم لیگ (ن) ان دس سالوں میں جتنا لوٹ سکتے تھے پاکستان کی غریب عوام کو انہوں نے لوٹا کوئی ایک مقدمہ میگا کرپشن کا کیس، ایک دوسرے کو protect کرتے رہے ہیں۔ آج چیخیں فواد چودھری کی نہیں، چیخیں ان کے اُن جوانوں کی اور ان کے لیڈروں کی اور وزرائے اعظم کی نکل رہی ہیں آج وہ behind the bar ہیں۔ آج اگر اُنہیں ہتھ کڑیاں ہیں تو اپنے کئے کی ہیں "نہ کھاندے گاجراں نا ہوندی ڈھڈ وچ پیڑ" یہ کیا بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! یہ سارے مقدمے جن کو یہ بھگت رہے ہیں، یہ سارے references عمران خان نے دائر کئے ہیں، یہ کیا پی ٹی آئی نے دائر کئے ہیں، یہ کیا ہم اس میں complainant ہیں؟ نہیں ہم نے تو ابھی آغاز نہیں کیا۔ ہم نے تو درجنوں بنا کر رکھے ہوئے ہیں اور جس دن یہ دائر

ہوں گے تو انہیں چل پتا جائے گا کہ ان کی لیڈر شپ کے کیا لچھن ہیں۔ یہ غریب کا نام لے کر، جمہوریت کا نام لے کر، عوام کا نام لے کر، ووٹوں کا نام لے کر، منتخب حکومت کی بات کر کے اور کبھی سندھ کارڈ کا ڈراوا دے کر، اب کوئی کارڈ نہیں چلے گا اور اب صرف پاکستان کارڈ چلے گا۔ انہوں نے پاکستان کے عوام کا جو لوٹ کا مال کھایا ہے وہ انہیں بتانا پڑے گا۔ زرداری صاحب سوئس کیسز کے اندر، سرے محل، اگر میں یہاں پر ایک بات کرتا چلوں تو بات بڑی دور تک جائے گی۔ وہ سارا کچھ قوم کے سامنے ہے، کس طرح سے یہ generate ہوئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں محمود الرشید! شکریہ

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم عدلیہ کے فیصلوں کا احترام کرتے ہیں لیکن ہمیں کوئی یہ نہ ڈرائے، اس پر کوئی compromise نہیں ہے، آج پھر یہ دونوں ایک ہیں، ایک ہی ٹرک کی سواری اور ایک دوسرے کو protect کر رہے ہیں۔ کتنا اچھا لگ رہا ہے کہ یہ میاں صاحبان اور زرداری اور یہ دونوں خاندان بلکہ دونوں نے نہیں ان کے ساتھ باقی بھی فضل الرحمٰن صاحب بھاگے بھاگے پھر رہے ہیں اور ان کے دل کی بات ان کی زبان پر آ گئی کہ زرداری صاحب اس وقت اکٹھے ہوں گے جب سارے اندر چلے جائیں گے۔ سارے ڈاکو اندر ہوں گے اور سب کا یوم حساب آئے گا جس نے لوٹا ہے وہ کسی بھی پارٹی سے ہو کسی کے لئے کوئی معافی نہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ

The House is adjourned to meet on Monday the 14th January 2019 at 3:00 PM.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سوموار،14۔جنوری2019

(یوم الاثنین،7۔جمادی الاوّل1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 : شمارہ 6

401

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 14۔ جنوری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مواصلات وتعمیرات اور سماجی بہبود و بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون حق حصول سرکاری خدمات پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 29 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون حق حصول سرکاری خدمات پنجاب 2018، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون حق حصول سرکاری خدمات پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 30 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

402

3۔ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب 2018(مسودہ قانون نمبر28بابت2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب 2018، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب 2018منظور کیا جائے۔

قاعدہ244۔اے کے تحت تحاریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم کرنے کی غرض سے، ان قواعد کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 244۔اے کے ذیلی قاعدہ(1) اور ذیلی قاعدہ(3) مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں مجوزہ ترامیم پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں مجوزہ ترامیم فوری طور پر زیر غور لائی جائیں۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں مجوزہ ترامیم منظور کی جائیں۔

نوٹ: مجوزہ ترامیم ضمیمہ پر دی گئی ہیں۔

403

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

سوموار،14۔جنوری2019

(یوم الاثنین،7۔جمادی الاوّل1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر10منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُقَدِّمُواْ بَيۡنَ يَدَيِ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦۖ وَٱتَّقُواْ
ٱللَّهَۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٞ ١ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَرۡفَعُوٓاْ
أَصۡوَٰتَكُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ ٱلنَّبِيِّ وَلَا تَجۡهَرُواْ لَهُۥ بِٱلۡقَوۡلِ كَجَهۡرِ بَعۡضِكُمۡ
لِبَعۡضٍ أَن تَحۡبَطَ أَعۡمَٰلُكُمۡ وَأَنتُمۡ لَا تَشۡعُرُونَ ٢ إِنَّ ٱلَّذِينَ
يَغُضُّونَ أَصۡوَٰتَهُمۡ عِندَ رَسُولِ ٱللَّهِ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱمۡتَحَنَ
ٱللَّهُ قُلُوبَهُمۡ لِلتَّقۡوَىٰۚ لَهُم مَّغۡفِرَةٞ وَأَجۡرٌ عَظِيمٌ ٣ إِنَّ ٱلَّذِينَ
يُنَادُونَكَ مِن وَرَآءِ ٱلۡحُجُرَٰتِ أَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡقِلُونَ ٤
وَلَوۡ أَنَّهُمۡ صَبَرُواْ حَتَّىٰ تَخۡرُجَ إِلَيۡهِمۡ لَكَانَ خَيۡرٗا لَّهُمۡۚ وَٱللَّهُ غَفُورٞ
رَّحِيمٞ ٥

سورۃ الحجرات آیات 1 تا 5

مومنو!(کسی بات کے جواب میں)اللہ اور اُس کے رسُول سے پہلے نہ بول اُٹھا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔بے شک اللہ سُنتا جانتا ہے(1)اے اہل ایمان!اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اُونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو(اس طرح)اُن کے روبرو زور سے نہ بولا کرو(ایسا نہ ہو)کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو(2)جو لوگ اللہ کے پیغمبر کے سامنے دبی آواز سے بولتے ہیں اللہ نے اُن کے دل تقوے کے لئے آزما لئے ہیں۔اُن کے لئے بخشش اور اجرِ عظیم ہے(3)جو لوگ آپ کو حُجروں کے باہر سے آواز دیتے ہیں اُن میں اکثر بے عقل ہیں(4)اور اگر وہ صبر کئے رہتے یہاں تک کہ آپ خود نکل کر اُن کے پاس آتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے(5) **وما علینا الا البلاغ**o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اپنے دامانِ شفاعت میں چھُپائے رکھنا
میرے سرکارؐ میری بات بنائے رکھنا
میں نے مانا کہ نکما ہوں مگر آپؐ کا ہوں
اس نکمے کو بھی سرکارؐ نبھائے رکھنا
آپؐ یاد آئے تو پھر یاد نہ آئے کوئی
غیر کی یاد میرے دل سے بھلائے رکھنا
جب سوا نیزے پہ خورشیدِ قیامت آئے
اپنی زُلفوں کے گنہگار پہ سائے رکھنا

سوالات

(محکمہ جات مواصلات و تعمیرات اور سماجی بہبود و بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات مواصلات و تعمیرات اور سماجی بہبود و بیت المال سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 133 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 254 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 254 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ننکانہ صاحب: سید والا اوکاڑہ روڈ کی خستہ حالی سے متعلقہ تفصیلات

***254: محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سید والا ضلع ننکانہ کے مقام پر حال ہی میں دریا راوی پر پل تعمیر کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سید والا سے بچیکی اور سید والا سے جڑانوالہ روڈ مکمل ہے جبکہ سید والا سے اوکاڑہ تک روڈ نامکمل ہے خاص کر ایک کلو میٹر بالکل کچا اور ریتلا ہے جس سے عوام کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل پر غیر قانونی ٹال ٹیکس بھی وصول کیا جا رہا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک مذکورہ روڈ بنانے اور غیر قانونی ٹال ٹیکس ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) درست ہے۔ سید والا ضلع ننکانہ میں دریائے راوی کے مقام پر پل محکمہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی زیر نگرانی تعمیر ہوا۔

(ب) درست ہے۔ سید والا بجانب اوکاڑہ 0.70 کلومیٹر پختہ سڑک تعمیر نہ ہوئی ہے جبکہ بقیہ سڑک خستہ حالی کا شکار ہے۔

(ج) پل مذکورہ پر تاحال کوئی ٹال ٹیکس وصول نہیں کیا جارہا۔

(د) سید والا کے ساتھ ملحقہ کچی سڑک کی تعمیر کے لئے محکمہ ہائی وے کو کوئی فنڈز موصول ہوئے ہیں اور نہ ہی کوئی منصوبہ زیر غور ہے۔ مزید برآں سید والا پل پر کوئی ٹال ٹیکس وصول نہیں کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ سید والا سے بچیکی اور سید والا سے جڑانوالہ روڈ مکمل ہے جبکہ سید والا سے اوکاڑہ تک روڈ نامکمل ہے خاص کر ایک کلومیٹر بالکل کچا اور ریتلا ہے جس سے عوام کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ تو اس کے جواب میں محکمے نے تسلیم کیا ہے کہ جو میں نے issue raise کیا ہے وہ درست ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ باقی سڑک خستہ حالی کا شکار ہے تو میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہے کیونکہ اس سڑک کا تھوڑا سا حصہ باقی ہے جبکہ باقی تمام سڑک مکمل ہے تو اس باقی سڑک کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ پُل NHA نے بنایا تھا پُل کے دائیں اور بائیں ایک کلومیٹر کی سڑک بنائی تھی اور 0.70 کلومیٹر سڑک تعمیر نہ ہو سکی تو انشاء اللہ اس new financial year میں اس کو مکمل کر دیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس financial year میں اسے مکمل کر دیں گے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(ج) میں پوچھا تھا کہ کیا پُل پر غیر قانونی ٹال ٹیکس وصول کیا جارہا ہے؟ تو اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ وہاں پر کوئی ایسا ٹال ٹیکس نہیں ہے لیکن میرے ذرائع کے مطابق وہاں پر غیر قانونی ٹال ٹیکس موجود ہے اور وہ بعض گاڑیوں سے ٹال ٹیکس وصول بھی کرتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہم نے باقاعدہ اس کو چیک کروایا ہے وہاں پر کوئی ٹال ٹیکس نہیں لیا جارہا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا وہاں پر ٹال ٹیکس نہیں لیا جاتا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جی، وہاں پر کوئی ٹال ٹیکس نہیں لیا جارہا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 194 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: بیگرز ہومز میں بھکاریوں کو نہ رکھنے کی وجوہات و دیگر تفصیلات

*194: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام رائیونڈ دربار دولہ مولا لاہور کے قریب 71½ کنال پر محیط بیگرز ہومز واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان بیگرز ہومز میں آج تک کوئی بھکاری نہیں رکھا گیا اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان بیگرز ہومز میں بھکاریوں کو رکھنے اور محکمہ سوشل ویلفیئر کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جن کی غفلت کے سبب بیگرز ہومز خالی پڑے ہیں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام رائیونڈ روڈ پر Welfare Home for Beggars لاہور میں قائم ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ 2015 سے اب تک 5732 بھکاریوں کو مفت رہائش، کھانا، مذہبی تعلیم دی گئی ہے۔

(ج) Vagrancy Ordinance 1958 کے تحت بھکاریوں کو پکڑنا اور ان کو کورٹ میں پیش کرنا محکمہ پولیس کی ذمہ داری ہے۔ کورٹ کی طرف سے بھیجے ہوئے بھکاریوں کو محکمہ سوشل ویلفیئر کا قائم کردہ Welfare Home for Beggars, Lahore میں رکھا جاتا ہے اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے مذہبی تعلیم اور دیگر سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں نے تین ضمنی سوال کرنے ہیں۔ پہلا میرا سوال تھا کہ 17۔جنوری 2017 سے لے کر ستمبر 2018 تک کتنے فقیروں کو بیگرز ہومز میں رکھا گیا ہے اور انہوں نے جواب میں 2015 سے آگے explanation دی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! جو سوال پوچھا گیا تھا اس کے مطابق ہم نے جواب دے دیا ہے کہ Vagrancy Ordinance 1958 کے مطابق بھکاریوں کو پکڑنا پولیس کا کام ہے۔ 17۔جنوری 2017 سے آج تک کسی بھکاری کو پکڑا گیا ہے اور نہ ہی ہمارے ادارے تک کسی بھکاری کو پہنچایا گیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا کوئی بھی بھکاری نہیں پکڑا گیا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! جی، کوئی بھکاری نہیں پکڑا گیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ نے یہی تو سوال پوچھا ہے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! میں اس کی تفصیل بیان کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ کا یہی سوال ہے کہ آج تک کوئی بھی بھکاری نہیں پکڑا گیا ہے تو آپ بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ کوئی بھکاری نہیں پکڑا گیا ہے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! جی، ہاں! ایسا ہی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ان کے سوال کا کوئی جواب تو دیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! میں یہی تو اصل میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ Vagrancy Ordinance 1958 کے مطابق پولیس نے ان بھکاریوں کو پکڑنا ہے اور عدالت میں پیش کرنا ہے اور عدالت نے پولیس کے ذریعے ہمارے ادارے کو دینا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ جو آپ کا محکمہ ہے انہوں نے بھکاریوں کی نشاندہی کر کے پکڑوانا ہوتا ہے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! جی، ہم نے reminder بھیجا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کا محکمہ نشاندہی کرتا ہے اور پھر پولیس ان بھکاریوں کو پکڑتی ہے کیونکہ پولیس ایسے ہی نہیں پکڑنا شروع کر دیتی۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! ہم نے باقاعدہ اس بارے میں لکھ کر بھیج دیا ہے۔ ہم آپ کو اس کی کاپی بھی دکھا سکتے ہیں لیکن یہ پولیس کا کام ہے اور ہم انشاءاللہ کوشش کر رہے ہیں کہ آئندہ اس لاء کو اسمبلی میں پیش کریں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ویسے محکمہ آپ کا ہے اس لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے محکمے کو الرٹ کریں کیونکہ اس حوالے سے کارروائی آپ کا محکمہ کرتا ہے اور اس کے بعد پولیس آتی ہے تو یہ محکمے کی کارکردگی کا سوال ہے لہٰذا آپ اس کو serious لیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا اب ٹھیک ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! اشاروں پر بھکاری ہمارے لئے بہت شرمندگی کا باعث ہیں کہ ہم ان کے لئے کچھ کر نہیں پا رہے تو آپ اس پر کوئی کمیٹی بنائیں یا اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے کوئی آرڈر فرمائیں۔ مہربانی

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد منیب سلطان چیمہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 328 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: بھاگٹانوالہ تا مٹھہ لک سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***328: جناب محمد منیب سلطان چیمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا میں بھاگٹانوالہ مٹھہ لک میں سڑک تعمیر کی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک کا تین کلومیٹر کا حصہ تعمیر نہیں کیا گیا بلکہ جو سڑک تعمیر کی گئی اس میں بھی ٹھیکیدار اور محکمے کے عملے کی ملی بھگت سے ناقص مٹیریل استعمال کیا گیا؟

(ج) اس سڑک کی تعمیر کا تخمینہ کیا ہے، کون سے ٹھیکیدار کو ٹھیکہ دیا گیا اور کیا اس ٹھیکیدار کو مکمل ادائیگی کر دی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت اس تین کلومیٹر سڑک کی تعمیر کا کام مکمل کرنے اور ناقص مٹیریل استعمال کرنے پر ٹھیکیدار اور عملے کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک از بھاگٹانوالہ تا مٹھہ لک لمبائی 13.00 کلومیٹر تعمیر کی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ سڑک کی لمبائی بھاگٹانوالہ سے لے کر مٹھہ لک تک 15.40 کلومیٹر تھی لیکن فنڈز کم ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ نے صرف 13.00 کلومیٹر سڑک کی بحالی کے لئے منظوری دی جبکہ بقایا 2.40 کلومیٹر سڑک نہ بن سکی۔

مزید بر آں اس سڑک کی تعمیر ہائی وے کی Specification اور TS Estimate کے مطابق زیر نگرانی کنسلٹنٹ ACE کی گئی اور ٹھیکیدار کی تمام ادائیگی کنسلٹنٹ کی تصدیق / سرٹیفکیشن کے بعد کی گئی۔

(ج) اس سڑک کا تخمینہ لاگت 105.223 ملین روپے تھا اور اس کا ٹھیکہ میسرز خان برادرز کو دیا گیا اور صرف 13.00 کلومیٹر کام کی ادائیگی کی گئی۔

(د) مزید بر آں سڑک کی بقایا لمبائی 2.40 کلومیٹر کا سپیشل مرمت کا تخمینہ مبلغ 23.660 ملین ایگزیکٹو انجینئر ہائی وے R&M سرگودھا نے مورخہ 07.02.2018 کو بسلسلہ اسمبلی سوال نمبر 8582 جناب چیف انجینئر R&M کو برائے منظوری بھیج چکے ہیں۔ بہر حال سڑک کی تعمیر ہائی وے کی تصریحات کے مطابق کی گئی اور سڑک اب بھی ٹھیک پڑی ہے لہذا ٹھیکیدار اور محکمہ کے عملہ کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ سرگودھا میں ایک سڑک بھاگٹانوالہ مٹھہ لک جو کہ 15.40 کلومیٹر طویل ہے لیکن اس سڑک کے لئے 13 کلومیٹر کا فنڈ جاری ہوا اور اس پر کام مکمل ہو گیا باقی جو 2.4 کلومیٹر سڑک باقی رہ گئی ہے جس کی مرمت کا تخمینہ مبلغ 23.660 ملین M&R سرگودھا نے مورخہ 07.02.2018 کو منظوری دے دی ہے تو یہ کام کب تک شروع ہو کر مکمل ہو جائے گا اس کا جواب چاہئے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس سڑک کے لئے اتنا ہی فنڈ تھا اس لئے یہ سڑک 2.40 کلومیٹر باقی رہ گئی ہے فی الحال اس سڑک کے لئے کوئی فنڈز مختص ہیں اور نہ ہی اس کی کوئی منظوری ہوئی ہے۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ نے جواب میں لکھا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہم نے یہ کہا ہے کہ وہ فنڈز منظوری کے لئے بھجوائے ہیں اور یہ نہیں کہا گیا کہ فنڈز مل گئے ہیں۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! تو کب تک یہ سڑک مکمل ہو جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ تو فنڈز ملنے پر ہی depend کرتا ہے جونہی فنڈز ملیں گے اس پر کام مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کہہ دیں کہ آئندہ بجٹ میں ہو جائے گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس بجٹ میں تو کچھ ہے ہی نہیں سابقہ حکومت نے کچھ چھوڑا ہی نہیں، بجٹ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ان کی تسلی تو کروائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! پھر وہ کہیں گے کہ کام مکمل کیوں نہیں ہوا۔ ہم جھوٹا لارا نہیں لگانا چاہتے کیونکہ صحیح بات کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس سڑک کو مکمل تو ہونا چاہئے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جب فنڈز ملیں گے تو انشاءاللہ کام مکمل کر دیں گے اور ناقص مٹیریل کے حوالے سے کمیٹی بنا دی گئی ہے جب اس کی انکوائری مکمل ہو گی تو پتا چل جائے گا کہ اس سڑک میں مٹیریل ناقص استعمال ہوا ہے یا نہیں۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس کو گیارہ ماہ ہو گئے ہیں۔ پچھلے ADP میں کوئی فنڈز رکھے گئے تھے اور نہ ہی اس ADP میں رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! گیارہ ماہ پہلے تو یہ گورنمنٹ بنی ہی نہیں تھی۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! پچھلی گورنمنٹ کے چھ ماہ اور موجودہ گورنمنٹ کو بھی تقریباً چھ ماہ ہوگئے ہیں لیکن سابقہ حکومت نے اس کے لئے بجٹ میں کوئی فنڈز رکھے ہیں اور نہ ہی موجودہ گورنمنٹ نے اس کے لئے کوئی فنڈز رکھے ہیں یعنی یہ سڑک کبھی بنے گی ہی نہیں اور مزید دو سال گزر جائیں گے۔

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! ابھی تو بجٹ آنا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ جس ایم پی اے صاحبان کے فتین تھے ان سے پوچھیں کہ انہوں نے اس سڑک کے لئے پورا فنڈ کیوں نہیں دیا یہ تو پچھلی گورنمنٹ کا کام ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ سڑک کتنے کلومیٹر طویل ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ تقریباً پندرہ کلومیٹر طویل سڑک ہے اس میں سے 13 کلومیٹر سڑک تعمیر ہو چکی ہے اور تقریباً اڑھائی کلومیٹر باقی رہ گئی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب صرف دو کلومیٹر سڑک تعمیر کرنے کے لئے اتنے فنڈز تو repairs and maintenance کی مد میں محکمے کے پاس ہوتے ہی ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! پچھلی حکومت نے ایک روپے فنڈ نہیں چھوڑا۔ ابھی محکمے نے ongoing scheme کے 68۔ارب روپے باقی دینے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! دو کلومیٹر سڑک تو ویسے ہی بنوا دیتے ہیں یہ تو کوئی کام نہیں ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس پر کچھ comments دے دوں؟

جناب سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اس بات پر منسٹر صاحب کو داد دینی چاہئے کہ انہوں نے بالکل سچ بولا ہے۔ یہ پی ٹی آئی حکومت کے پہلے منسٹر صاحب ہیں جنہوں نے بالکل صاف گوئی سے کہا ہے کہ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے اور ہمارے پاس فنڈز ہیں ہی نہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے تو کہہ دیا ہے کہ پچھلی گورنمنٹ نے فنڈز چھوڑے ہی نہیں تو ہم کہاں سے پیسے لگائیں۔

جناب سپیکر: آپ منسٹر صاحب کو زیادہ نہ کہیں ورنہ وہ خود اپنی جیب سے ہی سڑک بنوادیں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں ایک مشہور شعر آپ کی نذر کرتا ہوں۔

نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے، تو یہی انتظار ہوتا
تیرے وعدے پر جیئے ہم، تو یہ جان جھوٹ جانا
خوشی سے مر نہ جاتے، اگر اعتبار ہوتا

جناب سپیکر: یہ شعر سے نہیں بلکہ پیسوں سے بنی ہے لہٰذا آپ بنادیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! معزز ممبر جناب محمد منیب سلطان چیمہ نے جو سوال کیا ہے اُس پر میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ۔ ابھی جناب محمد منیب سطان چیمہ کی بات ختم نہیں ہوئی۔ جی، جناب محمد منیب سلطان چیمہ!

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا اس پر یہی سوال ہے کہ ہمیں ٹائم بتادیں کہ ہم کتنا اور انتظار کریں کیونکہ صرف 2.4 کلومیٹر مین روڈ ہے اور دائیں بائیں اطراف لوگوں کے مکانات بھی ہیں۔ وہاں روزانہ کوئی نہ کوئی خراب ٹرک کھڑا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کیا دو کلومیٹر کا روڈ ہے؟

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! صرف دو کلومیٹر کا روڈ ہے۔ یہ روڈ پچھلی حکومت میں بنا ہے اور نہ اس حکومت نے بنانا ہے تو پھر کس نے بنانا ہے؟ ہمیں بتادیا جائے کہ وہ روڈ کب تک بنا دیا جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! (ن) لیگ کی گورنمنٹ تو کوئی نہیں آنی لیکن ہم انشاء اللہ یہ روڈ بنادیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ ذرا جلدی بتا دیں۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ کوئی ٹائم بتا دیں۔ کیا اسی سال میں بنا دیں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! پیسے آئیں گے تو انشاء اللہ سڑک بن جائے گی۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب ٹائم بتا دیں تا کہ ہم بھی لوگوں کو بتانے کے لئے جائیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! انہوں نے اپنے حلقے میں جا کر بتانا ہے اس لئے آپ بتا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اگلے بجٹ میں جون کے بعد انشاءاللہ بنوا دیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہاں معزز منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ kindly بتائیں کہ جس سرگودھا سڑک کی بات معزز ممبر جناب محمد منیب سلطان چیمہ نے کی ہے اُس میں تین بڑے چوک آتے ہیں، کیا یہ اُس پر cat eyes لگانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اگر ارادہ رکھتے ہیں تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جب سڑک شروع ہوتی ہے تب یہ منصوبہ رکھا جاتا ہے لہٰذا ایسا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال چوہدری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔

MS AZMA ZAHID BOKHARI: On his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 745 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں گداگروں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

***745: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے بڑے بڑے شہروں کے چوک اور ٹریفک سگنلز پر پیشہ ور گداگروں کی بھرمار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان گداگروں میں عورتیں، بچے، بوڑھے اور مخنث (خواجہ سراء) بھی شامل ہیں؟

(ج) جنوری2017 سے یکم نومبر 2018 تک صوبہ کے پیشہ ور گداگروں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی نیز لاہور شہر میں کتنے پیشہ ور گداگروں کے خلاف کارروائی کی گئی؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گداگروں کے خلاف مؤثر کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب میں انسداد گداگروں کے لئے Punjab Vagrancy Ordinance 1958 نافذ العمل ہے۔ جس کے سیکشن(7) کے تحت محکمہ پولیس کی ذمہ داری ہے کہ وہ گداگروں کو پکڑے اور اُن کو عدالتوں میں پیش کرے۔ محکمہ سماجی بہبود کا کام ایسے تمام گداگر جن کو عدالتوں کی طرف سزا سنائی جاتی ہے ان کی بحالی کے لئے کام کرنا ہے۔ محکمہ نے گداگروں کی بحالی کے لئے لاہور میں ویلفیئر ہوم بھی قائم کیا ہوا ہے۔ گداگروں کے خلاف کارروائی سے متعلق رپورٹ محکمہ پولیس سے لی جاسکتی ہے۔

(د) چونکہ کارروائی کا اختیار محکمہ پولیس کے پاس ہے لہٰذا اس سلسلے کا جواب پولیس سے طلب کیا جائے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جز (الف) اور (ب) کے اندر جو سوالات پوچھے گئے تھے اُن کے جوابات میں وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ درست ہیں، اگر یہ درست ہیں تو پھر محکمہ کی پالیسی کیا ہے اس حوالے سے مجھے وہ بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! میں اپنے معزز ممبر کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے بتایا ہے کہ 1958 کے آرڈیننس کے سیکشن 7 کے تحت گداگروں کو پکڑنا پولیس کا کام ہے اور اُن کو پکڑ کر ہمیں دینا بھی پولیس کا فرض ہے۔ پہلے وہ عدالت میں لے کر جاتے ہیں لیکن یہ bailable offence ہے اس لئے اُن کو عدالت سے بھی release کر دیا جاتا ہے۔ گداگر پکڑے جاتے ہیں لیکن وہاں سے release کر دیا جاتا ہے۔ جب وہ پکڑ کر ہمیں دیتے ہیں تب ہم نے اُن کی دیکھ بھال کرنی ہے کہ یہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ ہم اُن کے لئے نوکری، رہائش اور باقی معاملات دیکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد منیب سلطان چیمہ! اصل میں سوال کا مقصد یہ ہے کہ گداگروں کو پکڑنا صرف مقصد نہیں ہوتا بلکہ اُن کی rehabilitation ہونی چاہئے۔ اگر آپ پکڑ کر لے جاتے ہیں اور رہائش نہ دیں تو کیا کریں گے؟ آخر وہ بھیک ایسے تو نہیں مانگتے۔ محکمہ کی پالیسی یہ ہونی چاہئے یا ہو گی کہ اُن کو پکڑنے کے بعد کیا کرنا ہے اور گداگروں کو پکڑنے کے بعد ایسا کیا نظام ہے؟

میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جیسے ہم نے چائلڈ پروٹیکشن بیورو بنایا تھا تب جو بچے بھیک مانگتے تھے اُن کو ہم مزاروں اور سڑکوں سے اٹھا کر قانون کے تحت بیورو میں لاتے تھے۔ وہ سیشن جج کی custody میں ہوتے تھے، وہ ہمیں اُن بچوں کو deliver کرتے تھے اور پھر اُن کو Psychiatrists دیکھتے تھے کہ کس عمر کا بچہ کس کلاس میں جائے گا؟ وہاں اُن کے لئے سکول، کھانا اور رہائش کا مکمل بندوبست تھا۔ آپ کے محکمہ میں گداگروں کے لئے اس طرح کا کوئی نظام ضرور ہو گا۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! ہمارے پاس لاہور میں ایک ویلفیئر ہوم موجود ہے۔ جب تک وہ گداگر ہمیں نہیں دیں گے ہم اُس کی کیا ویلفیئر کریں گے کیونکہ اس قانون کے سیکشن 7 کے تحت ہم اُن کو پکڑ نہیں سکتے لہٰذا ان گداگروں کو پولیس نے پکڑنا ہے۔

جناب سپیکر: آپ سمجھ لیں کہ آپ کی ڈیوٹی اُن کو پکڑنا نہیں بلکہ پولیس کی ہے۔ دیکھیں، آپ کا ایک محکمہ سوشل ویلفیئر ہے جس کا کوئی مقصد ہے۔اس میں لازمی کوئی نہ کوئی چیز ہو گی کہ اِن کو ہم نے کیسے rehabilitate کرنا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! میری بات کو سمجھ نہیں رہے۔

جناب سپیکر: جی، سب سمجھ رہے ہیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! میں بتا رہا ہوں کہ ویلفیئر ہوم لاہور میں موجود ہے وہاں پر ہمیں جب یہ گداگر ملیں گے اُس کے بعد وہاں پر اُن کے لئے رہائش کا اہتمام ہے، مذہبی تعلیم دی جاتی ہے اور کھانا بھی دیا جاتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں گزارش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں دوبارہ کوشش کرتی ہوں کہ بڑی آسان سی اُردو میں ایک سوال پوچھ سکوں۔ آسان سی اُردو میں میرا سوال یہ ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر کا انسداد گداگری کے حوالے سے کام کیا ہے اور اس بارے میں ان کے محکمہ کی جو پالیسی ہے وہ بتا دیں؟

جناب سپیکر! میں اِن کو یاد کروانا چاہتی ہوں کہ ان کے پاس سوشل ویلفیئر کا محکمہ ہے، سوشل ویلفیئر بہت بڑا محکمہ ہے اور انسداد گداگری کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے لوگوں کو گداگری سے روکنا ہے۔ اب یہ بتا دیں کہ ان کے محکمہ کا کام کیا ہے اور بھائی صاحب محکمہ کے اندر کیا کام کرنے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! میری بہن نے جو کہا ہے اُس پر میں ان کو جواب دیتا ہوں کہ پہلے تو یہ بتائیں کہ پچھلے دس سال میں انہوں نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے جو کرنا تھا اُسی پر ہم نے کچھ کرنا تھا۔ انہوں نے کچھ نہیں کیا لیکن یہ چیک کر لیں کہ ہم نے باقاعدہ ٹی وی پر slides چلوائی ہیں، بینرز لگوائے ہیں اور پورے پنجاب میں آگہی مہم بھی چلائی ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے پاس ریکارڈ موجود ہے کہ ہم نے آگہی مہم چلائی ہے کہ ان لوگوں کو پکڑیں، ان کی نشاندہی کریں اور ان کو پیسے نہ دیں کیونکہ بھکاری ویسے ہی سرمایہ دار ہیں۔ ہم انشاء اللہ ان کی بحالی کے لئے مزید کام کریں گے۔ جیسے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا ادارہ ہے اسی طرح ہم بھی چاہ رہے ہیں کہ ہمارے ادارے کا یہ فرض ہو کہ ان کو پکڑیں اور اُن کو لے کر بھی آئیں۔ ہم انشاء اللہ بہت جلد اسمبلی میں یہ بل لے کر آ رہے ہیں اور ہم باقاعدہ اس کی ذمہ داری لیں گے۔ پولیس ذمہ داری نہیں لیتی لیکن ہم ذمہ داری لیں گے کیونکہ دو ادارے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چیمہ صاحب! ٹھیک ہے آپ کا جواب آ گیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ ان کو کب یقین آئے گا کہ یہ حکومت میں آ گئے ہیں؟ ہر وقت ساس بہو کی طعنہ بازی کے بعد ایک ہی بات کرتے ہیں۔ یہ براہِ مہربانی ہمارے غم سے نکل آئیں اور یقین کر لیں کہ آپ کو حکومت میں بٹھا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے سوال یہ پوچھا تھا کہ اگر وزیر صاحب اپنے محکمہ کی پالیسی مجھے نہیں بتا سکتے اور اگر وزیر صاحب پھر پولیس کے سیکشن 7 کی طرف چلے جاتے ہیں تو پھر میں پوچھوں گی کہ اس آرڈیننس کے اندر آپ کے محکمہ کی کیا ذمہ داری ہے؟ اس 1958 کے آرڈیننس کے تحت محکمہ سوشل ویلفیئر کے ذمہ کیا کام لگایا گیا ہے وہ بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! میں نے تو پہلے وضاحت کی ہے کہ اگر دس پندرہ سال میں یہ کچھ نہیں کر سکے تو ہم انشاء اللہ بہت جلد اس پر کام کریں گے۔ ہم قانون یہ لے کر آ رہے ہیں کہ اب ان گداگروں کو ہمارا سوشل ویلفیئر ادارہ خود پکڑے گا اور اُن کو بحال کرے گا۔ جو طریق کار یہ چھوڑ گئے تھے وہ گداگروں کے ذریعے کام کروا رہے ہیں لیکن ہم انشاء اللہ بہت جلد ان کو پکڑ کر باقاعدہ بحالی کا کام کریں گے۔ یہ ہمارا ساتھ دیں تو ہم قانون لے کر آئیں گے اور اس پر انشاء اللہ ہم عمل بھی کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہم نے دس سال کچھ کیا یا نہیں کیا لیکن کم از کم اس ہاؤس کے اندر سوشل ویلفیئر والے اپنے محکمہ کا جواب ضرور دیتے تھے اور اُن کو اپنے محکمے کی پالیسی ضرور پتا ہوتی تھی۔

جناب سپیکر! اب میں نے سادہ سوال پوچھا تھا اور دوبارہ وہی سوال پوچھوں گی۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اب جواب آ گیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ایسے نہ کریں۔ آپ bail out نہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، میں نہیں کر رہا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! وزیر صاحب admit کر لیں کہ اُن کو اپنے محکمے کی پالیسی کا ہی نہیں پتا۔

جناب سپیکر: محترمہ! میری بات سنیں۔ میں آپ کی ہی بات کرنے لگا ہوں۔ چیمہ صاحب! میرے خیال میں آپ اس طرح کریں کہ مہربانی کر کے آپ پورا ایک دن بیٹھ کر اپنے محکمہ سے بریفنگ لیں جس میں یہ ساری چیزیں دیکھیں۔ آپ یہ بھی بریفنگ لیں کہ ان کے دَور میں کیا کیا کام ہوئے، کیا ہونے چاہئیں تھے اور اب آپ کیا کرنے جا رہے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! میں یہ باور کرانا چاہتا ہوں کہ ہم نے ان کا آڈٹ بھی شروع کیا ہے اور باقاعدہ دس سال کی پالیسی لے لی ہے اُس کا آڈٹ چل رہا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا ایک سوال رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ نے جو ہدایت دی ہے تو اس پر عمل ہو جائے اور میں اس میں add کرنا چاہتی ہوں کہ جب منسٹر صاحب بریفنگ لیں تو کم از کم یہ پتا کر لیں کہ آپ کا محکمہ کس چیز کے لئے بنایا گیا ہے کیونکہ گاڑی اور جھنڈے کے علاوہ بھی اس محکمہ کے اندر اور بہت سارے کام کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ منسٹر صاحب جو کام کرنے کے لئے آئے ہیں وہ کام کر لیں

اگلی دفعہ اس ایوان میں محکمہ کی پالیسی بتائیں کہ ان کے محکمہ سوشل ویلفیئر کی پالیسی کیا ہے اور انسداد گداگری میں 1958 کے آرڈیننس کو پڑھ کر آئیں کہ اس محکمہ کی ذمہ داری کیا لگائی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال کا نمبر 373 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جھنگ: حلقہ پی پی۔126 دریائے چناب کے بند پر بنائی گئی خستہ حال روڈ سے متعلقہ تفصیلات

***373: جناب محمد معاویہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ حلقہ پی پی۔126 میں شہر سے ملحقہ دریائے چناب کے بند پر بنائی گئی روڈ تعمیر کے کچھ عرصہ بعد ہی خستہ حال ہو گئی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ روڈ کو کب تک درست کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ متعلقہ سڑک دریائے چناب کے بند پر بنائی گئی لیکن اسے تعمیر ہوئے تقریباً چھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس دوران سال 2014 کے ہائی فلڈ کی وجہ سے سڑک کو نقصان پہنچا اس لئے یہ سڑک قابل مرمت ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر جواب دیا گیا ہے کہ سڑک قابل مرمت ہے، اس کی مکمل طور پر مرمت کا تخمینہ لاگت 85.598 ملین روپے ہے لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے اس کی مرمت کا کام مرحلہ وار کیا جائے گا جو فنڈز کی دستیابی پر شروع کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر!میں نے سوال میں پوچھا تھا کہ حلقہ پی پی۔126 میں دریائے چناب کے قریب بند پر جو سڑک تعمیر کی گئی تھی وہ کچھ دن بعد ہی خستہ حال ہو گئی جس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ سیلاب زدہ علاقہ ہے اور 2014 کے سیلاب کی وجہ سے وہ سڑک خراب ہو گئی۔ اس سے پہلے کچھ سوالوں کے جوابات میں، میں سن ہی چکا ہوں کہ فنڈز کی دستیابی نہیں ہے اور یہاں پر بھی یہی لکھا ہوا ہے لیکن یہ اس لحاظ سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے کہ یہ سڑک اونچائی پر ہے چونکہ یہ بند پر ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ٹرک خراب ہو کر یہاں آبادی کی طرف گر گیا تھا جس کے نتیجے میں دس بچے اس ٹرک کے نیچے آ کر جاں بحق ہو گئے تھے۔

جناب سپیکر! یہ بہت خطرناک نوعیت کی صورتحال ہے اس لئے میں چاہوں گا کہ اس پر ٹائم ضرور دے دیا جائے کیونکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس بھی روڈز وغیرہ کو مرمت کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ فنڈز ہوتے ہیں۔ یہ خطرناک نوعیت کی سڑک ہے اور حادثے کی وجہ سے بچے بھی جاں بحق ہو چکے ہیں اس لئے میں چاہوں گا کہ اس پر کوئی نہ کوئی ٹائم ضرور دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس سڑک کا patch work تو شروع کرا دیا گیا ہے لیکن main maintenance کا کام اگلے مالی سال میں ہو سکے گا اور اس سے پہلے ممکن نہیں ہے۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! کچھ عرصہ پہلے میں وہاں سے گزرا تھا تو اگر اس سڑک کے دس حصے کئے جائیں تو بمشکل ایک حصے میں اس سڑک کی مرمت ہوئی ہے جو کہ انتہائی ناقص ہے اور باقی کہیں پر کوئی مشینری نظر نہیں آ رہی جس سے اندازہ ہو کہ کام جاری ہے لہٰذا اس سڑک کو دوبارہ دیکھنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس کو دوبارہ چیک کر لیتے ہیں لیکن اس کا patch work تو تھوڑا سا ہی بہتر کرے گا باقی rehabilitation کے بعد ہی سڑک تو ٹھیک ہو گی۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر!چونکہ یہ سڑک انتہائی خطرناک نوعیت کی ہے اس لئے کسی بھی درجے میں کوئی ٹائم مل جائے تو بہتر ہو گا کیونکہ میں عرض کر چکا ہوں کہ حادثہ کے بعد اموات ہو چکی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر!میں نے عرض کیا ناں کہ اگلے مالی سال میں یہ ہو سکے گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب ابو حفص محمد غیاث الدین کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر!شکریہ۔سوال نمبر 449 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال چک امرو تا ڈیلہرہ سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

449*: جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع چک امرو تا ڈیلہرہ براستہ ہرڑ خورد اور ہرڑ کلاں مومن سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک خراب ہونے کی وجہ سے حادثات میں کئی قیمتی جانوں کا نقصان ہو چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک نہ ہونے کی وجہ سے زمیندار اپنی اجناس فیکٹری تک نہیں پہنچا سکتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پختہ سڑک نہ ہونے کی وجہ سے اس علاقے کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں؟

(ہ) اگر جزہائے بالا درست ہیں تو مفاد عامہ کی خاطر حکومت اس سڑک کو جلد از جلد پختہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ موضع چک امرو تا ڈیلہرہ براستہ ہرڑ خورد اور ہرڑ کلاں مومن سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے کیونکہ اس سڑک کی کل لمبائی 9.00 کلومیٹر ہے۔ یہ سڑک عرصہ تقریباً 22 سال پہلے تعمیر ہوئی تھی۔ اس سڑک کی چوڑائی 10 فٹ ہے۔ فنڈ کی کمی کی وجہ سے اس سڑک پر مرمت کا کام عرصہ تقریباً 18 سال سے نہ ہو سکا ہے۔ جونہی مذکورہ سڑک کے لئے مرمت کا فنڈ مہیا ہو گا مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) حادثات میں قیمتی جانوں کے نقصان کے بارے میں معلوم نہ ہے۔

(ج) درست ہے کہ کاشتکاروں کو اجناس منڈی تک پہنچانے میں دشواری کا سامنا ہے۔

(د) درست ہے کہ بچوں کو اعلی تعلیم حاصل کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ہ) سڑک کا تخمینہ 18.530 ملین روپے بنا دیا گیا ہے اس کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی کے بعد سڑک کی پختہ تعمیر مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں نے وزیر موصوف سے جز(ج) اور (د) میں پوچھا تھا کہ کیا اس سڑک کے نہ ہونے کی وجہ سے زمینداروں کو منڈی میں زرعی اجناس لانے میں دشواری پیش آتی ہے اور اس سڑک کے نہ ہونے کی وجہ سے طلباء و طالبات کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے تو انہوں نے تسلیم کیا کہ واقعی موجودہ سڑک کے نہ ہونے کی وجہ سے طلباء کو بھی مشکلات کا سامنا ہے اور زمینداروں کو بھی جبکہ جز(ہ) میں انہوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ فنڈ مہیا ہونے کے بعد سڑک کی تعمیر شروع کر دی جائے گی یا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں ضمنی سوال میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب آپ نے یہ تسلیم کیا ہے کہ بچوں کو بھی اس سڑک کے نہ ہونے کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں

دشواری ہے اور زمینداروں کو بھی پریشانی ہے تو کیا بچوں کی اور زمینداروں کی اس تکلیف کا احساس کرتے ہوئے یہ امید رکھتے ہیں کہ موجودہ سیشن یا موجودہ بجٹ میں فنڈز دستیاب ہو جائیں گے یا نہیں، اگر دستیاب ہو جائیں گے تو کب تک، انہوں نے کہا کہ فنڈز مہیا ہونے پر کام شروع کر دیا جائے گا۔ کیا یہ مستقبل کو حال میں تبدیل کرنے کی سکت رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ سڑک بائیس سال پہلے بنی تھی اور اس کے بعد اس سڑک کی کوئی مرمت وغیرہ نہیں ہوئی جبکہ دس سال اس سڑک کو کسی نے نہیں پوچھا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے قہقہے)

جناب سپیکر! دس سال میں تو یہ سڑک مرمت نہیں ہوئی اور اس وقت بھی تو بچے اسی سڑک سے گزر رہے تھے اور زمینداروں کی زرعی اجناس بھی لائی جا رہی تھیں۔ اب انشاء اللہ ٹائم آئے گا آپ بے فکر رہیں جلد اس ملک کے حالات اچھے ہوں گے۔ جو آپ نے خرابیاں پیدا کی ہیں وہ جلد ٹھیک کریں گے اور انشاء اللہ اگلے مالی سال میں پوری کوشش کریں گے کہ یہ سڑک بن جائے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! جب سے موجودہ حکومت آئی ہے تو ہم جو بھی سوال کرتے ہیں یہ پھر ماضی کا ہی رونا روتے ہیں، پیچھے کیا کیا، پیچھے کیا کیا تو میں ان سے یہی عرض کروں گا کہ:

عرش لازم ہے کہ تو اب جان استقبال بن
تجھ کو زیبا عظمت رفتہ کا یہ ماتم نہیں

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے اپنے فاضل دوست سے یہی عرض کیا ہے کہ بائیس سال پہلے سڑک بنی تھی اور اس کے بعد دس سال ان کا دور رہا ہے۔ اگر اتنی ضرورت تھی تو یہ اسے اس وقت ٹھیک کروا لیتے۔

جناب سپیکر: چلیں، ابھی اس حکومت کو چار ماہ ہی ہوئے ہیں تو کوئی بات نہیں اور صبر کر لیں۔ اگلا سوال جناب محمد الیاس کا ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میرا ایک سوال رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ایک ہی تو سوال آپ کا تھا۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ اسی طرح سے کہتے رہے تو کیا آئندہ پانچ سال پہلے کچھ نہیں ہوا، پہلے کچھ اسی سہارے پر جیتے رہیں گے یا زندگی تعمیرات میں بھی لگائیں گے اور پاکستان کے عوام کی خدمت بھی کریں گے یا کہ جتنے ملازم ہیں ان کو ہٹا ہٹا کر پریشان کریں گے کیونکہ تمام لوگ پریشان ہیں کہ کیا بن رہا ہے اور ہمیں یہی کہا جا رہا ہے کہ پیچھے کیا کیا، پیچھے کیا کیا تو اب آپ آگے کی سوچیے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد الیاس کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 470 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب محمد الیاس کی ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ سرگودھا روڈ اور پل چناب نگر کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*470: **جناب محمد الیاس:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ سرگودھا روڈ پل چناب نگر کی جانب پُل کے آگے سڑک کا حصہ کاٹ کر وہاں گراسی پلاٹ بنا دیئے گئے اور اس سے آگے بھی کئی میلوں تک سرکاری اور قبرستان کی زمین پر قبضہ کر لیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چناب نگر سے مختلف دیہاتوں کو جانے کے لئے شارع عام بنائی گئی ہیں مگر ان روڈز پر مختلف جگہوں پر سیمنٹ کے بلاک رکھ کر راستوں میں رکاوٹیں پیدا کی گئی ہیں اور وہاں سے گزرنے والوں سے پوچھا جاتا ہے تم کون ہو اور کدھر جا رہے ہو، غیر قانونی طور پر زمینوں پر قبضہ کرنے اور بلاوجہ لوگوں سے پوچھ گچھ کرنے والے کون

افراد ہیں، حکومت ان سے سرکاری زمین واگزار کرانے اور چناب نگر کی روڈز سے رکاوٹیں ہٹانے کے لئے کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) درست نہ ہے۔ چنیوٹ سرگودھا روڈ پل چناب نگر کی جانب پل کے آگے محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع چنیوٹ کا ROW 110' ہے اس کے اندر کوئی تجاوزات تعمیر ہیں اور نہ ہی کوئی گراسی پلاٹس بنائے گئے ہیں۔ہائی وے کی حدود بالکل کلیئر ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع چنیوٹ کے کسی بھی روڈ پر ایسا کچھ نہیں ہے جیسا بیان کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) میں جواب ہے کہ درست نہ ہے کہ چنیوٹ سرگودھا روڈ پل چناب نگر کی جانب سے پل کے آگے محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع چنیوٹ کا ROW 110 ہے جس کے اندر کوئی تجاوزات نہ ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کر لیں کیونکہ وہ تو تحریری طور پر موجود ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ دیئے گئے جواب کے بارے میں کوئی ان کے پاس رپورٹ ہے اور اگر ہے تو وہ اس ہاؤس میں kindly share کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میرے پاس مکمل رپورٹ ہے جسے وہ دیکھ سکتے ہیں اور پوری سڑک کے photographs بھی ہیں۔ 110 feet right of way has been completed جہاں پر کوئی تجاوزات ہے اور نہ ہی کوئی ایسی چیز ہے کیونکہ میرے پاس پورے photographs ہیں جو کہ آ کر دیکھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ ان سے share کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کے پاس جو photographs ہیں تو kindly یہ بتائیں کہ کیا یہ منگوائی گئی ہیں یا انہوں نے خود visit کر کے بنوائی ہیں کیونکہ موقع پر اس کی

مناسبت کے مطابق تو There is another situation Kindly request to the Chair کہ انہیں کہا جائے کہ یہ visit کریں and whatever the report is kindly یہاں اسمبلی میں جمع کروادیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں جو بات کر رہا ہوں وہ authenticated بات کر رہا ہوں اور باقاعدہ اس کی authentication کے لئے photographs لے کر آیا ہوں تاکہ ہمارے فاضل دوست کو پتا چل جائے کہ زبانی جواب نہیں دے رہا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے سڑک کو دیکھا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں صحیح بات کر رہا ہوں کہ میں نے جا کر دیکھا ہے کہ وہاں پر کوئی تجاوزات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ یہ رپورٹ اور photographs اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروا دیں۔

MR SOHAIB AHMAD MALIK. Mr Speaker! If he can visit, I will be very grateful.

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 523 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 553 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، چودھری اشرف علی! سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 627 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: جی ٹی روڈ بائی پاس تا بائی پاس سروس روڈز کی تعمیر و بحالی کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

***627: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ جی ٹی روڈ بائی پاس تا بائی پاس سروس روڈز کی تعمیر و بحالی کا منصوبہ منظور ہو چکا ہے۔اس منصوبہ پر کام کا آغاز کب سے کیا جا رہا ہے؟

(ب) مذکورہ منصوبہ کے تخمینہ لاگت و تکمیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ منصوبہ کی تعمیر و بحالی کے کام کا ٹھیکہ کس کمپنی کو کن شرائط پر دیا گیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ گوجرانوالہ جی ٹی روڈ بائی پاس تا بائی پاس سروس روڈ کی تعمیر و بحالی کا کوئی منصوبہ منظور نہ ہوا ہے۔ایسے کسی منصوبہ پر کام کا آغاز نہیں کیا جا رہا۔

(ب) چونکہ ایسا کوئی منصوبہ منظور ہی نہیں ہوا جس کی لاگت و تکمیل بتائی جائے۔

(ج) مذکورہ بالا منصوبہ نہ ہی منظور ہوا ہے اور نہ ہی کسی کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ جی ٹی روڈ بائی پاس تا بائی پاس سروس روڈ کی تعمیر و بحالی کا منصوبہ منظور ہو چکا ہے جس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ یہ درست نہ ہے یعنی کہ ایسا کوئی منصوبہ منظور نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بہت سے لوگوں کی تعمیرات تھیں اُن کو گرا دیا گیا فیکٹریاں کارخانے گرین بیلٹس سب اُکھاڑ دیئے گئے اور میڈیا میں بھی یہ خبریں دے دی گئیں کہ یہ منصوبہ approved ہو چکا ہے اور بہت جلد اس کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔اب یہاں پر ارشاد فرمایا گیا کہ کوئی ایسا منصوبہ منظور نہ ہوا ہے تو کیا ہاؤس یہ سمجھے اس پر یوٹرن لے لیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جب منصوبہ ہے ہی نہیں تھا تو اس لئے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی اعلان ہوا ہے اور نہ ہی کوئی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہوا ہے تو اپنی خام خیالی میں انہوں نے منصوبہ بنالیا ہوگا ہمارے پاس تو کوئی ایسا منصوبہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: خام خیالی پر تو رولر بھی نہیں پھر سکتا۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ میں نے نہیں بنایا یہ محکمہ نے بنانا تھا جس طرح منسٹر صاحب بار بار فرما رہے ہیں کہ۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ منصوبہ زیر غور بھی نہیں ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے منسٹر صاحب بار بار فرماتے ہیں کہ پچھلے دس سال میں کچھ نہیں ہوا تو میں یہاں پر نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ اندرون شہر گوجرانوالہ میں flyover تا flyover آدھے شہر میں سروس روڈ بن چکے ہیں اور آدھے شہر میں نہیں ہیں تو پچھلی حکومت نے تو آدھے شہر میں flyover تا flyover سروس روڈ بنا دیئے ہیں۔ کیا موجودہ گورنمنٹ جو باقی ماندہ حصہ ہے وہاں پر مستقبل قریب میں منسٹر صاحب کوئی ایسا منصوبہ تعمیر کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! معزز ممبر مطمئن رہیں انہیں انشاءاللہ اچھا رزلٹ دیں گے فکر نہ کریں۔ ابھی معاملہ زیر غور نہیں ہے ابھی ہمیں آئے کتنے دن ہوئے ہیں ابھی منصوبہ اگلے سال دیکھیں گے اُس سے اگلے سال ابھی پانچ سال پڑے ہیں تھوڑا سا انتظار کر لیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! تھوڑی سی وضاحت کر دوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوا اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پنجاب حکومت کا ضلعی سطح پر وومن پروٹیکشن کمیٹیاں بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*133: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت نے بذریعہ نوٹیفکیشن ہر ضلع میں وومن پروٹیکشن کمیٹیاں تشکیل دی ہیں۔

(i) اگر دی گئی ہیں تو کتنے اضلاع میں کام کر رہی ہیں؟

(ii) کیا ضلعی کمیٹیوں کی کوئی سالانہ پراگریس رپورٹ محکمہ کے پاس موجود ہے؟

(ب) ملتان کے علاوہ دوسرے اضلاع میں وومن پروٹیکشن سنٹرز کے قیام کا کوئی منصوبہ تیار کیا گیا ہے تو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر نے The Punjab Protection of Women Against Violence Act, 2016 کی شق نمبر 11 کے تحت بذریعہ نوٹیفکیشن فی الحال ضلع ملتان میں وومن پروٹیکشن کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ فعال ہے۔

(الف۔I) وومن پروٹیکشن کمیٹی صرف ضلع ملتان میں کام کر رہی ہے۔

(الف۔II) وومن کمیٹی ملتان اب تک آٹھ میٹنگز کر چکی ہے جس کے تحت ادارے کی بہتری کے لئے آگاہی مہم کیبل، ٹی وی وغیرہ پر چلائی جا رہی ہے تاکہ ظلم کا شکار خواتین کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچایا جا سکے۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر آئندہ سالوں میں مزید اضلاع میں وومن پروٹیکشن سنٹرز قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

لاہور: وحدت کالونی لاہور کے رقبہ اور ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*523: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) وحدت کالونی لاہور اور پونچھ ہاؤس چوبرجی گارڈن اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں؟

(ب) کتنے رقبہ پر سرکاری رہائش گاہیں کس کس کیٹیگری کی ہیں اور کتنے رقبہ پر کس کس نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) ناجائز قابضین کے پاس ان رہائشی کالونیوں کا کتنا رقبہ ہے اور وہ کب سے ناجائز قابض ہیں، کس کس ناجائز قابضین کو مالکانہ حقوق مل چکے ہیں؟

(د) کیا جو لوگ ان سرکاری کالونیوں کے رقبہ پر ناجائز قابضین ہیں حکومت کب تک ان سے سرکاری رقبہ واگزار کروائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) گورنمنٹ کالونیز محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی ملکیت ہیں تاہم وحدت کالونی لاہور جس کا رقبہ 254ایکڑ، پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی کا رقبہ 16 ایکڑ اور چوبرجی گارڈن اسٹیٹ کالونی کا رقبہ 47.5ایکڑ پر مشتمل ہے۔

(ب)

(i) گورنمنٹ وحدت کالونی میں74 ایکڑ اراضی پر سرکاری رہائش گاہیں ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

کل تعداد	کوارٹر کی قسم	کیٹیگری
503	تین تا چار روم پر مشتمل	سکیل15 تا17
520	دو روم سینئر پر مشتمل	سکیل11 تا14
805	ایک روم، دو روم جونیئر پر مشتمل	سکیل01 تا10
1828 مکمل تعداد وحدت کالونی		

(ii) پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی لاہور میں سرکاری رہائش گاہیں10.75 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے اور ان کی کیٹیگری درج ذیل ہیں:

کل تعداد	کوارٹر کی قسم	کیٹیگری
93	دو روم سینئر پر مشتمل	سکیل15 تا17
156	دو روم سینئر پر مشتمل	سکیل11 تا14
05	(سٹاف کوارٹر) ایک روم، دو روم (جونیئر) پر مشتمل	سکیل01 تا10
254 مکمل تعداد		

(iii) چوبرجی گارڈن اسٹیٹ لاہور میں سرکاری رہائش گاہیں22ایکڑ رقبہ پر محیط ہے اور ان کی کیٹیگری درج ذیل ہیں:

کل تعداد	کوارٹر کی قسم	کیٹیگری
20	بنگلہ	سکیل18تا19
100	دوروم سنیئر پر مشتمل	سکیل11تا14
288	(سٹاف کوارٹر)ایک روم،دوروم(جونیئر)پر مشتمل	سکیل01تا10
408مکمل تعداد		

(iv) وحدت کالونی لاہور میں ناجائز طور پر کچی آبادی تعمیر کی گئی ہے جو کہ تقریباً32 کنال اراضی پر محیط ہے ان میں اتفاق کالونی نمبر1،2اور ایس بلاک کریسچئن کالونی شامل ہیں۔کچی آبادی کے متعلق تفصیلات ایل ڈی اے کے پاس ہے۔

(ج) وحدت کالونی لاہور میں تقریباً32کنال رقبہ پر ناجائز قابضین ہیں جو کہ کچی آبادی پر مشتمل ہے اور تقریباً40سے45سال سے آباد ہے جن میں سے زیادہ تر کے پاس مالکانہ حقوق ہیں جبکہ پونچھ ہاؤس اور چوبرجی گارڈن اسٹیٹ میں کوئی ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(د) محکمہ مواصلات و تعمیرات کے فرائض میں گورنمنٹ کالونیوں کی رہائش گاہوں کی سالانہ مرمت، خصوصی مرمت اور تزئین وآرائش کا کام شامل ہے۔تجاوزات کے خاتمہ کے لئے چیف سیکرٹری پنجاب کی مقررہ کردہ انفورسمنٹ ٹیم اور محکمہ سروس اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت کیا جاتا ہے۔آئندہ بھی ناجائز قابضین سے گورنمنٹ کالونیوں کا رقبہ واگزار کرانے کے لئے محکمہ سروس اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ انفورسمنٹ سیل کارروائی کرے گا۔

اوکاڑہ:راجووال تاہیڈ گلشیر لنک روڈ کی تعمیرومرمت سے متعلقہ تفصیلات

*553:**چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راجووال تاہیڈ گلشیر لنک روڈ ضلع اوکاڑہ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حالیہ بارشوں کی وجہ سے مذکورہ سڑک کے دونوں کناروں میں بڑے بڑے گڑھے پڑ چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت 18-2017 میں کی گئی تھی اگر ہاں تو اس پر کتنی لاگت آئی تھی اس سڑک کی لمبائی اور تعمیر و مرمت کرنے والی کمپنی کی تفصیلات بتائیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی از سر نو تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ راجووال تا ہیڈ گُلشیر لنک روڈ ضلع اوکاڑہ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ حالیہ بارشوں کی وجہ سے سڑک کے دونوں کناروں پر بڑے بڑے گڑھے پڑ چکے ہیں۔ چونکہ سڑک مذکورہ بی ایس لنک کینال کے ساتھ سطح زمین سے تقریباً 10 فٹ کی اونچائی پر واقع ہے لہٰذا حالیہ بارشوں کے باعث پانی کے تیز بہاؤ کی وجہ سے سڑک کے کناروں پر یہ گڑھے بنے ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی مرمت 18۔2017 میں کی گئی تھی لیکن یہ کام ہائی ویز (R&M) ڈویژن، ساہیوال نے نہ کیا ہے بلکہ یہ کام محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ اوکاڑہ کی جانب سے کیا گیا ہے جس کا ریکارڈ ان کے پاس ہے اور ہائی ویز (R&M) ڈویژن ساہیوال یہ بتانے کی پوزیشن میں نہیں کہ اس پر کتنی لاگت آئی اور کس کمپنی / ٹھیکیدار نے یہ کام سر انجام دیا ہے۔ تاہم سڑک کی کل لمبائی 23.50 کلومیٹر ہے۔

(د) جی ہاں! فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار مذکورہ سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع گوجرانوالہ میں خواتین کی ترقی کے لئے

محکمہ سماجی بہبود و بیت المال کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

38: چودھری اشرف علی: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر کنٹرول خواتین کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں۔ یہ ادارے خواتین کی ترقی کے لئے کیا فرائض سرانجام دے رہے ہیں نیز نام اور مقام کی تفصیل سے بھی آگاہ فرمائیں؟

(ب) حکومت نے گزشتہ تین سالوں 17-2016 اور 2018 کے دوران ضلع گوجرانوالہ میں خواتین کی ترقی کے لئے جو اقدامات اٹھائے ہیں، ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ اداروں کو گزشتہ دو برس 18-2017 کے دوران کس کس مد میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(د) مذکورہ اداروں میں فرائض سرانجام دینے والے سٹاف کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سماجی بہبود کے زیر کنٹرول خواتین کے چار ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) گوجرانوالہ (نزد جناح روڈ انڈرپاس، شریف پورہ، گوجرانوالہ)

یہ ادارہ خواتین کو مختلف ٹریڈ میں ٹریننگ دے رہا ہے جن میں دستکاری، بیوٹیشن، ڈرائیونگ، کوکنگ، پینٹنگ، ڈریس ڈیزائننگ شامل ہیں۔

2۔ ریسکیو ہوم (دارالامان)، نرسری چوک، سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

یہ ادارہ تشدد کا شکار خواتین کو پناہ فراہم کرتا ہے۔ مزید برآں اس ادارے میں آنے والی خواتین کو میڈیکل، psychological اور قانونی امداد فراہم کی جاتی ہے اور یہاں انہیں ووکیشنل اور مذہبی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

3۔ ماڈل چلڈرن ہوم (برائے خواتین)(نزد جناح روڈ انڈر پاس، شریف پورہ، گوجرانوالہ)
یہ ادارہ غریب، یتیم / بے سہارا اور لاوارث بچیوں کے لئے پناہ گاہ ہے جن بچیوں کی عمر 6 سال سے 16 سال تک ہیں۔ یہاں آنے والی بچیوں کو مذہبی اور ووکیشنل تعلیم دی جاتی ہے۔ مزید برآں ان کی مرضی کے مطابق سکول میں بھی داخلہ کروایا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکیں۔

4۔ سوشل ویلفیئر آفیسر سنٹرل جیل پراجیکٹ) سیالکوٹ روڈ، گوجرانوالہ
یہ ادارہ قیدی خواتین کو مفت میڈیکل اور قانونی معاونت فراہم کرتا ہے اور ان کی رہائی کے لئے مناسب اقدامات کرتا ہے۔ ان کو جیل میں دستکاری ہنر بھی سکھایا جاتا ہے۔

(ب) 1۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) گوجرانوالہ
بے سہارا اور یتیم طالبات کے لئے فری کورسز، پروڈکشن سنٹر، ورکرز کے لئے فری مشینیں، عورتوں کے لئے گھر میں روزگار کے مواقع، دستکاری ہنر سکھانا، یوتھ فیسٹیول (ڈسٹرکٹ اینڈ ڈویژنل لیول)، آرٹ اینڈ کرافٹ مقابلہ، سکیچنگ، بیوٹیشن مقابلہ، تقاریر مقابلہ، عورتوں کے حقوق سے متعلق آگاہی سیمینارز کا انعقاد، خواتین کی ذہنی نشوونما، ورکشاپ، کمپیوٹر ورکشاپ)، نیوٹیک کورسز، ٹیوٹا کورسز۔

2۔ ریسکیو ہوم (دارالامان) گوجرانوالہ

i) بیوٹی پارلر کلاس کا اجراء،
ii) کمپیوٹر کلاس کا اجراء
iii) لائبریری کا آغاز
iv) رہائشی خواتین کے بچوں کے لئے مونٹوسری کا دارالامان میں آغاز کیا گیا۔
v) خواتین کی ہیلتھ و فٹنس کے لئے جم کا آغاز کیا گیا۔

3۔ ماڈل چلڈرن ہوم (برائے خواتین) گوجرانوالہ
معلوماتی سیشن کا انعقاد، ادارے میں رہائش پذیر بچیوں کے لئے بنیادی ضرورتوں کی فراہمی، ووکیشنل ٹریننگ، غیر نصابی سرگرمیاں بچیوں کی فیملی سے ملاقات اور بچیوں کی بہتری کے حوالے سے بات چیت، کنسلٹنگ سیشن، تعلیمی لیکچرز، سٹاف کی تربیت، بچیوں کو تفریح کے مواقع فراہم کرنا۔

4۔ سوشل ویلفیئر آفیسر (سنٹرل جیل پراجیکٹ) گوجرانوالہ

قیدی خواتین کی نفسیاتی مشاورت کے لئے آگاہی پروگرام کا انعقاد کیا اس کے لئے اچھی شہرت کے سائیکالوجسٹ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ ان خواتین کو مفت قانونی مشاورت اور امداد کی فراہمی کی گئی اور خواتین کو وکیل کی خدمات فراہم کی گئیں اور ان کی جلدی رہائی کے لئے انتظامات بھی کئے جاتے ہیں۔ جیل میں قید خواتین کو مفت میڈیکل امداد اور لیڈی ڈاکٹر کی خدمات فراہم کی جاتی ہے۔ وہ قیدی خواتین جن کے ساتھ چھ سال سے کم عمر کے بچے ہوتے ہیں ان کے لئے سکول کی تعلیم کا جیل میں بندوبست کیا گیا ہے۔ قیدی خواتین کو دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ ٹیوٹا کے تعاون سے قیدی خواتین کو دستکاری ہنر بھی سکھائے جاتے ہیں جن میں سلائی، کڑھائی وغیرہ شامل ہیں۔

(ج) 1۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) گوجرانوالہ

سال2016-17 میں کل بجٹ7416000روپے صرف۔

(تنخواہ:1746651 الاؤنسز991200 ۔ٹیلیفون15210۔ گیس38890۔ بجلی89103۔ کاسٹ فار ادر سٹور7488 ادرز18951 ایل پی آر166688)۔

سال2017-18 میں کل بجٹ2918000روپے صرف۔

(تنخواہ3948780 الاؤنسز۔1687919۔ ٹیلیفون20134 گیس33310۔ بجلی206562۔ ٹریولنگ الاؤنس13120۔ سٹیشنری44282۔ کاسٹ فار ادر سٹور39482۔ ادرز80357۔ مشینری21060۔ فرنیچر21000۔

2۔ ریسکیو ہوم (دارالامان)، گوجرانوالہ

سال2016-17 میں کل بجٹ:-/ 3250000روپے

(تنخواہیں آفیسر:1332000، ریگولر الاؤنسز1143000: ، ادرز الاؤنسز30000:، کمیونیکیشن:31500، یوٹیلٹیز165000: ٹی اے15000:، سٹیشنری10000:، پرنٹنگ5 000، نیوز پیپر2500:، نیشنل ڈیز7500: کاسٹ آف ادر سٹور6000:، ادرز487500: مرمت15000:)

سال 2017-18 میں کل بجٹ:-/ 1975250 روپے

(تنخواہیں آفیسر: 769600، ریگولر الاؤنسز 126500: ، اورز الاؤنسز 43500:،

کمیونیکیشن: 3000، یوٹیلٹیز 140250: ٹی اے 900:، سٹیشنری 2500:،

پرنٹنگ 000 2، ایڈورٹائزمنٹ 1000: ، کاسٹ آف ادر سٹور 2000: ،

ادرز 884000)

3۔ ماڈل چلڈرن ہوم (برائے خواتین) گوجرانوالہ

سال 2016-17 میں کل بجٹ-/ 6598253 روپے

(تنخواہیں: 1528120، الاؤنسز: 99952، ٹیلیفون چارجز:-/ 141936،

ٹوٹل یوٹیلٹیز: -/770682

پٹرول چارجز:-/313855، جنرل: 2006388، ٹرانسپورٹ: 297000/-،

مشینری:-/ 167300، فرنیچر اینڈ فکسچر:-/ 173450)

سال 2017-18 میں کل بجٹ-/ 7606856 روپے

(تنخواہیں:-/1767160، الاؤنسز:-/ 99952، ٹیلیفون چارجز:-/ 69120،

ٹوٹل یوٹیلٹیز:-/ 498017

پٹرول چارجز:-/ 322350، جنرل-/: 3129587، ٹرانسپورٹ:-/ 225100،

مشینری: -/226000-، فرنیچر اینڈ فکسچر:-/ 80000)

4۔ سوشل ویلفیئر آفیسر (سنٹرل جیل پراجیکٹ) گوجرانوالہ

سال 2016-17 میں کل بجٹ-/ 549600 روپے

(تنخواہ:-/240,000، الاؤنسز:-/ 143200، میڈیکل: 5000،

پوسٹیج اینڈ ٹیلی گراف:-/ 2000، سٹیشنری: 6600 ادرز: 10500،

پرنٹنگ: 1800، کاسٹ آف ادرز:-/ 15000، مشینری: 2000،

فرنیچر و فکسچر: 2000، لاء چارجز 120,000)

سال 2017-18 میں کل بجٹ-/ 1682350 روپے

(تنخواہ-/: 1269600، الاؤنسز:-/ 167500، میڈیکل: 2500،

پوسٹیج اینڈ ٹیلی گراف:-/1000، سٹیشنری: 16000، ٹی اے: 900 ادرز: 6000،

کاسٹ آف ادرز:-/15000، فرنیچر و فکسچر: 6000، لاء چارجز 120,000،

ہاٹ اینڈ کول-/: 250

(د) ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) گوجرانوالہ (کل تعداد سٹاف: 15)
مینجر (1 سیٹ)، کرافٹ ڈائزینر (1 سیٹ)، اسسٹنٹ (1 سیٹ)، مارکیٹنگ آرگنائزر (1 سیٹ)
کرافٹ سپروائزر (4 سیٹ)، ٹیلر کم کٹر (1 سیٹ)، جونیئر کلرک (1 سیٹ)، سٹور کیپر (1 سیٹ)
نائب قاصد (2 سیٹ)، چوکیدار (1 سیٹ)، سویپر (1 سیٹ)

2۔ ریسکیو ہوم (دارالامان)، (کل تعداد سٹاف: 15)
سپرنٹنڈنٹ (1 سیٹ)، اسسٹنٹ (1 سیٹ)، لیڈی ڈاکٹر (1 سیٹ)،
سائیکالوجسٹ (1 سیٹ)، کمپیوٹر آپریٹر (1 سیٹ)، لیڈی وارڈن (1 سیٹ)،
سپروائزر (1 سیٹ)، مذہبی ٹیچر (1 سیٹ)، ہینڈ کرافٹ ٹیچر (2 سیٹ)،
ڈرائیور (1 سیٹ)، نائب قاصد (2 سیٹ)، چوکیدار (1 سیٹ)، سویپر (1 سیٹ)

3۔ ماڈل چلڈرن ہوم (برائے خواتین) (کل تعداد سٹاف: 10)
سوشل ویلفیئر آفیسر (1 سیٹ)، اسسٹنٹ (1 سیٹ)، چائلڈ کیئر ورکر (1 سیٹ)،
کک (2 سیٹ)، واشرمین (1 سیٹ)، نائب قاصد (1 سیٹ)، چوکیدار (1 سیٹ)،
مالی (1 سیٹ)، ڈرائیور (1 سیٹ)

4۔ سوشل ویلفیئر آفیسر (سنٹرل جیل پراجیکٹ) (کل تعداد سٹاف: 4)
سوشل ویلفیئر آفیسر 1 سیٹ، جونیئر کلرک (1 سیٹ)، ڈرائیور (1 سیٹ)،
نائب قاصد (1 سیٹ)

لاہور رنگ روڈ پر خرچ کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

73: جناب نصیر احمد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور رنگ روڈ پر اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(ب) بقایا منصوبہ کب تک مکمل کیا جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) رنگ روڈ پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	تفصیلات	سول ورک	ریلوکیشن ورک	زمین کی خریداری	کنسلٹنسی	ٹوٹل
الف	شمالی حصہ (گلشنِ راوی سے کماہاں لمبائی 40 Km)	25.862	3.357	21.866	1.638	52.723
ب	جنوبی حصہ (کماہاں سے رائیونڈ روڈ لمبائی 22.2 Km) (پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت)					

i) گورنمنٹ گرانٹ	4.250	0.253	20.731	0.218	25.452
ii) ایف ڈبلیو او فنانسنگ	20.039	-	-	-	-
ٹوٹل	50.151	3.610	42.597	1.856	98.214

(ب) منصوبہ مکمل ہونے کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	تفصیلات	موجودہ صورتحال
الف	شمالی حصہ (گلشنِ راوی سے کماہاں)	مکمل
ب	شمالی حصہ	
	i۔(کماہاں سے رائیونڈ روڈ)	i۔ مکمل
	(پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت)	ii۔زمین کی خریداری کا کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ
	ii۔(رائیونڈ روڈ سے ملتان روڈ)	عدالت میں کیسز کی وجہ سے ٹھیکہ رکا ہوا ہے
	iii۔(ملتان روڈ سے موٹروے)	iii۔اس پر پلاننگ جاری ہے

محکمہ بیت المال کا 2016 اور 2017 میں مستحقین کو دی جانی والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

78: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ بیت المال نے 2016-17 میں کتنی رقم مستحقین میں تقسیم کی؟

(ب) کیا بیت المال کے ذریعے سے لوگوں کو کاروبار کرنے کے لئے رقوم دی جاتی ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) محکمہ بیت المال نے سال 2016 میں -/42205156 روپے 3525 مستحقین میں تقسیم کئے اور سال 2017 میں -/122847416 روپے 12179 مستحقین میں تقسیم کئے۔

(ب) بیت المال سے لوگوں کو کاروبار کے لئے کوئی رقم نہیں دی جاتی۔

سرگودھا: حلقہ پی پی۔79 میں سڑکوں کی تعمیر اور لاگت سے متعلقہ تفصیلات

91: **رانا منور حسین:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔79 سرگودھا میں سڑکوں کی تفصیل بتائیں اور ان پر کتنی لاگت خرچ آئے گی اور کب تک مکمل ہوں گی؟

(ب) 58 جنوبی براستہ 119 موڑ،126 جنوبی سلانوالی روڈ کب تک مکمل ہو جائے گی؟

(ج) چک نمبر 46 جنوبی، 115 جنوبی،119 جنوبی،58 جنوبی،59 جنوبی چک نمبر 113 جنوبی، چک نمبر 112 جنوبی، چک نمبر 116 جنوبی کے لنک روڈ کی تعمیر کا بقیہ کام کب تک شروع کرنے اور کب تک مکمل کرنے کا ارادہ ہے نیز کتنی لاگت آئے گی؟

(د) چک نمبر 59 جنوبی، براستہ چک نمبر 136،62،61 جنوبی تا چک نمبر 135 جنوبی موڑ سڑک بدحالی کا شکار ہے کیا حکومت مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اور کتنی لاگت آئے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) حلقہ پی پی۔79 سرگودھا میں مندرجہ ذیل سڑکیں زیر تعمیر ہیں۔

(i) مرمت / بحالی سڑک از سلانوالی تا چک نمبر 58 جنوبی براستہ 119 موڑ، 126 جنوبی لمبائی 38.86 کلومیٹر ضلع سرگودھا کی تخمینہ لاگت 1070.881 ملین روپے ہے۔

(ii) بحالی سڑک از فیصل آباد سرگودھا روڈ تا سلانوالی براستہ چک نمبر 115 جنوبی سیم نالہ شامل لنک 115 جنوبی تا 46 جنوبی لمبائی 6.00 کلومیٹر ضلع سرگودھا کی تخمینہ لاگت 92.762 ملین روپے ہے۔

(iii) تعمیر سڑک از چک نمبر 119 جنوبی تا 120 جنوبی لمبائی 2.40 کلومیٹر ضلع سرگودھا کی تخمینہ لاگت 16.016 ملین روپے ہے۔

(iv) تعمیر سڑک سلانوالی بڑانہ روڈ تا 140 جنوبی تحصیل سلانوالی لمبائی 1.70 کلومیٹر ضلع سرگودھا کی تخمینہ لاگت 11.900 ملین روپے ہے۔

(v) تعمیر سڑک از چک نمبر 113 جنوبی تا چک نمبر 114 جنوبی لمبائی 2.70 کلومیٹر ضلع سرگودھا کی تخمینہ لاگت 14.849 ملین روپے ہے۔

(vi) توسیع / بہتری / تعمیر از سڑک لکھوانہ تا جھنگ سرگودھا روڈ (جھامرہ چوکی) لمبائی 28.00 کلومیٹر ضلع سرگودھا کی تخمینہ لاگت 319.300 ملین روپے ہے۔

اگر حکومت پنجاب نے رواں مالی سال 19-2018 میں فنڈز مہیا کئے تو ان سڑکوں کو مکمل کر دیا جائے گا۔

(ب) اس سڑک پر اب تک 389.000 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اگر حکومت پنجاب نے بقایا 682.000 ملین روپے فنڈز دے دیئے تو رواں مالی سال 19-2018 میں سڑک مکمل کر دی جائے گی۔

(ج) بحالی سڑک از فیصل آباد سرگودھا روڈ تا سلانولی براستہ چک نمبر 115 جنوبی سیم نالہ شامل لنک 115 جنوبی تا 46 جنوبی لمبائی 6.00 کلومیٹر ضلع سرگودھا پر اب تک 24.470 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اگر حکومت پنجاب نے بقایا 62.000 ملین روپے فنڈ زدے دیئے تو رواں مالی سال 19-2018 میں سڑک مکمل کر دی جائے گی۔

بقیہ لنک روڈ کا کام 58 جنوبی، 59 جنوبی چک نمبر 113 جنوبی، چک نمبر 112 جنوبی، چک نمبر 116 جنوبی رواں مالی سال 19-2018 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ کی گئی ہے۔ اس سڑک کی تخمینہ لاگت 134.000 ملین روپے ہے اگر حکومت پنجاب نے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کر کے فنڈز مہیا کر دیئے تو رواں مالی سال میں سڑک مکمل کر دی جائے گی۔

(د) جی ہاں! چک نمبر 59 جنوبی براستہ چک نمبر 61,62,136 جنوبی تا چک نمبر 135 جنوبی روڈ کا کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سڑک کی لمبائی 21 کلومیٹر اور چوڑائی 20 فٹ ہے اس کی مکمل طور پر مرمت کے لئے تخمینہ لاگت 57.696 ملین روپے ہے لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے اس کی مرمت کا کام مرحلہ وار کیا جائے گا۔

ضلع ننکانہ صاحب کی سڑک چک نمبر 116 آربی گھلے باجوے کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

101: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل سانگلہ ضلع ننکانہ صاحب روڈ سانگلہ تا چک گھلے باجوے کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور جگہ جگہ سے ٹوٹی پھوٹی ہوئی ہے اور بڑے بڑے کھڈے و شگاف پڑے ہوئے ہیں جس سے علاقہ ہذا کی عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے اور روڈ ہذا سفر کے قابل نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ روڈ ہذا کی کل لمبائی تقریباً گیارہ کلومیٹر ہے جس میں صرف دو کلومیٹر سڑک بنائی گئی ہے اور باقی خراب پڑی ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس روڈ کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) سانگلہ تا چک گھلے باجوہ روڈ کی لمبائی 11 کلومیٹر ہے۔ جس میں سے 2.80 کلومیٹر روڈ سانگلہ ہل تا چہور کوٹلی چوک تک محکمہ لوکل گورنمنٹ ننکانہ صاحب نے مالی سال 17-2016 میں تعمیر کیا۔ یہ درست ہے کہ 8.2 کلومیٹر سڑک کی حالت خراب ہے اور عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔

(ب) ایضاً جیسا کہ جز(الف) میں بیان کیا گیا ہے۔

(ج) محکمہ لوکل گورنمنٹ ننکانہ صاحب نے اس روڈ کو جزوی طور پر تعمیر کیا۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں اس سڑک کی تعمیر شامل نہ ہے لہٰذا اس مالی سال 19-2018 میں بقیہ 8.2 کلومیٹر سڑک کو Patch Work کرکے کافی حد تک سفر کے قابل کر دیا گیا ہے۔

فیصل آباد: چک نمبر 499 گ ب، چک نمبر 201 کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

109: جناب محمد صفدر شاکر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

تحصیل تاندلیانوالہ اور تحصیل سمندری

1۔ چک نمبر 499 گ ب سے دربار دھولری شریف

2۔ چک نمبر 201 گ ب سے 206 گ ب

3۔ چک نمبر 204 گ ب سے 205 گ ب کی سڑکوں کی تعمیر کب شروع ہوئی اور کب تک مکمل ہو گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

موجودہ تینوں سڑکیں محکمہ ہائی وے فیصل آباد نے تعمیر نہ کی ہیں اور نہ ہی زیر تعمیر ہیں۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے دفتر میں ان سڑکات کی تعمیر کے بارے کوئی ریکارڈ دستیاب نہ ہے۔ ان سڑکوں کی تعمیر کے بارے میں لوکل گورنمنٹ دفتر فیصل آباد اور ضلع کونسل دفتر فیصل آباد میں بھی کوئی ریکارڈ دستیاب نہ ہے۔ تاہم ان سڑکوں کے موقع معائنہ کے دوران اہل علاقہ سے پتا چلا ہے کہ یہ سڑکیں 1980 کے عشرے میں ضلع کونسل فیصل آباد نے تعمیر کی تھیں۔

صوبہ میں این جی اوز کی تعداد اور رجسٹریشن کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

126: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں اس وقت کتنی این جی اوز کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان این جی اوز کی رجسٹریشن کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں کچھ ایسی این جی اوز بھی ہیں جو ملکی ایجنڈے کے خلاف کام کر رہی ہیں۔ اگر ایسا ہے تو اب تک اس سلسلہ میں کتنی این جی اوز کے خلاف کارروائی کی گئی ہے، تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) سماجی بہبود و بیت المال پنجاب کی کل موجودہ رجسٹرڈ شدہ این جی اوز کی تعداد 4808 ہے۔

(ب) این جی اوز کی رجسٹریشن کا طریق کار 2017 Standard Operating Procedures میں تفصیل سے دیا گیا ہے جو کہ تتمہ (الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ حساس اداروں سے متعلق ہے۔ محکمہ، تعاون طلبی کی صورت میں تمام ممکنہ اقدامات پر فوری عملدرآمد کرتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: حلقہ پی پی۔120 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

152: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زیادہ تر سڑکیں جو دوسری سڑکوں کو link کرتی ہیں وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ حلقہ میں گنے کی کاشت زیادہ ہونے کی وجہ سے سڑکوں پر رش رہتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑکوں کی مرمت / پیچ ورک نہیں کیا گیا، کیا حکومت تمام سڑکوں کی مرمت تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔120 میں سے موٹروے M-4 گزرتی ہے جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے موٹروے کی تعمیر کے سلسلہ میں بھاری مشینری کی نقل و حرکت، مٹی کی بھرائی کے لئے ڈمپر، ٹریکٹر ٹرالی اور سب بیس، بیس بجری یعنی ہیوی لوڈڈ تعمیراتی مٹیریل ملحقہ سڑکوں سے گزرتا رہا جس کی وجہ سے شکست و ریخت تیزی سے ہوئی۔ ان سڑکوں کی مرمت کے لئے موٹروے M-4 کے متعلقہ NHA حکام کو چٹھی نمبری 1294 مورخہ 07-09-2017 جاری کی گئی جس میں آخری چٹھی نمبری 3575 مورخہ 18-09-2018 جاری کی گئی نقصانات کی مد میں 200.000 ملین روپے نقصان زدہ سڑکوں کی مرمت کے لئے رقم محکمہ ہائی وے کو جمع کروانے کا مطالبہ کیا گیا جو کہ ابھی تک قابل وصول ہے۔ تاہم محکمہ ہذا نے ایم اینڈ آر کی گرانٹ سے ان میں سے کچھ سڑکوں پر بحالی و مرمتی، ری سرفیسنگ، اور پیچ ورک کا کام کیا ہے۔ فنڈز کی کمی کی وجہ سے ان پر درجہ بدرجہ کام جاری ہے۔ حلقہ پی پی۔120 میں سڑکوں کی مرمت پر تقریباً 38 ملین روپے خرچہ کیا جا چکا ہے۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس علاقہ میں گنے کی بہت زیادہ کاشت کی جاتی ہے اور کرشنگ سیزن میں ان سڑکوں پر گنے کی ٹرالیوں کی وجہ سے ٹریفک کی روانگی میں کمی آجاتی ہے اور ان سڑکوں پر بہت زیادہ رش ہو جاتا ہے۔

(ج) تاہم محکمہ ہذا نے ایم اینڈ آر کی گرانٹ سے ان میں سے کچھ سڑکوں پر بحالی و مرمتی، ری سرفیسنگ اور پیچ ورک کا کام کیا ہے۔ فنڈز کی کمی کی وجہ سے ان پر درجہ بدرجہ کام جاری ہے۔

بہاولپور میں محکمہ سماجی بہبود و بیت المال کے دفتر اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

160: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت کتنے ادارے کہاں کہاں چل رہے ہیں، اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ اس کا سال 19-2018 کا بجٹ کتنا ہو گا؟

(ب) اس ضلع میں این جی اوز کی تعداد کتنی ہے۔ کتنی رجسٹرڈ اور کتنی غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنے فلاحی ادارے محکمہ سے باقاعدہ رجسٹرڈ اور کتنے غیر رجسٹرڈ کام کر رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت اس ضلع میں خواتین کو ٹیکنیکل ہنر دینے کے لئے مزید ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف): ضلع بہاولپور میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت درج ذیل دفاتر کام کر رہے ہیں۔

1۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار)، بہاولپور۔

2۔ شہید بے نظیر بھٹو ہیومن رائٹس سنٹر فار وومن، بہاولپور۔

3۔ ہوم فار ڈس ایبلڈ (نشیمن)، بہاولپور۔

4۔ دارالفلاح، بہاولپور۔

5۔ شیلٹر ہوم (دارالامان)، بہاولپور۔

6۔ دارلاطفال (زنانہ)، بہاولپور۔

7۔ دارلاطفال (مردانہ)، بہاولپور۔

8۔ نگہبان سنٹر، بہاولپور۔

9۔ ڈے کیئر سنٹر، بہاولپور۔

ان اداروں میں کام کرنے والے ملازمین کی کل تعداد 201 ہے اور سال 19۔2018 کا بجٹ۔/25223600 روپے ہے۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر و بیت المال، بہاولپور کے زیر نگرانی 225 این جی اوز کام کر رہی ہیں اور تمام رجسٹرڈ ہیں۔

(ج) ضلع بہاولپور میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام کام کرنے والے اداروں کی تفصیل جز(الف) میں بیان کر دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! محکمہ تحصیل کی سطح پر صنعت زار قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تاہم اس کا انحصار پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ کی طرف سے فنڈز کی فراہمی پر ہے۔

لاہور کے اندر سوشل ویلفیئر آفیسر کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

179: جناب نصیر احمد: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سوشل ویلفیئر آفیسر کی کتنی اسامیاں ہیں؟

(ب) کیا موجودہ تعینات افسران کی تعداد اسامیوں سے مطابقت رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت نئے آفیسرز بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) ضلع لاہور میں کل 72 سوشل ویلفیئر آفیسرز کی اسامیاں ہیں جن میں سے 68 اسامیاں پُر ہیں جبکہ چار اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) موجودہ تعینات آفیسرز کی تعداد اسامیوں کے مطابق ہے۔

(ج) آفیسرز کی تعیناتی / بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جاتی ہے جو کہ ایک جاری عمل ہے۔ عنقریب خالی اسامیاں پُر کر لی جائیں گی۔

صوبہ میں دارالامان کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

181: جناب نصیر احمد: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں اس وقت کتنے دارالامان موجود ہیں؟

(ب) کیا ان دارالامان میں ڈاکٹر اور ماہر نفسیات موجود ہیں؟

(ج) سال 2018 میں دارالامانوں کے اندر جنسی زیادتی کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے؟

(د) کیا حکومت نئے دارالامان تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) محکمہ شوشل ویلفیئر کے تحت 36 دارالامان قائم کئے گئے ہیں جو کہ صوبہ بھر میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) اس وقت دارالامان میں تین وومن میڈیکل آفیسرز اور 32 ماہر نفسیات خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) سال 2018 میں دارالامان ڈیرہ غازی خان میں ایک جنسی زیادتی کا واقعہ رپورٹ ہوا جس کی مختلف سطح پر تحقیقات کرائی گئیں۔ مزید برآں مذکورہ خاتون کا جسمانی معائنہ Medico-Legal Examination بھی کرایا گیا جس کے مطابق تمام الزامات بے بنیاد ثابت ہوئے اور درخواست داخل دفتر قرار پائی۔

(د) فی الحال محکمہ سوشل ویلفیئر مزید نئے دارالامان بنانے کا ارادہ نہ رکھتا ہے کیونکہ صوبہ بھر میں 36 اضلاع میں دارالامان کام کر رہے ہیں۔

فیصل آباد میں یتیم و غریب بچیوں کی شادیاں کروانے کے لئے جہیز فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

199: جناب نصیر احمد: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم اگست 2018 سے اب تک ضلع فیصل آباد میں یتیم اور غریب بچیوں کی شادیاں کروانے کے لئے جہیز فنڈ سے کتنی امداد فراہم کی ہے؟

(ب) کتنی غریب اور بیواؤں کو روزگار چلانے کے لئے ماہانہ اور دیگر امداد فراہم کی گئی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) یکم اگست 2018 سے اب تک ضلع فیصل آباد میں یتیم اور غریب بچیوں کی شادیاں کروانے کے لئے جہیز فنڈ سے کوئی امداد فراہم نہ کی گئی ہے کیونکہ 28۔جون 2018 کو تمام کمیٹیوں کے فنڈز منجمد کر دیئے گئے تھے۔

(ب) غریب اور بیواؤں کو روزگار چلانے کے لئے کوئی امداد فراہم نہ کی گئی ہے کیونکہ 28۔جون2018 کو تمام کمیٹیوں کے فنڈز منجمد کر دیئے گئے تھے۔

دارالامان میں خواتین کے قیام اور معاوضہ کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

221: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دارالامان میں بے کس، لاچار اور بے سہارا خواتین آتی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان خواتین کو مختلف ہنر سکھائے جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دارالامان میں رہنے والی خواتین روزگار کے لئے دارالامان سے باہر جا کر کام کر سکتی ہیں؟

(د) دارالامان میں خواتین کتنے عرصے تک قیام کر سکتی ہیں؟

(ہ) کیا محکمہ دارالامان کو ہاسٹل کی طرح استعمال کرتا ہے۔ اگر ہاں تو ان کام کرنے والی خواتین سے ہاسٹل کا معاوضہ وصول کیا جاتا ہے تو کتنا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر پنجاب کے 36 اضلاع میں دارالامان قائم کر رکھے ہیں جس میں تشدد کا شکار خواتین آتی ہیں۔ دارالامان میں بے کس، لاچار اور بے سہارا خواتین نہیں آتی۔

(ب) دارالامان میں داخل ہونے والی خواتین کو ووکیشنل ٹریننگ دی جاتی ہے جس میں سلائی، کڑھائی، بیوٹی پارلر کا کورس کروایا جاتا ہے۔

(ج) دارالامان میں رہنے والی خواتین روزگار کے لئے دارالامان سے باہر جا کر کام نہیں کر سکتی۔

(د) دارالامان میں خواتین تین ماہ کے لئے قیام کر سکتی ہیں اور مخصوص حالات کے پیش نظر تین ماہ مزید اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ مزید رہائش کے لئے محکمہ سے اجازت درکار ہوتی ہے۔

(ہ) محکمہ دارالامان کو ہاسٹل کی طرح استعمال نہ کرتا ہے۔ یہاں آنے والی خواتین کو ان کے مسائل کے مکمل حل ہونے تک مفت رہائش دی جاتی ہے۔

سیالکوٹ کے دارالامان میں خواتین کو ہنر سکھانے اور ان کی بہتری کے لئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

222: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں بے سہارا خواتین کے لئے دارالامان کہاں واقع ہے اور اس میں اس وقت کتنی خواتین موجود ہیں؟

(ب) سیالکوٹ کے دارالامان میں کتنی خواتین کو رکھنے کی گنجائش ہے اور انہیں کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج) سیالکوٹ کے دارالامان میں خواتین کو کون کون سے ہنر سکھائے جاتے ہیں؟

(د) سیالکوٹ کے دارالامان میں بے سہارا خواتین کی مدد کر کے انہیں ان کے گھروں میں بھیجنے کے لئے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) موجودہ حکومت سیالکوٹ و دیگر سرکاری دارالامانوں کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھانا چاہتی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت ضلع سیالکوٹ میں واقع دارالامان میں انیس خواتین اور پانچ بچے موجود ہیں اور دارالامان سوشل ویلفیئر کمپلیکس نزد بیگم ہسپتال، سیالکوٹ واقع ہے۔

(ب) دارالامان سیالکوٹ میں بیس خواتین کو رکھنے کی گنجائش ہے۔ خواتین کو دارالامان میں مفت رہائش، کھانا پینا، ووکیشنل ٹریننگ، طبی امداد، نفسیاتی امداد اور قانونی امداد کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) دارالامان میں دستکاری، ڈرافٹنگ، کٹنگ، سلائی کڑھائی اور جیولری بنانے کا ہنر سکھایا جاتا ہے۔

(د) سیالکوٹ دارالامان میں بے سہارا خواتین کو گھر بھیجنے کے لئے محکمہ انفرادی مشاورتی مجالس کا انعقاد کرتا ہے۔ قانونی مشاورت کے علاوہ اگر کوئی عدالت میں کسی قسم کا کیس دائر کرنا چاہتا ہے تو اس خاتون کو قانونی طور پر مفت معاونت فراہم کی جاتی ہے۔

(ہ) محکمہ سوشل ویلفیئر دارلامانوں کے لئے سرکاری عمارتوں کی تعمیر کر رہا ہے اور مستقل بنیادوں پر سائیکالوجسٹ اور میڈیکل آفیسر کی تعیناتی کا عمل جاری ہے۔

نارووال: مینگرہ تا دودھو چک سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

225: جناب منان خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا مینگرہ سے دودھو چک اور پنڈی بوھڑی روڈ ضلع نارووال کی حالت ٹریفک کے چلنے کے قابل نہ ہے اگر ہاں تو حکومت کب تک ان روڈز کی مرمت، تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) ضلع نارووال میں جو سڑکیں پچھلی حکومت نے بنانا شروع کی تھیں انہیں موجودہ حکومت جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز اس ضلع میں کون کون سی سڑکیں زیر تعمیر تھیں، تفصیل سے بیان کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ شکر گڑھ تا نارووال روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے حکومت کب تک اس کی مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شکر گڑھ اور نارووال میں لوگوں نے سڑکوں پر جگہ جگہ سپیڈ بریکر بنائے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے سائیکل، موٹر سائیکل اور گاڑیوں کے چلنے میں بڑی دشواری کا سامنا ہے؟

(ہ) سپیڈ بریکر بنانے کی کوئی پالیسی حکومت نے بنائی ہوئی ہے اگر پالیسی نہیں ہے تو حکومت کب تک یہ پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) درست ہے کہ سڑک مذکورہ شکستہ حالت میں ہے اور موجودہ تعمیراتی پروگرام میں شامل نہ ہے تاہم اگر حکومت اس کی اجازت دے تو محکمہ تعمیر کر سکتا ہے۔مذکورہ سڑک کی لمبائی5.00 کلومیٹر اور پختہ چوڑائی10' فٹ ہے۔اور12 فٹ پختہ سڑک کا تخمینہ لاگت تقریباً90ملین روپے ہے۔

(ب) جی ہاں!جو سڑکیں پچھلی حکومت نے شروع کی تھیں موجودہ حکومت ان پر کام جاری رکھے ہوئے ہے۔زیر تعمیر سڑکوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

تعمیر و پختہ روڈ

1. سرکاری کھوہ تا پھگواڑی موڑ(لمبائی7.31کلومیٹر)
2. شکر گڑھ تا چک امرو(لمبائی17.10کلومیٹر)
3. نارووال بائی پاس سے مرید کے نارووال روڈ تا نارووال بدوملہی روڈ(لمبائی4.04کلومیٹر)
4. نارووال تا لاہور براستہ بدوملہی،نارنگ،شاہدرہ(لمبائی42.71کلومیٹر)
5. مریدکے نارووال روڈ"Dualize"(لمبائی33.21کلومیٹر)
6. تعمیر برج نالہ بسنتر ساتھ تعمیر کردہ پختہ سڑک انور کوٹ تا نڈالہ سلہریاں اور نڈالہ برج تا فتووال سلہریاں(لمبائی17.10کلومیٹر)
7. شکر گڑھ ظفروال روڈ(گاؤں) بمبو تا گاؤں گمٹالہ(لمبائی6.00کلومیٹر)
8. اگومنڈا تا لالیاں موتلہ(لمبائی5.15کلومیٹر)
9. تعمیر روڈ از نڈالہ روڈ(لمبائی1.63کلومیٹر)
10. بھیڑ کلاں تا دودھم(لمبائی3.00کلومیٹر)
11. نیو لاہور روڈ تا رشید پور چوک(لمبائی18کلومیٹر)
12. گمٹالہ چوک شکر گڑھ تا نور کوٹ شاہ غریب روڈ براستہ موٹا،پنڈوری،خانووال،مانکا، گمٹالہ،سٹھیالی،چک قاضیاں اور رانگرہ(لمبائی17کلومیٹر)
13. از بجنا تا میلو سیلو(لمبائی4.80کلومیٹر)
14. نور کوٹ برج تا بارامنگاہ(لمبائی7.90کلومیٹر)
15. بولی چک تا بواونی پور(لمبائی8.50کلومیٹر)

16. ملہ تا کلی براستہ ملہ سرائے تا چانگوالی (لمبائی 9.00 کلومیٹر)
17. عنایت پور تا سہارن پور براستہ اخلاص پور، گھسیٹ پور، نصیرہ تا چک جیندر (لمبائی 23 کلومیٹر)
18. پنڈوری سٹاپ تا موضع ناگرے (لمبائی 1.46 کلومیٹر)
19. درمان تا ظفروال روڈ (لمبائی 12 کلومیٹر)
20. نیو پارٹ ڈنگہ موڑ تا بھیڑیاں کلاں براستہ ٹھاکر دوارا (لمبائی 7.80 کلومیٹر)
21. مڑارہ تا روپو چک براستہ امرال جڑپال، سلہریاں، جنڈیالہ اور چوہالی (لمبائی 8.00 کلومیٹر)
22. موہلن موڑ تا سٹھیالہ (لمبائی 7.04 کلومیٹر)
23. بنہال موڑ تا ڈھالہ گجراں (لمبائی 3.27 کلومیٹر)
24. روڈ فرام ظفروال سٹی (لمبائی 1.10 کلومیٹر)
25. قلعہ دہمتھل روڈ تا کوٹلی ساہنگے براستہ چیمہ اور لالہ (لمبائی 6.60 کلومیٹر)
26. اڈاسراج تا ڈومالہ براستہ آہلولال اور حیدری چوک (لمبائی 13 کلومیٹر)
27. سوہنتی بدن تا سکھو چک روڈ براستہ پنڈی اُمرا، بگا (لمبائی 8.00 کلومیٹر)
28. نور کوٹ روڈ تا پکھواڑی موڑ براستہ راپور، بروٹی، سروچ، بنیال پکھواڑی موڑ (لمبائی 14 کلومیٹر)
29. ابھیال ڈوگراں تا چھمال روڈ براستہ بڑابھائی روڈ، باگڑیاں مقام، بوج پور (لمبائی 13.50 کلومیٹر)
30. شاہ غریب تا یوسف پور کھتی (لمبائی 3.00 کلومیٹر)
31. پکھواڑی موڑ تا راپور، دیدڑ براستہ چاتری بروٹی (لمبائی 2.65 کلومیٹر)
32. ظفروال تا صادق آباد، مالو کے تا ڈھالہ (لمبائی 2.47 کلومیٹر)
33. نیو لاہور روڈ تا رنسیوال، دودھے والی تاراں (لمبائی 1.62 کلومیٹر)
34. اڈاسراج تا گنگوہر براستہ پکھوکی، کھکھ (لمبائی 2.23 کلومیٹر)
35. ظفروال روڈ تا بولا باجوہ، سراں تا بجلی گھر (لمبائی 1.65 کلومیٹر)
36. نیو لاہور روڈ تا رعیہ (لمبائی 1.32 کلومیٹر)
37. گنج حسین آباد تا مانک (لمبائی 1.94 کلومیٹر)
38. نیو لاہور روڈ تا باٹھانوالہ (لمبائی 1.31 کلومیٹر)

39. سراج اڈا تا چک دوبانی براستہ غوطہ فتح گڑھ (لمبائی1.98 کلومیٹر)
40. جاجنوالہ تا ککا کلاس (لمبائی1.16 کلومیٹر)
41. گنگراں مرزے والی تا لالکوٹ، کنجروڑ بستان روڈ لنک مسلمانیاں بہلو والی (لمبائی1.16 کلومیٹر)
42. منڈیالی تا کھوسے (لمبائی0.82 کلومیٹر)
43. رعیہ تھانہ چوک تا فیض پور (لمبائی1.56 کلومیٹر)
44. ڈیرانوالہ تا داؤد (لمبائی2.03 کلومیٹر)
45. شکر گڑھ روڈ تا قیام پور (لمبائی1.97 کلومیٹر)
46. ٹھیٹھر والی دربار تا اوٹھیاں، باٹھیوالی روڈ (لمبائی2.43 کلومیٹر)
47. ستلہ برج رسول پور براستہ بالیکے، تلونڈی، داتیوال، اودووالی (لمبائی2.91 کلومیٹر)
48. مریدکے روڈ تا رنگے پور لدھر، جسرٹ پھاٹک تا قیام پور بند روڈ براستہ جسرٹ، علی آباد (لمبائی1.27 کلومیٹر)
49. مہیس کلاس تا شریف پور مہیس، آدو کے مہیس تا لوبن بدوملہی لنک (لمبائی2.12 کلومیٹر)
50. مریدکے تا بدوملہی قلعہ کالروالا روڈ براستہ بوگل نجار (لمبائی2.46 کلومیٹر)
51. جواد چوک تا مین بازار بدوملہی (لمبائی1.16 کلومیٹر)
52. بدوملہی بائی پاس رعیہ روڈ تا قلعہ روڈ (لمبائی1.47 کلومیٹر)
53. ولیکے تا لوبن پُلی روڈ (لمبائی1.00 کلومیٹر)
54. عیدی پور تا آگڑیاں روڈ (لمبائی1.20 کلومیٹر)
55. ہلووال تا راؤ کے رتیاں (لمبائی1.50 کلومیٹر)
56. نیو لاہور روڈ تا ستیہ ننگل (لمبائی2.79 کلومیٹر)
57. دھیلی والا بھلا پنڈ طوطے والی (لمبائی2.50 کلومیٹر)۔

(ج) نارووال شکر گڑھ سڑک کی کل لمبائی 40.00 کلومیٹر ہے۔ یہ سڑک عرصہ تقریباً دس سال پہلے تعمیر ہوئی تھی۔ اس سڑک کی چوڑائی 24 فٹ ہے۔ فنڈ کی کمی کی وجہ سے اس سڑک پر مرمت کا کام 22 کلومیٹر لمبائی میں مکمل کیا جا چکا ہے جونہی مذکورہ سڑک کے لئے مرمت کا بقیہ فنڈ مہیا ہو گا بقیہ مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(د) درست نہ ہے۔اس سڑک پر کوئی بھی سپیڈ بریکر نہ بنا ہے۔

(ہ) لوگوں/عوام کے اپنے طور پر سپیڈ بریکر بنانے کی کوئی پالیسی نہ ہے۔اگر ضرورت ہو تو حکومت کو درخواست دے کر ضرورت کے مطابق بنوایا جا سکتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ سماجی بہبود کے سال18۔2017 کے بجٹ اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

229: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سماجی بہبود کا سال18-2017 کا کل بجٹ کتنا تھا۔فیصل آباد ڈویژن کے لئے کتنا بجٹ اس سال فراہم کیا گیا؟

(ب) اس سال کے دوران فیصل آباد ڈویژن میں کتنی رقم کن کن منصوبہ جات پر خرچ کی گئی؟

(ج) اس ڈویژن میں کتنے ملازمین عہدہ، گریڈ وار کام کر رہے ہیں اور اس ڈویژن میں کتنے آفیسر کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(د) اس ڈویژن کے کس کس شہر میں محکمہ کے کون کون سے ادارے کس کس نام سے چل رہے ہیں؟

(ہ) اس ڈویژن میں حکومت کون کون سے ادارے مزید کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) محکمہ سماجی بہبود کا سال18۔2017 کل غیر ترقیاتی بجٹ۔/2213835000روپے اور ترقیاتی بجٹ۔/307903000روپے ہے۔فیصل آباد ڈویژن کو غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں۔/151835000 روپے اور ترقیاتی فنڈز کی مد میں۔/52601000روپے بجٹ فراہم کیا گیا ہے۔

(ب) اس سال کے دوران فیصل آباد ڈویژن میں غیر ترقیاتی منصوبہ جات پر۔/119055495 روپے اور ترقیاتی منصوبہ جات پر۔/40098000روپے بجٹ خرچ ہوا جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فیصل آباد ڈویژن میں ملازمین بلحاظ عہدہ، گریڈ وار کی تعداد 210 ہے جس کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ان میں آفیسرز کی تعداد 57 ہے اور آفیسر ز جہاں جہاں کام کر رہے ہیں اس کی تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام بیس ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ سماجی بہبود نے مساوی تقسیم کے مطابق ڈویژن میں ادارے قائم کئے ہوئے ہیں۔ مزید بر آں20۔2019 میں محکمہ مزید ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

فیصل آباد:پی پی۔104 ظفر چوک سے
کمالیہ سڑک کی تعمیرو مرمت سے متعلقہ تفصیلات

239:جناب محمد صفدر شاکر: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ضلع فصیل آباد پی پی۔104 کی مندرجہ ذیل دو اہم سڑکوں کی دوبارہ تعمیر یا مرمت کا کوئی منصوبہ ہے؟

(1) ظفر چوک (تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد) سے کمالیہ تک (حدود ضلع فیصل آباد)

(2) اڈامرید والا (تحصیل سمندری) سے بنگلہ چوک ماموں کانجن ضلع فیصل آباد

مذکورہ بالا سڑکوں پر کب تک کام شروع ہو گا۔تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(1) دوبارہ تعمیر کی ضرورت نہ ہے سڑک قابل مرمت ہے۔ ظفر چوک سے ماموں کانجن تک سڑک جس کی لمبائی 18 کلو میٹر ہے۔اس کا پیچ ورک مکمل کر دیا ہے۔ باقی سڑک ماموں کانجن تا کمالیہ جو کہ 13 کلو میٹر ضلع فیصل آباد کی حدود میں ہے۔اس کا پیچ ورک ہونے والا ہے۔ جیسے ہی گورنمنٹ فنڈز مہیا کرے گی اس پر پیچ ورک شروع کر دیا جائے گا۔

(2) مذکورہ سڑک ضلع کونسل فیصل آباد کی ہے۔

اوکاڑہ: پی پی۔185 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

301: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔185 تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی سڑکات بصیر پور تا جسو کے شیلر براستہ روڑی بونگی طاہر باغ والا کھوہ جھگیاں معروک جیٹھ پور تا بھوکن اٹاری تا پرمانند براستہ مہمند اٹاری تا محمد نگر براستہ سوکھا لادھوکا حاما لادھوکا مین روڈ قصور تا کھجور والا براستہ D/2 فتیانہ ڈھلیانہ چکوک کی تعمیر و مرمت کے لئے مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے سڑک وار تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ تمام سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے فنڈ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) پنجاب ہائی ویز (M&R) ڈیپارٹمنٹ کو سڑکات کی مرمت کے لئے فنڈز بلاک ایلوکیشن کی شکل میں ریلیز ہوتے ہیں لہٰذا مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں پی پی۔185 تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی سڑکات بصیر پور تا جسو کے شیلر براستہ روڑی بونگی، طاہر باغ والا کھوہ جھگیاں معروک جیٹھ پور تا بھوکن اٹاری تا پرمانند براستہ مہمند اٹاری تا محمد نگر براستہ سوکھا لادھوکا حاما لادھوکا مین روڈ قصور تا کھجور والا براستہ D/2 فتیانہ ڈھلیانہ چکوک کی مرمت کے لئے بطور خاص کوئی فنڈز مختص نہ کئے گئے ہیں۔

(ب) جی ہاں! حکومت مذکورہ سڑکوں کی مرمت کے لئے اپنے دستیاب وسائل کے اندر فنڈز جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار مذکورہ سڑکات کی مرمت کر دی جائے گی۔

اوکاڑہ: پی پی-185 کے مختلف چکوک کی سڑکوں
کی تعمیر و مرمت اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

302: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی-185 ضلع اوکاڑہ کی سڑکات بصیر پور حویلی لکھا براستہ مڑھا منڈی احمد آباد تا موجو کی، منڈی احمد آباد تا کھجور والا براستہ گدڑ ملکانہ، جسو کے شیلر تا حجرہ شاہ مقیم مین روڈ منڈی احمد آباد تا کنگن پور کی تعمیر و مرمت کے لئے مالی سال19-2018 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے، سڑک وار تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں سے اکثر سڑکیں نہایت ہی خستہ حال اور چلنے کے قابل نہ ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تمام سڑکات کے لئے جلد از جلد فنڈ جاری کرنے اور ان کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) پنجاب ہائی ویز(M&R)ڈیپارٹمنٹ کو سڑکات کی مرمت کے لئے فنڈز بلاک ایلوکیشن کی شکل میں ریلیز ہوتے ہیں لہٰذا حلقہ پی پی-185 ضلع اوکاڑہ کی سڑکات بصیر پور حویلی لکھا براستہ مڑھا، منڈی احمد آباد تا موجو کی، منڈی احمد آباد تا کھجور والا براستہ گدڑ ملکانہ، جسو کے شیلر تا حجرہ شاہ مقیم، مین روڈ منڈی احمد آباد تا کنگن پور کی مرمت کے لئے مالی سال19-2018 کے بجٹ میں بطور خاص کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ان میں سے اکثر سڑکیں خستہ حال اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ج) جی ہاں! حکومت مذکورہ سڑکوں کی مرمت کے لئے اپنے دستیاب وسائل کے اندر فنڈز جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار مذکورہ سڑکات کی مرمت کر دی جائے گی۔

اوکاڑہ: بلوکی سلیمانکی لنک نہر کے پل کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

309:سید حسن مرتضیٰ: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں بصیر پور چوک حافظ لال روڈ پر امیر اتیجیکا کے نزدیک بلوکی سلیمانکی لنک نہر کا پل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا حکومت اس پل کی تعمیر نو کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) گزارش ہے کہ پُل مذکورہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کا نہ ہے یہ محکمہ آب پاشی کی ملکیت ہے لہٰذا دفتر ہٰذا کے پاس اس پُل کے بارے میں کسی بھی قسم کی کوئی معلومات نہ ہیں۔

(ب) چونکہ جیسے اوپر بیان کیا گیا ہے کہ پُل مذکورہ محکمہ آبپاشی کی ملکیت ہے لہٰذا محکمہ مواصلات و تعمیرات یہ بتانے سے قاصر ہے کہ حکومت کب تک اس کی تعمیر نو کا ارادہ رکھتی ہے۔

اوکاڑہ: بصیر پور تا پل راجباہ امیر اتیجیکا روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

310:سید حسن مرتضیٰ: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ بصیر پور تا پل راجباہ امیر اتیجیکا سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اگر ہاں تو اس کی مرمت نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) حکومت اس سڑک کے ٹوٹے ہوئے حصوں کو کب تک مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ بصیر پور تا ٹِل راجباہ امیر اتیجیکا سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ فنڈز کی قلت کے باعث اس سڑک کی مرمت نہ ہو سکی ہے۔

(ب) فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار مذکورہ سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: جی، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 45 محترمہ آسیہ امجد کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پڑھیں۔

گجرات: کھاریاں میں بچے کا ممانی کے ہاتھوں قتل و دیگر تفصیلات

45: محترمہ آسیہ امجد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 9۔ جنوری 2019 کو مختلف ٹی وی چینلز کی خبر کے مطابق ضلع گجرات کھاریاں میں ڈیڑھ سالہ بچے کو اس کی ممانی نے قتل کر دیا اور بچے کی ممانی نے اعتراف جرم بھی کر لیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو قتل کی اصل وجوہات معلوم کرنے کے لئے پولیس کی کارروائی اور تفتیش سے آگاہ فرمایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ تھانہ ڈنگہ سرکل کھاریاں کے گاؤں کالا کمالا میں ڈیڑھ سالہ بچے سلیمان فیصل ولد فیصل محمود قوم گوجر سکنہ کالا کمالا اپنی نانی کے گھر گیا جہاں اس کی ممانی ماریہ شاہد زوجہ شاہد محمود قوم گوجر سکنہ کالا کمالا نے گھر کے اندر گلہ دبا کر قتل کر دیا اور لاش گھر کے اندر رکھی ہوئی جستی پیٹی میں چھپا دی اس پر مقدمہ نمبر 557 مورخہ 18-12-30 با جرم 201/302 ت پ درج ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ مدعی فیصل محمود کی طرف سے ایک درخواست آئی اُس نے ابتدائی طور پر یہ کہا اُس کا بچہ گم ہو گیا ہے اور وہ مل نہیں رہا اُس پر پولیس نے ابتدائی طور پر ایک مقدمہ باجرم 363 درج کر لیا لیکن بعد میں جب تفتیش کا عمل آگے چلا تو معلوم یہ ہوا کہ اصل میں بچے کو قتل کر دیا گیا ہے۔ بچہ ننھال کے گھر گیا تھا جب اُن کو شامل تفتیش کیا گیا تو بلاآخر گھر میں موجود مسمات ماریہ شاہد ممانی مقتول کو شامل تفتیش کیا گیا جس کو صحیح گنہگار پا کر حسب ضابطہ گرفتار کر کے مورخہ 2019-01-10 کو باعدالت جناب علاقہ مجسٹریٹ کھاریاں پیش کر کے باغرض برآمدگی آلہ قتل ریمانڈ جسمانی۔ چار دن کا جسمانی ریمانڈ حاصل کیا گیا ہے۔ چار دن کے اندر اُس سے وہ آلہ قتل کیونکہ اُس کو گلہ دبا کر قتل کیا گیا ایک ڈوپٹہ تھا، ایک تولیہ تھا وہ بھی برآمد کئے گئے ہیں اور اُن کو ڈی این اے کے لئے بھیج دیا گیا ہے اور ملزمان کو گرفتار کر کے جوڈیشل کروا دیا گیا ہے اس کیس میں ملزم گرفتار ہو چکا ہے اور بہت جلد انشاءاللہ مقدمے کا چلان بھی پیش کر دیا جائے گا۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! شکریہ میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب ظہیر اقبال کا ہے۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! میرا ایک مشورہ ہے اگر سن لیا جائے تو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! یہ جو ایک چھوٹے بچے کا قتل ہوا ہے اس کے پیچھے ایک خاتون ہے تو کیا ہم اُن وجوہات کو دیکھیں گے، اس کی وجہ ہم سب کو معلوم ہے کہ جو domestic violence ہوتی ہے یہ سب اُس کی وجہ سے ہوا ہے۔ جو بچیاں ہیں اُن کو گھروں میں اتنا تنگ کیا جاتا ہے کہ اُن کے شوہر بھی اُن کو مارتے ہیں، اُن کے سُسرال والے بھی اُن کے اوپر ظلم کرتے ہیں اور کوئی ایسا قانون ہے ہی نہیں کہ اگر جب وہ تھانے کچہریاں بھی جاتی ہے تو اُن کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی پھر اُن کے اندر اتنا ڈپریشن بڑھ جاتا ہے۔ یہ سب چیزیں اتنی بڑھ جاتی ہیں کہ یہاں تک نوبت آئی کہ اُس بچی نے اُس چھوٹے بچے کو قتل کر دیا تو ہمیں یہ سب روکنا پڑے گا۔ قانون تو بہت

بنے ہوئے ہیں اُن کے اوپر implementation کروانا پڑے گا کہ یہ جو گھریلو تشدد ہے سب سے پہلے ہمیں اس کو روکنا پڑے گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 47 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔ جی، اسے پڑھیں۔

بہاولپور: دن دہاڑے عبدالمجید نامی شہری کا قتل

47: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 14۔دسمبر 2018 کو بہاولپور شہر کے بس سٹینڈ پر دن دہاڑے عبدالمجید نامی شہری کو قتل کر دیا گیا ہے جس کی FIR نمبر 18/439 تھانہ سول لائن میں درج ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس کسی بھی ملزم کو گرفتار نہیں کر سکی اور بے گناہ افراد کی پکڑ دھکڑ شروع ہے، کیا حکومت اس قتل کے اصل ملزمان گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ مورخہ 04-12-2018 کو جنرل بس سٹینڈ بہاولپور پر عبدالمجید نامی شخص قتل ہوا ہے جس کی FIR نمبر 18/439 باجرم 302/34 تھانہ سول لائن درج ہے۔ ملزمان کی گرفتاری کے لئے بحوالہ لیٹر نمبر 10-12-2018 کو دو سپیشل ٹیمیں تشکیل دی گئیں ایک ایس پی انوسٹی گیشن بہاولپور کی زیر نگرانی اور دوسری ڈی ایس پی سرکل بہاولپور اُس کے انچارج سی آئی اے کے ڈی ایس پی ہیں یہ دو ٹیمیں اس وقت تفتیش کر رہی ہیں اس وقت تک تقریباً گیارہ ملزمان کو شامل تفتیش کیا گیا ہے جس کی تفصیل میرے پاس موجود ہے۔

جناب سپیکر! اس میں حال ہی میں یہ ہوا ہے کہ مقتول کے بیٹے نے ایک lead دی ہے اُس کا کہنا یہ ہے کہ ایک سلیم کنور سکنہ ہتھیجی تھانہ نوشہرہ جدید تحصیل احمد پور شرقیہ کے ساتھ اُن کی A-780 کی دشمنی تھی اور اس نے دھمکی دی تھی کہ میں قتل کر دوں گا اُس کی گرفتاری کے

لئے بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے ٹیلیفون ڈیٹا بھی لیا ہے اور دیگر جو leads مل رہی ہیں کوشش کر رہے ہیں کہ جو اصل ملزمان ہیں اُن کو گرفتار کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں جو شخص قتل ہوا ہے تقریباً تین مقدمات میں یہ خود ملزم تھا وہ بھی اس کی دشمنی تھی اور ایک اب A-780 کا مقدمہ بھی کسی کے ساتھ نکل آیا تو ان تمام پہلوؤں کو پولیس تفتیش کے دوران دیکھ رہی ہے انشاءاللہ بہت جلد اصل ملزم کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! مجھے حکومت کی بے بسی پر حبیب جالب کا ایک شعر یہاں پر یاد آ گیا ہے۔ میں محترم وزیر قانون کی نذر کرتا چلوں:

لگتا ہے اس دیس میں عدالت نہیں ہوتی
جس دیس میں انساں کی حفاظت نہیں ہوتی
مخلوق خدا ہو جب مشکل میں پھنسی
سجدے میں پڑے رہنا عبادت نہیں ہوتی
ہر شخص سر پر کفن باندھ کر نکلے
حق کے لئے لڑنا تو بغاوت نہیں ہوتی

جناب سپیکر! یہ ریاست کا کام ہے کہ اپنے شہریوں کو اُن کے مال و جان کا، اُن کی عزت کا تحفظ کرے لیکن مجھے یہاں پر انتہائی افسوس سے کہنا پڑھ رہا ہے کہ یہ اس طرح کی ریاست یہاں پر قائم ہو چکی ہے جس میں جان کا تحفظ ہے، مال کا تحفظ ہے اور نہ ہی ہمارے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو جنرل بات ہو گی لیکن آپ specific رہیں۔ ایک حادثہ ہوا، واقعہ ہوا ہے اُس کے اوپر دیکھیں پولیس نے بندے پکڑے ہوئے ہیں آپ بات سن لیں شعروں سے کبھی ملزم پکڑے جاتے ہیں؟ آپ to the point بات کریں۔ آپ بتائیں اس میں آپ کا issue کیا ہے آپ کا issue یہ ہے ملزم نہیں پکڑے جا رہے وزیر قانون نے کہا ہے کہ ملزم پکڑ لئے گئے ہیں اور اُس کی انکوائری ہو رہی ہے اب مزید بتائیں کیا چاہتے ہیں؟

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ اس کے اوپر specific رہیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! ہمارے بہاولپور کے جو معصوم شہری تھے اُن کو گرفتار کیا گیا، ان کی شدید قسم کی مرمت کی اور بڑا تشدد کیا گیا۔ جب ان سے کچھ حاصل نہ ہوا پھر ان کے ورثاء کو ٹیلیفون کیا گیا اور ہمارے پولیس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہزاروں اور لاکھوں روپے بٹورنے کے بعد پھر ان کو رہا کر دیا گیا۔ اگر یہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ہے اور یہی تبدیلی کا نعرہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ تشریف رکھیں آپ کی بات آ گئی ہے۔ اب وزیر قانون کو بولنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ابھی چند لمحے پہلے وقفہ سوالات کے دوران بات ہو رہی تھی تو ہمارے اپوزیشن کے سارے بھائی اس بات پر معترض تھے کہ آپ سابقہ ادوار کی بات کیوں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ سارے معترض تھے کہ ہمیں یہ ریفرنس نہیں دینا چاہئے لیکن ایک چیز میں without going into any details میں صرف آپ کو اتنی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ موجودہ حکومت کے حوالے سے ایک لفظ بے بس کا استعمال کر رہے ہیں تو حکومت بے بس نہیں ہے۔ جو آپ یہ کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر بے بس ہے بھی ناں تو کم از کم موجودہ حکومت قاتل نہیں ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order in the House.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ میری بات سن لیں، کیا وہ حکومت بے بس نہیں تھی، 14 قتل ماڈل ٹاؤن میں ہوئے، کیا وہ حکومت بے بس نہیں تھی اور آج تک آپ نے کیا کیا؟ خدا کے لئے comments کرتے ہوئے تھوڑا سا سوچ لیا کریں۔

جناب سپیکر! میں جب گزارش کر رہا ہوں کہ ہم نے گیارہ ملزم گرفتار کئے ہوئے ہیں، ایک کا ابھی پتا چلا ہے اور وہ بھی گرفتار ہونے جا رہا ہے تو آپ کہہ رہے ہیں کہ حکومت کی بے بسی پر ترس آتا ہے۔ آپ کو اپنی بے بسی پر ترس نہیں آتا۔ آپ پانچ سال "بے بس" بنے رہے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں کیونکہ اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر18/ 222 شیخ علاؤالدین کی ہے۔ شیخ صاحب! آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی تحریک التوائے کار ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری جتنی پہلے تحریک التوائے کار آئی ہیں اس پر وزیر قانون اور چودھری ظہیر الدین نے فرمایا ہے کہ ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ چاہتا ہوں کیونکہ یہ بڑے burning issues ہیں اس لئے جو بات کی جائے اس کا جواب ضرور آنا چاہئے اور بنیادی بات یہ ہے کہ اگر میں دس منٹ لیٹ ہوتا ہوں تو میرا بزنس dispose of کر دیا جاتا ہے لیکن اگر منسٹر صاحب نہیں ہیں تو وہاں کوئی چیز dispose of نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اب میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں، میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا تھا اور وہ میں لے آیا ہوں۔ اب میں یہ تحریک التوائے کار پڑھتا ہوں اور آپ دیکھ لیجئے گا کہ اس کا رزلٹ کیا آئے گا۔

حضرت داتا علی ہجویریؒ کے مزار پر ہونے والی خرافات کے تدارک کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اولیاء کرام کے مزارات پر جو خرافات اور گناہوں کا سلسلہ جاری ہے اس کا فوری طور پر تدارک کیا جائے۔ زمینی حقائق یہ ہیں کہ حضرت داتا علی ہجویریؒ جیسی عظیم ہستی کے مزار پر جو جرائم ایک عرصہ دراز سے جاری ہیں وہ اتنے مکروہ ہیں کہ ان کا ذکر بھی اس معزز ایوان میں کرنا زیب نہیں

دیتا۔ خواتین کے حصہ میں ایسی عورتیں بکثرت پائی گئی ہیں جو سادہ لوح عورتوں کو ورغلا کر اپنے ساتھ لے گئیں اور پھر فحاشی کے اڈے پر ان مظلوم عورتوں کو فروخت کیا گیا۔ محرک حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے واقعہ جس میں ایک عورت ایک معصوم نوجوان عورت کو بسکٹ کھلاتی ہے اور بوتل یہ کہہ کر پلاتی ہے کہ اس نے یہ منت مانی تھی جس سے وہ عورت بے ہوش ہو جاتی ہے اور اُس عورت کو وہاں سے عورتوں کے ذریعے ہی مزار سے باہر لے جا کر Brothel House پر پہنچایا جاتا ہے۔ مذکورہ عورت کو کسی طرح ہوش آتی ہے تو اس کے شور وغل سے لوگوں کی توجہ اُدھر ہوتی ہے اور گروہ پکڑا جاتا ہے۔ ابتدائی تحقیق کے مطابق ایسے گروہ بے حساب بچوں اور عورتوں کے اغواء میں شامل ہیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ محکمہ اوقاف اور پولیس خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ حضرت علی ہجویریؒ کے مزار سے اربوں روپے کی آمدنی ہے لیکن کیا کبھی اس پر غور کیا گیا کہ وہاں جرائم اور جنسی جرائم کی بہتات کے تدارک کے لئے کیا کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر! محرک معزز ایوان کی توجہ ترکی میں حضرت ایوب انصاریؓ کے مزار کی طرف دلانا چاہتا ہے جہاں پر مزار شریف سے کافی دور زائرین کو اتار کر پیدل چل کر مزار شریف پر جانے کی اجازت ہے چاہے کوئی VVIP ہی کیوں نہ ہو۔ مزار پر فاتحہ پڑھنے اور ملحقہ مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ کسی کو قیام کرنے کی اجازت ہے اور نہ ہی کوئی قرب و جوار میں کھانے پینے کی یا گانا بجانے کے کسی پروگرام کی اجازت ہے۔ اولیاء کرام کے مزارات کے عزت و وقار و احترام کے مدنظر مزید ایک لمحہ ضائع کئے بغیر تمام مزارات کا نظم و ضبط حضرت ایوب انصاریؓ کے مزار کے مطابق قانوناً عمل میں لایا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! یہ ایک مسلسل گناہ ہے جو عرصہ دراز سے چل رہا ہے ہم سب جوابدہ ہوں گے۔ میری صرف آپ سے گزارش ہے کہ اس پر بحث کرائیں، میں اور کچھ حقائق ایسے بتاؤں گا۔ آمدنی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہاں سے اربوں روپے کی آمدنی ہے تو ہم اس کو ایسے ہی چلنے دیں۔

جناب سپیکر! آپ سمجھتے ہیں کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں، یہ ایک مزار کی بات تو ہے اس کے علاوہ بھی مزارات پر جو کچھ ہو رہا ہے ہم سب اس کے لئے جوابدہ ہوں گے۔ ان کی تعلیمات دیکھیں، ہندوستان میں سب سے پہلے البیرونی نے کتاب الاہند لکھی اور اس کو ایک ہزار سال ہوا ہے۔ اب ایک ہزار سال کے اندر ان اولیاء کرام نے اسلام کو یہاں پھیلایا اور ہم ان کے ساتھ کیا کر رہے ہیں، وہ آپ بھی سوچ لیں اور ہم سب جانتے ہیں کہ کیا کچھ ہے؟ اس لئے آپ اس پر بحث کرائیں اور یہ تمام مزارات آمدنی کے ذریعے ہیں اور آمدنی وہ جس پر کوئی ٹیکس نہیں۔

جناب سپیکر! ہم ease of doing business پر بات کرتے ہیں خدا کی قسم 30 سے 35 محکمے ہیں جو بزنس مینوں کے پیچھے پڑھے ہوئے ہیں۔ یہ اتنا بڑا بزنس ہے اور یہاں پر کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ کوئی zero rated لگا دو لیکن ان کے احترام میں اس کی اجازت دیں، اس پر بحث کروائیں اور تمام مزارات سے اس سلسلے کو بند کروائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: متعلقہ منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے آپ سے پہلے عرض کیا تھا کہ ایسے ہی ہو گا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ پہلے پتا کر کے آئے تھے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/228 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ!

سابق حکومت کی ناقص پالیسی کی وجہ سے پنجاب کے سکولز مسائل کا شکار

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "آواز" کی اشاعت مورخہ 13۔دسمبر 2018 کی خبر کے مطابق پاکستان مسلم لیگ (ن) کے گزشتہ دس سالوں کی حکومت کے دوران اس کی تعلیمی اداروں میں بہتری کی پالیسیوں کے باوجود پنجاب کے 30 فیصد سکول بجلی، 80 فیصد صاف پانی سے محروم اور سکولز میں چالیس ہزار اساتذہ کی خالی اسامیاں ہیں اور سابقا حکومت کی ناقص پالیسیوں اور ناقص حکمت عملی کے باعث پنجاب بھر کے سکول مسائل کا شکار ہیں جبکہ 32 ہزار سکول سکیورٹی گارڈ، عملہ صفائی اور

سینکڑوں سکول فرنیچر سے بھی محروم ہیں۔ایسے محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے سکولز کی طرف کوئی توجہ نہیں دی اور تمام فنڈز من پسند ذاتی نمائشی منصوبوں پر خرچ کرتے رہے جس سے سکول ابتری کا شکار ہوئے۔ سینکڑوں تعلیمی ادارے سربراہان کے بغیر کام کر رہے ہیں اور لاکھوں بچے فرش پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔اس صورتحال سے پنجاب بھر میں طلباء وطالبات کے والدین ذہنی کرب میں مبتلا ہیں اور اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں اضطراب کا شکار ہیں۔ انہوں نے موجودہ حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ شعبہ تعلیم کی بہتری کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر:وزیر سکولز ایجوکیشن جناب مراد راس!۔۔۔موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،فرمائیں!

قائمہ کمیٹیاں تشکیل دے کر قانون سازی کرنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!آج یہ جو Bills پیش ہو رہے ہیں۔میں نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ جب یہ کمیٹی بنائی گئی تھی تو ایک مخصوص issue کے لئے بنائی گئی تھی۔اسمبلی کے اندر جو ہنگامہ ہوا اس کی رپورٹ کے لئے یہ کمیٹی بنائی گئی تھی اور اس میں ایک جملہ شامل کر دیا گیا تھا کہ اگر ہاؤس دیگر بھی کوئی بزنس ریفر کرے گا تو اسے یہ کمیٹی دیکھے گی۔ایک تو اس کمیٹی کا کوئی آئینی یا قانونی یا کوئی اخلاقی جواز نہیں بنتا کیونکہ اس میں آپ کے پورے ہاؤس کی نمائندگی نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر قائد ایوان ہاؤس میں تشریف لائے تو
معزز ممبران حزب اقتدار نے ڈیسک بجا کر ان کا استقبال کیا)
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس میں مسلم لیگ(ن) کے شاید دو تین لوگ ہیں اور وہ بھی گورنمنٹ نے اپنے پاس سے ڈال دیئے حالانکہ اپوزیشن لیڈر سے وہ نام لئے جانے تھے لیکن نہیں لئے گئے اور پیپلز پارٹی کی بھی اس کمیٹی میں نمائندگی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس قانون سازی میں اتنی جلدی کی ہے؟ میری استدعا ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹیز بنا کر ہاؤس مکمل کر لیا جائے پھر یہ bills ان سے consider کروا کر پاس کر لئے جائیں۔ آپ گورنمنٹ ہیں آپ نے تو ویسے بھی یہ پاس کر لینے ہیں تو اس غیر آئینی اور غیر قانونی طریقے سے by pass کر کے یہ بل پاس کرانے کی کیا جلدی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس دن وزیر قانون سے گزارش کی تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ ہم اسے دیکھ لیں گے لیکن دیکھا بھی نہیں اور آج پھر وہی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ سے گزارش کروں گا کہ میں نے دیکھ لیا اور سید حسن مرتضیٰ کو سن بھی لیا ہے۔ اس میں تھوڑی سی غلط فہمی اور ابہام ہے۔ ابہام یہ ہے کہ جس طرح معزز ممبر حسن مرتضیٰ فرما رہے تھے کہ گورنمنٹ نے یہ کمیٹی بنائی ہے۔ گورنمنٹ نے یہ کمیٹی نہیں بنائی بلکہ آپ نے بنائی ہے۔ جناب سپیکر نے کمیٹی بنائی ہے اور جب یہ کمیٹی بنائی گئی تو باقاعدہ قواعد وضوابط کے مطابق اس میں یہ طے شدہ تھا کہ کوئی بزنس بھی اس کمیٹی کو refer کیا جا سکتا ہے۔ جب اس کمیٹی کے اجلاس ہو رہے تھے تو اس میں اپوزیشن کی طرف سے باقاعدہ طور پر شرکت کی گئی، اپوزیشن سے input لی گئی اور باقاعدہ اپوزیشن اس سارے process میں مکمل شامل رہی۔ جس دن یہ بل اس کمیٹی کو refer ہو رہے تھے اس وقت بھی اپوزیشن موجود تھی لیکن اسے object نہیں کیا گیا جس دن یہ بل کمیٹی میں consideration کے لئے پیش ہوئے اس دن بھی اپوزیشن موجود تھی لیکن اعتراض نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! جس دن یہ بل واپس آئے تو اس کے بعد اعتراض کیا گیا تو میں نے اپنی بساط کے مطابق پوری کوشش کی کہ میں یہ کہہ کر اپوزیشن ممبران کو مطمئن کر سکوں کہ you have been part of it یہ اس کی proceedings کا حصہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اب جب سارے مراحل گزر چکے ہیں اور آج جب یہ بل پاس ہونے کے لئے آیا ہے تو میرے محترم بھائی، انتہائی seasoned parliamentarian سید حسن مرتضیٰ کہہ رہے ہیں کہ یہ بل کسی کمیٹی کے پاس واپس بھیج دیا جائے اور پھر دوبارہ سے اسے دیکھا جائے۔ اس میں کوئی غیر قانونی کام نہیں ہوا قواعد وضوابط کے مطابق کمیٹی بنائی گئی، قواعد وضوابط کے مطابق کمیٹی کو business refer کیا گیا، قواعد وضوابط کے مطابق کمیٹی نے اپنے اجلاس کئے۔

جناب سپیکر! اس میں اتنی بات ضرور تھی کہ اس وقت پاکستان پیپلز پارٹی سے نمائندگی نہیں تھی لیکن ہم نے اس وقت coopt کرنے کے لئے کہا تھا اور ہم نے باقاعدہ یہ فیصلہ کیا تھا کہ اگر پیپلز پارٹی کا کوئی دوست اس میں آنا چاہتا ہے تو ضرور تشریف لائیں اور وہ دوست آئے۔

جناب سپیکر! یہ بل باقاعدہ طور پر قواعد وضوابط کے مطابق تمام مراحل سے گزر چکے ہیں اس میں کوئی غیر آئینی یا غیر قانونی چیز نہیں ہے اس لئے میں آپ سے استدعا کروں گا کہ ان کو فوراً take up کیا جائے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں عرض کرتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کمیٹی جناب سپیکر ہی بناتے ہیں لیکن یہ بھی ہماری روایات ہیں کہ ممبران کے نام پارلیمانی لیڈر ہی دیتے ہیں۔ وزیر قانون انتہائی قابل احترام ہیں سب کے ساتھ ان کا بڑا اچھا رویہ رہا جب آپ قائد ایوان تھے وہ اس وقت بھی وزیر قانون تھے اور میں اس وقت بھی تھا انہوں نے ہمیشہ پیار ومحبت کی ہے لیکن یہاں پر بات ہے کہ ایک غلط کو ٹھیک کرنے کے لئے دوسرا غلط کیا جارہا ہے۔ اگر بل واپس کئے گئے تو نعوذ باللہ کوئی ترقی رک نہیں جائے گی۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔ جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں رولز آف پروسیجر کے سیکشن150 کی طرف جناب کی توجہ مبذول کرانا چاہوں گا کہ یہ آپ کو power دیتا ہے لیکن کسی بھی قسم کی کمیٹی بنے گی تو اس میں قائد حزب اختلاف کی consultation ضروری ہے۔

جناب سپیکر! اب کمیٹیاں بن جائیں گی تو یہ بل ان میں چلے جائیں گے لیکن ایک غلطی ہو گئی اور اگر ایک لاء غلط طریقے سے پاس ہو گیا تو یہ اس ہاؤس کا غلط precedent بن جائے گا۔ میں ویسے بھی استدعا کروں گا کہ وزیر قانون کو convince کرنے کے لئے بہت تھوڑا ٹائم ملا ہے۔

جناب سپیکر! ابھی جو گھریلو ملازمین کا بل آ رہا ہے اگر اسے دوبارہ relevant سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کی عزت بڑھے گی۔

جناب سپیکر! آپ خود پڑھے لکھے ہیں وزیر قانون بہت اچھے ہیں اس میں ضد والی کوئی بات نہیں بلکہ اس میں تو رولز آف پروسیجر کی بات ہے ہم نے اس میں کوئی point scoring کر لینی ہے اور نہ ہی کوئی scoring والی بات ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ دیکھیں ہاؤس نے ایک کمیٹی بنائی تھی اور یہ کمیٹی بغیر کسی رولز آف پروسیجر کے تحت نہیں بنی، ہاؤس نے اس کمیٹی کی منظوری دی تھی اور ہاؤس کی کمیٹی نے اس پر کام کیا ہے جیسا کہ وزیر قانون نے کہا اس کمیٹی میں باقی پارٹیوں کے لوگ بھی شامل تھے۔ اب ایک exercise کرنے کے بعد بار بار اس طرح قانون سازی میں delay کرتے رہیں گے تو مناسب نہیں ہو گا۔ اگر آج قانون سازی ہوتی ہے تو اس کا کریڈٹ اپوزیشن کو بھی اسی طرح جائے گا جس طرح حکومت کو جائے گا۔ وزیر قانون! آپ اس میں مزید کچھ add کرنا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس میں مزید دو چیزیں عرض کرنا چاہوں گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس میں پیپلز پارٹی کی نمائندگی ہونی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر: Rule 187 composition and functions کے تحت سپیشل کمیٹی بنی تھی اس کے تحت سپیکر کو پورا اختیار ہے اور اس کے لئے ہاؤس میں باقاعدہ تحریک move ہوئی تھی اس کے بعد ہاؤس کی منظوری سے یہ کمیٹی بنی تھی۔ آگے اور بھی کافی چیزیں آ رہی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جس طرح میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ اپوزیشن سارے process کا حصہ رہی ہے آج بھی جب یہ بل پیش ہو رہا ہے تو سید حسن مرتضیٰ اور جناب محمد وارث شاد کی طرف سے ایک ترمیم بھی آئی ہوئی ہے۔ اگر انہیں کمیٹی کی constitution پر اعتراض تھا تو وہ اعتراض کرنا چاہئے تھا لیکن ساری legal formalities کو accept کرتے ہوئے legislation کے طور پر جب routine میں ایک ترمیم آتی ہے کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور یہ ترمیم سید حسن مرتضیٰ اور جناب محمد وارث شاد نے دی ہوئی ہے جس کے تحت آپ فرمارہے ہیں کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے لیکن آپ نے یہ کہیں نہیں کہا کہ جو سابقہ کمیٹی بنی تھی اس کی proceedings غلط ہیں ہم انہیں نہیں مانتے۔

جناب سپیکر! آپ نے کہا کہ کمیٹی نے جو recommend کر کے بھیجا ہے اسے سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیجا جائے یہ one of the procedures ہے ان کی یہ ترمیم میرے ہاتھ میں ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس میں جو ترامیم آئی ہیں وہ جناب اختر حسین، رانا محمد طارق، جناب محمد مرزا جاوید، جناب محمد نعیم صفدر، ملک احمد سعید خان، ملک محمد احمد خان، شیخ علاؤالدین، رانا محمد اقبال خان، جناب محمد الیاس خان، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، چودھری افتخار حسین چھچھر، جناب نور الامین وٹو اور جناب تنویر اسلم ملک کی طرف سے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ جو سپیشل سلیکٹ کمیٹی propose کر رہے ہیں، معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ کو اعتراض تھا کہ پیپلز پارٹی کا اس کمیٹی میں نام نہیں ہے تو کیا اس کمیٹی میں گورنمنٹ کا نام ہے، کیا ہم اپنا بل اٹھا کر آپ کے حوالے کر دیں گے؟ آپ سلیکٹ کمیٹی کی composition دیکھ لیں کیا اس میں گورنمنٹ کا کوئی نمائندہ موجود ہے تو آپ یہ کیسے expect کرتے ہیں کہ گورنمنٹ کا بل ہے اور ہم وہ اٹھا کر آپ کی سلیکٹ کمیٹی کو دے دیں؟ ایسے نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! ہم نے باقاعدہ رولز کے مطابق اس بل کو اس کمیٹی سے clear کرایا ہے۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ اسے take up کیا جائے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ پیپلز پارٹی اس قانون سازی کا حصہ نہیں بن سکتی اس لئے میں احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

MR SPEAKER: Now, we start the Government Busness. We take up the Punjab Right to Public Services Bill 2018. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون حق حصول سرکاری خدمات پنجاب 2018

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Right to Public Services Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Right to Public Services Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Ch Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Ali Abbas Khan, Mr Sami Ullah Khan, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik,

Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Ch Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mrs Raheela Naeem, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Ms Tahia Noon, Mr Khalil Tahir Sindhu, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Mr Ghazanfar Ali Khan and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر سید حسن مرتضیٰ ایوان سے واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ میں آپ سے کہوں گا کہ ان کو باعزت طریقے سے ایوان میں واپس لانے کے لئے کسی کو بھجوا دیں۔

جناب سپیکر: میں وزیر پبلک پراسیکیوشن چودھری ظہیر الدین اور وزیر توانائی جناب محمد اختر سے کہوں گا کہ وہ جا کر سید حسن مرتضیٰ کو ایوان میں واپس لے کر آئیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر پبلک پراسیکیوشن چودھری ظہیر الدین اور
وزیر توانائی جناب محمد اختر ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Right to Public Services Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019:

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed
4. Mr Muhammad Naeem Safdar
5. Malik Ahmad Saeed Khan
6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din

8. Rana Mohammad Iqbal Khan
9. Mr Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo"

(اذانِ مغرب)

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Right to Public Services Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019:

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed
4. Mr Muhammad Naeem Safdar
5. Malik Ahmad Saeed Khan
6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din
8. Rana Mohammad Iqbal Khan
9. Mr Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: اب نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ
کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر
5 بج کر 55 منٹ پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: .Order in the House please جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! Punjab Right to Public Services Bill 2018 پر میری عرض یہ ہے کہ پنجاب میں اتنے محکمے بن چکے ہیں۔ آپ زراعت یا نہر کو ہی لے لیں اُن کے بے شمار محکمے بن چکے ہیں۔ اگر آپ اُن کی establishment دیکھیں تو پنجاب کے exchequer کو سب سے زیادہ ٹیکس ملازمین کرتے ہیں۔ ایک طرف یہ ہوتا ہے کہ پنجاب میں کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوسکتے دوسرا یہ کہ اُن ملازمین کو جائز طریقے سے تنخواہیں نہیں دی جاسکتیں۔ جب ضرورت پیش آئی تو اُس وقت ترمیم لے آئے یا قانون بنالیتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب اس میں جو کمیشن بنائیں گے اس پر میں نے غور سے دیکھا ہے کہ یہ سارا half cooked ایکٹ ہے۔ میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ میرے پیارے بھائی محترم جناب محمد بشارت راجا نے بھی مکمل طور پر یہ قانون نہیں دیکھا کیونکہ اس میں ابھی تک بے شمار غلطیاں ہیں جو چیک ہونے والی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہتا کہ ہم نے جو Select Committee propose کر دی ہے اُس کو ہی یہ بل چلا جائے کیونکہ پچھلے ہمارے ادوار میں یہ روایت رہی ہے کہ اس قسم کے اعتراضات کے حوالے سے 100/100 بندوں سے input لی گئی تھی۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر وومن پروٹیکشن بل کا ذکر ضرور کرنا چاہوں گا کہ اس میں بے شمار ایسی باتیں تھیں جس پر جب brain storming ہوئی اُس کے بعد اس میں کئی چیزیں نکال کر اچھی قسم کا قانون بنایا گیا۔ پبلک سروسز دینے کے لئے پبلک سروسز کمیشن بنایا جارہا ہے جبکہ پبلک سروس کی ابھی تک detail ہی نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر! میں سیکشن 4 پڑھوں گا جس میں آپ اندازہ لگالیں گے۔

"4.**Notification of public services and time limit.**-(1) The Government may by notification in the official Gazette, from time to time, specify any service to be a public service, for the purposes of this Act and also

specify, by a notification, the time limit within which such services shall be provided by the designated officer to the eligible persons."

جناب سپیکر! میں اس میں اتنا عرض کروں گا کہ ابھی تک بچہ پیدا نہیں ہوا اور ہم نے نام پہلے ہی تجویز کر لیا ہے۔ ابھی تک ہمیں یہ نہیں پتا کہ اس میں کون سی پبلک سروسز include ہوں گی اور کون سی نہیں ہوں گی؟ آپ جانتے ہیں کہ پبلک سروسز کے کتنے بے شمار محکمہ جات ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں ایک اور بات یہاں عرض کروں گا کہ جس طرح ہم پبلک سروس کے حوالے سے کہہ رہے ہیں کہ وہ شکایت کریں گے لیکن اس میں آگے جو پبلک سروس دینے والے ہیں اُن کی اپنی restrictions ہوتی ہیں۔ ایک بندہ کہتا ہے کہ اس جگہ سیوریج ڈال دو لیکن وہاں نہیں پڑ سکتا اسی طرح ایک بندہ کہتا ہے کہ مجھے اِدھر پرائمری سکول چاہئے لیکن وہاں پر نہیں ہو سکتا تو اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ یہ انتہائی مبہم قسم کا بل ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب محمد بشارت راجا خود ہی اس بل کو پڑھ لیں اور جناب محمد بشارت راجا کی سربراہی میں ہی کوئی اور کمیٹی بنا دیں جو کہ اس بل کو ایک دفعہ پھر دیکھے، چیک کرے اور پھر جا کر یہ بل پاس ہو۔

جناب سپیکر! اس بل کا مقصد کیا ہے؟ مقصد اچھا ہے اور میں appreciate کروں گا حکومت کو کہ اس کا مقصد اچھا ہے کہ لوگوں کو public services ملنی چاہئیں اور اس کا کوئی accountability process بھی ہونا چاہئے۔ ہر ڈیپارٹمنٹ میں لوگ سارا دن دفاتر میں بیٹھ کر گپیں لگا رہے ہوتے ہیں اور کوئی کام نہیں ہوتا تو میں یہ تجویز کروں گا کہ public dealing کے دفاتر میں ایک سسٹم بنائیں جس کے اندر رہ کر لوگوں کی ڈیوٹی لگائیں جن کا احتساب ہوتا رہے تاکہ وہ لوگ پبلک سروس دیں اور بجائے اس کے کہ آپ ایک علیحدہ کمیشن بنائیں اور الگ سے ایک اتھارٹی بنائیں تو اسی ڈیپارٹمنٹ کے اندر ایک سسٹم بنا دیں۔

جناب سپیکر! اس میں بڑی ridiculous چیزیں بھی ہیں جس میں ایک designated officer رکھا ہے جو well in time public service اگر کسی کو نہیں دے سکے گا تو اسے 25 ہزار روپے جرمانہ ہو گا۔ یہ کیا ہے؟ وہ نوکری کیا کرے گا اور اپنے بچوں کے لئے گھر پر کیا تنخواہ لے کر جائے گا؟ اگر designated officer کو in person responsible ٹھہرا رہے ہیں

اور کہتے ہیں کہ within time limit اگر تم کام نہیں کرو گے تو تمہیں 25ہزار روپے دینے پڑیں گے۔اگر ڈیپارٹمنٹ کوئی غلطی کرتا ہے تو appellant authority والے اس کو بڑا جرمانہ لگائیں تو it is again ridiculous کہ ایک ہزار روپے جرمانہ ہو گا۔اگر ڈیپارٹمنٹ within time نہیں کرتا تو اس پر ایک ہزار روپے جرمانہ ہو گا اور ایک ایکسئن، ایک ایس ڈی او جس افسر کو designate کر دیا جائے تو اسے 25ہزار روپے جرمانہ ہو گا۔

جناب سپیکر! یہاں یہ بھی نہیں لکھا کہ designated officer کس گریڈ کا ہو گا بلکہ ایسے ہی designated officer لکھ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کا تو یہ کام نہیں ہے کہ سارا بل دیکھیں لیکن میں request کروں گا کہ سارا بل آپ پڑھ لیں تو آپ خود کہیں گے کہ یہ بل کیا ہے جس کی سمجھ ہی نہیں آتی کہ یہ بل ہے کیا۔اب مجھے پتا ہے کہ یہ بل کیا ہے۔ہمارے پاس ایک صوفی صاحب آئے تھے جو اسی طرح کے بل لاتے تھے۔ہمارے پاس ایک صوفی صاحب تھے اور ماشاء اللہ آپ کے پاس بے شمار صوفی ہیں جن میں کوئی "انیل" آگیا ہے، کوئی "مسرت" آگیا ہے اور کوئی اور آگیا ہے تو پتا نہیں کتنے لوگ باہر سے آگئے ہیں تو ان کی ساری "مسرت" کو ہم کیسے پورا کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! ایک litigation تھا جو ابھی سول کورٹ سے منگوا لیں۔CPC کے تحت اختیارات دے دیئے کہ سول کورٹ کے اختیارات کے تحت جو اتھارٹی ہو گی وہ معاملہ سنے گی، کمیشن سول کورٹ کے CPC کے تحت case سنے گا اور وہ بندہ پہلے اپنی اتھارٹی کے پاس جائے گا یعنی designated officer کے پاس پھر وہ اپیل میں آخری اتھارٹی کے پاس جائے گا اور پھر وہ کمیشن میں جائے گا تو "خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک" یہ ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا کیونکہ پنجاب کے عوام کے تو پہلے کیسز ہی ختم نہیں ہو رہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ضد والا کام نہیں ہے، ہم 12 کروڑ عوام کے مقدر کا سودا کر رہے ہیں اور ہم 12 کروڑ عوام کے لئے قوانین بنا رہے ہیں تو ہم اس مقصد کے لئے یہاں پر آئے ہیں اور ہم اس مقصد کے لئے یہاں بیٹھے ہیں لیکن یہ میں عرض کروں گا کہ یہ نہیں کہ یہ بل کسی طرف سے بن کر آجائے اور ہم یہاں ادھر بیٹھے ہیں جو اس پر انگوٹھا لگا دیں کہ یہ بل کسی طرف سے آگیا ہے تو ہم اس پر انگوٹھا لگا دیں۔

جناب سپیکر! میں صرف وزیر قانون سے اس بل سے متعلق عرض کروں گا کہ یہ بل کو دیکھیں کیونکہ یہ ایسے نہیں ہے کہ ہم اس بل کو ایسے ہی جانے دیں۔ مجھے پتا ہے کہ آپ پاس کروا سکتے ہیں اور جناب محمد بشارت راجا پاس کروا سکتے ہیں کیونکہ طاقت طاقت ہوتی ہے۔ جیسا کہ وزیر اعلیٰ کہتے تھے کہ طاقت تو طاقت ہوتی ہے اور میں کیا کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ bulldoze کر کے بھی یہ بل پاس کروا سکتے ہیں لیکن یہ بل میرا نہیں ہے بلکہ آپ کا بھی ہے اور اس سلسلے میں آپ دیکھیں اور سو بار دیکھیں کیونکہ ہم یہ قانون لوگوں کے لئے بنا رہے ہیں تو لوگوں کے مفاد کو ہم نے دیکھنا ہے۔

جناب سپیکر! ایک چیز اور عرض کر کے میں آپ سے اجازت لوں گا کہ آخر میں کمیشن کی constitution ہے تو اس بل کی Clause 16(4) ہے کہ:

> The other two Commissioners shall be appointed by the Government, in the following manner:
>
> (a) a former civil servant of BPS-20 or above, with proven integrity and intellect, who has demonstrated expertise in one or more of the following:
>
> (i) financial management and public administration

جناب سپیکر! چلو جی، یہاں تک قبول ہے لیکن آگے دیکھیں کہ آگے فرمایا ہے کہ:

> An eminent person, having a bachelor degree in the relevant field

جناب سپیکر! یہ کیا ہو گا، کون سا relevant field ہو گا اور کون اس کا تعین کرے گا۔ چاہے ایک PA کو اُٹھا کر لگا دیا جائے تو میں وزیر اعلیٰ کے پاس فائل لے کر جاؤں گا اور کہوں گا کہ یہ میرا بھائی ہے جس کا relevant تجربہ بھی ہے جو اس کے ساتھ لگا ہوا ہے تو مہربانی کریں اور میرے بھائی کو لگا دیں کیونکہ میں نے آپ کے لئے پتا نہیں کیا کیا کیا ہے، میں آپ کے لئے ستارے توڑ کر لایا تو میرے بھائی کو بھرتی کر لیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر پبلک پراسیکیوشن چودھری ظہیر الدین اور
سید حسن مرتضیٰ ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر! ہم نے enactment کرنی ہے اور ہم نے مذاق نہیں بنناتو اگر کوئی چیز بنے گی تو بہت برا ہو گا اور وہ نہ صرف ہمارے لئے بلکہ پوری اسمبلی کے لئے مذاق بنے گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر قانون سے ایک بار پھر عرض کروں گا کہ اس بل کو پھر دیکھیں، Select Committee پر اعتراض ہے تو یہ کوئی اپنی مرضی کی Select Committee بنالیں لیکن اس کو bulldoze نہ کریں۔ شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! مجھے آپ نے حکم فرمایا تھا کہ میں معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ کو منا کر لے آؤں تو آج یہ کافی tough ثابت ہوئے لیکن میری گزارشات پر انہوں نے ہاؤس میں تشریف لانے کا وعدہ کیا اور یہ تشریف لے آئے ہیں تو ان کی بہت مہربانی۔

جناب سپیکر! میں نے ان سے ایک چھوٹی سی بات commit کی ہے کہ بعد میں محترم وزیر قانون کے دفتر میں بیٹھ کر اپنی تجاویز دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ ہم سید حسن مرتضیٰ کو welcome کرتے ہیں۔ وزیر قانون! سید حسن مرتضیٰ کی جو بھی تجاویز ہیں ان کا ضرور دھیان رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرے ساتھ چودھری ظہیر الدین نے commitment یہ کی تھی کہ ہم آپ کے مؤقف کو تسلیم کرتے ہیں لیکن وہ شاید حکومتی بنچز پر بیٹھے ہیں، وہ بزرگ ہیں اور بڑے بھائی ہیں تو میں ان کا احترام کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس ہاؤس کو چلانا چاہتے ہیں اور قطعاً یہ نہیں چاہتے اور صرف یہ عرض ہے کہ جو چیز ہماری طرف سے آئے اگر وہ positive ہو تو اسے acknowledge کیا جائے اور اس کے علاوہ ہمارا کوئی مقصد نہیں ہے۔ ہمارا کوئی این آر او بھی نہیں ہے بلکہ ہم آپ پر یہ احسان فی سبیل اللہ کر رہے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ کا بہت مشکور ہوں کیونکہ یہ بہت مہربان ہیں اور آل رسول ہیں۔ انہوں نے مؤقف کے بارے میں فرمایا تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ان کا درست مؤقف ہم ہمیشہ تسلیم کریں گے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ بڑے جہاندیدہ اور سمجھدار ہیں اور ضرور ان کی suggestions کو serious لینا چاہئے۔ جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہ جو Public Services Bill ہے تو میں اپنی ترمیم کے مطابق صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس بل کو Select Committee کے پاس بھیجا جائے کیونکہ آپ نے جو technical طور پر کمیٹی کمیٹی کھیلا ہے۔

جناب سپیکر! جس میں بقول وزیر قانون کہ اپوزیشن کی نمائندگی موجود تھی لیکن اگر واقعی ہم پنجاب کے لوگوں کے لئے کوئی قانون بنانا چاہتے ہیں تو اس کے اندر عقل کُل اُس سائیڈ پر بیٹھے ہیں نہ عقل کل اس سائیڈ پر بیٹھے ہیں اگر مل کر brain storming کر کے کوئی اچھی رائے آسکتی ہے تو اُس کو incorporate ضرور کرنا چاہئے اس لئے میری گزارش ہے اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ میں سمجھتی ہوں کہ سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کرنے کی تین چار reasons ہیں۔

جناب سپیکر! اس حکومت کا عجیب کارنامہ یہ ہے کہ نااہلی اور ناکامی کی داستان جو پہلے دن سے پنجاب حکومت کے حوالے سے لکھی جانی شروع کی گئی تھی اُس میں بڑے طریقے سے اس بل کے ذریعے سے ایک segregation آج develop کی گئی۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ services provide کرنا حکومت پنجاب کا کام ہے، حکومت پنجاب کا مطلب خالی civil servants نہیں ہوتے، حکومت پنجاب کا مطلب وہ منسٹرز بھی ہیں جن کے حوالے وہ محکمے ہیں، حکومت پنجاب کا مطلب پارلیمنٹری سیکرٹریز بھی ہیں جن کے حوالے وہ محکمے ہیں، اب اس کے اوپر جو بُری چیز ہے جو آپ کسی کو services provide نہیں کر سکے۔ اُس کا خالی خمیازہ ایک آفسر کو آپ قربانی کا بکرا appoint کریں گے۔

جناب سپیکر! ہر ایک محکمے اور اتھارٹی کے اندر سے اُس کو آپ nominate کر دیں گے اُس کے بعد وہ جانے اور پبلک جانے ایسے ہو نہیں سکتا۔ ووٹ آپ عوام سے لے کر آئے ہیں، وعدے آپ نے لوگوں سے کئے ہیں اُن کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے اس لئے اب ممکن نہیں ہے کہ ناکامیاں آپ سول سرونٹ کے گلے میں ڈال دیں اور جو اچھا ہے اُس کا کریڈٹ آپ خود لینے کی کوشش کریں یہ پورا بل سول سرونٹس کو بدنام کر کے اپنی برائیاں اُن کے گلے ڈال کر خود فارغ ہونے کی کوشش ہے جس کی میں پُرزور مذمت کرتی ہوں اسی لئے سیاسی لوگوں کی باتیں، سیاسی لوگوں کے وعدے جو وہ کر کے آتے ہیں اُن وعدوں کا جوابدہ بھی خود اُن کو ہونا پڑتا ہے۔ اب جو اس بل کے اندر segregation develop کی گئی ہے وہ بہت ناجائز ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات جو میں کرنا چاہتی ہوں ایک سروسز کے حوالے سے میرا سب سے بڑا اختلاف یہ ہے کہ Constitution of Pakistan کے تحت جو سروسز حکومت کا میرے لئے provide کرنا اُن کا فرض ہے۔

جناب سپیکر! اب یہ آپ خود categorise کیسے کر لیں گے کہ میں آپ کو یہ سروسز دیتا ہوں پنجاب حکومت یہ سروسز دے گی باقی سب آپ بھول جائیں یہ کیسے ہوتا ہے، یہ کیا طریق کار ہے؟

جناب سپیکر! آپ نے اس بل کے اندر لکھا ہے کہ آپ کچھ سروسز notify کریں گے جو provide کرنے کے لئے اس کے ambit میں آئیں گی۔ یہ تو کوئی طریق کار نہیں، آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، آپ میری حکومت ہیں، آپ کا یہ فرض ہے کہ آپ میری تمام سروسز جتنی بھی سروسز ہیں جو مجھے as a citizen چاہئیں وہ سب آپ مجھے provide کریں۔

جناب سپیکر! اب اس کے اندر یہ ایک نیا طریقہ کہ چند جو ہیں وہ اے بی سی ڈی میں دے دوں گا باقی سب آپ بھول جائیں تو یہ بھی میں سمجھتی ہوں under the Constitution یہ violation ہے۔ مجھے میرے تمام جو حقوق ہیں اُن کی Constitution گارنٹی دیتا ہے اس کو enforce کرنا اس حکومت کا حق ہے اس لئے یہ کہنا کہ سروسز چند مل جائیں گی باقی بھول جائیں یہ ناممکن ہے۔

جناب سپیکر!دوسری بات اس کے اندرpolitical interferenceکی بو آتی ہے۔۔۔[**********](شوروغل)

جناب سپیکر!House in Orderکریں۔[**********]

جناب سپیکر: محترمہ!رولز کے تحت آپ صرف اس بل پر بولیں۔ آپ ادھر اُدھر کی باتیں نہ کریں۔

محترمہ عظمی زاہد بخاری:جناب سپیکر!میں نے ابھی اپنی بات کو پورا نہیں کیا۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ صرف بل پر بات کریں۔

محترمہ عظمی زاہد بخاری:جناب سپیکر![**********]

جناب سپیکر: محترمہ!آپ صرف بل پر بات کریں۔

محترمہ عظمی زاہد بخاری:جناب سپیکر![**********] (شوروغل)

جناب سپیکر![**********]

جناب سپیکر: محترمہ!کاpoint of viewآگیاہے آپ کاشکریہ اور کسی معزز ممبر نے بات کرنی ہے؟جی، محترمہ!

محترمہ عظمی زاہد بخاری:جناب سپیکر!مجھے بل پر بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ کاموٴقف آگیاہے آپ اگلی شق پر بول لیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:جناب سپیکر! مجھے بات مکمل کر لینے دیں۔

جناب سپیکر:جی،wind upکرلیں۔

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر484الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر !میں گزارش یہ کر رہی ہوں میں wind up ہی کر رہی ہوں۔اگر آپ مجھے بات کرنے دیں تو جو بھی حکومت آتی ہے حکومت کرنے کے لئے وہ اپنا manifesto دیتی ہے ،وہ اپنا نظریہ بتاتی ہے اور نظریہ بتانے سے پہلے اُس کی ایک background بھی ہوتی ہے۔[**********]

جناب سپیکر: اس بات کا اس بل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر![******]

جناب سپیکر: محترمہ !اس بات کا اس بل سے کوئی تعلق نہیں۔جی، ملک محمد احمد خان!اب آپ بولیں ان کی بات کا بل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔رولز کے تحت آپ نے بل کے حوالے سے specific رہنا ہے۔میں آپ کی یہ باتیں کارروائی سے حذف کر رہا ہوں۔محترمہ !میری بات سنیں میں نے کہہ دیا ہے کہ صرف بل پر specific بات ہونا تھی آپ نے دوسری جتنی بھی باتیں کیں ہیں وہ ہم نے کارروائی سے حذف کر دی ہیں۔اب ملک محمد احمد خان!آپ بولیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!جناب نے جب فرما دیا ملک محمد احمد خان کے ارشادات میں بھی وہی بات جیسا آپ نے کہا:

تو اِدھر اُدھر کی نہ بات کر
یہ بتا کہ قافلہ کیوں لُٹا

جناب سپیکر: محترمہ !اب آپ بیٹھ جائیں۔ملک محمد احمد خان!آپ اپنی بات شروع کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!محترمہ کو بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان!آپ آگے تشریف لے آئیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ہو گئی ہے، آپ کی بات ختم ہو گئی ہے۔ملک محمد احمد خان! آپ نے بات کرنی ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! House in order کریں۔

جناب سپیکر: جی، House in order ہے ۔آپ اپنی سیٹ سے ہی بولیں ، آپ بات کریں محترمہ! اب آپ بیٹھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! محترمہ کو بات مکمل کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: آپ کی اس میں ضرورت نہیں ہے آپ کو میں نے بات کرنے کی اجازت نہیں دی۔ جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! ماشاءاللہ آپ سارا کچھ جانتے ہیں آپ نے بل کے اوپر رہنا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے جو actually محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کہہ رہی تھی وہ تو اُس کی political reasoning پر بات کر رہی تھیں وہ تو بل کے خدوخال کے اندر ہی رہی تھیں۔ چلیں جیسے بھی ہے۔اب گزارش یہ ہے کہ یہ جو بل ہے پبلک سروسز کے لئے کمیشن کی constitution۔

جناب سپیکر! اب اس میں پانچ بڑے important issues ہیں جو address کرنے ہیں وہ آپ کی مہربانی سے ہوں گے، حکومت کے serious conduct سے ہوں گے اور ہم assistance دیں گے۔ We are not here to oppose it کہ جس میں ہم نے صرف اس بنیاد پر oppose کرنا ہے کہ حکومت بل لے آئی ہے اور ہم oppose کریں گے۔ پہلے جو debate ہو رہی تھی and very pertinent and very important debate, that was کہ کمیٹی میں جب گیا due to some incident یہ روزمرہ چلنے والا ہاؤس ہے اس کے اندر واقعات کی بنیاد پر تعین کیا جاتا کہ بعض اوقات کچھ رولز violate ہو جاتے ہیں that is right کہ ہو جاتے ہیں لیکن اس ہاؤس کی functionality کے اندر یہ بھی ہے کہ وہ corrective measures لے سکتا ہے اور difficulties کو remove کر سکتا ہے۔جناب کے آفس کے پاس

اور جناب کی چیئر کے پاس بے شمار اختیارات ہیں کہ ان چیزوں کو درست کر سکتے ہیں اسی نقطے کی بنیاد پر معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ نے یہ بات اُٹھائی تھی کہ consultative process ہے اور وہ process یہ ہے جب کسی بھی کمیٹی کی proceedings کے اندر یہ معاملہ جاتا ہے تو اُس میں ایک point of view آتا ہے۔ Public at large کا اب نمائندگی کا حق حکومت کو بھی حاصل ہے اور عوام کی نمائندگی کا حق opposition کو بھی ملا ہے۔ یہ بل پنجاب کی عوام کے لئے ہے اُن کے اوپر اس بل کا نفاذ اور اطلاق ہونا ہے تو یہ ممکن نہیں ہے اس کی jurisdictional sense ٹھیک نہیں ہو گی، اگر ایسی proceedings میں سے یہ بل نکل کر آجائے جس کے اندر پارٹی کے representative نہ بیٹھے ہوں، اس کی بنیادی وجہ یہ تھی۔

جناب سپیکر! اب ہم نے یہ اس بنیاد پر propose کیا کہ اس بل کا ایک ایسے process میں سے آنا جس میں اپوزیشن partly or wholly اپنا نقطہ نظر کمیٹی proceedings میں نہیں دے سکی۔

جناب سپیکر! آپ ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، You have to ensured them کہ وہ نقطہ نظر جو کمیٹی proceedings میں کسی بنیاد پر miss ہو گیا اس کے لئے corrective measure لینا بھی آپ کے اختیار میں ہے۔

جناب سپیکر! آپ اس basic principle کو ensure کروا دیں کہ وہ corrective measure ہو اور کیسے ہو؟ وزیر پراسیکیوشن نے بڑا اچھا کیا کہ جب پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر واک آؤٹ کر کے گئے تھے تو وہ ان کو منا کر لائے اور ہاؤس میں آکر یہ کہا کہ وزیر قانون کے ساتھ بیٹھ جائیں گے اور removal of difficulties with your consent and orders. ہو سکتی ہے تو کسی stage پر بھی اس basic error کو درست کیا جانا مقصود ہے۔ Nothing more than that.

جناب سپیکر! دوسری submission یہ ہے کہ ہماری گورنمنٹ کا ایک procedure چلتا ہے جیسے اس ہاؤس کا procedure ہے وہ رولز آف پروسیجر کے تابع ہے۔ گورنمنٹ کی functionality, certain functions ہیں کہ حکومت نے کیسے کام کرنا ہے، کس طرح کرنا ہے اور ہم کس نظام حکومت کے ذریعے یہاں پر موجود ہیں۔ یہ already in black and

white لکھا ہوا ہے۔ یہ Law ایک double legislation کے مترادف ہو جائے گا وہ کس طرح سے؟ نمبر 1 جو آج Ministerial responsibility ہے وہ ہے کیا؟ وزیر صاحب ہاؤس کو جوابدہ ہوتے ہیں، آپ through the question hour Executive کو چیک کرتے ہیں اور آپ کے رولز آف پروسیجر یہ indicate کرتے ہیں، یہ Legislative Council 1900 میں abolish ہو گئی، آپ ایک نمائندہ ایوان ہیں۔

جناب سپیکر! اس کو نمائندہ ایوان کیوں کہا جاتا ہے کہ یہ پہلا اور پرائمری subject کیا address کرے گا، اپنے constituents کے problems کو address کرے گا۔ Across the political divide یہاں پر representation موجود ہے۔

جناب سپیکر! اگر میں وقفہ سوالات کے دوران ایک سوال کرتا ہوں یا میں توجہ دلاؤ نوٹس کے ذریعے لاء اینڈ آرڈر کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرواتا ہوں یا میں تحریک التوائے کار لے کر آتا ہوں تو اس کا مقصد ہوتا ہے کہ:

> To check the Executive and to inform the Executive. Non-performance of the Executive and non-performance of the officials.

جناب سپیکر! اس کا قطعی طور پر اس کے علاوہ کوئی اور مقصد نہیں ہے اور پارلیمنٹ یا اسمبلی کی working کے اندر رولز آف پروسیجر نے اس کا تعین کر دیا۔ یہ legislation تو آپ دیکھیں کہ پہلے ہم وقفہ سوالات take up کرتے ہیں پھر ہم توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں پھر ہم اس کے بعد تحاریک التوائے کار اور قراردادیں take up کرتے ہیں۔ Last business جو گورنمنٹ کو permit کیا جاتا ہے کہ آپ legislation کے طور پر لے کر آ جائیں۔ یہ اسمبلی کی proceedings میں سب اسمبلی تصور کی جاتی ہے اور اس کو کمیٹی proceedings بھی تصور کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! Recently ایک سپریم کورٹ کی observation آئی ہے جو کہ ہم نے وزیر قانون کے گوش گزار کی ہے ہم نے ان کو بتایا ہے کہ pertinent ہے اور آپ کو اس پر غور کرنا چاہئے جو اٹھارہویں ترمیم پاس ہوئی ہے اس اٹھارہویں ترمیم میں the then government peoples party آج اٹھارہویں ترمیم کے کیس میں وہ وہیں پر پیش ہے اور

وہاں پر کورٹ نے یہ observe کیا اور ان کا argument یہ تھا کہ کمیٹی کی proceedings میں تمام political parties نے اس پر سیر حاصل بحث کر لی۔ جب سیر حاصل بحث کر لی تو ہاؤس کے اندر دوبارہ بحث کی ضرورت محسوس نہ کی گئی اور پارلیمانی لیڈر نے اس بات پر اتفاق رائے کیا کہ this 18th Amendment will go through تو the Supreme Court said that this is amounting to vitiating the process of the Parliament. آپ کسی ایک procedure کو fight نہیں کر سکتے، وہاں پر اپوزیشن، تمام جماعتیں، حکومتی ممبران کا نقطہ نظر اور اپنی رائے کے اظہار پر freedom of expression کے اعتبار سے کسی وجہ سے بھی کوئی پارٹی بھی اس رائے کو کنٹرول نہیں کر سکتی اور قدغن نہیں لگا سکتی تو اسی بنیاد پر this is my second submission کہ اگر آپ ایک کمیٹی proceedings میں ایک corrective measure کر دیں گے تو this should be in the interest of public and in the interest of the House. Secondly, یہ جو رولز ہیں یہ رولز اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ حکومت یا سرکار کیسے چلنی ہے؟ اب اس کو سرکار کیوں کہا جاتا ہے؟ ہم تو political لوگ یہ تصور کرتے ہیں کہ جب آپ کو mandate مل گیا، یہ آپ کی responsibility بن گئی آپ کے پاس ڈیپارٹمنٹس ہیں،

Mr Speaker! Minister for Fisheries is incharge for Fisheries Department and if there is a public complaint that complaint should go to the Minister and it is one of his Ministerial responsibilities to address that complaint.

جناب سپیکر! اگر آج ہم ایک parallel structure create کر دیں گے تو this will somehow یہ میری intuition ہے اور میری feeling ہے کہ یہ functionality of the department collapse کر دے گی۔

Mr Speaker! I want to be on record otherwise I want that the services should be delivered to people within specified time.

جناب سپیکر! اس کے لئے Ministerial responsibility کا structure موجود ہے political structure کو کسی طور پر damage مت کریں آپ اس کے کسٹوڈین بنیں،

Mr Speaker! Protect this, allow the Ministers to reply in the parliament. Don't make parallel commissions by which this parliament will collapse on its own force. (Applause)

جناب سپیکر! تیسرے count 6.6 پر میری آپ سے یہ بھی submission ہو گی کہ اس کا تحفظ بھی آپ نے کرنا ہے۔

جناب سپیکر! Fourthly اگر آج یہ تصور کر لیا جائے کہ کمیشن constitute ہو گا تو divorced laws نہیں بنتے، divorced laws basically، مجھے اور آپ کو پتا ہے ہم ایک rural background کو represent کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے دیکھا ہے کہ registration of FIR میں کتنی malpractice ہوتی ہے، میں نے دیکھا ہے کہ اس کے اندر کس حد تک wrong nominations ہوتی ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ applicant law سے familiar نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! میں نے دیکھا ہے کہ اس کی بنیاد پر litigation کا بوجھ بہت بڑھ جائے گا اس کے ساتھ گورنمنٹ کی working collapse ہو جائے گی۔

Mr Speaker! This will do no good to the government rather it will create another stigma which will jeopardize the working of the government.

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ درخواست ہو گی کہ آپ کو اسے reconsider کرنا چاہئے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ delivery ہو، پبلک سروس ہو تو let's make the Ministers on foot, let them give good charge of the department. They should implement their vision باہر لے کر نکلیں، فیلڈ میں جائیں، ڈیپارٹمنٹ کو دیکھیں، ریونیو کو دیکھیں، لاء اینڈ آرڈر کو دیکھیں، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کو دیکھیں، کس نے روک رکھا ہے؟ یہ نظام موجود ہے۔ This will in fact cripple the working of those officers جن کے خلاف آپ یہ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں تو اپنے ماحول کو جانتا ہوں یہ leg piece of legislation is میں یہاں پر بیٹھ کر west divorced from my reasoning, my local reasons

laws کو سیدھی طرح سے لا کر implement نہیں کر سکتا۔ مجھے یہاں کی ground realities کو ساتھ لے کر چلنا ہو گا۔

جناب سپیکر! آخر میں میری اس میں submission ہے کیونکہ we have agreed with the Law Minister کہ ہم کچھ pertinent points پر debate میں جائیں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم meaningful intersection کریں اور ہماری intersection meaningful ہو۔

Mr Speaker! We don't want to embarrass the government. We will assist the government on every point.

جناب سپیکر! جہاں پر embarrassment کی بات ہو گی وہ تو آپ کو نظر آتی جائے گی but legislation is a very serious business. جہاں پر ہم بات کریں گے آپ کے نوٹس میں لاتے جائیں گے۔

جناب سپیکر! میری حکومتی بنچوں سے درخواست ہو گی اور میں نے یہاں پر میاں محمد اسلم اقبال اور میاں محمود الرشید کو پوری پوری governance کا پوسٹ مارٹم کرتے دیکھا ہے، انہی Bills کی ترمیم کے اندر ایک ایک گھنٹہ اور دو دو گھنٹے تقریر کرتے سنتا تھا لیکن ٹریژری بنچوں کے ممبران نے بیچ میں کبھی object نہیں کیا تھا، یہ propriety demands ہیں۔

Mr Speaker! If I want to speak from my heart out, allow me to speak. Nobody is Holy Cow. If I want to speak against the Prime Minister.

جناب سپیکر! مجھے ایک کرسی کا احترام کرنا ہے اور وہ جناب کی کرسی ہے۔ آپ کوئی حکم پاس کر دیں، مجھے کہہ دیں. Make me a women from a man I will obey it کیونکہ آپ کی کرسی کا یہ احترام ہے لیکن you can't restrict me to speak out my opinions. Allow how to speak, allow anybody to speak out, have a good heart to listen and patience پیدا کریں، ہم نے تین سال گالیاں سنی ہیں، مطلب آپ تھوڑی تو اجازت دیں کہ ہم بات کر سکیں on this note کیونکہ ابھی اور ترامیم ہیں اور اب میں repetition پر بھی نہیں جانا چاہتا اور آپ کا وقت بھی بچانا چاہتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب بلال فاروق تارڑ!

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ اس میں تو بہتر یہ ہوتا کہ یہ قانون Select Committee کو بھیج دیا جاتا۔ تمام پارلیمانی پارٹیوں کی اس میں representation ہوتی، تمام کا opinion آجاتا اور due deliberation or meaningful deliberation کے بعد ایک قانون پاس کیا جاتا اور جو بھی کام deliberation سے کیا جائے وہ اس کام سے بہتر ہوتا ہے جو اس طریقے سے bulldoze کر کے کیا جائے۔ یہ ایک ambiguous law ہے اس میں کوئی clarity نہیں ہے۔

جناب سپیکر! سب سے پہلا ضروری characteristic کسی بھی قانون کا یہ ہوتا ہے کہ وہ clear and precise ہو، اس کی implementation آسان ہو اور وہ آسانی سے لوگوں کی سمجھ میں آئے۔ اس قانون کو دیکھ کر کوئی باشعور شخص سمجھ نہیں سکتا کہ یہ قانون کس چیز کے بارے میں ہے۔ اس کا core objective یا subject matter کیا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں لکھا ہے کہ The Punjab Right to Public Services Bill 2018 یعنی کہ یہ پبلک سروسز کے بارے میں ہے اور یہ کون سی پبلک سروس کے بارے میں ہے اس بارے میں اس پورے قانون میں ایک لفظ بھی شامل نہیں کیا گیا۔ یہ کیونکہ گورنمنٹ کی performance کو چیک کرنے کے لئے ہے، یہ بڑی خطرناک بات ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے کون سی سروسز پر چیک لگایا جائے گا اور کون سی سروسز پر یہ چیک نہیں لگایا جائے گا اور اس کا اختیار بھی اپنے پاس رکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں لکھا ہے کہ گورنمنٹ notify کرے گی کہ وہ کون سی سروسز ہیں جو اس بل کے تحت جب وہ ایکٹ بن جائے گا تو وہ پیش کی جائیں گی اور کون سی چیزیں پیش نہیں کی جائیں گی۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب آپ گورنمنٹ اور اس کی سروس ڈلیوری کو accountable کر رہے ہیں تو کم از کم یہ مہربانی تو کر دیتے اور اس میں لکھ دیتے کہ وہ کون سی سروسز ہیں۔ یہ ویسے بھی حکومت وقت کے ایجنڈے سے contradictory ہے کیونکہ حکومت وقت کی جو performance ہے اس نے تو عوام سے یوٹیلٹی سروسز تک چھین لی ہیں۔ جو سروسز لوکل باڈیز نے provide کرنی ہیں وہ تک چھین لی ہیں ان کو ٹینڈر پاس کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس بل میں کوئی clarity نہیں ہے یہ ہمیں بتا دیں کہ یہ سروسز صوبائی حکومت نے provide کرنی ہیں یا لوکل گورنمنٹ نے کرنی ہیں لیکن اس کا سارا بوجھ سرکاری افسروں پر ڈال دیا گیا ہے وہ سرکاری افسر جو اس وقت بھی ملک میں موجودہ سیاسی حالات اور سیاسی uncertainty کی وجہ سے perform نہیں کر پا رہے۔ ان پر بغیر دیکھے ایک اور بوجھ ڈال دیا گیا ہے کہ کون سی services ہوں گی اور کتنے وقت میں provide کرنی ہیں؟

جناب سپیکر! کیا ان کا اس وقت میں provide کرنا practical اور possible ہے؟ لیکن ان سب چیزوں کو مد نظر رکھے بغیر ایک ایسا قانون پاس کیا جا رہا ہے۔ قوانین کی کتابیں بھری پڑی ہیں لیکن قانون وہ پاس ہونا چاہئے جس کی implementation بھی ہو سکے۔ آپ اس قانون کو کس طرح implement کرائیں گے؟ جس شخص کو service نہیں مل رہی اسے پتا ہی نہیں ہے کہ اس ایکٹ کے تحت اس کے کیا حقوق ہیں وہ کدھر جا کر درخواست جمع کرائے گا؟

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس لاء کو سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیجا جائے چونکہ اس میں بے تحاشا ambiguities ہیں انہیں clear کیا جائے تمام جماعتیں بیٹھ کر یہ define کر لیں کہ وہ کون سی services ہیں جن کے تحت complaint جمع کرائی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ جو definitions دی گئی ہیں ان پر debate ہو جائے کہ fine کتنا ہونا چاہئے اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ جو وزراء کا بوجھ ہے، جو ایگزیکٹو کا بوجھ ہے اور جو آپ کی کیبنٹ کا بوجھ ہے وہ سارا اٹھا کر افسروں پر ڈال رہے ہیں۔ افسروں نے تو وہی پالیسی implement کرنی ہے جو سرکار نے دینی ہے اور آج کل سرکار کی پالیسی یہی ہے کہ لوکل باڈیز کو مفلوج کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں جانتا ہوں کہ گیس اور بجلی صوبائی معاملات نہیں بلکہ فیڈرل گورنمنٹ کے issues ہیں لیکن آپ کو، مجھے اور اس ایوان میں بیٹھے ہر شخص کو یہاں پر عوام نے اس لئے بھیجا ہے تاکہ ہم ان کی آواز اٹھا سکیں۔ جب ہم پہلے ہی services provide نہیں کر پا رہے تو ہم یہ نئے قوانین کیوں پاس کر رہے ہیں؟ جن کا سر ہے نہ پیر، نہ اس میں definitions ہیں، نہ ہی اس میں عوام کو clear cut حقوق دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ سے آخری گزارش ہے کہ اسے سلیکٹ کمیٹی میں بھیج کر اس پر due deliberation کے بعد ایک اچھا، مؤثر اور پائیدار مسودہ تیار کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش ہے کہ اپوزیشن ممبران نے یہ اعتراض کیا ہے کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے۔

جناب سپیکر! میرا استدلال یہ ہے کہ اس پر already سپیشل کمیٹی اپنے اجلاسوں میں غور و خوض کر چکی ہے اس لئے اس بل کو اس وقت سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے سے مزید کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ میرے بھائیوں نے جن خیالات کا اظہار کیا خاص طور پر معزز ممبر جناب محمد وارث شاد نے فرمایا تھا کہ میں نے بل پڑھا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سے عرض کروں گا کہ ذرا آپ اسے تھوڑا غور سے پڑھ لیں تو شاید آپ کو یہ سب کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی اور محترمہ نے جو بھی فرمایا لیکن میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ بل ہماری جماعت اور ہماری قیادت کا وژن implement کرنے کے لئے ہے اور ہم ایک منتخب وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کے وژن کو implement کرنے جا رہے ہیں۔ (نعرہائے تحسین)

جناب سپیکر! جناب عمران خان وہ منتخب وزیر اعظم ہیں جن کو آپ کی جماعت نے قومی اسمبلی میں قائد ایوان تسلیم کیا اور ان کے تحت آج قائد حزب اختلاف آپ بنے ہوئے ہیں۔ یہ وہی ہیں جن کو آپ selected فرما رہی تھیں وہ elected ہیں اور جن کے الیکشن کو آپ نے تسلیم کیا ہے اور آج آپ قائد حزب اختلاف کا عہدہ لے کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں بات کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہم کیا بات کر رہے ہیں؟ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس بل کی ضرورت کیوں پڑی؟ یہ بل services کا ہے، الیکشن کے دوران ہماری جماعت کی یہ commitment تھی کہ ہم نے لوگوں کے لئے سہولت پیدا کرنی ہے اور جو ماضی میں ہوتا رہا ہے اس کے برعکس ہم نے اس کرپشن کو ختم کرنا ہے۔

جناب سپیکر! اس معزز ایوان میں کون سا ایسا ایک ممبر ہے جو کھڑا ہو کر مجھے بتا دے کہ وہ پٹواری کے پاس فرد لینے کے لئے جاتا ہے تو پٹواری بغیر پیسے لئے ہوئے پچھلے دس سال اسے فرد دیتا رہا ہے؟

جناب سپیکر! میں انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور اس معزز ایوان میں on oath یہ کہنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دور میں مجھ سے میرے حلقے کے پٹواری نے ایک فرد کے لئے پانچ لاکھ روپیہ طلب کیا۔ اگر آپ میں سے کوئی شخص اس کو oppose کرتا ہے تو میں affidavit دیتا ہوں اور ان بندوں کے نام بتاتا ہوں آپ سپیشل کمیٹی بنائیں انہیں لائیں اور یہ ثابت ہو گا کہ اس نے مجھ سے پانچ لاکھ روپیہ مانگا۔ (شیم شیم کے نعرے)

جناب سپیکر! کون سا شخص اس بات سے انکار کر سکتا ہے کہ آپ ڈرائیونگ لائسنس کے لئے apply کرتے ہیں لیکن آپ کو ڈرائیونگ لائسنس نہیں ملتا، وہ شکایت لے کر کہاں جائے؟ ایک عام آدمی کے پاس کوئی راستہ نہیں ہوتا کہ وہ پیسے دے کر ڈرائیونگ لائسنس لے لے۔ ایف آئی آر درج کرانے کے لئے جاتے ہیں آپ میں سے کون سا شخص اس بات کی گارنٹی دیتا ہے کہ وہ تھانے میں جائے اور اس کی ایف آئی آر درج ہو جائے۔

جناب سپیکر! آپ نے دس سال ان چیزوں کو برداشت کیا، آپ نے پٹواری کی کرپشن کو برداشت کیا، آپ نے ایس ایچ او کی کرپشن کو برداشت کیا، آپ نے اداروں کی کرپشن کو برداشت کیا لیکن آج پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ کرپشن فری کلچر کی طرف جا رہی ہے تو اس میں آپ کو کیا اعتراض ہے؟ اگر ہم کرپشن فری کلچر کی طرف جا رہے ہیں تو اس میں آپ کو کیا اعتراض ہے؟

جناب سپیکر! یہاں پر کہا گیا کہ۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اب نہیں۔ آپ کو پوری اجازت دی ہے۔ اس طرح نہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہاں کہا گیا کہ ان کی قیادت نے لوگوں کے ساتھ وعدے کئے۔ ہم مانتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کے ساتھ وعدے کئے ہیں اور ہم نے ان وعدوں کو پورا کرنا ہے اور ان وعدوں کو اس طرح پورا کرنا ہے کہ ہم نے عوام کے لئے آسانیاں پیدا کرنی ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! This is no way. مجھے بات کرنے دی جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کو پورا ٹائم دیا ہے۔ آپ اس طرح نہ کریں۔ آپ بیٹھ جائیں آپ کی مہربانی۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ ہم نے عوام کے لئے آسانیاں پیدا کرنی ہیں۔ یہاں کہا گیا کہ وہ کون کون سے محکمے ہیں جن کے لئے یہ کمیشن بنے گا۔ اس میں باقاعدہ لکھا گیا ہے کہ جس کو گورنمنٹ notify کرے گی وہی محکمہ اس کے ماتحت آئے گا۔ محترمہ نے فرمایا کہ بچہ پیدا نہیں ہوا اور نام پہلے رکھ دیا۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ تو میں نے کہا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! چلیں آپ نے کہا تو یہ نیک نامی آپ کے کھاتے میں ہے۔ گزارش ہے کہ پہلے بل بنے گا، قانون بنے گا تو آگے اس کی تشریح بھی کی جائے گی اور اس کے بعد اس کے ambit میں محکمے بھی آجائیں گے۔ ہمیں مرحلہ وار چلنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! جب یہ قانون بن جائے اور اگر کوئی محکمہ رہ جائے تو اس کو بھی notify کرنے سے پہلے شامل کر لیا جائے یعنی اس کا نوٹیفکیشن جاری کرنے سے پہلے حزب اختلاف کی طرف سے تجویز کئے گئے محکمہ کو بھی اس میں شامل کر لیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی اور معزز ممبران حزب اختلاف جو محکمہ کہیں گے وہ اس میں شامل کر لیں گے یعنی نوٹیفکیشن میں ان کی طرف سے دیئے گئے محکمہ کو بھی شامل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس سے بہتری آئے گی اور ہم چاہتے ہیں کہ قانون سازی میں حزب اختلاف participate کرے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبران حزب اختلاف کو ہم سے بہتر علم ہے کہ کس کس محکمہ میں کرپشن ہو رہی ہے۔ یہ جس محکمہ سے کرپشن ختم کروانا چاہیں گے ہم اس کو notify کر دیں گے۔ ہم تھانہ اور پٹواری کلچر کو ختم کرنے کے لئے یہ قانون لا رہے ہیں تاکہ کم از کم ایک آدمی کو علم ہو کہ اگر اس کا کوئی مسئلہ ایک جگہ سے حل نہیں ہو سکا تو اس کے پاس دوسرا option موجود ہو۔

جناب سپیکر! معزز ممبر ملک محمد احمد خان نے سپریم کورٹ سے متعلق فرمایا تو میں نے ان سے یہی گزارش کی تھی کہ سپریم کورٹ کی observation اٹھارہویں ترمیم سے متعلق تھی اور وہ اس وقت ہاؤس میں زیر بحث نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آج معزز ممبران حزب اختلاف نے تقاریر کیں، اپنی تجاویز دیں اور اب میں ان کے جواب میں بات کر رہا ہوں تو یہی بحث ہے۔ معزز ممبر ملک محمد احمد خان نے درست فرمایا ہے کہ انہوں نے میرے ساتھ یہ طے کیا تھا کہ ہم نے first reading پر بات نہیں کرنی اگر انہوں نے اپنی کوئی ترمیم دی ہوئی ہے تو وہ اپنی ترمیم پیش کریں گے اور پھر اسی پر بات کریں گے۔

جناب سپیکر! میں نے انہیں کہا تھا کہ گورنمنٹ کی طرف سے آپ پر کوئی قدغن نہیں ہو گی یعنی آپ جتنا بولنا چاہیں بولیں لہٰذا جو معزز ممبران حزب اختلاف بات کرنا چاہتے تھے انہوں نے بات کی ہے، آپ نے انہیں موقع دیا ہے اور پھر آخر میں آپ نے پوچھا کہ مزید کوئی معزز ممبر بات کرنا چاہتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔

جناب سپیکر! اب یہ part of the proceeding بن چکا ہے کہ ہم نے اس پر سیر حاصل بحث کی ہے اور جب معزز ممبران حزب اختلاف کی تسلّی ہو گئی تو پھر ہم نے proceeding کو ختم کیا ہے اس لئے میری استدعا ہے کہ اب اس کو منظوری کے لئے up take کیا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab Right to Public Services Bill 2018, as recommended by the Special Committee No1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019."

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed
4. Mr Muhammad Naeem Safdar.
5. Malik Ahmad Saeed Khan
6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din
8. Rana Mohammad Iqbal Khan
9. Mr. Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Right to Public Services Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once. "

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 15

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 15 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Ch Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Ali Abbas Khan, Mr Sami Ullah Khan, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Ch Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mrs Raheela Naeem, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Ms Tahia Noon, Mr Khalil Tahir Sindhu, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Mr Ghazanfar Ali Khan, and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MS AZMA ZAHID BOKHARI: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 16 of the Bill, in sub-Clause (3), for the expression "BPS-21", the expression "BPS-20", be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 16 of the Bill, in sub-Clause (3), for the expression "BPS-21", the expression "BPS-20", be substituted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں کوشش کروں گی کہ ملک محمد احمد خان جیسی اچھی اچھی باتیں کر سکوں۔ میں نے اپنی ترمیم میں کہا ہے کہ BPS-21 کی جگہ BPS-20 کیا جائے۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ اگر آپ ریکارڈ نکلوا کر دیکھیں تو آپ کو علم ہو گا کہ mostly BPS-21 کا آفیسر پنجاب کے اندر appoint نہیں ہوتا۔ BPS-21 کا آفیسر اتنا frequently available نہیں ہوتا جس کے ذمے آپ یہ ذمہ داری لگانا چاہتے ہیں اسی لئے میں سمجھتی ہوں کہ جب وہ available نہیں ہو گا، جب آپ کے پاس BPS-21 کے آفیسرز موجود ہی نہیں ہوتے تو اس کو یہ ذمہ داری دینا بالکل ایک futile exercise ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ آفیسرز کے کام کرنے کے اندر political interference نہیں ہونی چاہئے۔ جب ان سے یہ کہا جائے کہ جو کام کرے گا وہی رہے گا اور جو کام نہیں کرے گا وہ چلا جائے گا تو یہ بالکل نامناسب ہے۔ ابھی وزیر قانون نے دو تین باتیں کہی ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ ان کے وزیر اعظم کا یہ وژن ہے۔ جب ان کو selected وزیر اعظم کہا گیا تھا تو اس پر انہوں نے خود ڈیسک بجایا تھا۔ وزیر قانون جس سہولت کی بات کر رہے ہیں بالکل وہ سہولت ملنی چاہئے اس میں کوئی دوسری رائے نہیں۔ مجھے اس پورے بل کے اندر دکھا دیں کہ کہیں پر corruption and corrupt practices کے حوالے سے ان کے وژن کا کوئی ایک لفظ موجود ہے؟ انہوں نے یہ سوچا کہ ہم پنجاب کے عوام کو تین چار لولی پاپ دیں گے یعنی جو ہم notify کر دیں گے وہ services عوام کو ملیں گی باقی پر اناللہ پڑھ لیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ وہ آفیسر جن کے ذمے آپ یہ ذمہ داری لگانا چاہتے ہیں available نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر! دوسرا ان کی appointment and removal کے اُوپر بھی بہت سارے اعتراضات ہیں یعنی appoint یہ خود کریں گے اور remove بھی یہ خود ہی کریں گے۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں احتساب کمیشن کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ بھی ہم سب نے دیکھا ہے۔ یقیناً ہر ایک سیاسی پارٹی کا وژن ہوتا ہے جس کو وہ اپنے دور حکومت میں implement کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہی تو پوچھنا چاہتی ہوں کہ اپنی نالائقی اور ناکامی دوسروں کے کندھوں پر ڈالنا کون سا وژن ہے؟ یہ کیسا وژن ہے کہ غلطی تو آپ کے منسٹر کریں، incompetent تو آپ کے منسٹر ہوں، محکمہ آپ سے چل نہ سکے، پالیسی آپ کو بنانی نہ آتی ہو اور قربانی کا بکرا متعلقہ محکمہ کے آفیسر کو بنا دیا جائے۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا بڑا important and pertinent سوال یہ ہے کہ محکمہ کے وزیر صاحب اور سیکرٹری مل کر محکمہ چلاتے ہیں اگر کسی محکمہ کے سیکرٹری نے کوئی چیز move کی، اس نے بجٹ کے بارے میں یا کوئی اور سمری move کی اور وہ وزیر صاحب کی میز پر pending پڑی رہے تو پھر مجھے بتائیں کہ اس کی سزا محکمہ کے سیکرٹری کو دی جائے یا منسٹر صاحب کو ملنی چاہئے؟ اگر یہ وژن ہے کہ نالائقی دوسروں پر ڈالتے جاؤ تو پھر یہ وژن نہیں ہے بلکہ یہ تو تسلیم کرنا ہے کہ ہم اس قابل نہیں، ہم competent نہیں اس لئے ہماری نالائقی پر صرف نظر کیا جائے اور کسی دوسرے کو اس کا ذمہ دار ٹھہرا دیا جائے۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کرپشن کے حوالے سے بات کی ہے۔ وہ خود وزیر قانون ہیں لہٰذا انہیں categorically ان پٹواریوں کا نام لے کر بات کرنی چاہئے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے اپنی بات تو پوری کر لینے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس وقت محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اپنی ترمیم پر بات کر رہی ہیں۔ انہوں نے جو ترمیم دی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ:

That in Clause 16 of the Bill, in sub-Clause (3), for the expression "BPS-21", the expression "BPS-20", be substituted.

جناب سپیکر! میں نے اس کی مخالفت کی ہے۔ اب محترمہ جو گفتگو فرما رہی ہیں کیا یہ BPS-21 کے افسر سے متعلق ہے یا وہ بل پر overall بحث فرما رہی ہیں؟

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ معزز ممبر اپنے آپ کو specifically اپنی ترمیم تک محدود رکھیں۔

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! آپ specific رہ کر بات کریں۔ آپ اپنی ترمیم تک محدود رہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں جب پہلے بات کر رہی تھی تو مجھے اپنی بات پوری کرنے کا موقع نہیں دیا گیا۔ آپ ہمارے رولز آف پروسیجر کی کتاب نکال کر دیکھیں۔۔۔

(اذانِ عشاء)

جناب سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہم دس سال اس ہاؤس میں رہے ہیں۔ میں نے کوشش کی ہے شاید میں اتنا رولز آف پروسیجر نہ پڑھ سکی ہوں لیکن میں نے جو ترمیم پیش کی ہے تو میں اس کے purview میں ہی بات کر رہی ہوں اور یہ میرا حق ہے کہ جو میں کہنا چاہتی ہوں وہ سننا as custodian آپ کا فرض ہے۔ میرا حق ہے کہ میں وہ کہوں چاہے کسی کو اچھا لگے یا نہ لگے وہ الگ بات ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ 21 گریڈ کا آفیسر جو available نہیں ہے جس نے آ کر باقی آفیسرز کی نگرانی کرنی ہے اور ان کی problem یہ ہے کہ ان کے اوپر آپ اپنے سیاسی لوگوں کی نااہلی ڈال رہے ہیں تو یہ connected ہوتا ہے۔

جناب سپیکر!میںwind up کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جوcorruption free ہونے کی بات کی گئی ہے۔اس میں کہیں بھی کسی ایکclause میں یہ جوBPS-21 کا آفیسر لگائیں گے اور اس کے نیچے جو کمیشن بنائیں گے تو یہ پھر نوکری دینے والی روایت قائم ہو گی اور جو چل رہی ہیں۔ آپ نے نعرے لگانے والے سب لوگوں کو لگانا ہے۔اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ سرکاری آفیسرز کے اندر یہ احساس پیدا ہو گا کہ وہ اس گورنمنٹ کو چلانے کے لئے part and parcel نہیں ہیں اور تمام غلطیوں کے ذمہ دار وہ ہوں گے اس لئے آپ BPS-21 کا آفیسر لگا لیں یاBPS-20 کا لگا لیں۔اس کمیشن کے ذریعے جو کرنے کی کوشش کی جارہی ہے یہاں تک تو میںprincipally بالکلagree کرتی ہوں کہ عام آدمی کو اس کے بنیادی حقوق ملنے چاہئیں۔وہ تمام حقوق ملنے چاہئیں جو آئین پاکستان اس کو دیتا ہے۔

جناب سپیکر!وہ تمام سروسز ملنی چاہئیں جو اس کو آئین پاکستان دیتا ہے اس لئے bifurcation کرنا کہ چند سروسز آپ کو مل جائیں گی جوnotify ہوں گی باقی نہیں ملیں گی اس کے لئے یہ کمیشن کام نہیں کر پائے گا،BPS-21 کےunder بھی نہیں کر پائے گا اورBPS-20 کےunder بھی نہیں کر پائے گا اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ اگرBPS-20 کا آفیسر لگا دیا جائے تو شاید مناسب ہو۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔جی،ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!میریsubmission یہ ہے کہas Law Minister rightly said ہمیں اس سے اختلاف نہیں ہو گا لیکن بد قسمتی سے کچھ ضابطے ایسے ہیں جو اس کمیشن کوincapacitate کر دیں گے اگر اس کمیشن کا مطمع نظر یہ ہے جو ابھی بیان فرمایا گیا ہے۔ مثال کے طور پرCr.PC Section 173 says کہFIR کیسے درج ہوتی ہے۔اگر ایک شخص کیFIR درج نہیں ہوتی اور وہ اس کمیشن میں جا کر درخواست دے توCr.PC سے متصادم ہو گا۔ پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ کہتا ہے کہ فرد کیسے جاری ہوتی ہے۔اگر وہ فرد وقت پر جاری نہیں ہوتی تو پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ سے متصادم ہو گی اگر اس کمیشن میں درخواست آئے گی تو یہoverlap کرے گا۔

جناب سپیکر! ہماری صرف یہی درخواست تھی کہ اگر اس کمیٹی کی کارروائی میں ہم ہوتے جیسے ابھی عظمیٰ بی بی نے کہا تو ہم meaningful insertions کرتے۔ ان کو ایسے assist کرتے کہ یہ قانون اپنے مقاصد حاصل کرتا۔

جناب سپیکر! یہ قطعی طور پر ایک ایسا قانون بن جائے گا جو باقی ماندہ قوانین پر ایک supra law کی حیثیت اختیار کرے گا یعنی یہ کمیشن ایک administrative head کے ہوتے ہوئے آئی جی پولیس کے ہوتے ہوئے، ڈی پی او کے ہوتے ہوئے ایک ڈپٹی کمشنر کے ہوتے ہوئے ان کی functionality کو clip کرے گا۔ یہ parallel ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! ہماری آپ سے استدعا ہے کہ آپ اور وزیر قانون اس کو سمجھ سکتے ہیں۔ اگر یہ قوانین in detail آتے، ان کی نوک پلک سنوار دی جاتی اور delivery کو explain کر دیا جاتا کہ وہ کیا ہے۔ اگر فرد کے اجراء کو delivery کے ساتھ تصور کیا جا رہا ہے، ایف آئی آر کے اندراج کو delivery کے ساتھ تصور کیا جا رہا ہے تو وہ تو already consequences of an operation of law ہیں۔ ان کی شکایت اس کمیشن کے پاس entertainable نہیں ہو سکے گی تو which services then are in provincial domain. We are governed by certain set of rules تو ان rules پر آپ ایک supra law بنانا چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہماری یہ استدعا ہے کہ اس کو re-consider and re-think کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں پھر اپنی معروضات دہراؤں گا کہ آج ہم جو اتنی تقاریر کر رہے ہیں اور آپ کی سماخراشی کر رہے ہیں۔ میں ایک دفعہ پھر reiterate کرتا ہوں کہ یہ ساری کی ساری proceedings ہم violative of Constitution کر رہے ہیں۔ ہم illegal debate کر رہے ہیں۔ یہ ہائیکورٹ میں challenge ہو گی۔

جناب سپیکر! آپ نے اپوزیشن کو کمیٹی میں نظر انداز کیا ہے جس طرح معزز ممبر ملک محمد احمد خان نے بڑا rightly quote کیا ہے۔ اس میں صرف یہ ہوا ہے کہ کمیٹی میں سارے لوگ agree کر گئے اور اس کے بعد لیڈر آف اپوزیشن اور لیڈر آف دی ہاؤس نے مل بیٹھ کر یہ طے کر لیا

کہ ہم نے اٹھارہویں ترمیم پاس کر لی ہے تو اس پر بھی سپریم کورٹ نے کہا کہ نہیں یہ لیڈر آف اپوزیشن اور لیڈر آف دی ہاؤس کا right نہیں ہے کہ وہ یہ فیصلہ کرے اس کو debate ہونا چاہئے۔ اس پر ہاؤس کے اندر debate ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ یقین کریں کہ اگر ہم سب لوگ آپ کے ساتھ بھی ہو جائیں، ہم ساتھ ہی ہیں ہم نے ترامیم دے دیں۔ ہم ترامیم پر بحث بھی کر رہے ہیں تو ہماری شمولیت ہو گئی لیکن اس کے باوجود میں کہہ رہا ہوں کہ آج کی ساری debate اور کمیٹی نمبر 1 کے جتنے بھی bills ہیں violative of the Constitution ہے۔ وہ تو شکر ہے کہ وزیر قانون نے مہربانی کی اور اس کمیٹی میں بل بھیجنے روک دیئے۔

جناب سپیکر! میری ایک دفعہ پھر استدعا ہے کہ ہم جو روشنی اور طاقت لیتے ہیں وہ آئین پاکستان کی کتاب سے لیتے ہیں۔ ہم اس کتاب کی روشنی میں یہاں آئے ہیں اور یہاں جو رولز آف پروسیجر بنے ہیں وہ بھی اس کی روشنی میں بنے ہیں۔ اگر ہم رول 50 کو violate کریں گے تو apparently آپ دیکھیں کہ اگر ہماری کمیٹی میں نمائندگی proportionally ہوتی تو یہ سارے جتنے flaws آرہے ہیں یہ یہاں discuss نہیں ہونے تھے بلکہ وہاں ہوتے۔

جناب سپیکر! آپ ہی جناب محمد بشارت راجا کی تھوڑی سی مدد کر دیں کیونکہ جناب محمد بشارت راجا کی مدد کی بھی یہاں ضرورت ہوتی ہے۔ میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ سیکشن 16 میں BPS-21 سے BPS-20 کیا گیا ہے۔ ہماری کئی ترامیم kill ہو گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلہ میں آپ کے توسط سے یہ request کروں گا کہ اسی میں

an eminent person having a bachelor degree in the relevant field and has been associated with public services for a period of fifteen years. تو جناب یہ ایک سیکرٹری ہے، سیکرٹری ڈیپارٹمنٹ کا head ہوتا ہے۔ آپ پنجاب کے ایک سیکرٹری کے اوپر ایک کمیشن بنانے جا رہے ہیں اور اس کو کون head کرے گا جس کو میں کسی کو کہہ دوں گا، میرا چچازاد بھائی یا میرا کوئی اور عزیز ہو گا۔ میں اس کو اس کمیشن میں بھیج دوں گا اور وہ کمیشن کا حصہ بن جائے گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد۔ بہت شکریہ۔ جی، جناب بلال فاروق تارڑ!

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! یہاں ایک مثال دی گئی ہے کہ اگر کسی شخص کی FIR رجسٹرڈ نہیں ہوتی تو وہ اس کمیشن کے پاس آسکے گا۔

جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ Cr.PC کا Section-22 ہے اس میں یہ حق مجسٹریٹ کو دیا گیا ہے، Justice of Peace کو دیا گیا ہے۔ اگر کسی شخص کو یہ grievance ہے کہ میری ایف آئی آر رجسٹرڈ نہیں ہو رہی وہ ایڈیشنل سیشن جج کے پاس جائے گا، Justice of Peace کے سامنے درخواست دے گا جس کی hearing ہو گی اور وہ اس پر فیصلہ کریں گے۔ یہ تو قانون سے متصادم ہے کہ ایک petition سیشن کورٹ میں چل رہی ہو گی اور ایک درخواست اس کمیشن کے پاس آ جائے گی۔ جیسا کہ میں نے پہلے اپنی تقریر میں کیا ہے اس میں بہت زیادہ anomalies and ambiguities ہیں جن کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اب میں اور کیا عرض کروں کیونکہ اس وقت بات کچھ اور ہو رہی ہے۔ بات صرف اتنی تھی کہ انہوں نے ترمیم دی کہ کمشنر کو گریڈ 21 کی بجائے for the expression "BPS-21", the expression"BPS-20" be substituted اور بات کہاں سے کہاں چلی گئی ہے کہ کمیٹی نے یہ کیا اور کمیٹی نے وہ کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے ان دو ممبران پر ترس آرہا ہے جو کہ ان کی اپنی جماعت کے ممبرز ہیں وہ اس کمیٹی کا حصہ بھی تھے مجھے نہیں سمجھ آتی کہ ان کا اس وقت conscience کیا کہتا ہو گا لہٰذا ان کو تو میرے خیال میں تحریک استحقاق دینی چاہئے چونکہ ان کا privilege breach ہو رہا ہے کیونکہ ان کی اپنی پارٹی ان پر عدم اعتماد کا اظہار کر رہی ہے تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے۔ آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کیونکہ آپ اس ایوان کے انتہائی سینئر ممبر ہیں۔ کیا کبھی کسی کمیٹی میں پورے ہاؤس نے حصہ لیا ہے؟

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ کمیٹی میں ہمیشہ selected members ہوتے ہیں ہر جماعت سے دو یا تین ممبرز nominated ہوتے ہیں اور وہی deliberations فیصلہ کرتے ہیں اور پھر پورا ہاؤس اس کو own کرتا ہے یا ان کی کارکردگی پر بحث کی جاتی ہے لہٰذا یہ ان دو ممبران کی سرے سے ہی تمام کوششوں کو negate کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں جو حشر ان کا ہو رہا ہے انشاءاللہ تعالیٰ وہ ممبران آئندہ کسی کمیٹی میں جانے کے لئے تیار نہیں ہوں گے کیونکہ ان کی اپنی جماعت ان کو accept کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پھر بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ بل کو پڑھا نہیں جاتا۔ اگر آپ غور سے بل کو پڑھیں تو اس بل کے سیکشن (3) میں چیف کمشنر گریڈ 21 کا ہے اور سیکشن (4) میں دو کمشنرز ہیں جو کہ گریڈ 20 کے ہیں اب کیا چیف کمشنر کو بھی گریڈ 20 میں کر دیں تو already گریڈ 20 میں کمشنرز موجود ہیں تو چیف کمشنر ہمیشہ گریڈ 21 کا ہی ہوتا ہے اور باقی کمشنرز نے گریڈ 20 میں ہونا ہے۔ یہ ترمیم ان کی خود ہی contradictory ہے تو اس لئے میری استدعا ہے کہ اس ترمیم کو رد فرمایا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 16 of the Bill, in sub-Clause (3), for the expression "BPS-21", the expression "BPS-20", be substituted.

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 17 TO 19

MR SPEAKER: Now, Clauses 17 to 19 of the Bill are under consideration. Since there are no amendments in these Clauses, the question is:

"That Clauses 17 to 19, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Ch Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Ali Abbas Khan, Mr Sami Ullah Khan, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Ch Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mrs Raheela Naeem, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Ms Tahia Noon, Mr Khalil Tahir Sindhu, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Ghazanfar Ali Khan and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MS AZMA ZAHID BUKHARI: Mr Speaker! Thank you. I move:

> "That in Clause 20 of the Bill, in sub-Clause (2), after the word "thousand", the words "but shall not be less than ten thousand rupees", be inserted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 20 of the Bill, in sub-Clause (2), after the word "thousand", the words "but shall not be less than ten thousand rupees", be inserted.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، محترمہ! انہوں نے oppose کیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس بل میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ سرکاری افسران کے لئے بہت سی punishments اور ان کو قابو کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جو کام کرے گا وہ رہے گا باقی گھر جائیں گے۔

جناب سپیکر! اب اس میں صرف یہ ایک کلاز ہے جو کہ سرکاری افسران کو frivolous complaints سے safeguard کر سکتی ہے جو کہ frivolous complaints درج کروائیں گے تو ان کے لئے amount up to 50 thousand rupees fine رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! ہم اس میں صرف یہ کلاز لانا چاہتے ہیں کہ اگر اس پر ٹھنڈے دماغ سے سوچا جائے تو frivolous complaints کو روکنا چاہئے۔ یہ گورنمنٹ کے فائدے میں ہے کیونکہ سرکاری افسران آپ کے ساتھ کام کریں گے تو امور حکومت آگے چلیں گے۔

جناب سپیکر! ہم صرف یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ جرمانہ کم از کم 10 ہزار روپے سے شروع ہونا چاہئے کیونکہ اگر complaints frivolous ثابت ہوتی ہیں تو ایسا نہ ہو کہ اس کو ہزار یا دو ہزار روپے جرمانہ کریں اور اس کے نتیجے میں آپ سرکاری افسر کو رول دیں گے اور اس کی بے عزتی ہو تو ہمیں کم از کم frivolous complaints کا راستہ روکنے کے لئے کوئی نہ کوئی ایسا اقدام کرنا چاہئے کیونکہ ہر لاء میں کوئی نہ کوئی ایسی کلاز رکھی جاتی ہے کہ جس کے نتیجے میں آپ ان complaints کا راستہ روکتے ہیں تو میری صرف یہ humble submission ہے اگر کم سے کم 10 ہزار روپے جرمانہ frivolous complaints پر کر دیا جائے تو اس سے میں سمجھتی ہوں کہ وہ لوگ جو شوقیہ درخواست دیتے ہیں جس کا عملی مظاہرہ ہم عدالتوں اور دوسری جگہوں پر بھی دیکھتے ہیں کیونکہ کچھ لوگوں کا کام ہی یہ ہوتا ہے کہ ہر وقت ان کے ہاتھ میں ایک درخواست ہوتی ہے اور وہ انتظار کر رہے ہوتے ہیں کوئی شخص ملے جس کے خلاف درخواست جمع کروائیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ سرکاری ملازمین اس وقت بھی ملک کے دوسرے حصوں اور پنجاب میں بھی جو ایک feeling آتی ہے جو کہ ایک مسئلہ ہے کہ وہ کام نہیں کر پا رہے کیونکہ جمہوریت سلطنت ٹھپ ہے ان کا واحد یہ مسئلہ ہے ظاہر ہے کہ ان کو جو دھمکیاں ملتی ہیں وہ اپنی جگہ پر ہیں اور دوسرا یہ جو آپ ان کے لئے نیا ایک راستہ ایک سرکاری افسر کو malign ہونے سے بچانے کا جو ایک راستہ ہے تو وہ یہ ہے کہ آپ اس جرمانے کو کم از کم 10 ہزار روپے کر دیا جائے تو شاید یہ راستہ ہم روک سکتے ہیں۔ شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا اس میں کچھ symmetry ہونی چاہئے۔اس بل میں جو designated person ہیں اس پر up to 25000 propose کیا گیا ہے اور Appellant Authority اس پر اگر کمیشن کرے گا تو وہ ایک ہزار روپے سے 20یا25ہزار روپے جرمانہ کرے گا۔

جناب سپیکر! میں تھوڑا سا اپنی عزیزہ کے ساتھ بھی differ کروں گا کہ جو محکمہ کام نہیں کر رہا اس پر جرمانہ 5ہزار روپے سے شروع ہو گا اور جو Appellant Authority ہے اس پر ایک ہزار روپے سے جرمانہ شروع ہو گا یعنی ایک غریب اگر کوئی گھر بیٹھے گا تو اس کو 50ہزار روپے تک جرمانہ کر رہے ہیں۔ آپ بے شک 10ہزار روپے سے جرمانہ شروع کر لیں اور اس کو 20ہزار روپے تک جرمانہ کر لیں کیونکہ 50ہزار روپے جرمانہ بہت عجیب سا ہو جائے گا۔ اگر ایک complainant complaint کرتا ہے تو آپ اگر اس کو 50ہزار روپے جرمانہ کریں گے تو میری سمجھ کے مطابق یہ بہت زیادہ ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: وزیر قانون! ایک چیز explain کرنے والی ہے ایک شخص اگر complaint کرتا ہے اگر اس کی شکایت درست نہ ہو تو اس پر جرمانہ کتنا رکھا گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس پر maximum fine 50 thousand جرمانہ رکھا گیا ہے باقی فیصلہ کمیشن نے کرنا ہے چاہے وہ دو، تین یا پانچ ہزار روپے جرمانہ کرے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! چونکہ ایسا ہوتا ہے کہ کچھ لوگ permanent یہی کام کرتے ہیں کہ وہ جا کر ویسے ہی درخواست دے دیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جو آپ فرما رہے ہیں کہ all the more reason یہی گورنمنٹ کی بھی منشا تھی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ کا بھی یہی مقصد ہے کہ خوامخواہ کی درخواست بازی کو روکا جائے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں اسی لئے کہہ رہی ہوں کہ زیادہ جرمانہ ہو تا کہ لوگوں کو discouragement ہو۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! Please clarification کر دیں۔ میرا بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بعض اوقات permanent اس قسم کے عادی لوگ ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: کیونکہ محترمہ کے بات کرنے کا مقصد یہی ہے کہ جو عادی درخواست گزار ہیں ان کو discourage کرنے کے لئے بھاری جرمانہ عائد کیا جائے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرا بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم وہ کام کریں کہ اس میں اگر کوئی genuine complainant آتی ہے اور کسی وجہ سے اس کی شکایت پوری نہیں ہو سکتی اور ہم اس پر کہیں 50 ہزار روپے جرمانہ ہی نہ کر دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! نہیں، اس کو جرمانہ کیوں ہو گا؟ دیکھیں ایک شخص جس کی genuine complaint ہے تو اس کو examine کیا جائے گا اور اگر اس بے چارے کی شکایت درست ہے تو اس کو کون reject کرے گا؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! عدالتوں میں کتنے فیصلے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ بات ٹھیک ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! عدالتوں میں کتنے فیصلے بعد میں ثابت ہوتے ہیں کہ سارے فیصلے غلط ہوئے تھے۔

جناب سپیکر: نہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس میں آپ دس ہزار کم از کم رکھ لیں لیکن زیادہ سے زیادہ 20 ہزار کر دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے آپ کی یہ تجویز ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں عرض کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ بتائیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ اس کیس کے اندر دو پارٹیاں ہیں۔ایک aggrieved person ہوگا جس کو کوئی شکایت ہوگی اور دوسرا وہ سول سرونٹ ہوگا جس کے خلاف کیس ہوگا۔اب جیسے آپ نے خود فرمایا کہ ممکن نہیں کہ اس ملک کے اندر اختیار کا غلط استعمال نہ ہو اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ گورنمنٹ کو in good faith اس کو adopt کرنا چاہئے جیسے آپ نے دوسری clauses کے اندر شامل کیا ہے کہ کم سے کم یہ ہوگا اور زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے لہٰذا میری گزارش یہ ہے کہ یہاں پر سول سرونٹس کے لئے بات کرنے کے لئے کوئی نہیں ہے تو اُن کے لئے یہ شامل کریں کیونکہ وہ ہمارے ساتھ ہوں گے تو حکومت چلے گی اس لئے اُن کا safeguard بھی ہمیں سوچنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ کم از کم دس ہزار سے پچاس ہزار کے درمیان کمیشن جو بھی جرمانہ کرنا چاہے وہ کر سکتا ہے اور یہ بہت logical بات ہے۔ایک ہزار روپے جرمانہ کیا تو جیسے آپ نے خود بھی فرمایا کہ یہ ایک تماشا ہے جو اس ملک میں ہمیشہ ہوتا رہتا ہے اور اس میں کوئی نہیں بچے گا۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ کمیشن کو آپ کم سے کم دس ہزار سے پچاس ہزار تک کا ایک figure دے دیں تاکہ وہ جو مرضی فیصلہ کر لے۔یہ frivolous complaint کے اوپر ہے جب وہ ثابت ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے۔جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس کے پیچھے مقصد یہ ہے کہ frivolous applications کو discourage کیا جائے اس لئے ہم نے پچاس ہزار رکھا ہے۔یہ پچاس ہزار حتمی ہے لیکن اس سے نیچے کمیشن چاہے ایک ہزار روپے، دو ہزار، دس ہزار یا چاہے، پندرہ ہزار روپے کا فیصلہ کر دے اور یہ ہم نے کمیشن کی صوابدید پر چھوڑا ہے۔جیسے اُن کا فیصلہ ہوگا اس حساب سے جرمانہ ہو جائے گا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہے کہ کم از کم جرمانہ طے کر لیا جائے۔ہمیشہ زیادہ سے زیادہ جرمانہ ہی طے کیا جاتا ہے جو ہم نے کر دیا ہے البتہ کم از کم جرمانہ کمیشن کی صوابدید پر رکھا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! جس بات پر آپ کا concern ہے وہ بات اس میں cover ہو جاتی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ نہیں ہو سکتا بہر حال میں دوبارہ گزارش کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ اسی بل کے اندر ہم نے ایک ہزار روپے سے لے کر باقی دوسرے جرمانوں کی بھی بات کی تھی اور ہمیشہ minimum سے maximum قانون میں موجود ہوتا ہے۔ ہم سو یا دو سو روپے کا جرمانہ کر کے کیا purpose solve کریں گے؟ جناب محمد بشارت راجا اگر اپنے سرکاری افسران کو frivolous complaints پر اتنا بھی safeguard نہیں کرنا چاہتے تو یہ آپ کی مرضی ہے اور مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ امورِ سلطنت کو بہتر چلانے کے لئے at least دس ہزار روپیہ fine ضرور ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: چلیں، جناب محمد بشارت راجا! جب رولز بنیں گے تب آپ دیکھ لینا کیونکہ ان کی بات valid ہے اور وہ ضرور consider کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ We will consult them.

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 20 of the Bill, in sub-Clause (2), after the word "thousand", the words "but shall not be less than ten thousand rupees", be inserted.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 21 to 28

MR SPEAKER: Now, Clauses 21 to 28 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 21 to 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there are no amendments in them, the question is:

> "That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Right to Public Services Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Right to Public Services Bill 2018, be passed."

> Now, the question is:

> "That the Punjab Right to Public Services Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Domestic Workers Bill 2018. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Domestic Workers Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Domestic Workers Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Ch Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Ali Abbas Khan, Mr Sami Ullah Khan, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Ch Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mrs Raheela Naeem, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Ms Tahia Noon, Mr Khalil Tahir Sindhu, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Mr Ghazanfar Ali Khan and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

CH MAZHAR IQBAL: Mr Speaker! I oppose the Bill in its present form. However, I move:

> "That the Punjab Domestic Workers Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019:
>
> 1. Mr Akhtar Hussain
> 2. Rana Muhammad Tariq
> 3. Mr Muhammad Mirza Javed
> 4. Mr Muhammad Naeem Safdar
> 5. Malik Ahmad Saeed Khan
> 6. Malik Muhammad Ahmad Khan
> 7. Sheikh Alla-ud-Din
> 8. Rana Muhammad Iqbal Khan

9. Mr Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo Ud din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor ul Amin Wattoo"

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Domestic Workers Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019:

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed
4. Mr Muhammad Naeem Safdar
5. Malik Ahmad Saeed Khan
6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din
8. Rana Muhammad Iqbal Khan
9. Mr Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo Ud din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor ul Amin Wattoo

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال! اب آپ بولیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! یہ بل بہت ہی sensitive ہے۔

Mr Speaker! It affects everybody's home and this is the first time that such kind of a Bill is being introduced in the Punjab Assembly.

جناب سپیکر! کمیٹی کی تشکیل پر سید حسن مرتضیٰ، ملک محمد احمد خان اور اپوزیشن کے دیگر ممبران کی طرف سے اعتراضات اٹھائے گئے ہیں جس میں بہت وزن ہے کہ تشکیل دی جانے والی کمیٹی میں proportionately سارے ہاؤس کی representation نہیں ہے اور اس میں input نہیں ہے۔ یہ sensitive Bill ہے کیونکہ ہر گھر میں جو بچے یا ملازمین رکھے جائیں گے اور ہمارے کلچر کا اِس وقت جو scenario گھروں میں کام کرنے والے ملازمین کا ہے وہ تبدیل ہو جائے گا۔ اس پر input بہت مناسب ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر! حضرت علیؓ کا ایک قول میں آپ کے توسط سے حکومتی بنچوں کو سنانا چاہتا ہوں کہ دشمن سے بھی مشورہ کر لیا کریں کیونکہ وہ بھی آپ کے لئے فائدہ مند ہے۔ اگر یہ ہمیں دشمن ہی سمجھتے ہیں تو پھر بھی آپ کی اصلاح اور اس معاشرے کی اصلاح کے لئے سن لیں کہ ہم پنجاب میں جو بھی قوانین دینے جا رہے ہیں اُس میں ہماری input ہو گی تو وہ آپ ہی کے لئے فائدہ مند ہو گی۔ اس بل سے سب نے effect ہونا ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے ممبران جس کمیٹی میں nominate کئے تھے میرا خیال ہے کہ اگر اُن کی ریکارڈ پر input دیکھی جائے تو بہت ہی minimum ہے۔ میرا نہیں خیال کہ انہوں نے کمیٹی کے اجلاس میں آ کر اپنے دلائل دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! اسے اگر آپ دیکھیں تو اس میں domestic servant کے ساتھ کنٹریکٹ sign کرنا ہے اور مجھے سمجھ نہیں آتی کہ پندرہ سال کا بچہ کیسے sign کرے گا کیونکہ اس بل میں ہے کہ پندرہ سال سے کم عمر کے بچے بطور domestic worker نہیں رکھ سکتے لیکن پندرہ سال سے above رکھ سکتے ہیں۔ جب آپ کسی بھی servant کے ساتھ contract sign کرنے جا رہے ہیں تو میرا نہیں خیال کہ جب تک اس کا شناختی کارڈ نہیں بنے گا تو اسے آپ contract میں لائیں گے کیونکہ اٹھارہ سال کے بعد ہی شناختی کارڈ بنتا ہے تو اس پر بھی سیر حاصل بحث کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! اس بل میں part time اور full time resident workers کی کوئی تفریق نہیں کی گئی کیونکہ ہمارے بے شمار گھروں میں کام کرنے والے ملازمین part time کام کرنا چاہتے ہیں اور وہ دو گھنٹے یا تین گھنٹے کے لئے کام کرتے ہیں تو ان کے ساتھ آپ کیسے contract

sign کریں گے؟ اس بل میں full time workers کی تشریح بھی علیحدہ ہونی چاہئے اور اس میں بہت واضح ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! اس بل میں contract کی agencies کا کردار بھی واضح نہیں ہے۔ اس بل میں انسپکٹرز کے اختیارات بھی بتائے گئے ہیں کہ وہ کسی بھی گھر میں on the complaint of the servant to the Dispute Resolution Committee داخل ہو سکتا ہے جس سے آپ کی چادر اور چار دیواری کا جو تحفظ متاثر ہو سکتا ہے تو یہ بھی بڑا قابل غور اور قابل ذکر پہلو ہے۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس بل میں ہم نے اپنی ترامیم دی ہیں لیکن اس بل کے حوالے سے میری وزیر قانون سے اور آپ سے التجا ہے اور التماس ہے کہ اس بل کو سپیشل کمیٹی جو proportionately بنے جس میں سب ممبران کی input ہو اور ہم سیر حاصل input دیں تو وہ کمیٹی تشکیل دی جائے لہٰذا اس بل کو اس وقت تک pending کیا جائے۔ شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ انتہائی، انتہائی، انتہائی sensitive Bill ہے اور میں اس بل کے سلسلے میں invite کروں گا۔ ٹریژری کے جتنے ممبران یہاں تشریف رکھتے ہیں، ان کو بھی کہ وہ brain storming کریں اور اس میں specially خواتین کے لئے یہ انتہائی eye opener Bill ہے۔ بہتر ہوتا اور پھر repetition ہو رہی ہے at the cost of repetition

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ اگر یہ رول 150 کے تحت کمیٹی بنتی جس میں proportionate representative ہوتی ہمیں اعتراض نہیں ہے کہ ہمارے دو معزز ممبران اس کمیٹی میں put ہوئے جن میں ایک گئے بھی اور ہمیں ان پر کوئی ایسا شک نہیں ہے لیکن چونکہ یہ proportionate کمیٹی نہیں بنی تو اس پر brainstorming نہیں ہوئی، اس پر due diligence نہیں ہوئی لہٰذا اس وجہ سے یہ بل آیا۔

جناب سپیکر! اب میں ہاؤس کو بتا دوں اور آپ کو یاد ہو گا کہ ایک بل 1997 میں آپ کے ادھر ہی بیٹھے ہوئے پاس ہوا تھا اور آپ ہی اس وقت Chair کر رہے تھے تو اس بل سے متعلق ہمارے اس وقت کے ڈھیر سارے دوست کہتے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: اس وقت آپ بھی تو کچھ نہ کچھ کر رہے تھے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سن لیں ناں۔ میں آپ کو یاد کرا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی ہاں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ممبران کہتے تھے کہ ہمیں تو پتا ہی نہیں چلا کہ بل کے اندر تھا کیا۔ میں زرعی انکم ٹیکس کی بات کر رہا ہوں کہ جس بل میں دو انکم ٹیکس لگے۔ ایک base income tax ہے اور ایک income پر انکم ٹیکس ہے اور luckily وزیر قانون بھی وہی تشریف رکھتے ہیں، سپیکر بھی وہی ہیں اور میں یادش بخیر یہ یاد کرا دوں کہ جب ممبران پوچھتے تھے کہ بھئی یہ کیا کیا تو سب ممبران کہتے تھے کہ ہم نے تو بل پڑھا ہی نہیں تھا۔

جناب سپیکر! میں موٹی موٹی باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آج کا دن میرا حق ہے کہ میں اس پر بات کروں۔ ریکارڈ یہاں سے ٹوٹ چکے ہیں کہ میاں محمد اسلم اقبال اور میاں محمود الرشید تین گھنٹے سے کم ترمیم پر بحث نہیں کرتے تھے اور تین تین گھنٹے بحث کرتے تھے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میں واضح کر دوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو تین گھنٹے نہیں لگیں گے کہ آپ مختصر تجاویز دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں مختصر کرتا ہوں اور پندرہ منٹ کے اندر اندر میں اس کا نچوڑ آپ کے سامنے پیش کر دوں گا۔ اس بل کے متعلق ترامیم ادھر ہیں اور پہلی بات یہ ہے کہ یہ بل آپ کے Constitution کے آرٹیکل 4 کی سنگین خلاف ورزی ہے، یہ آپ کے آئین کے repugnant ہے جس میں چادر اور چار دیواری کو توڑ کر ایک انسپکٹر کو allow کر رہے ہیں کہ وہ ہمارے گھر میں جائے گا اور ہمارے گھر جا کر ہماری نوکرانیاں چیک کرے گا، وہ ہمارے ملازم چیک کرے گا۔ وہ یہ بھی چیک کرے گا کہ ہم نے اپنے ملازموں کو کیسا کمرہ دیا ہوا ہے، اس کی bedding ہم نے کیسی کی ہے، اسے کس ماحول میں رکھا ہے اور ہم نے اسے اپنے ماحول میں رکھا ہے کہ نہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بھی چیک کرے گا کہ آپ نے پکایا کیا ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! قانون کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ قانون وہ بننا چاہئے جو masses کو اور general public کو acceptable ہو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں گارنٹی کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ سارے بیٹھے ہوئے ممبران اس بل کے contents کو نہیں جانتے کیونکہ 70 فیصد ہم گاؤں کے اور "پینڈو لوگ" بیٹھے ہیں۔ ہمارے جو ملازم لوگ ہوتے ہیں ان میں کئی ایسے بے چارے ہوتے ہیں جن کا سارا سارا "ٹبر" ہی ادھر کھاتا ہے اور ان کے گھروں میں کھاتا ہے اور ادھر ہی جا کر یہ حساب کتاب اور یہ documentation جو required ہے، یہ کم از کم ادھر لاہور یا شہروں کی بیبیاں بھی چونکہ پڑھی لکھی ہیں تو وہ کر سکتی ہیں لیکن میری تو کم از کم بیوی یہ حساب کتاب نہیں رکھ سکتی۔ (قہقہے)

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ اس بل کے بعد آپ 1997 والے بل کو بھی بھول جائیں گے کیونکہ اس بل کے جو contents ہیں وہ پڑھ لیں اور غور کر لیں۔ چلیں ہمیں تو اس بل سے دور رکھا گیا کہ ہم اس بل کے لئے بنائی گئی کمیٹی میں نہیں آنے دیا گیا کیونکہ جو کمیٹی آپ نے یہاں توڑ پھوڑ کی انکوائری کے لئے بنائی تھی تو اس توڑ پھوڑ والی کمیٹی کو یہ بل دے دیا گیا اور یہ بل پاس ہو کر اس ہاؤس میں آ گیا ہے تو میں یہ گارنٹی کے ساتھ کہتا ہوں کہ due diligence اس بل پر ہوئی نہیں ہے۔ یہ سمیع اللہ صاحب بیٹھے ہیں اور سارے پڑھے لکھے ممبران بیٹھے ہیں تو میری گزارش ہے کہ تمام ممبران ایک بار اس بل کو پڑھ لیں اور اس بل کو تھوڑا سا pending کر دیں۔ پہلے اس بل کو پڑھ لیں اور اگر اس کے بعد آپ چاہتے ہیں تو کوئی بات نہیں پھر ہم بھی گزارہ کر لیں گے اور documentation کرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کا مطلب یہ ہے کہ اس بل سے گھر گھر لڑائی ہو جائے گی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جی، ہر گھر میں لڑائی ہو گی اور گھر گھر لڑائی ہو گی کیونکہ یہ بل اس قابل نہیں ہے کہ اس کو پاس کرایا جائے۔

جناب سپیکر! میری یہ استدعا ہے کہ اگر اس بل کو سارے ممبران پڑھ لیں ہمارے نہیں بلکہ حکومتی بنچز کے ممبران بھی ایک دفعہ پڑھ لیں اور خواتین ممبران کو بھی بل کی ایک ایک کاپی دیں تاکہ یہ پڑھ لیں اور اگر اس کے بعد انہیں acceptable ہے تو چلیں، میری بیوی ان پڑھ ہے تو میں خود ہی documentation کرتا رہوں گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اور کوئی بات کرے گا؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری پہلی گزارش تو یہ ہے کہ یہ بڑا serious topic ہے اور principally میں اس subject کے ساتھ ہوں۔ Principally میں سمجھتی ہوں کہ اس بل کو بالکل آنا چاہئے لیکن اس میں بہت سارے معاملات ایسے ہیں جو غور طلب ہیں۔

جناب سپیکر! بہت سارے ایسے معاملات ہیں جن پر discussion ہونی چاہئے اس لئے میں گزارش کرتی ہوں کہ haste کے اندر کوئی ایک ایسا کام نہ کر دیا جائے۔ واقعی اس بل کے بعد گلی گلی میں لڑائی ہو گی اور گلی گلی میں فساد ہو گا اور دونوں طرف سے misuse ہو گا لیکن domestic workers کے لئے بل آنا وقت کی اہم ضرورت ہے اسے آنا چاہئے مگر میری وزیر قانون سے گزارش ہو گی کہ اگر ہم ایک unanimously Bill لے آئیں اور اگر ہم سب مل بیٹھ کر ایک consensus والا بل لے کر آئیں۔ اس پر urban اور rural کی بڑی clear divide ہے۔ ہم جو urban areas کے لوگ ہیں وہ اس بل کو اور طرح دیکھ رہے ہیں اور جو rural areas کے لوگ وہاں پر اس کی implications بھی اور طرح کی ہیں اور اس کے معاملات بھی اور طرح کے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ نوکر کہاں سے آئے گا جو written میں termination بھی لکھ کر دے گا جو contract بھی کرے گا اور جس کی عمر بھی پندرہ سال ہو گی تو یہ ممکن نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آپ سے میری گزارش ہے کہ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں تو اگر آپ اس بل کے متعلق تھوڑا سا بڑوں والا کردار ادا کریں اور مہربانی کر کے اس بل کو pending کرا دیں تو ہم کچھ لوگ جناب محمد بشارت راجا کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور consensus کے ساتھ ایک اچھا بل لایا جائے جس میں پنجاب کے لوگوں کی help ہو سکے نہ کہ معاملات کے اندر فساد کرایا جائے۔

جناب سپیکر! Urban centres میں یہ بل implement بھی ہو گا تو میں چیلنج کر رہی ہوں کہ یہ بل rural centres میں implement ہی نہیں ہو سکتا، یہ ممکن نہیں ہے اور جو چیزیں جس طرح سے اس کے اندر ڈالی گئی ہیں اسسٹنٹ کمشنر کے پاس اتنا ٹائم کہاں ہے کہ وہ ایک محلے کے اندر اتنی ساری گلیاں ہیں اُس کے ہر گھر کے اندر جو نوکر رکھا جائے گا اُس کو وہ دیکھے گا یہ

ممکن نہیں ہے اس لئے میری آپ سے گزارش ہے as a custodian کہ جناب محمد بشارت راجا کو اگر آپ کہیں گے تو شاید وہ سن لیں۔ Domestic workers کا بل ہمیں لانا چاہئے لیکن ایسے نہیں جیسے آپ لا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ وزیر قانون! ایک چیز جو مجھے خدشہ لگ رہا ہے وہ یہ ہے کہ پہلے ہی بے روزگاری بہت ہے تو اس بل کی وجہ سے ایک disadvantage ہی نہ کہیں آ جائے کہ لوگ نوکر ہی نہیں رکھیں گے کہ کل کو ہم پکڑے جائیں گے اور کوئی مخالف ہی شکایت کر دے گا اور یہ ضرور آنا چاہئے کہ اُس کا safeguard ہونا چاہئے لیکن آپ کو پتا ہے کہ 67 فیصد آپ کی rural آبادی ہے وہاں کا ماحول اور ہے اور urban کا ماحول اور ہے۔ ہر گلی محلہ میں اگر آپ اس کا اختیار کسی انسپکٹر کو دیتے ہیں۔

وزیر قانون! آپ کو یاد ہو گا کہ ہمارے دور میں ہم نے انسپکٹروں کا رول خود اس لئے ختم کیا تھا کہ یہ فیکٹریوں میں گھس جاتے تھے اور پھر جو فیکٹری مالکان تھے اُن سے بیٹھ کر طے کرتے تھے اور حکومت کو کوئی ریونیو نہیں آتا تھا ہم نے ایک ایسا کام کیا تھا کہ ہم نے across the board سارے چیمبرز کے ساتھ ایک یہ قانون بنا دیا تھا کہ انسپکٹر کا رول ختم ہے across the board آپ اتنا پیسا جمع کروائیں گے اور اُس کے بعد آپ کا تین گنا ریونیو بڑھا تھا آپ کو یاد ہے؟ وہ بل آج بھی موجود ہے اس میں کوئی کام جناب محمد بشارت راجا ہم haste میں نہ کریں۔ اس میں آپ پلیز یہ دیکھیں کہ rural کا معاملہ اور ہے urban کا معاملہ اور ہے۔

آپ ماشاءاللہ rural بھی ہیں اور urban بھی ہیں اور ہم سب ہی ہیں کسی نہ کسی طریقے سے۔ یہ کریڈٹ ضرور آنا چاہئے کہ اُن بچوں کا جو کام کرتے ہیں اُن کی بھی safeguard ہونی چاہئے اس میں کوئی doubt نہیں ہے لیکن اُس کو کیسے کرنا ہے، اُس کا کیا طریقہ ہو گا یہ haste میں کوئی چیز نہ کریں۔ جی، وزیر قانون!

جناب محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! میں صرف ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی! آپ بیٹھ جائیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آپ کے observationsبالکل درست ہیں لیکن یہ ایک ایسا معاملہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے بھی جس طرح ابھی محترمہ فرما رہی تھیں اور آپ بھی فرما رہے تھے اس بات کی ضرورت ہے کہ domestic workersجو ہیں، جو بچے گھروں میں کام کرتے ہیں یا کوئی بھی ملازم جو گھروں میں کام کرتے ہیں ہمیں اُن کے rightsکا بھی خیال رکھنا ہے اور یہ معاملہ 2015 سے چل رہا تھا اور International conventionsمیں پاکستان کی commitment بھی ہے کہ ہم نے اس پر قانون سازی کرنی ہے۔

جناب سپیکر! اب میں ایک جو یہاں پر غلط فہمی آرہی ہے اُس پر عرض کرتا ہوں کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ compulsory registrationنہیں ہے یہ voluntarily registrationہے اگر کوئی voluntarilyاپنے آپ کو آکر رجسٹرڈ کرواتا ہے تو اُس کے rightsکو look afterکیا جائے گا۔

جناب سپیکر! نمبر دو بات یہ ہے کوئی انسپکٹر کسی کے گھر میں گھس جائے گا اس طرح نہیں ہے جس طرح آپ نے فرمایا کہ باقاعدہ یونین کونسل کی سطح پر ہماری Dispute Resolution Committeeبنی ہیں اور وہ Dispute Resolution Committeeدونوں فریقین کو سننے کے بعد اگر فیصلہ کرے گی کہ اس میں ان قوانین کی دخل اندازی کی ضرورت ہے تو اُس صورت میں ہوگا ویسے نہیں ہے کہ کوئی درخواست دے گا اور اُس کے گھر میں پولیس یا لیبر کے جو انسپکٹرز ہیں وہ گھس جائیں گے اس طرح کی بات نہیں ہے باقاعدہ Dispute Resolution Committeesہیں وہ فیصلہ کریں گی تو تب جا کر ان کی involvementہوگی اس لئے میں سمجھتا ہوں اس بل میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس میں یہ کہا جائے کہ اس بل کے کوئی منفی اثرات ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ آف پنجاب اور گورنمنٹ آف پاکستان کی یہ International commitmentہے اور پھر سب سے ضروری بات یہ ہے کہ یہ بچوں کے مستقبل کا سوال ہے۔ جن بچوں پر گھروں میں تشدد ہوتا ہے، اُن کو گھروں میں تنخواہیں نہیں دی جاتیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ چاہے یہ rural areas ہوں یا urban areas ہوں آئے دن آپ اخبارات میں دیکھتے ہیں کہ domestic violence کے جو کیسز ہوتے ہیں بچوں کے ساتھ زیادتیاں ہوتیں ہیں یہ صرف اُس کو safeguard کرنے کے لئے کیا جارہا ہے اور اگر اس کے علاوہ میں پھر ایک بار اس بات کو دھرانا چاہتا ہوں کہ بار بار ہمارے سمجھانے کے باوجود اپوزیشن کا یہی استدلال ہے کیا ایک مثال اس ہاؤس میں ایسی دے سکتے ہیں کہ سٹینڈنگ کمیٹی سے ہٹ کر کوئی ایسا فورم بنایا گیا ہو جس میں پورے ہاؤس کو involve کر دیا ہو اس طرح نہیں ہوتا ایک procedure ہے procedure کے تحت ہم نے چلنا ہے۔ یہ جناب مظفر علی شیخ ہمارے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں یہ کمیٹی کے ممبر تھے ایک طریق کار ہوتا ہے اس ہاؤس کو چلانے کا جو طریقہ ہے وہ اسی طرح کمیٹیز کی functioning کا بھی ایک طریق کار ہے ہے اُس طریق کار کے مطابق ہم اُس کو کمیٹی سے approve کروا کر لائے ہیں تو بار بار یہ کہنا کہ اس کو واپس بھیج دیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! آپ کی وہ بات بالکل ٹھیک ہے۔

جناب محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! میں اس پر صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! وزیر قانون نے بڑی اچھی بات کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے آپ نے ماشاء اللہ بڑی اچھی گفتگو کی ہے اس پر سر انہوں نے انگلش میں پڑھا ہے میں اس کو اردو میں بھی پڑھ دیتا ہوں کوئی گھر معائنہ کے تابع نہ ہو گا ماسوائے شکایت کی وصولی یا تصفیہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں آپ mover بھی نہیں ہیں وہ مجھے پتا ہے آپ بیٹھ جائیں۔ دیکھیں بات سنیں ایک چیز آپ لاء رہے ہیں اگر اس میں کچھ اور input آتی ہے تو اس میں کیا ہرج ہے؟ اپوزیشن کی input آنے دیں اور اُس میں اگر input آتی ہے تو آپ کے بل کو اُس کا فائدہ ہے۔

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزبِ اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں اس بات کو بڑے غور سے دونوں اطراف سے سن رہا تھا اور وزیر قانون کی بات اُس حد تک ٹھیک ہے کہ اس کی spirt بالکل ٹھیک ہے domestic workers کے ساتھ استحصال بھی ہوتا ہے اور ہر طرح کی زیادتی بھی کی جاتی ہیں اور مثالیں ہم ہر روز اخبار میں پڑھتے ہیں لیکن آپ نے بھی کہا اور میں بھی سمجھتا ہوں کہ وہ انگریزی میں کہتے ہیں there are many slips between the cup and the lips والی بات ہے کہ لاء پاس ہو جاتا ہے اُس کی پائیداری، اُس کی دوراندیشی اور practicality کو ہمیں دیکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر! آپ بھی جانتے ہیں ہم سب جانتے ہیں حکومتی سائیڈ پر بیٹھے معزز ممبران بھی جانتے ہیں کہ ہمارے گھر کی جو ملازمہ ہوتی ہیں اُس کے ساتھ کوئی بچی بھی آجاتی ہے وہ بے چاری اس لئے آجاتی ہے کہ چلو میں نوکری کروں گی یہ بھی ساتھ کھا پی لے گی اس کی صحت اچھی ہو جائے گی یہ ہم سب جانتے ہیں تو گزارش صرف یہ ہے کہ آپ اس کو بے شک time bound کر لیں input آجائے، اس کی nitty-gritties کو دیکھ لیں۔ اس میں کئی lacunas موجود ہیں اور یقیناً آج کے بعد اگر کوئی گھر میں جا کر inspection ہو گی تو یہ اس چیز کو discourage کرے گا جو کوئی ترس کھا کر یا رحم دلی کا ثبوت دے کر کسی کو اپنے گھر میں بے چاری جو یتیم بچی ہے اُس کو رکھ بھی لیتے ہیں وہ کہیں گے اس کو باہر لے جاؤ اب کل کو انسپکٹر آئے گا ہماری سبکی ہو گی ہمیں قانون کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں وزیر قانون ایک کمیٹی بنا دیں اور اُس کو بے شک time bound کر دیں اور بالکل domestic workers کا issue جو ہے وہ ہم سب کے دل کی آواز ہے اُس پر بھرپور طریقے سے ہم آپ کا ساتھ دیں گے لیکن اس کی جو nitty-gritties کو آپ resolve کر لیں اور ایک کمیٹی بن جائے اُس پر input آجائے اور اُس کو بیٹھ کر ہم دیکھ لیں۔ شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ جب ہم نے پچھلے دور میں وومن پروٹیکشن بل پاس کیا تھا تب بھی یہ ہوا تھا اُس بل پر reservations تھیں، وہ بل اُس وقت سٹینڈنگ کمیٹی سے ہو کر آیا تھا لیکن پھر بھی reservations تھیں اُس کو pending کر دیا گیا اُس کے بعد پورے ہاؤس کو کمیٹی کے اندر invite کیا گیا جو بل بنانے والے تھے جو movers تھے گورنمنٹ کا بل تھا لیکن ہر ایک کو for each and every person was invited وہ کمیٹی میں گئے۔ ہم نے مختلف جو اور stakeholders ہیں بار کا جو نمائندہ ہے اُس سے input لی، جو سوشل سروسز کام کر رہے ہیں سوشل سیکٹر کے لوگ ہیں، این جی اوز کے لوگ آئے ہم نے اُن کی بھی رائے لی اور رائے لینے کے بعد ایک consensus bill تیار کیا۔

جناب سپیکر! میری صرف گزارش یہ ہے یہ کیوں ضروری ہے کہ ہمیں آج ہی یہ بل پاس کرنا ہے؟ اگر ہم یہ بل پرسوں پاس کرلیں، اگر ہم کل بیٹھ جائیں، میں نے اس بل میں ایک ترمیم دی تھی جو شاید آپ کے چیمبر میں kill کر دی گئی ہے۔ یہ بڑا important point ہے کہ آپ نے جو ملازم کی definition رکھی ہے تو ہمارے ہاں یہاں کئی طرح کے ملازم ہیں ایک تو وہ ملازم ہیں جو سارا دن گھر ٹھہرتے ہیں اور اس کے علاوہ وہ ملازم بھی ہیں جو hourly آتے ہیں جو مائی دو یا تین گھنٹے کے لئے آتی ہے اور کام کرتی ہے۔ اس بل کے اندر hourly کام کرنے والی عورت، بچی یا بچے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے اور میں نے differentiate کرکے وہ ترمیم بھیجی تھی کہ اس کو بھی دو حصوں میں تقسیم کر لیا جائے جو گھر میں رہنے والا ملازم ہے اس کے لئے یہ رولز بنا دیئے جائیں اور جو hourly کام کرتا ہے، آپ نے کہا کہ کم سے کم مزدور والی تنخواہ اس کو دینی چاہئے تو میرا سوال یہ ہے کہ جو hourly کام کرتی ہے یہ کیوں ہو کہ لاہور میں تین ہزار روپے فی گھنٹہ ملے اور وہ کامونکی یا کسی گاؤں کے اندر کام کرتی ہے تو اس کو ایک ہزار روپے فی گھنٹہ ملے۔ وہ ترمیم سیکرٹریٹ میں kill کر دی گئیں اس لئے میری گزارش ہے کہ کچھ تھوڑی بہت عقل کی بات یا ہمارے experience سے صوبہ پنجاب کے لوگوں کو فائدہ دیا جا سکتا ہے تو وہ adopt کر لینا چاہئے اور یہ بل پرسوں پاس ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! یہ تین چار بہت اہم چیزیں ہیں ہمیں age پر بہت بڑا اعتراض ہے اور وہ جناب خلیل طاہر سندھو بتائیں گے کہ ہمیں age پر بھی بہت بڑا اعتراض ہے۔ ممکن نہیں ہے کہ یہ ایسے پاس ہو جائے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ

بھوک چہرے پے لئے چاند سے پیارے بچے
بیچتے پھرتے ہیں گلیوں میں غبارے بچے
اور ان فضاؤں سے تو بارود کی بو آتی ہے
ان فضاؤں میں مر جائیں گے میرے سارے بچے
یہ ضروری ہے کہ انہیں کل کی ضمانت دی جائے
ورنہ سڑکوں پر نکل آئیں گے یہ سارے بچے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ کا بھی اس میں بہت contribution تھا جو آئین کا آرٹیکل 25A سے insert ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون کو چیلنج کرتا ہوں، میری بائیس سال کی پریکٹس ہے اور ان کی 44 یا 46 سال کی پریکٹس ہو گی۔ یہ against the constitution ہے 25-A کیا کہتا ہے:

"The state shall provide free and compulsory education to all children of the age of five to sixteen years in such manner as may be determined by law."

جناب سپیکر! ILO اس کو prohibit کرتا ہے we are the signatory of all these covenants and conventions. وہ ILO کے آرٹیکل کی کلاز 19 ہے وہ prohibit کرتا ہے اور جو Cr.PC ہے. Conventions on the Rights of the Child اس کے بھی ہم signatory ہیں وہ بھی اس کو prohibit کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان کے پورے لاء ڈیپارٹمنٹ کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اس پر ہم سے بات کرلے کہ جس میں پندرہ سال کی بات کر رہے ہیں جس طرح جناب محمد بشارت راجا نے فرمایا کہ یہ کوئی mandatory conduct نہیں ہے۔ یہ mandatory conduct ہو گا، یہاں پر

بہت سارے امیر لوگ بیٹھے ہیں ہم تو بڑےvery ordinary persons(VOP) ہیں لیکن بات یہ ہے کہ آج جتنے بچے لوگوں کے گھروں میں زندہ گئے ہیں وہ مرے ہوئے واپس آئے ہیں۔ سوائے ایک طیبہ تشدد کیس جس میں سپریم کورٹ نےSuo-moto noticeلیااور اس میں سزا ہوئی۔باقی 1947 سے لے کر آج تک کسی کیس میں سزا نہیں ہوئی۔ یہ بل ایک کلاس پیدا کرے گا، یہ تفریق پیدا کرے گااور یہdiscriminationپیدا کرے گا۔

جناب سپیکر!میں آپ کا بہت معترف ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا،

In the light of these circumstances, in light of the 25A of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, in the light of the ILO, in the light of the Cr.PC and other relevant conventions.

جناب سپیکر!میری صرف آخری گزارش یہ ہے کہ اس بل کوpending کریں اور اس پر دوبارہ غور کریں۔ اس میں کچھ بھی نہیں ہوگا آپ یہ نیک نامی لیں لیکن یہ جو پندرہ سال کیage ہے یہ بذات خودquestionable ہے۔

جناب سپیکر!اب میں آخر میں جناب محمد بشارت راجا کی خدمت میں صرف ایک بات پیش کرنا چاہتا ہوں،اگر جناب محمد بشارت راجا سن رہے ہیں ،اگر وزیر قانون سنیں تو میں آپ کے توسط سے اس بل کے حوالے سے صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں:

کس کس کی زبان روکنے جاؤں تیری خاطر
کس کس کی تباہی میں تیرا ہاتھ نہیں ہے
بہت شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد!آپ صرف ایک منٹ بیٹھ جائیں۔ دیکھیں!دو بڑی valid suggestionsآئی ہیں، ایک لیڈر آف دی اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے اور دوسری محترمہ عظمٰی زاہد بخاری کی طرف سے آئی ہے۔ جناب خلیل طاہر سندھو!آپ نے جو بات کی ہے وہ تو جب ہماری گورنمنٹ بنی تھی تو ہم نےcompulsory educationمیٹرک تک فری کر دی تھی اس کے لئے کتابیں بھی فری کر دی تھیں، ہم بچوں کوencourageکرتے تھے کہ وہ سکول آئیں اور

پھر جنوبی پنجاب میں سکالرشپ بھی شروع کی۔ہم نے پنجاب میں64ہزار سکولوں میں سے کسی ایک سکول کو بھی بند نہیں کیا بلکہ ہم نے ان کوimprove کیا اور چلانے کی کوشش کی۔

جناب سپیکر!unfortunately آپ کے دور میں10ہزار سکول بند ہوئے اور یہ کوئی point scoring نہیں ہو رہی۔دیکھیں!بات سنیں کہ آپ کی طرف سے اچھی تجاویز آ رہی ہیں اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔آپ نے بھی صحیح بات کی ہے اور لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی صحیح بات کی ہے۔جناب محمد بشارت راجا!اس میں دیکھنے والی کافی چیزیں ہیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!میں صرف دو منٹ کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!گزارش یہ ہے کہ ہم اس وقت جو بھی بحث کر رہے ہیں،حقیقت یہ ہے کہ اپوزیشن کے کسی ایک ممبر نے بھی اس کو پڑھا نہیں ہے صرف عجلت میں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی،ان کی بھی بات سن لیں۔دیکھیں!آپ کی ساری بات سنی ہے اب ان کی بات بھی سن تو لیں۔جی،وزیر قانون!بات کریں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!یہاں سے ہمارے ایک معزز ممبر نےpoint out کیا اور انہوں نےclarification چاہی،انہوں نے سیکشن36میں clarification چاہی ہے تو بچوں اور گھریلو ملازمین کے حقوق کے تحفظ میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے اور سارے لوگ اس پر متفق ہیں۔یہاں پر ایک طریق کار ہے۔

جناب سپیکر!یہاں سیکشن36میں جو لکھا ہوا ہے اس پر میرے بھائی نے بات کی تو میں نے ان کو بھی مطمئن کیا اور میں نے پہلے بھی آپ کی خدمت میں گزارش کی کہ جب تک Dispute Resolution Committee نہیں کہے گی تو اس وقت تک انسپکٹر گھر میں نہیں جائے گا۔

جناب سپیکر!اب میں ان کے پڑھنے کی بات کر رہا ہوں کہ انہوں نےNo, No تو کر دیا، کیونکہ اب اس معاملے کوresolve کرنے کی بات ہو رہی ہے تو میں عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ سیکشن 36میں ان کی ترمیم پڑھیں تو کیا انہوں نےDispute Resolution Committee کوsupport کیا ہے؟

جناب سپیکر!ہم نے لکھا ہے کہ جب تکDispute Resolution Committee نہیں کہے گی تو کوئی گھر میں نہیں جائے گا، یہ کہتے ہیں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے اورDispute Resolution Committeeمیں درخواست آئے اور انسپکٹر گھر میں گھس جائے۔ یہ ان کی ترمیم ہے اور میں اس کی بات کر رہا ہوں۔ انہوں نے بل پڑھا نہیں ہے لیکن اعتراض پر اعتراض کئے جا رہے ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ ذرا بیٹھ جائیں، ان کی بات سننے دیں۔ آپ تھوڑا صبر کریں اور ان کی بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!آپ سیکشن 36ذرا پڑھ لیں کہ انہوں نےDispute Resolution Committee کوomit کروایا ہے یا نہیں؟ یہ ان سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا!دیکھیں،اس میں محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ایکpoint بڑا valid تھا کہ کئی ایسی خواتین ہیں جو کافی غریب ہیں وہ صرف دو گھنٹے کے لئے ایک گھر میں کام کرتی ہیں، پھر دو گھنٹے دوسرے گھر میں کام کیا اور پھر دو گھنٹے کسی اور گھر میں کام کیا۔ وہ غربت کی وجہ سے کام کرتی ہیں لیکن جس گھر میں دو گھنٹے کام کرتی ہیں وہ بھی اتنے امیر نہیں ہوتے کہ ان کے پاس بہت زیادہ پیسے ہوں اور وہ ان کو بہت زیادہpay کرتے ہیں۔ جناب محمد بشارت راجا!اب اس حوالے سے اس طرح کی جو چیزیں ہیں اس میں اس بارے میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!اس بل میںcovered ہیں۔

جناب سپیکر: کیسے اور کیاcovered ہیں؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ ٹھہر جائیں۔ آپ کی بات ہو رہی ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس میں سیکشن 16 ہے Recommendation of Minimum Wages for Domestic Workers یہ میں سارا پڑھ دیتا ہوں۔

(1) The Board shall, upon a reference made to it by the Government, recommend to it, after such enquiry as the Board thinks fit, the minimum rates of wages for domestic workers employed in households.

(2) In its recommendations under sub-section(1), the Board shall indicate, whether the minimum rates of wages should be adopted uniformly throughout the Province or with such local variations for such localities as are specified therein.

(3) In pursuance of a direction under sub-section (1), the Board may recommend minimum rates of wages for all classes of domestic workers in any category or capacity and, in such recommendation, may specify-

(a) the minimum rates of wages for-

(i) time work;

(ii) piece work;

(iii) on call work;

(iv) over time work; and

(v) work on the weekly day or rest and for paid holidays;

جو آپ فرما رہے ہیں کہ جو دو گھنٹے کام کرنے والا ہے اس کا علیحدہ ہے اور جو تین گھنٹے کام کرنے والا ہے اس کا علیحدہ ہے یہ ساری چیزیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! بات یہ ہے کہ آپ اس کی عملی شکل دیکھیں۔ آپ صوبے کی آبادی دیکھیں، آپ محلے اور گلیاں دیکھیں، پہلے وہ Dispute Resolution Committee میں جائے گا اور پھر وہ آپ کے گھروں کے فیصلے کریں گے، آپ ایک اچھا کام کرنے جا رہے ہیں لیکن اس کی implementation میں جو خدشات ہیں اور ڈر ہے اس ڈر کو cover نہیں کیا گیا۔ ڈر یہ ہے کہ خدانخواستہ آپ کا ایک اچھا کام بہت خراب ہو جائے گا، ہم نے اسے روکنا ہے اور اسے روکنے کے لئے میری تجویز ہے کہ haste کی بجائے اس کی ایک ایک چیز دیکھنے کی ضرورت ہے چونکہ اس میں بہت ساری چیزیں ہیں۔ آپ کو اس کا credit تب ملے گا جب یہ on ground place ہونے کے بعد کچھ رزلٹ دے گا۔ وزیر قانون! ایک سیکنڈ میری بات سنیں! مجھے doubt ہے اور میں اپنے تجربے کی بات کر رہا ہوں، آپ کو پتا ہے کہ جب میں نے ریسکیو 1122 بنائی تھی اس وقت میں نے اس طرح نہیں کیا تھا بلکہ میں نے لاہور کو چنا اور تین ماڈل بنائے اور اس پر مجھے چھ ماہ لگے ہم ایک ایک چیز میں غلطیاں پکڑتے تھے پھر انہیں ٹھیک کرتے تھے، پھر غلطیاں پکڑتے تھے پھر انہیں ٹھیک کرتے تھے اور انہیں دیکھتے تھے۔ وزیر قانون! آپ کو پتا ہے، چودھری ظہیر الدین کو پتا ہے، سب کو پتا ہے، کرنل صاحب کو بھی پتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں آپ کے حکم کی تعمیل میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میری بات سن لیں! میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا اچھا نام اور اچھا credit کہیں الٹ نہ پڑ جائے کیونکہ یہ چھوٹا کام نہیں ہے اسے easy نہ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تعمیل میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ بے شک اس کی reading pending کر لیں اور اسی ہاؤس میں اس پر مزید دو گھنٹے بحث کے لئے ٹائم مقرر کر لیں اور اس کے بعد اسے take up کر لیں گے۔ آپ اس پر دو گھنٹے یا تین گھنٹے بحث کرا لیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! میری یہ رائے ہے کہ ہمیں کوئی انا کا issue نہیں ہے بلکہ ہمیں کامیابی کا issue ہے۔ ہم نے اپنی انا ایک طرف رکھ کر کامیابی کی طرف جانا ہے۔ اگر ان کی طرف سے اچھی چیزیں آتی ہیں تو یہ ہمارا فائدہ کر رہے ہیں، آپ کا فائدہ کر رہے ہیں، گورنمنٹ کا فائدہ کر رہے ہیں، لیبر ڈیپارٹمنٹ کا فائدہ ہو رہا ہے، لیبر منسٹر کا فائدہ ہو رہا ہے جس سیکرٹری نے بنایا ہے اس کا فائدہ ہو رہا ہے لیکن مجھے اپنے تجربے کی بنیاد پر جو smell آ رہی ہے اس کے مطابق اگر یہ بل اس طرح جائے گا تو اس کی implementation میں بربادی ہو سکتی ہے کیونکہ یہ misuse of power ہو گا اور آپ کو پتا بھی نہیں چلے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے یہی عرض کیا ہے کہ آپ حکم دیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! آپ اس میں کوئی جلدی نہ کریں۔ میری گزارش ہو گی کہ اسے pending کر کے اس پر اپوزیشن سے ممبر لیں، اپنے بندے لیں اور ایکسپرٹ بھی لیں، باہر سے بھی ایکسپرٹ لیں، پبلک سے لیں اور اسے تھوڑا پبلک بھی کریں۔ اس پر پبلک سے تھوڑی سی debate آنے دیں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہم اس میں اپنا نقصان کیوں کر رہے ہیں؟ یہ اتنا اچھا کام ہے میرا دل ہے کہ آپ کو یہ credit ملے لیکن اس طرح ہمارا credit نہیں بنتا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! صرف ایک منٹ کی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے ایوان میں قانون سازی کے حوالے سے اپنی input دی اور اپوزیشن کو بھی ساتھ لے کر چلے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ آج مجھے اس حوالے سے خوشی ہوئی کہ آپ نے Custodian of the House بن کر دونوں طرف کی رائے کو لے کر بیان کیا اور حکومتی بنچز سے کہا کہ آپ نے اس پر مزید غور و فکر کرنا ہے۔ جب میں پانچ سال پیچھے جاتا ہوں۔۔۔

معزز ممبران حزب اختلاف: نہیں۔

جناب سپیکر: آپ بات تو سن لیں۔ آپ بات سن بھی لیا کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): ذرا حوصلہ رکھیں۔ ملک محمد احمد خان! آپ ذرا میری طرف دیکھیں تسیں سمجھ گئے او کہ میں کی کہنا چاہندا آں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ یقین مانیں کسی کی جرأت نہیں ہوتی تھی کہ وہ اس Chair پر بیٹھ کر کوئی بات کر سکے۔ صرف ادھر ایک انسان بیٹھا ہوتا تھا اور اس کے اشاروں کی طرف دیکھا جاتا تھا اور وہ انسان اشاروں پر سپیکر کو نچواتا تھا۔

جناب سپیکر! یہ پہلی بار ہے، ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم آج ہاؤس میں قانون پاس کریں گے، ہمارے پاس عددی اکثریت موجود ہے اور ہم پاس کر سکتے ہیں لیکن ہم نہیں کر رہے۔ ہم آپ کی رائے کا احترام کریں گے، ہم آپ کی رائے کو ساتھ لے کر چلیں گے اور اپوزیشن کی رائے کو بھی ساتھ لے کر چلیں گے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال! آپ کا شکریہ۔ یہی فرق ہے اور آپ عمل سے ثابت کر رہے ہیں کہ فرق ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ہمارے سابق سپیکر صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! مجھے اپنے عزیز کی بات سن کر بہت افسوس ہوا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے میں نے اس Chair پر بیٹھ کر کبھی بھی بد دیانتی کی بات نہیں کی بلکہ آپ کی بات سن کر اس کے بعد اس پر کوئی عمل کیا جاتا تھا۔ مجھے ان کی بات پر افسوس ہے جس طرح انہوں نے یہ بات کی ہے ان کو تو یہ بات کرتے ہوئے شرم آنی چاہئے تھی کہ میرے متعلق ایسی بات کرتے ہیں بڑا افسوس ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی نہیں، بابا جی کی بات سن لیں۔ یہ ہمارے سینئر سپیکر ہیں ان کا احترام بڑا ضروری ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں نے اپنی آنکھوں سے ممبر کی بے توقیری ہوتے ہوئے دیکھی ہے۔ میرے ساتھ بات نہ کریں اگر میں بولوں گا تو پھر بڑوں کو آگ لگے گی۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ٹھیک ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں نے یہاں پر ایم پی ایز کی بے توقیری ہوتی دیکھی ہے۔

جناب سپیکر: یہی فرق ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں نے اس ہاؤس کے اندر دیکھا کہ کیا حال کرتے رہے؟ میں نے ان کو دیکھا ہے کہ یہ کس طرح کٹھ پتلیوں کی طرح ناچتے تھے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

جناب سپیکر: ہاں یہی فرق ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جب وہ شخص ایک لفظ بولتا تو ان کے منہ سے تھوکیں نکلتی تھیں۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں! ان کے وزیر قانون نے تو دہشت پھیلائی ہوتی تھی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں مانتا ہوں کہ رانا صاحب میرے سینئر ہیں لیکن سچ سننے کا حوصلہ رکھیں۔ نہیں تو اسمبلی کی پروسیڈنگ اور ساری movies نکلوا لیں۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں! میڈیا یہاں موجود ہے وہ آپ کی اچھائیاں ان کے ساتھ خود compare کرے گا۔ وزیر قانون! کیا اب ہم اسے pending کر لیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: لیبر منسٹر صاحب بات کرنا چاہ رہے ہیں۔ متعلقہ منسٹر کی بات سن لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ایک سیکنڈ کی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے۔ آج تک اس ہاؤس میں سپیکر کا conduct زیر بحث نہیں آیا اور وہ بھی حکومتی منسٹر سے اور وہ بھی past speaker کا conduct زیر بحث آیا۔ میری استدعا ہے کہ یہ الفاظ کارروائی سے expunge ہونے چاہئیں۔

Mr Speaker! It is not permitted in the rules Speaker in Chair could not be got into question at all. This should be expunged.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس بل کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کے دور میں ڈومیسٹک ورکر پر قانون سازی کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور یہ ضرورت آج سے نہیں بلکہ یہ ضرورت کئی سالوں سے تھی۔ ہم International Labour Standard کو follow کرتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اس میں ان کی عمر 18 سال ہے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں اس پر بھی آتا ہوں۔ 2015 میں ILO کا کنونشن منعقد ہوا تھا اس کے اندر ڈومیسٹک ورکر کے حوالے سے حکومت سے کہا گیا کہ اس سلسلے میں قانون بنایا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ بات بڑے دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ تین سال کے اندر اس پر ایک بھی میٹنگ نہیں ہوئی ہوگی۔

جناب سپیکر! ہمارے قائد حزب اختلاف اور محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے بھی یہاں پر بات کی ہے۔ حزب اختلاف کے معزز ممبران کی طرف سے اب تک جو تحفظات ہمارے سامنے آئے ہیں ان تمام کا حل اس قانون کے اندر موجود ہے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون نے یہاں دعوے کے ساتھ کہا ہے کہ آپ لوگوں نے یقیناً اس بل کو نہیں پڑھا ہو گا تو میں بھی یہی کہوں گا کہ آپ لوگوں نے اس بل کو نہیں پڑھا ہو گا لیکن جناب سپیکر کی طرف سے ہمیں اس بارے میں جو حکم ملے گا ہم اس پر عملدرآمد کریں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ موجودہ حزب اختلاف جو کہ پچھلے تین سالوں میں حکومت میں تھی انہوں نے اس بل کے حوالے سے ایک بھی دن کام نہیں کیا۔ مجھے خدشات ہیں کہ اس بل کی منظوری میں تاخیر ہونے کی وجہ سے ہمارے گھروں میں کام کرنے والے ملازمین کے حقوق کو پھر سے پامال نہ کیا جائے۔ اٹھارہ سال سے زیادہ عمر کے لوگوں کے بارے میں بھی ILO کا convention موجود ہے جس کی کاپی میرے پاس موجود ہے اس بارے میں ہم debate کر لیں گے۔

جناب سپیکر! میں اپنے تمام معزز ممبران سے یہ عرض کروں گا کہ اس بل پر ہم نے دن رات محنت کی ہے۔ ہم نے گھروں میں کام کرنے والے ملازمین کے حقوق کے لئے fight کرنی ہے اور انہیں ان کے حقوق دلوانے ہیں۔ ہم نے اس معاملے کو اپنے 100 دنوں کے ایجنڈے میں بھی شامل کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس بل میں کوئی flaw رہ گیا ہو تو ہم انشاءاللہ تعالیٰ اس کو بھی دور کریں گے۔

جناب سپیکر! میری تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ اس بل کو وقت ضائع کئے بغیر فی الفور زیر بحث لا کر دوبارہ اسمبلی میں پیش کر کے منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ابھی میری وزیر قانون کے ساتھ اسی حوالے سے بات ہوئی ہے، میں نے وزیر محنت و انسانی حقوق کو بھی سُنا ہے، ہاؤس کی sense اور common sense بھی میرے سامنے ہے۔ ان سب چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اس بل کو pending کرتا ہوں۔ میری گورنمنٹ یعنی وزیر قانون سے بات ہو گئی ہے کہ اس بل میں حزب اختلاف کی طرف سے inputs آنی چاہئیں۔ ہم نے اس قانون سازی میں حزب اختلاف کو شامل کرنا ہے۔ قائد حزب اختلاف اور دوسرے معزز ممبران نے اس حوالے سے بڑی اچھی تجاویز دی ہیں۔ آپ سب ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔

جناب محمد بشارت راجا! اس بل کو ہم next Monday کو take up کریں گے۔ meanwhile آپ اس بل کو آپس میں مل بیٹھ کر پوری طرح سے discuss کریں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ قائد حزب اختلاف کو کہہ دیں کہ ان کی طرف سے جو معزز ممبران اس کمیٹی میں شامل ہوں گے ان کے نام دے دیں۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! حزب اختلاف کے جن معزز ممبران نے ہاؤس میں بات کرتے ہوئے تجاویز دی ہیں وہ اس کمیٹی میں شامل ہوں گے۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کو بھی اس کمیٹی میں شامل کر لیں۔ قائد حزب اختلاف اگر خود اس میں شامل ہونا چاہیں تو بہتر ہے اس طرح ان کی تجاویز بھی آ جائیں گی۔ ایوان کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ کا حکم سر آنکھوں پر، انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس بل کے حوالے سے حزب اختلاف کے ساتھ deliberations کر لیں گے۔ ہمارے دو bills ہیں۔ ایک "The Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018" اور دوسرا "The Punjab Domestic Workers Bill 2018" ہے اور اس بابت ہماری اپوزیشن سے بات ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس وقت قائد حزب اختلاف ایوان میں موجود ہیں۔ وہ آج ہی اپنے معزز ممبران کے نام دے دیں تاکہ بعد میں یہ نہ ہو کہ جب دوبارہ یہ بل ایوان میں منظوری کے لئے آئے تو ان کی طرف سے نامزد کمیٹی ممبران پر ان کی اپنی جماعت ہی عدم اعتماد کا اظہار کر دے۔ قائد حزب اختلاف کو اس کمیٹی کے لئے ایسے معزز ممبران نامزد کرنے چاہئیں کہ جن کے پاس اپوزیشن کی طرف سے mandate ہو، وہ آئیں، ہمارے ساتھ بیٹھیں اور ہم دونوں bills ان کی مشاورت سے final کریں گے۔

جناب سپیکر! ہماری شرط صرف یہ ہے کہ:

Committee should be with the mandate.

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! اس کمیٹی میں پیپلز پارٹی کے ممبر کو بھی شامل کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے پیپلز پارٹی کا ممبر بھی شامل کر لیں گے لیکن Committee should be with the mandate پھر یہ نہ ہو کہ یہاں پر ایک نیا پنڈورہ بکس کھل جائے۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ سوموار کو یہ دونوں bills دوبارہ لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس کمیٹی کے ممبران کی تعداد کتنی ہونی چاہئے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ اس کمیٹی میں زیادہ سے زیادہ معزز ممبران کو شامل کر لیں جو کہ manageable ہوں۔

جناب سپیکر: میری قائد حزب اختلاف سے درخواست ہے کہ وہ اس کمیٹی کے لئے اپنے معزز ممبران کے نام دے دیں۔ حزب اختلاف اور حزب اقتدار دونوں اطراف کے معزز ممبران اکٹھے بیٹھ کر ان دونوں bills کو discuss کریں اور پھر اتفاق رائے سے یہ bills لے کر آئیں۔ اس ہاؤس کی یہی کامیابی ہے۔ میں وزیر محنت و انسانی حقوق، وزیر قانون اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری تجویز سے اتفاق کیا۔ ہم ان bills پر انشاءاللہ تعالیٰ consensus پیدا کریں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ آج آپ نے واقعی بڑوں والا کردار ادا کیا ہے لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ یہاں پر کہا گیا کہ اس بل کو پڑھا نہیں گیا۔ میں نے خود چھ گھنٹے بیٹھ کر اس بل کو پڑھا ہے اور پھر اس کی ترامیم بنائی ہیں۔ اگر ہم کوئی اچھا کام کرتے ہیں تو اسے بھی یہ appreciate نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: بہت اچھی بات ہے۔ آپ نے واقعی اس بل کو پڑھا ہوگا۔ آپ تشریف رکھیں۔

Minister for Law has given notice of motion to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That requirements of sub-rule (1) and sub-rule (3) of rule 244-A of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be dispensed with under rule 234, for taking up Motions for amendments in the said Rules."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That requirements of sub-rule (1) and sub-rule (3) of rule 244-A of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 be dispensed with under rule 234, for taking up Motions for amendments in the said Rules."
>
> Now, the question is:
>
> "That motion for suspension of the rules, be carried."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, we take up the motion for leave of the Assembly. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم کی اجازت

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

The proposed amendments are as under:

1. **Amendment of Rule 79**

After rule 79, the following rule 79-A shall be inserted:

"**79-A. Production of a member in custody for a sitting of the Assembly.-** (1) The Speaker may, of his own motion or on the written request of a member in custody on the charge of a non-bailable offence, summon the member to attend a sitting or sittings of the Assembly, if the Speaker considers the presence of such member necessary.

(2) On a production order under sub-rule (1), signed by the Secretary or by any other officer authorized in this behalf, addressed to the Government or to the Authority where the member is held in the custody, the Government or such Authority shall cause the member in custody to be produced before the Sergeant-at-Arms, who shall, after the conclusion of the sitting, deliver the member into the custody of the Government or the Authority concerned."

2. **Amendment of Rule 149**

In rule 149, in sub-rule (1), for the word "ten", the word "eleven" shall be substituted.

3. **Amendment of Rule 159**

In rule 159, in sub-rule (2):

(a) for the word "three", the word "four" shall be substituted;

(b) in the proviso, for the word "four", the word "six" shall be substituted.

4. **Amendment of Rule 176**

In rule 176, in sub-rule (2), for the word "thirteen", the word "seventeen" shall be substituted.

5. Amendment of Rule 180

In rule 180, in sub-rule (2), for the word "thirteen", the word "seventeen" shall be substituted.

Now, the question is:

"That leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

قواعد میں ترامیم
(جو زیر غور لائی گئیں)

MR SPEAKER: Leave is granted. Minister for Law may move the motion for consideration of the proposed amendments.

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved and the queston is:

"That the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 one by one.

INSERTION OF RULE 79-A

MR SPEAKER: Now, the proposed amendment for the insertion of Rule 79-A in the rules is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the proposed amendment for the insertion of new Rule 79-A, do stand part of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

RULE 149

MR SPEAKER: Now, the proposed amendment in Rule 149 is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the proposed amendment in Rule 149, do stand part of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

RULE 159

MR SPEAKER: Now, the proposed amendment in Rule 159 is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the proposed amendment in Rule 159, do stand part of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

RULE 176

MR SPEAKER: Now, the proposed amendment in Rule 176 is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the proposed amendment in Rule 176, do stand part of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

RULE 180

MR SPEAKER: Now, the proposed amendment in Rule 180 is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the proposed amendment in Rule 180, do stand part of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law may move the motion for the passage of the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be passed."

(The motion was carried.)

(The Proposed Amendments are unanimously passed.)

Applause!

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں آپ کو، وزیر قانون اور اس ہاؤس کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ ہم سب سیاسی لوگ ہیں۔

جناب سپیکر: اس میں وزیر اعلیٰ کو بھی شامل کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! اگر آپ کہتے ہیں تو کر لیتے ہیں۔ وہ بھی ہاؤس کا حصہ ہیں اور اس ہاؤس کے ممبر ہیں۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ذاتی پسند ناپسند کے علاوہ آپ کی کمیٹی میں ہماری بات ہوئی اور وزیر قانون نے اس کو take up کیا۔ آج ہاؤس نے اس کو متفقہ طور پر پاس کیا ہے۔ میں دیکھ رہا تھا کہ خیبر پختونخوا میں یہ قانون exist کرتا ہے سندھ میں کرتا ہے لیکن پنجاب میں نہیں کرتا تو میں اس کو appreciate کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کو مضبوط کرنا، پارلیمنٹ کو مضبوط کرنے کے لئے اسمبلی کے قوانین ایسے ہونے چاہئیں جو باقی اسمبلیوں سے مطابقت رکھتے ہوں۔ ہم اس میں آپ کا بھرپور ساتھ دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ بھی درخواست کروں گا کہ خواجہ سلمان رفیق جو کہ اس وقت نیب کی حراست میں ہیں۔ آج مجھے کوئی عار نہیں ہے میں نے اپنی پہلی تقریر میں کہا تھا کہ ریسکیو1122 آپ نے شروع کی تھی۔ ہم نے اس کو آگے بڑھایا تھا اور آج لاکھوں کروڑوں جانیں محفوظ ہوئیں اس کا credit آپ کو جاتا ہے ہم سب کو جاتا ہے۔ ہم نے اس کو آگے دوسرے اضلاع تک بڑھایا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ دنیا چند سالوں کی ہے اور ایسے اعمال آخر میں قبر میں ساتھ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ آپ اس کا آغاز خواجہ سلمان رفیق کے پروڈکشن آرڈرز سے کریں۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج اس اسمبلی کا ایک بہترین دن ہے اور اس کا credit اگر سب سے پہلے کسی کو جاتا ہے تو وہ جناب پرویز الٰہی کو as a Speaker جاتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وہ اس لئے کہ جس دن یہاں اس rule کے متعلق میرے بھائی جناب محمد وارث شاد نے کہا کہ جناب سپیکر اس کا آرڈر کر سکتے ہیں۔ اس پر میں نے یہیں کھڑے ہو کر کہا کہ میں نے رولز آف پروسیجر کی پوری کتاب چھان ماری ہے لیکن اس میں کہیں بھی جناب سپیکر کو پروڈکشن آرڈر کی power نہیں ہے۔

جناب سپیکر! یہ credit آپ کو جاتا ہے کہ اس دن آپ نے وزیر قانون کو کہا کہ یہ وقت آتے جاتے رہتے ہیں۔ ہم یہ نہ سمجھیں کہ آج ہم حکومت میں ہیں ہمیں بڑا دل کر کے اس طرح کے رولز جو required ہیں ان کو amend کرنا چاہئے یا ان کو رولز آف پروسیجر میں شامل کیا جانا چاہئے۔ اس کے بعد جب ہم آپ سے ملے تو آپ کی یہ خواہش تھی اس لئے نہیں تھی کہ کسی ایک آدمی کے لئے یہ کیا جائے بلکہ اس ادارے اور اس صوبائی اسمبلی کے لئے چاہتے تھے کہ اس کو power ہو اور اس ہاؤس کا ممبر بدقسمتی سے یا اپنے کسی فعل سے اگر وہ گرفتار ہوتا ہے تو اس کا حق ہے کہ جب تک اس کو سزا نہیں ہو جاتی وہ اپنے حلقہ کی نمائندگی یہاں کرے۔ آپ نے اس نمائندگی کا خیال رکھتے ہوئے گورنمنٹ کو request کی۔

جناب سپیکر! میں آج اس گورنمنٹ کو بھی credit دیتا ہوں کہ انہوں نے اس میں کوئی تفریق نہیں رکھی اور کھلے دل سے اس بات کو قبول کیا اور آج اس کی legislation ہو گئی اور آج یہ رول پنجاب اسمبلی کے رولز آف پروسیجر کا حصہ بنایا گیا ہے جو باقی صوبائی اسمبلیوں اور پارلیمنٹ میں تھا اور پنجاب اسمبلی میں نہیں تھا۔ یہ credit اس گورنمنٹ کو جاتا ہے اور اس کا سہرا سپیکر پنجاب اسمبلی جناب پرویز الٰہی کو جاتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں appreciate کرتا ہوں قائد حزب اختلاف کو بھی کہ انہوں نے بھی آپ کے اس کام کو appreciate کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آپ کا جو ایک کام ریسکیو 1122 کا تھا۔ یقین کریں کہ وہ آج اس صوبہ کی ایک مثال ہے۔ پہلے لوگ ایکسیڈنٹ کے نتیجے میں سڑک پر ہی مر جاتے تھے لیکن ان کو وہاں سڑک سے اٹھانے والا کوئی نہیں ہوتا تھا اور ٹریفک ان کے پاس سے گزرتی جاتی تھی۔

جناب سپیکر! آج ایک بہترین سہولت آپ نے اور ان لوگوں نے عوام کو مہیا کی جس نے اسے شروع کیا ان کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔

جناب سپیکر! میں آج اس پورے ہاؤس کے دونوں اطراف میں بیٹھے لوگوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ کھلے دل سے اچھے کاموں میں ایک دوسرے کو سپورٹ کریں۔

جناب سپیکر! آج میں نے آپ کا ایک اور اچھا کام بل pending کرنے کی صورت میں دیکھا ہے کہ آپ نے اس ہاؤس کی sense لے لی ہے کہ اس بل پر پورے ہاؤس کی resentment تھی چاہے وہ بل ہماری سمجھ میں نہیں آیا یا ہم اس کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

جناب سپیکر! اس بات کی کوئی شخص مخالفت نہیں کرتا کہ لوگوں کے گھروں میں جو ملازم کام کرتے ہیں ان کو protection ہونی چاہئے اور ضرور ہونی چاہئے کیونکہ یہ ان کا حق ہے جو کہ ان کو دیا جانا چاہئے۔ جو legislation کرتے ہیں یا جو اس بل کو move کر رہے ہیں وہ یہ بھی دیکھیں کہ ہر گھر میں چار چار، پانچ پانچ غریب لوگ ملازمت کرتے ہیں۔ پرائیویٹ لوگ ایسے لاکھوں لوگوں کو ملازمت دیتے ہیں کہیں ایسا نہ ہو یہ بل کسی غریب کے لئے بے روزگاری کا سبب بن جائے کیونکہ غریب لوگ اپنے بچوں کو ساتھ لے کر آتے ہیں اور لوگ ان کو اپنے کوارٹر رہائش کے لئے دیتے ہیں کہیں ان کے ذہن میں کوئی خوف وخطرہ نہ آجائے۔ یہاں پر جو انسپکٹر ان کی

inspection کے لئے لگائے جاتے ہیں ان کی کارکردگی کا ہمیں بھی پتا ہے۔ آپ ایکسائز انسپکٹرز یا دوسرے انسپکٹرز کو دیکھ لیں ان کی inspection کا ہمیں پتا ہے کہ کس طرح وہ ڈیل کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ جو کہہ رہے ہیں کہ یونین کونسل لیول پر ایک کمیٹی بنا دی جائے گی تو ہمیں سب پتا ہے۔ جناب وارث شاد فرما رہے تھے کہ آپ 1997 میں سپیکر تھے اور میں اپوزیشن میں تھا اس وقت ہم نے زرعی انکم ٹیکس کی مخالفت کی تھی تو میں نے اسی ہاؤس میں بیٹھ کر کہا تھا کہ یہ قانون بن رہا ہے لیکن یہ implement نہیں ہو گا۔ زراعت میں ہولڈنگ پر علیحدہ اور انکم پر علیحدہ ٹیکس لگایا گیا۔ مجھے اس ہاؤس میں بیٹھا کوئی ممبر بتا دے کہ اس سے زراعت پر انکم ٹیکس وصول کیا گیا ہو۔ آج پرائیویٹ ممبر اس کو amend کرنے کے لئے بل لا رہے ہیں لہٰذا ایسا قانون ہی نہ بنائیں جس پر implementation نہ ہو۔ ہم ہمیشہ سے آپ کے معترف ہیں کہ آپ بہت سیاسی سوچ رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر آج یہ بل آتا تو مجھے خدشہ تھا کہ یہ بل پاس ہی نہ ہوتا۔ آپ نے ہاؤس کی sense دیکھ کر گورنمنٹ کو advise کیا۔ میں آئندہ بھی یہ کہتا ہوں کہ زبردستی ایسا کوئی بل نہ لایا جائے جس سے لوگ بے روزگار ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ جس طرح ممبران نے بھی گورنمنٹ کو مبارکباد دی ہے تو میں بھی آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے کچھ دن پہلے جب یہ تحریک move ہوئی تو آپ نے حکم دیا اس کے بعد ہم نے اپنی پارٹی قیادت وزیر اعلیٰ سے بات کی تو انہوں نے آگے جناب عمران خان سے بات کی اور اس کے بعد پارٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر رولز میں ترمیم کر لی جائے تو ہماری قیادت کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف کی قیادت اور آپ کا یہ اقدام کیونکہ جس طرح آپ نے اس معاملے کو initiate کیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اقدام پنجاب کی تاریخ میں سنہری الفاظ میں لکھا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر بہت جمہوریت کی باتیں ہوتی ہیں۔ جمہوریت آتی جاتی رہتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ فیصلے وہی ہوتے ہیں جو کہ ایک انسان اپنی ذات سے بالاتر ہو کر کر جائے تو وہی فیصلہ تاریخ کا حصہ بنتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہوں گا اس سے پہلے ہمارے تین بلز پیش ہوئے میرے جتنے بھائی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان سب کا بہت استدلال کے ساتھ یہ خیال تھا کہ یہ ایک غیر قانونی اور غیر آئینی بلز ہیں ان کو ہائی کورٹ میں چیلنج ہو جانا ہے، کمیٹی کو bulldoze کیا جا رہا ہے اور کمیٹی کو کوئی مانتا نہیں کیونکہ غیر اخلاقی اور غیر آئینی کمیٹی نے یہ بل منظور کئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے بھائیو بات کرنے سے پہلے کچھ سوچ لیا کرو کیونکہ اسی کمیٹی نے ترامیم پیش کی ہیں جن پر آپ بولے تک نہیں ہیں۔ خدا کے لئے آپ میری بات سن لیں کیا ترامیم کے وقت یہ کمیٹی بدل گئی تھی تو اسی کمیٹی نے یہ ترامیم کی ہیں جب ایک چیز آپ کے حق میں جا رہی تھی تو اس وقت کمیٹی آئینی اور قانونی ہے اور اس کمیٹی کا فیصلہ درست بھی ہے۔

جناب سپیکر! اب اس پر آپ جو مرضی کہتے رہیں کیا اب آپ اس کمیٹی کو legal قرار دیں گے ؟ تو میری بات سن لیں، میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا تھا جو فیصلے پاکستان تحریک انصاف کی قیادت کرتی ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ ہم اپنی ذات سے بالاتر ہو کر اس ملک اور اس صوبے کی بہتری کے لئے فیصلے کرتے ہیں چاہے وہ فیصلے ہمارے خلاف ہی کیوں نہ ہوں اس لئے میں ایک مرتبہ پھر گورنمنٹ بنچز کی طرف سے پورے ہاؤس بشمول اپوزیشن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج اس اسمبلی، موجودہ قیادت جناب عثمان احمد خان بُزدار اور جناب پرویز الٰہی کے سر اس کا سہرا جاتا ہے جنہوں نے اس معاملے کو initiate کیا۔ شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر میری ایک بات سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں اور میری بات سن لیں۔ آج ایک بہت ہی تاریخی دن ہے۔ مجھے اور میرے کچھ colleagues کو پنجاب اسمبلی میں بہت عرصہ ہو گیا ہے کہ ہم 1985 میں اکٹھے کام کرتے رہے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ آج مجھے دلی سکون محسوس ہو رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کا کریڈٹ یہاں پر بیٹھے ہوئے ایک ایک ممبر کو جاتا ہے اس کا کریڈٹ لیڈر آف دی اپوزیشن اور لیڈر آف دی ہاؤس جناب محمد عثمان خان بُزدار سمیت آپ سب کو جاتا ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اس فیصلے کی جنہوں نے اجازت دی ہے جناب عمران خان جو کہ ہمارے وزیر اعظم ہیں ان کو بھی اس بات کا کریڈٹ جاتا ہے تو اس لئے جب اچھا کام ہو گا تو پھر اس ادارے کو جو کہ ایک institution ہے کو ہم نے مضبوط کرنا ہے۔ ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے بالکل ٹھیک فرمایا کہ پارلیمنٹ کو ہم نے مضبوط کرنا ہے تو آج آپ نے پارلیمنٹ کو مضبوط کرنے کی بنیاد نہیں بلکہ پہلا قدم رکھ دیا ہے اب اس پر آپ بلڈنگ بنائیں۔ ہم سب انشاءاللہ نیک نیتی سے یہ چاہتے ہیں کہ یہ ہمارا پارلیمنٹ کا ادارہ مضبوط ہو اور انشاءاللہ مجھے پوری امید ہے کہ ہم مل کر اچھے فیصلے کریں گے۔ اپوزیشن کو ہم اپنا حصہ سمجھتے ہیں وہ ہمارا حصہ ہیں ان کے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکتے اور ان کی جو input ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہمارے لئے ایک بہت بڑا اثاثہ ہے اس کا کریڈٹ ہمیں بھی جاتا ہے کہ آپ محنت کر کے آتے ہیں تو اس کا فائدہ ہم سب کو ہوتا ہے تو اس لئے آج تاریخی دن ہے میں ایک مرتبہ پھر آپ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اب اجلاس کل بروز منگل صبح 11.30 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

ABDUL ALEEM KHAN, MR. *(Minister for Local Government & Community Development)*

Answers to the questions REGARDING-

-Allocation and issuance of funds to Local Government Department for the year 2017-18 *(Question No. 186)* 89
-Allocation of land for graveyards in big cities of the province *(Question No. 13)* 68
-Audit of Waste Management Company Gujranwala and action taken against responsible officers *(Question No. 99)* 81
-Construction of Khaki Shah Road in PP-126 Jhang *(Question No. 371*)* 65
-Development works in Municipal Committee Silanwali, PP-79 *(Question No. 171*)* 46
-Dilapidation of sewerage line of PP-126 Jhang *(Question No. 190)* 92
-Ejectment of cattle from residential areas of Gujranwala *(Question No. 112)* 82
-Eradication of encroachments in UC-79 Lahore *(Question No. 162)* 88
-Establishment of model graveyard in Gujranwala division *(Question No. 310*)* 57
-Establishment of model graveyard near Saggian Bridge, Lahore *(Question No. 359*)* 61
-Establishment of Walled City Authority Lahore and eradication of encroachments *(Question No. 168)* 89
-Installation of water filtration plant in district Gujranwala *(Question No. 101*)* 64
-Number of vehicles of Fire Brigade Gujranwala *(Question No. 89)* 79
-Officers deputed in Local Bodies of the province *(Question No. 129)* 84
-Removal of rubbish from ways to graveyards in PP-154 Lahore *(Question No. 544*)* 66
-Repair of traffice signals in Faisalabad city and budget thereof *(Question No. 50*)* 63
-Repair of turbine for sewerage out fall in PP-126 Jhang *(Question No. 10)* 67
-Sewerage disposal station of PP-126 Jhang *(Question No. 191)* 93
-Training of representatives of local bodies in the province *(Question No. 83)* 78

ABDUL RAUF MUGHAL, MR.

question REGARDING-

-Construction of Government Model Girls High School Satellite Town 293

PAGE NO.

Gujranwala *(Question No. 639*)*

ABIDA BIBI, MS.

Call attention Notice REGARDING- 461

-Murder of a child by his own aunt in Kharian

ABU HAFAS MUHAMMAD GHAYAS-UD-DIN, MR.

question REGARDING-

-Repair and construction of Chak Amro to Delhra Road Narowal *(Question No. 449*)* 423

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Auction and allotment of land of Government College for Women Ghulam Muhammad Abad, Faisalabad 239

-Controle over obscene practices at shrine of Hazrat Ali Hajweri (Datta Sahib) 465

-Death of a child in Ganga Ram Hospital Lahore due to carelessness of doctors 142

-Demand to fix five percent quota for non muslims for admission in educational institutions 137

-Demand for taking action against armed persons entered in a woman's house by force 141

-Expired medicines in Faisalabad Institute of Cardiology 144, 222

-Problems faced by schools due to (wrong) policies of past Government 467

-Ruination of Jinnah Bagh (Lawrence Garden) Lahore 338

-Vacation of shops from illegal occupant in Main Bazar Kameer Sahiwal 138

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-

-7th January, 2019 5

-8th January, 2019 111

-9th January, 2019 185

-10th January, 2019 263

-11th January, 2019 347

-14th January, 2019 401

AGRICULTURE DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Area and building of Agriculture University Faisalabad *(Question No. 283)* 219

-Budget and vacant posts in Agriculture University Faisalabad *(Question No. 284)* 220

-Lining of water coures *(Question No. 176)* 214

-Posts of non teaching cadre in Agriculture University Faisalabad *(Question No. 286)* 221

-Provision of seed free of cost to farmers *(Question No. 14*)* 204

-Provision of staff and Bulldozers to Agriculture Engineering Department in Chiniot *(Question No. 730*)* 208

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

	PAGE NO.
question REGARDING-	
-Establishment of Walled City Authority Lahore and eradication of encroachments *(Question No. 168)*	88
ALI AKHTAR, MR.	
Resolution REGARDING-	153
-Demand to declare all double way roads of Faisalabad toll free	
ALLA-UD-DIN, SHEIKH	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Controle over obscene practices at shrine of Hazrat Ali Hajweri (Datta Sahib)	465
-Expired medicines in Faisalabad Institute of Cardiology	222
-Ruination of Jinnah Bagh (Lawrence Garden) Lahore	338
point of order REGARDING-	250
-Anxiety amongst farmers due to decision to import duty free cotton	
zero hour notices REGARDING-	178
-Breakage of roads due to loaded trailers comes from Karachi to Lahore via Pakpattan, Chunia	173
-Demand for discuss Commercial Policy of LDA and Master Plan of Lahore	249
-Demand for fixing of protection barriers on underpasses of Lahore	246
-Demand to withdraw heavy tax on registration of luxury vehicles	
AMAN ULLAH WARRAICH, MR.	
-LEAVE OF ABSENCE	151
AMENDMENTS IN RULES-	
-Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997	541
AMJAD MEHMOOD CHAUDHRY, MR.	
-LEAVE OF ABSENCE	147
ANSAR MAJEED KHAN NIAZI, MR	
BILL *(Discussed upon)-*	
-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018	535
ASAD ALI MALIK	
-Oath of office	30
ASHRAF ALI, CHOUDHARY	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Death of a child in Ganga Ram Hospital Lahore due to carelessness of doctors	142

PAGE NO.

questions REGARDING- 80
-Audit of Waste Management Company Gujranwala and action taken
against responsible officers *(Question No. 99)* 429
-Construction of service roads from G.T Road bypass to Gujranwala
bypass *(Question No. 627*)* 82
-Ejectment of cattle from residential areas of Gujranwala
(Question No. 112) 56
-Establishment of model graveyard in Gujranwala division 355
(Question No. 310)*
-Guzara Allowance of Zakat and Ushr Department *(Question No. 111*)* 64
-Installation of water filtration plant in district Gujranwala
(Question No. 101)* 370
-Issuance of zakat to deserved persons in 2016 to 2018 in Gujranwala
(Question No. 51) 371
-Number of approved local Zakat Committees in PP-57 Gujranwala 79
(Question No. 52)
-Number of vehicles of Fire Brigade Gujranwala *(Question No. 89)* 72
-Offices of Fishries Department in Gujranwala division and 129
details about area and fish seed *(Question No. 48)* 369
-Performance of city traffic police, Lahore *(Question No. 184)*
-Provision of zakat fund to hospitals of Gujranwala division *(Question No. 30)* 372
-Provision of zakat fund to vocational institutions in Gujranwala 69
division *(Question No. 53)* 435
-Steps for increasing forests and control over wood cutting *(Question No. 47)*
-Steps taken for women development in Gujranwala *(Question No. 38)* 205
-Vehicles and staff in Anti Narcotics wing district Gujranwala
(Question No. 728)*

ASIA AMJAD, MS.

Call attention Notice REGARDING- 460
-Murder of a child by his own aunt in Kharian

AUTHORITIES-
-Of the House 7

AYSHA IQBAL, MS.

question REGARDING- 407
-Reasons for not keeping beggars in beggar home Lahore *(Question No. 194*)*

AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.
BILLS *(Discussed upon)-*
520, 524
-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018 481, 498
-The Punjab Right to Public Service Bill 2018

224 , 233

	PAGE NO.
points of order REGARDING-	17
-Demand for bringing business of MPA at agenda and registration of case of cybercrime against MS on recording the phone call of Minister	
-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker	312
question REGARDING-	
-Clean drinking water and washrooms in schools of Sheikhupura *(Question No. 134)*	

B

BILAL FAROOQ TARAR, MR.	
BILL *(Discussed upon)*-	
-The Punjab Right to Public Service Bill 2018	491
BILLS-	
-The Namal Institute Mianwali Bill 2019 *(Introduced in the House)*	339
-The Punjab Domestic Workers Bill 2018 *(Considered and passed by the House)*	513
-The Punjab Occuptional Safety and Health Bill 2019 *(Introduced & Referred to the Standing Committee)*	244, 340
-The Punjab Right to Public Service Bill 2018 *(Considered and passed by the House)*	473-513

C

CABINET-	
-Of the Punjab	7
Call attention Notices REGARDING-	96
-Dacoity in jurisdiction of Police Station Sadar Tandlianwala Faisalabad	327
-Murder and rape of a nine years old girl in Lohari Gate, Lahore	460
-Murder of a child by his own aunt in Kharian	
-Murder of a mother and daughter come at date of the court in Sambrial, Sialkot	329
-Murders in premises of court in Jahania, Khanewal	326
-Publically murder of Abdul Majeed named person in Bahawalpur	462
CHIEF MINISTER OF PUNJAB	
-SEE UNDER USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR.	
COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Budget allocated for repair and construction of roads in PP-185 Okara *(Question No. 302)*	458
-Construction and repair of roads in Chak No. 499 and 201 Faisalabad	443

PAGE NO.

(Question No. 109) 433
-Construction of Rajuwal to Culsher road Okara *(Question No. 553*)* 445
-Construction of roads in PP-120 Toba Tek Singh *(Question No. 152)*
-Construction of service roads from G.T Road bypass to Gujranwala bypass *(Question No. 627*)* 429 440
-Cost and constuction of roads in PP-79 *(Question No. 91)*
-Dilapidation of road constructed on embankment of Chenab River PP-126 Jhng *(Question No. 373*)* 421 405
-Dilapidation of Syed Wala Okara road Nankana Sahib *(Question No.254*)* 439
-Funds spent on Ring Road Lahore *(Question No. 73)*
-Repair and construction of Baseerpur to Ameera Tajeka Road Okara *(Question No. 310)* 459
-Repair and construction of Bhagtanwala to Mitha lak road Sargodha *(Question No. 328*)* 410
-Repair and construction of bridge on Biloki Sulemanki Link Canal *(Question No. 309)* 459
-Repair and construction of Chak Amro to Delhra Road Narowal *(Question No. 449*)* 423
-Repair and construction of Chiniot Sargodha road and Chenab Nagar Bridge *(Question No. 470*)* 426
-Repair and construction of Ghulay Bajway Road Chak No. 116/R.B Nankana Sahib *(Question No. 101)* 442
-Repair and construction of road Mengra to Chak Dudhu Narowal *(Question No. 225)* 451

-Repair and construction of road Zafar Chowk to Kamalia PP-104 *(Question No. 239)* 456 457
-Repair and construction of roads in PP-185 Okara *(Question No. 301)*
-Total area and occupants over property of Wahdat Colony Lahore *(Question No. 523*)* 431

E

EXCISE, TAXATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 210
-Scale and posting of Excise Inspector *(Question No. 104*)* 212
-Tax charged from films and stage dramas *(Question No. 144)* 209
-Tax received in years 2016 to 2018 in Lahore *(Question No. 28)* 217
-Upgradation of post of Inspector Excise and Taxation *(Question No. 255)*

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Adjournment Motion No. 190 194

EXTENSION IN TIME LIMIT OF-
-Special Committee No. 3 151

PAGE NO.

F

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 18
-On sad demise of father of Shahzad Ahmed Cameraman of Punjab Assembly 193
-On sad demise of PTI Leader of Dera Ghazi Khan, Mr. Rashid Bokhari
-On sad demises of father of Mr. Iftikhat Hussain cameraman of Punjab Assembly and six persons died in Rajanpur 268
-On sad demises of mother of Mr. Muhammad Afzal MPA, mother of Mr. Muhammad Jahanzaib Khan Khichi Minister for Transport, mother of Mr. Muhammad Ajmal Minister for Social Welfare & Bait ul Maal 115

FIDA HUSSAIN, MR.
-LEAVE OF ABSENCE 149

FISHERIES DEPARTMENT-
question REGARDING-
-Offices of Fishries Department in Gujranwala division and details about area and fish seed *(Question No. 48)* 72

FORESTS DEPARTMENT-
questions REGARDING-
-Deaths of animals in Safari Park Rawalpindi *(Question No. 214)* 93
-Number and kinds of trees in forests of Pirowal, Khanewal *(Question No. 543*)* 49
-Plantation in Basirpur, Okara under Shajarkari Campaign *(Question No. 262)* 94
-Plantation in the province *(Question No. 192*)* 38
-Projects of increase in forests in the province *(Question No. 79)* 76
-Steps for increasing forests and control over wood cutting *(Question No. 47)* 69
-Steps for killing pigs in forests of Kotli Sattian, Rawalpindi *(Question No. 70)* 75

G

GULNAZ SHAHZADI, MRS.
questions REGARDING-
-Alternate scholarships on closure of Laptop Scheme *(Question No. 348)* 322
-Issuance of NOC to GC University Sialkot and educational qualification of teachers *(Question No. 169)* 314

GULRAIZ AFZAL GONDAL, MR.
MOTION regarding- 387

PAGE NO.

-DEMAND TO CONSTITUTE COMMITTEE TO REDUCE HEAVEY FEES OF PRIVATE SCHOOLS 379

point of order REGARDING-
-Demand to constitute committee to reduce heavy fee of private schools

H

HASEENA BEGUM, MS.
147
-LEAVE OF ABSENCE

HASSAN MURTAZA, SYED
146
-LEAVE OF ABSENCE

points of order REGARDING- 31
-Demand for conducting the House in accordance with the rules in 381
absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker 468
-Demand to constitute committee to reduce heavy fee of private schools 240, 388
-Demand to constitute Standing Committees 389
-Demand for taking up resolution out of turn
-Reaction of a federal minister upon decision of Supreme Court
268
questions REGARDING- 311
-Number of colleges in Chiniot and vacant posts and budget thereof *(Question No. 71*)* 208
-Playgrounds in schools of PP-95, Chiniot *(Question No. 56)* 459
-Provision of staff and Bulldozers to Agriculture Engineering Department in Chiniot *(Question No. 730*)* 459
-Repair and construction of Baseerpur to Ameera Tajeka Road Okara *(Question No. 310)*
-Repair and construction of bridge on Biloki Sulemanki Link Canal *(Question No. 309)*

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Alternate scholarships on closure of Laptop Scheme *(Question No. 348)* 322
-Contract of canteen of Government Post Graduate College for Women, Lahore *(Question No. 303)* 320
-Details about Sargodha Campus of Lahore University *(Question No. 661*)* 273

-Filling vacant posts in Government Degree College for Women 316

PAGE NO.

Basirpur, Okara *(Question No. 260)* 288
-Internship in colleges of Lahore *(Question No. 680*)*
-Issuance of NOC to GC University Sialkot and educational qualification 314
of teachers *(Question No. 169)* 297
-Members of Higher Education Commission Punjab *(Question No. 686*)*
-Number of colleges and universities in PP-264, Rahim Yar Khan 304
(Question No. 734)*
-Number of colleges in Chiniot and vacant posts and budget thereof 268
(Question No. 71)*
-Number of staff and teachers in Government City College for 319
Women Gujranwala *(Question No. 263)*
-Reasons for not to recruit against vacant posts in Government 321
Colleges *(Question No. 347)*

HINA PERVAIZ BUTT, MS.

Call attention Notice REGARDING- 326

-MURDERS IN PREMISES OF COURT IN JAHANIA, KHANEWAL 444

question REGARDING- 254
-Number of NGOs and procedure of registration *(Question No. 126)* 257

zero hour notices REGARDING-
-Demand for repair of filtration plant installed in GOR II, Bahawalpur House Lahore
-Problem faced by students due to closing of Fateh Garh Bridge

HOME DEPARTMENT-

questions REGARDING- 126
-Budget of Border Military Poice *(Question No. 14)* 132
-Budget of Safe City Project in Lahore *(Question No. 275)*
-Cases in Police Station Nawan Kot and Gulshan Ravi Lahore 128
(Question No. 163) 127
-Cases of torture upon children and unic persons *(Question No. 123)*
-Details about ambulances and medicine in Rescue 1122 Lahore 116
(Question No. 354)* 127
-Details about the dowry and bridal gift act *(Question No. 121)*
-Establishment of Rescue 1122 Service in Kameer Sahiwal 132
(Question No. 187)
-Number of check posts and Police Stations in Faisalabad 120
(Question No. 644)*
-Number of policemen posted for security of VIPs in Lahore 126
(Question No. 71) 129
-Performance of city traffic police, Lahore *(Question No. 184)*

PAGE NO.

I

IFTIKHAR AHMED KHAN, MR.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 18

-On sad demise of father of Shahzad Ahmed Cameraman of Punjab Assembly

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.

questions REGARDING-

-Action against beggars *(Question No. 745*)* 416

-APPOINTMENT OF CHAIRMEN ZAKAT COMMITTEES IN PP-185 OKARA *(QUESTION NO. 293)* 376

-Budget allocated for repair and construction of roads in PP-185 Okara *(Question No. 302)* 458

-Contract of canteen of Government Post Graduate College for Women, Lahore *(Question No. 303)* 320

-Construction of Rajuwal to Culsher road Okara *(Question No. 553*)* 433

-Filling vacant posts in Government Degree College for Women Basirpur, Okara *(Question No. 260)* 316

-Plantation in Basirpur, Okara under Shajarkari Campaign *(Question No. 262)* 94

-Reasons for not to recruit against vacant posts in Government Colleges *(Question No. 347)* 321

-Repair and construction of roads in PP-185 Okara *(Question No. 301)* 457

IJAZ MASIH, MR. *(Minister for Human Rights & Minority Affairs)*

point of order REGARDING-

-Demand for handing over the properties of Nationalized Murray College Sialkot and Garden College Rawalpindi to their actual owners 135

J

JAFFAR ALI, MR.

Call attention Notice REGARDING- 96

-Dacoity in jurisdiction of Police Station Sadar Tandlianwala Faisalabad

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.

-LEAVE OF ABSENCE 149

PAGE NO.

questions REGARDING- 431
-Construction of women protection committees at district level (Question No. 133*) 78
-Training of representatives of local bodies in the province (Question No. 83)

KHADIJA UMER, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Problems faced by schools due to (wrong) policies of past Government 467

Call attention Notice REGARDING- 327
-Murder and rape of a nine years old girl in Lohari Gate, Lahore

Resolution REGARDING- 163
-Demand to fix the maximum number of students fourty in a class in Government Schools

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.
BILL *(Discussed upon)-*
-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018 526

points of order REGARDING- 228
-Demand for bringing business of MPA at agenda and registration of case of cybercrime against MS on recording the phone call of Minister 134
-Demand for handing over the properties of Nationalized Murray College Sialkot and Garden College Rawalpindi to their actual owners 99
-Problems faced by public due to strike by Lawyers on not establishing bench of High Court in six big cities

KHAWAR ALI SHAH, SYED

point of order REGARDING-
-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker 25

L

LAW DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Budget and offices of Law Department in Rahim Yar Khan (Question No. 735*) 206
-Criteria of qualification and experience for the post of Advocate General (Question No. 177) 216

LEADER OF OPPOSITION
-See under Muhammad Hamza Shahbaz Sharif, Mr.

PAGE NO.

LEAVE OF ABSENCE OF-

-Aman Ullah Warraich, Mr. 151
-Amjad Mehmood Chaudhry, Mr. 147
-Fida Hussain, Mr. 149
-Haseena Begum, Ms. 147
-Hassan Murtaza, Syed 146
-Kanwal Pervaiz Ch, Ms. 149
-Mazhar Abbas Raan, Mr. 149
-Muhammad Ahsan Jahangir, Mr. 146
-Muhammad Jahangir Bhutta, Peerzada 148
-Muhammad Saqib Khurshed, Mr. 150
-Munawar Hussain, Rana 150
-Nazir Ahmad Chohan, Mr. 148
-Rabia Ahmed Butt, Ms. 147
-Shahab-Ud-Din Khan, Mr. 150
-Tahia Noon, Ms. 148
-Zakia Khan, Ms. 146

LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Allocation and issuance of funds to Local Government Department for the year 2017-18 *(Question No. 186)* 89
-Allocation of land for graveyards in big cities of the province *(Question No. 13)* 68
-Audit of Waste Management Company Gujranwala and action taken against responsible officers *(Question No. 99)* 80
-Construction of Khaki Shah Road in PP-126 Jhang *(Question No. 371*)* 65
-Development works in Municipal Committee Silanwali, PP-79 *(Question No. 171*)* 45
-Dilapidation of sewerage line of PP-126 Jhang *(Question No. 190)* 91
-Ejectment of cattle from residential areas of Gujranwala *(Question No. 112)* 82
-Eradication of encroachments in UC-79 Lahore *(Question No. 162)* 87
-Establishment of model graveyard in Gujranwala division *(Question No. 310*)* 56
-Establishment of model graveyard near Saggian Bridge, Lahore *(Question No. 359*)* 60
-Establishment of Walled City Authority Lahore and eradication of encroachments *(Question No. 168)* 88
-Installation of water filtration plant in district Gujranwala *(Question No. 101*)* 64
-Number of vehicles of Fire Brigade Gujranwala *(Question No. 89)* 79
-Officers deputed in Local Bodies of the province *(Question No. 129)* 83

PAGE NO.

-Removal of rubbish from ways to graveyards in PP-154 Lahore *(Question No. 544*)* 66
-Repair of traffice signals in Faisalabad city and budget thereof *(Question No. 50*)* 63
67
-Repair of turbine for sewerage out fall in PP-126 Jhang *(Question No. 10)* 92
-Sewerage disposal station of PP-126 Jhang *(Question No. 191)*
-Training of representatives of local bodies in the province *(Question No. 83)* 78

M

MAHINDAR PALL SINGH, MR
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand to fix five percent quota for non muslims for admission in educational institutions 137

point of order REGARDING- 196
-Demand to exempt Sikh Community to wear helmet

MANAN KHAN, MR.

question REGARDING-
-Repair and construction of road Mengra to Chak Dudhu Narowal *(Question No. 225)* 451

MAZHAR ABBAS RAAN, MR.
149
-LEAVE OF ABSENCE

MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY
BILL *(Discussed upon)-*
514
-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018
252
points of order REGARDING- 384
-Anxiety amongst farmers due to decision to import duty free cotton
-Demand to constitute committee to reduce heavy fee of private schools

MEHMOOD UR RASHEED, MIAN *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*

points of order REGARDING- 251
-Anxiety amongst farmers due to decision to import duty free cotton
-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker 32
391
-Reaction of a federal minister upon decision of Supreme Court
249
zero hour notices REGARDING-
-Demand for fixing of protection barriers on underpasses of Lahore 255

PAGE NO.

-Demand for repair of filtration plant installed in GOR II, Bahawalpur House Lahore

MINISTER FOR AGRICULTURE
-See under Nauman Ahmad Langrial, Malik
MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS
-See under Muhammad Asif Nakai, Sardar
MINISTER FOR ENERGY
-See under Muhammad Akhtar, Mr.
MINISTER FOR EXCISE, TAXATION & NARCOTICS CONTROL
-See under Mumtaz Ahmed, Mr.
MINISTER FOR FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES
-See under Muhammad Sibtain Khan, Mr.
MINISTER FOR FOOD
-See under Samiullah Chaudhary, Mr.
MINISTER FOR HIGHER EDUCATION & TOURISM
-See under Yasir Humayun, Mr.
MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING
-See under Mehmood ur Rasheed, Mian
MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITY AFFAIRS
-See under Ijaz Masih, Mr.
MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
(Was also assigned Assembly Business pertaining to S & GAD and Home)
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.
MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
-See under Abdul Aleem Khan, Mr.

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION
-See under Yasmin Rashid, Ms.
MINISTER FOR PUBLIC PROSECUTION
(Was also assigned Assembly Business pertaining to Transport)
-See under Zaheer Ud Din, Ch.
MINISTER FOR REVENUE
-See under Muhammad Anwar, Malik
MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION
-See under Murad Raas, Mr.
MINISTER FOR SOCIAL WELFARE & BAIT UL MAAL
-See under Muhammad Ajmal, Mr.
MINISTER FOR ZAKAT & USHR
-See under Shoukat Ali Laleka, Mr.
MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA

point of order REGARDING- 29

PAGE NO.

-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker

MOMINA WAHEED, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Demand for taking action against armed persons entered in a woman's house by force 141

Call attention Notice REGARDING-

-Murder of a mother and daughter come at date of the court in Sambrial, Sialkot 329

questions REGARDING- 449

-Details of remuneration paid to women in Dar-ul-Aman *(Question No. 221)* 450

-Training of skills to women in Dar-ul-Aman *(Question No. 222)*

MOTIONS regarding-

-Demand to constitute committee to reduce heavey fees of private schools 387

-Leave to move amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 539

-Suspension of rules for presetation of a resolution 539

MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK

BILL *(Discussed upon)-*

-The Punjab Right to Public Service Bill 2018 484, 502

points of order REGARDING-

-Demand for bringing business of MPA at agenda and registration of case of cybercrime against MS on recording the phone call of Minister 236

-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker 14, 23, 28

MUHAMMAD AHSAN JAHANGIR

-Leave of absence 146

MUHAMMAD AJMAL, MR. *(Minister for Social Welfare & Bait ul Maal)*

Answers to the questions REGARDING- 416

-Action against beggars *(Question No. 745*)*

-Budget and employees of Social Welfare Department, Faisalabad *(Question No. 229)* 455

431

-Construction of women protection committees at district level *(Question No. 133*)*

-Details about funds issued to deserving persons in 2016 and 2017 *(Question No. 78)* 440

449

-Details of remuneration paid to women in Dar-ul-Aman *(Question No. 221)* 449

-Grant of Jahez Fund during 2018 in Faisalabad *(Question No. 199)* 448

444

PAGE NO.

-Number of Dar-ul-Aman *(Question No. 181)* 446
-Number of NGOs and procedure of registration *(Question No. 126)* 447
-Offices and employees of Social Welfare in Bahawalpur *(Question No. 160)* 408
-Posts of Social Welfare Officer in Lahore *(Question No. 179)* 435
-Reasons for not keeping beggars in beggar home Lahore *(Question No. 194*)* 450
-Steps taken for women development in Gujranwala *(Question No. 38)*
-Training of skills to women in Dar-ul-Aman *(Question No. 222)*

MUHAMMAD AKHTAR, MR. *(Minister for Energy)*

point of order REGARDING- 381, 385
-Demand to constitute committee to reduce heavy fee of private schools

MUHAMMAD ANWAR, MALIK *(Minister for Revenue)*

point of order REGARDING- 333
-Demand for extension in period of lease of farmers cultivating barren land

MUHAMMAD ARSHAD, MR.

point of order REGARDING- 252
-Anxiety amongst farmers due to decision to import duty free cotton

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Vacation of shops from illegal occupant in Main Bazar Kameer Sahiwal 138

QUESTIONS regarding-
-Allocation and issuance of funds to Local Government Department for the year 2017-18 *(Question No. 186)* 89
-Establishment of Rescue 1122 Service in Kameer Sahiwal *(Question No. 187)* 132
-Officers deputed in Local Bodies of the province *(Question No. 129)* 83
-Repair and construction of Ghulay Bajway Road Chak No. 116/R.B Nankana Sahib *(Question No. 101)* 442
-Scale and posting of Excise Inspector *(Question No. 104*)* 210
-Upgradation of post of Inspector Excise and Taxation *(Question No. 255)* 217

MUHAMMAD ASHRAF RASOOL, MR.

point of order REGARDING-
-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker 18

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 8th January, 2019 163

MUHAMMAD ASIF NAKAI, SARDAR *(Minister for Communication & Works)*

Answers to the questions REGARDING-
-Budget allocated for repair and construction of roads in PP-185 458
434

PAGE NO.

Okara *(Question No. 302)*
-Construction of Rajuwal to Culsher road Okara *(Question No. 553*)* 444
-Construction and repair of roads in Chak No. 499 and 201 Faisalabad *(Question No. 109)* 445
-Construction of roads in PP-120 Toba Tek Singh *(Question No. 152)* 429
-Construction of service roads from G.T Road bypass to Gujranwala bypass *(Question No. 627*)* 441
-Cost and constuction of roads in PP-79 *(Question No. 91)* 406
-Dilapidation of Syed Wala Okara road Nankana Sahib *(Question No.254*)* 421
-Dilapidation of road constructed on embankment of Chenab River PP-126 Jhng *(Question No. 373*)* 439
-Funds spent on Ring Road Lahore *(Question No. 73)* 460
-Repair and construction of Baseerpur to Ameera Tajeka Road Okara *(Question No. 310)* 410
-Repair and construction of Bhagtanwala to Mitha lak road Sargodha *(Question No. 328*)* 459
-Repair and construction of bridge on Biloki Sulemanki Link Canal *(Question No. 309)* 424
-Repair and construction of Chak Amro to Delhra Road Narowal *(Question No. 449*)* 427
-Repair and construction of Chiniot Sargodha road and Chenab Nagar Bridge *(Question No. 470*)* 443
-Repair and construction of Ghulay Bajway Road Chak No. 116/R.B Nankana Sahib *(Question No. 101)* 452
-Repair and construction of road Mengra to Chak Dudhu Narowal *(Question No. 225)* 456
-Repair and construction of road Zafar Chowk to Kamalia PP-104 *(Question No. 239)* 457
-Repair and construction of roads in PP-185 Okara *(Question No. 301)* 432
-Total area and occupants over property of Wahdat Colony Lahore *(Question No. 523*)*

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*
BILL *(Discussed upon)*-
-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018 532

MUHAMMAD AYUB KHAN, MR.

questions REGARDING-
-Boundary wall of Bhagat Wildlife Park Toba Tek Singh and warding of animals therein *(Question No. 149)* 85
-Closure of Primary School of Chak No. 294/GB Toba Tek Singh *(Question No. 146)* 313
-Construction of roads in PP-120 Toba Tek Singh *(Question No. 152)* 445

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary*

PAGE NO.

Affairs was also assigned Assembly Business pertaining to S & GAD and Home)
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Demand for taking action against armed persons entered
in a woman's house by force 142
-Vacation of shops from illegal occupant in Main Bazar Kameer Sahiwal 139
AMENDMENTS IN RULES-
541
-RULES OF THE PROCEDURE OF THE PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB 1997 206

Answers to the questions REGARDING- 216
-Budget and offices of Law Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 735*)*
-Criteria of qualification and experience for the post of 116
Advocate General *(Question No. 177)*
-Details about ambulances and medicine in Rescue 1122 Lahore 352
(Question No. 354)*
-Expenses upon foreign visits of Ex-Chief Minister Punjab 120
(Question No. 154)*
-Number of check posts and Police Stations in Faisalabad 339
(Question No. 644)* 513, 522, 528
BILLS *(Discussed upon)-* 244
-The Namal Institute Mianwali Bill 2019 475, 493

-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018 95
328
-THE PUNJAB OCCUPTIONAL SAFETY AND HEALTH BILL 2019 460
330
-The Punjab Right to Public Service Bill 2018 326
462
Call attention Notices REGARDING-
151
-DACOITY IN JURISDICTION OF POLICE STATION SADAR TANDLIANWALA FAISALABAD
387
-Murder and rape of a nine years old girl in Lohari Gate, Lahore 539
-Murder of a child by his own aunt in Kharian
-Murder of a mother and daughter come at date of the court in 102
Sambrial, Sialkot
-Murders in premises of court in Jahania, Khanewal 15, 21, 25, 27, 34
-Publically murder of Abdul Majeed named person in Bahawalpur
EXTENSION IN TIME LIMIT OF- 136
-Special Committee No. 3 332
MOTIONS regarding- 241, 388
385
-DEMAND TO CONSTITUTE COMMITTEE TO REDUCE HEAVEY FEES OF PRIVATE SCHOOLS

PAGE NO.

-Suspension of rules for presetation of a resolution 161

points of order REGARDING-

-Challenge to reports submitted by Special Committees 180

-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker 175

-Demand for handing over the properties of Nationalized Murray College Sialkot and Garden College Rawalpindi to their actual owners

-Demand for repair of bridge in Sahiwal

-Demand for taking up resolution out of turn

-Demand to constitute committee to reduce heavy fee of private schools

Resolution REGARDING-

-Condemnation of brutality of indian army in Kahmir

zero hour notices REGARDING-

-Breakage of roads due to loaded trailers comes from Karachi to Lahore via Pakpattan, Chunia

-Demand for discuss Commercial Policy of LDA and Master Plan of Lahore

MUHAMMAD HAMZA SHAHBAZ SHARIF, MR. *(Leader of Opposition)*

BILL *(Discussed upon)-* 524

-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018

MUHAMMAD ILLYAS, MR.

questions REGARDING- 308

-Nonpayment of salaries to contract teachers *(Question No. 447*)* 319

-Number of staff and teachers in Government City College for Women Gujranwala *(Question No. 263)* 426

-Repair and construction of Chiniot Sargodha road and Chenab Nagar Bridge *(Question No. 470*)*

MUHAMMAD JAHANGIR BHUTTA, PEERZADA 148

-LEAVE OF ABSENCE

MUHAMMAD MOAVIA, MR.

questions REGARDING- 65

-Construction of Khaki Shah Road in PP-126 Jhang *(Question No. 371*)* 421

-Dilapidation of road constructed on embankment of Chenab River PP-126 Jhng *(Question No. 373*)* 91

-Dilapidation of sewerage line of PP-126 Jhang *(Question No. 190)*

PAGE NO.

-Repair of turbine for sewerage out fall in PP-126 Jhang *(Question No. 10)* 67
-Sewerage disposal station of PP-126 Jhang *(Question No. 191)* 92

MUHAMMAD MUNEEB SULTAN CHEEMA, MR.

questions REGARDING-

-Details about Sargodha Campus of Lahore University *(Question No. 661*)* 273
-Repair and construction of Bhagtanwala to Mitha lak road Sargodha *(Question No. 328*)* 410

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.

questions REGARDING-

-Construction and repair of roads in Chak No. 499 and 201 Faisalabad *(Question No. 109)* 443
-Control over Narcotics in Faisalabad *(Question No. 159)* 213
-Repair and construction of road Zafar Chowk to Kamalia PP-104 *(Question No. 239)* 456

Resolution REGARDING-

-Demand to making policy about supply of grain bags of purchase of wheat 167

MUHAMMAD SAQIB KHURSHED, MR.

-LEAVE OF ABSENCE 150

MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR. *(Minister for Forestry, Wildlife & Fisheries)*

Answers to the questions REGARDING-

-Boundary wall of Bhagat Wildlife Park Toba Tek Singh and warding of animals therein *(Question No. 149)* 86
-Deaths of animals in Safari Park Rawalpindi *(Question No. 214)* 93
-Number and kinds of trees in forests of Pirowal, Khanewal *(Question No. 543*)* 50
-Offices of Fishries Department in Gujranwala division and details about area and fish seed *(Question No. 48)* 72
-Plantation in Basirpur, Okara under Shajarkari Campaign *(Question No. 262)* 95
-Plantation in the province *(Question No. 192*)* 38
-Projects of increase in forests in the province *(Question No. 79)* 76
-Steps for increasing forests and control over wood cutting *(Question No. 47)* 69
-Steps for killing pigs in forests of Kotli Sattian, Rawalpindi *(Question No. 70)* 75

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

PAGE NO.

-Expired medicines in Faisalabad Institute of Cardiology 144

questions REGARDING-

-Area and building of Agriculture University Faisalabad *(Question No. 283)* 219

-Budget and employees of Social Welfare Department, Faisalabad *(Question No. 229)* 455

-Budget and vacant posts in Agriculture University Faisalabad *(Question No. 284)* 220

-Number of check posts and Police Stations in Faisalabad *(Question No. 644*)* 120

-Posts of non teaching cadre in Agriculture University Faisalabad *(Question No. 286)* 221

-Provision of Zakat and Ushr fund in Faisalabad *(Question No. 296)* 377

-Repair of traffice signals in Faisalabad city and budget thereof *(Question No. 50*)* 63

-Shortage of teachers in district Okara *(Question No. 54)* 310

-Total area and occupants over property of Wahdat Colony Lahore *(Question No. 523*)* 431

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-8th January, 2019 153

-9th January, 2019 199, 200

MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.

BILLS *(Discussed upon)*-

-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018 517, 527

-The Punjab Right to Public Service Bill 2018 474, 503, 509

102, 104

227

17

points of order REGARDING- 332

-Challenge to reports submitted by Special Committees

-Demand for bringing business of MPA at agenda and registration of case of cybercrime against MS on recording the phone call of Minister 315

-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker

-Demand for extension in period of lease of farmers cultivating barren land

question REGARDING-

-Number of high schools in PP-84, Khushab *(Question No. 171)*

MUMTAZ AHMED, MR. *(Minister for Excise, Taxation & Narcotics Control)*

PAGE NO.

Answers to the questions REGARDING-
-Control over Narcotics in Faisalabad *(Question No. 159)* 213
-Establishment of Government opium and Acolied Factory Lahore *(Question No. 4)* 209
-Scale and posting of Excise Inspector *(Question No. 104*)* 211
-Tax charged from films and stage dramas *(Question No. 144)* 212
-Tax received in years 2016 to 2018 in Lahore *(Question No. 28)* 210
-Upgradation of post of Inspector Excise and Taxation *(Question No. 255)* 217
-Vehicles and staff in Anti Narcotics wing district Gujranwala *(Question No. 728*)* 205

zero hour notice REGARDING-
-Demand to withdraw heavy tax on registration of luxury vehicles 247

MUNAWAR HUSSAIN, RANA

-LEAVE OF ABSENCE 150

questions REGARDING-
-Construction of Girls Primary School in Aslam Colony tehsil Silanwali, Sargodha and start of classes therein *(Question No. 9)* 309
-Construction of Primary and Elementary Schools in PP-79 Sargodha *(Question No. 12)* 309
-Cost and constuction of roads in PP-79 *(Question No. 91)* 440
-Development works in Municipal Committee Silanwali, PP-79 *(Question No. 171*)* 45

MUNIRA YAMIN SATTI, MS.

questions REGARDING-
-Deaths of animals in Safari Park Rawalpindi *(Question No. 214)* 93
-Upgradation of Girls Middle Schools Barrohi, Rawalpindi *(Question No. 216)* 316

MURAD RAAS, MR. *(Minister for School Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-Charging excessive fee by private schools *(Question No. 520*)* 277
-Clean drinking water and washrooms in schools of Sheikhupura *(Question No. 134)* 312
-Closure of Primary School of Chak No. 294/GB Toba Tek Singh *(Question No. 146)* 313
-Construction of Girls Primary School in Aslam Colony tehsil Silanwali, Sargodha and start of classes therein *(Question No. 9)* 309
-Construction of Government Model Girls High School Satellite Town Gujranwala *(Question No. 639*)* 293

310

PAGE NO.

-Construction of Primary and Elementary Schools in PP-79 Sargodha *(Question No. 12)* 300
-Educational syllabus of the province *(Question No. 674*)* 308
-Nonpayment of salaries to contract teachers *(Question No. 447*)* 315
-Number of high schools in PP-84, Khushab *(Question No. 171)* 311
-Playgrounds in schools of PP-95, Chiniot *(Question No. 56)* 311
-Shortage of teachers in district Okara *(Question No. 54)*
-Upgradation of Girls Middle Schools Barrohi, Rawalpindi *(Question No. 216)* 317

MUSSARAT JAMSHED, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Auction and allotment of land of Government College for Women Ghulam Muhammad Abad, Faisalabad 239

question REGARDING-

-Expenses upon foreign visits of Ex-Chief Minister Punjab *(Question No. 154*)* 352

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-

-7th January, 2019 12
-8th January, 2019 114
-9th January, 2019 188
-10th January, 2019 266
-11th January, 2019 350
-14th January, 2019 404

NADEEM KAMRAN, MALIK

points of order REGARDING-

-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker 21
-Demand for repair of bridge in Sahiwal 331

NARCOTICS CONTROL DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Control over Narcotics in Faisalabad *(Question No. 159)* 213
-Establishment of Government opium and Acolied Factory Lahore *(Question No. 4)* 209
-Vehicles and staff in Anti Narcotics wing district Gujranwala *(Question No. 728*)* 205

NASEER AHMAD, MR.

questions REGARDING- 375

	PAGE NO.
-ACTION TAKEN AGAINST VEHICLES WITH CNG	68
CYLINDERS *(QUESTION NO. 246)*	373
-Allocation of land for graveyards in big cities of the province	126
(Question No. 13)	127
-Appointment of Chairmen of Zakat Committees *(Question No. 180)*	
-Budget of Border Military Poice *(Question No. 14)*	216
-Cases of torture upon children and unic persons *(Question No. 123)*	
-Criteria of qualification and experience for the post of	440
Advocate General *(Question No. 177)*	127
-Details about funds issued to deserving persons in 2016 and 2017	
(Question No. 78)	209
-Details about the dowry and bridal gift act *(Question No. 121)*	375
-Establishment of Government opium and Acolied Factory Lahore	439
(Question No. 4)	448
	288
-FEE RECEIVED IN HEAD OF ROUT PERMITS IN 2018	214
(QUESTION NO. 248)	297
-Funds spent on Ring Road Lahore *(Question No. 73)*	368
-Grant of Jahez Fund during 2018 in Faisalabad *(Question No. 199)*	448
-Internship in colleges of Lahore *(Question No. 680*)*	
-Lining of water coures *(Question No. 176)*	126
-Members of Higher Education Commission Punjab *(Question No. 686*)*	38
-New policy about Zakat and Ushr Committees *(Question No. 36*)*	447
-Number of Dar-ul-Aman *(Question No. 181)*	76
-Number of policemen posted for security of VIPs in Lahore	204
(Question No. 71)	364
-Plantation in the province *(Question No. 192*)*	212
-Posts of Social Welfare Officer in Lahore *(Question No. 179)*	209
-Projects of increase in forests in the province *(Question No. 79)*	374
-Provision of seed free of cost to farmers *(Question No. 14*)*	
-Reinstatement of Zakat Councils *(Question No. 566*)*	
-Tax charged from films and stage dramas *(Question No. 144)*	
-Tax received in years 2016 to 2018 in Lahore *(Question No. 28)*	
-Vehicles running in Lahore without route permits *(Question No. 245)*	
NAUMAN AHMAD LANGRIAL, MALIK *(Minister for Agriculture)*	
Answers to the questions REGARDING-	
-Area and building of Agriculture University Faisalabad	220
(Question No. 283)	
-Budget and vacant posts in Agriculture University Faisalabad	220
(Question No. 284)	215
-Lining of water coures *(Question No. 176)*	
-Posts of non teaching cadre in Agriculture University Faisalabad	221
(Question No. 286)	204

PAGE NO.

-Provision of seed free of cost to farmers *(Question No. 14*)*
-Provision of staff and Bulldozers to Agriculture Engineering Department in Chiniot *(Question No. 730*)* 208

NAZIR AHMAD CHOHAN, MR.
-LEAVE OF ABSENCE 148

NOTIFICATION of-
-Acting Speaker 3
-Summoning of 6th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 7th January, 2019 1

O

OATH OF OFFICE by-
-Asad Ali Malik (PP-168) 30

OFFICERS-
-Of the House 9

PAGE NO.

P

Panel of Chairmen-

-Announcement regarding Panel of Chairmen for 6th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 7th January, 2019 13

points of order REGARDING- 250

-Anxiety amongst farmers due to decision to import duty free cotton 102

-Challenge to reports submitted by Special Committees

-Demand for bringing business of MPA at agenda and registration 224
of case of cybercrime against MS on recording the phone call of Minister

-Demand for conducting the House in accordance with the rules in 14, 155
absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker 379

-Demand to constitute committee to reduce heavy fee of private schools 468

-Demand to constitute Standing Committees 332

-Demand for extension in period of lease of farmers cultivating barren land

-Demand for handing over the properties of Nationalized Murray College 134
Sialkot and Garden College Rawalpindi to their actual owners 196

-Demand to exempt Sikh Community to wear helmet 331

-Demand for repair of bridge in Sahiwal 240, 388

-Demand for taking up resolution out of turn

-Problems faced by public due to strike by Lawyers on not establishing 99
bench of High Court in six big cities 389

-Reaction of a federal minister upon decision of Supreme Court

Q

questions REGARDING-

AGRICULTURE DEPARTMENT-

-Area and building of Agriculture University Faisalabad 219
(Question No. 283)

-Budget and vacant posts in Agriculture University Faisalabad 220
(Question No. 284) 214

-Lining of water coures *(Question No. 176)*

-Posts of non teaching cadre in Agriculture University Faisalabad 221
(Question No. 286) 204

-Provision of seed free of cost to farmers *(Question No. 14*)*

-Provision of staff and Bulldozers to Agriculture Engineering Department 208
in Chiniot *(Question No. 730*)*

COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-

-Budget allocated for repair and construction of roads in PP-185 458
Okara *(Question No. 302)*

PAGE NO.

-Construction and repair of roads in Chak No. 499 and 201 Faisalabad *(Question No. 109)* 443
433
-Construction of Rajuwal to Culsher road Okara *(Question No. 553*)* 445
-Construction of roads in PP-120 Toba Tek Singh *(Question No. 152)*
-Construction of service roads from G.T Road bypass to Gujranwala bypass *(Question No. 627*)* 429
440
-Cost and constuction of roads in PP-79 *(Question No. 91)*
-Dilapidation of road constructed on embankment of Chenab River PP-126 Jhng *(Question No. 373*)* 421
405
-Dilapidation of Syed Wala Okara road Nankana Sahib *(Question No.254*)* 439
-Funds spent on Ring Road Lahore *(Question No. 73)*
-Repair and construction of Baseerpur to Ameera Tajeka Road Okara *(Question No. 310)* 459
-Repair and construction of Bhagtanwala to Mitha lak road Sargodha *(Question No. 328*)* 410
-Repair and construction of bridge on Biloki Sulemanki Link Canal *(Question No. 309)* 459
-Repair and construction of Chak Amro to Delhra Road Narowal *(Question No. 449*)* 423
-Repair and construction of Chiniot Sargodha road and Chenab Nagar Bridge *(Question No. 470*)* 426
-Repair and construction of Ghulay Bajway Road Chak No. 116/R.B Nankana Sahib *(Question No. 101)* 442
-Repair and construction of road Mengra to Chak Dudhu Narowal *(Question No. 225)* 451
-Repair and construction of road Zafar Chowk to Kamalia PP-104 *(Question No. 239)* 456
457
-Repair and construction of roads in PP-185 Okara *(Question No. 301)*
-Total area and occupants over property of Wahdat Colony Lahore *(Question No. 523*)* 431

EXCISE, TAXATION DEPARTMENT- 210
-Scale and posting of Excise Inspector *(Question No. 104*)* 212
-Tax charged from films and stage dramas *(Question No. 144)* 209
-Tax received in years 2016 to 2018 in Lahore *(Question No. 28)*
-Upgradation of post of Inspector Excise and Taxation *(Question No. 255)* 217

FISHERIES DEPARTMENT-
-Offices of Fishries Department in Gujranwala division and details about area and fish seed *(Question No. 48)* 72

FORESTS DEPARTMENT- 93
-Deaths of animals in Safari Park Rawalpindi *(Question No. 214)*
-Number and kinds of trees in forests of Pirowal, Khanewal *(Question No. 543*)* 49
-Plantation in Basirpur, Okara under Shajarkari Campaign *(Question No. 262)* 94
38
-Plantation in the province *(Question No. 192*)* 76

	PAGE NO.
-Projects of increase in forests in the province *(Question No. 79)*	
-Steps for increasing forests and control over wood cutting *(Question No. 47)*	69
-Steps for killing pigs in forests of Kotli Sattian, Rawalpindi *(Question No. 70)*	75
HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-	
-Alternate scholarships on closure of Laptop Scheme *(Question No. 348)*	322
-Contract of canteen of Government Post Graduate College for Women, Lahore *(Question No. 303)*	320
-Details about Sargodha Campus of Lahore University *(Question No. 661*)*	273
-Filling vacant posts in Government Degree College for Women	316
Basirpur, Okara *(Question No. 260)*	288
-Internship in colleges of Lahore *(Question No. 680*)*	
-Issuance of NOC to GC University Sialkot and educational qualification	314
of teachers *(Question No. 169)*	297
-Members of Higher Education Commission Punjab *(Question No. 686*)*	
-Number of colleges and universities in PP-264, Rahim Yar Khan *(Question No. 734*)*	304
-Number of colleges in Chiniot and vacant posts and budget thereof *(Question No. 71*)*	268
-Number of staff and teachers in Government City College for Women Gujranwala *(Question No. 263)*	319
-Reasons for not to recruit against vacant posts in Government Colleges *(Question No. 347)*	321
HOME DEPARTMENT-	126
-Budget of Border Military Poice *(Question No. 14)*	132
-Budget of Safe City Project in Lahore *(Question No. 275)*	
-Cases in Police Station Nawan Kot and Gulshan Ravi Lahore	128
(Question No. 163)	127
-Cases of torture upon children and unic persons *(Question No. 123)*	
-Details about ambulances and medicine in Rescue 1122 Lahore	116
(Question No. 354)*	127
-Details about the dowry and bridal gift act *(Question No. 121)*	
-Establishment of Rescue 1122 Service in Kameer Sahiwal *(Question No. 187)*	132
-Number of check posts and Police Stations in Faisalabad *(Question No. 644*)*	120
-Number of policemen posted for security of VIPs in Lahore	126
(Question No. 71)	129
-Performance of city traffic police, Lahore *(Question No. 184)*	
LAW DEPARTMENT-	
-Budget and offices of Law Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 735*)*	206

PAGE NO.

-Criteria of qualification and experience for the post of Advocate General *(Question No. 177)* 216

LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

-Allocation and issuance of funds to Local Government Department for the year 2017-18 *(Question No. 186)* 89

-Allocation of land for graveyards in big cities of the province *(Question No. 13)* 68

-Audit of Waste Management Company Gujranwala and action taken against responsible officers *(Question No. 99)* 80

-Construction of Khaki Shah Road in PP-126 Jhang *(Question No. 371*)* 65

-Development works in Municipal Committee Silanwali, PP-79 *(Question No. 171*)* 45

-Dilapidation of sewerage line of PP-126 Jhang *(Question No. 190)* 91

-Ejectment of cattle from residential areas of Gujranwala *(Question No. 112)* 82

-Eradication of encroachments in UC-79 Lahore *(Question No. 162)* 87

-Establishment of model graveyard in Gujranwala division *(Question No. 310*)* 56

-Establishment of model graveyard near Saggian Bridge, Lahore *(Question No. 359*)* 60

-Establishment of Walled City Authority Lahore and eradication of encroachments *(Question No. 168)* 88

-Installation of water filtration plant in district Gujranwala *(Question No. 101*)* 64

-Number of vehicles of Fire Brigade Gujranwala *(Question No. 89)* 79

-Officers deputed in Local Bodies of the province *(Question No. 129)* 83

-Removal of rubbish from ways to graveyards in PP-154 Lahore *(Question No. 544*)* 66

-Repair of traffice signals in Faisalabad city and budget thereof *(Question No. 50*)* 63

-Repair of turbine for sewerage out fall in PP-126 Jhang *(Question No. 10)* 67

-Sewerage disposal station of PP-126 Jhang *(Question No. 191)* 92

-Training of representatives of local bodies in the province *(Question No. 83)* 78

NARCOTICS CONTROL DEPARTMENT-

-Control over Narcotics in Faisalabad *(Question No. 159)* 213

-Establishment of Government opium and Acolied Factory Lahore *(Question No. 4)* 209

-Vehicles and staff in Anti Narcotics wing district Gujranwala *(Question No. 728*)* 205

S & GAD DEPARTMENT-

-Expenses upon foreign visits of Ex-Chief Minister Punjab *(Question No. 154*)* 352

PAGE NO.

SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT- 277
-Charging excessive fee by private schools *(Question No. 520*)*
-Clean drinking water and washrooms in schools of Sheikhupura 312
(Question No. 134)
-Closure of Primary School of Chak No. 294/GB Toba Tek Singh 313
(Question No. 146)
-Construction of Girls Primary School in Aslam Colony tehsil Silanwali, 309
Sargodha and start of classes therein *(Question No. 9)*
-Construction of Government Model Girls High School Satellite Town 293
Gujranwala *(Question No. 639*)*
-Construction of Primary and Elementary Schools in PP-79 Sargodha 309
(Question No. 12) 300
-Educational syllabus of the province *(Question No. 674*)* 308
-Nonpayment of salaries to contract teachers *(Question No. 447*)* 315
-Number of high schools in PP-84, Khushab *(Question No. 171)* 311
-Playgrounds in schools of PP-95, Chiniot *(Question No. 56)*
-Upgradation of Girls Middle Schools Barrohi, Rawalpindi 316
(Question No. 216) 310
-Shortage of teachers in district Okara *(Question No. 54)*
SOCIAL WELFARE & BAIT UL MAAL DEPARTMENT- 416
-Action against beggars *(Question No. 745*)*
-Budget and employees of Social Welfare Department, Faisalabad 455
(Question No. 229)
-Construction of women protection committees at district level 431
(Question No. 133)*
-Details about funds issued to deserving persons in 2016 and 2017 440
(Question No. 78) 449
-Details of remuneration paid to women in Dar-ul-Aman *(Question No. 221)* 448
-Grant of Jahez Fund during 2018 in Faisalabad *(Question No. 199)* 448
-Number of Dar-ul-Aman *(Question No. 181)* 444
-Number of NGOs and procedure of registration *(Question No. 126)* 446
-Offices and employees of Social Welfare in Bahawalpur *(Question No. 160)* 447
-Posts of Social Welfare Officer in Lahore *(Question No. 179)* 407
-Reasons for not keeping beggars in beggar home Lahore *(Question No. 194*)* 435
-Steps taken for women development in Gujranwala *(Question No. 38)* 450
-Training of skills to women in Dar-ul-Aman *(Question No. 222)*
TRANSPORT DEPARTMENT- 375
375
-ACTION TAKEN AGAINST VEHICLES WITH CNG 360
CYLINDERS *(QUESTION NO. 246)* 374

-FEE RECEIVED IN HEAD OF ROUT PERMITS IN 2018
(QUESTION NO. 248)

-TOTAL COST AND SUBSIDY OF METRO BUS 85

PAGE NO.

PROJECT *(QUESTION NO. 307*)* 373

-Vehicles running in Lahore without route permits *(Question No. 245)* 376

355

WILDLIFE DEPARTMENT-

-Boundary wall of Bhagat Wildlife Park Toba Tek Singh and warding of animals therein *(Question No. 149)* 370

368

ZAKAT & USHR DEPARTMENT-

-Appointment of Chairmen of Zakat Committees *(Question No. 180)* 371

-APPOINTMENT OF CHAIRMEN ZAKAT COMMITTEES IN PP-185 OKARA *(QUESTION NO. 293)* 362

377

-Guzara Allowance of Zakat and Ushr Department *(Question No. 111*)* 369

-Issuance of zakat to deserved persons in 2016 to 2018 in Gujranwala *(Question No. 51)* 372

-New policy about Zakat and Ushr Committees *(Question No. 36*)* 364

-Number of approved local Zakat Committees in PP-57 Gujranwala *(Question No. 52)*

-Number of Institutes running under Punjab VocationalTraining Council (PVTC) *(Question No. 519*)*

-Provision of Zakat and Ushr fund in Faisalabad *(Question No. 296)*

-Provision of zakat fund to hospitals of Gujranwala division *(Question No. 30)*

-Provision of zakat fund to vocational institutions in Gujranwala division *(Question No. 53)*

-REINSTATEMENT OF ZAKAT COUNCILS *(QUESTION NO. 566*)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-7th January, 2019 108

-8th January, 2019 153, 163

-9th January, 2019 199, 200

R

RABIA AHMED BUTT, MS. 147

-LEAVE OF ABSENCE

RAHEELA NAEEM, MRS.

questions REGARDING- 132

-Budget of Safe City Project in Lahore *(Question No. 275)*

PAGE NO.

-Removal of rubbish from ways to graveyards in PP-154 Lahore 66
(Question No. 544)*

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on - 11
-7th January, 2019 113
-8th January, 2019 187
-9th January, 2019 265
-10th January, 2019 349
-11th January, 2019 403
-14th January, 2019

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 99
193

-THE PUNJAB BOARD OF TECHNICAL EDUCATION BILL 2018 (BILL NO. 33 OF 2018) 98
99
99

-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018 (BILL NO. 30 OF 2018) 99

-THE PUNJAB PREVENTION OF CONFLICT OF INTEREST BILL 2018 (BILL NO. 28 OF 2018)

-The Punjab Right to Public Services Bill 2018 (Bill No. 29 of 2018)
-The Punjab Skills Development Authority Bill 2018 (Bill No. 31 of 2018)
-The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority Bill 2018 (Bill No. 32 of 2018)

Resolutions REGARDING- 159
-Condemnation of brutality of indian army in Kahmir 153
-Demand to declare all double way roads of Faisalabad toll free
-Demand to fix the maximum number of students fourty in a class in Government Schools 163
-Demand to make policy about supply of bags for purchase of wheat 167

ruling of the chair REGARDING-
-Point of order on conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker and Mr. Deputy Speaker 340

S

S & GAD DEPARTMENT-

question REGARDING- 352
-Expenses upon foreign visits of Ex-Chief Minister Punjab *(Question No. 154*)*

SADIA SOHAIL RANA, MS.

PAGE NO.

questions REGARDING-
-Cases in Police Station Nawan Kot and Gulshan Ravi Lahore *(Question No. 163)* 128
-Dilapidation of Syed Wala Okara road Nankana Sahib *(Question No.254*)* 405
-Details about ambulances and medicine in Rescue 1122 Lahore *(Question No. 354*)* 116
-Eradication of encroachments in UC-79 Lahore *(Question No. 162)* 87
-Establishment of model graveyard near Saggian Bridge, Lahore *(Question No. 359*)* 60

SAJID AHMED KHAN, MR.

Resolution REGARDING-
-Condemnation of brutality of indian army in Kahmir 159

SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.

question REGARDING-
-Charging excessive fee by private schools *(Question No. 520*)* 277

SAMI ULLAH KHAN, MR.

Call attention Notice REGARDING-
-Murder and rape of a nine years old girl in Lohari Gate, Lahore 328

points of order REGARDING-
-Challenge to reports submitted by Special Committees 103
-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker 19, 155
-Reaction of a federal minister upon decision of Supreme Court 394

SAMIULLAH CHAUDHARY, MR. *(Minister for Food)*

Resolution REGARDING-
-Demand to make policy about supply of bags for purchase of wheat 167

SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Charging excessive fee by private schools *(Question No. 520*)* 277
-Clean drinking water and washrooms in schools of Sheikhupura *(Question No. 134)* 312
-Closure of Primary School of Chak No. 294/GB Toba Tek Singh *(Question No. 146)* 313
-Construction of Girls Primary School in Aslam Colony tehsil Silanwali, Sargodha and start of classes therein *(Question No. 9)* 309
-Construction of Government Model Girls High School Satellite Town Gujranwala *(Question No. 639*)* 293
-Construction of Primary and Elementary Schools in PP-79 Sargodha *(Question No. 12)* 309
300

PAGE NO.

-Educational syllabus of the province *(Question No. 674*)* 308
-Nonpayment of salaries to contract teachers *(Question No. 447*)* 315
-Number of high schools in PP-84, Khushab *(Question No. 171)* 311
-Playgrounds in schools of PP-95, Chiniot *(Question No. 56)* 316
-Upgradation of Girls Middle Schools Barrohi, Rawalpindi *(Question No. 216)* 310
-Shortage of teachers in district Okara *(Question No. 54)*

SEEMABIA TAHIR, MS.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 267

-ON SAD DEMISES OF FATHER OF MR. IFTIKHAT HUSSAIN CAMERAMAN OF PUNJAB ASSEMBLY AND SIX PERSONS DIED IN RAJANPUR 75

question REGARDING-

-Steps for killing pigs in forests of Kotli Sattian, Rawalpindi *(Question No. 70)*

SHAHAB-UD-DIN KHAN, MR. 150

-LEAVE OF ABSENCE 383

point of order REGARDING-

-Demand to constitute committee to reduce heavy fee of private schools

SHAHBAZ AHMAD, MR. (PP-130)

point of order REGARDING- 380

-Demand to constitute committee to reduce heavy fee of private schools

SHAHIDA AHMED, MS.

questions REGARDING- 300

-Educational syllabus of the province *(Question No. 674*)*
-Number and kinds of trees in forests of Pirowal, Khanewal *(Question No. 543*)* 49
-Number of Institutes running under Punjab VocationalTraining Council (PVTC) *(Question No. 519*)* 362

SHAZIA ABID, MS.

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 7th January, 2019 108

SHOUKAT ALI LALEKA, MR. *(Minister for Zakat & Ushr)*

Answers to the questions REGARDING- 374

-Appointment of Chairmen of Zakat Committees *(Question No. 180)*

PAGE NO.

377

-APPOINTMENT OF CHAIRMEN ZAKAT COMMITTEES IN PP-185 OKARA 355
(QUESTION NO. 293) 371
-Guzara Allowance of Zakat and Ushr Department *(Question No. 111*)* 368
-Issuance of zakat to deserved persons in 2016 to 2018 in Gujranwala
(Question No. 51) 372
-New policy about Zakat and Ushr Committees *(Question No. 36*)*
-Number of approved local Zakat Committees in PP-57 Gujranwala 362
(Question No. 52) 378
-Number of Institutes running under Punjab VocationalTraining
Council (PVTC) *(Question No. 519*)* 369
-Provision of Zakat and Ushr fund in Faisalabad *(Question No. 296)*
-Provision of zakat fund to hospitals of Gujranwala division 373
(Question No. 30) 365
-Provision of zakat fund to vocational institutions in Gujranwala division *(Question No. 53)*
-Reinstatement of Zakat Councils *(Question No. 566*)*

SOCIAL WELFARE & BAIT UL MAAL DEPARTMENT-

questions REGARDING- 416
-Action against beggars *(Question No. 745*)*
-Budget and employees of Social Welfare Department, Faisalabad 455
(Question No. 229)
-Construction of women protection committees at district level 431
(Question No. 133)*
-Details about funds issued to deserving persons in 2016 and 2017 440
(Question No. 78) 449
-Details of remuneration paid to women in Dar-ul-Aman *(Question No. 221)* 448
-Grant of Jahez Fund during 2018 in Faisalabad *(Question No. 199)* 448
-Number of Dar-ul-Aman *(Question No. 181)* 444
-Number of NGOs and procedure of registration *(Question No. 126)* 446
-Offices and employees of Social Welfare in Bahawalpur *(Question No. 160)* 447
-Posts of Social Welfare Officer in Lahore *(Question No. 179)* 407
-Reasons for not keeping beggars in beggar home Lahore *(Question No. 194*)* 435
-Steps taken for women development in Gujranwala *(Question No. 38)* 450
-Training of skills to women in Dar-ul-Aman *(Question No. 222)*

SUMMONING-
-Notification of summoning of 6th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 7th January, 2019 1

PAGE

NO.

T

TAHIA NOON, MS.

-LEAVE OF ABSENCE

148

TRANSPORT DEPARTMENT-

questions REGARDING- 375
375
-ACTION TAKEN AGAINST VEHICLES WITH CNG 360
CYLINDERS *(QUESTION NO. 246)* 374

-FEE RECEIVED IN HEAD OF ROUT PERMITS IN 2018
(QUESTION NO. 248)

-TOTAL COST AND SUBSIDY OF METRO BUS
PROJECT *(QUESTION NO. 307*)*
-Vehicles running in Lahore without route permits *(Question No. 245)*

U

USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR. *(Chief Minister of Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-
-Budget of Border Military Poice *(Question No. 14)*
-Budget of Safe City Project in Lahore *(Question No. 275)*
-Cases in Police Station Nawan Kot and Gulshan Ravi Lahore *(Question No. 163)* **126**
-Cases of torture upon children and unic persons *(Question No. 123)* 133
-Details about the dowry and bridal gift act *(Question No. 121)* 128
-Establishment of Rescue 1122 Service in Kameer Sahiwal 127
(Question No. 187) 127
-Number of policemen posted for security of VIPs in Lahore
(Question No. 71) 132
-Performance of city traffic police, Lahore *(Question No. 184)*

126
129

USMAN MEHMOOD, SYED

questions REGARDING-
-Budget and offices of Law Department in Rahim Yar Khan
(Question No. 735)*
-Number of colleges and universities in PP-264, Rahim Yar Khan
(Question No. 734)*

PAGE NO.

206

304

UZMA KARDAR, MS.

point of order REGARDING-

-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker and Mr. Deputy Speaker 158

question REGARDING- 360

-TOTAL COST AND SUBSIDY OF METRO BUS PROJECT *(QUESTION NO. 307*)*

W

WILDLIFE DEPARTMENT-

question REGARDING-

-Boundary wall of Bhagat Wildlife Park Toba Tek Singh and warding of animals therein *(Question No. 149)*

85

Y

YASIR HUMAYUN, MR. *(Minister for Higher Education & Tourism)*

Answers to the questions REGARDING- 323

-Alternate scholarships on closure of Laptop Scheme *(Question No. 348)* 320

-Contract of canteen of Government Post Graduate College for Women, Lahore *(Question No. 303)* 273

-Details about Sargodha Campus of Lahore University *(Question No. 661*)* 317

-Filling vacant posts in Government Degree College for Women Basirpur, Okara *(Question No. 260)* 288

-Internship in colleges of Lahore *(Question No. 680*)* 314

-Issuance of NOC to GC University Sialkot and educational qualification of teachers *(Question No. 169)* 298

-Members of Higher Education Commission Punjab *(Question No. 686*)* 305

-Number of colleges and universities in PP-264, Rahim Yar Khan *(Question No. 734*)* 269

-Number of colleges in Chiniot and vacant posts and budget thereof

PAGE NO.

(Question No. 71)*
-Number of staff and teachers in Government City College for Women Gujranwala *(Question No. 263)* 319
-Reasons for not to recruit against vacant posts in Government Colleges *(Question No. 347)* 322

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Death of a child in Ganga Ram Hospital Lahore due to carelessness of doctors 143
-Expired medicines in Faisalabad Institute of Cardiology 222

points of order REGARDING-
-Demand for bringing business of MPA at agenda and registration of case of cybercrime against MS on recording the phone call of Minister 229
-Demand to exempt Sikh Community to wear helmet 196

YAWAR KAMAL KHAN, RAJA
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Adjournment Motion No. 190 194

point of order REGARDING- 380
-Demand to constitute committee to reduce heavy fee of private schools

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-THE PUNJAB BOARD OF TECHNICAL EDUCATION BILL 2018 (BILL NO. 33 OF 2018) 99
-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018 (BILL NO. 30 OF 2018) 193
-THE PUNJAB PREVENTION OF CONFLICT OF INTEREST BILL 2018 (BILL NO. 28 OF 2018) 98
-The Punjab Right to Public Services Bill 2018 (Bill No. 29 of 2018) 99
-The Punjab Skills Development Authority Bill 2018 (Bill No. 31 of 2018) 99
-The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority Bill 2018 (Bill No. 32 of 2018) 99

Z

ZAHRA NAQVI, SYEDA

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 193
-On sad demise of PTI Leader of Dera Ghazi Khan, Mr. Rashid Bokhari

ZAKAT & USHR DEPARTMENT-

PAGE NO.

questions REGARDING- 373

-Appointment of Chairmen of Zakat Committees *(Question No. 180)* 376

-APPOINTMENT OF CHAIRMEN ZAKAT COMMITTEES IN PP-185 OKARA 355
(QUESTION NO. 293) 370

368
-Guzara Allowance of Zakat and Ushr Department *(Question No. 111*)*
-Issuance of zakat to deserved persons in 2016 to 2018 in Gujranwala *(Question No. 51)* 371
-New policy about Zakat and Ushr Committees *(Question No. 36*)* 362
-Number of approved local Zakat Committees in PP-57 Gujranwala *(Question No. 52)* 377
-Number of Institutes running under Punjab VocationalTraining Council (PVTC) *(Question No. 519*)* 369
-Provision of Zakat and Ushr fund in Faisalabad *(Question No. 296)* 372
-Provision of zakat fund to hospitals of Gujranwala division *(Question No. 30)* 364
-Provision of zakat fund to vocational institutions in Gujranwala division *(Question No. 53)*
-Reinstatement of Zakat Councils *(Question No. 566*)*

ZAKIA KHAN, MS.
-Leave of absence 146

ZAHEER IQBAL, MR.

Call attention Notice REGARDING- 462
-Publically murder of Abdul Majeed named person in Bahawalpur

QUESTION regarding- 446
-Offices and employees of Social Welfare in Bahawalpur *(Question No. 160)*

ZAHEER UD DIN, CH. *(Minister for Public Prosecution was also assigned Assembly Business pertaining to Transport)*

Answers to the questions REGARDING- 375

376
-ACTION TAKEN AGAINST VEHICLES WITH CNG 360
CYLINDERS *(QUESTION NO. 246)* 374

-FEE RECEIVED IN HEAD OF ROUT PERMITS IN 2018 *(QUESTION NO. 248)* 226

-TOTAL COST AND SUBSIDY OF METRO BUS 20, 156
PROJECT *(QUESTION NO. 307*)* 248
-Vehicles running in Lahore without route permits *(Question No. 245)*

points of order REGARDING-

PAGE NO.

-Demand for bringing business of MPA at agenda and registration of case of cybercrime against MS on recording the phone call of Minister
-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker
-Demand for taking up resolution out of turn

ZAINAB UMAIR, MS.

point of order REGARDING-
-Demand for bringing business of MPA at agenda and registration of case of cybercrime against MS on recording the phone call of Minister 237

zero hour notices REGARDING-
-Breakage of roads due to loaded trailers comes from Karachi to Lahore via Pakpattan, Chunia 178
-Demand for discuss Commercial Policy of LDA and Master Plan of Lahore 173
-Demand for fixing of protection barriers on underpasses of Lahore 249
-Demand for repair of filtration plant installed in GOR II, Bahawalpur House Lahore 254
-Demand to withdraw heavy tax on registration of luxury vehicles 246
-Problem faced by students due to closing of Fateh Garh Bridge 257

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

(منگل 15، بدھ 16، جمعرات 17، جمعتہ المبارک 18، سوموار 21، منگل 22، بدھ 23، جمعتہ المبارک 25۔ جنوری 2019)

(یوم الثلاثہ 8، یوم الاربعاء 9، یوم الخمیس 10، یوم الجمع 11، یوم الاثنین 14، یوم الثلاثہ 15، یوم الاربعاء 16، یوم الجمع، 18۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 (حصہ دوئم حصہ) : شمارہ جات : 7 تا 13 اور 15

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چھٹا اجلاس

منگل،15۔جنوری 2019

جلد 6 : شمارہ 7

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	-----------	549
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	551
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	552

صفحہ نمبر	نمبر شمار	مندرجات
		سوالات (محکمہ جات خوراک اور اوقاف ومذہبی امور)
553	4۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------
581	5۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------
584	6۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------
		تحریک (جو پیش ہوئی)
597	7۔	اسمبلی کی فنانس کمیٹی کی تشکیل ------------
		مسودات قانون (جو سپیشل کمیٹی نمبر 3 کے سپرد کئے گئے)
	8۔	مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019 اور
598		مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت 2019 (۔۔۔جاری) ------------
		تحاریک التوائے کار
598	9۔	لاکھوں میٹرک ٹن گندم کھلے آسمان تلے پڑی رہنے کا انکشاف ------------
	10۔	لکاس (LACAS) سکول جوہر ٹاؤن لاہور
603		کی وجہ سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا ------------
		پوائنٹ آف آرڈر
604	11۔	گکھڑ منڈی کشمیر کالونی میں رہائش پذیر کشمیری مہاجرین پر پولیس کی بربریت ----------
605	12۔	ضلع میانوالی کے طلباء کے لئے میڈیکل سیٹوں کا کوٹا بحال کرنے کا مطالبہ ----------
606	13۔	سکھ مہمانانِ گرامی کو ایوان میں خوش آمدید کہا جانا ------------
		تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)
607	14۔	گوجرانوالہ کے سرکاری سکولوں میں کمروں کی کمی ------------
	15۔	ایم ایس بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی کا جونیئر ڈاکٹر کو ہراساں اور
608		وزیر قانون کی کال کو سوشل میڈیا پر وائرل کرنا ------------

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی		
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)		
16۔	نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیس فکس کرنے کا مطالبہ	-----------	621
17۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	625
	قرارداد		
18۔	نو منتخب ممبر کے تین ماہ تک حلف نہ اٹھانے پر سیٹ خالی قرار دینے کا مطالبہ	-----------	626
19۔	کلام اقبال کو تعلیمی نصاب کا لازمی جز قرار دینے کا مطالبہ	-----------	626
20۔	شیلٹر ہوم والے شہروں میں بھیک مانگنے پر مکمل پابندی عائد کرنے کا مطالبہ	-----------	627
	پوائنٹ آف آرڈر		
21۔	پروڈکشن آرڈر جاری کرنے پر جناب سپیکر اور معزز ایوان کے لئے اظہار تشکر	-----------	631
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)(---جاری)		
22۔	بھارت کا جاسوس ڈرون گرانے پر پاک فوج کو زبردست خراج تحسین کا پیش کیا جانا	-----------	632
	پوائنٹ آف آرڈر (---جاری)		
23۔	پروڈکشن آرڈر جاری کرنے پر جناب سپیکر اور معزز ایوان کے لئے اظہار تشکر (---جاری)	-----------	635
	بدھ،16۔جنوری2019		
	جلد 6 : شمارہ 8		
24۔	ایجنڈا	-----------	647
25۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	649

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
26۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	650
	پوائنٹ آف آرڈر	
27۔	معزز ممبر اسمبلی جناب مظہر عباس راں کی وفات پر اجلاس ملتوی کیا جانا------------	651
	جمعرات، 17۔ جنوری 2019	
	جلد 6 : شمارہ 9	
28۔	ایجنڈا ------------	657
29۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	659
30۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	660
31۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	661
	قرارداد	
32۔	معزز ممبر اسمبلی جناب مظہر عباس راں (مرحوم) کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار ------------	662
	تعزیت	
33۔	معزز ممبر اسمبلی جناب مظہر عباس راں کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	665
34۔	جناب سپیکر کا نئی اسمبلی بلڈنگ میں ایمرجنسی سروس قائم کرنے کا حکم ------------	665
	پوائنٹ آف آرڈر	
35۔	ممبران اسمبلی کی تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ ------------	667
	سوالات (محکمہ جات پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)	
36۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	670
37۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	703
38۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	713

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
39۔	ٹی ایچ کیو احمد پور سیال اور آر ایچ سی گڑھ مہاراجہ میں ڈاکٹرز کی رہائش گاہوں پر پولیس کا قبضہ ------------	722
40۔	خواتین کے مسائل حل کرنے کے لئے اسمبلی میں کاکس (CAUCUS) قائم کرنے کا مطالبہ ------------	723
41۔	کاشتکاروں کے مسائل حل کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات اٹھانے کا مطالبہ ------------	725
42۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	727
	قرارداد	
43۔	اشاعتی ونشریاتی اور خبر رساں اداروں کے کارکنوں کو برطرف نہ کرنے اور بروقت تنخواہ دینے کا مطالبہ ------------	728
	توجہ دلاؤ نوٹس	
44۔	ڈیرہ غازی خان میں راشد بخاری نامی شہری کے قتل سے متعلقہ تفصیلات ------------	732
	تحاریک التوائے کار	
45۔	لاہور کی بڑی شاہراؤں پر بل بورڈز کی وجہ سے ٹریفک حادثات میں اضافہ ------------	738
	جمعتہ المبارک، 18۔ جنوری 2019	
	جلد 6 : شمارہ 10	
46۔	ایجنڈا ------------	745
47۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	747
48۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	748

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوالات(محکمہ جات مال وکالونیز، آبپاشی اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ)		
49۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	749
50۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	777
51۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	781
	پوائنٹ آف آرڈر		
52۔	وزراء کا ایوان میں چیئر سے اجازت لئے بغیر بات کرنا	------------	785
	رپورٹیں(جو پیش ہوئیں)		
53۔	مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ و صحت 2019 اور مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 3 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	788
	تحاریک التوائے کار		
54۔	سابق حکومت کی ناقص پالیسی کی وجہ سے پنجاب کے سکولز مسائل کا شکار(۔۔۔جاری)	------------	790
55۔	لکاس(LACAS)سکول جوہر ٹاؤن لاہور کی وجہ سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا(۔۔۔جاری)	------------	792
56۔	گوجرانوالہ کے سرکاری سکولوں میں کمروں کی کمی(۔۔۔جاری)	------------	793
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
57۔	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر عام بحث	------------	794

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار،21۔جنوری2019	
	جلد 6 : شمارہ 11	
58۔	ایجنڈا -----------	801
59۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	803
60۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	804
61۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	805
	تعزیت	
62۔	سانحہ ساہیوال میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت -----------	812
63۔	قواعد کی معطلی کی تحریک(۔۔۔جاری) -----------	812
	بحث	
64۔	سانحہ ساہیوال پر عام بحث -----------	816
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون(جوزیر غور لایا گیا)	
65۔	مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب2018 -----------	865
66۔	کورم کی نشاندہی -----------	866
	منگل،22۔جنوری2019	
	جلد6 : شمارہ12	
67۔	ایجنڈا -----------	869
68۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	873
69۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	874

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، محنت و انسانی وسائل اور تحفظ ماحول)		
70۔	(کوئی سوال پیش نہ ہوا)	------------	875
71۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	------------	877
	تحاریک التوائے کار		
72۔	پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں پر سبسڈی میں کمی	------------	881
73۔	کوٹلی ستیاں تحصیل مری کے جنگلات میں سوروں کی بھرمار	------------	882
74۔	جعلی شیمپو اور فیس کریموں کی سرعام فروخت	------------	882
75۔	مقبوضہ کشمیر کے علاقہ پلوامہ میں بھارتی فوج کی جارحیت	------------	883
76۔	نارووال یونیورسٹی کے کنٹریکٹ اساتذہ کو فارغ کرنے سے طلباء کو تشویش کا سامنا	------------	884
77۔	لاہور میں ڈولفن پولیس کا شہریوں کو ہراساں کرنا	------------	886
78۔	سمبڑیال روڈ کی تعمیر میں ناقص مٹیریل کا استعمال	------------	887
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی		
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)		
79۔	کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی کا مطالبہ	------------	894
80۔	خواتین اساتذہ کو دودھ پیتے بچے ساتھ لانے کی اجازت کا مطالبہ	------------	897
81۔	صوبہ کے پانچ ڈویژن میں ایمبولینس کے لئے الگ لین مختص کرنے کا مطالبہ	------------	898
82۔	میونسپل کمیٹی ماموں کانجن میں جدید سہولتوں سے آراستہ ہسپتال قائم کرنے کا مطالبہ	------------	907
83۔	یونیورسٹی میں داخلہ کے وقت مناسب کونسلنگ نہ ہونے کی وجہ سے طلباء و طالبات کا تعلیمی نقصان	------------	908

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	زیرو آر نوٹس	
84۔	سپریم کورٹ کے فیصلے کے باوجود پرائیویٹ سکولوں کا چھٹیوں میں بھی پوری فیس وصول کرنا ------------	909
85۔	وزیر انفارمیشن و کلچر کی جانب سے میڈیا ایڈوائزر مقرر کرنے کے لئے غیر قانونی نوٹیفکیشن کا اجراء ------------	911
86۔	تحصیل کوٹلی ستیاں میں جنگلی سوروں کی وجہ سے متعدد افراد جاں بحق ------------	911
87۔	تعلیمی سیشن کے دوران اساتذہ کے تبادلوں پر پابندی کا مطالبہ ------------	912
88۔	جڑانوالہ کے تاجروں سے بھتہ کی وصولی ------------	913
89۔	انڈس ہائی وے کشمور سے ڈیرہ غازی خان پر دو رویہ سڑک نہ ہونے کی وجہ سے حادثات ------------	915
90۔	سرگودھا یونیورسٹی میں زیر تعلیم طلباء کو بھیرہ اور ملحقہ علاقوں سے آنے جانے میں شدید مشکلات ------------	923
	بدھ، 23۔ جنوری 2019	
	جلد 6 : شمارہ 13	
91۔	ایجنڈا ------------	927
92۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	929
93۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	930
94۔	کورم کی نشاندہی ------------	931
	پوائنٹ آف آرڈر	
95۔	وقفہ سوالات شروع ہوتے ہی کورم کی نشاندہی پر سوالات کا وقت ختم ہونے کے بعد سوالات دوبارہ شروع کرنے پر جناب ڈپٹی سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ ------------	932

صفحہ نمبر		نمبر شمار مندرجات
		96۔ دوبارہ پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع کرنے پر
933	------------	متعلقہ رولز کا حوالہ دینے کا مطالبہ
		سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)
934	------------	97۔ نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات
953	------------	98۔ نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)
955	------------	99۔ غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات
		تحاریک التوائے کار
963	------------	100۔ (کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)
		سرکاری کارروائی
		مسودات قانون (جوزیر غور لائے گئے)
967	------------	101۔ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018
		اعلان
		102۔ سانحہ ساہیوال کی بریفنگ کے لئے مورخہ 24۔جنوری2019
972	------------	کا اجلاس in comara منعقد کرنے کا اعلان
973	------------	103۔ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018 (۔۔۔جاری)
983	------------	104۔ مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019
995	------------	105۔ مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب 2019
		اعلان
		106۔ سانحہ ساہیوال کی بریفنگ کے لئے مورخہ 24۔جنوری2019
1010	------------	کا اجلاس in comara منعقد کرنے کا اعلان

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک،25۔جنوری 2019	
	جلد6 : شمارہ 15	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
107۔	ایجنڈا ----------	1013
108۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------	1015
109۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	1016
	سوالات (محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، محنت وانسانی وسائل اور تحفظ ماحول)	
110۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	1017
111۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	1029
	تحاریک استحقاق	
112۔	ڈی سی چنیوٹ کی معزز ممبر سے غلط بیانی ----------	1033
	تحاریک التوائے کار	
113۔	غیر معیاری گھی اور کوکنگ آئل کی سرعام فروخت ----------	1036
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
114۔	مسودہ قانون میر چاکر خان رند یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی، ڈیرہ غازی خان 2019 ----------	1037
115۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	1038
	تحریک	
116۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترمیم کی اجازت کی تحریک ----------	1038

صفحہ نمبر	نمبر شمار مندرجات
	تحریک
1042	117۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 150(1) کے تحت سٹینڈنگ کمیٹیوں کا انتخاب ------------
	بحث
1043	118۔ امن وامان پر عام بحث ------------
1057	119۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------
	120۔ انڈکس

549

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 15۔ جنوری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات خوراک اور اوقاف ومذہبی امور)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 8۔ جنوری 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ جناب علی اختر: ضلع فیصل آباد کو دوسرے شہروں کے ساتھ ملانے کے لئے جناب پرویز الٰہی کے دور حکومت میں دورویہ سڑکیں تعمیر کی گئی تھیں اور ان سڑکوں پر ٹال کی مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی تھی۔ گزشتہ حکومت نے ان تمام سڑکوں پر ٹال ٹیکس لگا دیا اور عوام الناس سے ٹال کی مد میں بھاری رقم وصول کرنا شروع کر دی۔ شہر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے پر عوام کو مالی بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ ان تمام سڑکوں کو ٹال فری کیا جائے۔

2۔ جناب مناظر حسین رانجھا: اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے کئے گئے اس فیصلے پر پورے ملک کے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے جس میں نیپرا کی جانب سے مختلف بنکوں سے لئے گئے قرض کی مد میں سود جو 20۔ارب روپے ہے، کی ادائیگی کے لئے بجلی کے بلوں کی مد میں صارفین سے رقم وصول کی جائے گی۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس فیصلے کو فی الفور واپس لیا جائے۔

550

3۔ محترمہ خدیجہ عمر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری سکولز میں بہتر تعلیمی نتائج کے حصول کے لئے ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ 40 کی جائے تاکہ اساتذہ بہتر طریقے سے پڑھا سکیں اور بچے اچھی طرح سے پڑھ لکھ سکیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ محترمہ نیلم حیات ملک: اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیس بہت زیادہ ہے لہٰذا ان ڈاکٹرز کو پابند کیا جائے کہ وہ سرکاری ہسپتالوں میں ہی لوگوں کا علاج کریں اور جب تک سرکاری ہسپتالوں کی حالت بہتر نہیں کی جاتی، ان ڈاکٹرز کی فیسوں کو فکس کیا جائے۔

2۔ محترمہ مومنہ وحید: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کا نام تبدیل کر کے پاکستان انکم سپورٹ پروگرام رکھا جائے۔

3۔ محترمہ شعوانہ بشیر: اس ایوان کی رائے ہے کہ کلام اقبالؒ کو تعلیمی نصاب کا لازمی جز قرار دیا جائے۔

4۔ محترمہ مسرت جمشید: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے جن شہروں میں شیلٹر ہوم بنائے گئے ہیں ان شہروں میں بھیک مانگنے پر مکمل پابندی لگائی جائے۔

5۔ محترمہ سیمابیہ طاہر: پاک فوج نے باغ سیکٹر میں کنٹرول لائن پار کرتے ہوئے بھارتی فوج کا جاسوس کواڈ کاپٹر (ڈرون) کامیابی سے مار گرایا ہے۔ یہ اس بات کا روشن ثبوت اور واضح دلیل ہے کہ پاکستان کی باصلاحیت فوج بھارت کی جانب سے کسی بھی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کی عظیم فوج پاکستان کے چپے چپے کی حفاظت کے لئے اپنی بھرپور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتی رہے گی اور قربانیوں و کامیابیوں کی یہ لازوال داستان رقم ہوتی رہے گی۔

یہ ایوان پاکستان کی سلامتی اور عہد حاضر کے عسکری تقاضوں کے مطابق پاک فوج کی جانب سے بروقت کارروائی کرتے ہوئے بھارتی فوج کا جاسوس ڈرون تباہ کرنے اور پاکستان کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنانے پر پاک فوج کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے اور آئندہ بھی اپنی قابل فخر فوج کی مزید کامیابیوں کے لئے دُعاگو ہے۔

551

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

منگل، 15۔ جنوری 2019

(یوم الثلاثہ، 8۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 1 بج کر 11 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ
الْحَكِيمِ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ
آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا
مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢﴾ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣﴾ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٤﴾

سُورۃ الجُمُعَۃ آیات 1 تا 4

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہ حقیقی پاک ذات زبردست حکمت والا ہے (1) وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں ان ہی میں سے (محمدؐ) کو پیغمبر (بنا کر) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور (اللہ کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں۔ اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے (2) اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (ان کو بھیجا ہے) جو ابھی ان (مسلمانوں سے) نہیں ملے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے (3) یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے (4)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

تو امیر حرم میں فقیر عجم
تیرے گن اور یہ لب میں طلب ہی طلب تو عطا ہی عطا
اِلہام جامہ ہے تیرا قُرآن عمامہ ہے تیرا
ممبر تیرا عرش بریں یا رَحمتہُ للعالِمین
تو حقیقت ہے میں صرف احساس ہوں
تو سمندر میں بھٹکی ہوئی پیاس ہوں
میرا گھر خاک پر اور تیری راہ گزر
سدرۃ المنتہٰی تو کجا من کجا
خیر البشر رتبہ تیرا آواز حق خطبہ تیرا
آفاق تیرے سامعین سائس جبریلِ امین یا رَحمتہُ للعالِمین
ڈگمگاؤں جو حالات کے سامنے
آئے تیرا تصور مجھے تھامنے
میری خوش قسمتی میں تیرا اُمتی
تو جزا میں رضا تو کجا من کجا

سوالات

(محکمہ جات خوراک اور اوقاف و مذہبی امور)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات خوراک اور اوقاف و مذہبی امور سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلے محکمہ خوراک سے متعلق سوالات لے لیتے ہیں۔پہلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔جی،چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر!شکریہ۔سوال نمبر 286 ہے۔ میں سوال پڑھ دیتا ہوں پھر منسٹر صاحب اس کا جواب پڑھ دیں۔

صوبہ کے دیہاتوں اور قصبوں میں دودھ میں ملاوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*286: **چودھری اشرف علی:** کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دیہاتوں اور قصبوں میں جگہ جگہ دودھ سے کریم نکالنے کے پلانٹ لگے ہوئے ہیں اور شہریوں کو کریم نکال کر دودھ سپلائی کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کریم نکلے ہوئے دودھ کو گاڑھا کرنے کے لئے اس میں نہروں اور جوہڑوں کا پانی ملایا جاتا ہے جس میں صنعتی فضلہ اور سیوریج کا پانی ملا ہوتا ہے جو بعد ازاں مختلف بیماریوں کا سبب بنتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہریوں کو ملاوٹ شدہ مختلف اقسام کے کیمیکلز، کھاد اور پاؤڈر سے تیار شدہ دودھ سپلائی کیا جارہا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہریوں کو دودھ سپلائی کرنے کے لئے مختلف اقسام ممنوعہ کیمیکلز اور پلاسٹک کے ڈرم استعمال کئے جاتے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی وجہ سے شہری مختلف امراض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(و) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ شہریوں کو خالص اور ملاوٹ سے پاک دودھ فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف تاو) سوالات میں بیان کردہ حقائق درست نہ ہیں۔تاہم چند شر پسند عناصر اس مکروہ دھندے میں ملوث ہیں جن کے خلاف پنجاب فوڈ اتھارٹی کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

صوبہ بھر میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے اب تک 13828 دودھ کے احاطوں / دکانوں کا معائنہ کیا جن میں سے 10125 کو اصلاحی نوٹس جاری کئے، 1165 کو جرمانہ عائد کیا، 154 احاطوں / دکانوں کو سر بمہر کیا گیا اور اس کاروبار میں ملوث 12 افراد کے خلاف ایف آئی آرز درج کی گئیں۔

علاوہ ازیں ملاوٹ شدہ دودھ اور دودھ سے تیار شدہ اشیاء خوردونوش جس میں دہی، مکھن، کھویا، گھی، آئس کریم، ربڑی والا دودھ اور دیگر ملاوٹ شدہ اشیاء کی بھاری مقدار کو تلف کیا گیا۔ تفصیلات (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری اشرف علی! میرے خیال میں یہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے اور آپ نے کوئی ضمنی سوال کرنا ہو تو کر لیں کیونکہ کافی لمبا جواب ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! اس میں کچھ وضاحت درکار تھی اس لئے میں نے کہا کہ منسٹر صاحب جواب پڑھ لیں گے تو بات کرنے میں آسانی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: چلیں، پڑھ لیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! بس ایک ہی لائن باقی رہ گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پڑھ لیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر!

پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ بڑا مقدس ایوان ہے، اس کا ایک استحقاق ہے اور اس ہاؤس کے استحقاق کا خیال رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ آپ چونکہ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں اور آپ نے ماشاء اللہ اس ہاؤس کے استحقاق کے لئے ہمیشہ اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ محکمے جب ایوان میں جواب دیتے ہیں تو وہ اس چیز کا خیال رکھتے ہیں لیکن بڑی حیرت ہوئی جب میں نے جواب دیکھا تو محکمہ نے بالکل بھی اس ہاؤس کے استحقاق کا خیال نہیں رکھا۔

جناب سپیکر! میرے سوال کے چھ جز ہیں جبکہ جواب دیتے وقت انہوں نے سارے اکٹھے کر کے بیان کر دیا ہے کہ یہ درست نہ ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ہاؤس کا استحقاق مجروح کیا ہے کیونکہ حقائق کو سمجھتے بوجھتے اور جانتے ہوئے بڑی دیدہ دلیری سے جواب دے دیا ہے کہ یہ درست نہ ہیں۔ چونکہ انہوں نے ہاؤس کا استحقاق مجروح کیا ہے لہٰذا میری گزارش ہے کہ آپ مجھے اس پر تحریک استحقاق move کرنے کی اجازت دیں۔ اگر انہوں نے آج تک کسی کے خلاف کارروائی نہیں کی تو اس کا مطلب ہے کہ یہ چیک کرتے رہے ہیں اور ہمیشہ اِن کو دودھ ملاوٹ سے پاک، صاف ستھرا اور معیاری ملتا رہا ہے لیکن دوسری طرف انہوں نے جب بھی کارروائی کی تو ناقص اور غیر معیاری دودھ ملا پھر اُس پر کارروائی کی گئی اور دودھ کو تلف کیا گیا لہٰذا یہ بڑی زیادتی ہے کہ ایوان کے استحقاق کا خیال نہیں رکھا گیا۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس پر کیا فرماتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میری اس میں گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر نے توجہ سے جواب نہیں سنا۔ اگر یہ توجہ فرما لیتے تو شاید اِن کو اتنی لمبی چوڑی تمہید باندھنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔

جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ چند شر پسند عناصر اس مکروہ دھندے میں ملوث ہیں جن کے خلاف پنجاب فوڈ اتھارٹی کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں یہی point out کرنا چاہ رہا ہوں کہ ہاؤس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور گمراہ اُس کو کیا جاتا ہے جس کے استحقاق کے تقدس کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ جب شروع میں بتا دیا کہ درست نہ ہیں پھر آگے بات کو توڑ مروڑ کر ایسا تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ باتیں ساری کی ساری غلط ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ specific کوئی واقعہ بتائیں یا کسی چیز کو pin point کریں جس کا منسٹر صاحب جواب دیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! اس سوال کے چھ جز میں دانستہ طور پر کہیں بھی ذکر نہیں کیا گیا کہ کسی جگہ پر انہوں نے ناقص، غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ دودھ کو پکڑا ہو اور اتنے لٹر دودھ انہوں نے موقع پر تلف کر دیا ہو۔ چونکہ ہاؤس کو یہ گمراہ کرنا چاہتے ہیں اور اسی لسٹ میں صفحہ نمبر 7 پر سوال نمبر 634 ہے۔

جناب سپیکر! اس میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ صرف گوجرانوالہ میں 61 ہزار 675 لٹر دودھ غیر معیاری اور ناقص تھا جو تلف کر دیا گیا ہے۔ اگر یہ دودھ غیر معیاری تھا تو تلف کیا گیا ناں لیکن جواب میں کہہ رہے ہیں کہ کوئی غیر معیاری دودھ نہیں پکڑا گیا اور ایک لٹر کا بھی ذکر یہاں نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! انتہائی دکھ کے ساتھ مجھے اس بات کا اظہار کرنا پڑ رہا ہے کہ وزیر موصوف اپنا سوال دیکھیں اور میرا جواب سنیں۔۔۔

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! موصوف خود کو منسٹر سمجھیں اور حکومت میں ہونے کا اب تو یقین کر لیں۔

MINISTER FOR FOOD(Mr Samiullah Chaudhary): Mr Speaker! Sorry sir, I am sorry, I am sorry, I am sorry; I am sorry honourable Member Assembly...

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
چودھری اشرف علی کو منسٹر بننے کی مبارکباد دیں)

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں ہے۔ اگر آپ سارے وزیر بن ہی گئے ہیں تو ان کی بھی بات سن لیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ان کے دل میں لڈو پھوٹ رہے ہیں کہ ہماری زبان سے منسٹر کا لفظ نکل گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں۔ آپ ان کے سوال کا جواب دے دیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہم نے 13 ہزار 828 چیکنگ کی ہیں جس میں 1125 لوگوں کو اصلاحی نوٹس بھی جاری کئے ہیں۔ 1165 لوگوں کو جرمانہ عائد کیا ہے، 154 دکانوں کو seal کیا ہے، اس کاروبار میں ملوث 12 افراد کے خلاف ایف آئی آرز درج کروائیں اور اگر یہ specific سوال جمع کروائیں تو اس کا specific جواب بھی دیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چونکہ اب چودھری اشرف صاحب منسٹر ہو گئے ہیں تو میرا ایم پی اے سمیع اللہ چودھری سے سوال ہے کیونکہ reverse ہو گئی ہے یہ بات اور بات reverse ہو گئی ہے تو میرا یہ سوال جڑا ہوا ہے ان کے دیئے جواب کے ساتھ جسے میں پڑھ دیتا ہوں کہ:

"علاوہ ازیں ملاوٹ شدہ دودھ اور دودھ سے تیار شدہ اشیائے خورد و نوش
جس میں دہی، مکھن وغیرہ، ربڑی والا دودھ اور دیگر ملاوٹ شدہ اشیاء کی
بھاری مقدار کو تلف کیا گیا۔"

جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ جن چیزوں کی دودھ میں ملاوٹ کی گئی ہے وہ کیا تھیں؟ جب یہ بتائیں گے کہ ملاوٹ شدہ دودھ میں کن چیزوں کی ملاوٹ کی گئی تو اس جواب کا براہ راست تعلق جز(ج) سے بنتا ہے تو اگر میں وہ بھی پڑھ دوں:

"کیا یہ بھی درست ہے کہ شہریوں کو ملاوٹ شدہ مختلف اقسام کے کیمیکلز، کھاد اور پاؤڈر سے تیار شدہ دودھ سپلائی کیا جارہا ہے۔"

جناب سپیکر! اگر انہوں نے ملاوٹ شدہ اشیاء جسے انہوں نے تسلیم کیا ہے اگر تو وہ یہی چیزیں ہیں تو پھر واقعی چودھری اشرف علی کی بات درست ہے کہ محکمہ نے اس ہاؤس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے اور جز(ج) کے جواب میں بھی یہ لکھا ہے کہ "یعنی حقائق کے مطابق نہیں ہیں۔"

جناب سپیکر! حالانکہ یہ جواب اگر اس ہاؤس کو دے دیں کہ کن چیزوں کی ملاوٹ دودھ میں کی گئی ہے اور یہ بتادیں کہ دودھ کے اندر کون سی چیزوں کی ملاوٹ کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں بھی اسی سے متعلقہ سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: پہلے اس کا تو جواب آ لینے دیں ناں۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پچھلے دس سالوں میں انہوں نے دودھ میں ملاوٹ کے حوالے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے قہقہے)

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ اس طرح نہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میری اس حوالے سے sub mission یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ دس سال یاد کروانا چھوڑ دیں۔ (قہقہے)

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! جہاں جہاں سے شکایات آئی تھیں اور جن کے خلاف ہم نے ایف آئی آرز درج کروائی ہیں تو ان کے دودھ میں adulteration تھی اور ان کے دودھ میں مختلف کیمیکلز موجود تھے جن میں کہیں یوریا کی شکایت تھی، کہیں پر کروڈ آئل کی

ملاوٹ کی شکایت تھی اور کہیں پر سرف کی ملاوٹ کی شکایت تھی تو اسی لئے ہم نے ان کے خلاف باقاعدہ ایف آئی آرز درج کروائیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ ثابت کرنا چاہ رہا تھا اور اب میری آپ سے گزارش ہے اور میں صرف جز (ج) پر focus کر رہا ہوں کہ:

"کیا یہ بھی درست ہے کہ شہریوں کو ملاوٹ شدہ اقسام کے کیمیکلز، کھاد اور پاؤڈر سے تیار شدہ دودھ سپلائی کیا جاتا ہے۔"

جناب سپیکر! اب منسٹر صاحب کا شکریہ کہ انہوں نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ واقعی ان اشیاء کی ملاوٹ ہوتی ہے اور اب جز (ج) کا جواب دیکھ لیں کہ انہوں نے کہا ہے کہ "بیان کردہ حقائق درست نہ ہیں" یعنی یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ ملاوٹ شدہ اشیاء میں کھاد بھی ہے، کیمیکلز بھی ہیں اور جواب یہ ہے کہ "ان میں یہ حقائق درست نہ ہیں" تو محکمہ نے اس ہاؤس کو درست جواب نہیں دیا جس پر وزیر موصوف اگر کچھ اور فرمانا چاہیں، otherwise آپ کے پاس یہ اختیار ہے کہ کیا کرنا ہے کیونکہ محکمہ نے جواب درست نہیں دیا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! نہیں، میری بات سنیں کیونکہ میں نے پہلے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ "تاہم چند شر پسند عناصر اس مکروہ دھندے میں ملوث ہیں۔"

جناب سپیکر! میں نے یہ پہلے کہا ہے اور میں خود اس بات کو تسلیم کر رہا ہوں کہ لوگ دودھ میں ملاوٹ کرتے ہیں اور میں نے اپنے جواب میں ذکر کیا ہے کہ لوگ پاؤڈر ملاتے ہیں اور پانی ملاتے ہیں۔ لوگ ملاوٹ کر رہے ہیں لیکن فوڈ اتھارٹی سوئی نہیں ہوئی بلکہ وہ جاگ رہی ہے اور ہم نے یہ تہیہ کیا ہوا ہے کہ ملاوٹ کا خاتمہ کرنا ہے ہم تو جہاد جاری رکھے ہوئے ہیں اور اس حوالے سے کسی سے کوئی رعائت نہیں کر رہے۔

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): جناب سپیکر! میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): جناب سپیکر! چودھری اشرف علی نے سوال کیا تھا کہ دیہاتوں اور قصبوں میں جگہ جگہ دودھ سے کریم نکالنے کے پلانٹ لگے ہوئے ہیں جس کے جواب میں وزیر موصوف نے کہا کہ یہ درست نہیں ہے تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ لاہور میں یہ جتنے بھی شادی ہالز ہیں جہاں پر fruit salads چل رہے ہیں اور ان میں جو کریم ڈالی جا رہی ہے، یہ جو کریم چارٹ بنائی جا رہی ہے، یہ جو آئس کریم بنائی جا رہی ہے تو یہ پھر کس چیز سے کریم نکل رہی ہے اور کہاں سے آ رہی ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یہ بتانا چاہوں گا کہ سپلائی آتی ہے۔ ہم نے پچھلے دنوں آئس کریم کے بڑے بڑے "ٹائیکون" جو اس بزنس میں involve تھے، کے خلاف کریک ڈاؤن کئے اس دوران 174 آئسکریم کے نمونے ٹیسٹ کروائے جن میں سے بہت سارے fail نکلے یہ کہ ہمارے میڈیا ہاؤسز کی ملکیت تھے تو ان کے ذریعے ہماری کردار کشی کی گئی۔ میں شکریہ ادا کرنا چاہوں گا چیف جسٹس صاحب کا جنہوں نے اس کا نوٹس لیا، کردار کشی کرنے والوں کو بلا کر انہیں معافی مانگنے پر مجبور کیا اور ان سے یہ بھی کہا کہ آپ ان کی کردار کشی بند کریں۔ اس ملاوٹ کے اوپر تو ہم نے کریک ڈاؤن کیا ہے اور ہمیں بجائے شاباش کے تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 381 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع چنیوٹ کی حدود میں شوگر ملز، مالکان کے نام اور کسانوں کو ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*381: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ کی حدود میں کون کون سی شوگر ملز ہیں ان کے مالکان کے نام بتائیں؟

(ب) ان ملوں نے کرشنگ سیزن سال 17-2016 میں کتنا گنا خرید کیا تفصیل مل وار بتائیں؟

(ج) ان ملوں نے کتنی رقم کسانوں کی ان سالوں کی گنا کی ادا کرنی ہے مل وار بتائیں؟

(د) ان ملوں سے ان سالوں کے دوران کتنی رقم شوگر سیس کی مد میں وصول کی گئی اور کتنی بقایا ہے مل وار بتائیں؟

(ہ) ان دو سالوں کے دوران شوگر سیس فنڈ سے کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں نیز کون کون سے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کون کون سے ابھی جاری ہیں؟

(و) شوگر سیس فنڈز کے استعمال کی اجازت کون دیتا ہے اگر کوئی کمیٹی ہے تو اس کے ممبران کے نام بتائیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) سفینہ شوگر مل کے مالک کا نام نعمان احمد خان، رمضان شوگر مل کے مالک کا نام میاں سلیمان شہباز شریف اور مدینہ شوگر مل کے مالک کا نام میاں محمد رشید ہے۔

(ب)

سفینہ شوگر مل:

2016-17	=	1,038,143 ٹن
2017-18	=	973,670 ٹن

رمضان شوگر مل:

2016-17	=	982,304 میٹرک ٹن
2017-18	=	944,089 میٹرک ٹن

مدینہ شوگر مل:

2016-17	=	1,205,955,434 میٹرک ٹن
2017-18	=	1,084,801,180 میٹرک ٹن

(ج) تمام شوگر ملز نے کسانوں کی ان سالوں کی تمام رقم ادا کر دی ہے۔

(د)

سفینہ شوگر مل:

2016-17 = 77,860,730روپے

2017-18 = 73,025,234روپے

رمضان شوگر مل:

2016-17 = 77,672,813روپے

2017-18 = 78,806,659روپے

مدینہ شوگر مل:

2016-17 = 90,644,658روپے

2017-18 = 81,360,089روپے

(ہ) مذکورہ بالا تمام ملز نے شوگر سیس فنڈ کی سو فیصد ادائیگی کر دی ہے۔

سیریل نمبر	نام منصوبہ	لاگت	سال	کیفیت
1	تعمیر سڑک اڈا جامعہ تا گڈیاں والا پل	13.500	2016۔17	مکمل
2	تعمیر سروس روڈ ملحقہ مین روڈ گرین سٹور تا جامعہ آباد	25.574	2016۔17	مکمل
3	تعمیر سڑک دروہنہ تا عدلانہ لنک سڑک کالونی موڑ تا	17.730	2016۔17	جاری

نوٹ: سال 18۔2017 میں چار کروڑ انسٹھ لاکھ وصول ہوئے جن کے منصوبے ابھی منظوری کے مراحل میں ہیں جو کہ شوگر سیس کمیٹی کے فریش نوٹیفکیشن کے بعد منظور ہوں گے۔

(و) شوگر فنڈ کے استعمال کے لئے ڈسٹرکٹ شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی جو کہ ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں ہوتی ہے۔ منصوبوں کو کلیئر کر کے ڈویژنل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی، جو کہ ڈویژنل کمشنر کی سربراہی میں ہوتی ہے، کے پاس بھیجتی ہے جس میں منصوبے پاس کئے جاتے ہیں۔ ممبران کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈسٹرکٹ شوگر ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی

1. Deputy Comissioner
2. Deputy Director Agriculture (Ext)
3. Additional Deputy Comissioner (F&P)
4. Xen Highway
5. Reps. of P&D
6. 02 Reps. of each Sugar Mills
7. 02 Reps . of Growers of each Sugar Mills.

ڈویژنل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی

1. Divisional Commissioner
2. Deputy Commissioner
3. Director (Dev. & Finance)
4. Reps. of P&D
5. S.E Highways.
6. Deputy Director Agriculture (Ext.)
7. Deputy Director (Food).
8. MD/GM or a Reps of each Sugar Mills.
9. Reps. of Growers.

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ شوگر سیس کا جو پیسا collect ہوتا ہے وہ ایک دفعہ لاہور میں کین کمشنر صاحب کے پاس آتا ہے اور پھر یہاں وہ اپنی کچھ کٹوتی کرتے ہیں جس کے بعد وہ پیسا واپس ان شوگر ملز میں distribute ہوتا ہے تو میری حکومت سے گزارش یہ ہے کہ وہ کاشتکار اور ملز کا پیسا ہے جسے اکٹھا کر کے لاہور کیوں لایا جاتا ہے اور اس سے کٹوتی کیوں کی جاتی ہے، کیا یہ کسان کا استحصال نہیں ہے کہ کھیت سے منڈی تک اور ملز کی سڑکوں کی ڈویلپمنٹ نہیں ہو رہی کیونکہ اس پیسے سے سڑکیں بنی ہوتی ہیں، ملز کے اندر yard میں بھی جو ڈویلپمنٹ ہوتی ہے وہ بھی اسی پیسے سے ہو جاتی ہے اور ملز کے آگے service roads بھی اسی پیسے سے بنا دیئے جاتے ہیں تو یہ کاشتکار اور کسان کا استحصال ہو رہا ہے جس پر وزیر موصوف بتائیں گے کہ وہ اس استحصال کو روکنے کے لئے کوئی کردار ادا کریں گے یا کوئی پالیسی announce کریں گے اور اسے بہتر بنانے کا کوئی پروگرام رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! یہ پیسا اکٹھا ہو کر لاہور میں تو آتا نہیں۔ مقامی شوگر ملوں کا پیسا مقامی سطح پر اکٹھا ہوتا ہے اُس پر ایک کمیٹی form کی ہوئی ہے وہ کمیٹیاں اُس کو باقاعدہ distribute کرتی ہیں اور ضرورت کے تحت کون سی سڑک بنی چاہئے اُس سڑک کی وہ نشاندہی کرتی ہیں۔ وہ پیسا مقامی سطح پر اکٹھا ہوتا ہے اور مقامی سطح پر خرچ ہو جاتا ہے اور اُسی مل

کے ایریا میں اُن کے نمائندے ہوتے ہیں، حکومت کے نمائندے ہوتے ہیں جسے ہم شوگر سیس روڈ کا نام دیتے ہیں تو میرا خیال ہے یہ مقامی سطح کا سوال ہے یہاں اس سوال کی ضرورت نہیں تھی اگر ان کو کوئی خاص specific چیز کی ضرورت ہے تو یہ اپنا نیا سوال دے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مجھے کسی خاص چیز کی ضرورت نہیں ہے صرف ان کے ریکارڈ کی درستی کے لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ پیسا کین کمشنر کے پاس ہی آتا ہے اور یہاں سے اُس کی distribution ہوتی ہے۔ منسٹر صاحب! اپنا پتا کر لیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میری بات سن لیں پیسا ادھر ہی آتا ہے آپ چیک کریں۔ ہوتا یہ ہے جب یہ پیسا جمع ہوتا ہے اصولاً بات سید حسن مرتضیٰ کی صحیح ہے کہ اس کا جو صحیح استعمال ہے وہ وہیں ہے کہ جس استعمال کے لئے یہ ٹیکس دیا گیا ہے کہ وہاں yard کو ٹھیک کیا جائے، وہاں سے جو جہاں سے گنا آتا ہے وہ سڑکیں جس کو کمیٹی locally بیٹھ کر فیصلہ کرے وہ ہونی چاہئیں لیکن اس طرح ہوا ہے اور نہ ہو رہا ہے۔ جناب محمد سعید اکبر! آپ نے کوئی بات کرنی ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر میری گزارش یہ ہے یہی جو آپ نے فرما دیا کہ یہ جو پیسا ہے اس کو کین کمشنر ہیڈ کرتا ہے اور پچھلے کافی عرصہ سے جو شوگر سیس کا پیسا ہے اس سے وہاں کوئی ڈویلپمنٹ نہیں ہو رہی تو جیسے معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ نے کہا کہ اس کی یہ اجازت دیں کیونکہ ڈویژنل کمشنر شوگر کین ڈویلپمنٹ کمیٹی کی میٹنگ کو ہیڈ کرتا ہے اُس میں یہ فنڈز جاتے ہیں اور وہاں سے یہ ساری ڈویلپمنٹ ہوتی ہے تو میری یہ درخواست ہے جو آپ نے فرمایا بالکل صحیح ہے یہ طریقہ ہے اس پر ابھی کوئی کام نہیں ہو رہا تو یہ ضروری ہے جیسے آپ نے فرمایا میں بھی یہی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! پھر آپ کہیں گے اُدھر سے بھی اعتراض آئے گا کہ دس سال کی بات نہ کریں سر ہم تو اب گورنمنٹ میں آئے ہیں اور اب جو شوگر سیس کی مد میں پیسا جمع ہو گا ہم اُس کے جوابدہ ہیں۔ ماضی میں تو جتنا پیسا جمع ہوا انہوں نے ہی خرچ کیا یہی

خرچ کرنے والے تھے اور یہی اکٹھے کرنے والے تھے۔ اس میں تیاری کی کیا بات ہے پچھلے دس سال کا حساب میں نے دینا ہے یا انہوں نے دینا ہے؟ میں تو تیاری کروں گا اپنے اس حساب کی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! دیکھیں بات یہ ہے جو سید حسن مرتضیٰ نے کہا ہے اگر فرض کریں یہ پہلے سے ہو رہا ہے اگر اب نہیں ہو رہا تو کیا آپ نے کیبنٹ میں کوئی پالیسی طے کی ہے پھر اب آپ کی پالیسی کیا ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! شوگر سیس کا پیسا جب ہمارے پاس جمع ہو گا ہم اُس کے جوابدہ ہوں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ تو ہو رہا ہے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! جہاں جہاں، جس جس مل سے جیسے جیسے پیسا اکٹھا ہو گا جو جو فنڈز ہوں گے وہ واپس دوبارہ اُسی ضلع میں جائیں گے اور اُن کی آپس میں مشاورت کے ساتھ۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کو پتا ہے کہ پہلے ایسا ہو رہا تھا کہ نہیں ہو رہا تھا؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! پہلے ایسا نہیں ہوتا تھا۔

جناب سپیکر: نہیں ہو رہا تھا تو اس لئے اب یہ ایک بہت بڑی شفٹ ہے تو کیا کیبنٹ میں یہ پاس ہوا۔ وزیر قانون! شاید آپ کو کچھ علم ہو؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، کیبنٹ میں نہیں آیا تو منسٹر صاحب! آپ خود تو یہ نہیں کر سکتے اگر آپ کرتے ہیں نہیں ہوتا تو یہ تحریک استحقاق لے آئیں گے۔ آپ اس کو serious لیں۔ جونہی منسٹر on the floor of the House commitment کرتا ہے اُس کے اثرات ہوتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس پالیسی میں یہ شفٹ آگئی ہے تو وہ ہاؤس کو بتائیں کدھر ہے وہ پالیسی اور وہ پالیسی دکھائیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! جیسے ہی شوگر سیس اکٹھا ہو گا، جیسے ہی شوگر کا سیزن ختم ہو گا تو ایوان میں یہ پالیسی لے آئیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ بات نہیں ہے دیکھیں آپ ایک پالیسی کی statement دے چکے ہیں آپ نے کہا ہے یہ اب ہم کر رہے ہیں یہ پالیسی کی statement آگئی ہے مجھے وہ پالیسی دکھائیں

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ابھی تو ہم نے بڑی مشکل سے یہ ملیں سٹارٹ کروائی ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! مجھے پالیسی دکھائیں جو پالیسی بنی ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ابھی پالیسی تو نہیں بنی ایک چھوٹا سا ڈرافٹ تیار ہے۔

جناب سپیکر: ڈرافٹ اور ہوتا ہے پالیسی اور ہوتی ہے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ابھی ہم بیٹھ کر اس پر بات چیت کریں گے جو فائنل ہو گا۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! تو کیا پالیسی نہیں ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! جی، سر۔

جناب سپیکر: دیکھیں اگر کوئی کسی کے ذہن میں خیالات ہیں، کوئی خواب یا خیال ہے تو on the floor of the House آپ منسٹر ہیں، responsible minister ہیں تو آپ خالی خیالات کو تو پالیسی کے طور پر نہیں رکھ سکتے، آپ کی پالیسی ہے تو وہ دکھائیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس لئے جب بھی statement دیں پہلے سوچیں پھر statement دیں۔

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال لے لیں۔ سید حسن مرتضیٰ آپ کا پوائنٹ بڑا valid ہے لیکن اس میں وزیر قانون سے بھی پوچھا ہے ابھی پالیسی چونکہ نہیں ہے اس لئے ہم اس سوال کو pending کر رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر میری صرف گزارش یہ ہے میں نے اس فلور پر بڑے شغل میلے بھی کئے ہیں، تماشے بھی لگائے لیکن میں اب ایک ذمہ دار پارلیمنٹیرین ہوں۔kindly اپنے وزراء کو کہیں کہ میں کسی کی تضحیک یہاں نہیں کرتا، میں عزت احترام کرتا ہوں اور عزت احترام چاہتا ہوں وزیر صاحب نے کہا شاید انہیں پتا نہیں حالانکہ وزیر صاحب well informed نہیں ہیں اُنہیں اپنے ڈیپارٹمنٹ کا پتا ہے اور نہ اُنہوں نے بریفنگ لی ہے۔ کل بھی آپ نے ایک منسٹر صاحب کو مشورہ دیا تھا اِنہیں بھی یہی مشورہ دیں۔

جناب سپیکر! میں اس سوال کو بھی نہیں کرنا چاہتا تھا میں نے صرف ان سے پوچھا تھا کہ آپ کوئی ارادہ رکھتے ہیں کہ اس پر کوئی بہتری لا سکیں۔ آپ اگر یہ دیکھیں جو ڈویلپمنٹ کی سکیمز گئی ہوئی ہیں بے شک یہ پچھلے دس سال کی ہیں لیکن اب جواب دہ حکومت ہے۔ حکومت وقت جو ہوتی ہے پچھلے وقت کی بھی وہی ذمہ دار ہوتی ہے یہ کوئی بات نہیں ہے کہ پچھلے دس سال یہ ہوتا رہا، دس سال یہ ہوتا رہا۔

جناب سپیکر! انہوں نے غلط بات کہی ہے مجھے انہوں نے غلط ٹوکا ہے یہ ہاؤس میں معذرت کریں کہ مجھے انفارمیشن نہیں تھی میں نے غلط بات کی ہے میں اس پر معذرت خواہ ہوں یا میں شرمندہ ہوں یہ ان کا بنتا ہے اور انہیں اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کرنا چاہئے اسے ہی تبدیلی کہتے ہیں۔ کر کے دکھائیں میں دیکھتا ہوں کیسے کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں نے تو اپنی بات کی وضاحت کی ہے ان کو اس پر ناگوار گزرا ہے یہ ابھی انہوں نے خود بات کی کہ میں یہاں پر پہلے کھلواڑ کرتا رہا، میں یہاں پر یہ کرتا رہا، وہ کرتا رہا، اُس سے ہمیں غرض نہیں ہے انہوں نے جو بات کی میں وہ دہرا رہا ہوں۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ریکارڈ نکلوالیں اگر میں نے کھلواڑ کا لفظ کہا ہو۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! یہ کھلواڑ کرتے رہے ہوں گے ہم یہاں سیریس ہیں، ہم یہاں کام کے لئے آئے ہیں، عوام نے ہمیں کام کرنے کے لئے بھیجا ہے، ہم محنت کر رہے ہیں، کہیں کمی کوتاہی ہو سکتی ہے ہماری نیت صحیح ہے، ہم دیانتداری کے ساتھ deliver کریں گے اور پانچ سال بعد، دس سال بعد ہم منہ نہیں چھپاتے پھریں گے۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ سرخرو ہو کر یہاں سے جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کو دوبارہ دہراتا ہوں کہ شوگر سیس ہر سال اکٹھا ہوتا ہے ہر سال اکٹھا ہونے کے بعد متعلقہ اضلاع میں بھیج دیا جاتا ہے۔ اس دفعہ بھی اس سال شوگر سیس اکٹھا ہو گا سیزن کے اختتام پر متعلقہ اضلاع کو بھیج دیا جائے گا تو اُس پر جیسے یہ سڑکیں بنتی ہیں شوگر سیس جہاں سے اکٹھا ہوتا ہے وہاں استعمال ہو گا۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب شہاب الدین خان!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ معزز منسٹر صاحب update ہیں اور نہ ہی جنہوں نے سوال put کیا ہے وہ well-informed ہیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ دونوں طرف سے یہ پتا بھی نہیں ہے کہ شوگر کین سیس کی مد میں کاشتکاروں سے کتنے پیسے کی کٹوتی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! نمبر 1 دو روپے فی من کٹوتی ہوتی ہے اور جو یہاں بتایا جا رہا ہے کہ شوگر کین سیس فنڈ جمع ہو گا۔

جناب سپیکر! یہ میں on the floor of the House بات کر رہا ہوں کہ 19-2018 کا کچھ شوگر ملوں نے پیسا کین کمشنر کو نہیں بھجوایا اور جن شوگر ملوں کا پیسا کین کمشنر کے پاس آیا ہوا ہے وہ واپس ڈسٹرکٹ میں نہیں گیا۔ اس سے کاشتکاروں کا استحصال ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ request ہو گی کہ آپ اس میں رولنگ دیں۔ نہ تو ابھی تک committees reconstitute ہوئی ہیں بلکہ یہ سابقہ committees چل رہی ہیں اور ہماری بیورو کریسی سست روی کا شکار ہے۔ آپ نے بڑا اچھا کیا ہے کہ اس سوال کو pending کیا۔ اس میں proper جواب آنا چاہئے اور اس پر رولنگ آنی چاہئے تاکہ یہ پیسا واپس ضلعوں میں جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس میں، میں رولنگ کی گزارش کیوں کر رہا تھا کہ وہاں پسند و ناپسند پر سڑکیں select کی جاتی ہیں۔ میری PP-281 constituency میں 90 فیصد شوگر کین growers موجود ہیں اور پچھلے دو tenure میں وہاں پر ایک penny خرچ نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میرٹ پر نہیں ہو رہا ہے اس لئے میں نے پالیسی کا کہا تھا۔ اس سوال کو pending کرتے ہیں اور منسٹر صاحب پہلے کیبنٹ میں discuss کریں، پالیسی آئے اور پھر اس پالیسی کو ہاؤس میں لے کر آئیں۔ جی، اگلا سوال محترمہ شاہین رضا کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! سوال نمبر 634 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: دودھ میں ملاوٹ کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*634: **محترمہ شاہین رضا:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ دودھ کی روک تھام کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور دودھ کی کوالٹی چیک کرنے کے لئے ان کے پاس کون کون سی مشینری ہے۔ کتنے ملازمین باقاعدہ اس شعبہ میں تعلیم یافتہ ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موسم سرما میں دودھ کی پیداوار کم ہونے کی وجہ سے دودھ میں ملاوٹ بڑھ جاتی ہے؟

(ج) کیا حکومت دودھ میں ملاوٹ اور غیر معیاری ہونے کی روک تھام اور شہریوں کو خالص دودھ کی فراہمی کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں غیر معیاری اور ملاوٹ شدہ دودھ کی روک تھام کے لئے ٹوٹل پندرہ ملازمین کام کر رہے ہیں جن میں ڈپٹی ڈائریکٹر آپریشنز، فوڈ سیفٹی آفیسر، ڈیری ٹیکنالوجسٹ اور اسسٹنٹ فوڈ سیفٹی آفیسر شامل ہیں اور یہ تمام ملازمین فوڈ سائنسز میں ماسٹر وایم فل کی ڈگری کے ساتھ ساتھ اپنے شعبہ میں مکمل مہارت رکھتے ہیں۔ ان افسران کے نام و تعلیم ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے دودھ کی کوالٹی چیک کرنے کے لئے باقاعدہ ڈیری سیفٹی ٹیمز تشکیل دی ہیں جس میں ڈیری ٹیکنالوجسٹ اور اسسٹنٹ فوڈ سیفٹی آفیسر ہمراہ مِلک اڈلٹریشن کٹ اور CDR Foodlab Milk Analyzer کے ساتھ موقع پر ہی دودھ کے پیرامیٹرز اور کوالٹی چیک کرتے ہیں۔ دوران چیکنگ دودھ غیر معیاری / ملاوٹ زدہ ثابت ہونے کی وجہ سے موقع پر ہی تلف کر دیا جاتا ہے۔

(ب) یہ غلط ہے کہ موسم سرما میں دودھ کی پیداوار کم ہونے کی وجہ سے دودھ میں ملاوٹ بڑھ جاتی ہے۔

(ج) حکومت / پنجاب فوڈ اتھارٹی گوجرانوالہ کے شہریوں کو خالص اور تازہ دودھ کی فراہمی کے لئے کوشاں ہے اور اس ضمن میں فوڈ سیفٹی و ڈیری سیفٹی ٹیمیں خاص طور پر دودھ کی دکانوں اور ڈیری پراڈکٹس تیار کرنے والے احاطوں کو باقاعدگی سے چیک کرتی ہیں اور شہر کے داخلی راستوں پر ناکے لگا کر دودھ کی چیکنگ کرتی ہیں۔

رواں سال میں فوڈ سیفٹی وڈیری سیفٹی ٹیموں نے 879 دودھ والی گاڑیوں میں موجود 320510 لیٹر دودھ کو چیک کیا اور 61675 لیٹر دودھ غیر معیاری وملاوٹ زدہ ہونے کی بناء پر تلف کیا۔ تفصیلات ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ فوڈاتھارٹی میں CDR Food lab Milk Analyzer کن آلات سے اس دودھ کو چیک کرتے ہیں اور کیا آلات جدید ہیں یا پرانا طریقہ ہے؟ مزید یہ کہ ڈیری سیفٹی ٹیمیں کتنی ہیں اور ہر شہر کی آبادی کے لحاظ سے کتنی ٹیموں نے کام کیا، چیک کیا اور کیا حکمت عملی اپنائی؟ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ انہوں نے جو ضمنی سوال کئے ہیں، ان پر یہ fresh question put کریں تاکہ میں اس کا جواب لے کر بات کر سکوں۔

جناب سپیکر: آپ نے already CDR Food Lab Milk Analyzer لکھے ہوئے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ کیا ان کا equipment ہر جگہ موجود ہے یا نہیں اور اس کی کیا تعداد ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں یہ پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ تو جواب آگیا ہے۔ محترمہ! آپ کا سوال یہی ہے؟ آپ سوال ذرا clear کر دیں۔

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ دودھ کو چیک کرنے کا جو پیمانہ ہے وہ جدید طریقہ کے آلات ہیں یا پرانے طریقوں سے چیک کرتے ہیں؟ ان کو چیک کرنے والی ٹیمیں کتنی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! اس میں تعداد involve ہے اور نمبرز involve ہیں۔ یہ fresh question بنتا ہے---

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ محترمہ! یہ پوچھ رہی ہیں کہ equipment پرانا ہے یا کوئی latest ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! equipment بالکل جدید ہیں اور ہماری فوڈ لیبارٹری الحمدللہ اس وقت جدید اور نئے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! اب میں جواب سے مطمئن ہوں انہوں نے بتادیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔[******]

جناب سپیکر! دوسرا سوال یہ ہے کہ جو کمیٹیاں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ پہلے والا سوال نہیں بنتا اور وہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ اب آپ اپنا pure سوال کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے دودھ کو چیک کرنے کے لئے جو کمیٹیاں ڈسٹرکٹ میں بنائی ہوئی ہیں Kindly ان کمیٹیوں کے اندر کیا کوئی اس طرح کی پالیسی یا plan out کر رہے ہیں کہ ڈسٹرکٹ کے لوگوں کو جو منتخب نمائندگان ہیں ان کمیٹیوں کے اندر شامل کیا جائے؟ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ابھی یہ کمیٹیاں constitute ہوئی ہیں۔ اگر کوئی اس میں رضاکارانہ طور پر اپنا نام پیش کرنا چاہتا ہے تو ہم اس کو consider کر لیں گے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے؟

جناب سپیکر: جی، آج کے اجلاس میں وزیر اوقاف اور مذہبی امور!۔۔تشریف نہیں لائے تو ان سے متعلقہ سوالات کو pending کر لیتے ہیں پھر اگلی دفعہ سوالات لے لیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! محکمہ اوقاف اور مذہبی امور سے متعلق سوالات take up کر لیں۔ میں ان سے متعلقہ سوالات کے جوابات دوں گا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ نے جواب دینے ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جی، ہاں۔

جناب سپیکر: چلیں! پھر سوالات لے لیتے ہیں۔ جی، چودھری اشرف علی! آپ کا سوال ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! رولز change ہوئے ہیں ان کے مطابق دوسرا وزیر جواب نہیں دے سکتا۔

جناب سپیکر: ان کا نوٹیفکیشن ہوا ہے۔ سیکرٹری صاحب! جناب خلیل طاہر سندھو کو نوٹیفکیشن کی کاپی بھجوا دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کاپی کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کے کہنے پر اعتبار ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ اس کی کاپی لے لیں۔ میں نے اس لئے آپ کو بتا دیا تھا۔ جی، چودھری اشرف علی! سوال نمبر بولئے گا۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 390 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب قرآن بورڈ کے قیام اور اس کے اغراض و مقاصد سے متعلقہ تفصیلات

*390: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب قرآن بورڈ کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ب) پنجاب قرآن بورڈ کے ممبران و سربراہ کے نام، عہدہ و طریقہ تقرر سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) پنجاب قرآن بورڈ کے قیام کے اغراض و مقاصد سے آگاہ فرمائیں؟

(د) قرآن پاک کے شہید اوراق کو محفوظ کرنے کے لئے حکومت اور قرآن بورڈ نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن / اوقاف و مذہبی امور (چودھری ظہیر الدین):

(الف) 2004 میں ایگزیکٹو آرڈر کے ذریعے پنجاب قرآن بورڈ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ پھر جب اٹھارہویں آئینی ترمیم کے تحت اختیارات صوبائی حکومتوں کو تفویض ہوئے تو صوبائی اسمبلی پنجاب نے "دی پنجاب ہولی قرآن (پرنٹنگ اینڈ ریکارڈنگ) ایکٹ 2011 منظور کیا۔ "دی پنجاب ہولی قرآن (پرنٹنگ اینڈ ریکارڈنگ) ایکٹ 2011 کی شق 4(1) اور "دی پنجاب ہولی قرآن (پرنٹنگ اینڈ ریکارڈنگ) رولز 2011 کے ضابطہ 7(1) کے تحت مجاز اتھارٹی کی منظوری سے پنجاب قرآن بورڈ تشکیل دیا گیا۔ فلیگ (الف اور ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب)

(1) پنجاب قرآن بورڈ کے ممبران و سربراہ کے نام و عہدہ کی تفصیل فلیگ (پ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(2) حکومت پنجاب کے منظور کردہ رولز کے مطابق تمام ممبران و سربراہ کی تقرری کی منظوری مجاز اتھارٹی دیتی ہے اور اس کا نوٹیفکیشن محکمہ اوقاف و مذہبی امور پنجاب کرتا ہے۔

(ج) پنجاب قرآن بورڈ کے قیام کے اغراض و مقاصد کی تفصیل فلیگ (ت) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1) حکومت کی ہدایات کے مطابق قرآن مجید کی طباعت و اشاعت اور ریکارڈنگ کے کام کو غلطیوں سے مبرا ہونے کی نگرانی کرنا۔

2) قرآن مجید کے بوسیدہ یا شہید مقدس اوراق اور دیگر مقدس اوراق کو محفوظ کرنا۔

3) قرآن محلات کا قیام عمل میں لانا۔

4) قرآن بورڈ کے وضع کردہ طریق کار اور تعداد کے مطابق قرآن مجید کی مفت تقسیم۔

(د) قرآن پاک کے شہید اوراق کو محفوظ کرنے کے لئے حکومت اور قرآن بورڈ نے اب تک درج ذیل اقدامات کئے ہیں:

1) شہید مقدس اوراق کو محفوظ کرنے کے لئے ڈویژنل سطح پر محکمہ اوقاف کے تعاون سے 9 قرآن محلات قائم کئے جا چکے ہیں جن کی تفصیل فلیگ (ٹ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2) پنجاب قرآن بورڈ کی جانب سے قرآن پاک کے شہید اور دیگر بوسیدہ مقدس اوراق کی تعظیم و تکریم کے بارے عوام الناس میں آگاہی کے لئے اخبارات میں اشتہار دیا گیا نیز اس کے بارے الیکٹرانک میڈیا پر پنجاب قرآن بورڈ کے ممبران نے بھی پروگرام کئے ہیں تفصیل فلیگ (ث) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3) قرآن پاک کے شہید اور بوسیدہ اوراق کی زمین بردگی کے لئے گرین ایکڑ ہاؤسنگ سوسائٹی رائیونڈ روڈ لاہور میں محکمہ اوقاف کے تعاون سے چار عدد قرآن ویلز تعمیر کئے گئے ہیں ہر کنویں کی گہرائی تقریباً45فٹ، گولائی26فٹ اور دیوار کی موٹائی16انچ ہے۔ ہر کنویں کا فرش آرسی سی کا بنا ہوا ہے۔

4) اب تک جمع ہونے والے شہید مقدس اوراق کی لاکھوں بوریاں مدینہ فاؤنڈیشن فیصل آباد کے تعاون سے ریسائیکل کی جا چکی ہیں اور مسلسل یہ عمل جاری ہے۔

5) عوام الناس کی آگاہی کے لئے لاہور نہر کے دونوں اطراف مختلف مقامات پر شہید مقدس اوراق کے بارے ہدایات پر مشتمل سائن بورڈز نصب کئے گئے ہیں کہ لوگ شہید مقدس اوراق کو نہر کے گندے پانی میں بہانے کی بجائے پنجاب قرآن بورڈ سے رابطہ کر کے ان کے حوالے کریں تفصیل فلیگ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

6) شہید مقدس اوراق کو محفوظ کرنے کے لئے پنجاب قرآن بورڈ نے لاہور شہر کے مختلف علاقوں میں گرین بوکسز (boxes) نصب کروائے ہیں تفصیل فلیگ (چ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

7) پنجاب قرآن بورڈ کے تین رضاکار بھی مختلف شہروں میں مقدس شہید اوراق کو محفوظ کرنے کے لئے شب و روز مصروف عمل ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ سوال پچھلے اجلاس میں بھی take up ہوا تھا اور آپ نے بڑی مہربانی فرمائی تھی اور رولنگ دی تھی کہ منسٹر صاحب ڈیپارٹمنٹ سے اس کے متعلق بریفنگ لے کر آئیں گے اور پھر ہاؤس کو آگاہ کریں گے کہ اس میں اب تک کیا کیا پیشرفت ہو چکی ہے؟ وہ جو قرآن محل بننے ہیں تو کیا ان کا دائرہ کار تحصیل لیول تک پھیلا دیا گیا ہے یا نہیں، پھر قرآن میوزیم اور جو لائبریری بننی تھی تو اس بارے میں منسٹر صاحب معزز ہاؤس کو بریف کر دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن / اوقاف ومذہبی امور (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ سوال پچھلی دفعہ pending کیا گیا تھا اور آپ نے تفصیلات کے حوالے سے بھی فرمایا تھا جو کہ یہاں مطلوب ہیں۔ اب جیسا کہ میرے بھائی اور معزز ممبر نے فرمایا ہے تو میں تفصیلاً عرض کرتا ہوں کہ 2004 میں ایک ایگزیکٹو آرڈر کے ذریعے پنجاب قرآن بورڈ کا قیام عمل میں آیا تھا جب آپ اس وقت وزیراعلیٰ تھے اور آپ نے اس کے ساتھ ساتھ ایک سیرت اکیڈمی بھی بنائی تھی جس کے اندر قرآن بورڈ کا قیام ظہور پذیر ہوا تھا۔

جناب سپیکر! جب اٹھارہویں ترمیم آئی تو The Punjab Holy Quran Act کے ذریعے اس کو آگے چلایا گیا لیکن بنیادی طور پر چیزیں وہی تھیں جو ایگزیکٹو آرڈر رہے بلکہ اب تک ساری کی ساری چیزیں بھی وہی ہیں اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی جو آپ کے دور میں کی گئی تھی۔ اس میں پنجاب قرآن بورڈ کے ممبران اور سربراہان کی ایک کمیٹی بنتی ہے اور اس کمیٹی کے 27 ممبران ہیں۔ اس میں آپ نے اس وقت فرمایا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری اشرف علی! اس میں تفصیل کافی آگئی ہے۔ میرے خیال میں اس پر مزید انفارمیشن نہیں ہے جو کہ اس کے علاوہ ہو۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اب اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 499 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ اوقاف کی بلڈنگز کے کرایہ اور ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*499: **جناب نصیر احمد**: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں محکمہ اوقاف کی کوئی بلڈنگز ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان بلڈنگز سے کرایہ وصول کرتی ہے؟

(ج) ان میں سے کتنی بلڈنگز پر لوگوں نے ناجائز قبضے کر رکھے ہیں؟

(د) محکمہ کی بلڈنگز سے حاصل کردہ کرایہ کس مد میں خرچ کیا جاتا ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن / اوقاف و مذہبی امور (چودھری ظہیر الدین):

(الف) لاہور میں محکمہ اوقاف کی 219 بلڈنگز ہیں۔

(ب) محکمہ اوقاف ایسی بلڈنگز سے کرایہ وصول کرتا ہے جن کے ساتھ کرایہ داری یونٹس واقع ہیں۔

(ج) محکمہ کی کسی بلڈنگ پر کوئی ناجائز قبضہ نہ ہے البتہ 427 یونٹس پر کرایہ داران کے علاوہ دیگر افراد کرایہ دار کی مرضی سے کاروبار کر رہے ہیں۔ ان یونٹس کا کرایہ بھی باقاعدگی سے وصول ہو رہا ہے۔ نیز ان ناجائز قابضین کے خلاف محکمانہ کارروائی جاری ہے۔

(د) پنجاب وقف پراپرٹیز آرڈیننس 1979 کی شق نمبر 18 کے تحت اوقاف فنڈ کے نام سے ایک اکاؤنٹ تشکیل دیا گیا ہے اور پنجاب بھر سے اکٹھی ہونے والی آمدن ماہوار بنیادوں پر اس میں منتقل کر دی جاتی ہے اور اکاؤنٹ کو محکمہ اوقاف کے سیکرٹری / چیف ایڈمنسٹریٹر چلاتے ہیں اور ماہوار بنیادوں پر پنجاب بھر کو منظور شدہ بجٹ کے مطابق اسی فنڈ سے رقوم کی منتقلی کی جاتی ہے جس سے محکمہ اوقاف پنجاب کے تمام دفاتر جملہ اخراجات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! اس کا جز (ج) میں تھا جس میں، میں نے سوال کیا تھا کہ ان میں سے کتنی بلڈنگ پر لوگوں نے ناجائز قبضے کر رکھے ہیں۔ اس کے جواب کے پہلے حصے میں کہا گیا ہے کہ محکمہ کی کسی بلڈنگ پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے اور اس کے آخری حصے میں کہا جا رہا ہے کہ ناجائز قابضین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پہلا حصہ ٹھیک ہے یا آخری ٹھیک ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن / اوقاف و مذہبی امور (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جب میں اس کی تفصیل گزارش کروں گا تو یہ دونوں ہی ٹھیک ہیں۔ بلڈنگ پر کوئی ناجائز قابض نہیں ہیں لیکن اس کے اندر 427 یونٹس پر کرائے دار ہیں۔ وہ کرائے دار کرایہ تو دے رہے ہیں لیکن انہوں نے آگے sublet کر دیئے ہوئے ہیں۔ اب جن کو sublet کئے ہوئے ہیں ہم انہیں ناجائز قابضین سمجھتے ہیں اور ان کے خلاف کارروائی جاری ہے۔ ہم نے تمام یونٹس کرائے داروں کو دیئے ہوئے ہیں لیکن کرائے داروں نے آگے کسی کو sublet کئے ہیں اور جب یہ بات محکمے کے علم میں آئی تو محکمے نے سمجھا کہ اب یہ ناجائز قبضہ ہے۔

جناب سپیکر! دونوں کی تفصیل بتا دی ہے کہ ہم نے 427 یونٹس کرائے پر دیئے ہوئے ہیں اور وہ سارے sublet کرائے دار ہیں۔ جب محکمے نے تحقیق کی تو چند ایک لوگ ایسے ہیں جنہوں نے آگے sublet کر دیئے ہوئے ہیں اور خود کام نہیں کر رہے بلکہ کوئی اور کر رہا ہے جسے محکمے نے accept نہیں کیا اور انہیں ناجائز قابض کے طور پر declare کیا اور ان کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! بحث نہیں بلکہ گزارش ہے کہ محکمے نے آپ کو بڑا tricky سا جواب بھیجا ہے۔ اس میں توجہ طلب بات یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ محکمے کی کسی بلڈنگ پر کوئی ناجائز قبضہ نہیں ہے جسے آپ قبضہ کہہ رہے ہیں اسے محکمہ کہہ رہا ہے کہ قبضہ نہیں ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ 427 دکانیں خود محکمے کے لوگوں نے لی ہوئی ہیں کسی کا دو ہزار کرایہ دیتے ہیں اور کسی کا پانچ ہزار روپے دیتے ہیں اور اس کے بعد یہ دکانیں لاکھوں روپے کرائے میں آگے دے دی گئی ہیں اور یہ کئی سالوں اور کئی دہائیوں سے ان کے قبضے میں ہیں اس لئے محکمے نے آپ کو

بڑاtrickyساجواب دے دیا ہے کہ محکمہ کی کسی بلڈنگ پر کوئی قبضہ نہیں ہے لیکن آپ ایک عوامی نمائندے ہیں جب آپ نے پڑھا تو آپ کو لگا کہ یہ قبضہ ہے۔اگر آپ کے پاسproperجواب نہیں ہے تو دس سال کا طعنہ دینے کی بجائے اسےpendingفرما کر اس پر سپیشل انکوائری کرنی چاہئے چونکہ آپ کو پڑھتے ہوئے427دکانوں پر قابضین لگے ہیں لیکن جب محکمے نے جواب دیا تو انہیں قابضین نہیں لگے اور وہ انہیں کرائے دار مان رہے ہیں۔اگر ان427دکانوں کو دیکھا جائے تو محکمے کو ماہانہ پانچ سے چھ کروڑ روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔آج بھی سینکڑوں دربار ایسے ہیں جو بجٹ نہ ہونے کی وجہ سے ان کی چاردیواریاں نہیں ہوتیں اور وہ اس وجہ سےpendingہیں کہ بجٹ نہیں ہے۔

جناب سپیکر!میری گزارش ہے کہ یہ جو 427 دکانیں محکمے کے ملازمین اور ان کی ملی بھگت سے کوئی دکان500روپے پر، کوئی ہزار روپے اور کوئی دوہزار روپے کرایہ پر دی گئی ہیں ان کیproperانکوائری کی جائے اور پھر اس کا جواب دیا جائے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن / اوقاف ومذہبی امور(چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر!شکریہ۔ میں اپنے بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر انہوں نے یہ نشاندہی کی ہے تو اس کی انکوائری کروائی جائے گی لیکن جیسے انہوں نے فرمایا کہ اگر یہ دکانیں صحیح طریقے سے کرائے پر دی جائیں تو چار پانچ کروڑ روپیہ ماہانہ کرایہ وصول ہو سکتا ہے تو میں اس سلسلے میں گزارش کرتا ہوں کہ اس وقت ان دکانوں کا چار کروڑ چالیس لاکھ روپے ماہانہ کرایہ وصول کیا جا رہا ہے لیکن ان کی باتvalidہے اگر یہ فرماتے ہیں کہ اس کی انکوائری کی جائے تو ہم اس کی انکوائری کریں گے۔

جناب سپیکر!یہ محکمہ مجھےnotifyہوا تھا تو میں نے اسی وقت پڑھ لیا تھا کہ اس میں تضاد ہے چونکہ پہلے لکھا ہوا ہے کہ قابض نہ ہے اور آگے لکھا ہوا ہے کہ ناجائز قابضین ہیں تو اس کے بعد میں نےprobe inکیا تو مجھے جواب ملا کہ جو دکانیںsubletکی گئی ہیں ہم انہیں جائز نہیں سمجھتے لیکن معزز ممبر کی تجویز بالکل ٹھیک ہے میں خود لکھ کر بھیجوں گا کہ ان قابضین کو نکالا جائے اور آپ کی منشا کے مطابق ان کی دوبارہopen auctionکی جائے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!وزیر موصوف فرمارہے ہیں کہ 427 دکانوں کو کرائے پر دیا اور ناجائز قابض نہیں ہیں۔ کرائے پر دینے کی جو شرائط ہیں ان کے اندر لکھا ہوتا ہے کہ کوئی بندہ sublet نہیں کر سکتا اور یہ کلاز اس کے اندر موجود ہوتی ہے اور اگر کسی نے sublet کر دیا تو پھر اس کرائے دار کا right ختم ہو گیا اور جو نیا کرایہ دار آئے گا اس کا status بالکل ناجائز قابض کا ہے۔ اگر محکمہ یہ کہتا ہے کہ ناجائز قابض نہ ہیں تو یہ محکمہ کی حقائق سے چشم پوشی کرنے والی بات ہے۔ منسٹر صاحب یہ دیکھیں کہ یہ کتنے عرصے سے sublet ہوئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس سوال کے حوالے سے ایک کمیٹی بنائیں جو پچھلی recovery کرے۔ منسٹر صاحب یہ بھی بتائیں کہ 427 میں سے کتنی دکانیں sublet ہوئی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے لیکن غالباً آپ نے دیکھا نہیں جناب نصیر احمد کو پتا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! obviously جب یہ توجہ کریں گے تو انشاء اللہ اس میں بہتری آئے گی لیکن متعلقہ منسٹر صاحب اس کا جواب ایوان کے اندر ہی دیں باقی ان کا جواب ٹھیک ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن / اوقاف و مذہبی امور (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے بھائی نے جو ارشاد فرمایا ہے میں بتا دوں کہ انٹی کرپشن کے ذریعے کارروائی کی جا رہی ہے اور جب ہمارے کوئی بھائی منسٹر کسی وجہ سے نہیں آتے تو ہماری کیبنٹ کی یہ collective responsibility ہے آپ کی بھی مہربانی شامل ہوتی ہے اور ہم تمام حقائق آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن / اوقاف و مذہبی امور (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور باگڑیاں چوک ٹاؤن شپ میں محکمہ اوقاف کے رقبہ پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*522: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) موضع باگڑیاں ٹاؤن شپ لاہور میں محکمہ اوقاف کا کتنا رقبہ تھا۔ کتنا رقبہ موجود ہے اور کتنے رقبہ پر لوگوں نے قبضہ کر کے مکانات تعمیر کر رکھے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سرکاری رقبہ پر جو لوگ ناجائز قابضین ہیں ان میں اکثریت کا تعلق محکمہ اوقاف کے سرکاری ملازمین کا ہے یا تھے؟

(ج) کیا حکومت ان ناجائز قابضین سے سرکاری رقبہ واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) موضع باگڑیاں میں محکمہ اوقاف کا بمطابق نوٹیفکیشن 387 کنال 17 مرلے رقبہ تھا جس میں سے 27 کنال دو مرلے رقبہ عدالتی حکم کے تحت واگزار کر دیا گیا اس طرح محکمہ کے زیر تحویل 360 کنال پندرہ مرلے رقبہ موجود ہے اس رقبہ میں سے 198 کنال پر ناجائز قبضہ بشکل رہائشی مکانات عرصہ دراز سے بنے ہوئے ہیں۔

(ب) سال 1988 میں محکمہ اوقاف نے ملازمین اوقاف کے لئے 198 کنال چار مرلے رقبہ پر رہائشی کالونی بنائی اور 196 پلاٹس ملازمین اوقاف کو الاٹ کئے۔ بعد ازاں سال 2005 میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے یہ الاٹمنٹ منسوخ کر دی۔ دوران کیس الاٹی ملازمین نے پلاٹس پرائیویٹ لوگوں کو فروخت کر دیئے جو وہاں مکان بنا کر رہائش پذیر ہیں اس وقت سرکاری ملازم کے پاس کوئی پلاٹ نہ ہے۔ الاٹ شدہ پلاٹس میں رقبہ تعدادی 27 کنال پانچ مرلے اس وقت خالی ہیں جو محکمہ کے قبضہ میں ہیں۔

(ج) اس رقبہ پر ناجائز قابضین نے مکانات بنا رکھے ہیں جن کو ضلعی انتظامیہ محکمہ انٹی کرپشن اور محکمہ اوقاف مل کر مرحلہ وار واگزار کروا رہا ہے۔

لاہور: پی پی۔ 154 محمود بوٹی واہگہ ٹاؤن

حق نواز ٹرسٹ کی زمین سے متعلقہ تفصیلات

*547: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔154 لاہور محمود بوٹی واہگہ ٹاؤن میں حق نواز ٹرسٹ کے نام اوقاف کی کل کتنی زمین کس کس علاقہ اور کس کس جگہ ہے؟

(ب) مذکورہ ادارے کی کتنی زمین زیر کاشت اور کتنی پر آبادی بن چکی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محمود بوٹی محلہ جیمبا پارک لاہور میں محکمہ اوقاف کی زمین پر بااثر لوگوں نے قبضہ کر کے پلاٹ بنا کر فروخت کر دی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ میں اب بھی محکمہ اوقاف کی زمین خالی ہے کیا حکومت اس زمین کو لیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) حلقہ پی پی۔154 محمود بوٹی واہگہ ٹاؤن میں بمطابق نوٹیفکیشن حق نواز ٹرسٹ کے نام محکمہ اوقاف کی کل زمین 191 کنال دو مرلے چوبیس مربع فٹ ہے۔ یہ زمین کوٹلی گھاسی، کوٹ خواجہ سعید، باغبانپورہ، ساہو واڑی میں واقع ہے۔

(ب) مذکورہ زمین میں سے 86 کنال دس مرلے 75 مربع فٹ زرعی ہے اور 52 کنال گیارہ مرلے 149 مربع فٹ پر رہائشی مکانات بنے ہوئے ہیں۔ جن میں ناجائز قابضین رہائش پذیر ہیں۔

(ج) وقف رقبہ واقع محمود بوٹی محلہ جیمبا پارک میں 17 کنال دس مرلے پر مختلف لوگوں نے بصورت نرسری و مکانات ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ جن سے رقبہ واگزار کروانے کے لئے انٹی کرپشن کی شمولیت سے کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! محکمہ کی تقریباً 9 کنال دو مرلے جگہ موقع پر خالی ہے۔ جس کو لیز کرنے کے لئے مارچ 2019 میں مشتہر کیا جائے گا۔

رحیم یار خان میں محکمہ اوقاف کی زمین سے متعلقہ تفصیلات

*737: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ اوقاف کی کتنی زمین ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف کی زمین کچھ لوگوں کو لیز پر دی گئی ہے اگر ہاں تو یہ زمین لیز پر دینے کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت ناجائز قابضین سے زمین وگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ اوقاف کی کل 13949 ایکڑ ایک کنال سات مرلے زمین ہے۔

(ب) جی ہاں! محکمہ اوقاف کی کل 9655 ایکڑ ایک مرلہ قابل کاشت اراضی میں سے 8248 ایکڑ زمین لوگوں کو سالانہ لیز پر دی گئی ہے۔ جہاں تک زمین کو لیز پر دینے کے طریق کار کا تعلق ہے تو نیلام کرنے کے لئے اخبار اشتہار، مقامی اشتہار اور وسیع تر مشتہری و منادی کروائی جاتی ہے اور نیلام عام کے لئے نمائندہ ضلعی انتظامیہ، نمائندہ صدر دفتر، زونل ایڈمنسٹریٹر بہاولپور، ضلعی خطیب اور منیجر حلقہ شامل ہوتے ہیں جملہ ممبران نیلام کمیٹی کی موجودگی میں زرپٹہ مستاجری نیلام عام کیا جاتا ہے۔

(ج) حکومت کی ہدایات کے مطابق محکمہ اوقاف میں ناجائز قبضہ کے خلاف آپریشن شروع کر دیا گیا ہے صوبہ بھر سے 150 ایکڑ سے زائد زمین واگزار کروائی جا چکی ہے اس ضلع میں بھی زیر قبضہ زمین مقامی انتظامیہ کے تعاون سے واگزار کروانے کے لئے آپریشن کیا جا رہا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

کسانوں کو گندم کے لئے باردانہ کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

8: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کسانوں کو گندم کی خریداری کے لئے باردانہ کی فراہمی کے سلسلہ میں حکومت نے کیا پالیسی بنا رکھی ہے؟

(ب) پچھلے سال حکومت نے کل کتنے کسانوں کو باردانہ مہیا کیا۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چوہدری):

(الف) پچھلے سال باردانہ کی تقسیم کاری کے لئے درج ذیل طریقہ طے کیا گیا تھا۔

1. محکمہ مال گرداوری بابت کاشت گندم مہیا کی۔
2. زمینداران نے 16 تا 20 اپریل درخواستیں سنٹر کوآرڈینیٹر کے پاس اپنے موضع کے ملحقہ سنٹر پر جمع کروائیں۔
3. یہ درخواستیں نمبر لگانے کے بعد موقع پر موجود کمپیوٹر آپریٹر کو دی گئیں تاکہ وہ ان کا اندراج کمپیوٹر میں کر سکے۔
4. بعد ازاں یہ ڈیٹا پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کو برائے تصدیق منتقل کر دیا گیا۔
5. اس تصدیق کے بعد تفصیلات PITB کو برائے اجراء حتمی فہرست بھجوایا گیا اور متعلقہ محکمہ نے یہ فہرستیں ڈپٹی کمشنر کو بھجوادیں اور اس کے بعد یہ فہرست متعلقہ مرکز خرید گندم پر آویزاں کر دی گئیں اور ان کی بنیاد پر مورخہ 26 اپریل سے اجراء باردانہ شروع کیا گیا۔
6. زمیندار کو زیادہ سے زیادہ 80 بوری پٹ سن 100 کلوگرام یا 160 تھیلا پولی تھین 50 کلوگرام اجراء کیا گیا۔

(ب) پچھلے سال 594495 کسانوں کو باردانہ کا اجراء کیا گیا۔

فیصل آباد شہر میں فلور ملز اور ان کے مالکان کے نام کی تفصیلات

60: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں کتنی فلور ملز ہیں۔ ان کے اور ان کے مالکان کے نام کیا ہیں؟

(ب) ان فلور ملز کو سال 18-2017 میں کتنی گندم کس کس ریٹ پر فروخت کی گئی، تفصیل مل وار بتائیں؟

(ج) ان میں سے کتنی فلور ملز کب سے بند پڑی ہیں؟

(د) ان فلور ملز کو گندم فراہم کرنے کا طریق کار کیا ہے اور ان کو گندم کس بناء پر فراہم کی جاتی ہے؟

(ہ) کون کون سی فلور ملز، گندم کی غیر قانونی فروخت میں ملوث پائی گئی ہیں ان کے اور ان کے مالکان کے نام بتائیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) ضلع فیصل آباد میں 53 فلور ملز ہیں ان کے اوران کے مالکان کے نام کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2017 میں 158746.000 میٹرک ٹن گندم فلور ملز کو جاری کی گئی (ملز وار اور ریٹ وار تفصیل جز (ب۔اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال 2018 میں 64976.419 میٹرک ٹن گندم فلور ملز کو جاری کی گئی تفصیل جز (ب۔بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فی الوقت 28 فلور ملز بند ہیں اور ان کے بند ہونے کا عرصہ ایک سال سے پانچ سال تک کا ہے۔

(د) ہر سال گورنمنٹ آف پنجاب محکمہ خوراک کی طرف سے گندم اجراء کی پالیسی جاری ہوتی ہے۔ اجراء پالیسی کے مطابق فلور ملز کو گندم جاری ہوتی ہے دوران سال 2017 اور 2018 گندم کے اجراء کی اوپن پالیسی تھی فلور ملز کو ضرورت کے مطابق گندم دی جاتی تھی۔

(ہ) ضلع فیصل آباد میں کوئی بھی فلور ملز گندم کی غیر قانونی فروخت میں ملوث نہ ہے کیونکہ گزشتہ کئی سالوں سے اجراء گندم کی اوپن پالیسی رائج ہے۔

فیصل آباد شہر میں محکمہ خوراک
کے گودام اور گندم فروخت کرنے کی تفصیلات

61: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں محکمہ خوراک کے کتنے گودام کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان میں گندم محفوظ کرنے کی capacity کتنی کتنی ہے؟

(ج) اس وقت ان گوداموں میں کتنی گندم محفوظ ہے یہ کس سال کی خرید کردہ ہے؟

(د) کتنی گندم کھلے آسمان کے نیچے مختلف طریقوں سے محفوظ کی گئی اور یہ کس سال کی خرید کردہ ہے؟

(ہ) کتنی گندم خراب ہو چکی ہے جو کہ ان گوداموں میں عرصہ دراز سے پڑی ہوئی ہے؟

(و) کیا حکومت ان گوداموں میں تین سال سے زائد پڑی ہوئی گندم کو فروخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) ضلع فیصل آباد میں 16 سنٹر ہیں۔ جس میں فیصل آباد شہر میں سیٹ VI,V,IV,III,II,I ہیں اور اس کے علاوہ دارالاحسان، سرشمیر روڈ، جڑانوالہ، بچیانہ، روڈالہ روڈ، جھوک دتہ، تاندلیانوالہ، کنجوانی، ماموں کانجن، سمندری میں واقع ہیں۔

(ب) ضلع ہذا میں گوداموں کی کل سٹینڈرڈ کیپیسٹی 187500 میٹرک ٹن ہے۔ مزید 49466.000 میٹرک ٹن آپریشنل کیپسٹی ہے۔ جس میں ضلع کے سٹاک گندم ذخیرہ ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان گوداموں میں اس وقت 308706.027 میٹرک ٹن گندم محفوظ ہے۔ سنٹر وار سکیم وار گندم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس وقت کھلے آسمان کے نیچے سکیم 19-2018 کی خرید کردہ 71740.100 میٹرک ٹن گندم جو کہ 202 گنجیوں کی صورت میں ذخیرہ شدہ ہے۔

(ہ) ضلع فیصل آباد میں کسی گودام اور کسی سکیم کی کوئی گندم خراب نہ ہوئی ہے۔

(و) ضلع فیصل آباد میں سکیم 17-2016، 18-2017 اور 19-2018 کی گندم موجود ہے۔ حکومت پنجاب محکمہ خوراک کی طرف سے جاری کردہ پالیسی کے مطابق فلور ملز کو گندم کی سپلائی جاری ہے۔

گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی
کے قیام اور اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

95: چودھری اشرف علی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی گوجرانوالہ میں کون کون سی منظور شدہ اسامیاں ہیں ان میں سے کون سی پُر اور کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں جو اسامیاں پُر ہیں ان پر تعینات افسران واہلکاران کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی گوجرانوالہ نے شہریوں کو ملاوٹ سے پاک صاف ستھری اور تازہ اشیائے ضروریہ کی فراہمی کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی گوجرانوالہ کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ کرنے والوں، فروخت کرنے والوں، ملاوٹ شدہ اور مصنوعی دودھ فروخت کرنیوالوں بیمار اور باسی گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف روزانہ کی بنیاد پر کارروائی نہ کرتی ہے جس سے مذکورہ اشیاء اور اجناس فروخت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام 17-اکتوبر 2016 کو عمل میں آیا نوٹیفکیشن کی کاپی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی گوجرانوالہ میں کل اسامیوں کی تعداد 74 ہے جن میں سے 24 اسامیوں پر عملہ کام کر رہا ہے جبکہ باقی 50 اسامیاں خالی ہیں۔ پُر اسامیوں پر تعینات افسران / ملازمین اور خالی اسامیوں کی تفصیل ضمنی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے شہریوں کو ملاوٹ سے پاک اور تازہ خوراک کی فراہمی کے لئے اب تک 51,601 احاطوں کا معائنہ کیا گیا اور غیر معیاری اشیاء خوردونوش فروخت کرنے اور ملاوٹ کرنے والے 1185 احاطوں کو سر بمہر کیا، 2,86,20,455 روپے جرمانہ عائد کیا اور 33,796 احاطوں کو بہتری کے لئے نوٹس جاری کئے علاوہ ازیں ملاوٹ جیسے جرم میں ملوث 34 افراد پر FIRs کروائی گئیں تا کہ عام شہریوں تک صاف ستھری ملاوٹ سے پاک اور تازہ اشیاء خوردونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

(د) جی، نہیں۔ اس بات میں صداقت نہ ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی گوجرانوالہ میں کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ کرنے والوں اور باسی گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی نہ کرتی ہے۔

گوجرانوالہ میں پنجاب فوڈ اتھارٹی شہریوں کو صاف ستھری اور ملاوٹ سے پاک خوراک کی فراہمی کے لئے تن دہی سے کام کر رہی ہے جس کے لئے روزمرہ کی بنیادوں پر مختلف جگہ پر ناکے لگا کر دودھ کی چیکنگ کی جاتی ہے چیکنگ کے دوران اب تک 258,200 لٹر دودھ چیک کیا گیا جس میں سے 37,800 لٹر ملاوٹ زدہ دودھ تلف کیا گیا۔ جبکہ 2928 گوشت کی دکانوں کی چیکنگ کی گئی اور چیکنگ کے دوران ناقص گوشت کی فروخت کی بناء پر 44 دکانوں کو سر بمہر کیا گیا اور 1,112,400 روپے جرمانہ کیا گیا جبکہ 2498 کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے تا کہ عام شہریوں تک صاف ستھرے اور صحت مند گوشت کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

صوبہ میں منرل واٹر کمپنیوں کی تعداد ور جسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

206:جناب نصیر احمد: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں اس وقت منرل واٹر کی کتنی کمپنیاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنی کمپنیاں رجسٹرڈ اور کتنی غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ج) حکومت نے غیر رجسٹرڈ کمپنیوں کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) صوبہ بھر میں اس وقت 22 منرل واٹر کی کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔

(ب) صوبہ بھر میں منرل واٹر کی 12 کمپنیاں پنجاب فوڈ اتھارٹی سے رجسٹرڈ ہیں اور 10 کمپنیاں غیر رجسٹرڈ ہیں۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے صوبہ بھر میں غیر رجسٹرڈ کمپنیوں کا معائنہ کیا اور نمونہ جات حاصل کئے اور ایسی کمپنیاں جن کے پانی کے نمونہ جات فیل قرار پائے ان کو فوری طور پر پروڈکشن روکنے کے احکامات جاری کئے اور بھاری جرمانے عائد کئے جبکہ بعض کمپنیوں کو سر بمہر بھی کیا گیا۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قیام اور پر فارمنس آڈٹ سے متعلقہ تفصیلات

211:جناب نصیر احمد: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کب قائم ہوئی؟

(ب) اتھارٹی کا پر فارمنس آڈٹ کب کروایا گیا؟

(ج) کیا اتھارٹی جن مقاصد کے لئے قائم کی گئی تھی وہ حاصل ہو رہے ہیں؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام 02 جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ، 2011 کے تحت عمل میں آیا(پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ، 2011 کی کاپی ضمنی نمبر (الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کا پرفارمنس آڈٹ سال 16-2015 میں ہوا پرفارمنس رپورٹ کی کاپی ضمنی نمبر (ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 2011 میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قیام کی منظوری دی گئی اور ایک سال بعد اتھارٹی کو فنکشنل کیا گیا۔ 2016 تک فوڈ اتھارٹی کی توجہ بنیادی ڈھانچے پر مرکوز رہی اور اتھارٹی صرف لاہور کی حد تک کام کرتی رہی۔ 2016 کی سہ ماہی میں ادارے کی توسیع پر کام کا آغاز ہوا اور 14۔اگست 2017 کو صوبہ بھر میں توسیع کا کام مکمل ہوا۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قیام کا مقصد محفوظ خوراک کی یقینی فراہمی، ملاوٹ مافیہ کی مکمل سرکوبی کے لئے سخت قوانین کی تیاری، موجودہ قوانین میں جدید تقاضوں کے مطابق تبدیلیوں، صحت مند غذا کے کلچر کے فروغ، ناقص اور مضر صحت خوراک کی حوصلہ شکنی، اتھارٹی کے اندر شفافیت، صارفین کی سہولت، عوامی آگاہی اور فوڈ انڈسٹری کو جدید دور کے مطابق ڈھالنا ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی کارروائیوں کا مختصر جائزہ ضمنی (ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی اپنے مقاصد کے حصول میں کافی حد تک کامیاب ہو چکی ہے اتھارٹی کے خصوصی اقدامات درج ذیل ہیں:

- ❖ صارفین کی دلچسپی بڑھانے اور ان کو پنجاب فوڈ اتھارٹی کا حصہ بنانے کے لئے پنجاب فوڈ سیفٹی ایمبیسڈر پروگرام، کنزیومر فورم، سوشل موبلائزیشن ونگ اور انٹرنشپ جیسے پروگراموں کا اہتمام کیا گیا ہے۔
- ❖ صارفین کے حقوق کے مطابق اگر صارف کی درخواست پر اسے ریسٹورنٹ یا فوڈ پوائنٹ تک رسائی نہ دینے پر پی ایف اے اس ریسٹورنٹ یا فوڈ پوائنٹ کو جرمانہ، سیل یا لائسنس منسوخ کر سکتی ہے۔
- ❖ تسلسل کے ساتھ دن اور رات میں کارروائیاں جاری رکھنے کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی کی آپریشن ٹیمیں تین شفٹوں میں کام کر رہی ہیں۔
- ❖ صوبہ بھر کے ذبح خانوں کی مستقل بنیادوں پر چیکنگ کی جا رہی ہے۔

- مخصوص اہداف پر مبنی (میٹ،ڈیری اور واٹر سیفٹی) ٹیموں کی تشکیل دی گئی ہے۔
- ڈویژنل سطح پر ڈیری، میٹ و پانی کی چیکنگ کے لئے الگ الگ ٹیموں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔
- ڈیری سیفٹی ٹیمیں روزانہ کی بنیاد پر دودھ اور اس سے متعلقہ مصنوعات کی چیکنگ کرتی ہیں۔
- میٹ سیفٹی ٹیمیں صحت مند اور محفوظ گوشت کی فراہمی کو باقاعدگی کے ساتھ چیکنگ کرتے ہوئے یقینی بنائے گی۔
- واٹر سیفٹی ٹیمیں پبلک، پرائیویٹ سیکٹر کے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی چیکنگ، پانی کے نمونوں کو جمع کرنا اور واٹر فلٹریشن پلانٹس سے وابستہ افراد کی ٹریننگ کا اہتمام بھی کرتی ہیں۔

لاہور: بیکریوں میں ناقص مٹیریل استعمال کرنے والوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

232: چودھری اختر علی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں بیکریوں اور پیزا بنانے والی شاپ میں گندے انڈے اور ناقص مٹیریل کا استعمال کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان بیکریوں کے پیزا، برگر اور مختلف چیزیں کھانے سے لوگ پیٹ کی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) لاہور میں بیکریوں، پیزا، برگر اور شوارمے وغیرہ بنانے والی دکانوں کو مہینہ میں کتنی بار فوڈ اتھارٹی کے افسران و اہلکاران چیک کرتے ہیں ان کے نام، عہدہ اور سکیل وار بیان فرمائی جائے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت برگر اور شوارما بنانے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) یہ بات بالکل غلط اور بے بنیاد ہے کہ لاہور میں بیکریوں اور پیزا بنانے والی شاپس میں گندے انڈوں اور ناقص مٹیریل کا استعمال کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ بات بھی درست نہ ہے کہ لاہور میں بیکریوں کے پیزا، برگر اور مختلف چیزیں کھانے سے لوگ پیٹ کی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

(ج) لاہور میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی 9 فوڈ سیفٹی ٹیمیں زیر نگرانی ڈپٹی ڈائریکٹر آپریشنز لاہور ہمہ وقت متعلقہ ٹاؤنز میں فوڈ پوائنٹس کی چیکنگ کرتی ہیں۔ان فوڈ سیفٹی ٹیموں میں گریڈ 17 کے فوڈ سیفٹی آفیسر زاور گریڈ 16 کے اسسٹنٹ فوڈ سیفٹی آفیسر ز شامل ہیں افسران کے نام اور عہدہ ضمنی نمبر (الف) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہر گز نہ ہے کیونکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی اپنے قیام سے لے کر اب تک عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی نے لاہور میں 327 بیکریوں اور میٹھائی کی دکانوں کا معائنہ کیا اور ناقص خوراک بنانے اور فروخت کرنے والی 32 دکانوں / بیکریوں کو سربمہر کیا گیا اور 96 کو بھاری جرمانے عائد کئے گئے جبکہ 154 کو اصلاحی نوٹسز جاری کئے گئے۔

مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے مختلف احاطوں / گوداموں پر چھاپے مار کر ہزاروں کی تعداد میں گندے انڈے اور بھاری مقدار میں ناقص مٹیریل تلف کیا ہے۔

لاہور: حلقہ پی پی۔154 میں محکمہ اوقاف کی زمین سے متعلقہ تفصیلات

234: چودھری اختر علی: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔154 لاہور محمود بوٹی واہگہ ٹاؤن میں حق نواز ٹرسٹ کے نام اوقاف کی کل کتنی زمین ہے؟

(ب) مذکورہ زمین کس کس علاقہ میں ہے، جگہ کا نام اور علاقہ بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ ادارے کی کتنی زمین زیر کاشت اور کتنی پر آبادی ہے، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(د) کیا درست ہے کہ محمود بوٹی کے علاقے محلہ جیمباپارک میں محکمہ اوقاف کی زمین پر بااثر لوگوں نے قبضہ کرکے پلاٹ بنا کر سیل کر دی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ میں اب بھی سرکاری زمین خالی ہے کیا حکومت اس خالی زمین کو لیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) حلقہ پی پی۔154 محمود بوٹی واہگہ ٹاؤن میں بمطابق نوٹیفکیشن حق نواز ٹرسٹ کے نام محکمہ اوقاف کی کل زمین 191 کنال دو مرلے چوبیس مربع فٹ ہے۔

(ب) یہ زمین کوٹلی گھاسی، کوٹ خواجہ سعید، باغبانپورہ، ساہو واڑی میں واقع ہے۔

(ج) مذکورہ زمین میں سے 86 کنال دس مرلے 75 مربع فٹ زرعی ہے اور 52 کنال گیارہ مرلے 149 مربع فٹ پر رہائشی مکانات بنے ہوئے ہیں۔ جن میں ناجائز قابضین رہائش پذیر ہیں۔

(د) وقف رقبہ واقع محمود بوٹی محلہ جیمباپارک میں 17 کنال دس مرلے پر مختلف لوگوں نے بصورت نرسری و مکانات ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ جن سے رقبہ واگذار کروانے کے لئے انٹی کرپشن کی شمولیت سے کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔

(ہ) جی ہاں! محکمہ کی تقریباً9 کنال دو مرلے جگہ موقع پر خالی ہے۔ جس کو لیز کرنے کے لئے مارچ2019 میں مشتہر کیا جائے گا۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی کی گاڑیوں اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

257: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں لگژری ہیں اور کتنی نان لگژری ہیں؟

(ب) لگژری گاڑیاں کن کن ملازمین کے زیر تصرف ہیں؟
(ج) لگژری گاڑیاں کب خرید کی گئی تھیں؟
(د) لگژری گاڑیوں کے سال 18-2017 کے اخراجات بتائیں؟
(ہ) جو افسران لگژری گاڑیاں استعمال کر رہے ہیں وہ کس قاعدہ اور قانون کے تحت استعمال کر رہے ہیں؟
(و) کیا پنجاب فوڈ اتھارٹی کے ملازمین کے پاس جرمانہ کرنے کا اختیار ہے تو کن کن ملازمین کے پاس یہ اختیار ہے ان کا عہدہ اور گریڈ بتائیں؟
(ز) کیا یہ درست ہے کہ صرف لاہور میں تعینات ملازمین کو جرمانہ کا اختیار ہے جس کی وجہ سے دیگر شہروں / افراد کے جرمانہ جات بھی لاہور میں ہوتے ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کے پاس اس وقت 5 لگژری اور 208 نان لگژری گاڑیاں ہیں جو کہ پورے پنجاب میں پی ایف اے کے مختلف ونگز کے فیلڈ میں کام کرنے والے آفیسرز کے پاس ہیں جن میں ٹیکنیکل، آپریشنز اور لائسنسنگ ونگز وغیرہ شامل ہیں۔
(ب) لگژری گاڑیاں سپیشل فیلڈ آپریشنز کے لئے بالترتیب چاروں زونز (سنٹرل، نارتھ ساؤتھ 1 اور ساوتھ 2 زون) کو دی گئی ہیں جبکہ ایک گاڑی ہیڈ کوارٹر کے زیر استعمال ہے۔
(ج) تمام لگژری گاڑیاں 18-2017 میں خریدی گئیں۔
(د) لگژری گاڑیوں کے سال 18-2017 کے ٹوٹل اخراجات 1,123,450 ہیں اخراجات کی ضمنی نمبر (الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ہ) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔ جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی بعد ازاں مورخہ 18۔ جولائی 2017 کے نوٹیفکیشن کے بعد پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار صوبہ بھر میں ہے تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خوردونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی نے پورے پنجاب کو چار زونز میں تقسیم کیا ہوا ہے جن میں سنٹرل، نارتھ ساؤتھ 1 اور ساؤتھ 2 زون شامل ہیں ۔نارتھ زون پہاڑی علاقہ ہے اور ساؤتھ 1 اور ساؤتھ 2 ریتلا علاقہ ہے جبکہ سنٹرل زون میدانی علاقہ ہے۔چار گاڑیاں بالترتیب چاروں زونز کو دی گئی ہیں اور ایک گاڑی ہیڈ کوارٹر میں استعمال ہوتی۔چونکہ ریگستانی، پہاڑی علاقوں اور وہ علاقے جہاں کچی سڑکیں ہیں ان علاقوں میں سپیشل فیلڈ آپریشنز کے لئے لگژری گاڑیاں استعمال ہوتی ہیں۔مزید یہ کہ سپیشل فیلڈ آپریشنز کے لئے فیلڈ سٹاف کی تعداد بھی عام ریڈز کی نسبت زیادہ ہوتی ہے جس کے لئے عام گاڑیاں کارآمد ثابت نہیں ہوتیں۔

(و) پنجاب فوڈ اتھارٹی کے ملازمین (آفیسرز) جن کو جرمانہ کرنے کا اختیار حاصل ہے ان میں ڈائریکٹر جنرل (گریڈ20)،ڈائریکٹر آپریشنز (گریڈ19)، ڈپٹی ڈائریکٹر آپریشنز (گریڈ18)، فوڈ سیفٹی آفیسر (گریڈ17)اور اسسٹنٹ فوڈ سیفٹی آفیسر (گریڈ16)شامل ہیں۔

(ز) یہ درست نہ ہے کہ صرف لاہور میں ہی تعینات ملازمین کو جرمانہ کا اختیار ہے بلکہ پنجاب کے تمام اضلاع میں تعینات افسران اپنے تفویض کردہ اختیارات کے مطابق جرمانہ عائد کرتے ہیں۔

ضلع لیہ میں فیکٹریوں کی تعداد اور حلقہ پی پی۔281 میں سڑکات کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

271:جناب شہاب الدین خان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لیہ شوگر ملز سے پچھلے دس سال میں کتنا شوگر سیس فنڈز سال وار وصول ہوا؟

(ب) حلقہ پی پی۔81 لیہ تقریباً 80 فیصد شوگر کین ایریا پر مشتمل ہے، پچھلے دس سال میں کون کون سی سڑکیں اس حلقہ کی شوگر سیس فنڈ سے مرمت کی گئیں؟

(ج) حلقہ پی پی-281 لیّہ میں موجود سڑکیں

1- لیّہ شہر تا سوبھے والہ

2- لیّہ شوگر ملز تا بستی کنجال

3- از کھر چوک تا بستی مڈ گورمانی براستہ بستی نوشہرہ بستی بنگلہ ناصر خان، بستی شاہ پور راجن شاہ بستی قاضی اور

4- از بھٹہ موڑ تا بستی پتافی بستی قاضی براستہ بستی شادو خان، بستی پتافی کب شوگر سیس فنڈ سے مرمت کی گئی تھیں اگر نہیں تو حکومت کب تک ان کی مرمت کا ارادہ ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف)

سال2008-09	=	20459887/-
سال2009-10	=	Nil
سال2010-11	=	84670588/-
سال2011-12	=	63885387/-
سال2012-13	=	48751488 /-
سال2013-14	=	49371165 /-
سال2014-15	=	50895851/-
سال2015-16	=	Nil
سال2016-17	=	76468186 /-
سال2017-18	=	479711/-
ٹوٹل	=	394982263 /-

(ب) حلقہ پی پی-281 لیّہ کے ایریا میں سال 2008 سے 2018 درج ذیل سڑکات تعمیر / مرمت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی-281 لیّہ میں مذکورہ سڑکات کی بحالی / مرمت کا کام شوگر کین کمیٹی کی سفارشات اور بمطابق فراہمی فنڈز کیا جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! ہمارے سوالات موجود ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔ آپ کے سوالات اگلی دفعہ آجائیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں کمیٹی کی constitution کے لئے ایک تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

تحریک

(جو پیش ہوئی)

اسمبلی کی فنانس کمیٹی کی تشکیل

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker: I move:

"That in terms of Rule 185 read with Rule 150 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, the Finance Committee of the Assembly may be elected consisting of the following members:

1. Raja Yawar Kamal, PP-25
2. Mr Muzaffer Ali Sheikh, PP-70
3. Mr Shujahat Nawaz, PP-28
4. Mr Rais Nabeel Ahmad, PP-265
5. Mr Kashif Mehmood, PP-241
6. Mian Shafi Muhammad, PP-258
7. Mian Tariq Abdullah, PP-220"

MR SPEAKER: The motion for election of the Finance Committee has been moved.

Now, the question is:

"That in terms of Rule 185 read with Rule 150 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, the Finance Committee of the Assembly may be elected consisting of the following members.

1. Raja Yawar Kamal, PP-25
2. Mr Muzaffer Ali Sheikh, PP-70

3. Mr Shujahat Nawaz, PP-28
4. Mr Rais Nabeel Ahmad, PP-265
5. Mr Kashif Mehmood, PP-241
6. Mian Shafi Muhammad, PP-258
7. Mian Tariq Abdullah, PP-220"

(The motion was carried.)

(The Finance Committee stands elected.)

مسودات قانون

(جو سپیشل کمیٹی نمبر 3 کے سپرد کئے گئے)

مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019اور

مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت 2019

(---جاری)

MR SPEAKER: The Namal Institute Mianwali Bill 2019, and the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, which were introduced on 10th January 2019, are referred to Special Committee No.3 for report within two months.

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی،اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار جناب محمد ارشد ملک کی ہے۔اب آپ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

لاکھوں میٹرک ٹن گندم کھلے آسمان تلے پڑی رہنے کا انکشاف

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ اس وقت محکمہ خوراک پنجاب کے پاس گندم کے تقریباً44لاکھ میٹرک ٹن کے ذخائر گوداموں میں اور اکثر کھلے آسمان تلے پڑے ہوئے ہیں جن میں سے اکثر گندم کا سٹاک جو رواں سال سے پہلے سالوں میں خرید اگیا تھا اسے گھن، سُسری اور کھپرا وغیرہ لگ چکا ہے۔روزانہ

اجراء گندم فلور ملز و دیگر کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے رواں سیزن کے اختتام تک تقریباً 22لاکھ میٹرک ٹن کے سٹاک فروخت کرنے کے باوجود تقریباً اتنے ہی سٹاک یعنی 22لاکھ میٹرک ٹن کے قریب گندم بچ جانے کا خدشہ ہے جس پر روزانہ کی بنیاد پر سود و دیگر اخراجات کو مد نظر رکھتے ہوئے اور صوبہ کی ضروریات خوراک Population Based Blue Book کے مطابق بقیہ سٹاک کو فی الفور فروخت کرنے کے انتظامات کئے جائیں تاکہ زمینداروں کی آنے والی فصل جو کہ قریب ہے کے لئے گنجائش ذخیرہ اور رقم کا بندوبست ہو سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! اس وقت محکمہ خوراک کے گوداموں میں اور باہر کافی زیادہ گندم کا سٹاک موجود ہے۔ گندم کی daily releases کو دیکھا جائے تو 22لاکھ میٹرک ٹن سے زیادہ گندم بچ جانے کا خدشہ ہے۔ گودام گندم سے بھرے ہوئے ہیں اور محکمہ کے پاس مزید گندم سٹور کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ زمینداروں سے آنے والی فصل کو خرید کر سٹور کرنے کی گنجائش موجود نہیں ہے۔ ہم زمینداروں اور کسانوں کو مڈل مین سے بچانا چاہتے ہیں جو کہ کاشتکاروں اور کسانوں کا استحصال کرتے ہیں۔ محکمہ خوراک کو زمینداروں سے گندم خریدنے اور اسے سٹور کرنے کے لئے بہترین بندوسبت کرنا چاہئے۔ گوداموں میں گنجائش پیدا کرنے کے لئے پہلے سے ذخیرہ شُدہ گندم کے سٹاک کو فوری طور پر فروخت کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ زمینداروں، کسانوں اور عوام کے بہترین مفاد میں یہی ہے کہ گندم کے تمام سٹاک پر حکومت کی طرف سے سبسڈی دے کر اسے فروخت کر دیا جائے۔ ذخیرہ کی گئی گندم پر بہت زیادہ اخراجات آرہے ہیں، بنکوں کا مارک اَپ اور ملازمین کے اخراجات ہیں لہٰذا ان سب اخراجات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سٹاک کو فی الفور فروخت کیا جائے اور محکمہ خوراک کے گودام گندم کی نئی فصل کو ذخیرہ کرنے کے لئے خالی کئے جائیں۔ شعبہ شماریات کے مطابق آنے والی فصل کا اندازہ لگاتے ہوئے گوداموں کو خالی کرایا جائے، آنے والی نئی فصل کو ذخیرہ کرنے کے لئے گنجائش پیدا کی جائے اور زمینداروں کو مڈل مین کے استحصال سے بچایا جائے اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ اس بارے میں کوئی احکامات صادر فرمائیں۔ بہت شکریہ

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار انتہائی اہم ہے اور اپوزیشن کی طرف سے اس بارے میں بڑی sincerity کے ساتھ تجاویز دی جارہی ہیں اور اس پر تشویش کا اظہار بھی کیا جارہا ہے۔ پہلے 44لاکھ میٹرک ٹن گندم کا سٹاک موجود تھا اس میں سے کچھ گندم release کر دی گئی ہے اور کچھ مزید فروخت کی جائے گی لیکن اس کے باوجود گندم کا بڑا اسٹاک گوداموں میں موجود رہے گا۔ اس سٹاک شُدہ گندم کو اب کیڑا لگ رہا ہے اور وہ ضائع ہو رہی ہے۔ جن علاقوں میں سیلاب آتا ہے وہاں پر بھی گندم کے سٹاک موجود ہیں اور سیلاب کے دنوں میں اس گندم کے ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں فی الفور کام ہونا چاہئے۔ حکومت کو آنے والی نئی فصل کی خریداری کے لئے ایک بہت بڑی رقم درکار ہوتی ہے۔ میں چونکہ اس field میں رہا ہوں اس لئے مجھے علم ہے کہ اتنی بڑی رقم کا انتظام کرنا مشکل کام ہے۔ حکومت کے لئے یہ بہت بڑا مسئلہ بن جاتا ہے اور پھر اس وقت تو ملک کے معاشی حالات پہلے ہی بہت خراب ہیں۔ زمینداروں کو پریشانی نظر آرہی ہے کہ خدانخواستہ اگر اس ذخیرہ شُدہ گندم کے سٹاک کو آگے نہ نکالا گیا تو purchase کم ہو گی اور جب purchase کم ہو گی تو پھر حکومت زمینداروں سے ان کی گندم نہیں خریدے گی اور اس کی وجہ سے ان کے اخراجات پورے نہیں ہو سکیں گے۔

جناب سپیکر! اس لحاظ سے ہماری تحریک التوائے کار پر بڑا serious نوٹس لیا جائے اور حکومت کو فوری طور پر اس بابت in action ہونا چاہئے کیونکہ یہ بہت بڑا issue ہے اس لحاظ سے کہ اگر محکمہ خوراک نے اس پر فوری طور پر عمل نہ کیا تو پھر بہت بڑی دُشواری ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر! وزیر خوراک اس وقت ایوان میں تشریف فرما ہیں اور یہ ذمہ داری سب سے زیادہ ان پر عائد ہوتی ہے کیونکہ ان کے محکمہ نے ہی اس بارے میں کوئی پالیسی ترتیب دینی ہے۔ میں تجویز کروں گا کہ اس بارے میں ایک ہاؤس کی کمیٹی بنا دی جائے جس میں ہم جیسے لوگوں کو بھی شامل کر لیا جائے تاکہ ایک بہتر پالیسی بنائی جا سکے۔

جناب سپیکر! میں آج on the floor of the House یہ بات on record لا رہا ہوں کہ یہ ہمیں ایک بہت بڑا disaster نظر آرہا ہے۔ یہ نہ صرف زمینداروں کے لئے پریشانی کا باعث بنے گا بلکہ اس سے صوبہ پنجاب کے عوام بھی متاثر ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں امید رکھتا ہوں کہ ہماری ان گزارشات کو seriously take up کیا جائے گا اور اس بابت فوری طور پر ایکشن لیا جائے گا۔ابھی میرے فاضل دوست جناب محمد ارشد ملک نے بھی کہا ہے کہ اس وقت ذخیرہ شُدہ جتنی گندم پڑی ہوئی ہے اس پر بہت زیادہ اخراجات آئے ہیں اس کے لئے بنکوں سے قرضہ لیا جاتا ہے اور پھر اس کے اوپر سود ادا کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ سود کی رقم بہت زیادہ ہے اور میری calculation کے مطابق چار یا پانچ کروڑ روپے daily اس پر سود ادا کیا جاتا ہے۔اس سود کی ادائیگی کی بجائے اگر اس گندم کو کم نرخوں پر عوام کو فروخت کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا۔اس گندم کو مزید شرائط نرم کر کے باہر export بھی کیا جا سکتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ گندم کی storage کے لئے بھی بہتر انتظامات کئے جائیں۔نئے گودام اور silos بنائے جائیں۔گندم کو اس طریقے سے procure اور ذخیرہ کیا جائے کہ یہ عرصہ دراز تک خراب نہ ہو سکے۔

جناب سپیکر! میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کی وساطت سے میں نے جو گزارشات کی ہیں ان پر عمل کیا جائے گا اور اس بابت کوئی فوری ایکشن لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی،وزیر خوراک!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ انتہائی اہم نوعیت کا مسئلہ ہے۔میری بات کو سیاست کی نذر نہ کیا جائے تو میں یہ ضرور کہوں گا کہ ماضی میں ہمیں اتنی زیادہ گندم کا سٹاک جمع کرنے کی ضرورت نہ تھی اور گندم کے اس سٹاک کو اُسی وقت نکالنا چاہئے تھا۔اب ہم اپنی نیک نیتی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 17-2016 اور اس سے پہلے کی ذخیرہ شُدہ گندم کا سٹاک نکال چکے ہیں۔

جناب سپیکر! ابھی میرے معزز دوست فرما رہے تھے کہ اس ذخیرہ شُدہ گندم کو سبسڈی دے کر فروخت کر دیا جائے۔اگر ہم سب سبسڈی دیں تو یہ سارا سٹاک آج ہی نکل جائے گا لیکن ہم نے سبسڈی نہیں دینی کیونکہ یہ حکومت پر بوجھ ہو گا۔الحمد للہ اس وقت لوکل مارکیٹ ٹھیک ہے۔پاسکو نے ابھی ایک لاکھ میٹرک ٹن گندم کا ٹینڈر دیا ہے۔شکر الحمد للہ انٹرنیشنل مارکیٹ میں بھی گندم کی قیمت بہت بہتر ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یقین ہے کہ ہم سبسڈی دیئے بغیر، حکومت پر بوجھ ڈالے بغیر یہ گندم export کریں گے اور اسے لوکل مارکیٹ میں بھی فروخت کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پچھلے دَورِ حکومت کو چھوڑیں جب سے آپ کی حکومت آئی ہے آپ نے کتنا interest pay کیا ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں calculate کر کے بتادوں گا۔

جناب سپیکر: پچھلی حکومت نے جو rate of interest دیا ہے وہ بوجھ تو اُسی طرح آگے shift ہوا ہے۔ گندم کا بہت بڑا stock ہے اور آپ کو اندازہ ہی نہیں ہے کہ آپ کی بہت ساری گندم خراب ہو چکی ہے۔ آپ ایسے ہی calculation لے کر بیٹھے ہوئے ہیں نیچے والی گندم کا تو already بُورا بن چکا ہے اس لئے آپ کو پہلے اُس کو دیکھنا پڑے گا۔ اس گندم کا آپ پر بہت بڑا burden ہے کیونکہ کوئی ایسا بنک نہیں جس سے آپ نے loan نہ لیا ہو اور آپ ان بنکوں کا rate of interest دیکھیں۔ اس delay سے بہت نقصان ہو رہا ہے اور آپ کی یہ گندم نہیں نکلے گی۔ ابھی تین مہینے کے بعد گندم کی نئی فصل آجانی ہے، اُس کو رکھنے کی جگہ نہیں ہے تو وہ گندم باہر پڑی رہے گی۔ آپ گندم اُٹھائیں گے نہیں تو کسان برباد ہو جائیں گے۔ وزیر قانون! یہ بڑا serious issue ہے اس کو کل کے ایجنڈے پر بحث کے لئے رکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آج سے دو تین دن پہلے بھی ایگریکلچر اور فوڈ سے متعلق معاملات ہاؤس میں آئے تھے اور ہم نے کہا تھا کہ اس پر general discussion رکھ لیں تو اگر آپ اس کے لئے کل کا دن متعین کرتے ہیں تو اس پر general discussion کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر خوراک! ہم کل کے ایجنڈے پر خوراک پر بحث رکھ رہے ہیں اور آپ کل پوری انفارمیشن لے کر آئیں اور پھر ہم اس کو sort out کرتے ہیں۔ جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 233 محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔ جی، محترمہ اسے پیش کریں۔

لکاس(LACAS)سکول جوہر ٹاؤن لاہور
کی وجہ سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ:

The entire residents of vicinity in which LACAS School in Block F-2 Johar Town Lahore is located, are in severe stress due to traffic rush created for hours at opening/closing of School. Residents become prisoners. This school is built on low price Government allotted land for promotion of poor children's education, but no poor can afford their exorbitant fees and only the rich send children to this campus.

To resolve the traffic issue, the existing main road starting from Pride CNG station which is badly damaged must be broadened in public interest. The expense of this road project may be charged from LACAS School.

Public is undergoing great misery as traffic on roads is blocked for many hours of all surrounding areas. Due to this reason public is turning against the Government for not solving this problem.

لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!۔۔۔ آج موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

گھکھڑ منڈی کشمیر کالونی میں رہائش پذیر کشمیری مہاجرین پر پولیس کی بربریت

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! میرا حلقہ پی پی۔53 گھکھڑ منڈی میں ایک کشمیر کالونی قائم ہے اور مہاجرین کشمیر کئی دہائیوں سے وہاں پر مقیم ہیں۔ میں معزز وزیر قانون کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ کل پنجاب پولیس کی طرف سے کشمیری کالونی میں ظلم اور بربریت کی ایک داستان قائم کی گئی ہے۔ پولیس کا مؤقف یہ ہے کہ وہ کسی ملزم کو پکڑنے گئے تھے۔ کسی ملزم کو پکڑنے کا یہ کون سا طریقہ ہے کہ پورے بازار پر دھاوا بول دیا جائے، چادر و چار دیواری کا تقدس پامال کیا جائے اور عورتوں و بچوں کو زدو کوب کیا جائے۔ اس واقعہ کی footage تمام ٹی وی چینلز اور سوشل میڈیا پر چل رہی ہے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون سے میری گزارش ہے کہ وہ اس واقعہ کا نوٹس لیں اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی جائے۔ وہاں پر جو ماحول دیکھنے کو ملا ہے وہ کشمیر کالونی کا نہیں بلکہ مقبوضہ کشمیر جیسا تھا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر اس واقعہ کی تفصیل لکھ کر مجھے دے دیں میں اس کی رپورٹ لے کر ہاؤس میں اُس کا جواب دے دوں گا کیونکہ جب معزز ممبر نے یہ issue take up کیا ہے میں اُس وقت ہاؤس میں موجود نہیں تھا۔

جناب سپیکر: جی، تارڑ صاحب! آپ وزیر قانون سے مل لیں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب امین اللہ خان!

ضلع میانوالی کے طلباء کے لئے میڈیکل سیٹوں کا کوٹا بحال کرنے کا مطالبہ

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! 2000 سے پہلے ضلع میانوالی کے لئے میڈیکل کی چار سیٹیں تھیں وہاں کے غریب لوگوں کے بچے ان سیٹوں پر داخلہ لے کر اپنا مستقبل سنوارتے تھے لیکن بدقسمتی سے آج سے اٹھارہ سال پہلے ضلع میانوالی کا یہ کوٹا کسی اور ضلع کو دے کر اُس ضلع کے کوٹا کی تعداد بڑھا دی گئی تو 2000 سے لے کر آج تک ضلع میانوالی کا میڈیکل میں داخلہ کے لئے کوئی کوٹا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! محترمہ وزیر صحت سے میری گزارش ہے کہ میانوالی کا میڈیکل کا چار سیٹوں کا کوٹا فی الفور بحال کیا جائے اور یہ کوٹا بڑھا کر آٹھ سیٹیں کر دی جائیں تاکہ ضلع میانوالی کے لوگوں کو یہ سہولت میسر ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ یاسمین راشد!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! 2000 میں میڈیکل میں داخلے کے تمام کوٹے ختم کر دیئے گئے تھے کیونکہ اس پر بہت سارے اعتراضات کئے گئے تھے بلکہ لوگ عدالتوں میں بھی گئے تھے تو کورٹ سے آرڈر آئے کہ تمام سیٹیں open merit پر پُر کی جائیں۔ جس طرح معزز ممبر نے بات کی ہے تو میں یہ ساری انفارمیشن لے کر صبح ان کو آگاہ کر دوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب امین اللہ خان! آپ ڈاکٹر صاحبہ کے ساتھ بیٹھ کر اس issue کو discuss کر لیں۔

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شہباز احمد (پی پی-130): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ معزز ممبران حزب اختلاف اس ہاؤس کو serious نہیں لے رہے کیونکہ یہ ٹائم پر اجلاس میں نہیں آتے۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب شہباز احمد اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب شہباز احمد (پی پی-130): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اجلاس گیارہ بجے شروع ہونے کے بجائے آج سوا ایک بجے شروع ہوا۔ کل رات ساڑھے آٹھ بجے تک اجلاس چلتا رہا۔ کل ادھر چار نمازیں ہوئیں، جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو ہماری یہاں پر بیٹھی ہوئی بہنیں نماز نہیں پڑھ سکتیں کیونکہ اگر یہ وضو کریں تو ان کا make up اُتر جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اسمبلی کا ٹائم ٹھیک کیا جائے۔ اگر ان کا make up اُتر گیا اور یہ آ کر حکومت میں بیٹھ گئیں تو ہمیں پتا نہیں چلے گا۔

سِکھ مہمانانِ گرامی کو ایوان میں خوش آمدید کہا جانا

MR DEPUTY SPEAKER: We welcome Sikh guests over here- Professor Dr Manjeet Singh from Malaysia and Gyani Raweel Singh Head Granthi, Nankana Sahib. We welcome you to the Punjab Assembly. Kindly arrange their seating in the Speaker's Box.

(Clapping)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ویسے تو ہم اپنے اس بھائی کی کسی بات کو serious نہیں لیتے اور لینا بھی نہیں چاہئے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ خواتین کے بارے میں اس قسم کے remarks دے کر کوئی ٹھٹھہ create کرنا چاہتے ہیں تو یہ سارے حربے ہمارے آزمائے ہوئے ہیں۔ اس قسم کی گفتگو ہاؤس میں نہ کی جائے۔ یہ جتنی محنت اِدھر اُدھر دیکھنے پر کر رہے ہیں اپنی constituents کے لئے بات کریں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

تحاریک التوائے کار

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/236 حسن مرتضیٰ کی ہے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وزیر توانائی جناب محمد اختر نے request کی ہے کہ میں اپنی تحریک التوائے کار واپس لے لوں اس لئے میں اپنی تحریک التوائے کار واپس لے لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ یہ تحریک التوائے کار withdraw کر لی گئی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 246 چودھری اشرف علی کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

گوجرانوالہ کے سرکاری سکولوں میں کمروں کی کمی

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" کی اشاعت مورخہ 22۔دسمبر 2018 کی خبر کے مطابق گوجرانوالہ کے 1554 سرکاری سکولوں میں 1035 کمروں کی قلت ہر سال طلباء کی تعداد تو بڑھ جاتی ہے لیکن کلاس رومز تعمیر نہیں ہوتے، ہزاروں بچے کھلے آسمان تلے پڑھنے پر مجبور۔ تفصیلات کے مطابق گوجرانوالہ کے سرکاری سکولوں میں ایک ہزار پینتیس کلاس رومز کی کمی کا انکشاف، ہزاروں طلباء وطالبات گرمی اور سردی میں کھلے آسمان تلے تعلیم حاصل کرنے پر مجبور۔ محکمہ تعلیم نے صوبائی وزیر تعلیم کو رپورٹ ارسال کر دی۔

جناب سپیکر! بتایا گیا ہے کہ گوجرانوالہ کی چاروں تحصیلوں کامونکی، گوجرانوالہ، وزیر آباد اور نوشہرہ ورکاں میں قائم گرلز اور بوائز کے 1554 سرکاری سکولوں کے سروے کے دوران 1035 کلاس رومز کی کمی سامنے آئی ہے، کمروں کی کمی کا شکار سکولز میں زیادہ تر پرائمری اور ایلیمنٹری سکول شامل ہیں۔ پنجاب حکومت کی طرف سے ہر سال سرکاری سکولوں کو دس فیصد زائد داخلے کا ٹارگٹ سونپا جاتا ہے۔ داخلے کے بعد سکولوں میں طلباء وطالبات کی تعداد میں اضافہ تو ہو جاتا ہے لیکن ضرورت کے مطابق کلاس رومز کی تعمیر نہیں ہوتی جس سے بچوں کے بیٹھنے کے لئے کلاس رومز کی شدید کمی واقع ہوگئی ہے جبکہ بعض پرائمری سکول ایسے ہیں جن میں صرف دو سے تین کلاس رومز ہیں جہاں مختلف کلاسز کے ایک سو سے زائد بچے بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں اور کلاس رومز کی کمی کے باعث ہزاروں بچے گرمی اور شدید سردی میں کھلے آسمان تلے اور برآمدوں میں بیٹھنے پر مجبور ہوتے ہیں جس سے اکثر بچے بیمار بھی پڑ جاتے ہیں۔ سیاسی وسماجی حلقوں کا کہنا ہے کہ تعلیم کے میدان میں وعدوں اور نعروں سے آگے بڑھ کر عملی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اشرف علی! آپ نے یہ تحریک التوائے کار پیش کر دی ہے۔ ہم اس کو pending کر دیتے ہیں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب ہوں اور respond کریں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 248/18 جناب نصیر احمد کی ہے۔ جی، جناب نصیر احمد! اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

ایم ایس بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی کا جونیئر ڈاکٹر کو ہراساں اور وزیر قانون کی کال کو سوشل میڈیا پر وائرل کرنا

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کی خبروں کے مطابق ایم ایس بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی نے اپنی جونیئر ڈاکٹر اریبہ عباسی کو ہراساں کیا جس کی وجہ سے تنگ آکر مذکورہ ڈاکٹر نے

اپنی ملازمت سے استعفیٰ پیش کر دیا۔ ہسپتال انتظامیہ نے وہ استعفیٰ بھی اپنے پاس رکھ لیا اور ڈاکٹر مذکورہ کو تنگ کرتی رہی جس کی وجہ صرف سیاسی انتقام تھی کیونکہ ڈاکٹر اریبہ مسلم لیگ (ن) کے سیاسی راہنما حنیف عباسی کی بیٹی ہے اور باپ کا بدلہ شاید بیٹی سے لینا مقصود تھا۔ جب ساری صورتحال کا علم وزیر قانون پنجاب جناب محمد بشارت راجا کو ہوا تو انہوں نے ٹیلیفون کر کے مذکورہ ایم ایس کو سمجھانے کی کوشش کی اور سیاسی انتقام سے باز رہنے کا کہا۔ ایم ایس نے وزیر قانون کی فون کال کو ریکارڈ کر لیا اور سوشل میڈیا پر وائرل کر دیا۔ ایم ایس کے روّیہ کی وجہ سے نہ صرف ڈاکٹر اریبہ بلکہ دیگر خواتین ڈاکٹرز بھی خاصی پریشان ہیں اور اُن کے والدین بھی شدید پریشانی کا شکار ہیں۔ ایم ایس ڈاکٹر طارق نیازی انسان کے روپ میں بھیڑیا ہے۔ اُس نے نہ صرف پیڈا ایکٹ، کنڈکٹ رولز بلکہ ہراسمنٹ قانون کی بھی دھجیاں اڑا دی ہیں۔ ایم ایس کے روّیہ کی وجہ سے صوبہ بھر کی عوام کے اندر اضطراب اور غم و غصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس تحریک کو قطعی طور پر کسی ایک پارٹی یا ایک مخصوص طبقے سے نہ جوڑا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ملک اور اس صوبے کے اندر جہاں جہاں بھی working women ہیں ان کے ساتھ کسی نہ کسی شکل میں زیادتی کی جاتی ہے۔ اس سوسائٹی میں بہت کم خواتین ہیں جو زیادتی کرنے والوں کے خلاف آواز اٹھاتی ہیں۔ اگر ایک working place پر ایک working woman نے آواز آٹھائی ہے اور اس کی آواز کو بھی وہاں پر اس لئے دبا دیا گیا ہے کہ وہ ایک سرکاری ملازم ہے اور آگے کوئی بات نہیں کر سکتی۔ اس کے بعد اس کے استعفے کو بھی اپنے پاس رکھ لیا گیا ہے اس لئے میری حکومتی اور اپوزیشن کی خواتین سے اور دیگر ممبران سے بھی گزارش ہے کہ اس harassment کے کیس کو مثال کے طور پر لیا جائے، جس شخص نے وہاں پر اپنے سرکاری عہدے کو ناجائز استعمال کیا ہے اور ایک عورت کی مجبوری سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے کہ وہ جہاں دل چاہے اس کو دبا لیں گے۔ اب وہ اس ڈاکٹر کا استعفیٰ قبول

کرتے ہیں اور نہ ہی ان کو بات کرنے کی اجازت ہے لیکن ایم ایس نے اسی وقت یہ کال ریکارڈ کی اور سارے پاکستان میں پھیلا دی۔ اس کے بعد آج بھی وہ خاتون وہاں پر زیادتی کا شکار ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! اس زیادتی کی وجہ سے پورے پنجاب کے اندر جہاں جہاں خواتین ڈاکٹرز کام کر رہی ہیں، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جہاں جہاں خواتین کام کر رہی ہیں وہ اس harassment کا شکار ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! میری وزیر قانون سے یہ گزارش ہے کہ اس کیس کو سنجیدگی کے ساتھ لیا جائے اور اس پر فوری ایکشن لیا جائے۔ اگر آج آپ اس پر ایکشن نہ لیں گے تو پھر سمجھ لیں کہ آئندہ کوئی خاتون جو کام کرنے والی ہے وہ اپنے خلاف ہونے والی زیادتی پر آواز نہیں اٹھا سکے گی اس لئے اس کو باضابطہ طور پر منظور کیا جائے اور کارروائی کی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر ہیلتھ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس پر پہلے بھی بڑی detail سے اس ایوان میں discussion ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ بات کہی تھی کہ کسی کو ہراساں نہیں کیا گیا بلکہ ایک ہسپتال میں ایک میڈیکل آفیسر کو کہا کیونکہ ایمرجنسی میں ضرورت تھی صرف ان کو اکیلے trauma 1 to another department سے ٹرانسفر نہیں کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ایمرجنسی میں لوگوں کی ضرورت ہے تو چار میڈیکل آفیسرز کو وہاں تعینات کیا گیا تھا۔ انہوں نے join نہیں کیا۔ She did not even come to the hospital انہوں نے آنا ہی بند کر دیا۔

MR DEPUTY SPEAKER: I have a question with you, how did this leak.

MINISTER FOR PRIMARY AND SECONDARY HEALTH CARE/ SPECIALIZED HEALTHCARE AND MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! I have asked the Secretary and we previously had an enquiry done on it and now, I have asked the Secretary to personally investigate the whole matter.

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ نے اس معاملے پر کوئی انکوائری کروائی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر/سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن

(محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے کہا ہوا ہےI have asked the Secretary Health and previously it was done by the local authorities.پچھلی مرتبہ بھی تمام ممبران نے شور مچایا تھا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتا دوں کہ یہ معاملہ پہلے بھی بہت discuss ہو چکا ہے۔ میں جب اس دن ایوان سے واپس گئی تو I personally told the Secretary to investigate everything personally himself. اس نے probably سارا record erase کیا ہے۔ We are trying to get that record whatever it is. So that proper action should be taken against him. یہ بات تو میں اس دن کہہ کر گئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر:: منسٹر صاحبہ! آپ اس کے لئے کوئی time frame دیں کہ کب تک یہ انکوائری مکمل ہو جائے گی؟

MINISTER FOR PRIMARY AND SECONDARY HEALTH CARE/ SPECIALIZED HEALTHCARE AND MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! Within a week, we will have it done.

MR DEPUTY SPEAKER: Are you sure?

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر/سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن

(محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، ہاں، انشاءاللہ۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! جس طرح منسٹر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ یہ ایشو پہلے بھی discuss ہوا ہے spontaneously تحریک التوائے کار ایک regular process ہے وہ ہم نے پہلے ہی دی ہوئی تھی اس دن ویسے ہی کوئی issue آ گیا تو اس پر بحث ہو گئی تھی۔ اصل

میں ہم نے یہ روّیہ اختیار کر لیا ہے کہ ہم ذاتی طور پر بھی اپنی اپنی اناؤں کے قیدی ہیں اور ہم وہی روّیہ آگے اپنے اپنے گروپس میں بھی اختیار کرتے ہیں لہٰذا مسئلہ یہ نہیں ہے بلکہ مسئلہ جو تھا وہ تو prove ہو چکا ہے۔ آپ تحریک التوائے کار پڑھ لیں کہ ہماری اسمبلی کے انتہائی معزز وزیر قانون جب کسی کو ٹیلیفون کریں تو وہ کسی کو بتا کر نہیں کرتے کہ میں فلاں شخص کو ٹیلیفون کر رہا ہوں۔ وزیر قانون ان کے موبائل پر فون کرتے ہیں تو مجھے اس بات سے concern نہیں ہے کیونکہ ہم اپنے موبائل سے پتا نہیں کتنے فون کرتے ہیں چونکہ یہ سیاستدانوں کا کام ہے۔ اس بچی کا تعلق راولپنڈی سے تھا تو ہمارے معزز وزیر قانون نے ایم ایس کو ٹیلیفون کیا تو میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ ایک ایم ایس کی کس طرح جرأت ہوئی کہ اس نے ان کی کال ریکارڈ کی تو پہلے نمبر پر اس کا ریکارڈنگ کرنا under Cybercrime Act جرم ہے اس ایم ایس نے نہ صرف ریکارڈنگ کی بلکہ پورے سوشل میڈیا پر اس کو وائرل کر دیا اور یہ internationally ہمارے ملک اور females کی سبکی ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایم ایس پر دو allegations لگائے گئے ان میں سے ایک allegation prove ہو گیا ہے کہ اس نے ریکارڈنگ وائرل کی اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا allegation کہ harassment کی گئی تو اس کا ادھر کھڑے کھڑے فوری طور پر جواب نہیں دیا جا سکتا تھا لہٰذا متعلقہ معزز منسٹر صاحبہ کو چاہئے تھا جس چیز کے بارے میں، میں expect کرتا تھا اور جو dignity اور اصول ہونا چاہئے تھا کہ ایم ایس ڈاکٹر طارق نیازی کو suspend کرتیں اور اس کے بعد اس پر ایک independent high powered committee بناتیں۔ جناب محمد وارث شاد! جی، بالکل۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! کیونکہ اس میں مسئلہ یہ ہے کہ ایم ایس ڈاکٹر طارق نیازی بہت powerful شخص ہے۔ اگر وہ powerful شخص نہ ہوتا تو ایک وزیر قانون کے ٹیلیفون کرنے پر جو وہ آگے سے جواب دے رہا تھا تو ایسا لگ رہا تھا کہ وہ وزیر قانون کو کچھ سمجھ ہی نہیں رہا اس کی بات آپ نے اور میں نے بھی سنی ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ سب سے پہلے ایم ایس ڈاکٹر طارق نیازی کو معطل کر کے independent high powered committee بنائی جائے۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ! اس ایم ایس کو shelter provide کر رہی ہیں تو یہ بات ان کو زیب نہیں دیتی لہٰذا ان کو چاہئے کہ یہ اس معاملے پر اپنی انا سے باہر نکلیں کیونکہ یہ اپنی انا کے خول میں بند ہیں اس سے باہر نکل کر انکوائری کروائیں لیکن اس سے پہلے اس کو معطل کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں بڑی معذرت کے ساتھ یہ گزارش کروں گا کہ مجھے ابھی منسٹر صاحبہ کا مٹی پاؤ قسم کا روّیہ نظر آیا ہے انہوں نے کہا کہ یہ اس دن شور مچا رہے تھے لہٰذا اب ہم اس پر کارروائی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ مجھے جناب محمد بشارت راجا سے کوئی concern نہیں ہے لیکن میرا concern یہ ہے کہ میں بطور عوامی نمائندہ جب کسی ایک عام آدمی کے کام کے لئے کوئی ٹیلیفون کرتا ہوں اور مجھے آگے سے جان بوجھ کر provoke کیا جاتا ہے اور اس کے بعد میری کال ریکارڈ کر کے میرا ریکارڈ پورے پاکستان میں لگانے کی کوشش کی جاتی ہے اور اس پر منسٹر صاحبہ کہتی ہیں کہ چار، پانچ دن پہلے بات ہوئی تھی لہٰذا ہم کال کا ریکارڈ نکلوا رہے ہیں اور ہم یہ کر رہے ہیں تو خدا کے لئے منسٹر صاحبہ یہ کل کو آپ کے ساتھ، میرے ساتھ یا یہاں پر بیٹھے ہوئے کسی بھی ممبر کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ ایک ایم ایس ڈاکٹر طارق نیازی کی یہ جرأت کس طرح ہوئی کہ اتنے high forum سے فون آئے اور وہ اس فون کو ریکارڈ کر کے وائرل کرے؟

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ انہوں نے باقاعدہ اس کال سے پہلے وہاں پر صحافی بٹھائے ہوئے تھے اور جان بوجھ کر منسٹر صاحب کو provoke کیا گیا کہ وہ ایسی بات کریں تاکہ وہ میڈیا کو بتائیں۔ اس کے بعد پھر وہ چیلنج کرے کہ مجھے کوئی یہاں سے ہٹا کر دکھائے تو میری منسٹر صاحبہ سے یہ گزارش ہے کہ اس معاملے کو کوئی دوست یا ساتھی personal نہ لے یہ بات 100 فیصد ٹھیک ہے چاہے آپ اس پر دس ماہ انکوائری کروائیں لیکن سب سے پہلے آپ اس کو suspend کریں۔ اگر آپ نے اس کو معطل نہیں کرنا تو 19۔جنوری تک اس معاملے کی انکوائری

کی deadline دی جائے کہ منگل تک ہر صورت متعلقہ منسٹر صاحبہ یہاں ایوان میں جواب دیں کیونکہ یہ مناسب بات نہیں ہے اور ہم نے اس ہاؤس کی بے توقیری نہیں کرنی۔

جناب سپیکر! یہ زیادتی ہمارے ساتھ ہو یا آپ کے ساتھ ہو یہ بات مناسب نہیں ہے تو آپ کی مہربانی اس پر ڈرنے والی کوئی بات نہیں ہے۔ منسٹر صاحبہ! اس میں ڈرنے والی کوئی بات نہیں ہے لہٰذا آپ کو اس معاملے پر stand لینا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! یہ بات ہو چکی ہے۔ آپ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں اور میری بات سنیں۔ منسٹر صاحبہ نے کہہ دیا ہے کہ انکوائری ہو رہی ہے اور وہ on the floor of the House اس معاملے کو clarify کریں گی۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے معزز ممبران میں ایک بے چینی کی کیفیت اس حوالے سے پائی جاتی ہے تو میرے خیال میں اس بارے میں آج valid بات ہو رہی ہے، اگر اس معاملے کی انکوائری بھی کروانی ہے تو اس کے لئے کوئی time frame ہونا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین! Time frame کے حوالے سے منسٹر صاحبہ نے کہہ دیا ہے اور

I think he should be suspended and all this can happen with you, this can happen with me, this can happen with anybody. He should be suspended.(Applause)

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر توانائی(جناب محمد اختر):جناب سپیکر!میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس ایم ایس ڈاکٹر طارق نیازی کو پہلے دن ہی معطل ہو جانا چاہئے تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر:منسٹر صاحب! جی، بالکل۔

وزیر توانائی(جناب محمد اختر):جناب سپیکر!میں اس ہاؤس کا ممبر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،مجھے امید ہے کہ منسٹر صاحبہ اس کی suspension کے معاملے کو seriously لیں گی۔

MINISTER FOR ENERGY (Mr Muhammad Akhtar): Mr Speaker! Let me finish and a message should be given loud and clear.

کسی بھی عوامی نمائندے کا فون ریکارڈ کر کے اس طریقے سے اس کی تضحیک کرنا اور اپنے آپ کو elevate کرنا یہ بہت غلط کام ہوا ہے regardless of the fact ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہیں یا اقتدار میں بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر!میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ یہ اسمبلی جس طرح perform کر رہی ہے اور کل بھی جس طرح جناب پرویز الٰہی نے کروایا ہے۔اس دن جب ہمارے سپیکر صاحب کی غیر موجودگی میں ایک issue create ہوا اور ہماری اپوزیشن اور ہاؤس کے ممبران نے مل کر اس مسئلے کو حل کیا تو یہ اس اسمبلی کی آزادی کی طرف ایک بہت بڑا قدم ہے تو میں اس پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!دوسری بات یہ اس بات کی بھی غمازی کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:وزیر توانائی جناب محمد اختر!اس چیز کی مبارکباد کے مستحق پورے ہاؤس کے ممبران ہیں۔

وزیر توانائی(جناب محمد اختر):جناب سپیکر!یہ اسمبلی جس dictatorship کی سوچ کے ساتھ چل رہی تھی اس سوچ سے اب انشاءاللہ یہ نکلتی جا رہی ہے۔ہمارے قائد جناب عمران خان اور جناب عثمان احمد خان بُزدار اس ملک، اس صوبے، اس ہاؤس اور سب کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں اور یہ ہاؤس انشاءاللہ چلتا رہے گا۔اب یہ تھوڑی دیر برداشت کریں۔کل قومی اسمبلی میں ایک واقعہ ہوا ہے اور وہاں میاں محمد شہباز شریف نے کہا ہے کے مہمند ڈیم بغیر auction کے دیا گیا ہے۔

میرے پاس محکمہ توانائی کی ایک لسٹ ہے۔ قائداعظم سولر پارک کی Zonergy Company ہے اس کو بغیر auction and bidding کے یہ ٹھیکہ دیا گیا اور ساہیوال کول پاور پلانٹ کے ٹھیکے بھی بغیر bidding کے دیئے گئے۔ اسی طرح چشتیاں کا ایک پارک ہے اُس کا بھی ایسے ہی ٹھیکہ دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میاں صاحب اپنے کئے کی معافی مانگیں کہ ہم سے غلطی ہو گئی تھی لہٰذا ہم آئندہ ایسا کام نہیں کریں گے اور اسی طرح کا ایکٹ قومی اسمبلی میں بھی کریں تو ہم اُن کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو چیزیں کل غلط تھیں وہ آج صحیح کیسے ہو گئیں اور جو چیزیں آج صحیح ہیں وہ کل غلط کیسے ہو گئی تھیں؟ میں اس ہاؤس کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا تھا۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ذرا ایک منٹ مجھے دیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ویسے جو بات قومی اسمبلی میں ہوئی ہے اُس کا جواب بھی قومی اسمبلی میں دیا جائے گا اور لیا جائے گا لیکن میں یہاں پر پچھلے issue کے حوالے سے گزارش کرنا چاہتی ہوں۔ چونکہ وزیر صحت صاحبہ ایک خاتون بھی ہیں جن کو یہ معلوم ہو گا کہ harassment on work places کا ایک قانون پاکستان اور پنجاب کے اندر موجود ہے۔

جناب سپیکر! کیا وزیر صحت صاحبہ یہ ensure کریں گی یا کر سکتی ہیں کہ تمام ہسپتالوں یا جن اداروں میں خواتین کام کرتی ہیں، وہاں پر harassment committees موجود ہیں کیونکہ قانون کے اندر موجود ہے کہ وہاں پر harassment کے حوالے سے پبلک نوٹس لگایا جائے گا تو کیا پبلک نوٹس موجود ہے حالانکہ وہ ہماری اسمبلی میں بھی موجود نہیں ہے؟ اُس اریبہ کا harassment issue تو address ہی نہیں ہوا۔ اُس پر harassment کا الزام لگا ہے لیکن اگر harassment committee موجود ہوتی تو اُس کو سنتی کہ وہ harass کیسے ہوئی؟ کسی جگہ پر harassment committee موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر!میری محترمہ وزیر صحت سے یہ گزارش ہے کہ وہ پہلے خاتون ہیں اور محترمہ وزیر صحت بعد میں ہیں لہٰذا یہ کمیٹیاں بنائیں۔ پچھلی دفعہ بھی بات ہوئی تھی کہ جوproblems انہوں نے اپنےprofessionمیںface کی ہیں اُن کو چاہئے کہ وہ problems کسی بچی کے سامنے نہ آئیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ وزیر صاحبہ کے ہوتے ہوئے بھی لڑکیوں کو زیادہ problems faceکرنا پڑ رہی ہیں۔

جناب سپیکر!میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ایک بچی کو لیڈی ڈاکٹر بنانے کے لئے 45لاکھ روپیہ لگتا ہے۔

جناب سپیکر!میں محترمہ وزیر صحت کاcomment چاہتی ہوں کہ وہ کب تک تمام ہسپتالوں میںharassment committees قائم کریں گی اورharassment کے حوالے سے پبلک نوٹس ہر جگہ پرdisplayکیا جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،منسٹر صاحبہ!اس پرrespondکریں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):جناب سپیکر!یہ پچھلی دفعہ بھی بات ہوئی تھی کہ جب آپ سرکاری ملازم ہوتے ہیں تو آپ سرکار کے نیچے ہوتے ہیں۔اب اگر آپ سرکاری ملازم ہیں اور آپ کو کہا گیا ہے کہ اس جگہ سے آپ اِدھر ٹرانسفر ہو جائیں توyou have to listen to orders and that is not a part of harassment.اس کے علاوہ بڑی اچھی تجاویز آئی ہیں کہ ہمیں harassment committeesبنانی چاہئیں تو ہم انشاء اللہ ہر ہسپتال کے اندر ایک harassment committeeبنادیں گے تاکہ اگر خواتین کو کوئی مسائل ہوں تو جلد سے جلد اُن کا مسئلہ حل کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:میاں نصیر احمد!میں آپ کی تحریک التوائے کار سپیشل کمیٹی نمبر 3 کوrefer کرتا ہوںand we are taking it very serious

MR NASEER AHMAD: Thank you very much sir.

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کمیٹی کی رپورٹ دو مہینے کے اندر دی جائے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! کیا دو مہینے؟ No way it's too much time میں آپ کو مبارک باد دینے لگا تھا جو دو مہینے میں ہی رُک گئی۔

MR DEPUTY SPEAKER: It will take some time.

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! آپ مبارکباد بھی لے لیں۔ میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں کہ کافی دنوں سے آپ کا اور سپیکر صاحب کا اس Chair پر جو روّیہ ہے وہ بہت اچھا ہے۔ میں جو بات کرنے لگا ہوں شاید اُدھر بنچوں پر بیٹھے ہوئے ممبران کو اچھی نہ لگے۔ سپیکر، وزراء اور وزیر اعلیٰ کا کردار بھی آپ لوگ ادا کر رہے ہیں جس پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ وزیر توانائی جناب محمد اختر نے میاں محمد شہباز شریف کے بارے میں بات کی ہے اُس کا ہمیں جواب دینا ہے۔ یہ انتہائی اہم بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! مجھے آپ بولنے کی اجازت دیں۔ وزیر توانائی جناب محمد اختر میاں محمد شہباز شریف کے بارے میں بات کر کے چلے گئے ہیں وہ اب ہماری بھی بات سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! پلیز تشریف رکھیں۔This is not the way

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ! بات کریں۔

Order in the House. Please be seated.

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہم سپیکر، ڈپٹی سپیکر اور وزراء کے بھی بے حد ممنون ہیں اور یہاں بڑا اچھا ماحول ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you Shah Sahib.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جس طرح وزیر توانائی جناب محمد اختر نے کہا کہ ہم سب اکٹھے مل کر چلنا چاہتے ہیں یہ بہت اچھا قدم ہے۔ ہماری طرف یہاں کچھ محرومیاں ہیں جو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کو دس دس کروڑ روپے فنڈز ملے ہیں لیکن ہمیں نہیں ملے لہٰذا ہمارے لئے بھی آپ کوشش کریں۔ آپ اپوزیشن کے بھی کسٹوڈین ہیں اور جو role play کر رہے ہیں وہ بھی کسٹوڈین کا ہی ہے، مجھے امید ہے کہ ہمارا وہ مسئلہ شاید حل ہو جائے اس لئے اس امید کے ساتھ میں اجازت چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اُن دس کروڑ روپوں میں میرا حصہ بھی رکھنا ہے۔ اگر آپ کو دس کروڑ روپے مل گئے تو میرا حصہ ضرور رکھنا ہے۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ last point of order ہو گا۔ جی، جناب محمد عبداللہ وڑائچ!

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے بالآخر میری طرف دیکھ لیا۔ آپ اپوزیشن اور حکومتی بنچوں کی طرف سے مبارکبادیں وصول کر رہے ہیں جو بڑی اچھی بات ہے اور ہاؤس کے لئے بھی اچھا ہے۔ اگر آپ یہ کر رہے ہیں تو میں آپ کو ایک بات بتاتا ہوں بلکہ یاد کرواتا ہوں کہ سابق وزیر اعلیٰ نے ہائی کورٹ کے ایک جج کو ٹیلیفون کیا تھا جس کے نتیجے میں ہائی کورٹ کے جج کو استعفیٰ دینا پڑا لہٰذا وہ بھی یہاں take up کر لیں۔ وہ فون بھی ایسے ہی ٹیپ ریکارڈ ہوا تھا جو اِن کے دَور میں ہی ہوا تھا۔ ان کے وزیر اعلیٰ نے ہائی کورٹ کے جج کو فون کیا تھا لہٰذا اُس کا بھی کچھ کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جناب محمد عبداللہ وڑائچ بتائیں کہ وہ وزیر قانون کے خلاف ہیں یا ساتھ ہیں؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک! صرف تیس سیکنڈ ملیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے صرف یہ request کرنی ہے کہ اس honourable institution کو مضبوط کرنے کے لئے آپ نے جو suggestions and remarks دیئے ہیں اس پر I really appreciate and thank you very much مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی ہاؤس آپ کی سرپرستی میں انشاءاللہ اسی طرح ہی چلے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انشاءاللہ تعالیٰ۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم پرائیوٹ ممبرز بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ پہلے ہم 8۔ جنوری 2019 کے ایجنڈا سے زیر التواء رکھی گئی مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد جناب محمد اختر کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اور اس پر وزیر قانون نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا لہٰذا وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! متعلقہ منسٹر صاحب نے اس کا جواب دینا تھا اور جواب بھی آ گیا تھا لیکن mover کی طرف سے request آئی ہے کہ وہ out of country ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending فرمالیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ دوسری زیر التواء قرارداد جناب مناظر حسین رانجھا کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ کیا اس قرارداد کو pending کر دیں؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس قرارداد کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جو کہ move ہو چکی ہے لیکن وزیر تعلیم نے جواب دینا تھا اور وہ نہیں آئے لہٰذا اس قرارداد کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

اب ہم موجودہ قراردادیں لیتے ہیں اور پہلی قرارداد محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔

نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیس فکس کرنے کا مطالبہ

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیسیں بہت زیادہ ہیں لہٰذا ان ڈاکٹرز کو پابند کیا جائے کہ وہ سرکاری ہسپتالوں میں ہی لوگوں کا علاج کریں اور جب تک سرکاری ہسپتالوں کی حالت بہتر نہیں کی جاتی ان ڈاکٹرز کی فیسوں کو fix کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیسیں بہت زیادہ ہیں لہٰذا ان ڈاکٹرز کو پابند کیا جائے کہ وہ سرکاری ہسپتالوں میں ہی لوگوں کا علاج کریں اور جب تک سرکاری ہسپتالوں کی حالت بہتر نہیں کی جاتی ان ڈاکٹرز کی فیسوں کو fix کیا جائے۔"

MINISTER FOR PRIMARY AND SECONDARY HEALTH CARE/ SPECIALIZED HEALTHCARE AND MEDICAL EDUCATION **(Ms Yasmin Rashid):** Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو اس لئے oppose کر رہی ہوں کہ Health Care Commission is working on it by پرائیویٹ ڈاکٹروں کے اوپر giving them a fee structure ہم پرائیویٹ ڈاکٹروں سے زبردستی کسی سرکاری ہسپتال

میں سرکاری کام نہیں کرواسکتے کیونکہ وہ پرائیویٹ ڈاکٹر ہیں۔ پبلک سیکٹر ہسپتالوں میں جو ملازمین Government servants ہوتے ہیں وہی صرف کام کرتے ہیں اس لئے میں یہ بات واضح کرنا چاہتی ہوں۔ جہاں تک پرائیویٹ ڈاکٹروں کا concern ہے ان میں You cannot force them to come and work in the public sector hospitals, because they are private individuals on the other hand جہاں تک fee structure کا تعلق ہے تو already ہیلتھ کیئر کمیشن بنایا ہوا ہے The Health Care Commission is looking into it and they will be giving some sort of fee structure very soon تو جو نیا ہیلتھ کیئر کمیشن بنا ہے آج ان کی پہلی میٹنگ ہے and once they have this meeting ہم ان کے سامنے یہ بات رکھیں گے to find out what they can do about the private practitioners. کیونکہ

Mr Speaker! Otherwise private practitioners do not come within the ambit of the Government

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحبہ نے اسے oppose کیا ہے۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میں نے منسٹر صاحبہ کی ساری بات سنی ہے اور ہم ان کی بات کا احترام بھی کرتے ہیں لیکن میں پھر بھی اس ایوان کے توسط سے یہ اپیل کروں گی کہ ہمارے ملک میں زیادہ تر غریب عوام ان ڈاکٹروں کی فیسیں ادا نہیں کر سکتے لہٰذا ان فیسوں پر تھوڑی سی توجہ دی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! محترمہ نے جو پرائیویٹ پریکٹیشنرز کی فیس کی بات کی ہے تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! ویسے اس پر کوئی پالیسی بنائی ہے؟

MINISTER FOR PRIMARY AND SECONDARY HEALTH CARE/ SPECIALIZED HEALTHCARE AND MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! Actually Health Care Commission registers every private practitioner and every private hospitals.

جناب سپیکر! یہ اس طرح کا rule & regulation جو ہے وہ ہیلتھ کیئر کمیشن ہی دے سکتا ہے۔ میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا کہ ہم یہ بات ہیلتھ کیئر کمیشن کے سامنے رکھ چکے ہیں اور دوبارہ ہم اسمبلی کی طرف سے جا کر رکھ دیں گے کہ وہ چاہتے ہیں fee structure اس طرح کا بنائیں جو affordable ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ نے قرارداد withdraw کر لی ہے؟

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! نہیں۔ میں نے یہ قرارداد withdraw نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس قرارداد کو pending کر دیتے ہیں۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! اس حوالے سے ایک چھوٹی سی request ہے کہ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں تو اس قرارداد کو پاس کرنے میں حرج کیا ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے بھی اس پر بات کرنی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایک قرارداد آئی جسے منسٹر نے oppose کیا اور اس پر اپنا point of view دیا جس کے بعد آپ کی طرف سے اگر یہ direction آ جائے کہ متعلقہ mover منسٹر صاحبہ کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں اور جو ان کے concerns ہیں انشاءاللہ تعالیٰ وہ remove کر دیں گے تو یہ dispose of ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! ہم اس قرارداد کو pending کر رہے ہیں اور dispose of نہیں کر رہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ mover کی مرضی ہوتی ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری مظہر اقبال! یہ قرارداد pending ہو چکی ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف دلوانا چاہتا ہوں جو کہ جنوبی پنجاب سے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری مظہر اقبال! پہلے ہم اس ایجنڈے کو مکمل کر لیں پھر آپ کا پوائنٹ آف آرڈر سن لیں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری قرارداد محترمہ مومنہ وحید کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ mover اس قرارداد کو withdraw کرنا چاہتی ہیں اور میری request ہے کہ انہیں اس کے متبادل out of turn نئی قرارداد پیش کرنے کی اجازت فرمائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو پھر اس قرارداد کو withdraw کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، بالکل۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اس قرارداد کو withdraw کر لیا گیا ہے تو dispose of کیا جاتا ہے۔ محترمہ مومنہ وحید صاحبہ اسمبلی رکنیت کا حلف نہ اٹھانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت رول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے اسمبلی رکنیت کا حلف نہ اٹھانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول234 کے تحت رول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے اسمبلی رکنیت کا حلف نہ اٹھانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت رول 115اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے اسمبلی رکنیت کا حلف نہ اٹھانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

نومنتخب ممبر کے تین ماہ تک حلف نہ اٹھانے پر سیٹ خالی قرار دینے کا مطالبہ

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ جو نومنتخب ممبر اسمبلی تین ماہ تک اسمبلی کی رکنیت کا حلف نہ اٹھائے اس کی سیٹ خالی قرار دیئے جانے کے لئے آئین اور انتخابی قوانین میں ترمیم کی جائے تاکہ اس حلقے کی عوام عوامی نمائندگی سے محروم نہ رہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ جو نومنتخب ممبر اسمبلی تین ماہ تک اسمبلی کی رکنیت کا حلف نہ اٹھائے اس کی سیٹ خالی قرار دیئے جانے کے لئے آئین اور انتخابی قوانین میں ترمیم کی جائے تاکہ اس حلقے کی عوام عوامی نمائندگی سے محروم نہ رہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ جو نومنتخب ممبر اسمبلی تین ماہ تک اسمبلی کی رکنیت کا حلف نہ اٹھائے اس کی سیٹ خالی قرار دیئے جانے کے لئے آئین اور انتخابی قوانین میں ترمیم کی جائے تاکہ اس حلقے کی عوام عوامی نمائندگی سے محروم نہ رہے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تیسری قراداد محترمہ شعوانہ بشیر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

کلام اقبال کو تعلیمی نصاب کا لازمی جز قرار دینے کا مطالبہ

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کلام اقبال کو تعلیمی نصاب کا لازمی جز قرار دیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کلام اقبال کو تعلیمی نصاب کا لازمی جز قرار دیا جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس قرارداد کو pending فرمادیں چونکہ وزیر تعلیم موجود نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ چوتھی قرارداد محترمہ مسرت جمشید کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

شیلٹر ہوم والے شہروں میں بھیک مانگنے پر مکمل پابندی عائد کرنے کا مطالبہ

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے جن شہروں میں شیلٹر ہوم بنائے گئے ہیں ان شہروں میں بھیک مانگنے پر مکمل پابندی لگائی جائے۔"

کیونکہ بھیک مانگنے کی ان کی logic نہیں رہتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے جن شہروں میں شیلٹر ہوم بنائے گئے ہیں ان شہروں میں بھیک مانگنے پر مکمل پابندی لگائی جائے۔"

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! I oppose.

SYED HASSAN MURTAZA: Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو! بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے بھی oppose کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ دونوں ممبران بات کریں گے۔ پہلے mover کی بات سن لیں پھر آپ بات کرلیں۔

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! اگر ہم humanitarian ground پر جا کر سوچیں کہ ظاہر ہے کچھ لوگ غریب ہیں، ضرورت مند ہیں، دو وقت کا کھانا چاہئے تو جب اُن لوگوں کو باعزت طریقے سے بٹھا کر اچھے environment کے اندر کھانا بھی مل رہا ہے، plus اُن کو رہنے کی جگہ بھی مل رہی ہے تو کوئی logic نہیں رہتی، there is no point مجھے نہیں سمجھ آ رہی کہ میرے جو colleagues ہیں یہ کیوں جائز قرار دینا چاہتے ہیں اور یہ بھیک مانگنے کو promote کرنے کی طرف مائل ہیں۔ اس میں تو کوئی politics نہیں ہے بلکہ welfare state کے concept کا مطلب ہی یہ ہے کہ state کا کام ہے اور جتنے بھی ہم لوگوں کے نمائندے ہیں اُن کا کام ہے لوگوں کو روزگار کے مواقع دیں اور جو روزگار کرنے کے قابل نہیں ہیں میں اُن کے لئے already بڑے شہروں کی بات کر رہی ہوں، جہاں پر یہ مواقع نہیں ہیں وہاں پر میں ایک question mark چھوڑتی ہوں لیکن میرا یہ خیال ہے کہ ہمیں بھیک مانگنے والے معاشرے کو promote نہیں کرنا چاہئے ہمیں discourage کرنا چاہئے جہاں حکومت نے ایک اچھا مناسب arrangement کر رکھا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں جس ٹیکنیکل بنیاد پر اس کو oppose کر رہا ہوں اُس کا مطلب یہ ہے جو میری بہن نے فرمایا ہے کہ:

> "یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے جن شہروں میں شیلٹر ہوم بنائے گئے ہیں اُن شہروں میں بھیک مانگنے پر مکمل پابندی لگائی جائے۔"

جناب سپیکر! Meaning there by کہ جو باقی شہر ہیں وہاں پر بھیک مانگنے پر پابندی نہیں ہونی چاہئے؟ ہم یہ کہتے ہیں کہ جتنا پورا پنجاب ہے، پورے پنجاب بھر میں اس قرار داد کو درست کر لیں ہم اس حوالے سے oppose نہیں کر رہے کہ بھیک مانگنا جائز ہے بلکہ یہ کہنا صرف دو شہروں میں شیلٹر ہوم کُھلے ہوں گے وہ ٹینٹ شینٹ لگے ہیں تو باقی شہروں میں ہم آزادی دے دیں کہ بھیک مانگی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! سید حسن مرتضیٰ نے oppose کیا ہے وہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر میں نے بھی یہی گزارش کرنی تھی جو معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو نے کہا ہے بھیک کو ہم کسی صورت بھی encourage نہیں کر رہے بلکہ متفقہ طور پر اس کو بیٹھ کر بنالیا جائے اور یہ amend کر کے پیش کر دی جائے کیونکہ کافی سطح پر بھیک مانگی جا رہی ہے تو اُن سارے راستوں کو روکنے کے لئے بہتر ہو گا کہ یہ قرارداد ہماری joint ہو جائے دونوں طرف سے کیونکہ شیلٹر ہوم ہوتے ہوئے بھی لوگ بھیک مانگ رہے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Let the Law Minister respond

جناب نذیر احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب نذیر احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بھی یہ نہیں فرمایا کہ ان کو بھیک نہ مانگنے دیں ان کو روکیں۔ جو لوگ disable ہیں، جو حق دار ہیں جن کا بھیک کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں گورنمنٹ یہ کہہ سکتی ہے کہ ہم اُن کے لئے رجسٹرڈ ادارے بناتے ہیں، جو لوگ اس کے حقدار نہیں ہے اُن کو روکنے کے لئے کوشش کریں گے، پھر اُن لوگوں کے لئے وظائف قائم کریں، پھر اُن لوگوں کے لئے اور بھی اقدامات کئے جائیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے جو لوگ حقدار ہیں جو بھکاری ہیں اُن کی امداد کی بات تو کی جائے یہ بات کرنا کہ اُن پر ban لگا دیا جائے میں سمجھتا ہوں یہ مناسب نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ محترمہ نے جو قرارداد پیش کی ہے اگر اُس کو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قرارداد کو amend کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ جس spirit کے تحت انہوں نے یہ قرارداد پیش کی ہے وہ درست ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں اگر معاشرے سے گداگاری کو ختم کیا جائے تو یہ اچھی بات ہے جو لوگ سڑکوں پر بھیک مانگتے ہیں اگر اُن کو متبادل روزگار دے دیا جائے اور اُن کی کفالت کی جائے تو اس جیسا کوئی کام نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں جس پوائنٹ پر اس کو oppose کرنا چاہ رہا تھا کہ انہوں نے اپنی قرارداد میں یہ فرمایا ہے کہ وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ وفاقی حکومت سے متعلق نہیں ہے یہ پنجاب حکومت سے متعلق ہے اور پنجاب میں The Punjab Vagrancy Ordinance 1958 موجود ہے۔ اُس آرڈیننس کے تحت اُس کے سیکشن 3 میں شیلٹر ہوم کی بھی بات کی گئی ہے اور اس وقت وفاقی حکومت کی ہدایت پر صوبائی حکومت جو شیلٹر ہومز بنا رہی ہے آپ کے نوٹس میں ہے کہ وہاں پر باقاعدہ لوگوں کو پناہ بھی دی جاتی ہے، لوگ رہائش بھی اختیار کرتے ہیں، لوگوں کو کھانا بھی دیا جارہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کی طرف سے پروڈکشن آرڈر جاری ہونے کے بعد
نیب کی تحویل سے معزز ممبر خواجہ سلمان رفیق ہاؤس میں تشریف لائے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"دیکھو دیکھو کون آیا، شیر آیا شیر آیا" اور"
اِک واری فیر، شیر شیر کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"دیکھو دیکھو کون آیا، چور آیا چور آیا" کی نعرے بازی)

پوائنٹ آف آرڈر

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

پروڈکشن آرڈر جاری کرنے پر جناب سپیکر اور معزز ایوان کے لئے اظہار تشکر

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! جی، ہم تمام اپوزیشن کے جتنے بھی ساتھی ہیں شکریہ ادا کرتے ہیں سپیکر صاحب کا بھی اور وزیر قانون کا بھی اور اس معزز ایوان کے تمام ساتھیوں کا جنہوں نے ان کے پروڈکشن آرڈر کے لئے اپنی پوری محنت کی۔

جناب سپیکر! میں پوری طرح سے آپ کا شکر گزار ہوں اور میرے خیال میں یہ اچھی روایت قائم کی گئی ہے اللہ تعالیٰ دوسروں کو محفوظ رکھے اور خواجہ سلمان رفیق کو بھی سُرخرو فرمائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ پورے ہاؤس کی جیت ہے اور اس ہاؤس کا وقار ہم نے بلند کرنا ہے This is the first step اور انشاءاللہ مزید بھی ہم اس ہاؤس کا وقار بلند کریں گے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ایک business take up ہوا تھا میں اُس کو dispose of کروالوں پھر جس معزز ممبر نے بات کرنی ہو وہ بات کرلے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اُس کو پہلے مکمل کرلیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کررہا تھا کہ یہ وفاقی حکومت سے متعلقہ ہے لیکن ایک اچھی effort محترمہ نے کی ہے I assure کہ انشاءاللہ تعالیٰ صوبائی حکومت جو اس وقت تک اقدامات کررہی ہے اُن کو مزید بہتر بنایا جائے گا اور گداگری کے خاتمے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو pending کردیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اُن سے request کرتا ہوں کہ محترمہ اسے پریس نہ کریں اسے withdraw کرلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! میں نے اس قرارداد میں وفاقی حکومت اس لئے کہا تھا جیسے پشاور میں other than Punjab بھی اور بڑے شہروں میں شیلٹر ہومز بن رہے ہیں۔ اب میں اسے withdraw کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، .withdrawn and disposed of پانچویں قرارداد محترمہ سیمابیہ طاہر کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! شکریہ

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(۔۔۔جاری)

بھارت کا جاسوس ڈرون گرانے پر پاک فوج کو زبردست خراج تحسین کا پیش کیا جانا

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پاک فوج نے باغ سیکٹر میں کنٹرول لائن پار کرتے ہوئے بھارتی فوج کا جاسوس کوارڈ کاپٹر (ڈرون) کامیابی سے مار گرایا ہے۔ یہ اس بات کا روشن ثبوت اور واضح دلیل ہے کہ پاکستان کی باصلاحیت فوج بھارت کی جانب سے کسی بھی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کی عظیم فوج پاکستان کے چپے چپے کی حفاظت کے لئے اپنی بھرپور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتی رہے گی اور قربانیوں و کامیابیوں کی یہ لازوال داستان رقم ہوتی رہے گی۔

یہ ایوان پاکستان کی سلامتی اور عہد حاضر کے عسکری تقاضوں کے مطابق پاک فوج کی جانب سے بروقت کارروائی کرتے ہوئے بھارتی فوج کا جاسوس ڈرون تباہ کرنے اور پاکستان کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنانے پر پاک فوج کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے اور آئندہ بھی اپنی قابل فخر فوج کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا گو ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پاک فوج نے باغ سیکٹر میں کنٹرول لائن پار کرتے ہوئے بھارتی فوج کا جاسوس کوارڈ کاپٹر (ڈرون) کامیابی سے مار گرایا ہے۔ یہ اس بات کا روشن ثبوت اور واضح دلیل ہے کہ پاکستان کی باصلاحیت فوج بھارت کی جانب سے کسی بھی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کی عظیم فوج پاکستان کے چپے چپے کی حفاظت کے لئے اپنی بھرپور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتی رہے گی اور قربانیوں و کامیابیوں کی یہ لازوال داستان رقم ہوتی رہے گی۔

یہ ایوان پاکستان کی سلامتی اور عہد حاضر کے عسکری تقاضوں کے مطابق پاک فوج کی جانب سے بروقت کارروائی کرتے ہوئے بھارتی فوج کا جاسوس ڈرون تباہ کرنے اور پاکستان کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنانے پر پاک فوج کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے اور آئندہ بھی اپنی قابل فخر فوج کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا گو ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پاک فوج نے باغ سیکٹر میں کنٹرول لائن پار کرتے ہوئے بھارتی فوج کا جاسوس کوارڈ کاپٹر (ڈرون) کامیابی سے مار گرایا ہے۔ یہ اس بات کا روشن ثبوت اور واضح دلیل ہے کہ پاکستان کی باصلاحیت فوج بھارت کی جانب سے کسی بھی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

یہ ایوان اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کی عظیم فوج پاکستان کے چپے چپے کی حفاظت کے لئے اپنی بھرپور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتی رہے گی اور قربانیوں وکامیابیوں کی یہ لازوال داستان رقم ہوتی رہے گی۔

یہ ایوان پاکستان کی سلامتی اور عہد حاضر کے عسکری تقاضوں کے مطابق پاک فوج کی جانب سے بروقت کارروائی کرتے ہوئے بھارتی فوج کا جاسوس ڈرون تباہ کرنے اور پاکستان کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنانے پر پاک فوج کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے اور آئندہ بھی اپنی قابل فخر فوج کی مزید کامیابیوں کے لئے دعاگو ہے۔" بہت شکریہ

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جیسے اس ایوان میں آج بہت خوبصورت روایات کا سلسلہ چل رہا ہے، آج پاکستان کی ایک بیٹی کی عزت اور وقار کے حوالے سے سب لوگوں نے مشترکہ step لیا تو میں اس پر آپ سب کو سراہتی ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ آج پاکستان کی ایک اور بیٹی جو پاکستان کا وقار ثابت ہوئی اور جو پاکستان کا فخر ثابت ہوئی جس نے پوری دنیا میں پاکستان کا نام روشن کیا۔ آج اس معصوم اور خوبصورت پھول ارفا کریم صاحبہ کی برسی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان میں اس بچی کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور یہ دعا کرتی ہوں کہ پاکستان کا ہر بچہ ارفا کریم کی طرح پاکستان کے وقار، اس کی سالمیت، اس کی بہتری اور اس کی عزت کے لئے انشاءاللہ پیش خیمہ ثابت ہو۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

پوائنٹ آف آرڈر

(---جاری)

پروڈکشن آرڈر جاری کرنے پر جناب سپیکر اور معزز ایوان کے لئے اظہار تشکر

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خواجہ سلمان رفیق!

خواجہ سلمان رفیق: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ اور اس کمیٹی کا جس کی تمام سیاسی جماعتیں ممبر تھیں، مسلم لیگ(ن)، تحریک انصاف، پاکستان پیپلز پارٹی، اپوزیشن لیڈر جناب محمد حمزہ شہباز شریف، جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی، سیکرٹری اسمبلی جناب محمد خان بھٹی، جناب بشارت محمد راجا اور اس ہاؤس کے ہر اس بہن اور بھائی کا انتہائی مشکور ہوں کہ ہم ایک فیملی ہیں۔

جناب سپیکر! یہ میرا تیسرا tenure ہے، اپوزیشن اور حکومت ساتھ ساتھ چلتی رہتی ہیں اور کبھی انسان حکومت میں ہوتا ہے اور کبھی اپوزیشن میں ہوتا ہے۔ میں اپنے کیس پر بات نہیں کروں گا کیونکہ کیس کورٹ میں ہے اور میں کورٹ کی respect کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! مجھے امید ہے کہ انشاءاللہ کورٹ سے انصاف ملے گا۔ میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ ہیومن رائٹس اس عظیم اسمبلی کی پہلی priority ہے۔ یہ عظیم اسمبلی جس میں 1985 میں اپنی والدہ کے ساتھ بھی آیا کرتا تھا جب وہ ایک elected member تھیں اور میں اوپر گیلری میں بیٹھا کرتا تھا۔ اس وقت وزیر اعلیٰ میاں محمد نواز شریف تھے اور اپوزیشن لیڈر مخدوم زادہ حسن محمود تھے۔ جناب پرویز الٰہی اس وقت وزیر بلدیات تھے۔

جناب سپیکر! میں اوپر بیٹھ کر اسمبلی کے بزنس کو دیکھا کرتا تھا اور اپنی والدہ کے ساتھ ظاہر ہے ہر شخص کی بے پناہ یادیں ہیں۔ نیب قوانین کے حوالے سے اس وقت قومی اسمبلی میں کافی حد تک کام مکمل ہو چکا ہے۔ میں ہیومن رائٹس پر بات کروں گا اور قانون پر بات کروں گا۔

جناب سپیکر! جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں بہت مطمئن ہوں الحمدللہ میں چار قرآن مجید ختم کر چکا ہوں، سیرت النبی پڑھ چکا ہوں، قائداعظم کی autobiography پڑھ چکا ہوں، نیلسن منڈیلا کو پڑھ چکا ہوں اور 100 سے زیادہ صفحات اپنی یادوں کے لکھ چکا ہوں جو میری اپنی زندگی کی memoirs ہیں۔ ہیومن رائٹس ہر اس ملک میں جہاں پر آئین اور دستور کی بالادستی ہوتی ہے وہ ہونا بہت ضروری ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے دونوں ادوار میں جو ہمارا دور تھا اور پیپلز پارٹی کا دور تھا نیب قوانین پر کام ہونا چاہئے تھا وہ کسی وجہ سے نہیں ہو سکا لیکن اب میں سمجھتا ہوں کہ تحریک انصاف کے چیئرمین کو بھی اس پر lead کرنا چاہئے جبکہ اب کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس بات کا تعین ہو جانا چاہئے کہ ریمانڈ 90 دن کا ہونا چاہئے، جو انوسٹی گیشن آفیسرز ہیں ان کی کتنی discretion ہونی چاہئے تاکہ تمام چیزیں قانون کے دائرہ کے تحت ہوں۔ وہاں پر بہت سارے ایسے لوگ ہوتے ہیں، بعض اوقات کوئی ڈرائیور ہوتا ہے یا کوئی کلرک ہوتا ہے، کیا وہ ہائی کورٹ کے معزز سول جج میں وکیل effort کر سکتا ہے یا نہیں اور کیا اس کا right ہے کہ اس کو احتساب کورٹ میں ضمانت کی اجازت دی جائے؟ ہم نے عدالتوں کو مضبوط کرنا ہے اور تحقیقاتی ادارے اپنا کام کریں لیکن عدالتوں کو مضبوط ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر دونوں tenures میں یہ مکمل نہیں ہو سکا تو اب ہماری اس اسمبلی کے معزز فورم سے بھی قومی اسمبلی کو ضرور قرارداد یا گزارش جانی چاہئے کہ اس پر جلد از جلد عملدرآمد ہو۔

جناب سپیکر! ظاہر ہے کہ میری قیادت اس وقت جیل میں ہے میاں محمد نواز شریف جیل میں ہیں اور میاں محمد شہباز شریف بھی جیل میں ہیں اور ظاہر ہے کہ جب وہ اسلام آباد جاتے ہیں تو ان کو اسمبلی بزنس میں حصہ لینا پڑتا ہے۔ حنیف عباسی صاحب جیل میں ہیں، قمرالاسلام صاحب جیل میں ہیں، میاں نعمان ہمارے دوست اس وقت جیل میں ہیں اور ہم دونوں بھائی بھی جیل میں ہیں۔ Political terminology میں جو ہمیشہ باریوں کی بات ہوتی ہے، باریاں حکومت کی آنے کی نہیں ہوتیں، باریاں حکومت کے جانے کی ہوتی ہیں اور جانے کے بعد پھر ایک امتحان اور آزمائش ہوتا ہے وہ ہر جماعت پر آتا ہے۔

جناب سپیکر! مسلم لیگ(ن) نے بھی ظاہر ہے اس کا امتحان دیا ہے اور پاکستان پیپلز پارٹی نے بھی دیا ہے۔ اللہ نہ کرے کہ تحریک انصاف خدانخواستہ اس آزمائش کا شکار ہو۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ شام کے جو ٹاک شوز ہیں میں ان میں کبھی نہیں گیا اور میں ان میں نہیں جاتا کیونکہ میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ یہ جو معزز ایوان ہے جہاں ہم سب ایک خلوص کے ساتھ بیٹھتے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں ہماری جتنی بھی بہنیں، بیٹیاں اور ہمارے دوست احباب بیٹھے ہیں یہ صبح سے رات تک لوگوں کی خدمت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارے احباب یہی کرتے تھے، ہم بھی یہی کرتے ہیں اور ہماری بعد والی نسلیں بھی یہی کریں گی لیکن ہم سب انفرادیت کے خول میں ہیں اور معذرت اجتماعیت میں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! ابھی میری بہن نے ایک بڑی اچھی قرارداد پیش کی۔ بارڈر پر جو انڈین آرمی ہے جب وہ گولی چلاتی ہے تو وہ نہیں دیکھتی کہ سامنے پاک فوج کا جوان ہے، سامنے تحریک انصاف کا ووٹر ہے یا مسلم لیگ(ن) یا پاکستان پیپلز پارٹی کا ووٹر ہے، وہاں پر کوئی اہل تشیع ہے، وہاں دیوبندی ہے، وہاں بریلوی ہے، اہل حدیث ہے، وہ پنجابی ہے، وہ بلوچی ہے، خیبر پختونخوا سے اس کا تعلق ہے، سندھی ہے، کشمیری ہے یا گلگت سے اس کا تعلق ہے وہ پاکستان کو دیکھ کر نشانہ لگاتا ہے۔

جناب سپیکر! ان کے علم میں یہ بات ہے، میں معذرت چاہتا ہوں کہ ہم political لوگوں کے علم میں یہ بات شاید نہیں ہے۔ آج 71 سال گزر چکے ہیں اگر تھوڑا سا تاریخ کا مطالعہ کریں تو 1857 بھی ہم سب کے سامنے ہے اور اگست 1947 بھی ہمارے سامنے ہے۔ وہ خون اور لہو کے دریا عبور کر کے ہم سب کے بڑے یہاں پر پہنچے وہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ کلکتہ، پٹنا، بہار کے فسادات بھی ہمارے سامنے ہیں۔ 1965 اور 1971 کی جنگ بھی ہمارے سامنے ہے، سقوط ڈھاکہ بھی ہمارے سامنے ہے۔

جناب سپیکر! آج بھی جب بنگلہ دیش کو بنگلہ دیش کہتے ہیں تو آپ یقین کریں کہ اندر سے مشرقی پاکستان کہنے کو دل کرتا ہے لیکن نہیں کہہ سکتے۔ بنگال تو وہ جگہ ہے جہاں مسلم لیگ کی بنیاد رکھی گئی تھی، بنگال وہ جگہ ہے جس نے پنجاب سے پہلے قائد اعظم کی آواز پر لبیک کہا تھا اور سندھ نے بھی لبیک کہا تھا لیکن جب تک ہم اتحاد، تنظیم، یقین و محکم سے آگے نہیں چلیں گے اس ملک کا

مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔اس اسمبلی کی طرف ایک ریڑھی بان کی نظر ہے،ایک دہقان کی نظر ہے، ایک مزدور کی نظر ہے،ایک کسان کی نظر ہے،ایک انجینئر کی نظر ہے،ایک عالم اور فاضل کی نظر ہے،بزرگوں کی نظر ہے،بلوچوں کی نظر ہے،پنجابیوں کی نظر ہے،سندھیوں کی نظر ہے،پٹھانوں کی نظر ہے،گلگتیوں کی نظر ہے اور کشمیریوں کی نظر ہے لیکن اگر ہم آپس میں لڑتے رہیں گے، جھگڑتے رہیں گے،شام کے ٹاک شوز میں ہم انفرادیت میں رہیں گے تو آپ مجھے بتائیں کہ ہم عام آدمی کو کیاmessageدیں گے؟

جناب سپیکر!ہمارے بڑے تو آج اس دنیا میں نہیں ہیں کوئی اپنی جانوں کے نذرانے دے گئے،کوئی قبروں میں پہنچ چکے ہیں اور ہم نے کون سازندہ رہنا ہے آج ہیں کل نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر!میں تین دفعہ اسمبلی کا ممبر رہا ہوں، تین دفعہ اور رہ جاؤں گا لیکن عام آدمی کو اس سے کیا فرق پڑے گا؟

جناب سپیکر!میں کل وزیر تھا آج نہیں ہوں، آج جیل ہوں، جیل سے باہر ہوں اور مجھ پر نیب کا قانون ہے یا نہیں اس کا عام آدمی پر کیا فرق پڑتا ہے؟عام آدمی کو تو معاشی ترقی چاہئے اور عام آدمی کو چاہے کہ سی پیک پر کیا ہو رہا ہے۔یہاں پرdiscussionہونی چاہئے کہ ہم سی پیک پر کیا کر رہے ہیں اور یہ مل کر کریں۔

جناب سپیکر!کیا ہمارے اندر اتنی سنجیدگی ہے جو کہ پولیٹیکل پارٹیز میں ہے کہ ہم ایک قومی روڈ میپ بنائیں کہ ہم نے پچیس سال بعد اس ملک کو کہاں دیکھنا ہے،ہم نے پچاس سال بعد اس ملک کو کہاں دیکھنا ہے، سی پیک نے کہاں جانا ہے، گوادر کی بندرگاہ پر کیا ہونا ہے،موٹرویز کس طرح بنی ہیں،Health Delivery Systemکو کیسے بہتر کرنا ہے،پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر پر کیا کرنا ہے،ٹیچنگ ہسپتالوں میں کیا کرنا ہے،ایجوکیشنل انسٹیٹیوٹس کو کیسے بہتر کرنا ہے،human resource developmentکیسے کرنی ہے،زراعت میں پاکستان کاfutureکیا ہے،لائیوسٹاک میں پاکستان کاfutureکیا ہے، قرضے کیسے اتارنے ہیں اور ہم نے ڈیمز کیسے بنانے ہیں؟

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اعلیٰ ترین فورم ہے اور یہاں پر ہمارے جتنے بھی معزز ممبران موجود ہیں ہم سب سیاسی کارکن ہیں، ہم صبح سے رات تک محنت کرتے ہیں اور کون سی سیاسی جماعت ہے جس نے جانوں کا نذرانہ نہیں دیا کیا لیاقت علی خان کو شہید نہیں کیا گیا،

کیا میرے والد کو شہید نہیں کیا گیا، کیا ڈاکٹر نذیر کو شہید نہیں کیا گیا، کیا چودھری ظہور الٰہی کو شہید نہیں کیا گیا، کیا جاوید اشرف کو شہید نہیں کیا گیا اور کیا کرنل خانزادہ صاحب نے جان کا نذرانہ نہیں دیا، کون سی جماعت پیچھے رہی ہے؟ بے نظیر بھٹو کی شہادت ہمارے سامنے ہے۔ کیا تحریک انصاف کے ورکروں نے اپنی جانوں کا نذرانہ نہیں دیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نواب اکبر بگٹی کو بھی شہید کیا گیا۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! جی، نواب اکبر بگٹی کو شہید کیا گیا۔ تمام سیاسی پارٹیوں میں شہادتوں کی داستان ہے۔ ہم نے اس ایوان سے جو perception دینی ہے، وہ human rights پر دینی ہے، قانون سازی پر دینی ہے، implementation پر دینی ہے، dignity and integrity پر دینی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج تمام سیاسی پارٹیوں کو اس چیز کی ضرورت ہے کہ National Road Map ہونا چاہئے اور یہ consensus کے ساتھ ہونا چاہئے اس پر بحث ہونی چاہئے۔ ہم بار کونسل میں جایا کرتے تھے تو وہاں knowledge sharing کی بات کرتے تھے، data sharing کی بات کرتے تھے۔ کیا تمام صوبے مل کر آپس میں knowledge sharing کی بات نہیں کر سکتے، Data sharing کی بات نہیں کر سکتے، کیا provincial harmony کو بہتر ہونے کی ضرورت نہیں ہے؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج میرا جو پروڈکشن آرڈر جاری کیا گیا ہے آپ نے بالکل درست کہا کہ یہ اسمبلی کی جیت ہے اور اس اسمبلی کو ہمیشہ یہ اعزاز حاصل رہے گا جب ہم دہائیوں بعد بھی یہاں پر نہیں ہوں گے، اللہ نہ کرے اور لوگ کسی ایسی مشکل میں ہوں گے تو ان کو produce کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

ہم پرورش لوح و قلم کرتے رہیں گے
جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے
اسباب غم عشق بہم کرتے رہیں گے
ویرانی دوراں پہ کرم کرتے رہیں گے

ہاں تلخی ایام ابھی اور بڑھے گی
ہاں اہل ستم مشق ستم کرتے رہیں گے
منظور یہ تلخی یہ ستم ہم کو گوارا
دم ہے تو مداوائے الم کرتے رہیں گے
باقی ہے لہو دل میں تو ہر اشک سے پیدا
رنگ لب و رخسار صنم کرتے رہیں گے
اک طرز تغافل ہے سو وہ ان کو مبارک
اک عرض تمنا ہے سو ہم کرتے رہیں گے

پاکستان زندہ باد، قائداعظم زندہ باد، نواز شریف زندہ باد، جمہوریت زندہ باد اور پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں کے جتنے بھی سیاسی کارکن ہیں وہ سب زندہ باد۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر:.We welcome you to the House میں سمجھتا ہوں کہ کل جو بل پیش ہوا وہ ایک تاریخی دن تھا اس سے ہاؤس کی عزت و وقار اور strength میں مزید اضافہ ہوا ہے۔جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر!شکریہ۔ جیسے آپ نے فرمایا خواجہ سلمان رفیق ہمارے بھائی ہیں وہ ایک پریشانی میں مبتلا تھے کل اسمبلی نے unanimously ایک فیصلہ کیا اور اس فیصلے کے نتیجے میں آج وہ یہاں پر موجود ہیں۔

جناب سپیکر!میں انتہائی معذرت کے ساتھ اپنے بھائی سے کہنا چاہوں گا کہ جہاں انہوں نے اتنے زندہ باد کے نعرے لگائے ہیں وہاں تین نام اور لے لیتے تو شاید اس ایوان کا ماحول اور اچھا ہو جاتا۔ عمران خان زندہ باد، عثمان احمد خان بُزدار زندہ باد اور جناب پرویز الٰہی زندہ باد۔

جناب سپیکر!جو بھی شخصیات اس ملک میں جمہوریت کی ترویج اور جمہوریت کی مضبوطی کے لئے کام کر رہی ہیں میں سمجھتا ہوں وہ سارے ہی زندہ باد۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ کل اس معزز ایوان نے ایک انتہائی اچھی روایت قائم کی اور میں سمجھتا ہوں کہ اب وہ روایات یہاں ختم نہیں ہونی چاہئے بلکہ ان کو آگے لے کر چلنا چاہئے۔ جب کل ہم اس ایوان میں موجود تھے اور جب باہر گئے تو ہم پر سوالات اُٹھ رہے تھے لیکن ایک بات متفقہ طور پر ہر شخص کی زبان پر تھی کہ اس اسمبلی نے کم از کم کلindependent role ادا کیا ہے اور ایک مثبت فیصلہ کیا ہے۔ وہ نہ صرف خواجہ سلمان رفیق کے حوالے سے ایک مثبت فیصلہ ہوا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ کل جب جناب پرویز الٰہی صدارت فرما رہے تھے تو اس وقت قانون سازی کے حوالے سے بھی ایک انتہائی مثبت فیصلہ ہوا کہ اپوزیشن کی طرف سے ایک بل میں اعتراض آیا اور ہاؤس میں ایک consensus develop کر کے اسے pending کر دیا گیا اور حکومتی بنچز نے اسے concede کیا اور ہم نے اس بات کو تسلیم کیا کہ ہم اسے دو دن بعد کر لیں گے لیکن ہمارا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہم نے consensus develop کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اب اس وقت اس بحث میں پڑنا کہ فلاں حکومت نے یہ فیصلہ کیوں نہیں کیا اور اس پر تنقید کرنا یہ وقت نہیں ہے۔ ہم ایک مثبت قدم اُٹھا چکے ہیں آئیں ہمیں مل کر اس اسمبلی میں اس عزم کا اظہار کرنا چاہئے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی آنے والے وقت میں بھی اگر جمہوریت کو مضبوط کرنے کے حوالے سے کوئی قدم اٹھانا پڑا تو ہم اسی طرح متحد اور متفق ہو کر اٹھائیں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کھلے بندوں اپنی جماعت اور اپنی قیادت کی طرف سے گزارش کرنا چاہتا ہوں جیسے خواجہ سلمان رفیق بھی فرما رہے تھے کہ ہمیں اپنی انا سے بڑھ کر فیصلے کرنے چاہئیں۔

جناب سپیکر! آپ نے دیکھا ہو گا کہ گزشتہ چند دنوں کے دوران صوبے میں اور خاص طور پر مرکز میں ایک پولیٹیکل heat create ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر سیاسی قوتیں سنجیدگی کا مظاہرہ کریں تو پھر جمہوریت کو خطرہ ہے اور نہ ہی جمہوری اداروں کو خطرہ ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم میں political maturity آنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت اس وقت اس اصول پر کاربند ہے کہ تلخ فیصلہ وقتی طور پر تلخ ضرور ہو سکتا ہے لیکن وہ ایک بہت کم پیریڈ کے لئے ہوتا ہے لیکن اس کے نتائج بہت دوررس ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے کل بھی یہاں پر ایک گزارش کی تھی کہ اس فیصلے کے پیچھے ہماری ایک سوچ تھی کہ ہم نے اس بات کو نہیں دیکھنا کہ ہمارے ایوان کے اس فیصلے سے مستفید کس نے ہونا ہے بلکہ ہم نے دیکھنا یہ تھا کہ آگے چل کر یہ فیصلہ کس طرح اس صوبے میں جمہوریت کی ترویج اور جمہوریت کے فروغ کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے جیسے خواجہ سلمان رفیق نے فرمایا یہ پورا ایوان مبارکباد کا مستحق ہے اور میں آپ کی وساطت سے اپوزیشن کے بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ جب کبھی بھی جمہوریت کو مضبوط کرنے کے لئے فیصلوں کی ضرورت پڑی تو جناب عمران خان، جناب عثمان احمد خان بزدار قطعی طور پر اس بات کو نہیں دیکھیں گے کہ یہ فیصلہ وقتی طور پر کسی کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر آج میاں محمد شہباز شریف فیڈرل گورنمنٹ میں پروڈکشن آرڈر پر جاتے ہیں، وہاں پر تقریر کرتے ہیں، ہمارے بھائی خواجہ سلمان رفیق پروڈکشن آرڈر پر آئیں گے اور بات کریں گے تو یہ ایک positive sign ہے اور اگر ہم اسے positively ہی لیں تو بہتر ہو گا بجائے اس کے کہ ہم کسی confrontation میں پڑیں کہ یہ ہو گیا وہ گیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے اسمبلی کا پورا اجلاس موجود ہے جب بھی ہمارے بھائی جو بھی point of view لے کر آئیں گے ہم اسے کھلے دل سے سنیں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج کا دن ایک اچھا دن ہے ہمارے بھائی پروڈکشن آرڈر کے ذریعے آئے ہیں جیسے آپ نے فرمایا میں بھی حکومتی بنچز کی طرف سے انہیں welcome کرتا ہوں اس لئے کہ وہ اس ہاؤس کا حصہ ہیں۔ اس ہاؤس کا جو حصہ ہے اس کی عزت اس کا وقار اس کے حقوق اور جیسے خواجہ سلمان رفیق نے خود فرمایا کہ ان کے fundamental rights ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان ہر معزز ممبر کے fundamental rights کا محافظ ہے۔ آئیں ہم مل کر یہ فیصلہ کریں کہ ہم ایک دوسرے کے بنیادی حقوق، سیاسی حقوق اور اس ہاؤس کی عزت و وقار میں اضافے کے لئے انشاءاللہ مل کر اسی طرح چلتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ سے گزارش کروں گا کہ آج کا یہ اجلاس اسی اچھے ماحول میں اختتام پذیر ہو تا کہ ہم مستقبل میں کسی مزید بہتری کے لئے کچھ کر سکیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج ہاؤس کا ماحول بڑا اچھا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! ماشاءاللہ مجھے آج آپ بھی بڑے خوش نظر آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نظر بد سے بچائے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر ہاؤس کا یہی روّیہ رہے گا تو میں بھی بڑا خوش رہوں گا۔ میں خواجہ سلمان رفیق کو ایوان میں آنے پر welcome کہتا ہوں اور انہیں مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں پورے ہاؤس، خصوصاً جناب پرویز الٰہی، وزیر قانون، تمام وزراء اور آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ اس بارے میں یہاں پر موجود ہر شخص نے بڑا positive role ادا کیا ہے۔ اگر ہم سب اسی طرح مل جُل کر چلتے رہے تو ملک کے حالات بہت بہتر ہو جائیں گے۔ کچھ لوگ ایسے ضرور ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اگر حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے درمیان کوئی consensus develop ہو گیا اور اگر یہ اکٹھے ہو کر چل پڑے تو شاید ہماری space نہ رہے۔ ایسے صرف چند ایک لوگ ہیں ورنہ اکثریت کا روّیہ انتہائی positive ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے حوالے سے ایک قرارداد move ہوئی تھی اور ٹیبل ہو رہی تھی تو انہوں نے بڑا positive role ادا کرتے ہوئے اسے withdraw کروا دیا۔

جناب سپیکر! اگر ہم اپنی تاریخ کو یاد رکھیں گے تو بہتر ہو گا کیونکہ ہمارے لئے وہ ایک مشعل راہ ہے۔ یہاں لاہور میں میو ہسپتال، گنگا رام ہسپتال اور چودھری ظہور الٰہی روڈ ہے یہ ساری چیزیں اُن کی یاد دلاتی ہیں کہ جنہوں نے اس قوم و ملک اور جمہوریت کے لئے اپنا کردار ادا کیا تھا۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ گزارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آج ہم پنجاب کے اندر ایک چھوٹی پارٹی ضرور ہیں لیکن ہماری تعداد کو نہ دیکھا جائے بلکہ ہمارے نظریات اور جذبات کو مدنظر رکھا جائے۔ ہمیں کسی بھی صورت میں یہ سمجھ کر کہ یہ سات ممبران کی پارٹی ہے ignore نہ

کیا جائے، ہمیں یہ سمجھ کر کہ یہ سات آدمیوں کی پارٹی ہے اور اگر ان کی نمائندگی یہاں نہ بھی ہوئی تو کوئی بات نہیں ignore نہ کیا جائے۔ ہمیں Committees میں ignore کیا گیا ہے جس پر میرے تحفظات ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ اتنے بڑے بڑے کام کرنے والے جب ایسے کام کرتے ہیں تو وہ کتنے چھوٹے لگتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کی عزت و احترام کے لئے ہمیشہ ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہوں۔ میں حزب اختلاف میں ہوں اور حکومت کے غلط کاموں پر ضرور تنقید کروں گا لیکن کبھی مخالفت برائے مخالفت کروں گا اور نہ ہی پاکستان پیپلز پارٹی کا یہ روّیہ ہے۔ جہاں پر حکومت کو عوام، جمہوریت اور اس ملک و قوم کی بہتری کے لئے ہماری ضرورت ہو گی تو ہم اس کا ساتھ دیں گے لیکن جہاں پر ہمارے ساتھ زیادتی ہو گی جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہمیں فنڈز نہیں دیئے جا رہے اور یہ بہت بڑی زیادتی ہے تو اس پر ہم خاموش نہیں رہیں گے اور آپ بھی اس معاملے کو reconsider کریں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 16۔ جنوری 2019 بوقت 11:00 بجے دن تک کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

بدھ، 16۔جنوری 2019

(یوم الاربعاء، 9۔جمادی الاوّل 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 : شمارہ 8

647

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 16۔ جنوری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

خوراک پر بحث

ایک وزیر خوراک پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

649

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

بدھ، 16۔ جنوری 2019

(یوم الاربعاء، 9۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بجے زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَمَنْ أَحْسَنُ
قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ
الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٣﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ
بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ
وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا
إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾

سورۃ حٰم السجدۃ 33 تا 35

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں (مسلمان) ہوں (33) اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی۔ تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے (34) اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں (35)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

مجھے خطا کار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکارؐ کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہل مدینے کی
زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے
دُور رہ کر بھی اُٹھاتا ہوں حُضوری کے مزے
میں یہاں اور میری جان مدینے میں رہے
ان کی شفقت غمِ کونین بھُلا دیتی ہے
جتنے دِن آپ کا مہمان مدینے میں رہے
چُھوڑ آیا ہوں دلِ و جان یہ کہہ کر اعظم
آرہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر قانون وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

معزز ممبر اسمبلی جناب مظہر عباس راں کی وفات پر اجلاس ملتوی کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے ایک انتہائی معزز ممبر جناب مظہر عباس راں وفات پا گئے ہیں۔ وہ کل اس اجلاس میں موجود تھے یہاں پر ان کی طبیعت تھوڑی خراب ہوئی اور بلڈ پریشر ہائی ہوا۔ اس کے بعد وہ چیک اپ کے لئے ہسپتال گئے لیکن انہیں رات کو دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا اور وہ اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ جناب مظہر عباس راں انتہائی سینئر پارلیمنٹیرین تھے اور متعدد بار اس معزز ایوان کے ممبر منتخب ہوئے۔ وہ انتہائی شریف النفس انسان تھے اور اپنے علاقے کی نمائندگی انتہائی احسن طریقے سے کر رہے تھے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ معزز ایوان ان کی کمی ہمیشہ محسوس کرے گا۔ ان کی dead body کو ابھی ان کے آبائی گاؤں بھیجنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد ان کی نماز جنازہ ہونی ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے قائد حزب اختلاف سے بھی رابطہ کیا ہے اور ان کی خدمت میں گزارش کی ہے اور وزیر اعلیٰ نے بھی یہ حکم دیا ہے کہ آج کا اجلاس ملتوی کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ آج کا اجلاس ملتوی کیا جائے باقی ان کی تدفین کے بعد کل انشاءاللہ تعالیٰ ہم دعا بھی کروائیں گے اور میں نے تعزیتی قرارداد بھی جمع کروائی ہے وہ بھی لے کر آئیں گے لیکن میری استدعا ہو گی کہ آج کے اجلاس کو ملتوی کر دیا جائے تاکہ جو معزز ممبران تدفین کے لئے جانا چاہتے ہیں وہ تشریف لے جا سکیں۔

جناب چیئرمین!میں ایک دفعہ پھر اس معزز ایوان میں اس عزم کا اظہار کرتا ہوں کہ مرحوم ایک انتہائی ملن سار محنتی اور شریف النفس انسان تھے اور ہمیں ہمیشہ ان کی کمی محسوس ہوگی۔ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔بہت شکریہ

ملک ندیم کامران: جناب چیئرمین!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی،ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب چیئرمین!میں سمجھتا ہوں کہ جناب محمد بشارت راجانے ابھی جو new break کی ہے اور اس سے پہلے جناب محمد بشارت راجانے مجھ سے فون پر بھی بات کی۔قائد حزب اختلاف بھی چیمبر میں موجود ہیں،وہاں پر بھی بات ہوئی ہے اور یہ انتہائی غم والی خبر تھی جو پورے ہاؤس کے لئے concern ہے۔

جناب چیئرمین!اپوزیشن کے تمام معزز ممبران بلکہ اس ہاؤس کے تمام معزز ممبران ان کے لواحقین کے ساتھ غم میں شریک ہیں۔جیسا کہ جناب محمد بشارت راجانے بھی ان کی سیاسی زندگی اور ان کی پارلیمنٹ کے حوالے سے بات کی تو وہ ہمارے بھی colleague رہے ہیں اور ان کا بڑے decent person کے طور پر شمار ہوتا تھا،اپنے علاقے میں ان کی ایک اچھی پہچان تھی اور اچھے سیاستدانوں میں ان کا نام شامل ہے۔

جناب چیئرمین!میں سمجھتا ہوں کہ ایسے شخص کی کمی اس ایوان کو ہمیشہ محسوس ہوتی رہے گی،ان کا کل اس ہاؤس میں آنا،پھر اسی ہاؤس میں ان کو تکلیف ہونا اور اس کے بعد ہسپتال میں جانا۔یہ اس بات کی نشاندہی کر رہا ہے کہ ان کا اس معزز ہاؤس کے ساتھ کتنا concern تھا اور وہ کتنے committed تھے۔

جناب چیئرمین!میں سمجھتا ہوں کہ بالکل ہم سب اس ساری صورتحال میں اس بات پر on board ہیں کہ آج کا یہ اجلاس ملتوی کیا جائے اور جیسے جناب محمد بشارت راجانے بتایا ہے کہ کل کے اجلاس میں قرارداد پیش ہوگی،انہیں خراج تحسین بھی پیش کیا جائے گا اور دعائے مغفرت بھی ہوگی۔

جناب چیئرمین !اب میں تمام اپوزیشن کی طرف سے نہیں کہوں گا بلکہ پورے ہاؤس کی طرف سے یہ ایک سوگوار سانحہ ہے اس میں ہم سب شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر و جمیل عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔بہت شکریہ

MR CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on the Thursday 17th January 2019 at 11:30 AM.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعرات،17۔جنوری2019

(یوم الخمیس،10۔جمادی الاوّل1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 : شمارہ 9

657

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17۔ جنوری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیوں

کی سالانہ رپورٹوں بابت سال 13-2012 پر بحث

ایک وزیر راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیوں کی سالانہ رپورٹوں بابت سال 13-2012 پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

659

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

جمعرات، 17۔جنوری 2019

(یوم الخمیس، 10۔جمادی الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 1 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
وَالضُّحَىٰ ﴿١﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ﴿٢﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ﴿٣﴾
وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ﴿٤﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ
فَتَرْضَىٰ ﴿٥﴾ أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ﴿٦﴾ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ
﴿٧﴾ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ﴿٨﴾ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾
وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾

سورۃ الضحیٰ آیات 1 تا 11

آفتاب کی روشنی کی قسم (1) اور رات (کی تاریکی) کی جب چھا جائے (2) کہ (اے محمدؐ) تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ (تم سے) ناراض ہوا (3) اور آخرت تمہارے لئے پہلی (حالت یعنی دنیا) سے کہیں بہتر ہے (4) اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے (5) بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی (بے شک دی) (6) اور رستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا رستہ دکھایا (7) اور تنگ دست پایا تو غنی کر دیا (8) تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا (9) اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا (10) اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرتے رہنا (11)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشفَ الدجیٰ بجمالہٖ
حسُنت جمیعُ خِصالہٖ صلّوا علیہ و آلہٖ
جسے چاہا در پہ بُلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے
رخِ مصطفیٰ وہ کتاب ہے جو محبتوں کا نصاب ہے
یہی میرے پیشِ نظر رہے یہی رات دن میں پڑھا کروں
یہ حلیمہ بھید کھلا نہیں، یہ مقامِ چون و چرا نہیں
تو خدا سے پوچھ وہ کون تھے تیری بکریاں جو چرا گئے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں اس کی منظوری کے بعد فاتحہ خوانی کر لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور، ملک ندیم کامران اور سید حسن مرتضیٰ ایم پی اے صاحبان مرحوم جناب مظہر عباس راں ایم پی اے کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے مرحوم مظہر عباس راں ایم پی اے کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے مرحوم مظہر عباس راں ایم پی اے کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! یہ تحریک متفقہ طور پر ہے۔

جناب سپیکر: جی، متفقہ ہی ہے۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 15 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے مرحوم مظہر عباس راں ایم پی اے کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

معزز ممبر اسمبلی جناب مظہر عباس راں (مرحوم) کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مرحوم جناب مظہر عباس راں ایم پی اے پی پی۔218 کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم یکم فروری 1953 کو ملتان کے ایک سیاسی اور زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے گریجویشن کی ڈگری حاصل کی۔ مرحوم طالب علمی کے زمانے سے ہی سیاست میں حصہ لیتے تھے اور اپنے کالج کی طلباء یونین کے صدر بھی رہے۔

مرحوم پنجاب اسمبلی کے تین مرتبہ ممبر اسمبلی منتخب ہوئے۔ پہلی مرتبہ 1997 میں، دوسری مرتبہ 2013 میں اور تیسری مرتبہ 2018 میں موجودہ اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ مرحوم انتہائی شریف النفس انسان، مخلص اور تجربہ کار پارلیمنٹیرین تھے۔ مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے جو اصولوں کی سیاست، جمہوری اقدار اور خدمت خلق پر یقین رکھتے تھے۔ مرحوم اپنے علاقے کی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ اس ایوان میں ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔ مرحوم کی پنجاب اسمبلی کے ایوان سے وابستگی کا اندازہ اس امر سے بھی بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے آخری دن بھی اس ایوان میں موجود تھے۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ اللہ کے فضل سے یقیناً جو باتیں وزیر قانون نے کہی ہیں اس شخص میں موجود تھیں اور اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان جناب مظہر عباس راں مرحوم ایم پی اے پی پی۔218 کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم یکم فروری 1953 کو ملتان کے ایک سیاسی اور زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے گریجویشن کی ڈگری حاصل کی۔ مرحوم طالب علمی کے زمانے سے ہی سیاست میں حصہ لیتے تھے اور اپنے کالج کی طلباء یونین کے صدر بھی تھے۔

مرحوم پنجاب اسمبلی کے تین مرتبہ ممبر منتخب ہوئے۔ پہلی مرتبہ 1997 میں، دوسری دفعہ 2013 میں اور تیسری دفعہ 2018 میں موجودہ اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ مرحوم انتہائی شریف النفس انسان، مخلص اور تجربہ کار پارلیمنٹیرین تھے۔ مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے جو اصولوں کی سیاست، جمہوری اقدار اور خدمت خلق پر یقین رکھتے تھے۔ مرحوم اپنے علاقے کی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ اس ایوان میں ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔ مرحوم کی پنجاب اسمبلی کے ایوان سے وابستگی کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے آخری دن بھی اس ایوان میں موجود تھے۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"(آمین)

اس قرارداد کی چونکہ کسی نے مخالفت نہیں کی تو اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان جناب مظہر عباس راں مرحوم ایم پی اے پی پی۔218کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔مرحوم یکم فروری 1953 کو ملتان کے ایک سیاسی اور زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔انہوں نے بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے گریجویشن کی ڈگری حاصل کی۔مرحوم طالب علمی کے زمانے سے ہی سیاست میں حصہ لیتے تھے اور اپنے کالج کی طلباءیونین کے صدر بھی تھے۔

مرحوم پنجاب اسمبلی کے تین مرتبہ ممبر منتخب ہوئے۔پہلی مرتبہ 1997 میں، دوسری دفعہ 2013 میں اور تیسری دفعہ 2018 میں موجودہ اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔مرحوم انتہائی شریف النفس انسان، مخلص اور تجربہ کار پارلیمنٹیرین تھے۔مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے جو اصولوں کی سیاست، جمہوری اقدار اور خدمت خلق پر یقین رکھتے تھے۔ مرحوم اپنے علاقے کی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔اس ایوان میں ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔ مرحوم کی پنجاب اسمبلی کے ایوان سے وابستگی کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے آخری دن بھی اس ایوان میں موجود تھے۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"(آمین)

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی جناب مظہر عباس راں کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب مظہر عباس راں (مرحوم) ایم پی اے
کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب سپیکر کا نئی اسمبلی بلڈنگ میں ایمر جنسی سروس قائم کرنے کا حکم

جناب سپیکر: مرحوم کے متعلق بات کرنے سے پہلے میں ایک ضروری بات یہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ ہیلتھ منسٹر صاحبہ بھی یہاں پر ہیں اور وزیر قانون بھی ہیں۔ قومی اسمبلی میں پچھلے tenure میں ایک سپیشل ایمر جنسی سروس کا انتظام ڈاکٹر جاوید اکرم نے کیا تھا جہاں پر ہر چیز available کی گئی تھی تو میرا خیال ہے کہ ہمیں بھی اپنی اس اسمبلی میں ایمر جنسی کی ہر چیز available کرنی چاہئے اور خاص طور پر جو اسمبلی کی نئی بلڈنگ بن رہی ہے۔

میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ ان سے بات کر لیں کیونکہ ابھی اسمبلی بلڈنگ بن رہی ہے تو دو تین کمروں پر مشتمل ایمر جنسی بنا دی جائے۔ جب اس طرح کی صورتحال ہوتی ہے تو اس وقت وہی ایمر جنسی کام آتی ہے جو قریب ترین ہو تو اسمبلی کے اندر پوری طرح سے ایک ایمر جنسی بنا لیں کیونکہ کسی بھی وقت کوئی بھی حادثہ ہو سکتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کیوں جی، یہ ٹھیک ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ایوان میں موجود تمام معزز ممبران نے
"جی ضرور" کی متفقہ آواز دی)

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! اسمبلی کی ڈسپنسری میں ادویات نہیں ملتیں تو اس حوالے سے بھی کوئی حکم صادر فرمایا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! اسمبلی کی ڈسپنسری سے معزز ممبران کو ادویات تو ملنی چاہئیں اور آپ اس حوالے سے ایم ایس کو کہیں۔ سیکرٹری اسمبلی نے بتایا ہے کہ ایم ایس کو بلا کر کہا تھا لیکن پھر بھی ادویات نہیں مل رہیں۔ سیکرٹری ہیلتھ یہاں پر موجود ہیں تو وہ بھی نوٹ کر لیں کیونکہ یہ بہت ضروری چیز ہے کہ معزز ممبران کو ادویات ملنی چاہئیں۔ ہم ویسے باہر تو بڑا رونا روتے ہیں کہ دوائیاں ملنی چاہئیں لیکن یہاں بھی نہیں مل رہیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں یہی بتانے لگی تھی کہ مجھے صبح انہوں نے بتایا تو میں نے ابھی ان کو کہہ دیا ہے اور آرڈر دے دیا ہے اور انشاء اللہ سب معزز ممبران کے لئے ادویات دستیاب ہوں گی۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ ابھی مرحوم ایم پی اے جناب مظہر عباس راں کے لئے دعائے مغفرت ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

جناب سپیکر! میں نے یہاں پر دیکھا ہے کہ ہم لوگوں نے ان کی سروسز کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور میں نے رولز آف پروسیجر بھی پڑھا ہے تو اس میں ہے کہ ہمارا کوئی بھی ممبر فوت ہو جاتا ہے مگر ان کے لواحقین کے لئے بہت تھوڑی اور مختصر سی رقم رکھی گئی ہے جو کہ میرے خیال میں تین لاکھ روپے ہیں جو کہ بہت ہی تھوڑے ہیں کیونکہ دلوں کے حال اور گھروں کے حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف انہی کے حوالے سے بات نہیں کر رہی تو میری ایک یہ بھی استدعا ہے کہ ہمیں یہاں پر ایک ترمیم کرنی چاہئے تاکہ مرحومین کے لواحقین کو دی جانے والی امداد کو زیادہ کر دینا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: کیا کرنا چاہئے؟

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! مرحومین کے لواحقین کو دی جانے والی امداد بہت مختصر اور تھوڑی رقم ہے جو کہ شاید تین لاکھ روپے کی ہے۔۔۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! تین لاکھ روپے نہیں بلکہ پانچ لاکھ روپے ہے۔

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! چلیں، تین یا پانچ لاکھ روپے بھی ایک مختصر رقم ہے۔ اگر اس رقم کو تھوڑا سا بڑھا دیا جائے تو میرا خیال ہے کہ یہ ترمیم بہت ضروری ہے کیونکہ ہم سب نے بھی جانا ہے تو ہم پیچھے کے لئے تھوڑا سا سامان کر کے جائیں۔

جناب سپیکر: ابھی پانچ لاکھ روپے ہے؟

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! میں نے تو شاید تین لاکھ روپے پڑھی ہے اور وہ لوگ مجھے پانچ لاکھ روپے کہہ رہے ہیں۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! تین لاکھ روپے نہیں بلکہ پانچ لاکھ روپے کی رقم ہے۔

ممبران اسمبلی کی تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! میں جب سے اس اسمبلی میں آئی ہوں تو اس کے ساتھ میں ایک اور بھی گزارش کر دوں کہ ہمیں ایک اور ترمیم کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہاں پر بیٹھے ہوئے تمام معزز ممبران کی تنخواہیں بہت تھوڑی ہیں اور میرا خیال ہے کہ شاید اپوزیشن بھی اس کی مخالفت نہیں کرے گی اور اس میں بھی تبدیلی کی بہت ضرورت ہے۔ اگر زیادہ double بھی نہ کریں تو کم از کم باقی صوبوں کے برابر ہو جائے کیونکہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اگر حلال سیاست کی جائے تو پیچھے کچھ نہیں بچتا لہٰذا میرا خیال ہے کہ اس میں ترمیم کرنے کی ضرورت ہے جس کی اجازت دی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ابھی تو مرحوم کی فاتحہ خوانی ہوئی ہے اور ان کی بات کرتے کرتے آپ اپنی بات کیسے لے آئی ہیں؟ (قہقہے)

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ صوبہ پنجاب کے آئین ساز ادارے کے ممبران کی تنخواہ صوبہ سرحد کے مطابق ہی کر دی جائے کیونکہ ہم تو اس حوالے سے بہت نیچے ہیں جبکہ ہم بڑے بھائی ہیں اور پنجاب کو بڑا بھائی تصور کیا جارہا ہے لیکن تنخواہ کے حوالے سے ہم سب سے چھوٹے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! آپ اس حوالے سے اپوزیشن کے ساتھ بیٹھ کر ایک average دیکھ لیں کہ average کیا ہو سکتی ہے جس سے یہ مسئلہ حل ہو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر آپ حکم دیں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، اس بات کو second پر رکھیں اور پہلے مرحوم کے لئے جو دعا کی ہے تو اس کے متعلق کوئی ممبر بات کرنا چاہئیں تو وہ کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! نہیں۔ جیسے آپ نے فرمایا ہے تو ہم آپس میں بیٹھ جاتے ہیں اور بیٹھ کر ایک متفقہ طور پر کوئی proposal آپ کے سامنے لے آئیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری یہ رائے ہے کہ چونکہ کل اجلاس ہمارے فاضل ممبر کی وفات کی وجہ سے نہیں ہو سکا تھا اور آج ان کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی ہوئی تو اس حوالے سے بھی رانا محمد اقبال خان، وزیر قانون، ملک ندیم کامران اور سب نے اظہار تعزیت کیا تو یہ مناسب نہیں لگتا کہ آج کے دن کسی اور issue کو ہم اس حوالے سے raise کریں جو بحث ابھی یہاں ہوئی ہے۔ بے شک وہ genuine بھی ہو تو اس کے لئے کوئی اور دن رکھ لیں یا کوئی کمیٹی بن جائے لیکن آج اس فوتیدگی کے موقع پر اخلاقی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ اس چیز

کو ایجنڈے پر نہ لایا جائے اور کل پرسوں یا جب بھی آپ مناسب سمجھیں تو رکھ لیں اور آج اس کو ایجنڈے پر نہ رکھیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! ٹھیک ہے اس کو کل بیٹھ کر کر لیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! چند دن پہلے ہمارے صحافی بھائی ناراض ہو کر گئے تھے تو آپ نے حکم فرمایا تھا میں اُن کو منانے کے لئے گیا تو وہاں پر جو ایشوز تھے وہ discuss ہوئے۔ اُن کی تقریریں ہو رہی تھیں جن میں اُن کی downsizing کا معاملہ تھا اور اُن کے ساتھ جو معاشی استحصال ہو رہا ہے تو پھر میں نے ہاؤس کی sense لے کر جو میرے ساتھی معزز ممبران ساتھ تھے ہم نے اُن سے وعدہ کیا تھا کہ اُس downsizing کے خلاف اور جو اُن کے ساتھ ناروا سلوک ہے اُس کے لئے ایک قرارداد پیش کریں گے۔ جو ایک وعدہ کرنے کے مطابق میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے قرارداد پیش کرنی ہے مجھے قرارداد out of turn پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس کے لئے رولز کو suspend کرنا پڑے گا۔ اس قرارداد کو وقفہ سوالات کے بعد کر لیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ٹھیک ہے متعلقہ رولز کو suspend کر کے مجھے اُس کے مطابق پیش کرنے کی اجازت دیجئے گا۔

سوالات

(محکمہ جات پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، پہلے ہم وقفہ سوالات لے لیتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ہیں۔ پہلا سوال جناب محمد منیب سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وقفہ سوالات شروع ہو گیا ہے جو چودھری ظہیر الدین قرارداد لا رہے ہیں اگر اس کی ایک کاپی اپوزیشن کو بھی مل جائے تاکہ وقفہ سوالات ہونے کے بعد قرارداد کو put کریں تو ہم اُس پر کوئی پوزیشن لے سکیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، چودھری ظہیر الدین اپوزیشن کو بھی اس قرارداد کی کاپی دے دیں۔

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! صحافیوں کے بارے میں نے بھی ایک قرارداد جمع کروائی تھی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ دیکھ لیں گے otherwise متفقہ ہو جائے گی۔ جی، اب ہم سوالات لیتے ہیں پہلا سوال جناب منیب سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں شاید ابھی آئے ہوئے تھے۔ چلیں اگلا سوال سردار احمد علی خان دریشک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 651 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل ڈیرہ غازی خان میں ٹی ایچ کیو اور آر ایچ سی میں ڈاکٹر اور پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***651: سردار احمد علی خان دریشک:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ڈی جی خان میں کل کتنی THQ,RHCs اور BHUs ہیں ان ہسپتال میں کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ ہسپتالوں میں علاج معالجہ کی جملہ سہولیات دستیاب ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں کو سال 2017-18 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(د) تحصیل میں کتنی ڈسپنسریاں چل رہی ہیں؟

(ہ) اگر ان میں اسامیاں خالی ہیں اور missing facilities ہیں تو حکومت ان اسامیوں کو کب تک پُر کرنے اور ان missing facilities کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ڈیرہ غازی خان میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہیں ہے۔

تحصیل ڈیرہ غازی خان میں (4) آر ایچ سیز اور (14) بی ایچ یوز ہیں جن میں سے (9) بی ایچ یوز 24/7 ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل ڈیرہ غازی خان میں کوئی ہسپتال ایسا نہیں ہے جہاں پر ڈاکٹر تعینات نہ ہو جبکہ گریڈ 5 سے 15 تک کی 98 خالی اسامیوں پر تعیناتی کا عمل ٹیسٹنگ سروس کے ذریعے شروع کیا جارہا ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتالوں میں علاج معالجہ کی دستیاب سہولیات درج ذیل ہیں:

دیہی مراکز صحت میں مہیا کی جانے والی سہولیات:

1۔ اوپی ڈی، ان ڈور، حاملہ خواتین کا معائنہ اور فری ڈیلیوری، فری ادویات کی فراہمی اور فری الٹراساؤنڈ۔

2۔ بچوں میں حفاظتی ٹیکے اور حاملہ خواتین کو تشنج سے بچاؤ کے ٹیکوں کی فری سہولت۔

3۔ ٹی بی کی فری تشخیص اور علاج ڈینٹل کیئر سروسز لیبارٹری فیملی پلاننگ

ان دیہی مراکز صحت میں اوسطاً ماہانہ 25,884 مریضوں کو صحت کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

بنیادی مراکز صحت میں مہیا کی جانے والی سہولیات:

1۔ او پی ڈی، حاملہ خواتین کا معائنہ اور فری ڈلیوری اور فری ادویات کی فراہمی۔

2۔ بچوں میں حفاظتی ٹیکے اور حاملہ خواتین کو تشنج سے بچاؤ کے ٹیکوں کی فری سہولت اور MCH سروسز۔

3۔ متعدی بیماریوں سے بچاؤ صحت وصفائی اور سکول کے بچوں کی Screening

ان بنیادی مراکز صحت میں اوسطاً ماہانہ 26,845 مریضوں کو صحت کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

(ج) آر ایچ سیز کو 18-2017 میں 77.47 ملین روپے کے فنڈز دیئے گئے تھے۔

(د) تحصیل ڈیرہ غازی خان میں چار ڈسپنسریاں ہیں۔

1۔ سول ڈسپنسری پتی مکوال 3۔ سول ڈسپنسری ٹبی اسرانی

2۔ سول ڈسپنسری احمدان 4۔ سول ڈسپنسری جناح کالونی

تحصیل ڈیرہ غازی خان میں دو گورنمنٹ رورل ڈسپنسریاں ہیں۔

1۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری دراھما 2۔ گورنمنٹ رورل ڈسپنسری رسول آباد

ان تمام ڈسپنسریوں میں اوسطاً ماہانہ 1700 مریضوں کو صحت کی بنیادی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

(ہ) گریڈ 5 سے 15 تک کی 98 اسامیوں پر تعیناتی کا عمل ٹیسٹنگ سروس کے ذریعے شروع کیا جارہا ہے۔

گورنمنٹ ڈسپنسریز missing facilities کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ سول ڈسپنسری پتی مکوال 3۔ سول ڈسپنسری ٹبی اسرانی

1۔ Repair of Boundary wall, Construction of washrooms (جناح کالونی)

2۔ Repair of Boundary wall, Construction of washrooms (ٹبی اسران)

3۔ Repair of Boundary wall, Construction of washrooms (پتی مکوال)

4۔ Repair of Boundary wall, Construction of washrooms (احمدان)

محکمہ کی طرف سے فنڈز فراہم کرنے کے لئے پراسیس جاری ہے اور جلد ہی missing facilities کو پورا کرنے کے لئے فنڈز دستیاب ہوں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ گریڈ 5سے 15تک کی 98خالی اسامیوں پر تعیناتی کا عمل ٹیسٹنگ سروس کے ذریعے شروع کیا جا رہا ہے مجھے اس کی کوئی تاریخ بتا دی جائے کہ کب تک یہ مکمل ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم نے جو بھرتی کیں تھیں ان کے پاس اس وقت جو total number of vacancies 98 تھیں اس رپورٹ کے دوران جب انہوں نے یہ سوال ڈالا تھا اُس کے درمیان بھی ہم نے تقریباً گیارہ لوگ تعینات کر دیئے۔ جو نئے میڈیکل آفیسرز تھے اُن کی وہاں پر تعیناتی کر دی گئی ہے اور باقی جو خالی اسامیاں ہیں اُن کے لئے اب ہم دوبارہ advertise کرنے لگے ہیں اور adhoc appointments کر کے لوگوں کو لگانے لگے ہیں۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ اس کی کوئی تاریخ بتا دیں کہ کب تک سارا process مکمل ہو جائے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہمارے پاس اس وقت آپ کو بتایا تھا کہ ہم نے تقریباً 6807 ڈاکٹرز بھرتی کئے تھے جس کے اندر فی میل اور میل میڈیکل آفیسرز تھے اور اُن کو باقاعدہ ڈسٹرکٹ وائز بھیجا گیا تھا اُس کے اندر کیونکہ ڈسٹرکٹ کو اکٹھا دیا جاتا ہے پھر سی ای اوز distribute کرتے ہیں اور آپ کے جو سی ای او تھے اُنہوں نے distribute کر کے بھیجے ہیں آپ کی جو تحصیل ہے آپ نے اپنی تحصیل کا سوال پوچھا تھا۔

جناب سپیکر! تحصیل کے اندر باقاعدہ اتنے جو اس وقت بتائے تھے،جو total number of vacancies 98 تھیں اس وقت پوزیشن 89 ہے جس دن آپ نے سوال کیا تھا اُس دن تعداد 98 تھی اس دوران بھی ہم نے گیارہ لوگوں کی تعیناتی کی ہے اور اس پوزیشن کی وجہ سے میں نے اُن کو already کہا ہے کہ آپ مہربانی کرکے اگر جو کمیاں رہ گئی ہیں آپ اُن کے walk is interviews کرکے اُن لوگوں کی بھرتی کرنا شروع کردیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہم advertisement بھیج رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی بھرتی شروع کردیں گے۔ We will take about fifteen to twenty days.

جناب سپیکر: جی، سردار احمد علی خان دریشک!

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! جز(ج) کا سوال ہے ان ہسپتالوں کو سال 18-2017 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے۔ اس کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ 77.47 ملین فنڈز دیئے گئے 77.47 ملین جو ہیں یہ کتنے مریضوں پر خرچ کیا گیا اُور اس کے check and balance کا کیا طریق کار ہوتا ہے، آپ اس کو کس طرح سے چیک کرتے ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر/سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جو بھی بجٹ ہوتا ہے یہ بجٹ بنا ہوا آتا ہے یہ ہم initially سارا بجٹ Chief Executive کو دیتے ہیں اور Chief Executive, BHUs کی requirements کے مطابق بجٹ distribute کرتا ہے۔ اس کی باقاعدہ auditing ہوتی ہے اور internal auditing بھی ہوتی ہے اور ہر چیز چیک کی جاتی ہے۔ یہ ایک سارا process ہے اگر معزز ممبر وہ process دیکھنا چاہتے ہیں تو میں معزز ممبر کے ساتھ سارا share کرلوں گی کہ کس طرح ہم اس کا سارا حساب کتاب رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ سوالات ہاؤس کی پراپرٹیز ہیں اس کا جواب ہاؤس میں ہی آنا چاہئے۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر/سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے کوئی ایسی بات تو نہیں کی کہ میں کوئی نئے اصول لا رہی ہوں یہ تو پرانے رولز اور ریگولیشنز کے مطابق جو آپ کے پیپرا کے رولز ریگولیشن ہیں جو

آپ ہی لوگوں نے بنائے ہوئے ہیں اُنہی رولز ریگولیشن کو follow کرتے ہوئے ڈرگز کی بھی procurement ہوتی ہے ڈرگز کی procurement کے بعد آپ نے جو چیزیں استعمال کرنی ہوتی ہیں تو اُن کا باقاعدہ ایک طریق کار ہے اُس طریق کار کو فالو کرتے ہوئے یہ کام کر رہے ہیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں صرف اتنی بات چاہتا ہوں کہ انہوں نے مخاطب کر کے معزز ممبر سے کہا ہے کہ میں آپ کو یہ details مہیا کر دوں گی تو میں نے صرف اتنا کہا ہے کہ یہ ہاؤس کا سوال ہے اس کا جواب بھی ہاؤس میں ہی آنا چاہئے جو details معزز ممبر کو مہیا کرنی ہے وہ ہاؤس میں آنی چاہئیں تاکہ سب کے نالج میں چیزیں آئیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہر چیز explain ہوئی ہے جو جو چیزوں کی انہوں نے کمی پوچھی تھیں وہ چیزیں ذکر ہوئی ہیں اور جو بجٹ ہے وہ بھی بتایا گیا ہے ہر چیز بتائی گئی ہے۔ سارا لکھا ہوا attached ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا کوئی ضمنی سوال رہ گیا ہے؟

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال رہ گیا ہے جز(ہ) میں missing facilities کے بارے میں پوچھا گیا ہے تو اس میں Repair of Boundary, Wall اور کچھ issues ہیں مثلاً! washrooms وغیرہ بھی نہیں ہیں RHCs میں BHUs میں تو یہ کب تک اس کو مکمل کر دیا جائے گا کیونکہ یہ بہت basic ہے جو patients آتے ہیں اُن کے ساتھ attendants آتے ہیں تو وہاں پر اگر RHCs میں یا BHUs میں واش روم بھی available نہیں ہوگا، پانی بھی available نہیں ہوگا تو وہ ایک بہت بڑا issue ہے تو اس کی کوئی تاریخ بتا دیں کہ یہ کب تک مکمل ہوگا؟ اس کو جلد از جلد مکمل ہونا چاہئے۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہ رہی تھی کہ ڈی جی خان ایک بہت ہی neglected district رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی بات بتاتی چلوں کہ آر ایچ سی بار تھی یہ ڈی جی خان کی RHC ہے چالیس سال میں پہلی مرتبہ آج سے دو ماہ پہلے پہلی delivery ہوئی اور اب تک وہاں 13 deliveries ہو چکی ہیں ہم نے وہ areas جو بالکل neglected تھے اُن میں بھی کام شروع کر دیا ہے اور میں ہاؤس کو یقین دلاتی ہوں کہ انشاءاللہ ہم اس پر محنت سے کام کر رہے ہیں بلکہ First Dental Clinic which was started وہاں پہلا tooth extraction بھی اُدھر ہی ہوا اور اس طرف ہماری پوری کوشش ہے۔

جناب سپیکر! میں بالکل اُن کی بات مانتی ہوں یہ بالکل neglected district تھا اور اس district کو ہم نے اگلے سال میں شامل کر دیا کہ جو Prime Minister's Initiative ہے جس کے تحت ہم ایک ڈسٹرکٹ کو BHU سے لے کر اوپر تک totally ہر قسم کا انفراسٹرکچر ہر قسم کی manpower دے کر انشاءاللہ اس کو ماڈل ڈسٹرکٹ بنانے لگے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب طاہر پرویز کا ہے۔ اس سوال کو pending کرنے کی request آئی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! .On his behalf

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ On his behalf

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 705 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: چلڈرن ہسپتال کی عمارت اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*705: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن ہسپتال فیصل آباد کی عمارت کب کتنی لاگت سے شروع ہوئی تھی؟

(ب) آج تک کتنی رقم سے کون کون سی بلڈنگ تعمیر ہوئی ہے؟

(ج) اس کی کتنی بلڈنگ تعمیر ہونا باقی ہے اور موجودہ مالی سال 19-2018 میں اس کے لئے کتنی رقم مختص ہے؟

(د) کیا حکومت اس کی بقایا بلڈنگ جلد از جلد تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) چلڈرن ہسپتال فیصل آباد 36 ایکڑ (279 کنال) رقبہ پر مشتمل ہے۔ اس ہسپتال کی تعمیر 2 فیز پر مشتمل ہے۔ ہسپتال ہذا کا فیز 1، ایمرجنسی وارڈ پچاس بیڈز اور آؤٹ ڈور ڈیپارٹمنٹ پر مشتمل تھا جس کی تعمیر 18.06.2014 کو شروع ہوئی۔ او پی ڈی کی بلڈنگ کے مکمل ہوتے ہی اگست 2015 کو اس کے آؤٹ ڈور ڈیپارٹمنٹ نے کام شروع کر دیا اور اس کے بعد ایمرجنسی بلاک کی بلڈنگ مکمل ہوتے ہی 13.03.2016 کو مریضوں کے لئے فعال بنا دیا گیا۔ مریضوں کی تعداد بڑھنے سے indoor unit کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے فیز 1 کو revise کر کے 200 بیڈز کا indoor unit بھی منظوری کے بعد شروع کر دیا گیا جس کی مشینری بھی 30.09.2017 تک خریدی گئی۔ فیز 1 کی بلڈنگز کی تعمیر 1056.812 ملین روپے سے کی گئی۔

(ب) ابھی تک چلڈرن ہسپتال فیصل آباد کا فیز 1 مکمل ہوا ہے جس کی لاگت 1056.812 ملین روپے ہے جس میں اوپی ڈی کی بلڈنگ، اور ایمرجنسی کی بلڈنگ تعمیر کی گئی ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا کے سیکنڈ فیز کی تعمیر کرنا باقی ہے جس میں 600 بیڈز کا انڈور بلاک، سروسز بلاک، ایڈمن بلاک، مسجد، نرسنگ سکول وہاسٹل اور ملازمین کے لئے رہائش گاہیں شامل ہیں۔ مالی سال 19-2018 میں اس کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(د) چلڈرن ہسپتال فیزII کی سکیم مالی سال19۔2018 میں شامل نہیں کی گئی۔ اگلے مالی سال20۔2019 میں فزیبلٹی اور وسائل کی دستیابی کے بعد یہ منصوبہ زیر غور لایا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! چلڈرن ہسپتال فیصل آباد کے بارے میں یہ سوال کیا گیا تھا اور جواب کے اندر جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ indoor unit کی ضرورت محسوس ہونے پر feasibility report کے اندر اُس کو تبدیل کر کے revise کر کے فیز 1 کے indoor یونٹ کو منظوری کے بعد شروع کر دیا گیا۔ اس میں میرا پہلا simple سوال یہ ہے کہ 200 بیڈ کا جو indoor unit ہے کیا فیصل آباد کی ضروریات کے لئے یہ چلڈرن ہسپتال کے لئے کافی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! بالکل ناکافی ہے وجہ یہ ہے کہ ہمیں ہسپتالوں کو مزید بڑھانے کی ضرورت ہے لیکن کیونکہ ایک بجٹ constraint رہی ہے اور میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہ جو پہلا فیز ہے اس کو مکمل کر کے two hundred bedded hospital شروع کر دیا گیا ہے اور اب اگلے ADP کے اندر ہم second phase ڈالیں گے کیونکہ اس وقت ہمارے بجٹ کے اندر there was no place to accommodate کہ ہم اس سیکنڈ فیز کو مکمل کرتے ہیں ہم نہیں چاہ رہے تھے کہ ہم ایک تھوڑی سی رقم دے کر وہ شروع کریں کیونکہ جو سیکنڈ فیز ہے اگر پہلے فیز کے اوپر ہمارا ایک ارب اور 6 کروڑ روپیہ لگا ہے تو سیکنڈ فیز کیونکہ اس سے بڑا فیز ہے یہ جب ہم مکمل کریں گے تو 600 bedded hospital بنے گا تو ہم انشاءاللہ اگلے ADP میں اس کا حصہ ڈال دیں گے۔

جناب سپیکر: پہلے تو صرف 50 بیڈ کا تھا۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! basically ابھی ہمارے پاس 200 بیڈز ہیں۔

جناب سپیکر: ان کی تعداد کو بڑھانا ضروری ہے۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ان کو بڑھانا تو بالکل ضروری ہے اور اس سے انکار بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ revise ہو کر 200 بیڈز کا ہو گیا ہے۔ شاید میرے خیال میں مشینری بھی 2017 میں آگئی ہے۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ ساری details بتائی ہوئی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ بڑا clearly جواب میں لکھا گیا ہے۔ اب جو اچھے کام ہوتے ہیں اس میں طعنہ نہیں ملتا کہ یہ پچھلی حکومت کا ہے وہ جو ساس بہو والی لڑائی یہاں یہ لڑتے ہیں، وہ نہیں کریں گے۔ اب یہ 2016 کا پراجیکٹ ہے اور 2017 میں مشینری بھی خرید لی گئی اور وہ کہہ رہی ہیں کہ 200 بیڈز کے ساتھ فیز ون مکمل ہو چکا ہے تو میں نے سوال یہی کیا تھا کہ کیا یہ کافی ہے؟ اگر منسٹر صاحبہ کی اپوزیشن کی تقریریں نکال کر دیکھوں، خدانخواستہ جب کوئی واقعہ ہوا کرتا تھا تو اس پر ہمیں جو سننے کو ملتا تھا، آج سب سے بڑی تکلیف یہ ہے کہ آج ہمیں یہ 19-2018 کے financial constraints سنا رہی ہیں۔

جناب سپیکر! اگر آپ فیصل آباد کی آبادی کا اندازہ لگائیں تو وہ پاکستان کا تیسرا یا چوتھا بڑا شہر ہے اور تقریباً ایک کروڑ کے قریب اس کی آبادی ہے۔ اگر وہاں پر یہ سننے کو ملے کہ ہمارے financial constraints ہیں اور ہم چلڈرن ہسپتال extend نہیں کر سکتے اور اس کے لئے اس سال کے مالی بجٹ میں بھی کوئی پیسا نہیں رکھا۔

جناب سپیکر! محترمہ مجھے ترجیحات بتائیں گی کیونکہ کچھ دن پہلے کہہ رہی تھیں کہ ہم بہت سارے ہسپتال بنا رہے ہیں۔ ایک ہسپتال جو بن چکا ہے جو state of the art hospital ہے جہاں پر صرف beds increase کرنے ہیں وہاں پر یہ beds increase نہیں کر رہے تو میں نئے ہسپتال کی کہانی کیسے مان لوں۔ مجھے یہ بتائیں کہ ان کی خاص طور پر چلڈرن ہسپتال کے حوالے سے ترجیحات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم نے 28۔ارب کے dishonored cheques اس مرتبہ honour کئے ہیں۔ PKLI جس پر بہت شور مچا رہا، 6۔ارب روپے اس کے لئے دیئے کیونکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک پراجیکٹ شروع کر دیا گیا جس کی کوئی ECNEC approval تھی نہ اس کا PC-1 بنا تھا اور ایک NGO کو 22۔ارب روپے دے دیئے گئے کہ آپ ایک ہسپتال بنا دیں کیونکہ یہ عوام کا پیسا تھا اور اس پیسے کو مزید زیاں کرنے کی بجائے ہم نے یہ مناسب سمجھا کہ اس ہسپتال کو مکمل کرنے کے لئے جو amount چاہئے وہ دیں تاکہ وہ ہسپتال کام میں آئے۔ آپ کے پاس جتنے پیسے ہیں وہی پیسے بانٹتے ہیں جہاں تک یہ پانچ ہسپتالوں کا ذکر فرما رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتی چلی جاؤں کہ ہم نے پانچ ہسپتالوں کے PC-1 فارم، لینڈ ریکوزیشن سارا کچھ تیار کر کے ضمنی بجٹ سے پیسے لئے، اصل میں تو we will start them from the supplementary budget ہم اس طرح تھوڑی کر رہے ہیں کیونکہ پیسے کم ہیں تو ہم تھوڑا تھوڑا کر کے فیز وائز مکمل کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! تیسری اہم چیز بتا دوں کہ IDAP ادارہ ہے جس کو پچھلی حکومت نے چالیس DHQ Hospitals and THQ Hospitals کی revamping دے دی، ان کو 13۔ارب روپے دے دیئے گئے اور اس کا end result یہ تھا کہ کوئی ہسپتال مکمل نہیں تھا۔

There was not a single hospital which had been completed.

جناب سپیکر!میں نے پچھلے چار مہینے کے اندر personally پیچھے پڑ پڑ کر the only hospital which is now near completion جس کو ہم کہہ رہے ہیں کہ ڈی ایچ کیو جہلم98فیصد مکمل ہوا ہے اور باقی ہسپتال ابھی تک مکمل نہیں ہوئے حالانکہ ہم نے ان کے لئے بھی بجٹ دے دیا ہے جو کہ تقریباً 4۔ارب روپیہ اور بن رہا ہے۔

جناب سپیکر!اب اس کمپنی نے کہا ہے کہ اگر آپ ہمیں یہ 4۔ارب روپے نہیں دیں گے تو وہ ہسپتال جو انہوں نے سارے توڑ ڈالے وہ مکمل نہیں کریں گے یعنی بجائے یہ کرنے کہ آپ stagger یا فیز وائز کرتے،انہوں نے وہ سارے کے سارے ہسپتال توڑ ڈالے اور اب ہم نے ان ہسپتالوں کو مکمل کرنے کی خاطر ان کو4۔ارب روپے دیئے۔

جناب سپیکر!میں یہ بات بتانا چاہ رہی ہوں کہ actually prioritize کیا گیا ہے۔میں نے تو ان کی بات سے انکار ہی نہیں کیا کہ ہمیں زیادہ بیڈز کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: اب فیصل آباد کا ہسپتال200بیڈز پر مشتمل ہے ویسے تو انہوں نے 50بیڈز سے شروع کیا تھا۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!اب اس وقت200بیڈز کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اب200بیڈز کام کر رہے ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!جی،بالکل200بیڈز indoor میں کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا،اب نئی proposal چھ سو بیڈز کی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!جی،ہاں۔انشاءاللہ وہ اگلے سال کے ADP میں ڈالیں گے بلکہ میں آپ کو یہ بھی بتاتی چلی جاؤں کہ یہ ایک پراجیکٹ نہیں ہے بلکہ incomplete DHQ Multan پڑا ہوا تھا،ہم نے اس کے لئے پیسے نکالے اور اس کو مکمل کر رہے ہیں۔اسی طریقے سے جو incomplete پراجیکٹس پڑے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی،وزیر آباد ہسپتال کو بھی مکمل کر رہے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی،ہاں۔ شکریہ

محترمہ عظمٰی زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میں خود IDAP کی ممبر رہی ہوں اور مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے کہ ان کی اپنی بات میں contradiction ہے۔ یہ ایک طرف کہہ رہی ہیں کہ پیسے بہت سارے دے دیئے اور دوسری طرف کہہ رہی ہیں کہ یہ complications حکومت جانے کے بعد آتی ہیں،وہ کہہ رہی ہیں کہ چیک رُکے ہوئے تھے تو ایک حکومت جانے کے بعد جب کوئی بھی نگران حکومت آتی ہے تو چیک رُکتے ہیں اور معاملات رُکتے ہیں لیکن جو اگلی کارکردگی بیان کی ہے ایک طرف کہہ رہی ہیں کہ پیسے بہت زیادہ دے دیئے اور کوئی ہسپتال مکمل نہیں ہے تو میں ان کو چیلنج کر رہی ہوں کہ یہ غلط کہہ رہی ہیں اور ان کی معلومات درست نہیں ہیں۔ میری اطلاعات کے مطابق 15 سے 16 ڈی ایچ کیوز سال 2017 میں complete ہو چکے تھے اور وہ اتنی پرانی بلڈنگز ہیں جن کا یہ کہہ رہی ہیں کہ ان کو توڑ کر بنایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: اب آپ کا جو specific سوال ہے اس پر بات ہوئی ہے۔

محترمہ عظمٰی زاہد بخاری: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ بحث کو کسی اور طرف لے گئی ہیں۔ میں اس پر بھی بات کر سکتی ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔ اب تو بات ہو گئی۔

محترمہ عظمٰی زاہد بخاری: جناب سپیکر! لیکن اب میں سوال یہ کرنا چاہتی ہوں کہ جب priority کی بات کر رہی ہیں تو یہ بڑا simple ہے کہ اتنے پیسے لگا کر ایک state of the art hospital قائم ہو گیا اور اب اس کے اندر صرف بیڈز increase کرنے ہیں لیکن سیکنڈ فیز کے اندر سروسز بلاک،ایڈمن بلاک،مسجد،نرسنگ سکول اور ملازمین کے لئے ہاسٹل پر کام ہو رہا ہے لیکن اگر ان سب کو چھوڑ کر اس مالی سال کے اندر صرف 600 بیڈز کی extension کر دیتے تو میں مانتی کہ واقعی کوئی کام ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، 600 بیڈز کی extension ہو جائے گی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! انہوں نے کہہ دیا ہے اسی مالی سال میں نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ آسیہ امجد کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر!۔۔۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ آپ پہنچ گئے ہیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں حاضر ہو گیا ہوں۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں PKLI کے حوالے سے کچھ وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ بتا دیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ PKLI کا proper PC-I بنا تھا یہ نہیں کہ اس کا PC-1 نہیں بنا تھا اور پہلی بات یہ ہے کہ NGO کے حوالے پیسے نہیں کئے گئے تھے۔ یہ پیسے IDAP کے حوالے کئے گئے تھے اور IDAP ایک گورنمنٹ owned company ہے جو Executing Agency تھی۔

جناب سپیکر! یہ procurements اور ساری construction IDAP کے ذمہ تھی اور ہم نے باقاعدہ پنجاب اسمبلی سے منظوری کرائی تھی۔ نمبر 2 جو ڈسٹرکٹ ہسپتال تھے ان تمام کو پہلی دفعہ renovate کیا گیا تھا، اس میں زیادہ تر مکمل ہو گئے تھے اور ہر ڈسٹرکٹ ہسپتال میں سٹی سکین مشین لگائی گئی تھی۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک ongoing process ہے اور یہ پراجیکٹس چلتے ہیں۔ میری بہن نے جو ملتان کی بات کی ہے تو ہم نے ملتان کڈنی انسٹیٹیوٹ مکمل کرنا تھا وہ ہماری پہلی priority تھی اور وہ ہم نے مکمل کیا، برن یونٹ مکمل کیا اور مظفر گڑھ میں 410 بیڈ کا طیب اردگان ہسپتال مکمل کیا۔

جناب سپیکر!آپ ضرور اس کو visit کریں۔اس میں construction کے standards set کئے گئے،ایک مواصلات و تعمیرات کا standard تھا،ایک IDAP کا standard تھا اور ایک PKLI کا international standard تھا تاکہ جب آپ ہسپتال کے اندر enter ہوں تو مریض یالواحقین کو احساس ہو کہ وہ ایک اچھے ماحول میں enter ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ میری بہن ایک پڑھی لکھی اور محنتی خاتون ہیں۔ یہ ongoing process چلنا چاہئے اور ہمیں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہئے کہ ہمارے دور میں جو ہوا اس کو continue کرنا چاہئے اور آپ کے جو دور میں ہو گا تو اس پر continuity چلنی چاہئے۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ نے تو کہہ دیا ہے کہ آپ continue کر رہی ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر/سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!ہم continue کر رہے ہیں اور میں صرف ایک بات clear کرنا چاہ رہی ہوں کہ محترمہ جس کا insist کر رہی ہیں تو جس وقت ان کا دل کرے وہ مجھے دکھا دیں جو سارے ہسپتال مکمل ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر!میں ہر ہسپتال کا visit کر کے آئی ہوں اور میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ none of the hospitals except Jehlum مکمل ہوا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ہم مکمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور انشاءاللہ مکمل ہو جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!آپ ابھی چلیں ہم آپ کو دکھاتے ہیں۔

جناب سپیکر: اصل میں ہم ہاؤس سے باہر جا نہیں سکتے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!یہ پہلے نارووال چلیں،مظفر گڑھ چلیں پھر شیخوپورہ چلیں۔۔۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر!15 سے 16 ڈی ایچ کیو ہسپتال مکمل ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں،محترمہ!سوال نمبر بولیں۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر!سوال نمبر 670 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چکوال ڈسٹرکٹ ہسپتال کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*670: **محترمہ آسیہ امجد:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال چکوال میں مریضوں کو ڈاکٹر، پیرامیڈیکل سٹاف کی کمی کے ساتھ ساتھ ادویات کی عدم دستیابی کا بھی سامنا رہتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی بلڈنگ آنے والے مریضوں کے لئے ناکافی ہے؟

(ج) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اس ہسپتال کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا درجہ دینے اور تمام missing facilities فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال چکوال میں سٹاف کی کچھ کمی ہے۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چکوال میں ڈاکٹرز کی 201 اسامیاں منظور شدہ ہیں جس میں سے 112 اسامیوں پر ڈاکٹر تعینات ہیں۔ پیرامیڈیکل سٹاف کی 56 منظور شدہ اسامیوں پر 41 پیرامیڈیکس تعینات ہیں جبکہ گریڈ 5 سے 15 تک اسامیوں پر تعیناتی کا عمل ٹیسٹنگ سروس کے ذریعے شروع کیا جا رہا ہے۔

اِس وقت ہسپتال میں اندرونی مریضوں اور بیرونی مریضوں کے لئے ادویات موجود ہیں۔ نئے مالی سال کے لئے ادویات کی خریداری کا عمل جاری ہے جو جنوری کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا۔ ادویات کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال 47 کنال اراضی پر مشتمل ہے جس میں بیڈز کی تعداد 205 ہیں OPD میں اوسطاً ماہانہ 44,198، ایمرجنسی میں اوسطاً ماہانہ 18,828 اور indoor میں اوسطاً ماہانہ 1907 مریضوں کا علاج کیا جا رہا ہے۔ ہسپتال کی revamping کا کام مکمل کیا جا رہا ہے۔ Revamping مکمل ہونے کے نتیجے میں مریضوں کے علاج معالجہ کی سہولیات مزید بہتر ہو جائیں گی۔

(ج) ہسپتال کی revamping مکمل ہونے پر مریضوں کے علاج معالجہ کی سہولیات مزید بہتر ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! پہلے میں چاہ رہی تھی کہ جز(الف) کے حوالے سے کوئی بات کروں لیکن مجھے مجبور کیا گیا ہے کہ میں پہلے جز(ج) کے حوالے سے سوال کروں۔ ہمارے ڈی ایچ کیو ہسپتال چکوال میں revamping کا کام ہو رہا ہے جو گزشتہ دو اڑھائی سال سے چل رہا ہے۔

جناب سپیکر! ہمیں کہا جاتا ہے کہ یہاں ساس بہو کی باتیں شروع کر دی جاتی ہیں لیکن ہماری بدقسمتی ہے کہ پچھلی حکومت نے انتہائی ظالم ساس کا کردار ادا کرتے ہوئے ڈی ایچ کیو چکوال کی revamping کا ٹھیکہ بھی IDAP کو ہی دس ہزار روپے فی سکوائر فٹ کے حساب سے دیا تھا۔ جو قومی خزانے اور عوام پر بہت بڑا ظلم ہے اور ابھی تک وہ ہسپتال بھی نامکمل ہے جس وجہ سے مریضوں کو انتہائی پریشانی اور دشواری کا سامنا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہماری ظالم ساس نے vamp بن کر جو revamping کا کام شروع کیا تھا وہ کب تک مکمل کیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ وہی revamping والی بات تھی اس وقت پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے پاس پچیس ڈی ایچ کیوز ہیں باقی ڈی ایچ کیوز ٹیچنگ ہسپتالوں کے ساتھ attach کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلے فیز میں پچیس ڈی ایچ کیوز اور پندرہ ٹی ایچ کیوز کی revamping کا سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! محترمہ نے جو چکوال کا ذکر کیا یہ بالکل صحیح فرما رہی ہیں کہ وہ ابھی تک incomplete تھا۔

جناب سپیکر! میں آج سے چار ماہ پہلے چکوال گئی اور وہاں انہیں ساری directions دے کر آئی کہ اسے جلد سے جلد مکمل کریں۔ اب IDAP نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ وہ by 1st week of February مکمل کر کے ہمیں دے دیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! تلہ گنگ میں جو already سٹی ہسپتال بنا ہوا تھا اس دور میں وہاں کے لئے MRI مشین بھی خریدی گئی تھی لیکن وہ غائب ہے اور اسے وہاں سے اٹھوا دیا گیا۔ کیا وہاں لوگ نہیں رہتے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! بالکل میں MRI مشین کا پتا کر لیتی ہوں لیکن جہاں تک اس ہسپتال کا تعلق ہے جس بارے میں محترمہ نے سوال کئے اس سلسلے میں عرض ہے کہ میں ذاتی طور پر ایک نہیں بلکہ دو دفعہ وہاں چکر لگا چکی ہوں۔ اگر یہاں یاسر صاحب بیٹھے ہوتے تو بتاتے کہ ہم نے وہاں ایک ایک ہسپتال کو دیکھا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! یہ بات پتا کرنے کی ہے کہ MRI کی مشین کہاں گئی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آپ نے فرمایا ہے میں اس کا پتا کر کے بتاؤں گی۔

جناب سپیکر: پتا نہیں وہ کہاں چلی گئی لیکن وہاں تو نئی آنی چاہئے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں پتا کر لیتی ہوں۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ سٹاف کی کچھ کمی ہے اور ڈاکٹر کی 201 منظور شدہ اسامیاں ہیں لیکن 112 ڈاکٹر کام کر رہے ہیں اس طرح 89 ڈاکٹروں کی کمی ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کب تک یہ بھرتیاں ہو جائیں گی۔ گریڈ 5 سے 15 تک جو تعیناتی کا عمل testing service کے ذریعے شروع کیا جا رہا ہے وہ کب شروع کیا جائے گا اور کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس وقت ہم نے بیس WMOs، 9 میل میڈیکل آفیسر اور سات چارج نرسز ڈی ایچ کیو ہسپتال چکوال کے اندر ابھی تعینات کئے ہیں۔ اسی طریقے سے آہستہ آہستہ تمام خالی اسامیوں کو پُر کر رہے ہیں۔ انشاءاللہ ان کو مکمل سٹاف مل جائے گا but it's going to take a little time لیکن میں یہ بتا رہی ہوں کہ ہمارے آنے کے بعد ہم نے بیس WMOs، 9 میل میڈیکل آفیسر اور سات چارج نرسز تعینات کئے ہیں۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 712 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال: میڈیکل کالج کی تعمیر کے لئے رقم جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*712: **جناب منان خان:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نارووال میں سرکاری میڈیکل کالج بنانے کی منظوری ہوئی تھی اور اس کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے ADP 2017-18 سیریل نمبر 1825 میں رقم بھی مختص کی گئی تھی اور اس کی بلڈنگ کی تعمیر بھی جاری تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالی سال 2018-19 کے ADP میں اس کالج کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے رقم مختص نہیں کی گئی اور اسے نظر انداز کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میڈیکل کالج کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے پرائیویٹ میڈیکل کالج کو فائدہ ہوا ہے اور مجبوراً طالب علم اس کا رخ کر رہے ہیں اور بھاری فیس ادا کرنے پر مجبور ہیں؟

(د) کیا حکومت اس سرکاری میڈیکل کالج کو ADP میں شامل کرنے اور اس کے لئے خاطر خواہ رقم / فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست ہے کہ نارووال میں سرکاری میڈیکل کالج کی سکیم ADP 2017-18 میں شامل کی گئی تھی اور اس کے لئے 50 ملین روپے کی رقم بھی مختص کی گئی تھی۔ اس کی باقاعدہ کوئی منظوری نہ ہوئی تھی کیونکہ اس پراجیکٹ کا PC-I نہیں بنا تھا اور نہ ہی اس کی تعمیر کا کام شروع ہوا تھا۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس مالی سال 2018-19 میں اس کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے رقم مختص نہیں کی گئی کیونکہ اس سکیم کو ADP 2018-19 میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ اس میڈیکل کالج کو نظر انداز کیا گیا اس کی بڑی وجہ سٹاف کی کمی ہے اس وجہ سے اس سکیم کو شامل نہیں کیا کیونکہ پنجاب حکومت نے ابھی چار نئے میڈیکل کالجز جو کہ ڈیرہ غازی خان، سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور ساہیوال میں بنائے ہیں اور ابھی تک ان کے سٹاف کی کمی پوری نہیں ہو سکی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ اس کالج کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے مگر وسائل کی دستیابی اور فزیبلٹی کے بعد اس سکیم کو باقاعدہ طور پر ADP میں شامل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں پہلے تو منسٹر صاحبہ کو دعوت دینا چاہتا ہوں کہ وہ نارووال آکر دیکھیں کہ وہاں revamping ہو گئی ہے یا نہیں ہوئی۔ 2017-18 کی ADP میں نارووال کے لئے میڈیکل کالج تھا لیکن اسے next ADP میں نکال دیا گیا ہے جو کہ بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے جز (د) میں کہا ہے کہ گورنمنٹ اس کالج کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے مگر وسائل کی دستیابی اور فزیبلٹی سٹڈی کے بعد ڈاکٹر عیس محمد کی سربراہی میں کمیٹی بنی تھی اور وہ اس کی فزیبلٹی دے چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہاں پر ایک گلوکار پی ٹی آئی کے راہنما ہیں وہ ان کے امیدوار تھے ان کا پرائیویٹ ہسپتال ہے در اصل انہوں نے یہ میڈیکل کالج ADP سے نکلوا دیا ہے۔یہ ہمارے ضلع کے ساتھ زیادتی ہے اس پر جواب دیا جائے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! کسی بھی میڈیکل کالج کی اہم چیز فیکلٹی ہوتی ہے۔اگر آپ کی فیکلٹی مکمل نہ ہو، آپ کے پروفیسرز مکمل نہ ہوں تو وہ فیکلٹی derecognized ہو جاتی ہے۔ اس وقت بھی نشتر میڈیکل کالج اور دو اور میڈیکل کالجز کو ہر سال تقریباً 60 سے 70 لاکھ روپے جرمانہ دینا پڑتا ہے کیونکہ ان کے ٹیچرز مکمل نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! اس وقت ہمارے لئے جو بہت بڑا مسئلہ ہے وہ اساتذہ کی کمی کا ہے اور جب تک آپ اساتذہ کو مکمل طور پر بھرتی نہ کریں میڈیکل کالج ناممکن ہے۔اس وقت تقریباً چار ہزار اساتذہ کی کمی ہے لیکن ہماری حکومت کے آنے کے بعد ہم نے 1100 نئے اساتذہ بھرتی کئے ہیں اور انہیں باقاعدہ میڈیکل کالجز میں لگایا ہے تا کہ جو already existing میڈیکل کالجز ہیں پہلے ہم ان کی فیکلٹی مکمل کر دیں۔اس وقت ہر میڈیکل کالج میں فیکلٹی صرف 70 فیصد ہے اور 30 فیصد اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ابھی just yesterday, I received a message from Public Service Commission کہ ہم نے سینئر رجسٹرار اور اسسٹنٹ پروفیسرز نیورالوجی اور پیڈیاٹرکس کے لئے بھرتی کے اشتہارات بھیجے تھے لیکن ان پر کسی بندے نے apply نہیں کیا یعنی ہمارے لئے یہ سب سے بڑا problem ہو گیا ہے کہ ان گیارہ سیٹوں پر کسی بندے نے apply ہی نہیں کیا اور انہوں نے وہ گیارہ سیٹیں ہمارے پاس واپس بھیجیں کہ ہم دو دفعہ ایڈورٹائز کر چکے ہیں لیکن ہمارے پاس کوئی applicant نہیں آ رہا۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ اس بات کا اصل نقصان ہوا کہ ہم بہت عرصہ ایڈہاک ازم پر کام کرتے رہے۔ آپ استاد کو ایڈہاک ازم پر نہیں رکھ سکتے، استاد بنانے کا ایک طریقہ ہے کہ آپ اسے سینئر رجسٹرار لیتے ہیں پھر وہ اسسٹنٹ پروفیسر بنتا ہے پھر وہ ایسوسی ایٹ پروفیسر بنتا ہے پھر وہ پروفیسر بنتا ہے۔ یہ مسلسل ایک ٹریننگ کی کڑی ہوتی ہے لیکن جب آپ ایڈہاک ازم اور کنٹریکٹ پر رکھتے ہیں تو وہ کڑی ٹوٹ جاتی ہے۔

جناب سپیکر! اب ہم نے آکر پہلا کام یہ کیا ہے کہ ہم مکمل ملازمت دے رہے ہیں یعنی ہم regular employees رکھ رہے ہیں تاکہ لوگوں کو پتا ہو کہ ان کی job security ہے اور آگے ان کا career structure ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو تسلی دیتی ہوں کہ اور کوئی وجہ نہیں، انشاءاللہ جس وقت ہماری میڈیکل فیکلٹی کا مسئلہ مکمل ہو گا تو ہم انشاءاللہ آپ کے کالج کو سب سے پہلے ترجیح دیں گے چونکہ آپ نے already کہہ رکھا ہے اور ہمارے لئے کسی پرائیویٹ میڈیکل کالج کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہ بن گیا ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز پبلک سیکٹر کے ہسپتالوں سے زیادہ تنخواہیں دیتے ہیں اس لئے بہت سارے لوگ سرکاری ملازمت چھوڑ کر پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں چلے گئے ہیں اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے ابھی پچھلی کیبنٹ میٹنگ کے اندر ہم نے خاص طور پر ڈاکٹروں کی تنخواہیں اسی لئے بڑھائی ہیں تاکہ پبلک سیکٹر ہسپتال کے اندر ہمارے پاس زیادہ سے زیادہ لوگ آنا شروع ہو جائیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ کو ڈاکٹروں کی تنخواہیں بڑھانا پڑیں گی اور خاص طور پر اینستھیزیا کے لئے تو بہت زیادہ attraction دینا پڑے گی چونکہ وہ تو مل ہی نہیں رہے۔ ایک اور بڑا غلط کام ہوا جسے آپ نے ٹھیک کرنا ہے کہ گجرات یونیورسٹی already چل رہی ہے اس کے بلاکس میں کیمسٹری، بائیوکیمسٹری اور دوسرے مضامین پڑھائے جا رہے تھے لیکن وہاں سے وہ ختم کر کے دو بلاکس لے کر میڈیکل کالج کھول دیا گیا ہے لیکن آگے کچھ بھی نہیں ہے وہاں پر کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ ہم نے privately ایک ہسپتال بنایا تھا اور بنا کر گورنمنٹ کو دیا ہے تاکہ وہاں کچھ بچوں کی ٹریننگ ہو جائے لیکن اس طرح ایڈہاک ازم مناسب نہیں ہے۔

گجرات یونیورسٹی کا وائس چانسلر میڈیکل کالج بھی چلا رہا ہے اب آپ خود بتائیں کہ وہ میڈیکل کالج کیسے چلا سکتا ہے۔ ایک تو اسے separate کریں۔ جب تک وہاں فیکلٹی کی رہائش کی attraction نہیں ہوگی اور جب تک وہاں اچھے پروفیسر نہیں آئیں گے تو پھر یہ wastage of money and building ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آپ نے بالکل صحیح فرمایا ہے۔

جناب سپیکر: لوگ جاتے ہی نہیں ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آپ بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ہمیں شوق تو ہوتا ہے کہ ہم نے فلاں جگہ پر میڈیکل کالج بنا دیا ہے لیکن وہاں پر proper arrangement ہوتا ہے وہاں proper ہسپتال ہوتے ہیں، ان کی تنخواہ proper ہوتی ہے اور نہ ہی وہاں جانے کے لئے کوئی تیار ہوتا ہے آپ بے شک اسے ایڈورٹائز کریں۔ میں نے جب ملتان میں کارڈیالوجی ہسپتال بنایا تو وہاں جانے کے لئے کوئی ڈاکٹر تیار نہیں تھا۔ پھر ہم باہر سے لے کر آئے اور پتا نہیں ہم نے انہیں کتنی کتنی تنخواہیں دیں تب یہ ملتان میں کارڈیالوجی ہسپتال چلا تھا۔ پھر ہم نے انہیں جو بلڈنگ بنا کر دی اس میں five stars hotel والی facilities دیں۔ آپ اسے علیحدہ کریں تاکہ proper طریقے سے گجرات یونیورسٹی چلے اور میڈیکل کالج بھی علیحدہ چلے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آپ نے بالکل صحیح نشاندہی کی ہے کہ ہمارے لئے اس وقت سب سے بڑا مسئلہ گجرات یونیورسٹی اور سرگودھا یونیورسٹی بنی ہوئی ہیں۔ یونیورسٹی والے فیکلٹی کو employ کرتے ہیں جبکہ ہسپتال پنجاب حکومت کا ہے۔ وہاں پر مسلسل dichotomy کی وجہ سے بہت زیادہ tension ہے۔ ہسپتال اور کالج دونوں کے سٹاف مل کر کام نہیں کرتے۔

جناب سپیکر! ہمارا مقصد یہ تھا کہ وہاں پر اسسٹنٹ پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، پروفیسر جائیں گے اور مریضوں کو میڈیکل سپورٹ ملے گی لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ اس کے برعکس وہاں پر ایک عجیب و غریب قسم کا لڑائی جھگڑا شروع ہو چکا ہے۔ ہم اس بارے میں already چار meetings کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اصل مسئلہ یہ ہے کہ teaching faculty ہسپتال عملہ کے ساتھ مل کر کام نہیں کرتی جس کی وجہ سے مریض بھی suffer کرتے ہیں۔ ہسپتال اور میڈیکل کالج بنانے کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ مریضوں کو سپیشل کیئر مل سکے لیکن اس لڑائی جھگڑے کی وجہ سے at the end of the day مریضوں کو سپیشل کیئر نہیں ملتی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! ایک پروفیسر جو کہ یونیورسٹی کا وائس چانسلر بھی تھا، میں اس پروفیسر اور یونیورسٹی کا نام آپ کو بعد میں بتا دوں گا۔ اب وہ یہاں سے بھاگ گیا ہے لیکن جو خرابیاں اس یونیورسٹی میں وہ کر گیا ہے ان کی وجہ سے اسے چھوڑنا نہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! بالکل اسے نہیں چھوڑیں گے۔ سابقہ حکومت میں ایسے بہت سے غلط کام ہوئے ہیں، ایسے لوگوں کو سزا ملنی چاہئے اور انشاءاللہ ضرور ملے گی۔

جناب سپیکر: وہ پروفیسر medical field کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تو آپ مجھے بتائیں کہ اس کی کیا credibility ہے اور وہ دونوں چیزیں کیسے run کرتا رہا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔ آپ کے علم میں ہے کہ گجرات میڈیکل کالج کے پرنسپل چار مرتبہ تبدیل ہوئے ہیں۔ کل ہمارے پاس انٹرویوز کے لئے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ آیا ہوا تھا اور وہ کہتا تھا کہ مہربانی کر کے مجھے یہاں سے تبدیل کر دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! وہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ وہاں پر کام نہیں کرنا چاہتا ہو گا۔ گجرات میڈیکل کالج میں پندرہ ہزار طالب علم ہیں۔ یہ ایک state of the art یونیورسٹی بنائی گئی تھی لیکن سوچ و بچار کے بغیر، اپنے نام کی تختی لگانے اور اپنا جھنڈا گاڑنے کے شوق میں اس یونیورسٹی

کے کچھ بلاک الگ کر کے اس کا بیڑہ غرق کر دیا گیا۔اس یونیورسٹی کا پچھلے دس سالوں میں بہت بُرا حال کر دیا گیا۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! سابقہ حکمرانوں نے اپنے نام کی تختی لگانے کے لئے یہ بلاک لئے اور ان کا افتتاح اپنے نام سے کیا تھا۔اسی طرح انہوں نے وہاں پر ایک پارک بنایا اور اسے بھی اپنا نام دیا۔سابق حکمرانوں کا مقصد اچھے institutions بنانا نہیں بلکہ یہ صرف اپنی publicity چاہتے تھے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی ضمنی سوال پوچھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جس طرح ابھی نارووال کا ذکر ہوا ہے، آپ نے بھی گجرات کا ذکر کیا ہے اور منسٹر صاحبہ نے جواب دیتے ہوئے بتایا ہے کہ پروفیسرز کی اب بھی 30 فیصد اسامیاں خالی ہیں۔ساہیوال میڈیکل کالج میں پروفیسرز کی منظور شُدہ 21 اسامیاں ہیں جبکہ وہاں پر صرف ایک پروفیسر صاحب کام کر رہے ہیں اور باقی ساری اسامیاں خالی ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے دنوں منسٹر صاحبہ نے on the floor of the House یقین دہانی کروائی تھی کہ ہم یہ ساری اسامیاں پُر کریں گے لیکن ابھی تک اس پر عملدرآمد نہیں ہو سکا تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو چیز point out کی ہے اس بابت میں already بتا چکی ہوں کہ ہمارے پاس میڈیکل ٹیچرز اور پروفیسرز کی بہت زیادہ کمی ہے۔اس وقت پنجاب پبلک سروس کمیشن محکمہ صحت کی خصوصی درخواست پر کوئی اور نہیں بلکہ صرف اور صرف ڈاکٹرز اور میڈیکل ٹیچرز کی recruitments کر رہا ہے۔پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے ہمیں کل ایک لیٹر موصول ہوا ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ ہمارے پاس کچھ اسامیوں کے لئے کسی آدمی نے apply نہیں کیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے بھائی کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہماری پوری کوشش ہے کہ ڈاکٹرز اور میڈیکل ٹیچرز کی اسامیاں جلد از جلد پُر کرلی جائیں۔ ہم نے ڈاکٹروں کی تنخواہیں بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ تنخواہیں بڑھ جانے کا سُن کر شاید زیادہ لوگ اس طرف آنا شروع ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! میرا خیال ہے کہ دُور دراز علاقوں میں تعینات ہونے والے ڈاکٹرز اور پروفیسرز کو آپ تنخواہ کے ساتھ کوئی سپیشل package بھی دیں تب ہی attraction ہوگی اور پروفیسرز صاحبان ان دُور دراز علاقوں میں جائیں گے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم نے already دُور دراز علاقوں میں تعینات ہونے والے ڈاکٹرز اور پروفیسرز کے لئے سپیشل package رکھا ہوا ہے۔ ساہیوال، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، رحیم یار خان اور ڈی جی خان کے لئے ہم نے سپیشل package رکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! نارووال کو بھی اس سپیشل package میں شامل کرلیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جب نارووال میں میڈیکل کالج کھلے گا تو پھر وہاں پر بھی تعینات ہونے والے ڈاکٹرز اور پروفیسرز صاحبان کو سپیشل package دیں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! نارووال جانا اب مشکل نہیں رہا بلکہ ہم ایک گھنٹے میں نارووال پہنچ سکتے ہیں۔ پروفیسرز صاحبان کے لئے نارووال جانا اب بہت آسان ہو گیا ہے۔ ہمیں یہ طعنے دیتے ہیں کہ ہم صرف سڑکیں اور پُل بناتے ہیں۔ اب پی ٹی آئی کی حکومت ہے تو یہ ہمارے منظور شُدہ میڈیکل کالجوں اور ہسپتالوں کو کیوں ignore کر رہے ہیں؟ نور کوٹ مینگڑی (Mangri) جو کہ میرے حلقہ میں آتا ہے وہاں پر ایک رورل ہیلتھ سنٹر بن رہا تھا موجودہ حکومت نے اس کے فنڈز رُوک دیئے ہیں۔

جناب سپیکر!میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہوں گا کہ کیا اس RHC کی feasibility منظور ہو چکی ہے، کیا اس کو اگلے ADP میں شامل کیا جا رہا ہے اور اس کے لئے کب تک فنڈز release کر دیئے جائیں گے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر/سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!سابقہ حکومت میں اکثر رورل ہیلتھ سنٹرز کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔اب ہم تمام رورل ہیلتھ سنٹرز کو اپ گریڈ کرنے کے لئے ایک خصوصی پروگرام بنا رہے ہیں۔ہم چاہتے ہیں کہ رورل ہیلتھ سنٹر میں ایمرجنسی روم موجود ہو،وہاں پر ماں اور بچے کی دیکھ بھال کے لئے proper arrangements ہوں تاکہ رورل ہیلتھ سنٹر میں ڈلیوری بھی ہو سکے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ!آبادی بڑھ رہی ہے اگر معزز ممبر جناب منان خان کے حلقہ نور کوٹ مینگڑی میں RHC نہیں بن سکا تو آپ ابھی بنا دیں کیونکہ اس کی ضرورت تو ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر/سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!میں کب انکار کر رہی ہوں۔انشاءاللہ تعالیٰ ہم یہ RHC بنائیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ!نارووال کے رورل ہیلتھ سنٹرز کو آپ ضرور فنڈز دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر/سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر!میں آپ کی اجازت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اسمبلی فورم ہے، یہاں پر سوال و جواب کی نشست ہوتی ہے لیکن ہمیں مسائل کے حل کی طرف جانا چاہئے۔ ہم اس بحث میں نہ پڑیں کہ کس نے کیا کیا؟

جناب سپیکر!میں خود چھ سال تک اسی محکمہ کا وزیر رہا ہوں اور میں تسلیم کرتا ہوں کہ ڈاکٹرز اور پروفیسرز کی shortage ہے۔اگر آپ یہ کہیں کہ منسٹر صاحبہ فوراً اس shortage کو پورا کر دیں گی تو یہ ممکن نہیں کیونکہ اس کے لئے وقت درکار ہے اس کے لئے ایک نظام ہے اور ہم

نے اسی نظام کے تحت ہی تمام اسامیوں کو پُر کرنا ہے۔ہم نے سینئر رجسٹرار، اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور پروفیسر صاحبان کو لانا ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے بہت اہم بات کی ہے کہ ڈی جی خان، ساہیوال، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کی فیکلٹی پورا کرنا انتہائی مشکل task تھا کیونکہ PMDC کا ایک standard اور yardstick ہے جس کے تحت ہی ہم نے تمام recruitments کرنی ہوتی ہیں۔ ہم نے میڈیکل ٹیچرز کی ریٹائرمنٹ کی عمر کی حد بڑھا کر 63 سال کر دی اور پھر contract پر لوگ رکھے گئے ہیں۔ مجھے اپنی بہن منسٹر صاحبہ سے ایک درخواست کرنی ہے کہ جو لوگ contract پر ہیں ان کی assessment کرنے کے بعد محکمہ انہیں favour دیتے ہوئے regular کر دے۔ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے آپ جتنی مرضی کوشش کر لیں پروفیسرز نہیں آئیں گے اور اس طریقے سے آپ کو basic sciences کے لوگ نہیں ملیں گے۔اسی طرح anesthesia کے ڈاکٹرز کی یہاں بہت کمی ہے اور وہ بھی مشکل سے مل رہے ہیں۔ سپیشل کیڈر اور ٹیچنگ کیڈر کا فرق دُور کیا جائے اور یہ بڑا مشکل task ہے۔ ہمیں کچھ چیزوں کو ہیلتھ کمیٹی کے سپرد کرنا ہو گا تا کہ ہم وہاں پر بیٹھ کر ان کا solution تلاش کر سکیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق نے بالکل صحیح بات کی ہے۔ منسٹر صاحبہ! ڈاکٹرز کی ریٹائرمنٹ کی عمر بڑھانے کے حوالے سے آپ seriously سوچیں۔ آپ کو علم ہو گا کہ انگلینڈ میں انہوں نے شاید ڈاکٹرز کی ریٹائرمنٹ کی عمر 70 سال کر دی ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہاں اس وقت ایوان میں ہمارے دو کابینہ کے وزیر موجود ہیں۔ آپ ان سے پوچھ سکتے ہیں کہ میں نے کابینہ کی میٹنگ میں دو مرتبہ یہ بات کہی ہے کہ ہم اپنے میڈیکل ٹیچرز کی ریٹائرمنٹ کی عمر 65 سال کر دیں تا کہ

We should not lose the medical teachers and this point is under consideration.

انشاءاللہ تعالیٰ اس بارے میں جلد کوئی مثبت فیصلہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جب میڈیکل ٹیچرز اور پروفیسرز اس عمر تک پہنچتے ہیں تو وہfully trainedہو جاتے ہیں لہذا ہمیں ان سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس وقت پرائیویٹ میڈیکل کالجوں کے اندر ریٹائرمنٹ کی عمر70 سال ہے۔ انگلینڈ میں70 سال کی عمر میںcompulsory retirementہوتی ہے اور 65 سال کی عمر میں وہ خود ریٹائرمنٹ لینا چاہئیں تو لے سکتے ہیں۔ ریٹائرمنٹ کی عمر ہر جگہ بڑھادی گئی ہے اور ہم بھی یہ تجویزmoveکر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! میرا خیال ہے کہ آپ میڈیکل ٹیچرز اور پروفیسرز کی ریٹائرمنٹ کی عمر 67 سال رکھیں۔ دوسرا آپ دُور دراز علاقوں میں تعینات ہونے والے ڈاکٹرز اور پروفیسرز کو ایک سپیشلpackageدیں۔ آپ کا پرائیویٹ ہسپتالوں اور میڈیکل کالجوں کے ساتھ مقابلہ شروع ہو گیا ہے اور وہ آپ ہی کے ڈاکٹرز اور پروفیسرز کو کھینچ کرلے کر جا رہے ہیں اس لئے آپ مہربانی کر کے اس معاملے کو کابینہ کی میٹنگ میںdiscussکریں، ان کو ایکattractive packageدیں اور ان کی ریٹائرمنٹ کی عمر67 سال کریں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے خواجہ سلمان رفیق سے ایک بات کہنا چاہتی ہوں کیونکہ مجھ سے پہلے یہ ذمہ داری ان کے پاس تھی۔ انہوں نےbasic sciencesمیںdemonstratorsکی اسامیاں ختم کر دی تھیں اور اس کا بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کیnursery of basic sciencesمیںdemonstratorsہوتے ہیں، ساریteachingsوہاں پرdemonstratorsہیconductکرتے ہیں اور پھر وہیdemonstratorsاپنے امتحانات دے کر اسسٹنٹ پروفیسر اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز بنتے ہیں۔

جناب سپیکر! سابقہ دور حکومت میںdemonstratorsکی اسامیاں ختم کر دی گئیں اور اس کا نقصان یہ ہوا کہ اب ہمارے پاسbasic sciencesکے حوالے سے ٹیچرز کا فقدان ہے۔

جناب سپیکر: آپ دوبارہ سے بھرتی کر لیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں بتا رہی ہوں کہ ہم بھرتی کر رہے ہیں، یہی ساری چیزیں کر رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ جس دن سے میں آئی ہوں تو پہلا کام advertise کرنے کا کیا ہے۔ ہم نے 1100 ٹیچرز ابھی لئے ہیں اور اب ہم 900 ٹیچرز کی advertisement بھیج رہے ہیں۔ انشاءاللہ آہستہ آہستہ یہ کمی ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: اگر آپ کی کوئی تجویز ہو تو ضرور دیں۔ یہ اچھی بات ہے کہ کوئی اچھی چیز سامنے آ جائے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! یہ اسامیاں اس طرح سے ختم نہیں کی گئیں۔ Basic science چونکہ clinical part نہیں ہے اس لئے ڈاکٹروں کو اس طرف attraction نہیں ہے۔ اس بنیاد پر لوگ basic science میں نہیں آتے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جو demonstrator کی اسامیوں سے متعلق یہ ہے کہ وقتاً فوقتاً آپ کو دوسری specialty کے لوگ مل رہے ہیں اور نئی اسامیاں محکمہ خزانہ سے create نہیں ہو رہیں تو اس بنیاد پر آپ لوگوں کو لگا دیتے ہیں۔ آپ ان اسامیوں کو کم نہ کریں بلکہ نئی اسامیاں create کرنی چاہئیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہمارے پاس اسامیاں بہت ہیں۔ آپ ہمیں لوگ دے دیں ہم انہیں لگا دیں گے۔ یہ مسئلہ نہیں ہے آپ جتنے لوگ دیں گے ہم لگا دیں گے لیکن وہ qualified teachers ہونے چاہئیں۔ PMDC کا ایک قانون ہے کہ according to the qualifications only then you take teacher آپ ہمیں بندے دیں گے ہم انہیں لگائیں گے، ہم انہیں کنٹریکٹ پر لگائیں گے اور ہم ہر طریقے سے ان کو accommodate کریں گے بس یہ ہمیں استاد دے دیں۔

جناب سپیکر: یہ بار بار کہتے ہیں کہ agricultural ایمر جنسی لگائیں ایمر جنسی تو یہاں ہونی چاہئے کہ out of box چیزیں سامنے آنی چاہئیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن

(محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں ایک بات ہاؤس کو بتانا چاہتی ہوں کہ ہم نے ایک portal بنادیا ہے۔ اس وقت ہمارے overseas جتنے پاکستانی ڈاکٹرز ہیں، ان کے لئے وہ portal بنایا ہے کہ جو لوگ واپس پاکستان آنا چاہتے ہیں جنہوں نے specialization in particular subject کی ہوئی ہے اور وہ teaching cadre میں آنا چاہتے ہیں ان سب کے نام آج کل ہم نوٹ کر رہے ہیں۔ ان کو صرف واپس attract کرنے کے لئے کہ آپ واپس تشریف لائیں ہم ہر طریقے سے آپ کو facilitate کریں گے تاکہ ہماری faculty کی کمی پوری ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں ٹیکنیکل چیزیں تو نہیں سمجھتا لیکن جب ساہیوال میڈیکل کالج بنا تو اس سلسلہ میں ہمیں کافی کام کرنے کا موقع ملا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحبہ کو ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ جب ایک پروفیسر کو لاہور سے یا کسی بڑے شہر سے shift کیا جاتا ہے تو وہ کسی بھی صورت میں comfortable محسوس نہیں کرتا۔ آپ نے package کی جو بات کی ہے وہ بالکل صحیح بات ہے اس کے بغیر کسی نے نہیں جانا۔

جناب سپیکر! میری تجویز یہ ہے کہ اگر تمام remote areas کے میڈیکل کالجز کے لئے ایک سپیشل میٹنگ کر کے وہاں کی faculty کو پورا کرنے کے لئے ایک پالیسی مرتب کر لیں۔ اس کے لئے یہ بھی ہو سکتا ہے، ہم نے temporary طور پر ایسا کیا تھا کہ آپ تین ماہ کے لئے چلے جائیں اور پھر آجائیں۔ اس طرح rotation کے تحت انتظام کر لیا جائے تو جو نہیں بھی جانا چاہتے ان کے لئے بھی لازمی ہو گا کہ وہ تین ماہ یا چھ ماہ کے لئے جائیں گے۔ اس سے یقیناً ان ہسپتالوں کو فائدہ ہو گا۔

جناب سپیکر: ہم اپنے دور میں یہ شروع کر رہے تھے اور میری یہ خواہش تھی کہ ہمارا آخری ضلع راجن پور ہے وہاں کے BHU میں ڈاکٹر نہیں جا رہے تھے۔ ہم نے ڈاکٹرز کی attraction کا پروگرام بنایا کہ جو ڈاکٹر راجن پور جائے گا اس کی 50 ہزار روپے تنخواہ ہو گی ویسے 25 ہزار روپے تھی اور ایک موٹر سائیکل اس کو ملے گا اور اس کی گارنٹی گورنمنٹ آف پنجاب دے گی جس کی nominal اقساط میں واپسی ہو گی۔ آپ یقین کریں کہ سارے BHUs میں ڈاکٹرز available ہو گئے۔ آپ اس طرح کا کوئی پروگرام وہاں پر دیں، ساہیوال اور جہاں پروفیسر نہیں جاتے وہ جائیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کا جو معاملہ ہے تو اس وقت ہمارے 90 فیصد BHUs میں میڈیکل آفیسر اس لئے چلے گئے ہیں کہ اگر کسی ڈاکٹر نے پوسٹ گریجویشن کے لئے apply کرنا ہوتا ہے اور ان کی induction ہونی ہے تو ان کے لئے BHU کی سروس بڑی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! اس مرتبہ ہم نے 6800 بندے لئے ہیں ان میں سے 90 فیصد BHUs اور RHCs میں گئے ہیں۔ آپ نے جہاں تک pay package کی بات کی ہے تو راجن پور اور ڈیرہ غازی خان کے لئے pay package already ہے۔ اس وقت ایک ڈاکٹر جو وہاں بطور میڈیکل آفیسر کام کرتا ہے اس کو تقریباً ایک لاکھ 25 ہزار سے لے کر ایک لاکھ 30 ہزار روپے تنخواہ ملتی ہے۔ ہم ہر طریقے سے ان کو facilitate کر رہے ہیں۔ ہم اس کے لئے نئی innovation اس لئے لائے ہیں کہ پہلے یہ ہوتا تھا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن سے اکٹھی posts advertise ہوتی تھیں۔

جناب سپیکر! ہم نے اب کہا ہے کہ ڈیرہ غازی خان کی علیحدہ advertise post ہوں گی اور جو ڈیرہ غازی خان جانا چاہتا ہے وہ اس طرف apply کریں تاکہ وہ کسی competition میں نہ آئیں۔ اسی طریقے سے جو ملتان جانا چاہتے ہیں وہ وہاں کے لئے apply کریں، جو رحیم یار خان جانا چاہتے ہیں وہ وہاں کے لئے apply کریں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! ساہیوال کے لئے بھی package دے دیں وہاں انفراسٹرکچر ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
(محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ساہیوال کے لئے package ہے۔ ساہیوال، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کے لئے package ہے جو بڑے میڈیکل کالجز ہیں ان میں نہیں ہے لیکن جتنے نئے میڈیکل کالجز کھولے گئے ہیں ان کو encourage کرنے کے لئے سب کو packages دیئے جا رہے ہیں۔ اب ہم نے جو تنخواہ بڑھائی ہے اس سے ڈاکٹرز کے حالات مزید بہتر ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں نے دوسری بات overseas پاکستانی ڈاکٹرز کی کی ہے۔ ہم ان کو encourage کر رہے ہیں کہ وہ واپس تشریف لائیں۔ آپ انشاء اللہ آئندہ چھ آٹھ ماہ میں ایک تبدیلی دیکھیں گے۔ جس میں آپ دیکھیں گے کہ faculty کی 30 فیصد کمی سے 5 یا 10 فیصد رہ جائے گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
(محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: جنرل ہسپتال میں مریضوں کی تعداد اور وینٹی لیٹر سے متعلقہ تفصیلات

*631: **جناب محمد منیب سلطان چیمہ**: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جنرل ہسپتال لاہور میں روزانہ کتنے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے اور ہسپتال میں وینٹی لیٹر کی تعداد کتنی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت بڑھتی ہوئی مریضوں کی تعداد کے پیش نظر بروقت علاج کے لئے وینٹی لیٹر کی تعداد کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جنرل ہسپتال لاہور میں روزانہ کی بنیاد پر تقریباً 7459 مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے اور ہسپتال ہذا میں 62 وینٹی لیٹر موجود ہیں۔

(ب) جی، ہاں حکومت مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر بروقت علاج کے لئے وینٹی لیٹر کی تعداد بڑھانے کے لئے پہلے ہی اقدامات کر رہی ہے۔اس ضمن میں ایک سکیم Purchase of ventilators and ICU Beds With Basic Allied Equipment in all teaching Hospitals in Punjab. 12۔دسمبر 2017 کو 778.210 ملین روپے کی لاگت سے PDWP سے منظور ہو چکی ہے۔ جس کے تحت کل 279 وینٹی لیٹر خریدے جا رہے ہیں جس میں لاہور جنرل ہسپتال لاہور کو اس سال 28 وینٹی لیٹر فراہم کئے جائیں گے۔

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت پنجاب نے 778.210 ملین روپے جاری کر دیئے ہیں۔ Process of purchase مکمل ہونے کے بعد L.C کھول دی جائے گی اور LC کھلنے کے 90 دن بعد وینٹی لیٹرز فراہم ہو جائیں گے۔

گوجرانوالہ میں ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***672: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کتنے ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو ہسپتال ہیں۔ یہ کتنے بیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہیں؟

(ب) حکومت کی ترجیحات کے مطابق ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو ہسپتال میں کون کون سی سہولیات، مشینری اور ملازمین ہونے چاہئیں؟

(ج) ضلع گوجرانوالہ کے ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں تمام سہولیات حکومتی معیار کے مطابق ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ہ) ان ہسپتالوں میں کون کون سی مشینری کی کمی ہے اور کتنے آپریشن تھیٹر کی ضرورت ہے؟

(و) ان ہسپتالوں میں حکومت کب تک تمام سہولیات اور ڈاکٹرز مع دیگر خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں ایک ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ٹیچنگ ہسپتال ہے جس میں بیڈز کی تعداد 702 ہے اور اس میں 21 وارڈز ہیں۔ تین تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ہیں۔

1۔ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال وزیر آباد 60 بیڈز اور پانچ وارڈز پر مشتمل ہے۔
2۔ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کامونکی 60 بیڈز اور پانچ وارڈز پر مشتمل ہے۔
3۔ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال نوشہرہ ورکاں 40 بیڈز اور پانچ وارڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) معزز ایوان کو یہ بتانا ضروری ہے کہ دو قسم کے ڈی ایچ کیو ہسپتال موجود ہیں۔ غیر تدریسی اور تدریسی۔ ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ، ڈی ایچ کیو ہسپتال راولپنڈی، ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد، ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال، ڈی ایچ کیو ہسپتال سیالکوٹ اور ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈی جی خان تدریسی ہسپتال ہیں۔ ایک ڈی ایچ کیو ہسپتال میں ایم ایس ڈی ایس کے مطابق 18 سپیشلیٹز ہونی چاہئیں جبکہ ٹیچنگ ہسپتال میں ان سپیشلیٹز کی تعداد 25 سے 35 تک ہو سکتی ہے ٹیچنگ ہسپتال میں مشینری اور سہولیات منظور شدہ سپیشلیٹز کے مطابق مہیا کی جاتی ہیں۔ جہاں تک سٹاف کا تعلق ہے۔

یہ محکمہ خزانہ کے ساتھ yard stick کے مطابق مہیا کیا جاتا ہے۔ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں مریضوں کے لئے تمام بنیادی سہولتیں,Doppler Colour Endoscopy(OPD Basis) Lab Services (24/7)XRAY (24/7) Ultrasound (24/7), Ct Scan (24/7) MRI وغیرہ میسر ہیں اور جدید مشینری اور تربیت یافتہ عملہ مریضوں کے علاج کے لئے دستیاب ہے۔

ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں درج ذیل سہولیات کا ہونا ضروری ہے:

1۔

اوپی ڈی	ان ڈور	گائنی	ایمرجنسی	لیبارٹری	آپریشن تھیٹر
ایکس رے	ڈینٹل	ٹی بی	EPI	ہیلتھ ایجوکیشن	ٹراما سنٹر
بلڈ بنک					

2۔ ان سہولیات کو فراہم کرنے کے لئے متعلقہ مشینری کا ہونا ضروری ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔ تحصیل ہسپتال میں ملازمین کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں حکومت کی مہیا کردہ سہولتیں جیسا کہ Medical, Surgical, Gyane, Gastroentrology, Cardioloy Peadictric, ICU, Eye, Urology, Emergency حکومتی معیار کے مطابق

موجود ہیں۔ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں تمام سہولیات فراہم کی جارہی ہیں جو کہ ایک تحصیل لیول ہسپتال میں ہوناضروری ہیں۔

(د) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال اور تحصیل ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈکل سٹاف کی جو اسامیاں خالی ہیں اُن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میں اس وقت 10 آپریشن تھیٹر کام کر رہے ہیں اور بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر مزید 10 آپریشن تھیٹر کی ضرورت ہوگی۔ ہسپتال میں تمام بنیادی ضروریات کے لئے مشینری موجود ہے تاہم مزید نئی مشینری کی ضرورت ہوگی۔لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال نوشہرہ ورکاں میں آرتھوپیڈک اور لیبر روم کی ضرورت ہے۔

(و) پنجاب پبلک سروس کمیشن کے توسط سے 6637 ڈاکٹرز کی بھرتی کا عمل مکمل کیا جا چکا ہے جس میں 2717 خواتین میڈیکل آفیسرز کو تعینات کیا جا چکا ہے۔ 120 خواتین میڈیکل آفیسرز ضلع گوجرانوالہ میں تعینات کی گئی ہیں۔3620 مرد ڈاکٹرز کی تعیناتی کا عمل ماہِ جنوری 2019 میں مکمل کر لیا جائے گا جبکہ گریڈ 5 سے 15 تک اسامیوں پر تعیناتی کا عمل ٹیسٹنگ سروس کے ذریعے شروع کیا جارہا ہے۔

صوبہ میں منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*718: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ صحت نے منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن کا کوئی طریق کار وضع کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 1997 کے انسداد منشیات ایکٹ کے آرٹیکل 53/52 کے تحت منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن اور بحالی صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے؟

(ج) کیا صوبہ کے تمام ڈی ایچ کیو ہسپتالوں خاص طور پر ڈیرہ غازی خان کے ہسپتالوں میں منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے لئے کوئی وارڈز یا بیڈز مختص کئے گئے ہیں اگر ہاں تو ڈیرہ غازی خان کے ہسپتالوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن کا طریق کار Control of Narcotics Substances Act 1997 میں وضع کیا گیا ہے۔اس ایکٹ کے سیکشن 52 کے تحت منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔ تاہم منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن کے کام کا آغاز نہیں ہوسکا۔اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن نے تمام متعلقہ محکموں سے تین میٹنگز میں مشاورت کی ہے۔ جلد ہی تمام متعلقہ محکموں پر مشتمل ایک صوبائی ٹاسک فورس قائم کر دی جائے گی۔ جہاں تک رجسٹریشن کی ذمہ داری کا تعلق ہے اس سلسلے میں تمام محکموں سے مشاورت کے بعد طے کر لیا جائے گا کہ آیا محکمہ سوشل ویلفیئر کو یہ ذمہ داری تفویض کی جاتی ہے یا کہ محکمہ صحت اس کام کو انجام دے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ 1997 کے انسداد منشیات ایکٹ کے آرٹیکل 52/53 کے تحت منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن اور بحالی صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔ تاہم اس ایکٹ کے تحت منشیات کے عادی افراد کی پہلی مرتبہ detoxification کے اخراجات وفاقی حکومت نے برداشت کرنے ہیں۔

اسی ایکٹ کے تحت منشیات کے عادی افراد کے علاج اور بحالی کے مراکز قائم کرنے کی ذمہ داری صوبائی حکومتوں کی ہے۔ پنجاب مینٹل ہیلتھ ایکٹ 2014 کے سیکشن 6(3) کے تحت بھی منشیات کے عادی افراد کے علاج اور بحالی کے مراکز قائم کرنے کا کام صوبائی حکومت کا ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب کے تمام ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتالوں میں منشیات کے عادی افراد کے علاج کے لئے دس بیڈز مختص ہیں۔ ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں بھی 10 بیڈز مختص ہیں۔ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اپنے ماتحت ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں منشیات کے عادی افراد کے لئے پانچ بیڈز مختص کر دیئے ہیں۔اس وقت پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں منشیات کے عادی افراد کے علاج اور بحالی کے لئے 100 بیڈز پر مشتمل سنٹر قائم ہے جو فروری کے آغاز میں مکمل فعال ہو جائے گا۔ منشیات

کے افراد کا علاج اور بحالی ایک سپیشلائزڈ شعبہ ہے اس میں ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈیکس اور سائیکالوجسٹ کی ٹریننگ درکار ہے۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں منشیات کے علاج کے سینٹر میں ہمارے ڈاکٹر، سائیکالوجسٹ، نرسز وغیرہ ٹریننگ حاصل کریں گے۔ اس سینٹر کے تجربات سے سبق حاصل کرنے کے بعد صوبہ پنجاب میں منشیات کے عادی افراد کے علاج اور بحالی کے لئے ڈویژن لیول پر آٹھ مزید سنٹرز قائم کئے جائیں گے۔

منشیات کے عادی افراد کو دیگر بیماریاں بھی لاحق ہو جاتی ہیں جیسے کہ ہیپاٹائٹس، ایڈز، جلد کی بیماریاں اور دل کی بیماریاں ان بیماریوں کے علاج کی سہولیات پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں موجود نہ ہیں۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ کے مریضوں کے میڈیکل، سرجیکل اور دیگر شعبوں سے متعلقہ سہولتیں مہیا کرنے کے لئے اس ادارہ کو سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائینسز سے منسلک کر دیا گیا ہے۔

اوکاڑہ: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں گائنی کی سہولیات اور عملہ سے متعلقہ تفصیلات

711*: جناب منیب الحق: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اوکاڑہ میں گائنی وارڈ موجود ہے تو اس میں کتنے بیڈز کا بندوبست کیا گیا ہے اور اس میں تعینات عملہ، ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز کی تعداد بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گائنی شعبہ کی شفٹ کی تبدیلی سے آدھا گھنٹہ پہلے اور بعد میں آنے والی عورتیں عدم توجہ کا شکار ہونے کے باعث لیبر روم کے باہر برآمدے میں ہی بچوں کو جنم دے دیتی ہیں اور نومولود بچوں کو فرسٹ ایڈ نہ ملنے کی وجہ سے اکثر بچے دم توڑ دیتے ہیں؟

(ج) مذکورہ ہسپتال میں اکتوبر 2018 میں اس طرح کے کتنے واقعات رونما ہوئے، تفصیل بیان کی جائے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال کے گائنی وارڈز میں مزید سہولتیں فراہم کرنے اور اس طرح کے واقعات کی روک تھام کے لئے مثبت اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال اوکاڑہ میں گائنی وارڈ موجود ہے جس میں منظور شدہ بیڈز کی تعداد 13 ہے لیکن مریضوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے ہسپتال ہذا میں 26 بیڈز لگائے گئے ہیں۔

ہسپتال ہذا میں چار گائناکالوجسٹ، آٹھ وومن میڈیکل آفیسرز تعینات ہیں۔ اس کے علاوہ آٹھ نرسز، تین لیڈی ہیلتھ وزیٹر اور تین مڈوائف بھی تعینات ہیں۔ گائنی کی سروسز چوبیس گھنٹے موجود ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ شفٹ میں تبدیلی کے وقت یہ سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ جب تک ڈیوٹی پر آنے والا سٹاف ڈیوٹی پر نہ پہنچ جائے تب تک سٹاف ڈیوٹی پر موجود رہتا ہے۔ نومولود بچوں کی پیدائش پر بچوں کے ماہر ڈاکٹر چیک کرتے ہیں اور اگر ضرورت ہو تو بچوں کو نرسری وارڈ میں شفٹ کر دیا جاتا ہے۔

(ج) اکتوبر 2018 میں ایک ایسا واقعہ رونما ہوا، اس کی محکمانہ انکوائری محکمہ صحت کے اعلیٰ افسران نے کی تھی جس میں ثابت ہوا تھا کہ یہ کیس MLC تھا اور اپنی مرضی کا رزلٹ لینے کے لئے یہ ڈرامہ رچایا گیا تھا۔ حالانکہ اس مریضہ کو گائناکالوجسٹ اور وومن میڈیکل آفیسرز نے متعدد بار چیک کیا تھا اور وہ مریضہ لیبر روم میں داخل تھی۔

(د) ہسپتال ہذا میں گائنی کی تمام سہولیات موجود ہیں۔

بریسٹ کینسر سے آگاہی کے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*719: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چند کینسرز خاص طور پر بریسٹ اور سروائیکل کینسر خواتین کی جان کے بڑے دشمن ہیں؟

(ب) کیا بریسٹ کینسر سے آگاہی کے لئے حکومتی اقدام اٹھائے جارہے ہیں مزید یہ کہ صوبہ کے تمام ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں پنک کاؤنٹر جس میں خواتین کا معائنہ کیا جائے، انہیں خود معائنہ سکھایا جائے اور خود معائنہ کی اہمیت بتائی جائے کا قیام اور میمو گرافی کی سہولت فراہم کرنا حکومتی ترجیح میں شامل ہے؟

(ج) کیا حکومت سروائیکل کینسر کی سکریننگ پروگرام (Pap Smear) کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تمام کینسرز بشمول چھاتی اور بچہ دانی کے کینسرز جان لیوا ہوسکتے ہیں۔ تاہم بروقت تشخیص پر ان کا مؤثر علاج بھی ممکن ہے۔

(ب) بریسٹ کینسرز سے آگاہی کے لئے حکومت اقدام اٹھا رہی ہے۔ صوبے کے تمام تدریسی ہسپتالوں میں بریسٹ کلینکس قائم ہیں۔ جہاں رجسٹریشن کاؤنٹر موجود ہیں۔ جہاں روزانہ کی بنیاد پر تقریباً 70-80 بریسٹ سے متعلقہ مریضوں کا سینئر ڈاکٹر معائنہ کرتی ہیں اور مریضوں کو خود معائنہ کرنے کا طریقہ بتایا جاتا ہے۔ بریسٹ کینسرز سے متعلق آگاہی واکس اور لیکچرز دیئے جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں ان تدریسی ہسپتالوں میں میمو گرافی کی سہولیات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔ ان ہسپتالوں میں سروائیکل کینسر کے لئے Pap Smear سکریننگ کی سہولیات بھی موجود ہیں۔ تاہم وہ ڈی ایچ کیو ہسپتال جو کہ محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کے ماتحت ہیں ان میں یہ سہولیات موجود نہ ہیں۔ تاہم اس سلسلہ میں قائم کردہ ٹیکنیکل ورکنگ گروپ برائے Non Communicable Diseases (NCD) اپنی سفارشات مرتب کر رہی ہے۔ جن کی روشنی میں ان ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں متعلقہ سہولیات مرحلہ وار فراہم کردی جائیں گی۔

(ج) یہ سہولت پہلے سے ہی تدریسی ہسپتالوں میں مہیا ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔264 کے ہسپتالوں میں عملہ اور خراب مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*733: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان کے کتنے ہسپتال میں سرجن / فزیشن کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا اس حلقہ میں کوئی کارڈیک سنٹر ہے تو کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ج) ان ہسپتالوں میں گائنی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں ان میں کتنے ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کام کر رہا ہے؟

(د) ان ہسپتال میں کون کون سی مشینری خراب حالت میں ہے نیز یہ کب تک ٹھیک یا چالو کر دی جائے گی؟

(ہ) ان ہسپتالوں میں حکومت مزید کون کون سی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان کے دیہی مراکز صحت اور بنیادی مراکز صحت میں سرجن / فزیشن کی اسامی منظور شدہ نہیں ہے جبکہ ان تمام مراکز صحت میں ڈاکٹرز موجود ہیں۔ حلقہ پی پی۔264 میں دو دیہی مراکز صحت اور چار بنیادی مراکز صحت ہیں:

دیہی مراکز صحت:

1۔ دیہی مرکز صحت جمال الدین والی
2۔ دیہی مرکز صحت راجن پور کلاں

بنیادی مراکز صحت:

1۔ بنیادی مرکز صحت آباد پور، (24/7 بی ایچ یو)
2۔ بنیادی مرکز صحت روتی شریف (نارمل بی ایچ یو)
3۔ بنیادی مرکز صحت کوٹ کرم خان (24/7 بی ایچ یو)
4۔ بنیادی مرکز صحت سادی سلطان (24/7 بی ایچ یو)

(ب) دیہی / بنیادی مراکز صحت میں کارڈیک سنٹر کی سہولت میسر نہیں ہے۔

(ج) دیہی مراکز صحت میں گائنی وارڈز کی سہولت مہیا نہیں ہوتی البتہ لیبر روم فنکشنل ہے۔ لیبر روم میں صرف نارمل ڈلیوری کی جاتی ہے آپریشن کی سہولت میسر نہیں ہے۔

(د) ان تمام مراکز صحت میں موجود مشینری چالو حالت میں ہے۔

(ہ) ان مراکز صحت میں مندرجہ ذیل سہولیات کا ہونا ضروری ہے اور یہ تمام سہولیات پہلے سے ہی موجود ہیں۔

1۔ ماں اور بچے کی صحت کی نگہداشت
2۔ غذائی کمی شکار بچوں کے لئے غذائی پروگرام
3۔ حاملہ خواتین کے لئے مفت علاج معالجے کا انتظام
4۔ مفت ڈلیوری کی سہولت
5۔ فری ایمبولینس کی سہولت
6۔ بنیادی بیماریوں کا علاج اور ادویات کی مفت فراہمی

منڈی بہاؤالدین: تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ملکوال میں ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*742: **جناب گلریز افضل گوندل:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہیڈ کواٹر ہسپتال ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں؟

(ب) منظوری کے مطابق کتنے شعبوں کے ڈاکٹرز تعینات ہیں، ان کے نام کی تفصیلات بتائی جائیں؟

(ج) کیا آپریشن تھیٹر فنکشنل ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 38 ہے۔

(ب) ان شعبہ جات میں منظوری کے مطابق 17 ڈاکٹرز تعینات ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ملکوال میں minor سرجری کی سہولت موجود ہے۔ ماہر امراض بے ہوشی کے ڈاکٹرز کی کمی کی وجہ سے اسامی خالی ہے لہٰذا major سرجری نہیں کی جا رہی ہے۔
ماہر امراض بے ہوشی کے ڈاکٹرز کی کمی کو پورا کرنے کے لئے محکمہ نے ہر ٹیچنگ ہسپتال میں بے ہوشی کے ڈاکٹرز کی سیٹیں مختص کر دی ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ٹوبہ ٹیک سنگھ چک نمبر GB/ 294 میں ڈسپنسری کے رقبہ پر ناجائز قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

150: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک GB/294 تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہیلتھ ڈسپنسری کا کتنا عملہ موجود ہے؟

(ب) مذکورہ ڈسپنسری کا رقبہ کتنا ہے کیا ڈسپنسری کی چاردیواری مکمل ہے اگر نامکمل ہے تو محکمہ کب تک چاردیواری مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ڈسپنسری کے کچھ رقبہ پر لوگ ناجائز قابض ہیں اگر ایسا ہے تو یہ قبضہ کب تک واگزار کروالیا جائے گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) چک نمبر 294 گ ب میں ڈسپنسری نہیں رورل ہیلتھ سنٹر JB/394 کا سب ہیلتھ سنٹر ہے۔ جس میں ایک ڈسپنسر، ایک دائی اور ایک نائب قاصد تعینات ہیں۔

(ب) مذکورہ سب ہیلتھ سنٹر 8 کنال اور 5 مرلے پر محیط ہے یہ زمین صوبائی حکومت کے نام ہے محکمہ صحت کے نام نہ ہے۔ سب ہیلتھ سنٹر کی چار دیواری نہ ہے۔ سب ہیلتھ سنٹر کی سرکاری بلڈنگ نہیں ہوتی۔ یہ سب ہیلتھ سنٹر مقامی لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت بنایا تھا۔ یہ بلڈنگ محکمہ صحت کی نہیں ہے اس لئے محکمہ صحت چار دیواری بنانے سے قاصر ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔ محکمہ صحت اس معاملہ میں گاؤں کے معززین سے رابطہ میں ہے۔ انشاللہ جلد ہی قبضہ واگزار کروالیا جائے گا۔

فیصل آباد: چک نمبر 68 گ ب جڑانوالہ کی ڈسپنسری میں ادویات اور عملہ کی تفصیلات

268: جناب محمد سلیم اختر: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد تحصیل جڑانوالہ میں میڈیکل ڈسپنسری چک نمبر 68 گ ب کب سے کام کر رہی ہے؟

(ب) تعینات عملہ کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) ایم بی بی ایس ڈاکٹر کب سے تعینات نہ ہے؟

(د) اس میں کون کون سی ادویات میسر ہیں نیز اس کی عمارت کی مرمت کب کی گئی تھی؟

(ہ) کمروں کی کتنی تعداد ہے نیز اگر ڈاکٹر اور ادویات نہ ہیں تو کب دستیاب ہونگی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ ڈسپنسری پاکستان بننے سے پہلے کی موجود ہے۔ جو اب بھی عوام کو صحت کی سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

(ب) اس ڈسپنسری میں تعینات عملہ کی تعداد چار ہے۔ جن میں ایک ڈسپنسر، ایک واٹر کیریئر، ایک سینٹری ورکر اور ایک چوکیدار تعینات ہے

(ج) PHFMC کے پاس 61 ڈسپنسریز ہیں جن میں صرف 26 پر ڈاکٹرز کی سیٹیں منظور شدہ ہیں اور ان 26 ڈسپنسریز میں ڈاکٹرز تعینات ہیں اس لئے ہر ڈسپنسری پر ڈاکٹر تعینات نہیں کیا جاسکتا ہے۔

(د) اس میں جو ادویات میسر ہیں اُس لسٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز اس کی عمارت کی مرمت سال 2011 میں کی گئی تھی۔

(ہ) اس ڈسپنسری میں کمروں کی تعداد چھ ہے۔PHFMC کے مین سٹور سے بھی ادویات بوقت ضرورت فراہم کر دی جاتی ہیں۔مزید انچارج ہیلتھ ڈسپنسری کو ہر ماہ پانچ ہزار تک کی ادویات لوکل مارکیٹ سے لینے کی اجازت ہے۔

فیصل آباد: چلڈرن ہسپتال میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

335: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چلڈرن ہسپتال فیصل آباد میں کتنے ڈاکٹرز تعینات ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) اس ہسپتال میں نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری کی ضرورت ہے؟

(د) کیا حکومت اس ہسپتال کی ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈیکل سٹاف کی خالی اسامیاں پُر کرنے اور ضرورت کے مطابق طبی مشینری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ہسپتال ہذاء میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل۔Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہسپتال نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا ابھی ابتدائی مراحل میں ہے جس کے لئے مشینری پرچیز کر لی گئی تھی۔مزید برآں اگر نئی مشینری کی ضرورت ہوئی تو سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اور میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کر لیا جائے گا۔

(د) ڈاکٹرز کی اسامیوں پر بھرتی کے لئے اشتہار دے دیا گیا تھا جس کی درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 26۔دسمبر 2018 تھی۔جز(د) کے دوسرے حصہ کا جواب جز(ج) میں دے دیا گیا ہے۔

پاکپتن: بی ایچ یو چک نمبر EB/21
کے ملازمین کو تنخواہ نہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

342: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بی ایچ یو چک نمبر EB/21 تحصیل عارفوالہ اور بی ایچ یو چک نمبر 7/24 پیر غنی پاکپتن میں تعینات آیا کو تاحال تنخواہ نہیں دی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ میڈیکل آفیسر نے مجاز اتھارٹی کو تنخواہ کی ادائیگی کرنے کا تحریر کیا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بی ایچ یوز میں تعینات آیا کو تنخواہ دینے اور ان کے کنٹریکٹ میں توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست ہے کہ بی ایچ یو چک نمبر EB/21 تحصیل عارفوالہ اور بی ایچ یو چک نمبر 7/24 پیر غنی پاکپتن میں تعینات آیا کو تاحال تنخواہ نہیں دی گئی جس کا جواب مندرجہ ذیل دو حصوں پر مشتمل ہے:

1۔ حصہ اول (سمیرا بی بی آیا بنیادی مرکز صحت EB/21)

2۔ حصہ دوئم (معراج فاطمہ آیا بنیادی مرکز صحت پیر غنی)

حصہ اول (سمیرا بی بی آیا بنیادی مرکز صحت EB/21)

یہ کہ بنیادی مرکز صحت EB/21 تحصیل عارف والا ضلع پاکپتن میں آیا کی خالی اسامی پر تعیناتی کے لئے پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور کے جاری کردہ واک ان انٹرویو کے اشتہار کی روشنی میں بذریعہ لیٹر نمبری 25115-IRMNCH/Estt/21 بتاریخ 13۔ستمبر 2017 کے ذریعہ انٹرویو کمیٹی تشکیل کی گئی جس میں آیا کی پوسٹ کے لئے انٹرویو کی تاریخ 14۔ستمبر 2017 طے کی گئی اور انٹرویو طے کردہ شیڈول کے مطابق زیر دستخطی کے دفتر واقع ڈسٹرکٹ ہیلتھ کمپلیکس کچہری روڈ پاکپتن

میں 14۔ ستمبر 2017 کو تمام ریکروٹمنٹ کمیٹی ممبران کی موجودگی میں منعقد ہوئے جس میں کل تین امیدواران نے شرکت کی اور سلیکشن / ریکروٹمنٹ کمیٹی کی متفقہ سفارش کے تحت مسماۃ سمیرا بی بی کو بطور آیا بذریعہ آرڈر نمبری IRMNCH/28223 بتاریخ یکم نومبر 2017 کو ایک سالہ کنٹریکٹ کے تحت بھرتی کر لیا گیا جبکہ پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور کے تحت کام کرنے والے تمام ملازمین جو کہ ایک سالہ کنٹریکٹ پر بھرتی ہوتے ہیں۔ (بشمول آیا) ان کی تمام تنخواہ پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور دفتر سے جاری ہوتی ہے اسی تناظر میں مسماۃ سمیرا بی بی آیا کے تمام کاغذات (بھرتی آرڈر، میڈیکل اور حاضری رپورٹ وغیرہ کی مصدقہ کاپیاں پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور کے دفتر بذریعہ لیٹر نمبری IRMNCH/Finance/336 بتاریخ 17۔ جنوری 2018 بھجوا دی گئی یعنی مسماۃ سمیرا بی بی آیا کے ڈیوٹی پر حاضر ہونے کے تقریباً دو ماہ پندرہ دن کے بعد پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیو ٹریشن پروگرام پنجاب لاہور دفتر تنخواہ جاری کرنے کے لئے تمام کاغذات بھجوا دیئے گئے جس کی یاد دہانی دوبارہ بذریعہ لیٹر نمبری IRMNCH/Estt/7156 بتاریخ 15۔ اگست 2018 کو تمام متعلقہ دستاویزات کے ساتھ پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور بھجوائی گئی لیکن جناب پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور کی طرف سے مورخہ 31۔ اگست 2018 کو ایک لیٹر موصول ہوا جس میں مذکورہ آیا کی بھرتی کو غیر قانونی قرار دیا گیا جبکہ اسی اسامی کے لئے اس سے پہلے تمام بھرتیاں بھی ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کی جانب سے کی گئیں جو کام بھی کر رہی ہیں اور ان کے تنخواہ بھی دفتر پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور سے باقاعدگی سے ادا کی جا رہی ہے۔ اس لیٹر میں جس نوٹیفکیشن کا ذکر کیا گیا۔ وہ نوٹیفکیشن مورخہ 23۔ فروری 2018 کو بذریعہ لیٹر نمبری IRMNCH/85-6581 جاری کیا گیا جو کہ سمیرا بی بی آیا کی بھرتی کے تقریباً تین ماہ بیس دن بعد موصول ہوا جس پروگرام میں ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور کی سربراہی میں صوبائی سطح پر چار رکنی سلیکشن کمیٹی تشکیل دی گئی اور مذکورہ چٹھی کے بعد ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی پاکپتن کی جانب سے کوئی آیا بھرتی نہ کی گئی جبکہ قانوناً اس چٹھی جاری ہونے سے پہلے کی بھرتی بھی قانون کے مطابق تصور ہوگی اور باقی ملازمین کی طرح مسماۃ سمیرا بی بی آیا بنیادی مرکز صحت EB/21 تحصیل عارف والہ ضلع پاکپتن کو تنخواہ ادا کئے جانا قرین انصاف ہے

حصہ دوئم (معراج فاطمہ آیابنیادی مرکز صحت پیر غنی)

یہ کہ بنیادی مرکز صحت 21/EB تحصیل عارف والا ضلع پاکپتن میں آیا کی خالی اسامی پر تعیناتی کے لئے پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور کے جاری کردہ واک ان انٹرویو کے اشتہار کی روشنی میں بذریعہ لیٹر نمبری 30234-IRMNCH/Estt/39 بتاریخ 20۔دسمبر 2017 کے ذریعہ انٹرویو کمیٹی کی تشکیل کی گئی جس میں آیا کی پوسٹ کے لئے انٹرویو کی تاریخ 21۔دسمبر 2017 طے کی گئی اور انٹرویو طے کردہ شیڈول کے مطابق زیر دستخطی کے دفتر واقع ڈسٹرکٹ ہیلتھ کمپلیکس کچہری روڈ پاکپتن میں 21۔دسمبر 2017 کو تمام ریکروٹمنٹ کمیٹی ممبران کی موجودگی میں منعقد ہوئے جس میں کل چار امیدواران نے شرکت کی اور سلیکشن/ریکروٹمنٹ کمیٹی کی متفقہ سفارش کے تحت مسماۃ معراج فاطمہ کو بطور آیا بذریعہ آرڈر نمبری IRMNCH192 بتاریخ 8۔جنوری 2018 کو ایک سالہ کنٹریکٹ کے تحت بھرتی کرلیا گیا جبکہ پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور کے تحت کام کرنے والے تمام ملازمین جو کہ ایک سالہ کنٹریکٹ پر بھرتی ہوتے ہیں۔(بشمول آیا) ان کی تمام تنخواہ پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور دفتر سے جاری ہوتی ہے اسی تناظر میں مسماۃ معراج فاطمہ آیا کے تمام کاغذات (بھرتی آرڈر، میڈیکل اور حاضری رپورٹ وغیرہ کی مصدقہ کاپیاں پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور کے دفتر بذریعہ لیٹر نمبری IRMNCH/Finance/336 بتاریخ 17۔جنوری 2018 بھجوادی گئی یعنی مسماۃ معراج فاطمہ آیا کے ڈیوٹی پر حاضر ہونے کے تقریباً دس دن کے بعد پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور دفتر تنخواہ جاری کرنے کے لئے تمام کاغذات بھجوادیئے گئے جس کی یاد دہانی دوبارہ بذریعہ لیٹر نمبری IRMNCH/Estt/156 بتاریخ 15۔اگست 2018 کو تمام متعلقہ دستاویزات کے ساتھ پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور بھجوائی گئی لیکن پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور کی طرف سے مورخہ 31۔اگست 2018 کو ایک لیٹر موصول ہوا جس میں مذکورہ آیا کی بھرتی کو غیر قانونی قرار دیا گیا جبکہ اسی اسامی کے لئے اس سے پہلے تمام بھرتیاں بھی ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کی جانب سے کی گئیں جو کام بھی کر رہی ہیں اور ان کی تنخواہ بھی دفتر پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور سے باقاعدگی سے ادا کی جارہی ہے۔ اس لیٹر میں جس نوٹیفکیشن کا ذکر کیا گیا۔وہ نوٹیفکیشن مورخہ 23۔فروری 2018 کو بذریعہ لیٹر

نمبریIRMNCH/85-6581 جاری کیا گیا جو کہ مسماۃ معراج فاطمہ آیا کی بھرتی کے تقریباً تین ماہ بیس دن بعد موصول ہوا جس میں جناب پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور کی سربراہی میں صوبائی سطح پر چار رکنی سلیکشن کمیٹی تشکیل دی گئی اور مذکورہ چٹھی کے بعد ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی پاکپتن کی جانب سے کوئی آیا بھرتی نہ کی گئی جبکہ قانوناًاس چٹھی جاری ہونے سے پہلے کی بھرتی بھی قانون کے مطابق تصور ہوگی اور باقی ملازمین کی طرح مسماۃ معراج فاطمہ آیا بنیادی مرکز صحت پیر غنی تحصیل وضلع پاکپتن کو تنخواہ ادا کئے جانا قرین انصاف ہے۔

(ب) میڈیکل آفیسر بنیادی مرکز صحت EB/21 نے مسماۃ سمیرا بی بی آیا کی تنخواہ جاری کرنے کی درخواست دو دفعہ بالترتیب2018-07-17 اور2018-09-12 دفتر ہذا میں بھیجی گئی جس کی روشنی میں بذریعہ لیٹر نمبری IRMNCH/Estt/7156 بتاریخ2018-08-17پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور جو کہ تنخواہ جاری کرنے کی مجاز اتھارٹی ہے دفتر مزید کارروائی کے لئے بھیج دی گئی۔

(ج) چونکہ آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام ایک پراجیکٹ ہے جس کا تمام سٹاف (ایل ایچ وی، آیا اور سکیورٹی گارڈ) صوبہ پنجاب (تمام 36اضلاع) کا کنٹرول بشمول تنخواہ، تبادلہ اور پوسٹنگ وغیرہ مذکورہ پراجیکٹ کے صوبائی دفتر واقع پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور شاہین منزل فلور نمبر 6 نزد شملہ پہاڑی لاہور کے پاس ہے اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی پاکپتن کی جانب سے تمام متعلقہ دستاویزات جو تنخواہ جاری کرنے کے لئے صوبائی دفتر کی طرف سے درکار ہوتی ہے۔ بذریعہ لیٹر نمبریIRMNCH/Finance/336مورخہ 17۔جنوری2018کو بھجوائی گئیں ۔متعلقہ آیا کی درخواست بذریعہ میڈیکل آفیسر موصول ہونے کے بعد دوبارہ مورخہ 15۔اگست 2018بذریعہ لیٹر نمبری IRMNCH/Esst/7156 کے تحت دوبارہ تنخواہ جاری کرنے کے بارے میں لکھا گیا لیکن تاحال کسی درخواست پر کوئی غور نہ کیا گیا جبکہ کنٹریکٹ میں توسیع کرنے کی مجاز اتھارٹی بحوالہ IRMNCH/98-2862 بتاریخ 2018-03-19اور لیٹر نمبری

IRMNCH/80-6434 بتاریخ 2018-03-28 کے مطابق جناب پروگرام ڈائریکٹر آئی آر ایم این سی ایچ اینڈ نیوٹریشن پروگرام پنجاب لاہور ہیں۔

منڈی بہاؤالدین: ٹی ایچ کیو ہسپتال ملکوال کی تعمیر کی لاگت اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

345: جناب گلریز افضل گوندل: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ملکوال منڈی بہاؤالدین کی کل لاگت تعمیر کیا تھی؟

(ب) پی سی ون کے مطابق اس میں کیا کیا سہولتیں منظور کی گئی تھیں، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) پی سی ون کے مطابق اب تک کون کون سی سہولتیں فراہم کر دی گئی ہیں؟

(د) نامکمل کام کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے نیز نامکمل کام و سہولتیں کب تک مکمل ہوں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) بحوالہ گورنمنٹ آف دی پنجاب پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ لاہور نمبر (No.PO(D-II)2-147/09(Vol-II مورخہ 28.11.2016، ٹی ایچ کیو ہسپتال ملکوال منڈی بہاؤالدین کی کل لاگت تعمیر 310.261 ملین کی رقم منظور ہوئی۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال ملکوال منڈی بہاؤالدین میں سرجن، فزیشن، گائناکالوجسٹ، پیڈیاٹریشن، آئی سپیشلسٹ، پیتھالوجسٹ اور آرتھوپیڈک سرجن اور ڈینٹل سرجن کی سہولیات منظور کی گئیں۔

(ج) ایمرجنسی، ان ڈور، آؤٹ ڈور، گائنی، پیڈیاٹریشن، جنرل سرجری، ڈینٹل سرجری، الٹراساؤنڈ، ایکسرے کی سہولیات فراہم کر دی گئی ہیں۔

(د) رہائشی کالونی، کیفے ٹیریا، مارچری، پارکنگ کا کام نامکمل ہے۔

منڈی بہاؤالدین: ٹی ایچ کیو ہسپتال ملکوال
کے پی سی ون کی منظوری اور مکمل ہونے سے متعلقہ تفصیلات

346: جناب گلریز افضل گوندل: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال منڈی بہاؤالدین کا پی سی ون کب منظور ہوا تھا؟

(ب) پی سی ون کے مطابق کیا کیا سہولتیں منظور کی گئی تھیں اور ان کی کل لاگت کیا تھی؟

(ج) اب اس میں سے کیا کیا سہولتیں ختم کی گئی ہیں اور اس کی وجہ کیا تھی؟

(د) یہ کب تک مکمل ہو گا، تاریخ سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال منڈی بہاؤالدین کی سکیم 03.11.2007 کو ECNEC نے 971.154 ملین کی کل لاگت سے منظور کی جو کہ بعد ازاں بحوالہ گورنمنٹ آف دی پنجاب پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ لاہور نمبر No. PO(D-III)1-22/06(P) مورخہ 24.09.2017 کو ڈی ایچ کیو ہسپتال منڈی بہاؤالدین کی کل لاگت تعمیر 1071.712 ملین کی رقم منظور ہوئی۔

(ب) پیڈیاٹریشن، آئی سپیشلسٹ، ای این ٹی سپیشلسٹ، میڈیکل سپیشلسٹ، کارڈیالوجسٹ، سی سی یو، ٹی بی، ڈرماٹالوجی، آئی سی یو، گائنی، جنرل سرجری، آرتھو، نیورو سرجری، برن یونٹ، ڈائیلسز، ایمرجنسی کو سہولیات منظور کی گئیں۔

(ج) ٹراما سنٹر، ایم آر آئی اور فیکو مشین کی سہولیات ختم کی گئیں۔ ان کی وجہ فنڈز کی عدم دستیابی تھی۔

(د) فنڈز کی بر وقت دستیابی کی صورت میں یہ سکیم 20-2019 میں مکمل ہو جائے گی۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! آپ نے بڑی اہم بات کی ہے۔ آپ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں لیکن جو میری بہن فرما رہی ہیں کہ جو package ڈاکٹرز کو دیا گیا ہے وہ 80 ہزار سے ایک لاکھ روپے تک ہے۔

جناب سپیکر! آپ درست فرما رہے ہیں لیکن میری درخواست ہے کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے کہ جتنے میڈیکل کالجز remote area میں ہیں، کمیٹی assessment کرے کیونکہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں پروفیسرز کی تنخواہ چار سے پانچ لاکھ روپے ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے درست فرمایا ہے اور میرا بھی خیال ہے کہ ہمیں اس پر تھوڑا کام کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: اس پر انشاء اللہ کام کریں گے۔ منسٹر صاحبہ! خواجہ سلمان رفیق جب ہاؤس میں آیا کریں تو ان سے ضرور مشورہ کر لیا کریں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں دس دفعہ بیٹھنے کو تیار ہوں۔ ہم کمیٹی بنا لیں گے، ہم اکٹھے مل کر بیٹھیں گے اور اکٹھے ہی اس کا حل نکالیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب شہباز احمد!

ٹی ایچ کیو احمد پور سیال اور آر ایچ سی گڑھ مہاراجہ میں ڈاکٹرز کی رہائش گاہوں پر پولیس کا قبضہ

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): جناب سپیکر! میں آپ کا بڑا شکر گزار ہوں، ہم بھی بڑے خوش ہیں کہ اپوزیشن کو بڑا وقت مل رہا ہے اور ان کی ساری مانگیں پوری ہو رہی ہے۔ ان کے لئے نئے قانون بن رہے ہیں لیکن میری میڈم صاحبہ سے گزارش یہ ہے کہ ہمارے گاؤں گڑھ مہاراجہ کے آر ایچ سی اور تحصیل احمد پور سیال کے ٹی ایچ کیو میں جو ہسپتال ہیں وہاں پر ڈاکٹرز کے لئے جتنے گھر بنائے گئے ہیں وہ سارے کسی پولیس کے، تحصیلدار اور اے سی کے پاس ہیں۔ وہاں پر ڈاکٹرز نہیں رہ سکتے۔ میری یہ گزارش ہے کہ ان گھروں کو خالی کروایا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میری دوسری گزارش یہ ہے کہ اگر ہمیں لاہور میں کسی ڈاکٹر کو چیک کرانا پڑتا ہے تو پرائیویٹ ڈاکٹر چار ہزار روپے فیس لیتے ہیں۔ ان پرائیویٹ ڈاکٹروں پر کنٹرول کیا جانا چاہئے اور ان کی فیسیں کم کرائی جائیں۔ بہت مہربانی (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: وزیر قانون !جناب شہباز احمد نے پوائنٹ آف آرڈر پر جو بات کی ہے آپ بھی یہ ضرور دیکھ لیں کہ جو گھر ڈاکٹرز کے لئے بنے ہیں اگر وہاں پر پولیس کا قبضہ ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!mutual arrangements ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔ یہ گھر خالی کرائے جائیں۔ اگر گھر خالی ہوں گے تو ڈاکٹر کے لئے attraction ہو گی۔ اگر وہاں رہائش ہی نہیں ہو گی تو ڈاکٹر کیسے وہاں جائے گا۔ آپ کو یہ بھی پتا ہے کہ پولیس جہاں بیٹھ جائے تو پھر اس کو کس نے اٹھانا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ نے بجا فرمایا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

خواتین کے مسائل حل کرنے کے لئے اسمبلی میں
کاکس (CAUCUS) قائم کرنے کا مطالبہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ کل خیبر پختونخوا سے خواتین ممبران کا caucus یہاں پر آیا ہوا تھا۔ میں پچھلے پانچ سال بھی اس اسمبلی کا حصہ تھی اور خواتین ممبران کی caucus بنائی جاتی تھی جس میں خواتین کے issues کو discuss کیا جاتا تھا۔ اس میں ساری پارٹیوں کی خواتین اکٹھے بیٹھ کر مسائل پر بات کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلی دفعہ جو caucus بنی ہم نے اس کے لئے بڑی بھاگ دوڑ کی تھی۔ اس کو محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے chair بھی کیا کہ اس کو ہم اسمبلی سے recognize کروا سکیں کیونکہ اسمبلی سے recognize نہ ہونے کی وجہ سے آفس، حقوق اور نہ ہی کوئی سٹاف مل سکا ہے۔

یہ caucus ہم نے بھاگ دوڑ کر کے بنا تو لی لیکن اس سے جتنا ہم کام لے سکتے تھے وہ نہ لے سکے جیسا کہ باقی اسمبلیوں میں وہ کام کر رہی ہیں وہاں ان کو آفس دیا گیا اور acknowledge کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ ہم پھر caucus بنانے جا رہی ہیں تاکہ ہم خواتین اپنے issues پر بات کر سکیں تو پھر اسمبلی اس کو recognize and encourage کرے تاکہ تمام خواتین پارٹیوں سے بالاتر ہو کر بہتر طریقے سے perform کر سکیں اور میں چاہتی ہوں کہ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اس ایشو پر ضرور بات کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: وزیر قانون! ابھی جو پوائنٹ آف آرڈر پر بات ہوئی ہے تو اس معاملے کو آپ اور جو ہماری متعلقہ منسٹر صاحبہ ہے وہ بھی دیکھ لیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پچھلے دور میں ہماری حکومت نے caucus اس طرح بنایا تھا کہ وومن ڈویلپمنٹ کا ڈیپارٹمنٹ ایوان میں قرارداد لاتا تھا اور پھر وہ قرارداد پاس ہونے کی صورت میں caucus بن جاتا ہے لیکن اس کے بعد اس میں بہت سے technical issues آئے تو میرا خیال کہ لک صاحب اور سیکرٹری صاحب آپ کو اس بارے میں بہتر بتا سکتے ہیں کہ رولز میں ایک recognition موجود نہیں ہے جبکہ قومی اسمبلی اور باقی تمام اسمبلیوں میں موجود ہے۔

جناب سپیکر! سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم نے UNDP کے تعاون سے ایک آفس بنایا تھا ہمارے ہاسٹل بلڈنگ کے گراؤنڈ فلور پر furnished office موجود ہے لیکن وہ آج تک caucus کو handover نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کیونکہ سپیکر یا ڈپٹی سپیکر caucus کے patron ہوتے ہیں اور ہمیشہ پنجاب اس معاملے میں lead لیتا رہا ہے لیکن اس مرتبہ مجھے افسوس ہے کہ ہم پیچھے رہ گئے ہیں کیونکہ باقی اسمبلیوں نے caucus بنا لئے ہیں۔ ان caucus نے بہت نامساعد حالات میں بھی بہت کچھ بہتر کرنے کی کوشش کی ہے اور خاص طور پر وومن ایشوز اور وومن

پروٹیکشن بل پرcaucus کا بہت اچھاrole تھا اور اس وقت میری اپوزیشن کی جتنی بھی ممبران تھیںacross the boardانہوں نے وومن پروٹیکشن بل کو سپورٹ کیا تھا اور ہم اس بل کے ساتھ سامنے آئی تھیں تو آج بھی میری یہ خواہش ہے کہ جو وومن ایشوز ہیں ان پر ہمcaucus کے ذریعےjoint resolutions and legislationکر سکیں لیکن اس کے لئے آپ کا سرپرستی کرنا بہت ضروری ہے۔ اگر آپcaucus بنانا چاہئیں تو بن سکے گی و گرنہ نہیں بن پائے گی۔

جناب سپیکر: محترمہ!ٹھیک ہے کہ اس کو انشاءاللہ مل کر کر لیں گے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس ہاؤس کی توجہ کل ٹی وی چینلز پر چلنے والی ایک افسوسناک خبر کی طرف دلوانا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ تو کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں بن رہا۔ ابھی ہم قرارداد لے لیں تو اس کے بعد آپ کو بات کرنے کی اجازت دیں گے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!جی، مجھے اس پر بات کرنے کی اجازت ضرور دیجئے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

کاشتکاروں کے مسائل حل کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات اٹھانے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!پنجاب کے کاشتکاروں کا بہت بُرا حال ہے کیونکہ آپ بھی کاشتکار ہیں اور ان کے لئے درد دل بھی رکھتے ہیں۔ کل بھی آپ نے دیکھا ہے کہ آلو کے کاشتکار یہاں مال روڈ پر دو دن تک بیٹھے رہے اور پھر ان کو ایک وزیر موصوف جن کا مجھے نام معلوم نہیں انہوں نے کاشتکاروں کو لالی پوپ دے کر بھیج دیا ہے کہ ہم ایکسپورٹ کھول رہے ہیں اور ہم یہ کریں گے اور وہ کریں گے۔

جناب سپیکر! یہ تمام کام قبل از وقت کرنے والے ہوتے ہیں اگر چینی ایکسپورٹ ہو جاتی تو آج ملز وقت پر کرشنگ شروع کر سکتی تھیں اور اسی طرح اگر گندم کے گودام وقت پر خالی ہو جائیں تو ہم گندم کی purchase کو یقینی بنا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! گندم کا ایشو بہت ہی serious ہے ابھی ہم نے اس پر discussion کرنی ہے کیونکہ آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ کیا ہو جائے گا؟ آپ کے پاس گندم رکھنے کے لئے جگہ نہیں اور اس پر آپ کو interest پڑ رہا ہے تو کس طرح سے یہ معاملات ٹھیک ہوں گے مجھے خود اس بات کی بہت پریشانی ہے تو اس کے لئے کوئی طریق کار بنائیں؟

پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ یہ بات محسوس کرنا شروع کر دیں کہ اب آپ حکومت میں آ گئے ہیں۔ اب یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے اب پچھلی باتوں کو چھوڑ دیں کیونکہ لوگوں نے اب آپ ہی کو پوچھنا ہے۔ باہر آلو والے بھی آپ ہی کے لئے آئے ہیں لہذا ان کو بھی آپ ہی نے سنبھالنا ہے۔

ایک اچھی چیز پر pinpoint ہو رہا ہے اور میں یہ بات کب سے کر رہا ہوں لیکن بد قسمتی سے مجھے ابھی تک یہی فکر ہے کہ اس کی کوئی direction ٹھیک نہیں ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کوئی پالیسی یا وژن اس حوالے سے نہیں ہے اور کوئی اس طرف دیکھ بھی نہیں رہا۔ آپ دیکھیں کہ پیپلز پارٹی کے دور میں آخری مرتبہ قیمتیں بڑھائی گئی تھیں کہ ہماری حکومت نے شوگر کین کا ریٹ 50 روپے سے بڑھا کر 180 روپے اور گندم کا ریٹ 600 روپے سے بڑھا کر 1300 روپے تک کیا تھا۔ ہماری paddy بھی 2700 سے 2900 روپے تک بکتی رہی تھی اور یہی آلو کے کاشتکار تھے جنہوں نے اس دور میں زمینیں اور کولڈ سٹوریج بھی بنائے تھے لیکن اب وہ بے چارے کاشتکار مرے پڑے ہیں۔ تین روپے کلو آلو ہے اور 300 روپے فی بوری بک رہی ہے اور زمیندار بے چارے کو وہ بوری 1400، 1500 روپے گھر پڑتی ہے۔ آپ اس پر کوئی نوٹس لیں کیونکہ اس وقت اس کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں نے خود اس مرتبہ بچوں کی سکول فیس ادا کرنے کے لئے کوئی چیز فروخت کی ہے تو میں ان کی فیس ادا کر سکا ہوں۔ یہ ایک لمحہ فکریہ ہے کیونکہ ایک کاشتکار علاج کروانے اور بچوں کو پڑھانے کے لئے بھی قرضے لیتا ہے اور اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ اگر

آپ DAP کو دیکھیں تو وہ چار ہزار روپے تک پہنچ گئی ہے اور جس وقت سرمایہ دار یا مل اونر کا دل کرتا ہے اس کی قیمت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اس پر کوئی ریگولیٹری اتھارٹی نہیں ہے۔ اسی طرح یوریا کی بوری -/1900 سے -/2000 روپے تک پہنچ گئی ہے۔ Pesticides کا یہ حال ہے اوّل تو وہ ملتی ہی دس نمبر ہیں کیونکہ ان پر جب سپرے کیا جاتا ہے تو کیڑے مزید طاقتور ہو جاتے ہیں جیسے ان کو کسی نے گلوکوز لگا دیا ہو تو ہمارے لئے کچھ نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر! میں نے اس دن سڑکوں کے حوالے سے بات کی تو وزیر صاحب بڑے محترم ہیں وہ فرما رہے تھے کہ ہم پیسے بھیج دیتے ہیں اور کام ہو جاتا ہے اگر آپ اس دن وہ سکیمیں پڑھ لیتے تو معلوم ہو جاتا کہ کسی مل کی سروس لین اور yard میں کام ہوا تھا۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا اس پر پوائنٹ آ گیا ہے تو ہم نے اس پر بحث رکھی ہے تو وزیر موصوف نے اپنے گوشوارے جمع نہیں کروائے لہٰذا وہ suspend ہیں تو ان کو کہا ہے کہ جلدی سے اپنے گوشوارے جمع کروائیں اور یہاں ایوان میں آئیں تاکہ آگے اس پر policies discuss کریں تو یہ معاملہ ابھی pending ہے۔

اب وزیر پبلک پراسیکیوشن چودھری ظہیر الدین صحافی برادری کے مسائل کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رُولز معطل کرنے کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رُولز کو معطل کر کے صحافی برادری کے مسائل کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رُولز کو معطل کر کے صحافی برادری کے مسائل کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اس تحریک کی مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رُولز کو معطل کر کے صحافی برادری کے مسائل کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

اشاعتی و نشریاتی اور خبر رساں اداروں کے کارکنوں کو برطرف نہ کرنے اور بروقت تنخواہ دینے کا مطالبہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کی یہ رائے ہے کہ صحافت کی آزادی صحت مند معاشرے اور جمہوریت کے استحکام کے لئے ناگزیر ہے اور اس کے لئے میڈیا کارکنوں کی معاشی خوشحالی اور آزادی لازم ہے۔ مگر حالیہ چند ماہ کے دوران اشاعتی و نشریاتی اور خبر رساں اداروں میں میڈیا کارکنوں کی بڑے پیمانے پر برطرفیوں سے اس آزادی پر نہ صرف کاری ضرب لگی ہے بلکہ مزید برطرفیوں کے سائے منڈلا رہے ہیں۔

صحافی برادری اس پر کئی ماہ سے سراپا احتجاج ہے اور برطرف صحافی کارکنوں کی بحالی اور تنخواہوں کی بروقت ادائیگی کا مطالبہ کر رہی ہے مگر ذمہ داران مسلسل اسے نظر انداز کر رہے ہیں۔ان کا یہ روّیہ قابل افسوس ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ صحافی کارکنوں کو تنخواہوں کی بروقت ادائیگی کے لئے قابل قبول اور مؤثر طریق کار اختیار کیا جائے۔

بصورت دیگر حکومت کی جانب سے سرکاری اشتہارات کو تنخواہوں کی بروقت ادائیگی سے مشروط کرنے پر غور کیا جائے۔ ویج ایوارڈ کے مطابق ادائیگیاں کی جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بلاوجہ بند کئے جانے والے ادارے بشمول روزنامہ "انقلاب"، "وقت" اور "وقت" نیوز کے برطرف صحافیوں اور میڈیا کارکنوں کو بحال کیا جائے، نیوز ون سمیت ان تمام اداروں جہاں کارکن صحافیوں کی چار، پانچ ماہ کی تنخواہیں تاخیر کا شکار ہیں ان کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے تاکہ صحافی اپنے فرائض معاشی دباؤ سے نہ صرف آزاد ہو کر ادا کر سکیں بلکہ ریاست کے چوتھے ستون کے کردار کو مزید طاقتور اور مؤثر بنایا جاسکے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کی یہ رائے ہے کہ صحافت کی آزادی صحت مند معاشرے اور جمہوریت کے استحکام کے لئے ناگزیر ہے اور اس کے لئے میڈیا کارکنوں کی معاشی خوشحالی اور آزادی لازم ہے مگر حالیہ چند ماہ کے دوران اشاعتی و نشریاتی اور خبر رساں اداروں میں میڈیا کارکنوں کی بڑے پیمانے پر برطرفیوں سے اس آزادی پر نہ صرف کاری ضرب لگی ہے بلکہ مزید برطرفیوں کے سائے منڈلا رہے ہیں۔

صحافی برادری اس پر کئی ماہ سے سراپا احتجاج ہے اور برطرف صحافی کارکنوں کی بحالی اور تنخواہوں کی بروقت ادائیگی کا مطالبہ کر رہی ہے مگر ذمہ داران مسلسل اسے نظر انداز کر رہے ہیں۔ ان کا یہ روّیہ قابل افسوس ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ صحافی کارکنوں کو تنخواہوں کی بروقت ادائیگی کے لئے قابل قبول اور مؤثر طریق کار اختیار کیا جائے۔

بصورت دیگر حکومت کی جانب سے سرکاری اشتہارات کو تنخواہوں کی بروقت ادائیگی سے مشروط کرنے پر غور کیا جائے۔ ویج ایوارڈ کے مطابق ادائیگیاں کی جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بلاوجہ بند کئے جانے والے ادارے

بشمول روزنامہ "انقلاب"، "وقت" اور "وقت" نیوز کے برطرف صحافیوں اور میڈیا کارکنوں کو بحال کیا جائے، نیوز ون سمیت ان تمام اداروں جہاں کارکن صحافیوں کی چار، پانچ ماہ کی تنخواہیں تاخیر کا شکار ہیں ان کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے تاکہ صحافی اپنے فرائض معاشی دباؤ سے نہ صرف آزاد ہو کر ادا کر سکیں بلکہ ریاست کے چوتھے ستون کے کردار کو مزید طاقتور اور مؤثر بنایا جاسکے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کی یہ رائے ہے کہ صحافت کی آزادی صحت مند معاشرے اور جمہوریت کے استحکام کے لئے ناگزیر ہے اور اس کے لئے میڈیا کارکنوں کی معاشی خوشحالی اور آزادی لازم ہے مگر حالیہ چند ماہ کے دوران اشاعتی و نشریاتی اور خبر رساں اداروں میں میڈیا کارکنوں کی بڑے پیمانے پر برطرفیوں سے اس آزادی پر نہ صرف کاری ضرب لگی ہے بلکہ مزید برطرفیوں کے سائے منڈلا رہے ہیں۔

صحافی برادری اس پر کئی ماہ سے سراپا احتجاج ہے اور برطرف صحافی کارکنوں کی بحالی اور تنخواہوں کی بروقت ادائیگی کا مطالبہ کر رہی ہے مگر ذمہ داران مسلسل اسے نظر انداز کر رہے ہیں۔ ان کا یہ روّیہ قابل افسوس ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ صحافی کارکنوں کو تنخواہوں کی بروقت ادائیگی کے لئے قابل قبول اور مؤثر طریق کار اختیار کیا جائے۔

بصورت دیگر حکومت کی جانب سے سرکاری اشتہارات کو تنخواہوں کی بروقت ادائیگی سے مشروط کرنے پر غور کیا جائے۔ ویج ایوارڈ کے مطابق ادائیگیاں کی جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بلاوجہ بند کئے جانے والے ادارے بشمول روزنامہ انقلاب، وقت اور وقت نیوز کے برطرف صحافیوں اور میڈیا کارکنوں کو بحال کیا جائے، نیوز ون سمیت ان تمام اداروں جہاں کارکن صحافیوں کی چار، پانچ ماہ کی تنخواہیں تاخیر کا شکار ہیں ان کی ادائیگی کو یقینی بنایا

جائے تاکہ صحافی اپنے فرائض معاشی دباؤ سے نہ صرف آزاد ہو کر ادا کر سکیں بلکہ ریاست کے چوتھے ستون کے کردار کو مزید طاقتور اور موثر بنایا جاسکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اسی قرارداد کی طرح میری بھی ایک قرارداد تھی جس کو میں نے out of turn پیش کرنے کے لئے request کی تھی لیکن وزیر قانون نے pending فرمائی تھی۔ یہ صحافیوں کے روزگار کا مسئلہ تھا اب وہ حل ہو گیا ہے لیکن اب ان کی عزتیں بھی محفوظ نہیں ہیں کیونکہ ان کے ساتھ آئے دن مذاق کر کے انہیں بے عزت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لہٰذا اسی چیز سے متعلقہ میری قرارداد ہے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! ابھی وہ قرارداد میرے پاس نہیں آئی لہٰذا اس قرارداد کو بھی دیکھ لیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ابھی اس قرارداد کو دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! نہیں، ابھی ہمارا ایجنڈا کچھ اور ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس کے لئے تھوڑا وقت دے دیں۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ کی قرارداد سے متعلق انفارمیشن منسٹر بھی یہاں پر موجود نہیں ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آج تو متعلقہ منسٹر صاحب موجود تھے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! انشاءاللہ اس قرارداد کو دیکھ لیں گے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ سبین گل خان کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

ڈیرہ غازی خان میں راشد بخاری نامی شہری کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

59: **محترمہ سبین گل خان:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 3۔ جنوری 2019 کو ڈیرہ غازی خان میں پی ٹی آئی کے راہنما راشد بخاری کو نامعلوم افراد نے سر میں گولی ماری اور مورخہ 7۔ جنوری 2019 کو وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کیا گیا ہے اگر ہاں تو کن دفعات کے تحت، اگر نہیں تو اس کی وجوہات نیز اس واقعہ کی اب تک کی تفتیش سے بھی آگاہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔ اس وقوعہ کا پہلا مقدمہ 2019-01-02 کو دفعہ 324 کے تحت درج کیا گیا لیکن مضروب راشد بخاری زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے مورخہ 7۔ جنوری 2019 کو وفات پا گئے جس پر دفعہ 302 کا ایزاد کیا گیا۔ مختصر حالات یہ ہیں کہ مقتول شام کو اپنے بھائی کے ساتھ آفس میں بیٹھا ہوا تھا، وہاں کھانا منگوایا، اپنے بچوں کے لئے کھانا لے کر گھر جا رہا تھا اور آفس سے نکلا تو راستے میں اس پر قاتلانہ حملہ ہوا جسے زخمی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا لیکن وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے وفات پا گیا۔

جناب سپیکر! اس معاملے پر تفتیش کی جا رہی ہے لیکن اس وقت تک اس تفتیش کے کوئی خاطر خواہ نتائج موصول نہیں ہوئے۔ متعلقہ پولیس کے ایس پی انوسٹی گیشن جن کی نگرانی میں دو ٹیمیں تفتیش کے لئے کام کر رہی ہیں اور ان دونوں ٹیموں کا نوٹیفکیشن میرے پاس موجود ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ انہوں نے مجھے press clips بھی دکھائے کہ روزنامہ "جنگ" ملتان میں انہوں نے باقاعدہ اشتہار بھی دیا کہ ملزمان کی نشاندہی یا اس واقعہ کے متعلق معلومات دینے والے کو پانچ لاکھ روپے انعام بھی دیا جائے گا۔ پولیس کوشش کر رہی ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فی الحال اس سلسلے میں کوئی کامیاب پیشرفت نہیں ہوئی۔ کچھ لوگوں کو شامل تفتیش بھی کیا گیا ہے، تفتیش کا دائرہ کار بڑھایا جا رہا ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ ملزمان جلد سے جلد گرفتار ہو جائیں۔ شکریہ

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! اس واقعہ کی سی سی ٹی وی فوٹیج موجود ہے جس میں واضح طور پر قاتل کی شکل دیکھی جا سکتی ہے۔ کیا یہ متعلقہ اداروں کی نااہلی نہیں ہے کہ اتنے دن گزر جانے کے باوجود بھی قاتل پکڑا نہیں گیا؟ اگر آپ فوٹیج دیکھیں تو وہ قاتل دو گھنٹے سے وہاں پر کھڑا راشد بخاری صاحب کے آنے کا انتظار کر رہا تھا اور دو گھنٹے بعد جب راشد بخاری وہاں پر آئے تو قاتل ان کے سر پر گولی مار کر فرار ہو گیا۔ یہ ٹارگٹ کلنگ ہے کیونکہ راشد بخاری بہت ہی پُرامن شخص تھے، بہت ہی متحرک کارکن تھے اور وہ پی ٹی آئی کے SVP رہ چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر آپ اس پر توجہ فرمائیں تو اس کے پیچھے ایک بہت بڑی سازش نظر آتی ہے کہ پی ٹی آئی کے راہنماؤں کو ٹارگٹ کیا جا رہا ہے۔ اتنے دن گزر جانے کے باوجود ابھی تک کوئی خاطر خواہ نتائج نہ آنے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر صحیح طریقے سے کام نہیں کیا جا رہا ہے کیونکہ آپ کے پاس اس واقعہ کی سی سی ٹی وی فوٹیج موجود ہے جس میں واضح طور پر قاتل کی شکل دیکھ سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود ابھی تک مجرم گرفتار نہیں ہوا لہٰذا میری وزیر قانون سے یہ درخواست ہے کہ ڈی جی خان کے متعلقہ افسران کو ہدایت دی جائے کہ اس معاملے کو صحیح طریقے سے investigate کریں اور قاتل کو پکڑا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! محترمہ کا یہ فرمانا درست ہے کہ اس مجرم کی ہمارے پاس سی سی ٹی وی فوٹیج موجود ہے اور وہ فوٹیج ہم نے اخبارات کے اشتہار میں بھی دی ہے لیکن اس میں اس کی شناخت واضح نہیں ہے۔ میرے پاس دونوں اخبارات جنگ اور ایکسپریس کے اشتہارات موجود ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں قبل از وقت اس نتیجے پر نہیں پہنچنا چاہئے کہ یہ ٹارگٹ کلنگ تھی کیونکہ ابھی اس پر تفتیش جاری ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ دونوں ٹیمیں ڈسٹرکٹ کے سب سے بڑے investigating officer ایس پی انوسٹی گیشن کی نگرانی میں تفتیش کر رہی ہیں اور میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد مجرم کو trace کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! آپ ایسا کریں کہ جو انوسٹی گیشن ٹیم تفتیش کر رہی ہے، اگر محترمہ کو کوئی انفارمیشن ہوتی ہے تو وہ محترمہ کو بھی ساتھ شامل کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر یہ کوئی positive انفارمیشن دیں تو اس پر ہم نے پانچ لاکھ روپے انعام بھی رکھا ہے لیکن تفتیش کے لئے ہمارے ایس پی انوسٹی گیشن کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ انعام لینے کے لئے اس پر بات نہیں کر رہیں بلکہ وہ یہ کہہ رہی ہیں کہ وہ پی ٹی آئی کا ایک ورکر تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہاں پر ایس پی انویسٹی گیشن اور concerned investigating officer بھی موجود ہے لہٰذا میں ابھی ان سے request کرتا ہوں کہ محترمہ ان کے ساتھ بیٹھ کر اُن کو guide کریں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! بہتر ہے کہ ابھی بیٹھ کر اس معاملے کو دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ابھی اُن کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! اگر کوئی تاریخ دے دی جاتی کہ ہم اس تاریخ تک یہ انوسٹی گیشن مکمل کر لیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر محترمہ اس پر کوئی تجویز، رائے یا مشورہ دینا چاہتی ہیں تو یہ آج ہی دیں ہم اِن کی تجاویز سے استفادہ کریں گے۔

جناب سپیکر: ادھر بیٹھ کر آپ کے پاس کوئی چیز ہے تو آپ بھی discuss کر لیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ آپ انوسٹی گیشن ٹیم کے ساتھ بیٹھ کر اس کو دیکھ لیں اور اگر آج کوئی چیز نہیں ہے تو جب بھی ہو تو آپ وزیر قانون کو بتا دیں۔

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ ہم آج ہی بیٹھ جاتے ہیں۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! میں بھی اس حوالے سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: سردار احمد علی خان دریشک! آپ کی سیٹ ادھر ہے کیا؟

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے بولنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے آپ بتائیں ناں کہ آپ کی سیٹ کہاں ہے کیونکہ آپ نے سوال تو ادھر سے کیا تھا۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! مہربانی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو اپنی سیٹ پر آکر بولنا پڑے گا۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: چلیں، بات کر لیں۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! شکریہ۔ چونکہ ڈی جی خان کا یہ بہت ہی حساس ترین معاملہ ہے اور حساس ترین issue ہے تو جس طرح ہماری معزز بہن نے بتایا کہ killer کو سی سی ٹی وی فوٹیج میں بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ وہ دو گھنٹے تک راشد بخاری کا انتظار کرتا رہا جو کہ پی ٹی آئی کا بہت ہی اہم رکن و سینئر وائس پریذیڈنٹ ڈی جی خان تھا اور بہت ہی active worker تھا۔

جناب سپیکر! وہ آج سے نہیں بلکہ عرصہ 12 سال سے پی ٹی آئی میں تھا جسے ٹارگٹ کیا گیا۔ جس طرح میری بہن نے بتایا کہ killer دو گھنٹے سے انتظار کر تا رہا ہے تو جیسے ہی راشد بخاری بچوں کو کھانا دینے کے لئے آفس سے وہاں پر گیا تو راستے میں گلی کے اندر اس کو فائر کیا گیا جو سی سی ٹی وی فوٹیج میں بھی واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے وزیر قانون سے request کروں گا کہ یہاں پر کوئی expert بٹھا دیں یا کوئی ایسا سسٹم اگر ان کے پاس ہے تو۔۔۔

جناب سپیکر: سردار احمد علی خان دریشک! انوسٹی گیشن ٹیم آئی ہوئی ہے تو آپ بھی محترمہ کے ساتھ ہی بیٹھ کر ان سے بات کر لیں۔ آپ انوسٹی گیشن initially کرنے والی ٹیم سے بات تو کریں۔ ان سے بیٹھ کر discuss کر لیں اور اس کے بعد جو بھی کوئی لائحہ عمل بنے گا اسے پھر آگے pursue کیا جا سکتا ہے۔ پہلے آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، اس بات کو چھوڑ دیں اور ہمیں آگے چلنے دیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری فکر اس بارے میں ہے کہ کل شام تمام ٹی وی چینلز پر ایک خبر چلی کہ اب لاہور ائرپورٹ پر شراب اور بیئر دستیاب ہو گی۔۔۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: محترمہ! ابھی تو ہم تحاریک التوائے کار لے رہے ہیں اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! خبر میں باقاعدہ یہ mention کیا گیا کہ محکمہ ایکسائز، پولیس اور ضلعی انتظامیہ نے این او سی جاری کر دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس کے لئے آپ کوئی طریق کار اختیار کریں ناں کوئی تحریک التوائے کار دیں اگر یہ چیز ہے تو پھر اس پر discuss کریں گے۔ یہ اس طرح پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں ہو سکتا اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ جس طرح مجھ سے پہلے معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ شاہ نے بھی بات کی تو میں آپ کے comments کو اور آپ کے remarks کو appreciable قرار دیتا ہوں کہ جس طرح آپ نے زمینداروں کے لئے بات کی۔

جناب سپیکر! میں نے آلو کے متعلق ایک تحریک التوائے کار دی ہے جسے اگر out of turn لے لیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ابھی تشریف رکھیں اور اسے کل یا کسی اور دن لے لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اسی طرح آپ نے گندم کے بارے میں اپنا بڑا serious concern show کیا ہے تو میں آپ کے ان remarks کو بھی appreciate کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ کا ایک بزنس فیملی اور زمیندار گھرانے سے تعلق ہے اور میں آپ کو جانتا ہوں کہ آپ کا بھی اسی ایسوسی ایشن سے تعلق ہے اور میرا بھی الحمدللہ اسی سے تعلق ہے۔ اس وقت 42 لاکھ ٹن گندم ان کے گوداموں میں موجود ہے اور حکومت پنجاب تقریباً 48 ملین روزانہ اس پر مارک اپ دے رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی اچھی انفارمیشن ہے لیکن اس حوالے سے ہم کل یا پرسوں اس پر بحث کر رہے ہیں تو آپ مزید انفارمیشن اکٹھی کر لیں تاکہ اکٹھے اس پر discuss کریں گے۔ آپ کو پورا موقع ملے گا۔ انشاءاللہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

لاہور کی بڑی شاہراؤں پر بل بورڈز کی وجہ سے ٹریفک حادثات میں اضافہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گلبرگ اور ماڈل ٹاؤن لاہور کی بڑی بڑی شاہراؤں پر public poles کے ساتھ Electronic Advertisement Bill Boards لگے ہوئے ہیں۔ یہ driving کرنے والے حضرات کی وژن میں شدید خلل کا باعث ہیں اور خطرناک حد تک attention divert کرنے کا باعث ہیں جس سے ٹریفک حادثات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دنیا میں کہیں ایسے بل بورڈز لگانے کی اجازت نہیں۔ سپریم کورٹ نے اسلام آباد سے ایسے تمام بورڈز ہٹانے کا حکم جاری کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ سے درخواست ہے کہ اس کا فوری نوٹس لیا جائے اور عوام الناس کے لئے خطرناک اور باعث اموات بورڈز کو جلد ہٹایا جائے کیونکہ ان کی وجہ سے لاہور شہر کی عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر ہاؤسنگ نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ PHA Lahore Act 2012 Clause (4-C) کے تحت اشتہاری بورڈز کی اجازت دینے کا اختیار رکھتا ہے۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ دنیا میں الیکٹرانک اشتہاری بورڈز بہت تیزی سے مقبول ہو رہے ہیں اور نہ صرف یہ کہ ترقی یافتہ ممالک جیسے امریکہ، انگلینڈ، جاپان اور چین میں آویزاں ہیں بلکہ ترقی پذیر ممالک میں بھی آویزاں ہیں۔ جن بورڈز کا یہاں

ذکر کیا جارہا ہے انہیں اشتہاری زبان میں LED streamers کہا جاتا ہے اور یہ درج ذیل ممالک ملائیشیا، انڈیا اور سعودی عرب میں سٹریٹ لائٹ poles کے ساتھ آویزاں ہیں جن کا سائز '6'x3 ہے تو یہ بات بتانا مناسب ہو گا کہ ان بورڈز پر US Department of Transport Federal Highway Administration میں ایک تحقیق 2015 میں ہو چکی ہے جس کے مطابق الیکٹرانک بل بورڈ کسی طرح بھی ٹریفک حادثات کا باعث بننے کا موجب نہیں ہو سکتے لہٰذا اس وقت سے ترقی یافتہ ممالک اور دوسرے ممالک جن کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے میں ان کا استعمال کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! معزز سپریم کورٹ آف پاکستان نے جن بورڈز کو ہٹانے کا ذکر کیا ہے ان میں LED streamers نہیں آتے کیونکہ یہ سٹریٹ فرنیچر کا حصہ ہوتے ہیں یعنی سڑک پر پہلے سے موجود infrastructure کو ہی استعمال میں لایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ پی ایچ اے نے باقاعدہ ٹریفک flow کا مطالعہ کرنے کے بعد LED streamers کو ایسی جگہوں پر لگانے کی اجازت دی ہے جہاں ٹریفک سست روی سے چلتی ہے۔ مزید یہ کہ ابھی تک کوئی ایسا مہلک حادثہ ان ایل ای ڈیز کی وجہ سے پیش نہیں آیا۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ابھی دو دن پہلے بھی وزیر اعلیٰ کے پاس لاہور رنگ اتھارٹی کے حوالے سے میٹنگ تھی تو اس میں بھی اسی concern کا اظہار کیا تھا لیکن متعلقہ افسران کی طرف سے یہ بات واضح طور پر سامنے آئی تھی کہ تمام technical aspect کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ایڈورٹائزمنٹ کے بورڈ لگائے گئے ہیں اور جس طرح میں نے پہلے عرض کیا اور جیسے محترمہ نے فرمایا ہے کہ سپریم کورٹ کی جن بورڈز کو ہٹانے کے متعلق direction تھی وہ ہٹا دیئے گئے ہیں۔ یہ پہلے سے جو structure موجود تھا جس پر سپریم کورٹ کو بھی کوئی objection نہیں تھا یہ اسی structure پر ہے لیکن اس کے باوجود محترمہ کی تسلی کے لئے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ٹریفک، ٹیپا اور ایل ڈی اے کی مجاز اتھارٹی کے ساتھ ان کی ایک میٹنگ کروا دیتے ہیں جو قواعد و ضوابط کے مطابق انہیں آگاہ کریں گے اور اگر کہیں یہ مناسب سمجھتی ہیں

کہ ان کا مؤقف درست ہے اور ٹریفک میں کوئی خلل پیدا ہو رہا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو resolve کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میرا خیال ہے کہ بات صحیح ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! معذرت کے ساتھ کہ اگر آپ دیکھیں تو جو double road کے درمیان میں جو جگہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بس محترمہ! چھوڑ دیں ناں کیونکہ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

اب ہم سرکاری کارروائی شروع کر رہے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر راولپنڈی، ملتان، گوجرانوالہ اور فیصل آباد کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیوں کی سالانہ رپورٹوں بابت سال 13-2012 پر عام بحث ہے اور بحث کا آغاز متعلقہ منسٹر کی تقریر سے ہو گا۔ منسٹر صاحب کہاں ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! منسٹر صاحب بیرون ملک سے آئے ایک delegation کے ساتھ گئے ہیں تو مجھے وہ کہہ کر گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، جناب محمد بشارت! ایک رول 133(1) ہے کہ:

> Rule 133.–(1) After a report referred to in rules 130, 131 or 132 is laid in the House, the Speaker shall fix a day for its discussion.
>
> (2) On the day fixed under sub-rule (1), the Minister concerned may move that the report be discussed by the Assembly and may make a brief statement explaining the salient features of the report

جناب محمد بشارت راجا! اب یہ منسٹر صاحب کا موجود ہونا ضروری ہے اور ماشاء اللہ آپ وزیر قانون ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر!میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ متعلقہ منسٹر مجھے بتا کر گئے ہیں۔میں کہنا یہ چاہ رہا تھا اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ reports lay بھی کر دیتا ہوں۔Discussion میں ہم حصہ بھی لے لیتے ہیں۔

جناب سپیکر!میں opening speech بھی کر دوں گا کیونکہ

I am fully briefed about it.

جناب سپیکر:وزیر قانون!بڑی معذرت کے ساتھ ہم اس کو pending کریں گے۔منسٹر صاحب خود آئیں گے،یہ pending ہوا۔اب چونکہ business نہیں ہے تو

The House is adjourned to meet on Friday the 18th January 2019 at 9:00 AM.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعتہ المبارک، 18۔جنوری 2019

(یوم الجمع، 11۔جمادی الاوّل 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 : شمارہ 10

745

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ18۔جنوری2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مال وکالونیز، آبپاشی اورڈیزاسٹر مینجمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال2016پر بحث

ایک وزیر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال2016پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

747

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

جمعتہ المبارک، 18۔ جنوری 2019

(یوم الجمع، 11۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 2 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ بَطْشَ
رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿١٢﴾ إِنَّهُۥ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ﴿١٣﴾ وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلْوَدُودُ ﴿١٤﴾
ذُو ٱلْعَرْشِ ٱلْمَجِيدُ ﴿١٥﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿١٦﴾ هَلْ أَتَىٰكَ حَدِيثُ ٱلْجُنُودِ
﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿١٨﴾ بَلِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فِى تَكْذِيبٍ ﴿١٩﴾ وَٱللَّهُ مِن
وَرَآئِهِم مُّحِيطٌۢ ﴿٢٠﴾ بَلْ هُوَ قُرْءَانٌ مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِى لَوْحٍ مَّحْفُوظٍۭ ﴿٢٢﴾

سورۃ البرُوج آیات 12 تا 22

بے شک تمہارے پروردگار کی پکڑ بڑی سخت ہے (12) وہی پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ (زندہ) کرے گا (13) اور وہ بخشنے والا اور محبت کرنے والا ہے (14) عرش کا مالک بڑی شان والا (15) جو چاہتا ہے کر دیتا ہے (16) بھلا تم کو لشکروں کا حال معلوم ہوا ہے (17) (یعنی) فرعون اور ثمود کا (18) لیکن کافر (جان بوجھ کر) تکذیب میں (گرفتار) ہیں (19) اور اللہ (بھی) ان کو گرداگرد سے گھیرے ہوئے ہے (20) (یہ کتاب ہزل و بطلان نہیں) بلکہ یہ قرآن عظیم الشان ہے (21) لوح محفوظ میں (لکھا ہوا) (22)

وماعلینا الا البلاغO

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا نبیؐ نظر کرم فرمانا اے حسنین کے نانا
زہرہ پاک کے صدقے ہم سب کو مدینے بلانا اے حسنین کے نانا
میں ہوں خادم آپؐ کی آل کا آپؐ ہیں میرے آقا
سب رشتوں ناطوں سے افضل آپؐ سے میرا ناطہ
پنجتن پاک کے صدقے ہم سب کی بگڑی بنانا اے حسنین کے نانا
بےسایہ ہیں لیکن دو جگ پر ہے آپؐ کا سایہ
عرش معلیٰ بنا محلہ دید کو رب نے بلایا
حشر تلک نہ ہوگا کسی کا ایسا آنا جانا
اے حسنین کے نانا، اے حسنین کے نانا

سوالات

(محکمہ جات مال وکالونیز، آبپاشی اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات مال وکالونیز، آبپاشی اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب منان خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب منان خان!

جناب منان خان: جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ممبران اسمبلی suspend ہیں وہ تو اسمبلی میں نہیں آسکتے لیکن جو وزراء suspend ہیں وہ تو میٹنگز بھی کر رہے ہیں اور اپنے offices بھی چلا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، suspend ہونے والے ممبران بطور ممبر function نہیں کر سکتے۔ پہلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، چودھری اشرف علی سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! سوال نمبر 335 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں ٹیوب ویلز کی تعداد اور ان کی نگرانی کرنے والے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*335: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ آبپاشی کے صوبہ بھر میں کل کتنے ٹیوب ویلز کس کس ریجن میں لگائے گئے ہیں؟

(ب) مذکورہ ٹیوب ویلز کب اور کس کس سکیم کے تحت لگائے گئے تھے؟

(ج) مذکورہ ٹیوب ویلز میں سے کتنے خراب، کتنے چالو حالت میں ہیں اور کتنے ٹیوب ویلز کا سامان وغیرہ چوری ہو چکا ہے؟

(د) مذکورہ ٹیوب ویلز کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) محکمہ آبپاشی کے صوبے بھر میں مختلف پراجیکٹ کے ذریعے 11370 ٹیوب ویلز لگائے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

i۔	سکارپ ٹیوب ویلز	Fresh ground water = 8261
ii۔	سکارپ ٹیوب ویلز	Saline ground water = 1974
Iii	نان سکارپ ٹیوب ویلز	Under grow more food Programme = 1135
	ٹوٹل	11370 =

مزید تفصیل ریجن / زون وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ آبپاشی کے صوبہ بھر میں ٹیوب ویلز مالی سال 53-1952 سے مالی سال 97-1996 کے دوران مختلف پراجیکٹ اور سکیم کے تحت لگائے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ بالا 11370 ٹیوب ویلز میں سے 9918 ٹیوب ویلز مختلف ادوار میں مستقل ختم کر دیئے گئے جبکہ باقی ماندہ ٹیوب ویلز میں سے 865 ٹیوب ویلز چالو حالت میں ہیں اور 540 خراب ہیں جن میں سے 153 ٹیوب ویلز کا سامان چوری ہو چکا ہے۔ مزید یہ کہ ذمہ دار اہلکاران کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔

(د) باقی ماندہ ٹیوب ویلز کی دیکھ بھال کے لئے 1813 ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرے سوال کے جز (ج) کے جواب میں ٹیوب ویلز کی تفصیل فراہم کی گئی ہے کہ محکمہ آبپاشی کے صوبہ بھر میں 11370 ٹیوب ویلز میں سے 9918 ٹیوب ویلز مختلف ادوار میں مستقل طور پر ختم کر دیئے گئے تو معزز منسٹر صاحب یہ بتائیں گے چونکہ یہ ایک ضرورت کے تحت لگائے گئے تھے تو پھر ان ٹیوب ویلز کو ختم کرنے کی

ضرورت کیوں پیش آئی اور کن کن ادوار میں ان ٹیوب ویلز کو ختم کیا گیا ہے اور جو ان ٹیوب ویلز میں سٹاف کام کرتا تھا وہ اب کہاں پر ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! یہ ٹیوب ویلز مختلف ادوار میں مختلف ضروریات کے تحت لگائے گئے تھے۔ جب ہمارا لنک کنال سسٹم بنا اس کے ساتھ جو ہماری نہریں بہہ رہی تھیں۔ جب نہری نظام بنا تھا تو اس کے آس پاس کے علاقوں میں water table اوپر آجاتا تھا تو اس کو نیچے لے جانے کے لئے اور water table کے ساتھ جو salinity ہو جاتی تھی اس کو روکنے کے لئے ٹیوب ویلز لگائے جاتے تھے۔ اب پرائیویٹ ٹیوب ویلز بہت زیادہ لگ گئے ہیں اور وہ اتنا زیادہ پانی زمین سے نکال رہے ہیں کہ water table مطلوبہ لیول سے نیچے چلا گیا لہٰذا اس لئے ان SCARP ٹیوب ویلز کی مختلف وقتوں میں evaluation ہوئی کہ کہاں پر water table کیسا ہے اور جہاں ٹیوب ویلز کی ضرورت نہیں تھی ان کو ختم کر دیا گیا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میرا اس حوالے سے ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! اس حوالے سے 07-2006 فیصلہ ہوا تھا۔ SCARP کا سارا نظام لپیٹ دیا گیا تھا اور SCARP کے تحت جتنے بھی ٹیوب ویلز لگائے گئے تھے وہ بند کر دیئے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے جس طرح کہ منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ وہاں پر کئی جگہوں پر یہ مسئلہ آیا کہ وہاں زیادہ تعداد میں ٹیوب ویلز لگا دیئے گئے اور ان جگہوں پر پانی کا لیول نیچے چلا گیا لہٰذا وہاں پر ٹیوب ویلز کی ضرورت نہ رہی تو میں اس بات پر بالکل منسٹر صاحب کے ساتھ agree کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے جیسا کہ ابھی لنک کینال کا ذکر کیا ہے تو یہ چشمہ لنک کینال ہے جس کو CJ link Canal کہتے ہیں یہ تمام Indus River Canals سے نکلتی ہیں۔ CJ link Canal تقریباً کوئی 10 یا 15 کلومیٹر میانوالی سے گزرنے کے بعد یہ تمام میری constituency سے گزرتی ہے اور یہ دریائے جہلم میں آتی ہے۔ وہاں پر جو تین دریا بند ہوئے تو

ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے Indus Basin Treaty کے حوالے سے غلط فیصلہ ہوا جو کہ اب پرانی بات ہو گئی۔اب مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔84 میں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

Please, come to the question

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ پی پی۔84 میں CJ link Canal کے ارد گرد ٹیوب ویلز ختم کرنے کی کیا کوئی تجویز زیر غور ہے یا نہیں تو یہ مجھے اس بارے میں بتا دیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! ہمارا آخری سروے اس حوالے سے 2006-07 میں ہوا تھا اور اس کے بعد یہ چیز evaluate کی گئی تھی کہ کہاں پر ٹیوب ویلز کی ضرورت ہے یا کہاں پر نہیں ہے؟

جناب چیئرمین! معزز ممبر جناب محمد وارث شاد جو فرما رہے ہیں یہ میرے آفس میں آجائیں تو میں ان کو exact situation ان کے حلقے کی اس particular canal کے بارے میں بتا دوں گا کیونکہ اتنی زیادہ تفصیل کی جواب کے لحاظ سے ضرورت نہیں تھی لہٰذا اتنی تفصیل ابھی میرے پاس نہیں ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! جی، ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! اس سوال میں اس کینال کا ذکر نہیں لہٰذا آپ منسٹر صاحب کے آفس میں جا کر معلومات حاصل کر لیں۔جی، چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! میں نے جو سوال کیا تھا اور میری معلومات کے مطابق منسٹر صاحب نے اس کا وضاحت سے جواب نہیں دیا۔SCARP کے تحت لگائے گئے ٹیوب ویلز کے بارے میں انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ ان کو مختلف ادوار میں مستقل ختم کر دیا گیا ہے تو میری معلومات کے مطابق ان ٹیوب ویلز کو ختم نہیں کیا گیا تھا بلکہ مختلف ادوار میں مرحلہ وار ان ٹیوب ویلز کا سامان چوری ہوتا رہا ہے اور متعلقہ محکمے کے ٹیوب ویلز آپریٹر یا دیگر سٹاف کے خلاف کوئی نوٹس لیا گیا اور نہ ہی اس پر کوئی توجہ دی گئی۔

جناب چیئرمین! میری معلومات مصدقہ ہیں یہ ٹیوب ویلز ختم نہیں کئے گئے بلکہ ان کا سامان موٹرز وغیرہ مرحلہ وار چوری ہوتا رہا اور آج تک محکمے نے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ یہاں پر صرف یہ ذکر فرمادیا گیا ہے کہ 153 ٹیوب ویلز کا سامان چوری ہو چکا ہے تو میری معلومات کے مطابق تمام ٹیوب ویلز کا سامان چوری ہوا ہے لہٰذا منسٹر صاحب فرمائیں کہ اگر وہ سامان چوری ہوا ہے تو پھر متعلقہ ملازمین کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! میرے معزز ممبر کے پاس جو معلومات یا source ہیں وہ ہمارے ساتھ شیئر کریں کیونکہ officially تو ہماری یہی statistics ہیں۔ گورنمنٹ کا official stance اور official documents یہی کہتے ہیں کہ ڈی جی خان میں 153 ٹیوب ویلز کا سامان چوری ہوا اور اس پر کارروائی بھی کی گئی ہے اور اس حوالے سے جن لوگوں کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے ان کی پنشن بھی روکی گئی اور ان کی تنخواہوں میں سے بھی کٹوتی ہو رہی ہے۔ اگر ان کے پاس مزید کوئی انفارمیشن ہے تو یہ ہمارے ساتھ شیئر کریں we will be grateful اور ہم اس پر عملدرآمد کریں گے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! میرے نہایت ہی قابل احترام وزیر آبپاشی جیسا کہ آپ جانتے ہیں کیونکہ آپ خود بھی ایک کاشتکار اور زمیندار ہیں۔ شاید آپ کے پاس کوئی ایسی تجویز آئی ہو کہ ٹیوب ویلز کے لئے per horse power بجلی کا بل fix کر دیں۔ ایک ہارس پاور پر اتنے سو یا اتنے ہزار روپے بل متعین کر دیں یعنی اگر ٹیوب ویل 10 ہارس پاور کا ہے اس کا بل 10 ہزار روپے کر دیں یا اگر وہ پندرہ ہارس پاور کا ہے تو اس کے لئے 15 ہزار روپے کر دیں تو کیا ایسا ممکن ہے؟ کاشتکار جو کہ پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے تو اس کے حالات آپ خود جانتے ہیں کہ کاشتکار کتنی تکلیف میں ہے اور اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے اگر آپ ان کے لئے کچھ کر سکیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ اچھی بات اور کچھ نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! رانا محمد اقبال خان کی جو observation ہے میں اس سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں کہ ہمیں اس سلسلے میں دیکھنے کی ضرورت ہے کہ اس سلسلے کو آگے کس طرح لے کر جایا جائے لیکن یہ سوال صرف SCARP ٹیوب ویلز کے سلسلے میں تھا اور رانا محمد اقبال خان general tube wells جو کہ ہم اریگیشن کے لئے استعمال کر رہے ہیں ان کی بات کر رہے ہیں تو آگے ہمارا Aquifer Level کے اوپر کا ایک سوال بھی ہے۔ ہم بڑی بے دردی سے زمین میں سے پانی نکال رہے ہیں اور جو ہمارا underground reservoir ہے یہ ایک limited reservoir ہے ہمیں زیادہ پانی نکالنے کی بجائے بہتر اریگیشن techniques کی طرف جانے کی ضرورت ہے۔ ہم جتنا زیادہ پانی نکالتے جا رہے ہیں اتنی تیزی سے ہمارا water table نیچے کی طرف جا رہا ہے۔ دنیا میں سب سے تیزی سے water table نیچے جانے والے ممالک میں ہمارے ملک کا شمار ہے کیونکہ ہم جس وقت جہاں پر ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہم ٹیوب ویل لگالیتے ہیں اور جتنا مرضی پانی نکالتے ہیں۔ ہمارا اس چیز پر کوئی ادراک ہی نہیں ہے کہ زیر زمین پانی کتنا کم رہ گیا ہے اور پانی کس طرح سے نیچے جا رہا ہے لہٰذا بہتر اریگیشن techniques اس کا واحد حل ہے۔ اگر ہم ٹیوب ویل کا پانی مفت بھی کر دیتے ہیں اور ٹیوب ویل کا بل اور تیل کا بل بھی اگر حکومت دینا شروع کر دے تو اس سے ہم پانی کو efficiently use نہیں کریں گے کیونکہ جس چیز کی ہمیں قیمت ادا نہیں کرنا پڑتی تو ہم پھر اس چیز کی کوئی قدر بھی نہیں کرتے لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی اریگیشن techniques کو بہتر کریں کیونکہ ہم زمین کو پانی کے ساتھ بھر دیتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے دور میں بھی اسی طریقے سے اریگیشن کی جاتی تھی اور آج تک ہم اسی طریقے پر چل رہے ہیں۔ ہم کسی بہتر طریقے کی tillage کی طرف جا رہے ہیں اور نہ زیادہ efficient irrigation techniques کی طرف جا رہے ہیں کیونکہ ہمارا یہ خیال ہے کہ ہم نے فصل کو زیادہ سے زیادہ پانی دینا ہے تو اس سے فصل زیادہ ہو گی۔

جناب چیئرمین! ایگریکلچر experts کا ساری دنیا میں آج اس چیز پر consensus ہے کہ نہری پانی اتنا ہی دینا چاہئے جتنی plant کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم زیادہ سے زیادہ پانی دینے میں سمجھتے ہیں کہ شاید ہماری فصل زیادہ ہو گی۔ آپ کے سوال کا میں جواب دیتا ہوں کہ اس قسم کی کوئی

سکیم زیر غور نہیں ہے کہ ٹیوب ویل کا پانی کسی کو مفت کر دیا جائے گا یا اس کا burden حکومت اٹھائے گی۔ اس قسم کی سکیمیں کہ جس سے بہتر طریقے سے اریگیشن کی جائے وہ ضرور زیر غور ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ fix کر دیں یعنی per horse power جتنی موٹر ہے اس کا تعین کر دیں کیونکہ پانی نے استعمال تو ہونا ہی ہے۔ جس کاشتکار نے ٹیوب ویل لگایا ہے اُس نے استعمال تو کرنا ہے کیونکہ اگر وہ پانی استعمال نہیں کرے گا تو فصل کہاں سے ہو گی؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! پانی کو بہتر استعمال کرنے پر ہمارا focus ہونا چاہئے۔ اگر ہم باقی دنیا کے ساتھ compare کریں تو ہم 0.13 کلو گرام per cubic نیچے پانی استعمال کرتے ہیں۔ جس وقت ہم اپنے آس پاس دیکھتے ہیں تو ہمارا ہمسایہ ملک تقریباً 0.4 کلو گرام per cubic استعمال کرتا ہے۔ اسی طرح ہم چائنا کو دیکھیں تو وہ تقریباً 0.8 کرتا ہے جبکہ امریکہ تقریباً 1.6 سے زیادہ کلو گرام produce کرتا ہے۔ اس وقت پانی کے بہتر استعمال کی ضرورت ہے نہ کہ زیادہ استعمال کی ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! ایک ضمنی سوال۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا کہ پانی کو بہتر استعمال کرنا، اس کی consumption کو بہتر کرنا اور پانی ضائع ہونے سے بچانے کے لئے بہتر استعمال کرنا چاہئے جو بہت اچھی بات ہے۔ کیا گورنمنٹ کے پاس ایسی کوئی پالیسی ہے جس سے پانی کے استعمال کو کم سے کم کر کے زیادہ سے زیادہ رقبہ سیراب کیا جا سکے تاکہ پانی کے وسائل پورے ہو سکیں اگر اس طرح کی کوئی پالیسی نہیں ہے تو کیا آئندہ ان کے پروگرام میں ایسی پالیسی ہے جس میں پانی کا استعمال کم ہو اور رقبہ زیادہ سیراب ہو؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! جیسا کہ رانا اقبال خان نے point out کیا کہ اریگیشن اور ایگریکلچر دونوں محکمے ایسے ہیں جن کا آپس میں بہت قریبی تعلق ہے اور ایک کے بغیر دوسرے محکمے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اریگیشن نہیں ہوگی تو زراعت بھی نہیں ہوگی۔ معزز ممبر جناب سعید اکبر خان نے جس چیز کو point out کیا ہے اس پر ہمارا ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کام کر رہا ہے۔ اسی طرح high efficiency irrigation systems ایسے ہیں جیسے sprinkler, drip, laser leveling اور اسی قسم کی چیزیں ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی domain میں آتی ہیں جس کے لئے اُن کے باقاعدہ پروگرام ہیں جس میں وہ کاشتکار کے ساتھ in partnership subsidize کرتے ہیں کیونکہ یہ سسٹم مہنگا ہوتا ہے۔ بہرحال کاشتکاروں کو سبسڈی دے کر یہ سسٹم دیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہمارے ایسے بیجوں کی ضرورت ہے جو کم پانی لیں اور اس حوالے سے میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی domain میں آجاتا ہے۔ جب تک پانی دریا میں ہوتا ہے تو وہ وفاق کے تحت ہوتا ہے، جب بیراجوں سے نہروں میں آتا ہے تب ہمارے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس آجاتا ہے لیکن جب نہروں سے واٹر کورسز میں چلا جاتا ہے تب ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ اُس کو look after کرتا ہے۔ ان تینوں محکموں کو آپس میں مل کر close liaison کے ساتھ لے کر چلنا ہوتا ہے۔ ہم ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے مشوروں اور اُن کی input کے ساتھ چلتے ہیں یعنی مختلف نہروں میں کس وقت کتنا پانی چھوڑنا ہے یا کون سے علاقے میں کون سی فصل کاشت ہوئی ہے یا فصل کی صورتحال کیا ہے یہ سب اُن کے ساتھ liaison کر کے ہم کرتے ہیں۔ اسی طرح high efficiency irrigation systems پر ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کام کر رہا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! میں ایک منٹ لوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئر مین! منسٹر اریگیشن نے بڑی وضاحت سے یہ فرمایا ہے اور مجھے بھی پتا ہے کہ پانی کا استعمال ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جو ڈیپارٹمنٹ پانی کو کنٹرول کرتا ہے، پانی preserve کرتا ہے یا ڈیم بناتا ہے لیکن جب وہ آگے distribution پر جاتا ہے تب اُس کو استعمال کرنے کے لئے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ آتا ہے اور یہی سب سے بڑا فقدان ہے جس سے پانی کا زیاں ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ اِن کا liaison بالکل ہے لیکن پہلے جو خرابی ہوئی ہے یا پانی دینے کے جو ذمہ دار ہیں اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ اگر اریگیشن ڈیپارٹمنٹ خود اپنے ہاتھ میں لے اور اپنے ذریعے سے پانی استعمال کروائے تو یہ بہتر ہو سکتا ہے۔ کیا اِن کی اس طرح کی کوئی پالیسی یا اس طرح کی کبھی discussion ہوئی ہے؟

جناب چیئرمین: چودھری مظہر اقبال! آپ بھی سوال کرلیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں بڑی بے تابی سے سوال کرنا چاہ رہا تھا کیونکہ میرا علاقہ ہارون آباد اور فورٹ عباس پانی کی کمی کے شکار علاقوں میں سب سے نمایاں ہے۔ وہاں زیر زمین پانی کڑوا ہے اس لئے ہمیں پینے والا اور آبپاشی کے پانی کا فقدان رہتا ہے۔ Indus Water Treaty کے تحت راوی، ستلج اور دریائے بیاس کا پانی انڈیا کو دے دیا گیا جس سے ہمارے وہ سارے علاقے پانی سے محروم ہو گئے۔

جناب چیئرمین! اب صرف صادقیہ اور فورڈواہ نہروں پر اِن تمام علاقوں کا سارا دارومدار ہے لیکن وزیر آبپاشی کو معلوم ہو گا کہ 30 سے 40 فیصد پانی کی مقدار میں کمی overall آ گئی ہے۔ وزیر آبپاشی جیسے بات کر رہے ہیں کہ پانی کا efficient سسٹم ہونا چاہئے لیکن میں نے already request کی تھی کہ زراعت، خوراک اور آبپاشی تینوں محکموں کی ایوان میں اکٹھی بحث رکھیں کیونکہ پنجاب زرعی صوبہ ہے اور ہماری کاٹن کی فصل اس دفعہ بُری طرح پانی کی کمی کا شکار ہوئی ہے۔

MR CHAIRMAN: Please come to the question.

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ پانی کے efficient system کے اوپر بات ہوئی ہے تو صادقیہ اور بڑی نہر ہاکڑا کی lining and habilitation کے منصوبے بھی زیر تکمیل تھے کیونکہ جب پانی چھوڑا جاتا ہے تب اُن کے پشتے بالکل ٹوٹ جاتے ہیں لہٰذا ان کی lining ہونے والی ہے۔ SCARP کے ٹیوب ویلوں کا پانی آگے پہنچانے کا منصوبہ آپ کے محکمے کے زیر غور ہے لہٰذا وہ کب تک پایۂ تکمیل ہو گا؟ آپ کے محکمے کے ذمہ پانی کی ترسیل ہے لیکن آگے محکمہ زراعت کا کام ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! محکمے کے سارے نظام کی maintenance and improvement پر مسلسل کام ہوتا رہتا ہے۔ اِن کا سوال SCARP کے ٹیوب ویلوں کا تھا تو میری گزارش ہو گی کہ ہم محکمہ اریگیشن پر discussion کے لئے تاریخ طے کر لیں کیونکہ اس پر serious discussion ہونے اور سب کی input کی ضرورت ہے۔ پاکستان اس وقت دنیا کے water stressed countries میں سے ایک ہے لہٰذا ہمیں اس چیز پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے اپنے محدود وسائل کو کیسے آگے بہتر لے کر چلنا ہے۔ ہم SCARP کے ٹیوب ویلوں کی situation سے باہر نکل گئے ہیں البتہ ہم جب general debate کے لئے ایک دن رکھیں گے تب generally اس کو بھی discuss کر لیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! میری منسٹر اریگیشن سے یہ گزارش ہے کہ میرے حلقہ چنیوٹ اور چنیوٹ کی باؤنڈری کے ساتھ ساتھ واٹر سپلائی کے ٹیوب ویل لگے تھے جس میں ایک JICA کا پراجیکٹ تھا اور فیصل آباد کو پانی سپلائی کرنے کے لئے 32/30 ٹیوب ویل لگائے گئے تھے۔ ہمارا واٹر ٹیبل بہت ہی نیچے چلا گیا ہے۔

جناب چیئرمین!میں نے منسٹر صاحب سے ایک دفعہ گزارش کی تھی کہ آپ وزیر بنے ہیں اور ہمارے مسائل کو بھی سمجھتے ہیں۔اُن سے میں نے کہا کہ پانی کی بہت کمی ہے لیکن ہمارے ہاں نہروں کی lining, rehabilitation یا اس طرح کی کوئی سکیم نہیں ہے جس پر انہوں نے کہا کہ آپ کا sweet water zone ہے اس لئے ہم نہیں دے سکتے۔ ہمارا sweet water zone ہونے کی وجہ سے پہلے ہمارا پانی کاٹ کر ٹوبہ ٹیک سنگھ اور فیصل آباد کو دے دیا گیا لہٰذا اب میری اُن سے گزارش ہے کہ ہمیں sweet water zone کی سزا ہی ملنی ہے یا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے---

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین!میں اب سوال کر رہا ہوں کہ حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے کہ sweet water zone کو بھی پانی save کرنے کے لئے کوئی لائننگ کی سکیم یا اگر کوئی مہربانی فرما دیں تو میں ان کا بڑا ممنون ہوں گا کیونکہ ہمیں پانی کا بڑا مسئلہ ہے اور ٹیل پر کبھی پانی نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: ایک سوال پر چھ ضمنی سوالات ہو چکے ہیں تو میرا خیال ہے کہ اب اس کو ختم کر دیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین!یہ اس سوال کے scope سے بھی باہر ہے---

جناب چیئرمین: جی، بالکل۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین!کینال لائننگ اور چیز ہے اور اس کا مطلب ہے کہ اس پر ایک debate بنتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل ایک debate بنتی ہے۔

معزز ممبران: جناب چیئرمین!اس پر بحث کے لئے کوئی دن مختص کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل وزیر قانون اس پر بحث کے لئے کوئی دن رکھ رہے ہیں اس دن انشاءاللہ بحث کی جائے گی۔

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): جناب چیئرمین! ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میری گزارش یہ ہے کہ ضلع جھنگ تین دریاؤں کے درمیان واقع ہے یہاں سے دریائے جہلم بھی گزرتا ہے، دریائے چناب بھی گزرتا ہے اور دریائے راوی بھی گزرتا ہے جبکہ ہمارے ضلع کے پانی کا level دس فٹ کے بعد نیچے پانی آجاتا ہے تو میری وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ سکارپ ٹیوب ویل ضلع جھنگ میں چلائے جائیں تاکہ ہمارے ضلع کے پانی کا level نیچے جائے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ ہماری نہر رنگ پور کینال چھ ماہ کی ہے اور چھ ماہ پانی ہمیں نہیں ملتا تو ہماری اس نہر کو سالانہ کیا جائے یا سکارپ ٹیوب ویل چلائے جائیں تاکہ ہمیں گندم کی بیجائی کے لئے بھی پانی دستیاب ہو سکے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب شہباز احمد (پی پی۔130): جناب چیئرمین! میں یہ سوال ہی کر رہا ہوں اور میں جواب نہیں دے رہا۔ میری دوسری گزارش وزیر موصوف سے یہ ہے کہ ہمارے ہاں پانی کی چوری بہت ہے اور راجباہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب شہباز احمد! اس حوالے سے بحث کے لئے دن مقرر کر رہے ہیں تو آپ مہربانی کرکے اس دن اس پر بات کر لیں اور اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! سوال نمبر 428 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں حالیہ بارشوں اور سیلاب کے نقصانات سے متعلقہ تفصیلات

*428: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حالیہ بارشوں اور بھارت کی طرف سے دریاؤں اور نالوں میں پانی چھوڑنے سے صوبہ کے کتنے اضلاع متاثر ہوئے؟

(ب) سیالکوٹ، نارووال اور قصور میں کتنے متاثرہ لوگوں نے نقل مکانی کی؟

(ج) فصلوں اور جانوروں کے نقصانات کا کل کتنا تخمینہ لگایا گیا ہے؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) حالیہ بارشوں اور بھارت کی طرف سے دریاؤں اور نالوں میں پانی چھوڑنے کی وجہ سے پنجاب کے درج ذیل اُنیس اضلاع متاثر ہوئے۔

بہاولپور، بھکر، گجرات، جھنگ، حافظ آباد، خانیوال، لاہور، میانوالی، پاکپتن، راولپنڈی، ساہیوال، شیخوپورہ، خوشاب، ملتان، سرگودھا، سیالکوٹ، قصور، لیہ، نارووال۔

اضافی مواد مع نقصانات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) رپورٹ حسب ذیل ہے:

سیالکوٹ: 15000 لوگوں نے عارضی طور پر نقل مکانی کی تاہم سیلابی پانی جلد اتر جانے کی وجہ سے لوگ اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔

نارووال: کوئی نقل مکانی کی اطلاع نہ ہے۔ تاہم 5 افراد جو پانی میں گھر گئے تھے ان کو محفوظ مقام پر منتقل کیا گیا۔

قصور: لوگوں کے نقل مکانی کی کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) مون سون سیزن 2018 میں معمول سے کم بارشیں ہوئیں اس لئے کسی بھی ضلع میں فصلوں کو کوئی نقصان نہ پہنچا تاہم ضلع گجرات میں ایک گائے اور دو بچھڑے ہلاک ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! اس سوال کے جز (ج) کے جواب میں ہے کہ مون سون سیزن 2018 میں معمول سے کم بارشیں ہوئیں اس لئے کسی بھی ضلع میں فصلوں کا کوئی نقصان نہیں ہوا تاہم ضلع گجرات میں ایک گائے اور دو بچھڑے ہلاک ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ یہاں پر دیا گیا جواب غلط ہے اور ابھی ٹی وی پر بھی میں دیکھ رہا تھا کہ فصلات کے لئے انشورنس پالیسی جاری کرنے کا حکم ہوا ہے تو ہمارے جو اضلاع ہیں جن میں میانوالی، بھکر، خوشاب اور مظفر گڑھ میں فصلات کی پہلے انشورنس ہوتی ہے کیونکہ یہ علاقے بارانی ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں سوال بھی بتاتا ہوں پہلے مجھے background تو بتانے دیں ناں۔ یہ جواب غلط دیا گیا ہے اور میرے حلقے پی پی۔84 بلکہ پوری تحصیل نور تھل میں بارشوں کی کمی کی وجہ سے زیادہ نقصان ہوا ہے جبکہ یہاں جواب میں کہہ رہے ہیں کہ نقصان نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین! میرے حلقے نور پور تھل میں نیچے سے ساری رپورٹیں سارا کچھ آکر ادھر ڈائریکٹر جنرل ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے پاس فائل ڈیڑھ مہینے سے پڑی ہے اور وہ ادھر سے اس فائل کو نکال نہیں رہے کیونکہ اس کی problem یہ ہے کہ انشورنس پالیسی والا ایک مافیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ کا سوال کیا ہے؟

Please come to the question.

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں اسی پر آرہا ہوں کہ میں پہلے اس کی background بتا کر پھر میں سوال کروں گا اور آج تو اتنا rush بھی آپ کے پاس نہیں ہے اس لئے میری بات سنیں کہ وہ جو فائل ڈائریکٹر جنرل کے پاس پڑی ہے تو انشورنس کمپنی والے اتنا بڑا مافیا ہیں کہ پریمیئم تو انہوں نے لے لیا ہے لیکن آفت زدہ علاقوں کی فائل دو ماہ سے ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے ڈائریکٹر جنرل کے پاس پڑی ہے تو میرا اس پر سوال یہ ہے کہ۔۔۔

معزز ممبران: جناب چیئرمین! سوال کیا ہے وہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد وارث شاد! آپ سوال پر آئیں کہ آپ کا سوال کیا ہے؟

Please come to the question.

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! یہ ساری background دینے کے بعد میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ جو غلط بیانی ان کے محکمہ نے کی ہے، غلط جواب دینے کی کب انکوائری کروائیں گے اور اس کے بعد نور پور تھل کو کب تک آفت زدہ کروادیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب چیئرمین! شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ پہلا سوال ہے جو میرے بھائی جناب محمد وارث شاد نے کیا ہے لیکن ان سے پہلے سوال نمبر بھی نہیں پوچھا گیا کہ سوال کا نمبر کیا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ جو سوالات میرے بھائی نے یہاں اسمبلی میں پوچھے ہیں ان کا تفصیلی جواب ہم نے دیا ہے۔

جناب چیئرمین! انہوں نے جز (ج) کے متعلق کہا ہے کہ فصلوں اور جانوروں کے نقصان کا تخمینہ کیا ہے تو جواب میں ہے کہ مون سون کی بارشیں کم ہوئی ہیں اور ہونے والے نقصان کا تخمینہ 60 ہزار روپے ہے جس کی تفصیل میرے پاس ہے۔ اگر معزز ممبر چاہیں تو میں انشاءاللہ انہیں دکھا سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین! انہوں نے ضلع خوشاب کی بات کی ہے تو جز (الف) میں انہوں نے اضلاع کے متعلق پوچھا ہے کہ پورے صوبہ میں کن اضلاع میں نقصان ہوا ہے تو بارشیں ہوئی ہیں، بھارت نے پانی چھوڑا ہے جس کے جواب میں بڑی تفصیل سے بتایا ہے کہ پورے صوبہ کے اُنیس اضلاع ہیں جن میں معمولی سا کہیں نقصان ہوا ہے کیونکہ زیادہ بارشیں نہیں ہوئیں۔ جن علاقوں یا اضلاع میں نالہ ایک اور نالہ ڈیک کا پانی آیا ان کی بھی تفصیل دی ہوئی ہے۔ اگر کہتے ہیں تو میں سارا جواب پڑھ کر بتا سکتا ہوں کیونکہ ضلع خوشاب کا تو اس جواب میں غالباً ذکر ہے لیکن اس میں کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اگر میرے بھائی کے پاس نقصان کا کوئی ثبوت ہے تو مجھے بتادیں تو ہم دوبارہ محکمہ سے پوچھ لیتے ہیں۔ میں اپنے بھائی کو ایک اور بات بتادوں کہ ہمارا جو PDMA ہے۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہے تو وہ پھر بتا دیں ہم کر لیں گے۔۔۔

جناب چیئر مین: آپ ان سے مل لیں ناں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! ثبوت یہ ہے کہ تحصیل نور پور تھل نہیں بلکہ ضلع خوشاب کی جو hierarchy ہے جو آپ نے بنائی ہے اور ہم ایک سسٹم کے تحت چل رہے ہیں پورا ضلع خوشاب، اس کے بعد کمشنر سرگودھا نے یہ لکھ کر بھیجا ہے کہ نور پور تھل میں فصلیں تباہ ہو گئی ہیں اور وہاں پر بہت نقصان ہوا ہے اس لئے اس علاقے کو آفت زدہ قرار دیا جائے۔

جناب چیئر مین! اب اس کی فائل ڈی جی ڈیزاسٹر مینجمنٹ روک کر بیٹھے ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین: جناب محمد وارث شاد! آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئر مین! شکریہ۔ یہاں جز (الف) کے جواب میں جن اضلاع کا نام ہے ان میں ضلع بھکر بھی ہے تو میں وزیر موصوف سے یہ جاننا چاہوں گا کہ بھکر میں ہونے والے نقصانات کی نوعیت کیا ہے اس کی تفصیل بتا دیں؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب چیئر مین! بھکر میں بارشوں کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے اس میں دو death ہوئی ہیں اور ایک مکان کا معمولی سا نقصان ہوا ہے۔ اس کے علاوہ تفصیل کے مطابق بھکر میں اور کوئی نقصان نہیں ہوا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئر مین! ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں نے منسٹر صاحب سے پوچھنا ہے کہ حالیہ بارشوں سے مراد انہوں نے کون سا period لیا ہے اور کتنی بارشیں ہوئی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب چیئرمین! حالیہ جو بارشیں ہوئی ہیں وہ معمول سے کم ہوئی ہیں اور 313 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی ہے۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئرمین! ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے جیسے آپ نے فرمایا کہ اریگیشن اور ایگریکلچر بہت thin line ہے تو کیا ہم جان سکتے ہیں کہ جیسے ٹیوب ویل اور surface کی بات۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا سوال کیا ہے؟

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئرمین! میں یہ بات کر رہی ہوں کہ آپ نے کیا واسا کو اپنے ساتھ on board لیا؟ بات یہ ہے کہ آپ sprinkle اور تمام چیزوں کے اوپر کام کر رہے ہیں تو specific ڈسٹرکٹ سے اس میں south, north, west and east کس کو آپ نے focus کیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! منسٹر صاحب kindly بتائیں گے کہ اے ڈی پی میں کون کون سے ڈسٹرکٹس انہوں نے focus کئے ہوئے ہیں؟

جناب چیئرمین: آپ کا سوال اس سے related نہیں ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب چیئرمین! میڈم نے جو کہا ہے یہ میرے متعلقہ سوال نہیں ہے یہ تو اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کا سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے سوال میں پوچھا گیا تھا کہ کتنے متاثرہ لوگوں نے نقل مکانی کی اور فصلوں، جانوروں کے نقصانات کا کل کتنا تخمینہ لگایا گیا ہے تو آپ دیکھیں کہ جواب میں بتایا گیا ہے مون سون سیزن 2018 میں معمول سے کم بارشیں ہوئیں اس

لئے کسی بھی ضلع میں فصلوں کو کوئی نقصان نہ پہنچا تاہم ضلع گجرات میں ایک گائے اور دو بچھڑے ہلاک ہوئے۔ آپ دیکھیں ان کا جو annexure ہے اس میں ان بارشوں کی وجہ سے 161 اموات ہوئی ہیں 9 انسانی جانوں کا زیاں ہوا ہے 191 افراد زخمی ہوئے ہیں 15 ہزار 5 لوگ۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! اس میں آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! عرض سنیں میں ضمنی سوال ہی کر رہا ہوں پندرہ ہزار پانچ متاثرہ افراد نے نقل مقانی کی ہے۔ 240 آبادیاں متاثر ہوئی ہیں مزید 290 ایکڑ رقبہ متاثر ہوا ہے اور پانچ گاؤں متاثر ہوئے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کوئی نقصان نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین! اس میں پوچھا گیا ہے کہ تخمینہ کیا ہے، وہ تو بتایا نہیں اور جن لوگوں کا اتنا نقصان ہوا اُن لوگوں کے لئے حکومت نے، ڈیپارٹمنٹ نے کیا ازالہ کیا اور کیا یہ اس کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب چیئرمین! میں نے پہلے اس کا جواب دیا تھا یہ شاید سن نہیں سکے۔ میں نے کہا تھا جو نقصان ہوا ہے اس کا تخمینہ 60 ہزار روپیہ ہے اور یہ کیس under process ہے انشاءاللہ ان کو اس کا معاوضہ دیا جائے گا جو انہوں نے بات کی کہ 161 اموات ہوئیں تو اس سلسلے میں اپنے بھائی کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان کا جو کیس ہے میرے پاس اُس کی ساری detail ہے PDMA آٹھ لاکھ روپیہ ایک death کا ادا کرتی ہے۔

جناب چیئرمین! ایک death ہو جائے یا خدانخواستہ کوئی mishap ہو جائے تو آٹھ لاکھ روپیہ PDMA ادا کرتی ہے اور وہ چوبیس گھنٹوں میں ادا کیا جاتا اور تمام جو اضلاع ہیں جہاں پر ایسا کوئی نقصان ہوتا ہے وہاں کا ڈپٹی کمشنر ڈیزاسٹر مینجمنٹ کمیٹی کا چیئرمین ہے۔ وہ چوبیس گھنٹوں میں ادائیگی کرتا ہے اور یہ جتنی بھی اموات ہوئی ہیں سب کو یہ معاوضہ ادا کر دیا گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو 60290 ایکڑ اراضی کے against ان کی کیا yardstick ہے؟ عوام کو بتا دیں اور secondly کیا یہ assurance دیتے ہیں کہ جتنی 161 اموات ہوئی ہیں کیا اُن کو ادائیگی ہو چکی ہے۔ یہ بتائیں؟

محترمہ عابدہ بی بی: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ پہلے منسٹر صاحب کو جواب تو دے لینے دیں۔

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب چیئرمین! یہ جو اموات ہوئیں ہیں اس کی ادائیگی 19 ملین روپے ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 667 ہے اس میں میری گزارش ہے کہ منسٹر صاحب سوال کا جواب ہے اس کو پڑھ دیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! معزز ممبر اپنا سوال پڑھیں میں جواب پڑھتا ہوں۔

صوبہ میں آبپاشی ریسرچ انسٹیٹیوٹ سے متعلقہ تفصیلات

***667: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ کتنے ہیں؟

(ب) مذکورہ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے قیام کے اغراض و مقاصد سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں کون سے افسران و اہلکاران کی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(د) صوبہ میں گراؤنڈ واٹر مینجمنٹ سیل کہاں پر ہے اس کے قیام کے اغراض و مقاصد سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) صوبہ میں اس وقت Aquifer Level کتنا ہے اور یہ سالانہ کتنے فٹ نیچے جا رہا ہے نیز Aquifer Level بہتر کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! ایک گزارش ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! یہاں پر ہاؤس کا consensus یہ ہے کہ معزز ممبران کے سوالات بڑے اہم ہوتے ہیں جوابات کو taken as read لیا جاتا ہے تاکہ ٹائم بچ سکے اور ممبران کے اُس سوال کے بارے میں اپنے جو خدشات ہیں اور جواب کے بارے میں وہ بتائے جائیں۔ ابھی جو میرے بھائی نے کہا ہے رولز میں اُن کا right ہے کہ وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ منسٹر جواب پڑھے لیکن جو ایک tradition چل رہی ہے یا جو ممبران کا اپنے consensus سے ایک فیصلہ ہو چکا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے انہوں نے خود سوال پڑھا ہوا ہے تو اُس میں سے جو انہوں نے ضمنی سوال کرنا ہے وہ کر دیں تاکہ ٹائم بچے اگلے دو تین سوالات آسکیں اگر اس سوال کا جواب معزز منسٹر صاحب پڑھنا شروع کریں گے تو ٹائم ختم ہو جائے تو جو باقی ممبران ہیں اُن کا جو right ہے وہ ختم ہو جائے گا میں ان سے request کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں معزز ممبر میرے خیال میں تیاری کر کے نہیں آئے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! جناب سعید اکبر خان نے بات درست کی ہے لیکن میں جزوی طور پر اختلاف کرتا ہوں انہوں نے اپنی گفتگو میں خود کہا ہے یہ معزز ممبر کا استحقاق ہے کہ وہ taken as read بھی لے لے اور پڑھنے کے لئے بھی کہہ دے۔

جناب چیئرمین! میں یہ دیکھتا رہا ہوں کہ بعض جواب ایسے ہوتے ہیں کہ جس میں پورے ہاؤس کی اور اس ہاؤس کی وساطت سے میڈیا کے اوپر بھی ایک awareness ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین! اس کا جو جز (ب) ہے میں دیکھ رہا تھا کہ اگر واقعی یہ پڑھ دیا جائے کہ جو اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہے اُس کے اغراض و مقاصد اگر فرض کریں سوال جواب کی نشست شروع ہوتی ہے تو پنجاب کے عوام کو شاید اس کے اغراض و مقاصد کا پتا چل سکے کیونکہ اس طرح سے کوئی فورم نہیں ہے کہ وہ جا سکیں تو یہ ممبر پر چھوڑ دینا چاہئے کہ وہ taken as read لیتا ہے یا

نہیں لیتااور اس سوال میں توکافی گنجائش ہے کہ معزز منسٹر جو ہیں وہ جواب پڑھیں تاکہ ہم سارے سن سکیں کہ جو اتناimportant institutionہے اُس کے اغراض ومقاصد کیاہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین!جناب سعید اکبر خان نے جو بات کی ہے میں اُس پر سو فیصد ہی اتفاق کرتا ہوں کیونکہ this house is governed by traditions and precedentsاور اُس میں جو بات انہوں نے فرمائی ہے اگر اُس کو followکیا جائے تو زیادہ تر سوالات اپوزیشن کے ہوتے ہیں اور اپوزیشن کا اس میں استحقاق بھی ہے اور زیادہ سے زیادہ سوالات on boardآجائیں، یہ discussہو جائیں اور یہ بھی طے ہو چکا ہے کہ جو سوال کرنے والا ہے اُس نے محنت کرکے سوال کیا ہوتا ہے اُس کے تین ضمنی سوال کرنا پہلے اُس کا استحقاق ہے اگر وہ ایک کرکے بیٹھ جاتا ہے تو باقی دوسرے معزز ممبر کریں میں اس لئے repeatکر رہا ہوں تاکہ اس ماحول میں وہ دہرائے جائیں اور یہ بات بھی ہے کہon his behalfکرنے کوdiscourageکیا جاتا تھا کہ اُس نے اگر سوال کرنا ہے تو وہ خود سوال کرے۔

جناب چیئرمین!دوسری بات یہ ہے کہ اگر تین سوال چلتے رہتے ہیں اب ایک سوال میں تقریباً آدھا گھنٹہ لگاہے اور ایک وقت میں تین تین معزز ممبر کھڑے ہو کر ایک ضمنی سوال کر رہے ہوتے ہیں اُس میں بھی اپوزیشن کا نقصان ہوتا ہے اگر اپوزیشن اسی صورتحال سے ہاؤس چلانا چاہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن ہم گزارش کرتے ہیں جیسے معزز ممبر جناب سعید اکبر خان نے فرمایا جیسے میرے دوست جناب سمیع اللہ خان نے بھی فرمایا ہے کہ معزز ممبر کا اپنا استحقاق ہے لیکن دوسرے جن معزز ممبران کے سوال رہ جاتے ہیں جو کہ بعد میں بقیہ سوالات ایوان کی میز پر رکھنے والا ایک فقرا کہنا پڑھتا ہے اُس سے اگر ہم آپس میں اس کوamendکرکے چلتے رہیں کہ سوال کے جوreasonableضمنی سوالات ہیں وہdirectکئے جائیں۔

جناب چیئرمین!یہاں ایک رواج ہے کہ ضمنی سوال کرنے سے پہلے پوری ایک تاریخ بیان کی جاتی ہے تو اس کوdiscourageکیا جائے۔

جناب چیئرمین: گو کہ یہ آپ کا prerogative ہے لیکن آپ ہاؤس پر رحم کریں۔ یہ چار صفحات کا جواب ہے۔ آپ کو تیاری کرکے آنا چاہئے تھا۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! آپ میری گزارش سن لیں جیسا کہ میرے فاضل colleague نے یہاں پر ذکر کیا کہ ہاؤس rules, precedents اور traditions کے تحت چلتا ہے تو یہ rules بھی ہیں، یہ tradition بھی ہے اور precedent بھی ہے پھر معزز منسٹر نے agree کیا کہ میں سوال پڑھ دوں تو وہ جواب پڑھ دیں گے لہٰذا ٹائم غیر ضروری باتوں میں spend نہ کیا جائے۔ اگر ایک مثبت activity ہو رہی ہے تو اس کو ٹائم ضائع ہونا نہیں کہتے جب معزز منسٹر جواب پڑھیں گے تو آپ خود محسوس کریں گے، یہ معزز ایوان محسوس کرے گا اور ہمارے میڈیا کے دوست محسوس کریں گے کہ یہ سوال کتنی importance کا حامل ہے۔ منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ سوال کا جواب پڑھ دیں۔

جناب چیئرمین: آپ اس کو press کرتے ہیں کہ وہ اس جواب کو پڑھیں۔

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! جی، ہاں پڑھیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! چودھری اشرف علی نے سوال نمبر 667 کیا ہے۔ اس سوال کے جز (الف) کا جواب یہ ہے کہ:

(الف) صوبہ پنجاب میں ایک اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہے۔ اس کا قیام 1924 میں وجود میں آیا۔ جو کہ پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ سیکرٹریٹ لاہور میں واقع ہے اور اس کی دو شاخیں ہیں:

i۔ فزکس ونگ (فزکس ونگ کا فیلڈ ریسرچ سٹیشن بابکوال ضلع شیخوپورہ میں واقع ہے)

ii۔ ہائیڈرالکس ونگ (ہائیڈرالکس ونگ کا فیلڈ ریسرچ سٹیشن نندی پور ضلع گوجرانوالہ میں واقع ہے)

اس سوال کے جز (ب) کا جواب یہ ہے کہ:

(ب) اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے قیام کے اغراض و مقاصد:

اس کے اغراض و مقاصد میں لیبارٹری اور فیلڈ میں آبپاشی، فلڈ اور ڈرینج کے مسائل کے بارے میں تحقیق کرنا اور فزیکل ماڈل تیار کر کے رپورٹ مرتب کرنا۔ جیسا کہ بیراج، پل، سمال ڈیم وغیرہ کے ماڈل تیار کرنا اور اس کے علاوہ سیلاب کے تحفظ کے لئے فلڈ بند کی تحقیق کرنا۔Geotechnical تحقیق کرنا۔اریگیشن سٹرکچر میں استعمال ہونے والے مٹیریل جیسا کہ سیمنٹ، سریا، بجری وغیرہ کے معیار اور مضبوطی کی جانچ پڑتال کرنا۔پانی کے معیار کا ٹیسٹ کرنا۔کینال lining میں استعمال ہونے والے مختلف مٹیریل کی کوالٹی اور ان کی تحقیق کرنا۔جدید طریقوں اور technologies سے جیسا کہ GIS/RS کی مدد سے نہری نظام کے جال کو کمپیوٹرائز کرنا۔دریا اور نہروں میں بہہ کر آنے والے sediment load کی تحقیق کرنا۔نہروں سے زیر زمین جانے والے پانی کا تخمینہ لگانا۔ڈرینج کے مسائل پر ریسرچ کرنا۔پانی کی بچت کے طریقوں پر ریسرچ کرنا۔زیر زمین پانی کے مسائل پر ریسرچ کرنا اور حل تجویز کرنا۔

بارش کے پانی کو استعمال میں لانے کے لئے تحقیق کرنا۔ دستیاب دریائی پانی کو بہتر استعمال اور محفوظ کرنے کی سفارشات مرتب کرنا ہے۔طغیانی کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کو کم یا ختم کرنے کے لئے دریاؤں پر حفاظتی پشتوں اور دریاؤں کے بہاؤ کو کنٹرول کرنے کے لئے تجربات کرنا اور اس کے نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے سفارشات مرتب کرنا ہے۔

محکمہ انہار میں آبپاشی کے لئے دستیاب پانی کو بیراج، ہیڈ ورکس کے ذریعے کنٹرول کرنے اور نئے بیراج، ہیڈورکس، پلوں کی نئی تعمیر کے لئے موزوں ترین جگہ، سمت اور پانی کے بہاؤ کا موزوں تخمینہ تجربات کی مدد سے لگایا جاتا ہے اور سفارشات مرتب کر کے دینا۔پن بجلی گھروں کی نئی تعمیر کے لئے موزوں سمت جگہ اور بہاؤ کا تجربات کی مدد سے تخمینہ لگایا جاتا ہے اور سفارشات مرتب کی جاتی ہیں۔

اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ (محکمہ انہار) کے ساتھ ساتھ، نیسپاک، نیشنل ہائی ویز، محکمہ مواصلات و تعمیرات، پاکستان آرمی، آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور دیگر پاکستانی محکموں کے لئے دریائی پانی کی وجہ سے پیدا شدہ مسائل کا تجربات کی مدد سے موزوں ترین حل نکال کر سفارشات مرتب کی جاتی ہیں۔

اس سوال کے جز(ج) کا جواب یہ ہے کہ:

(ج) خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تو وہ میں پڑھ دیتا ہوں۔ اس کی vacancy position یہ ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر BPS-18، اسسٹنٹ ڈائریکٹر بی پی ایس۔17، ماڈل فور مین بی پی ایس۔10، ڈاک روم اٹینڈنٹ بی پی ایس۔5، میسن بی پی ایس۔5، ٹریڈل مشین آپریٹر بی پی ایس۔5، Instrument Mechanic BPS-5، Binder BPS-2، لیبارٹری اسسٹنٹ بی پی ایس۔2، لیبارٹری اٹینڈنٹ بی پی ایس۔ 1 اور نائب قاصد بی پی ایس۔1 کی اسامیاں ہیں۔ اس میں دو ڈپٹی ڈائریکٹر، چھ اسسٹنٹ ڈائریکٹر، ایک ماڈل فورمین، دو Silt observer، ایک ڈاک روم اٹینڈنٹ، تین میسن، ٹریڈل میشن آپریٹر، ایک Instrument Mechanic، ایک Binder، پندرہ لیبارٹری اسسٹنٹ، 9 لیبارٹری اٹینڈنٹ اور ایک اسامی نائب قاصد کی ہے۔ ان کی خالی پڑی اسامیوں کے remarks میں ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر کے لئے requisition بھیجی گئی ہے اور اس پر process ہو رہا ہے، Assistant Director vacancy because of nan availability of promotion channel from SA to JRO اور ماڈل فورمین کی اسامی vacant because of recruitment ban, Silt observer seat because of recruitment ban، ڈاک روم اٹینڈنٹ کی اسامی بھی ban کی وجہ سے خالی ہے، میسن کی اسامی ban کی وجہ سے خالی ہے، treadmill Machine Operator اسامی ban کی وجہ سے خالی ہے، Instrument Mechanic کی اسامی بھی ban کی وجہ سے خالی ہے، بیلدار کی اسامی بھی ban کی وجہ سے خالی ہے، لیبارٹری

اسسٹنٹ کی اسامی بھیban کی وجہ سے خالی ہے اور نائب قاصد کی اسامی بھیban کی وجہ سے خالی ہے۔

اس سوال کے جز(د) کا جواب یہ ہے کہ:

(د) صوبہ میں گراؤنڈ واٹر مینجمنٹ سیل کا قیام اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے فزکس ڈائریکٹوریٹ میں بذریعہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نوٹیفکیشن نمبری حوالہ نمبر SO(Evl) IRRI-1-2/2006 مورخہ 2013-12-09 کے تحت ہوا۔

اس کے اغراض ومقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

i۔ کینال کمانڈ ایریا میں زیر زمین پانی کی صورتحال کی GIS mapping کرنا۔

ii۔ محکمہ کے سپرنٹنڈنگ انجینئرز کے ساتھ زیر زمین پانی کی معلومات اور انتظام کے بارے میں رابطہ۔

iii۔ زیر زمین پانی کی ماڈلنگ اور مینجمنٹ کی سرگرمیوں کو انجام دینا۔

iv۔ کم زیر زمین پانی کے لیول والے علاقوں کی نشاندہی کرنا اور ان علاقوں میں زیرزمین پانی کے Sustainable استعمال اور مینجمنٹ کے لئے پلاننگ اور ریسرچ کرنا۔

v۔ مصنوعی طریقوں سے زیر زمین پانی کے لیول کو بڑھانے کے لئے ریسرچ کرنا۔

اس سوال کے جز(ہ) کا جواب یہ ہے کہ:

(ہ) صوبہ میں Aquifer Level بعض علاقوں میں خصوصاً بڑے شہروں میں جیسے لاہور، ملتان، بہاولپور، لودھراں، وہاڑی، خانیوال، پاکپتن، بہاولنگر، قصور، اوکاڑہ میں مختلف شرح سے سالانہ 0.5 سے 3.0 فٹ نیچے جارہا ہے۔

مزید یہ کہ لاہور میں سالانہ 2.5 فٹ اوسطاً نیچے جارہا ہے۔ بعض علاقوں میں پانی کا لیول معمولی کمی بیشی سے برقرار ہے۔ صوبہ میں اس وقت Aquifer Level مختلف علاقوں میں مختلف ہے۔ صوبائی دارالحکومت لاہور میں زیر زمین پانی کا لیول تقریباً 135 فٹ تک ریکارڈ کیا گیا ہے جو کہ سب سے زیادہ ہے۔

i۔ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب نے اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں گراؤنڈ واٹر مینجمنٹ سیل قائم کیا ہے۔جہاں زیر زمین پانی کے مسائل پر ریسرچ اور حل تجویز کئے جاتے ہیں۔

ii۔ زیر زمین پانی کو ریگولیٹ کرنے کے لئے واٹر ایکٹ 2019 بھی تیار کیا گیا ہے۔

iii۔ پانی کے ذخائر کو مناسب طریقے سے استعمال کرنے کے لئے پنجاب واٹر پالیسی 2018 بنائی گئی ہے جو کہ منظور ہو چکی ہے۔

iv۔ کسانوں اور دیگر عوام میں آگاہی مہم کے ذریعے زیر زمین پانی کی اہمیت اور مناسب استعمال کے لئے سیمینار اور پورے پنجاب میں ورکشاپس منعقد کی گئی ہیں۔

V۔ زیر زمین پانی کے لیول کو artificial recharge کے ذریعے بحال کرنے کے لئے اولڈ میلسی کینال میں ہیڈ اسلام سے فلڈ واٹر ریچارج کرنے کا منصوبہ زیر تکمیل ہے۔

vi۔ دریائے راوی کے ارد گرد، راوی سائفن سے موہلنوال تک زیر زمین پانی کا لیول اور چیکنگ اور تجزیہ کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! اگر میرے دوستوں کو واٹر پالیسی پر بھی بیان چاہئے تو I can continue with that آپ جیسے مناسب سمجھیں۔جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! وزیر آبپاشی جناب محمد محسن لغاری پرانے پارلیمنٹیرین ہیں انہوں نے آج کمال طریقے سے وقت کو استعمال کیا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! کیا ہم نے کیا ہے؟

جناب چیئرمین: شیخ علاؤالدین! آپ کی طرف سے press ہوا ہے۔اگر آپ press نہ کرتے تو وہ نہ پڑھتے۔پلیز! آپ سوال کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! یہ جواب تیزی سے بھی پڑھا جا سکتا تھا لیکن انہوں نے کمال طریقے سے ٹائم کا استعمال کیا ہے۔

جناب چیئرمین: انہوں نے تو آپ کو تفصیل دی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! جواب میں کہا گیا ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں زیر زمین پانی کا لیول تقریباً135 فٹ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ زیادہ دور نہیں جاتے بلکہ اس وقت جہاں میں اور آپ موجود ہیں اسمبلی جو مال روڈ پر ہے یہاں290 فٹ پر پانی ہے۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! یہ average ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! مجھ ایک بندے کا کتنے منسٹر جواب دیں گے؟

جناب چیئرمین: شیخ علاؤالدین! پلیز! آپ سوال کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! اس طرح نہیں ہونا چاہئے۔ میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ صوبائی دارالحکومت میں جو135 فٹ کہا گیا ہے یہ غلط ہے۔ میں یہ بھی نہیں کہتا کہ اس ریسرچ پر اتنا پیسا ضائع ہو رہا ہے کیا کوئی third party evaluation ہوئی؟ چلو میں نہیں کہتا یہ اتنی بڑی کارروائی ڈالی گئی ہے اس کا بجٹ کہاں ہے کسی نے third party evaluation نہیں کی۔ یہ نہ کہا جائے کہ ہم نے نہیں کی تو انہوں نے بھی نہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسمبلی فلور پر کھڑے ہو کر یہ کہنا کہ لاہور میں پانی کا لیول135 فٹ ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ یہ جواب غلط ہے چونکہ لاہور کا پانی تو290 فٹ سے بھی نیچے جا چکا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ منسٹر صاحب کو جواب دینے دیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! لاہور کے مختلف علاقوں میں مختلف water table ہو گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! یہ غلط جواب ہے۔

MR CHAIRMAN: Sheikh Ala-ud-Din Sahib! Please address the chair.

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! مجھے لگتا ہے کہ گیس نہیں آئی اور معزز ممبر شیخ علاؤالدین نے چائے نہیں پی اس لئے اتنے غصے میں ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! جناب محمد محسن لغاری بہت competent ہیں انہیں آپ کی مدد کی ضرورت نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب چیئرمین! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سرگودھا: بھاگٹانوالہ میں پٹواری کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*630: **جناب محمد منیب سلطان چیمہ**: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا میں مظفر پٹواری کتنے عرصے سے تعینات ہے اور عرصہ پندرہ سال سے اس کی کس کس جگہ تعیناتی ہوئی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مظفر پٹواری کی بھاگٹانوالہ سرگودھا میں تعیناتی کے دوران مقامی تجاوزات مافیا کی ملی بھگت سے انار کلی بھاگٹانوالہ بازار سرگودھا میں سرکاری زمین پر غیر قانونی دکانیں تعمیر کی گئیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت تجاوزات کے خلاف ایکشن لے رہی ہے مگر ان دکانوں کے خلاف ابھی تک کیوں نہیں کارروائی کی گئی، جو کہ محکمہ مال کی سرکاری جگہ پر تعمیر کی گئی ہیں، کیا حکومت انار کلی بازار میں موجود ناجائز تجاوزات کے خلاف آپریشن کے دوران ان دکانوں کو گرانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نیز یہاں پر موجود عرصہ دراز سے تعینات پٹواری کو کسی اور جگہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) بمطابق رپورٹ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو) سرگودھا مظفر پٹواری تحصیل بھاگٹانوالہ حلقہ میں تعینات نہ ہے تاہم اسی حلقہ میں سابقہ تعیناتی کی تاریخ وار فہرست ذیل ہے:

I۔ 22.07.2008تا12.08.2010

.ii 09.12.2010تا04.12.2013

.iii 03.06.2013تا06.12.2015

.iv 18.11.2017تا14.07.2018

.v 15.08.2018تا07.09.2018

(ب) بمطابق رپورٹ یہ درست نہ ہے آمدہ حکم ڈپٹی کمشنر بحوالہ چٹھی نمبر CC/2422 مورخہ 25.04.1975 بروئے رپٹ روزنامچہ واقعاتی نمبر 317 مورخہ 01.05.1975 کے تحت رقبہ Integrated Rural Development Programme (Coprative Department) کو قبضہ دیا گیا اور محکمہ ہذا نے ہی دکانات تعمیر کروائی تھیں۔

بظاہر پٹواری مظفر کا سوائے تعیناتی کے ان کی تعمیر میں کوئی کردار ظاہر نہ ہے بلکہ اس نے اپنے عرصہ تعیناتی میں کو آپریٹو ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے بغیر اجازت دکانیں تعمیر کرنے کے خلاف متعدد بار رپورٹ ہائے افسران بالا کو تحریر کی ہیں بادی النظر میں اس کے ملوث ہونے کا کوئی ثبوت نہ ہے۔

(ج) بمطابق رپورٹ یہ درست نہ ہے دکانات ہائے کے خلاف رپورٹ مورخہ 12.06.2010،21.06.2010،25.06.2010،30.06.2010 درج کی گئی ہیں جن کی نقول (جھنڈی الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ دکانات ہذا مورخہ 22.08.2010 سے لے کر آج تک موقع پر seal ہیں نیز بھاگٹانوالہ الف/23 جنوبی میں محمد شیر پٹواری تعینات ہے۔

فیصل آباد: محکمہ آبپاشی

کے دفاتر وملازمین اور ترقیاتی بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*698: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں محکمہ آبپاشی کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کرتے ہیں؟

(ب) محکمہ آبپاشی ضلع ہذا کا سال 2018-19 کا بجٹ مد وار کتنا ہے، ترقیاتی فنڈ کتنا اور کس کس منصوبہ کے لئے ہے؟

(ج) فیصل آباد شہر میں محکمہ ہذا کی کتنی رہائش گاہیں کن کن افسران کے پاس ہیں؟

(د) کوئی ریسٹ ہاؤس بھی محکمہ ہذا کا فیصل آباد میں ہے تو کس جگہ اور کتنے رقبہ پر ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) فیصل آباد میں محکمہ انہار کے کل 30 دفاتر ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ فیصل آباد زون میں کُل 5733 ملازمین کام کرتے ہیں۔

(ب) محکمہ انہار فیصل آباد زون فیصل آباد کا سال19۔2018 کا ٹوٹل بجٹ1910.123 ملین روپے ہے ترقیاتی فنڈ اور منصوبوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فیصل آباد شہر میں افسران کی کل34 رہائش گاہیں ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فیصل آباد شہر میں محکمہ انہار کا کوئی ریسٹ ہاؤس نہ ہے۔

رحیم یار خان: پانی کی چوری روکنے کے لئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*725: **محترمہ عشرت اشرف:** کیاوزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں انہار سے پانی کی چوری کے خاتمہ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ب) پانی کی تقسیم میں صوبہ کو کتنا حصہ ملتا ہے اور یہ تقسیم کس سن میں ہوئی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) رحیم یار خان کینال سرکل تین ڈویژنز رحیم یار خان کینال ڈویژن، ڈالس کینال ڈویژن اور خان پور کینال ڈویژن پر مشتمل ہے۔ ان ڈویژنز میں واقع نہروں پر پانی کی چوری کو کنٹرول کرنے کے لئے تمام پانی چوری کے وقوعہ جات کو متعلقہ اتھارٹی تک رپورٹ کئے گئے اور پانی چوری سے توڑے گئے موگہ جات کو مرمت کیا گیا۔ پنجاب حکومت کی طرف سے مہیا کی گئی پولیس فورس اور محکمہ کے افسران و عملہ فیلڈ نے مل کر دن اور رات کو نہروں پر سرپرائز چھاپے مار کر پانی چوری میں موقع پر ملوث پائے گئے ملزمان کے خلاف قاعدہ و قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی گئی اس طرح رحیم یار خان کینال سرکل میں خریف2018 سے دسمبر ربیع19۔2018 تک پانی چوری کو مؤثر طور پر روکنے کے لئے درج ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی۔

1۔ پانی چوری کے خریف2018 اور ربیع19۔2018 میں6601 وقوعہ جات کو سب ڈویژنل کینال آفیسر زنے رپورٹ کیا اور اب تک پانی چوروں کے خلاف متعلقہ تھانہ جات میں254 ایف آئی آر ز کا اندراج ہو چکا ہے اور باقی پر کارروائی زیر عمل ہے۔

2۔ محکمہ کے افسران کے اچانک چھاپوں کے دوران موقع پر پانی چوری میں ملوث پائے گئے09 افراد کو گرفتار کیا گیا اور کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ1873 کی دفعہ 70 کے تحت جرمانہ اور قید کی سزا سنا کر جیل میں بھیجا گیا۔

3۔ پانی چوری کے157 وقوعہ جات کو کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ1873 کی دفعہ70 کے تحت جرمانہ کی سزائیں سنائیں اور خریف 2018 اور ربیع19۔2018 میں مبلغ 1142700 روپے پانی چوری کی مد میں ملزمان سے وصول کئے گئے۔

(ب) واٹر اکارڈ کے مطابق جو کہ 1991 میں منظور ہوا تھا۔ پنجاب کے لئے خریف میں 37.07 ایم اے ایف اور ربیع میں18.87 ایم اے ایف کُل 55.94 ایم اے ایف کا حصہ مقرر کیا گیا ہے لیکن منگلا تربیلا اور چشمہ ڈیموں میں بھل جمع ہونے کی وجہ سے اور موسمی حالات کے پیش نظر دریاؤں میں پانی کی کمی کی وجہ سے پنجاب کو اوسطاً خریف میں33.86 ایم اے ایف اور ربیع میں16.0 ایم اے ایف کُل 49.87 ایم اے ایف پانی دستیاب ہو رہا ہے۔ یہ کمی نئے ڈیم بنانے سے ہی پوری ہو سکے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سیالکوٹ: جامکے چیمہ میں پانچ ایکڑ اراضی پر سٹیڈیم بنانے سے متعلقہ تفصیلات

115: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جامکے چیمہ (تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ) میں موجود کنگن والا روڈ پر موجود پانچ ایکڑ اراضی حکومت کی ملکیت ہے؟

(ب) کیا اس اراضی پر کوئی کھیل کا میدان (سٹیڈیم) بنانے کا منصوبہ ہے تو اس پر کام کب تک شروع کیا جائے گا تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) مذکورہ اراضی پنجاب حکومت کی ملکیت ہے۔

(ب) بمطابق آمدہ رپورٹ دفتر ڈپٹی کمشنر، سیالکوٹ رقبہ مذکورہ سٹیڈیم کی تعمیر کے لئے تجویز کیا گیا۔ تاہم محکمہ بورڈ آف ریونیو میں اس بابت تجویز موصول نہ ہوئی ہے۔ تجویز موصول ہونے پر قواعد وضوابط کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جھنگ: حلقہ پی پی۔126 میں
گندے پانی کے نالہ کو بند کرنے سے متعلقہ تفصیلات

193: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر حلقہ پی پی۔126 سے ملحقہ حفاظتی بند کے ساتھ ایک گندے پانی کا نالہ ہے جس کی وجہ سے جھنگ کا زمینی پانی خراب ہو گیا ہے اور اس نالے کی وجہ سے عوام مضر صحت پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس نالے کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا اس نالے کو پختہ کر کے جھنگ کے زمینی پانی کو خراب ہونے سے بچانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):

(الف) یہ درست ہے کہ جھنگ شہر حلقہ پی پی۔126 سے ملحقہ حفاظتی بند کے ساتھ ساتھ خیر والا مین ڈرین بہتی ہے یہSeepage Cum Storm Water ڈرین ہے اس ڈرین میں بُرجی نمبر000+10 سے 000+27 بائیں جانب جھنگ شہر کے سات عدد ڈسپوزلز کا گندا پانی داخل ہوتا ہے۔مزید تفصیل جز(ب)میں بیان کر دی ہے۔

(ب) اس نالہ (خیر والا مین ڈرین)کا تعلق ایک بہت بڑے ڈرینج سسٹم سے ہے جو کہ مختلف اضلاع جن میں فیصل آباد، چنیوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور جھنگ کے جزوی علاقوں میں پھیلا ہوا ہے۔اس ڈرینج سسٹم کی لمبائی116.50 میل ہے اورCatchment Area 521مربع میل ہے اس نالہ کا ڈسچارج 1042 کیوسک ہے اتنے بڑے ڈرینج سسٹم کو بند کرنا ممکن نہ ہے۔

یہ نالہ برجی نمبر000+0 تا000 +35 تک دریائی ایریا میں بہتا ہے دریائی ایریا میں نالہ کو پُختہ کرنا مناسب نہ ہے۔ جھنگ شہر کا سیوریج کا پانی برجی نمبر000+10 تا 000+27 تک سات عدد ڈسپوزلز کے ذریعے اس نالہ میں گرتا ہے۔اگر بلدیہ جھنگ سیوریج کے پانی کو صاف کرنے کا نظامWater Treatment Plant لگائے تو زمینی پانی کو مزید خراب ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔

بہاولپور کے علاقہ چولستان میں
سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

264:جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور کے علاقہ چولستان میں کتنی سرکاری اراضی ہے؟

(ب) کتنی سرکاری اراضی پر لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) اس علاقہ میں تعینات پٹواریوں کے نام کی تفصیل دی جائے؟

(د) یکم جنوری2016 سے آج تک کتنی سرکاری اراضی چولستان میں کتنے افراد کو الاٹ کی گئی ہے؟

(ہ) کیا جن کو یہ اراضی الاٹ کی گئی ہے وہ تمام چولستان کے مستقل رہائشی ہیں یا دیگر علاقہ جات کے رہائشی ہیں؟

وزیر مال(ملک محمد انور):

(الف) چولستان کی کل اراضی 6.6 ملین ایکڑ(26,933 سکویئر کلومیٹر) ہے

(ب) فصل خریف 2018 کے دوران 6020 ایکڑ 01 کنال پر 653 لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا جس میں سے 1361 ایکڑ رقبہ 177 افراد سے واگزار کرالیا گیا۔ 3728 ایکڑ دو کنال رقبہ جس پر 339 افراد نے قبضہ کر رکھا ہے، مختلف عدالت ہائے سے جاری شدہ حکم امتناعی کی وجہ سے بیدخل نہ ہوئے ہیں جبکہ 930 ایکڑ رقبہ کی واگزاری زیر کارروائی ہے۔تفصیل بر جھنڈی(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔

(ج) پٹواریوں کی تفصیل بر جھنڈی(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یکم جنوری 2016 سے کسی چولستانی کو بھی سرکاری اراضی تقسیم نہ کی گئی ہے۔

(ہ) یکم جنوری 2016 کے بعد سرکاری رقبہ کی الاٹمنٹ ہی نہ ہوئی ہے۔

سیالکوٹ:پی پی۔43 میں پٹوار سرکل کی تعداد اور ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

267: چودھری نوید اشرف: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔43 سیالکوٹ میں کل کتنے پٹوار سرکل ہیں۔ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے سرکلز کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے۔تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) جن سرکلز کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہیں ہوا کیا حکومت ان کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال(ملک محمد انور):

(الف) حلقہ پی پی۔43 سیالکوٹ میں 30 پٹوار سرکل اور کل 119 مواضعات ہیں۔ تفصیل فلیگ(A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کل119 مواضعات میں سے 112 مواضعات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے اور اراضی ریکارڈ سنٹر پر خدمات کی فراہمی جاری ہے۔

(ج) حکومت بقیہ ماندہ مواضعات کا ریکارڈ بھی کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔ ان میں سے بیشتر مواضعات شہری نوعیت کے ہیں جن کو شہری مواضعات کی طرز پر کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے منصوبہ زیر غور ہے۔

اوکاڑہ: چک فیض آباد نہر اپر سہاگ پر پختہ پتن بنانے سے متعلقہ تفصیلات

288: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ نہر اپر سہاگ پر پختہ پتن نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چک فیض آباد اور کھولے مرید کے لوگ بھینسوں کو پانی پلانے کے لئے نہر پر لے کر جاتے ہیں جس کی وجہ سے نہر کے دونوں کنارے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور نہر بار بار یہاں سے ٹوٹ جاتی ہے جو کہ فصلوں اور گھروں کے نقصان کا باعث بنتی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس نہر پر پختہ پتن بنانے اور نہر کی مرمت کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد محسن لغاری):

(الف) چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ نہر اپر سہاگ پر واقع نہ ہے۔ بلکہ یہ گاؤں نہر لوئر دیپالپور کینال سے سیراب ہوتا ہے۔ اس گاؤں کے لئے نہر پر پُختہ پتن (Cattle Ghat) نہ ہے۔

(ب) چک فیض آباد اور کھولے مرید کے نزدیک نہر لوئر دیپالپور کینال کے کناروں کو دوران سال 18-2017 میں پُختہ کر دیا گیا تھا اور اب موقع پر نہر اس جگہ سے مضبوط ہے۔

(ج) نہر لوئر دیپالپور کینال پر گاؤں فیض آباد اور کھولے مرید کے لئے پُختہ پتن (Cattle Ghat) بنانے کا کام اس سال 19-2018 کے منظور شُدہ ورک پلان میں شامل ہے اور دوران closure کام موقع پر مکمل ہو جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، آپ پوائنٹ آف آرڈر لے لیں۔

وزراء کا ایوان میں چیئر سے اجازت لئے بغیر بات کرنا

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں پہلے بھی انتہائی سنجیدگی سے یہ بات کر چکا ہوں کہ جیسے میں نے کہا کہ اگر آپ پوائنٹ آف آرڈر نہیں لیتے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ میں کچھ دنوں سے پنجاب حکومت کے منسٹرز کو دیکھ رہا ہوں اور میں بار بار یہ کہہ رہا ہوں کہ ریکارڈنگ نکلوا لیں۔ منسٹر آپ سے اجازت لئے بغیر Chair کو مخاطب کئے بغیر بات کرتے ہیں۔ یہاں کم از کم وزیر قانون کو ہی مثال بنا لیں وہ سینئر پارلیمنٹیرین ہیں انہوں نے کوئی بھی بات کرنی ہو تو وہ ہمیں براہ راست کچھ نہیں کہتے بلکہ وہ Chair کو مخاطب کرتے ہیں باقیوں کو بھی کچھ سیکھنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں بار بار اس کی نشاندہی کر رہا ہوں کہ خصوصاً وزرا حضرات اس ہاؤس کے لئے ماڈل ہیں وہ کھڑے ہوتے ہیں اور براہ راست ممبران کو مخاطب کرتے ہیں یہاں سے ان کا مائیک on کیا جاتا ہے وہ ریکارڈ کا حصہ بنتا ہے۔

جناب چیئرمین! میری صرف یہ گزارش ہے کہ جس معزز منسٹر نے بات کرنی ہے وہ کھڑا ہو اور آپ کو مخاطب کرے اس کے بعد جو بھی اس کی رائے ہے وہ اس ہاؤس میں رکھے۔ اگر وزرا اس ہاؤس کا اس طرح خیال نہیں رکھیں گے تو پھر میڈیا ٹھیک لکھتا ہے کہ یہ مچھلی منڈی بنتی ہے اور رولز کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ بہت شکریہ

MR CHAIRMAN: Everyone should address the Chair.

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! مجھے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر پر میرے مہربان دوست جناب سمیع اللہ خان نے بات کی ہے ان کا استحقاق ہے کہ یہ ہاؤس کو out of order سمجھیں اور ایسی بات کریں لیکن انہوں نے یہ بات صحیح نہیں کی، کوئی بھی منسٹر اس طرح نہیں کرتا جس طرح انہوں نے بیان کیا ہے۔ آپ کی اجازت ہوتی ہے تو ہم بات کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں نے ابھی بھی آپ کی اجازت لی ہے اور آپ نے اجازت دی ہے تو میں بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین! یہ منسٹرز کو target کرنے کے لئے بات کی جا رہی ہے، ہمارا کوئی بھی منسٹر اس طرح indecency سے بات نہیں کرتا۔ میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین! میں ابھی بات کر رہا ہوں تو آپ دیکھیں کہ کس کے تین آدمی کھڑے ہیں ایک norm کی بات ہے کہ اگر ایک آدمی کھڑا ہے تو دوسرے اس وقت تک نہیں کھڑے ہوتے جب تک پہلا بیٹھ نہ جائے لیکن بہر حال آپ کا یہ بھی اپنا بنایا ہوا استحقاق ہے کہ آپ کھڑے ہیں حالانکہ میری بات مکمل ہونے کے بعد ہی یہ ہونا چاہئے تھا۔ آپ میں اتنی courage ہونی چاہئے۔۔۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے آوازیں آپ کے پیچھے بھی محترمہ کھڑی ہیں)

جناب چیئرمین: جی، پلیز! .Order in the House محترمہ! پلیز آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں نے کہہ دیا ہے اب آگے یا پیچھے کوئی کھڑے ہوتے ہیں تو ہو جائیں لیکن tradition یہ ہے کہ جب تک فلور میرے پاس ہے دوسرا کوئی کھڑا نہیں ہوتا جب کوئی کھڑا ہو گا تو میں بیٹھ جاؤں گا اور دوبارہ مجھے فلور دے دیا جائے گا لیکن اگر کوئی میری بات کاٹنا چاہتا ہے تو میں بیٹھ جاؤں گا۔ یہ ٹریننگ کا حصہ ہے اور ہم ایک

دوسرے سے سیکھتے ہیں لیکن اگر کوئی منسٹر اس طرح کرتا ہے تو آپ specifically اس کا نام لیں اور اتنی اخلاقی جرأت ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین! منسٹرز کہہ کر کل ایک نیوز نہیں بن سکتی کہ منسٹرز کو اپوزیشن والوں نے اس طرح سے کہا۔ کوئی منسٹر indecency نہیں کرتا اور کوئی بھی منسٹر یہاں rules break نہیں کرتا۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! چودھری ظہیر الدین نے باقی باتیں تو جیسے ہی کر لی ہیں لیکن انہوں نے ایک بات درست کی ہے کہ اگر کسی منسٹر نے ایسا کیا ہے تو مجھے اس کا نام لینا چاہیے۔

جناب چیئرمین: آپ نام نہ ہی لیں تو بہتر ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! چلیں، ٹھیک ہے۔ اب Chair کی رولنگ آ گئی ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں لیکن اگر چودھری ظہیر الدین چاہتے ہیں تو نام لینے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ خان! آپ کا شکریہ۔ جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: جی، اب وزیر قانون سپیشل کمیٹی نمبر 3 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت 2019اور
مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019کے بارے میں
سپیشل کمیٹی نمبر 3کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں

1. The Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019 (Bill No.1 of 2019) and
2. The Namal Institute Mianwali Bill 2019 (Bill No.2 of 2019.)

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 3کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ بات کرلیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ کل میری تحریک التوائے کار نمبر 2018/234 ہاؤس میں پیش ہوئی تھی جس کا محکمے کی طرف سے جو جواب آیا میں اس سے قطعاً غیر مطمئن ہوں اور میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتی ہوں کہ محکمے نے جو جواب دیا ہے کہ دنیا میں کہیں اس کے خلاف کوئی قانون نہیں ہے اور اس سے disturbance create نہیں ہوتی اور سپریم کورٹ نے اس کے متعلق کوئی آرڈر نہیں دیا تو میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتی ہوں اور ہاؤس میں میری تحریک التوائے کار پر discussion کی اجازت دی جائے کیونکہ میں جواب سے بالکل غیر مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: محترمہ عظمیٰ کاردار! تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین!میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع عنایت فرمایا ہے۔

جناب چیئرمین!میں ایک اہم مسئلہ کی جانب آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔میرے حلقہ میں ایک بہت alarming صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔چونیاں جمبر روڈ بننا شروع ہوئی تھی، سو سال پرانی سڑک کو توڑا گیا اور یہ سڑک نئے سرے سے بننا شروع ہوئی تھی لیکن اب اس کو روک دیا گیا ہے۔مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں کہ میرے فنڈز رُوکے گئے ہیں لیکن میں صرف آپ اور وزیر قانون کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اس سڑک کے نہ بننے کی وجہ سے وہاں پر لاءاینڈ آرڈر کی صورتحال خراب ہو رہی ہے اور وہاں پر ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔

جناب چیئرمین!وزیر مواصلات و تعمیرات سردار محمد آصف نکئی اس وقت ایوان میں تشریف فرما ہیں اور یہ بات ان کے بھی علم میں ہے۔اگر موجودہ حکمرانوں کو وہاں پر لکھا ہوا میرا نام منظور نہیں تو یہ بے شک اپنا نام لکھ لیں لیکن اس سڑک کے پراجیکٹ کو نہ روکیں اور اسے مکمل کریں۔

جناب چیئرمین!اسی طرح چونیاں انڈسٹریل اسٹیٹ روک دی گئی ہے۔یہ عوام کے پراجیکٹس ہیں۔اس میں مسلم لیگ(ن)،پاکستان پیپلز پارٹی اور پی ٹی آئی کا کوئی تعلق نہیں لہٰذا میری گزارش ہے کہ آپ اس حوالے سے direction دیں کہ ہمارے جو پراجیکٹس رُوکے گئے ہیں انہیں مکمل کیا جائے بے شک یہ ان پر اپنے نام کی تختی لگالیں۔

جناب چیئرمین!میں اپنے نام کی تختی خود اُتار دوں گا لیکن خُدا کے لئے عوام کے اُوپر رحم کریں،ان عوامی پراجیکٹس کو مکمل کیا جائے اور ان کے فنڈز نہ رُوکے جائیں۔

جناب چیئرمین!ابھی محترمہ عظمیٰ کاردار کہہ رہی تھیں کہ ان کی تحریک کا غلط جواب دیا گیا ہے۔میری تحاریک کے جوابات تو آتے ہی نہیں لیکن اگر کوئی محکمہ غلط جواب دیتا ہے تو اس پر ہماری تحریک استحقاق منظور کی جائے کیونکہ اسمبلی قواعد وضوابط میں یہ provision موجود ہے۔

جناب چیئرمین!میرے حلقہ کے پراجیکٹس پر جان بوجھ کر پابندیاں لگائی جا رہی ہیں۔وزیر مواصلات و تعمیرات سردار محمد آصف نکئی اور میرا حلقہ ساتھ ساتھ ہے۔اس سڑک کے نہ بننے کی وجہ سے وہاں پر بہت سے حادثات اور ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے حلقہ میں مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں شروع کئے گئے کسی پراجیکٹ پر اگر پی ٹی آئی کی حکومت کو کوئی اعتراض ہے تو میں اپنے حلقہ کی حد تک اس کا جواب دہ ہوں۔ ان پراجیکٹس میں اگر کہیں کوئی گڑبڑ ہے تو میں penalty دینے کے لئے تیار ہوں لیکن ان عوامی منصوبوں کو روکا نہ جائے۔

جناب چیئرمین! وزیر مواصلات و تعمیرات سردار آصف نکئی جانتے ہیں کہ یہ سڑک نہ بننے کی وجہ سے وہاں کے لوگ کس طرح عذاب اور مصیبت میں مبتلا ہیں۔ بہت شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 228 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جاچکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر سکولز ایجوکیشن نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

سابق حکومت کی ناقص پالیسی کی وجہ سے پنجاب کے سکولز مسائل کا شکار

(۔۔۔جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! تحریک التوائے کار ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پچھلے دس سالوں کے دوران صوبہ بھر کے سرکاری سکولوں میں تعلیم کے فروغ کے لئے کئی اقدامات کر چکا ہے۔ 2010 سے 2018 تک محکمہ کے School Reforms Roadmap Programme کے تحت اساتذہ کی حاضری کو بڑھانے اور برقرار رکھنے کے لئے، تعلیمی نتائج کی بہتری کے لئے، مجموعی طور پر سکول کا ماحول بہتر بنانے جس میں سکول کی صفائی ستھرائی اور بعض دوسری سہولیات کی فراہمی شامل ہے کے لئے ٹھوس اقدامات کئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس عرصہ کے دوران سکولوں کی کارکردگی کو جانچنے کے لئے سہ ماہی بنیادوں پر نگرانی بھی کی گئی ہے اور یہ نتیجہ سامنے آیا ہے کہ حکومت کے ان اقدامات کے باعث کافی حد تک مطلوبہ نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ سال 2011 میں جب School Reforms

Road Map کا آغاز ہوا تھا تو پنجاب کے 70 فیصد سرکاری سکولوں میں بجلی تھی جبکہ 2018 میں یہ شرح بڑھ کر 98 فیصد گئی۔اسی طرح 2011 میں پنجاب کے 92 فیصد سکولوں میں پینے کا پانی موجود تھا۔

جناب چیئرمین! 2011 سے لے کر 2018 تک کے عرصہ کے دوران اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے دو لاکھ اساتذہ کی میرٹ پر بھرتی کو یقینی بنایا۔ اساتذہ کی اس تعداد کا تناسب پنجاب کے اساتذہ کی منظور شُدہ اسامیوں کی تعداد 430186 کے لحاظ سے کافی زیادہ اور اہم ہے۔

جناب چیئرمین! مزید برآں سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اساتذہ کی ٹرانسفر اور rationalization policy کو بھی مضبوط کر رہا ہے جو کہ اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تعداد کو مزید کم کرے گا۔ سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے اپنے قلیل ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے جہاں پر طالب علموں کی تعداد بہت زیادہ تھی وہاں پر سیکنڈری اور ہائی سکولوں میں سکیورٹی گارڈز اور صفائی و سُتھرائی کے عملے کی اسامیاں منظور کیں۔ پرائمری اور مڈل سکولوں کو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اختیار دیا گیا کہ وہ پیشگی اضافی فنڈز سے جو کہ non-salary budget(NSB) کی صورت میں دیئے گئے ہیں یہ خدمات عارضی بنیادوں پر حاصل کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس وقت پنجاب میں سیکنڈری اور ہائی سکولوں میں 87 فیصد سکیورٹی گارڈز اور 79 فیصد صفائی و سُتھرائی کا عملہ موجود ہے۔ دستیاب اعداد و شمار کے مطابق 78 فیصد طالب علموں کے بیٹھنے کے لئے desks and benches کی سہولت موجود ہے۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹریس کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ فرنیچر کی مرمت اور اضافی خرید کے لئے non-salary budget کا استعمال کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! تمام پرائمری اور ایلیمنٹری سکولوں میں ہیڈ ٹیچرز موجود ہیں۔ سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں 76 فیصد ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹریس کی منظور شُدہ اسامیاں پُر ہیں۔ جہاں ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹریس موجود نہیں ہیں وہاں سکولوں کے روزمرہ کے معاملات چلانے کے لئے ڈپٹی ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹریس کو اضافی چارج دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! موجودہ حکومت نے شعبہ تعلیم کی ترقی اور فروغ کو اپنی اوّلین ترجیحات میں شامل کر رکھا ہے۔ جن سکولوں میں بنیادی سہولیات کی کمی ہے ان کے اعداد و شمار اکٹھے کر کے وہاں بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! حکومت کے احکامات کی روشنی میں محکمہ نے اساتذہ کی rationalization policy پر اپنا کام شروع کر دیا ہے تاکہ جن سکولوں میں اساتذہ کی تعداد کم ہے وہاں پر اساتذہ تعینات کئے جا سکیں۔ موجودہ حکومت کی بروقت تعلیمی اصلاحات کی وجہ سے صوبہ پنجاب کے شعبہ تعلیم میں مستقبل قریب میں خاطر خواہ بہتری آئے گی۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 233 ہے اور محترمہ عظمیٰ کاردار اس کی mover ہیں۔

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب چیئرمین: تحریک التوائے کار کا جواب منسٹر سکولز ایجوکیشن نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

لکاس (LACAS) سکول جوہر ٹاؤن لاہور
کی وجہ سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین! اس تحریک التوائے کار ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ معاملہ کی تفصیل جاننے کے لئے چیف ایگزیکٹو آفیسر ایجوکیشن لاہور سے فوری رپورٹ طلب کی گئی۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر ایجوکیشن لاہور سے موصول شُدہ رپورٹ کے مطابق مذکورہ سکول 34 کنال پر محیط ہے۔

جناب چیئرمین! یہ زمین ایل ڈی اے سے بذریعہ عام نیلامی حاصل کی گئی۔ LACAS سکول پوش ایریا میں واقع ہے اور طلباء کی اکثریت کاروں پر آتی ہے اس لئے سکول کُھلنے اور بند ہونے کے اوقات میں کاروں کا بہت رَش ہوتا ہے جس کی وجہ سے ٹریفک بہت سُست

روی کا شکار رہتی ہے۔سکول انتظامیہ کی طرف سے تقریباً30 سے 35سکیورٹی اہلکار اور ٹریفک وارڈنز ٹریفک کو کنٹرول کرنے کے لئے مصروف ہوتے ہیں۔سکول کے چاروں اطراف کی سڑکیں اچھی حالت میں موجود ہیں۔سکول کے کُل گیارہ گیٹ ہیں جو کہ طلباء کے سکول میں داخل اور خارج ہونے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔اس طرح رَش کو تقسیم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔جہاں تک ملحقہ سکول کی سڑک کو کشادہ کرنے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ یہ محکمہ سکولز ایجوکیشن کے دائرہ کار میں نہ ہے۔

جناب چیئرمین!حکومت کے دوسرے محکمہ جات اور ادارے اس حوالے سے اپنی کارروائی کرتے رہتے ہیں لہٰذا سڑک کی کشادگی اور ٹریفک کی بہتر روانگی کے لئے متعلقہ محکمہ جات اور اداروں سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر246چودھری اشرف علی کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی منسٹر سکولز ایجوکیشن نے دینا ہے۔جی،منسٹر صاحب!

گوجرانوالہ کے سرکاری سکولوں میں کمروں کی کمی

(---جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین!اس تحریک التوائے کار ہذا کے ضمن میں گزارش ہے محکمہ سکولز ایجوکیشن صوبہ بھر کے تعلیمی اداروں میں معیار تعلیم کو فروغ دینے اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے شب و روز کوشاں ہے۔محکمہ کی روز بروز کاوشوں کے باعث سرکاری سکولوں میں طلباء کی تعداد میں ہزاروں کا اضافہ ہوا ہے جس کے باعث سرکاری سکولوں میں نئے کمرہ جات کی تعمیر ناگزیر ہوگئی ہے۔جہاں تک گوجرانوالہ میں سرکاری سکولوں میں کمروں کی قلت کا تعلق ہے تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ اس وقت گوجرانوالہ کے 296سکولوں میں 1160اضافی کمرہ جات کی ضرورت ہے۔مالی سال19-2018کے دوران قلیل بجٹ کی وجہ سے اضافی کمرہ جات کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی تاہم اگلے مالی سال20-2019میں اضافی

کمرہ جات کی تعمیر کے لئے رقم مختص کرنے کی تجویز ہے جس سے نہ صرف گوجرانوالہ بلکہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری سکولوں میں اضافی کمرہ جات ترجیحی بنیادوں پر تعمیر کر دیئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر عام بحث

جناب چیئرمین: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز وزیر متعلقہ کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر معزز ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنا نام بھجوا دیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ 2016 پر اس معزز ایوان میں بحث ہونی ہے۔ اس رپورٹ کے اہم خدوخال میں آپ کی خدمت میں گزارش کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین! ملک میں جتنے پبلک سروس کمیشن ہیں ان میں پنجاب پبلک سروس کمیشن سب سے پرانا ادارہ ہے اور یہ under the provisions of PPSC Ordinance 1978 & PPSC Functions Rules 1978 under the provisions of Article 242 of Constitution of 1973 کام کرتا ہے۔

جناب چیئرمین! اس ادارہ کو مختلف محکموں کی طرف سے requisitions آتی ہیں اور ان requisitions کے نتیجے میں یہ محکمہ امتحانات لے کر شفارشات متعلقہ محکموں کو واپس پہنچاتا ہے۔

جناب چیئرمین!2016کی یہ رپورٹ lay ہوئی ہے جس پر اس معزز ایوان میں بحث ہونے جا رہی ہے۔2016میںtotal 470 requisitions وصول ہوئیں اور یہ requisitions 12882 posts کے لئے تھیں اس کے نتیجے میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کو6لاکھ38ہزار248درخواستیں موصول ہوئیں۔امیدواروں کاامتحان لیا گیا جن میں سے36ہزار 313امیدواروں نے انٹرویو کے لئےqualify کیا اور کمیشن نے انٹرویو کے بعد 12ہزار 138امیدواروں کو مختلف اسامیاں پُر کرنے کے لئےrecommend کیا۔

جناب چیئرمین!میں یہاں پر یہ عرض کرناچاہوں گا کہ اس ادارے کی کارکردگی انتہائی above the boardہے۔

جناب چیئرمین!میں سمجھتاہوں کہ کسی بھی اثرورسوخ سے بالاتر ہوکر میرٹ کی بات کی جاتی ہے توپھر اسی ادارے کی طرف دیکھا جاتا ہے اور یہی ادارہ صوبہ پنجاب کے مختلف محکموں میں بھرتی کی ذمہ داری ادا کرتا ہے۔

جناب چیئرمین!گزشتہ چند سالوں سے اس ادارے میں بہتری لانے کے لئے اقدامات بھی کئے جا رہے ہیں جس میںrevision of syllabus for Provincial Management Servicesکے لئے اقدامات کئے گئے۔اسی طرحupdating and revision of Punjab Public Service Commission Manualپر بھی کام کیا گیا، اس کے علاوہInformation Technologyسے استفادہ کرنے کے لئے اقدامات کئے گئے، speedy disposal of requisitionsکے لئے بھی اقدامات کئے گئے اور میں یہاں پر یہ بھی عرض کرناچاہوں گا کہ پہلے جو کام280دنوں میں ہوتا تھا نئی ٹیکنالوجیadoptکرنے کے بعد وہی کام47دنوں میں کیا گیا۔یہاں پر ایکannual plannerبھی جاری کیا گیاہے اور ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تمامdocuments and admission formsکو اردو میں ترجمہ کرنے کا کام کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین!اس کمیشن میں یہ طریق کار بھی اختیار کیا گیا ہے کہ اس کمیشن کی کارکردگی کیfeed backبھی صوبائی حکومت کو ساتھ ساتھ دی جاتی رہے۔

جناب چیئر مین! میں یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ اس کمیشن کی capacity building کے لئے بھی مزید اقدامات کئے جارہے ہیں اور اس موجودہ مالی سال میں اس کو بہتر مالی فنڈز دینے کی بھی کوشش کی جارہی ہے تاکہ یہ ادارہ مزید بہتر طریقے سے اپنے فرائض انجام دے سکے۔

جناب چیئر مین! میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ گورنمنٹ کی یہ کوشش ہے اور ہم اس کے لئے اقدامات کر رہے ہیں کہ اس ادارے پر عوام کا جو اعتماد ہے اُس کو ہر حال میں بحال رکھا جائے اور یہ ادارہ quality examinations کے بعد qualified officers صوبہ پنجاب کے مختلف اداروں کے لئے recommend کرے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ کسی بھی ادارے کو چلانے کے لئے اگر بہتر لوگ ہوں گے تو وہ ادارہ بہتر طور پر کام کر سکے گا۔

جناب چیئر مین! ہم نے یہ رپورٹ پیش کر دی ہے اگر کوئی معزز ممبر اس رپورٹ سے استفادہ کرنے کے لئے اس رپورٹ کی کاپی لینا چاہے تو اس رپورٹ کی کاپی ہم اُس کو دے دیں گے۔ میں معزز ممبران سے اُمید کرتا ہوں کہ ان کی طرف سے بہتر تجاویز آئیں گی اور اس ادارے کی کارکردگی کو بہتر کرنے کے لئے حکومت ان تجاویز سے استفادہ کرے گی اور ہم معزز ممبران کی طرف سے آنے والی تجاویز کو welcome کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب چیئر مین: جی، محترمہ زینب عمیر!

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔ ابھی ہم نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 چونکہ ہم نے پڑھی نہیں ہے لیکن وزیر قانون نے اس رپورٹ کے بارے میں جیسے بتایا ہے تو mostly reports تو stereo type ہی ہوتی ہیں تو اس رپورٹ کو ہم دیکھیں گے تو شاید اس رپورٹ کے اوپر ہم کوئی بات کر سکیں لیکن میں یہاں پر اس ادارے کے حوالے سے یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ جیسے وزیر قانون نے کہا کہ معزز ممبران کی طرف سے جو تجاویز آئیں گی ہم اُن کو welcome کریں گے اور اُن تجاویز کی روشنی میں اس ادارے کی کارکردگی میں مزید بہتری لانے کی کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین! میری ذاتی رائے یہ ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے امتحانات میں ایک شق eligibility کی ہے یہ شق change ہونی چاہئے کہ

Doctors and Engineers must be restricted to appear before the Punjab Public Service Commission examination.

جناب چیئرمین! کیونکہ یہ دونوں ایسی specialized fields ہیں کہ جن میں ہم پانچ سالوں میں ان پر بہت انوسٹمنٹ کرتے ہیں۔ ایک بچہ جو ڈاکٹر یا انجینئر بنتا ہے اُس کو ہم پانچ سالوں میں as a professional تیار کرتے ہیں۔ وہ بچے جب پنجاب پبلک سروس کمیشن کے امتحان میں آتے ہیں تو وہ top positions لیتے ہیں اور اُن کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ civil services میں چلے جائیں، ڈی ایم جی گروپ یا پولیس میں چلے جائیں۔

جناب چیئرمین! آپ ابھی رپورٹ منگوا کر دیکھ لیں آپ کو پولیس میں بے شمار ڈاکٹرز ملیں گے۔ So, doctors should be in the hospitals and for the patients. ہمارے ہاں پہلے ہی ڈاکٹرز کی بہت کمی ہے تو میری رائے ہے کہ:

Doctors and Engineers should not be allowed to appear in competitive examinations.

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ پبلک سروس کمیشن میں جب امتحانات اور انٹرویو لئے جاتے ہیں تو شاید ایک چیز کو مدنظر نہیں رکھا جاتا یا اس کو مزید بہتر کیا جا سکتا ہے Right person for the right place. کئی جگہ پر ایسے لوگ نظر نہیں آتے تو Right person for the right place. کا slogan introduce کرانا چاہئے اور اس کو مزید تھوڑا سا carefully دیکھنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اب اجلاس کی کارروائی بروز سوموار 21۔جنوری 2019 سہ پہر 3:00 بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سوموار،21۔جنوری2019

(یوم الاثنین،14۔جمادی الاوّل1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 : شمارہ 11

801

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21۔ جنوری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور خزانہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 30 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی2019(مسودہ قانون نمبر2بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی2019کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار،صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ95کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر3 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب2019(مسودہ قانون نمبر1بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب2019کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعدانضباط کار ،صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ95کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب2019، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر3 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب2019منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب2018(مسودہ قانون نمبر28بابت2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب 2018 جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

803

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

سوموار، 21۔جنوری 2019

(یوم الاثنین ،14۔جمادی الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 45 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿١﴾ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ﴿٢﴾ وَقَالَ
الْإِنسَانُ مَا لَهَا ﴿٣﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ﴿٤﴾ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا
﴿٥﴾ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ﴿٦﴾ فَمَن يَعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴿٧﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴿٨﴾

سورۃ الزّلزلۃ آیات 1 تا 8

جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی (1) اور زمین اپنے (اندر) کے بوجھ نکال ڈالے گی (2) اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟ (3) اس روز وہ اپنے حالات بیان کر دے گی (4) کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم بھیجا (ہو گا) (5) اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے تاکہ ان کو ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں (6) تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا (7) اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا (8)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

خاک ہوں میں مجھے قدموں سے لگائے رکھنا
میرے سرکار میری بات بنائے رکھنا
میں نے مانا کہ نکما ہوں مگر آپ کا ہوں
اس نکمے کو بھی سرکار نبھائے رکھنا
آپ یاد آئیں تو پھر یاد نہ آئے کوئی
غیر کی یاد میرے دل سے بھلائے رکھنا
ذرہَ خاک کو خورشید بنانے والے
بندہ پرور میری ہستی کو بسائے رکھنا

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور خزانہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! وقفہ سوالات کے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیجئے گا۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں انتہائی اہم نوعیت کے معاملے پر بات کرنا چاہتا ہوں۔یہ بہت ضروری ہے اس لئے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

قواعد کی معطلی کی تحریک

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سانحہ ساہیوال پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون نے اس تحریک کو oppose کیا ہے۔جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سانحہ ساہیوال پر جتنا بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے۔معزز ممبر رانا محمد اقبال خان کا جو concern ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے تمام ممبران کا بھی یہی concern ہے۔اس معزز ایوان کا ہر شخص اس واقعہ پر افسردہ ہے اور انہیں اس بات کا تجسس بھی ہے کہ اتنے اہم واقعہ پر حکومت کی طرف سے کیا reaction آیا ہے؟

جناب سپیکر! یہ واقعہ رونما ہوا، اس واقعہ کے بعد حکومت کی طرف سے جو response آیا میں صرف دومنٹ کے لئے اس پر آپ کی سمع خراشی کرنا چاہوں گا۔ جب یہ واقعہ پیش آیا تو اس وقت وزیر اعلیٰ میانوالی میں موجود تھے۔ ان کو اس واقعہ کی اطلاع میانوالی میں ملی، وہ وہاں سے ملتان پہنچے اور ملتان سے بذریعہ سڑک وہ ساہیوال آئے۔ ساہیوال پہنچ کر انہوں نے خود ہسپتال کا visit کیا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ابھی تک رولز suspend نہیں ہوئے تو پھر وزیر قانون کیسے بات کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں اور وزیر قانون کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! on behalf of the government میں سانحہ ساہیوال کے حوالے سے statement دینا چاہتا ہوں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ آپ قواعد معطل کر کے ہمیں سانحہ ساہیوال پر بات کرنے کی اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! مہربانی کر کے تشریف رکھیں اور وزیر قانون کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر رانا محمد اقبال خان اور دوسرے معزز ممبران حزب اختلاف سے کہوں گا کہ وہ پہلے میری پوری بات سُن لیں اور اگر آپ کو میری بات پسند نہ آئے تو پھر آپ جو کچھ فرمانا چاہیں فرمالیجئے گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اسمبلی کے قواعد وضوابط یہ کہتے ہیں کہ جب تک متعلقہ رولز معطل نہ ہوں اس وقت تک تحریک پیش نہیں ہو سکتی۔ ابھی تک رولز معطل نہیں ہوئے اس لئے وزیر قانون بات نہیں کر سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! گورنمنٹ کا مؤقف تو آنے دیں۔ آپ وزیر قانون کو on the floor of the House بات کرنے دیں۔ حکومت کی طرف سے ایک statement آ رہی ہے آپ مہربانی کر کے اس کو سُن تو لیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اتنی anxiety مناسب نہیں ہے۔ میں نے پہلے یہ کہا ہے کہ تمام معزز ممبران کا یہی concern ہے اور یہ صرف حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران کا concern نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں عرض یہ کر رہا تھا کہ وزیر اعلیٰ وہاں ساہیوال پہنچے، انہوں نے سارے معاملات کو دیکھا، اس کے بعد اس واقعہ کی انکوائری کے لئے فوری طور پر ایک JIT بنائی گئی اور اس JIT کو 72 گھنٹے کا task دیا گیا ہے۔ آج اس میں سے 48 گھنٹے گزر گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے اس JIT کو اپنی رپورٹ پیش کرنے کے لئے کل شام پانچ بجے کی deadline دی ہے، ساڑھے پانچ بجے انہوں نے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے ایک اجلاس رکھا ہے جس میں اس انکوائری رپورٹ کی روشنی میں فیصلے متوقع ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبران کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ سانحہ ساہیوال پر بات کرنا چاہتے ہیں تو ضرور کریں لیکن اس حوالے سے میری استدعا یہ ہے کہ اگر ہم 72 گھنٹے گزرنے کے بعد پرسوں اس پر عام بحث رکھ لیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ پرسوں تک ان کو اس بات کا موقع بھی مل جائے گا کہ گورنمنٹ نے اس پر جو reaction دیا ہے اور ذمہ داروں کے خلاف جو کارروائی کی ہے آیا وہ درست ہے یا نہیں؟ اگر اس وقت اس سانحہ پر بات کی جائے گی تو ماسوائے اس واقعے کو condemn کرنے کے کوئی دوسری بات نہیں ہو سکے گی۔ اس وقت صرف اس واقعے کو condemn کیا جا سکتا ہے اور ہم تو پہلے ہی اس واقعے کو condemn کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! حکومت خود یہ تجویز کر رہی ہے کہ اس واقعہ پر عام بحث کی جائے اور ہم پرسوں سارا دن اس واقعہ اور امن وامان پر بحث کرنے کے لئے تیار ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ہمیں سانحہ ساہیوال پر بات کرنے دیں کیونکہ ہم اس JIT کو نہیں مانتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! آپ تشریف رکھیں۔ وزیر قانون نے بالکل مناسب بات کی ہے۔ پرسوں ہم اس پر عام بحث کریں گے اور اگر آپ کو اس پر کوئی بھی اعتراض ہے تو آپ پرسوں اپنا اعتراض اُٹھا سکتے ہیں۔ اُس وقت تک JIT کی رپورٹ بھی آجائے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبران حزب اختلاف سے پھر درخواست کرتا ہوں کہ آپ تھوڑا سا صبر اور تحمل سے کام لیں۔ ایک بات کو ضرور ذہن میں رکھیں کہ اس صوبہ میں یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی ایسے واقعات ہوتے رہے ہیں لیکن یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ 24 گھنٹے کے نوٹس کے بغیر وہاں پر خود تشریف لے گئے، پہلی بار 72 گھنٹوں کے اندر رپورٹ پیش کی جا رہی ہے اور پہلی بار 72 گھنٹوں کے اندر ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔

جناب سپیکر! پچھلے دور حکومت میں تو JIT بننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ لوگ تین تین، چار چار سال تک دھکے کھاتے رہے اور کسی نے FIR درج نہیں کی تھی۔

جناب سپیکر! یہ پہلی بار ہوا ہے کہ بروقت FIR درج ہوئی، JIT بنائی گئی، انشاءاللہ تعالیٰ کل اس کی رپورٹ پیش ہوگی اور حکومت ذمہ داروں کو کیفر کردار تک بھی پہنچائے گی۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے۔ آرڈر پلیز! .Order in the House آپ سب معزز ممبران تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے اور
"JIT نامنظور، ظالمو! جواب دو خون کا حساب دو، ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے"
کی نعرے بازی شروع کر دی)

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر!اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سانحہ ساہیوال بہت بڑا سانحہ ہے۔ میں یہ بات حلفاً کہتا ہوں کہ جس طرح معزز ممبران حزب اختلاف کے دل چھلنی ہیں یقیناً اُس سے زیادہ کیفیت واذیت ہم پر طاری ہے۔ فیڈر اُٹھائے ہوئے اُس بچی کی تصویر جب ہماری آنکھوں کے سامنے آتی رہی ہم سو نہیں سکے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! ہم ان کے جذبات کی قدر کرتے ہیں لیکن وزیر قانون نے جو بات کی ہے ہم کل اسی وقت JIT رپورٹ پر بحث کریں گے اور اگر اُس رپورٹ کے مطابق ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کہیں کوئی کوتاہی ہوئی ہم انہیں نہیں چھوڑیں گے، ہم انہیں انجام تک پہنچانے کے لئے حزب اختلاف کے ساتھ مل کر اُن کے گریبانوں پر ہاتھ ڈالیں گے۔

جناب سپیکر!اب یہاں پر ماضی کی تاریخ نہیں دہرائی جائے گی۔ ہم راتوں کو سو نہیں سکے اور ہمیں اپنے بچے اپنی آنکھوں کے سامنے یتیم ہوتے نظر آئے ہیں۔ حزب اختلاف سے ہاتھ جوڑ کر میری گزارش ہے کہ خدا کے لئے کل شام 5:00 بجے تک JIT رپورٹ کا انتظار کریں۔ اگر قانون کے مطابق فیصلہ نہ ہوا تو ہم اُس JIT کو بھی اُڑادیں گے اور ہم جوڈیشل کمیشن کا مطالبہ کریں گے۔ حزب اختلاف سے میری گزارش ہے کہ اُس وقت تک صبر و تحمل سے کام لیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی وزیر قانون سے بات ہو گئی ہے اس issue پر پرسوں general debate ہوگی We have to wait for the report of JIT tomorrow till 5:00 o'clock. جی، ملک ندیم کامران!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر!پورے پنجاب اور پورے پاکستان کی عوام پنجاب کے اس ہاؤس کی طرف دیکھ رہی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سعید اکبر خان! آپ تشریف رکھیں۔ جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! ابھی ہمارے انتہائی سینئر پارلیمنٹیرین رانا محمد اقبال خان نے حزب اختلاف کی طرف سے رولز کی suspension کے لئے آپ سے درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس پر وزیر قانون کو اس طرح سے object نہیں کرنا چاہئے تھا کیونکہ یہاں اس ہاؤس میں جس طرح سے باتیں ہو رہی ہیں ہم سب اکٹھے ہیں یہ بات نہیں ہے کہ حزب اقتدار کو اس واقعہ پر دُکھ نہیں ہوا یا ہمیں دُکھ نہیں ہوا۔ صوبہ پنجاب کی عوام بلکہ پورے پاکستان کی عوام کو اس واقعہ کے ساتھ concern بھی ہے اور ساری چیزیں اُن کے سامنے بھی آ رہی ہیں۔ حکومت پنجاب نے یقیناً اس واقعہ پر JIT بنا دی ہے اور اس پر حکومت مزید کارروائی بھی کر رہی ہے لیکن دو تین چیزیں ایسی ہوئی ہیں جن پر اس معزز ایوان میں بات کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اگر ہم یہاں پر بات نہیں کریں گے تو ہم باہر جا کر کہاں بات کریں گے؟ پریس والے بھی اور پورے پنجاب کی عوام ہماری طرف دیکھ رہی ہے۔ خدانخواستہ میرے منہ سے ایسی کوئی بات نہ نکل جائے اگر ہمارا کوئی معزز ممبر فوت ہو جائے تو ہم اجلاس ملتوی کر دیتے ہیں۔ اُس واقعہ میں مرنے والے بھی ہمارے عزیز تھے وہ معصوم بچے جنہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے والدین کو چھلنی ہوتے، مرتے ہوئے دیکھا اور اُس واقعہ کے جو clips آئے ہیں وہ حیران کُن ہیں۔ وہ میرا ضلع ہے، میں وہاں پر موجود رہا اور میں اس واقعہ کے ساتھ لمحہ بہ لمحہ منسلک رہا تو یہ ایسا واقعہ ہے جس پر جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔

جناب سپیکر! میرے بھائی جناب سمیع اللہ چودھری جیسے ابھی بات کر رہے تھے کہ ہم جتنے لوگ یہاں پر بیٹھے ہیں ہم سب اس دُکھ میں شریک ہیں لیکن اگر ہم اس واقعہ پر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو آپ سے درخواست ہے کہ اس پر آپ کو انکار نہیں کرنا چاہئے۔ یہ انتہائی دہشت ناک اور اندوہناک واقعہ ہوا ہے جس پر پورا پنجاب اور پورا پاکستان اس اسمبلی کی طرف دیکھ رہا ہے۔

جناب سپیکر! ابھی معزز ممبر جناب سعید اکبر خان بھی بات کر رہے تھے تو ہم سب اس معاملے پر بکھرے ہوئے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ اس سارے ہاؤس کی sense آگے جانی چاہئے اور پورے پاکستان کو پتا چلنا چاہئے کہ پنجاب میں اگر یہ واقعہ ہوا ہے یہ کسی بھی غلطی سے ہوا ہے، کیسے ہوا ہے وہ تو JIT کی رپورٹ آنے پر پتا چلے گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کی جوڈیشل انکوائری ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ CTD کی طرف سے بار بار جو مؤقف آرہا ہے کہ اُن کے جو ساتھی دہشتگرد تھے اُن کی گولیوں سے وہ لوگ مر گئے جبکہ سارے کے سارے جو clips آئے ہیں وہ بتا رہے ہیں کہ CTD والوں نے خود کھڑے ہو کر یہ فائرنگ کی ہے۔ ظلم یہ ہے کہ CTD والے، بچوں کو گاڑی سے نکال کر زخمی حالت میں ایک پٹرول پمپ پر چھوڑ کر چلے گئے اور پھر 20/15 منٹ کے بعد دوبارہ واپس آکر اُن بچوں کو اُٹھا کر ہسپتال لے گئے۔ لاہور میں CTD نے جو FIR درج کروائی ہے وہ FIR میرے دوستوں کی اکثریت نے پڑھی ہوگی اُس FIR کی ایک چیز میں یہاں پر ضرور بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ہم سب کو تحمل مزاجی سے یہ بات سُننی چاہیئے اُس FIR میں لکھا ہوا ہے یہ لوگ CTD کے اہلکاران کی گولیوں سے نہیں مرے بلکہ ایک موٹر سائیکل پر دہشتگرد آرہے تھے جنہوں نے فائرنگ کی اُس فائرنگ سے یہ لوگ مرے ہیں۔ اُس FIR میں یہاں تک بھی لکھا گیا ہے کہ گاڑی سے جو سامان نکالا گیا اُس میں سے دو کلاشنکوف، دو پسٹل، ہینڈ گرنیڈ نکلے، دو خود کش جیکٹس نکلیں اور گولیوں کے اندر rounds نکلے۔

جناب سپیکر! خدا کے لئے ایک شخص کا خاندان تباہ ہو گیا اور اُس کو دہشتگرد بنا دیا گیا اس پر ہم کوئی comment نہیں کرنا چاہتے کیونکہ یہ Law Enforcement Agencies کا کام ہے کہ وہ اس واقعہ کے facts کو سامنے لے کر آئیں یقیناً اس واقعہ کے facts سامنے آئیں گے اور اُن پر یہ سارا ہاؤس انشاءاللہ یکجا ہو کر بات کرے گا لیکن اس طرح سے معصوم لوگوں کو مار دیا جائے اور پھر اُن کے اوپر دہشتگرد ہونے کا الزام لگا دیا جائے۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب ساہیوال تشریف لائے اور اُن کی اپنی statement ہے کہ یہ ظلم ہوا ہے، یہ زیادتی ہوئی ہے اور یہ بات ریکارڈ پر ہے۔ ڈی سی ساہیوال نے انٹرویو دیا کہ اس واقعہ میں کوئی مزاحمت نہیں ہوئی تو یہ کیسی بات ہے کہ گاڑی میں بیٹھے ہوئے بے گناہ لوگوں کو مار دیا جائے تو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اس پر بات نہیں کرنی چاہیئے؟

جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ ہمیں آج ایک مثال قائم کرنی چاہیئے الحمدللہ بڑے اچھے طریقے سے یہ ہاؤس چل رہا ہے ہم کوئی بات کرتے ہیں آپ acknowledge کرتے ہیں اور آپ بات کرتے ہیں ہم acknowledge کرتے ہیں لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ ہاؤس کے آج کے بزنس کو suspend کرکے اس واقعہ پر بات کی جائے تاکہ پنجاب کے لوگوں کو پتا چل

سکے کہ وہ تن تنہا نہیں ہیں، وہ دہشتگردوں کے ہاتھوں کب تک مرتے رہیں گے؟ ہمارے منتخب نمائندے عوام کے مسائل سے concerned ہیں، یہ ہماری بات کرنا جانتے ہیں اور ہمارے لئے stand لینا جانتے ہیں۔ اس میں کوئی confusion اور لڑائی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کروں گا کہ معزز ممبر رانا محمد اقبال خان نے جو تحریک پیش کی ہے اسے منظور کر کے ایوان میں اس سانحہ پر بات کروائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ندیم کامران! پہلے دعائے مغفرت کروا لیتے ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس ہاؤس میں وفات پانے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی جاتی ہے اور اس کے بعد ان کے لئے چند اچھے کلمات بھی کہے جاتے ہیں اس لئے اس میں کیا حرج ہے کہ آپ rules suspend کر دیں اور سارے ساتھی اس پر بات کر لیں۔

تعزیت

سانحہ ساہیوال میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا محمد اقبال خان! ابھی بھی بات ہو رہی ہے۔ پہلے دعائے مغفرت کر لیں۔ جی، دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر سانحہ ساہیوال میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

قواعد کی معطلی کی تحریک

(۔۔۔جاری)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے بات کرنے کے لئے وقت دیا۔ ملک ندیم کامران اور وزیر قانون نے تفصیلاً گفتگو کی ہے۔ ہمارے JIT کے حوالے سے خدشات ہیں کہ اس کی جو رپورٹ پیش ہونی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! شاید کل شام 5:00 بجے ہو گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہم جو گزارش کرنا چاہ رہے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر گورنمنٹ کی کوئی ایسی mala fide intention نہیں تھی اور بڑی طویل مسافت طے کر کے وزیر اعلیٰ ملتان اور پھر ساہیوال تشریف لائے۔ انہوں نے وہاں جا کر بچوں کو گلدستے بھی پیش کئے۔

جناب سپیکر! میرا ایک سوال ہے کہ CTD ایک کارروائی کرتی ہے اور سڑک کے درمیان میں چار لوگوں کو گولیوں کا نشانہ بنا دیتی ہے اور FIR نامعلوم افراد کے خلاف ہو رہی ہے۔ معزز وزیر قانون جو پریس کانفرنس کرتے ہیں اگر اس کا لب لباب دیکھا جائے کہ سڑک پر دہشتگرد مارے گئے ہیں اور قاتل گرفتار ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! آج پنجاب اسمبلی کے اندر ہم فاتحہ خوانی کرتے ہیں اور ان شہداء کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں کہ ان کو جنت الفردوس میں جگہ ملے۔ JIT رپورٹ کا کیا جواز رہ جائے گا کہ آج وہ ہمارے شہداء ہیں اور کل خدانخواستہ JIT رپورٹ دوسری دے دے تو پھر ہم کیا کریں گے۔

جناب سپیکر! انہی خدشات کی وجہ سے ہماری یہ گزارش ہے کہ اس پر JIT نہیں بلکہ جوڈیشل کمیشن بنانا چاہئے اور اس پر جوڈیشل انکوائری ہونی چاہئے۔ وہ JIT والے لوگ ہی ہیں جنہوں نے نامعلوم افراد کے خلاف FIR کی ہے۔ وہ JIT کے ہی لوگ ہیں جنہوں نے سڑک کے درمیان میں ان چار لوگوں کو قتل کر دیا۔

جناب سپیکر! میرے سارے حکومتی بنچوں والے دوست جب کنٹینر پر کھڑے ہوتے تھے تو اس وقت یہ کہتے تھے کہ وزیر اعظم استعفیٰ دے دے، وزیر اعظم پر الزام لگ گیا ہے تو کتنا بہتر ہوتا کہ کل وزیر اعلیٰ پنجاب کے خلاف FIR ہوتی، وزیر اعظم پاکستان کے خلاف FIR ہوتی اور وہ استعفیٰ دے کر گھر چلے جاتے یہی آپ کی JIT ان کی تفتیش کر لیتی۔ اگر وہ بے گناہ ہوتے تو واپس اپنے عہدوں پر آ جاتے۔

جناب سپیکر! ایک پاکستان میں ایک قانون ہو گا اور ایک پاکستان میں دو قانون نامنظور ہوں گے۔ اگر کوئی شہری مر جائے تو اس کے لئے پنجاب اسمبلی میں بات کرنے پر بھی پابندی ہے کہ JIT کی رپورٹ آئے گی تو کون سا آسمانی صحیفہ آ جانا ہے۔

جناب سپیکر! آج تک مجھے پنجاب کی تاریخ میں وزیر قانون یہاں بیٹھے ہیں مجھے بتادیں کہ کسی پولیس والے کو سزا ملی ہے، صرف اور صرف لوگوں کے جذبات ٹھنڈے کرنے کے لئے JITsبنائی جاتی ہیں، صرف ان لوگوں کو طفل تسلیاں دینے کے لئے ہمارے وزیر اعلیٰ ہسپتال میں جاکر ان بے چارے زخمی بچوں کی تیمارداری کرتے ہیں کہ یہ لوگ ذراcool downہو جائیں۔

جناب سپیکر! میرا حکومت سے سوال ہے کہ جس گھر میں چار لاشیں پڑی ہوں کون سی روایات کہتی ہیں کہ ان کے بچوں کو جاکر پھول کے تحفے پیش کرو۔

جناب سپیکر! یہ ان شہداء کے بچوں کے زخموں پہ نمک پاشی ہے۔ میں آج اس ایوان میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ فی الفور یہاں جوڈیشل کمیشن قائم کیا جائے۔ اس ہاؤس کو آج اس بات پر ختم کیا جائے کہ جب سارے لوگ بات کر لیں کہ ہم ان کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں اور ان لوگوں کو نامزد کرایا جائے جو لوگ اس واقعہ میں ملوث ہیں ان کی دوبارہ FIRہو اور وہ لوگ نامزد ہوں۔ بہت شکریہ

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ہم اس پر بات کرنا چاہ رہے ہیں۔ CTDکی طرف سے پانچ چھ بیانات سامنے آئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے آپ کی اجازت سے اپوزیشن کے ممبران سے گزارش کی تھی کہ یہ JITکی رپورٹ آنے تک انتظار فرمائیں لیکن ان کا یہ استدلال ہے کہ یہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر ہمارا دامن داغدار ہو تو پھر ہم اس معاملے سے جان چھڑائیں جب ہماری commitmentہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنی ہے تو ہمیں کس بات کا ڈر ہے اس لئے ہم اس پر بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے اپوزیشن کے ممبران سے یہ گزارش کی تھی کہ آپ کے جو ممبران بات کرنا چاہتے ہیں ان کی فہرست دے دیں۔ انہوں نے پانچ معزز ممبران کے نام دیئے ہیں۔ وہ ضرور بات کریں ادھر سے بھی دوست بات کریں گے لیکن ایک بات میں آپ کی اجازت سے کہوں گا۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کہا تھا دوبارہ دہرا رہا ہوں کہ ہم نے اس ایوان میں نئی اور اچھی روایات قائم کرنی ہیں۔ ماضی میں جب اس طرح کے واقعات ہوتے تو کیا اس ہاؤس میں کسی شخص کو اس بات کا احساس ہوا تھا لہذا آپ ان باتوں کو چھوڑ دیں؟ میں ایک قدم آگے جانا چاہ رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"شیم، شیم" کی نعرے بازی کی گئی)

جناب سپیکر! یہ شیم ان ہی کے لئے ہے اس وقت کسی نے کوئی آواز نہیں اٹھائی۔ اگر اپوزیشن اس ایشو پر بات کرنا چاہتی ہے تو ہم اس کو welcome کرتے ہیں لیکن میں ایک اضافی بات کرنا چاہتا ہوں کہ کل JIT کی رپورٹ آجائے گی تو ہم قطعی طور پر اس ایوان سے نہیں بھاگیں گے بلکہ پرسوں پورا دن اس رپورٹ پر بحث کریں گے۔

جناب سپیکر! ہم خود آپ سے گزارش کریں گے کہ آئیں اور اس رپورٹ پر بحث کریں اور جو حکومت نے اقدامات کئے ہوں گے ان پر تنقید کریں تو آپ اس وقت جو تجاویز دیں گے وہ تجاویز ہمارے سر آنکھوں پر ہوں گی کیونکہ ہمارا دامن صاف ہے۔ جیسا کہ ابھی سید حسن مرتضیٰ فرما رہے تھے کہ FIR نامعلوم افراد کے خلاف درج کروائی گئی ہے تو وہ FIR ہم نے درج نہیں کروائی بلکہ ان کے لواحقین نے کروائی ہے انہوں نے FIR میں خود کسی کو nominate نہیں کیا۔ آپ اس بات کو چھوڑ دیں کیونکہ ہم کو آپ سے بہتر پتا ہے جو کچھ اس صوبے میں ہو تا رہا ہے۔ آپ بات کریں ہم آپ کی باتوں کا جواب دیں گے۔

جناب سپیکر! آپ بسم اللہ کریں یہ بات کریں ہم جواب دیں گے۔ 7:00 بجے تک ہر ممبر پانچ پانچ منٹ بات کرے لہذا آپ اس کے لئے وقت مقرر کریں تو ہم اس کا جواب دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ندیم کامران! جن معزز ممبران نے بات کرنی ہے آپ ان کے نام دے دیں۔ مہربانی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سب سے پہلے لیڈر آف دی اپوزیشن نے بات کرنی ہے لہٰذا وہ بسم اللہ کریں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! لیڈر آف دی اپوزیشن تشریف لے آئے ہیں لہٰذا وہ اپنی بات سے آغاز کریں گے۔

بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف بحث کا آغاز کریں اور مہربانی کر کے باقی تمام ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

سانحہ ساہیوال پر عام بحث

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف):

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ساہیوال میں کل یہ جو اندوہناک واقعہ رونما ہوا ہے اس پر پوری قوم رنجیدہ ہے اور اس حوالے سے مختلف خبریں چلتی رہی ہیں۔ اسی اثناء میں مختلف footages پوری پاکستانی قوم نے دیکھیں اور مجھے بھی ایک ویڈیو موصول ہوئی جو کہ ان کی گاڑی کے پیچھے ایک بس آ رہی تھی اس میں سے بنائی گئی تھی۔ الیکٹرانک میڈیا جو واقعات بتا رہا تھا اس کے مطابق اہلکاروں نے فائرنگ کی اور اس کی آواز ویڈیو میں بھی سنی جا رہی تھی اور بس میں موجود مسافر جو کہ عینی شاہدین تھے وہ جب یہ دلخراش مناظر دیکھ رہے تھے تو اس پر باقاعدہ comments کر رہے تھے کہ اب گولی چل رہی ہے اور بچوں کو گاڑی میں سے نکال دیا گیا ہے اور ایک ہیجانی کیفیت بھی سامنے آ رہی تھی کہ حقائق پر مبنی کوئی بات نہیں ہو رہی تھی کیونکہ حکومتی مؤقف میں بار بار تبدیلی آ رہی تھی اور اس بات کی بڑی تکلیف ہے کہ کبھی کہا جا رہا تھا کہ یہ اغواء کار اور دہشتگرد ہیں۔

جناب سپیکر! دیکھیں اس پورے ایوان کے ممبران چاہے وہ حکومتی بنچز پر یا اپوزیشن بنچز پر بیٹھے ہیں ہم سب اسلامی روایات کے امین ہیں۔ میں نے کل یہ بات categorically کہی ہے کہ اس ایشو پر سیاست نہیں ہونی چاہئے کیونکہ یہ انسانیت کا معاملہ ہے اور قوم حقائق جاننا چاہتی ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے بھی دیکھا ہو گا اور میں نے بھی دیکھا ہے جس طرح سے پولیس گاڑی میں سے اہلکار نکل کر بچوں اور خون میں لت پت میتوں کو گاڑی میں سے نکالتے ہیں جس میں خاتون اور ایک چودہ سال کی بچی بھی شامل تھی۔ ہم دہشتگردی کے نتیجے میں ہزاروں جانوں کی قربانی دے چکے ہیں اس میں پولیس، رینجر اور افواج پاکستان کے نوجوان بھی شامل ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے ردالفساد اور ضرب عضب میں ہم نے خاطر خواہ کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ کراچی کی رونقیں واپس لوٹیں ہیں۔ سی ٹی ڈی کا ادارہ اس لئے بنایا گیا تھا تاکہ یہ well-equipped department ہو اور سپیشلائزڈ کام کے لئے استعمال ہو اور دہشتگردی کے آگے ہم بند باندھ سکیں لیکن ابھی تک جو ہمیں میڈیا کے ذریعے سے علم ہوا ہے کہ اپنے محافظ ہی قاتل بن گئے ہیں اور پھر یہ کہا گیا ہے کہ گاڑی میں سے اسلحہ برآمد ہوا ہے۔ ان لوگوں کی فیملی اور ان کے ہمسائے بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ لوگ شادی پر جا رہے تھے وہ معصوم بچہ جس نے اپنے ماں باپ کو اپنی آنکھوں کے سامنے اس کم عمری میں قتل ہوتے دیکھا ہے اور اپنے باپ کو زندگی کی بھیک مانگتے دیکھا کہ مجھ سے پیسے لے لو لیکن میری جان بخش دو تو اس کو یہ ڈراؤنا خواب ساری زندگی تنگ کرے گا۔ یہ انسانی پہلو ہے اگر ہم خود اپنے اوپر طاری کر کے دیکھیں کہ آج ان بچوں ہادیہ اور منیبہ کو یہ معلوم نہیں ہے کہ ساری زندگی یتیمی کے سائے ان کے سر پر منڈلائیں گے اور ہر قدم پر باپ کی کمی ان کو ستائے گی اور وہ ماں کے پیار سے اب ساری زندگی محروم رہیں گی اور یہ بہت بڑی محرومی ہوتی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف(جناب محمد حمزہ شہباز شریف):جناب چیئرمین!یتیمی بہت بڑا امتحان ہوتا ہے۔مجھے اس بات پر بہت تشویش ہے کہ کل بھی سی ٹی ڈی کے مؤقف کو دہرایا گیا۔

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

قائد حزب اختلاف(جناب محمد حمزہ شہباز شریف):جناب چیئرمین!میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میں اس معاملے پر کوئی سیاست نہیں کرنا چاہتا کیونکہ یہ ایک انسانی معاملہ ہے اور وہ ہماری بیٹی تھی۔ جب آپ سے تقاضا کیا جاتا ہے تو پھر یہ بولنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان کو بتائیں کہ یہ انسانی پہلو ہے کیونکہ یہاں پر جو بیٹھے ہیں ان کی بھی بیٹیاں ہیں یہ تمام لوگ انسان ہیں اور ان کے پاس بھی دل ہیں لہٰذا یہاں پر بیٹھے لوگوں کو بھی تشویش ہے۔

جناب چیئرمین!میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ JIT کی رپورٹ تو آجائے گی کیونکہ ہم نے یہاں پر بہت سی JIT کی رپورٹس دیکھی ہیں اور ان پر running commentaries ہوئی ہیں لیکن میں چاہوں گا جیسا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر نے فرمایا ہے کہ اس پر جوڈیشل کمیشن بننا چاہئے اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہونا چاہئے۔یہ political point scoring کی بات نہیں ہے بلکہ یہ بات ہے کہ آج اگر ذمہ داروں کا تعین نہیں ہو گا تو اس قوم کے سینے پر جو زخم لگا ہے اور کل وہ بوڑھی ماں انصاف کے لئے دہائی دے رہی تھی کہ میرا بیٹا چلا گیا اور میری دنیا اجڑ گئی تو میں نے کیا جینا ہے؟تو وہ روز جیتی اور مرتی ہے اور جب تک زندگی ہے وہ روز جئے گی اور مرے گی۔ہم چاہیں بھی تو اُس کے دکھ کو محسوس نہیں کر سکتے۔

(اذانِ مغرب)

جناب چیئرمین: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف(جناب محمد حمزہ شہباز شریف):جناب چیئرمین!میں یہ کہہ رہا تھا کہ حقائق قوم کے سامنے آنے چاہئیں کیونکہ یہ بہت اہم واقعہ ہے اور اس واقعہ نے اس خاندان کو بھی دکھ میں مبتلا کیا ہے جس کے پیارے اس دنیا سے چلے گئے۔ ان بچوں کی معصومیت دیکھیں جو پہلے پٹرول پمپ پر بے یارو مددگار چھوڑ دیئے گئے، پھر ہسپتال پہنچا دیا گیا اور اُس بچے کی زبانی جب وہ کہہ رہا تھا کہ میرے باپ نے کہا کہ مجھے معاف کر دو، میں ہاتھ جوڑتا ہوں مجھ سے پیسے لے لو لیکن

قتل نہ کرو لہٰذا ہمیں اسی دردمندی سے اس واقعہ کی تحقیق بھی کرنی چاہیے۔ اگر انسانیت کا تقاضا ہے کہ قوم کو اداروں پر اعتماد ہونا چاہیے، جوڈیشل کمیشن بننا چاہیے اور جس جگہ پر یہ اندوہناک واقعہ ہوا ہے اسی جگہ پر اُن ذمہ داران کو سرعام پھانسی دی جانی چاہیے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف! اپنی بات جاری رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں حکومتی بنچوں سے یہی کہوں گا کہ میں اس معاملے میں قطعاً سیاست نہیں کرنا چاہتا۔ یہاں پر چھوٹا سا واقعہ ہوتا تھا تو استعفوں کا مطالبہ شروع ہو جاتا تھا۔ میں انتظار کروں گا کہ حقائق قوم کے سامنے آئیں، اس مقدس ایوان کو حقائق معلوم ہوں اور ذمہ داران کا تعین ہو۔

جناب سپیکر! میں نے کل بھی کہا کہ تمام تر تحفظات کے باوجود ہم کسی کا mandate تسلیم نہیں کرتے جس کی ٹھوس وجوہات ہیں لیکن اس معاملے میں اپوزیشن کی جو قومی ذمہ داری ہے اس پر ہم تعاون کریں گے۔

جناب سپیکر! میری وزیر قانون سے بھی درخواست ہے کہ جتنی زیادہ جلدی ہو سکے کوشش کریں کہ حقائق قوم کے سامنے آئیں جو بالکل سچے ہوں لیکن ایسے حقائق نہ ہوں کہ FIR کچھ کہہ رہی ہے، حکومتی مؤقف کچھ ہے، پولیس کچھ کہتی ہے اور حکومتی ترجمان کچھ کہتا ہے کیونکہ قوم کے سینے پر جو زخم لگے ہیں اس پر زیادہ نمک چھڑکا جائے گا اور لوگوں کو مزید سیاست کا موقع ملے گا لہٰذا ہم اسی بات کے متمنّی ہیں کہ حقائق پر بات ہوگی، قوم کو سچ بتایا جائے گا اور ذمہ داری کا تعین ہوگا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر سید حسن مرتضیٰ کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے اس بات کا مطالبہ کرتا ہوں کہ جوڈیشل کمیشن بننا چاہیے۔ بہت شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! قبل اس کے کہ فہرست کے مطابق آپ کسی اور ممبر کو خیالات کے اظہار کا موقع دیں، چونکہ مجھے اس بات کا علم نہیں کہ لیڈر آف اپوزیشن کتنی دیر ہاؤس میں موجود رہیں گے کیونکہ اُن کی شاید اور بھی مصروفیات ہیں لیکن میں اُن کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن خیالات کا انہوں نے اظہار کیا ہے کہ وہ اس معاملے کو سیاست کی نذر نہیں کرنا چاہتے تو میں اُن کے اس خیال کی تائید کرتا ہوں اور انہیں یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ اس معاملے پر قطعی طور پر کوئی compromise نہیں کرے گی۔ میں اُن کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں جتنی ذمہ داری قائد ایوان کی ہے اتنی ہی ذمہ داری قائد حزب اختلاف کی ہے۔

جناب سپیکر! آئیں اور ہم نئی جمہوری روایات ڈالیں۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ JIT کی رپورٹ آنے کے بعد آپ قائد ایوان کے ساتھ بیٹھیں اور بیٹھ کر فیصلہ کریں کہ ہم نے ذمہ داروں کو کیا سزا دینی ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم JIT کی رپورٹ ایوان میں لے کر آئیں گے، اُس پر general discussion بھی کریں گے اور میں قائد حزب اختلاف کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ کو، آپ کی جماعت کو اور اپوزیشن کے ممبران کو اعتماد میں لے کر چلیں گے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہ کہا ہے کہ یہ ہماری ذات کا مسئلہ نہیں بلکہ انسانیت کا مسئلہ ہے یا تو وزیر اعلیٰ نے آرڈر دیئے ہوں، وزیر قانون نے، کسی وزیر یا کسی حکومتی ممبر نے آرڈر دیئے ہوں تو علیحدہ بات ہے لیکن یہ معاملہ تو بالکل واضح ہے۔ اس میں کس طرح حالات و واقعات پیدا ہوئے، کیا واقعہ ہوا اور اس میں کس کی کیا ذمہ داری ہے یہ ساری باتیں کل سامنے آجائیں گی لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ ہم appreciate کرتے ہیں کہ اس واقعہ کو سیاست سے بالاتر ہو کر لیا جا رہا ہے جس میں سب اپنی تجاویز بھی دیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک جوڈیشل کمیشن کا تعلق ہے تو اگر حکومت یہ محسوس کرتی ہے اور یہ ایوان محسوس کرتا ہے کہ JIT کی رپورٹ کے بعد اُس سے مطمئن نہیں تو حکومت کو جوڈیشل کمیشن پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟ وہ جوڈیشل کمیشن بھی بن جائے گا۔

جناب سپیکر! میں جناب قائد حزب اختلاف کے الفاظ دہرانا چاہتا ہوں کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہونا چاہئے اور انشاء اللہ تعالیٰ ماضی کی روایت سے ہٹ کر ہم دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر کے دکھائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار شہاب الدین خان!

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ یہاں نام آ چکے ہیں۔ آپ پہلے ہی نام لکھوا دیتے۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب سپیکر! اس سے ہٹ کر بہت اہم بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میرے حلقہ پی پی۔62 گوجرانوالہ میں دو لاکھ کی آبادی ہے۔ یہ بڑی ضروری بات ہے لہٰذا میری بات سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب سپیکر! پولیس نے ایک عورت سمیت چار آدمیوں کو گاڑی میں آگ لگا کر 13/12 سو گولیاں چلائیں۔ اس واقعہ کے بارے میں معزز وزیر قانون نے بتایا ہی نہیں لیکن ہم بتا رہے ہیں۔ ساری رات پورا گاؤں تڑپتا رہا لیکن پولیس والے گولیاں چلاتے رہے۔ چاروں کی لاشیں کسی ٹرالی میں رکھ کر شہر لے گئے۔ اس معاملے پر وزیر قانون جواب دیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Law Minister Sahib! You want to respond?

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ مجھے بتائیں تو ہم انشاء اللہ اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، امان اللہ وڑائچ! آپ وزیر قانون کے ساتھ بیٹھ کر اُن سے یہ بات کر لیں۔ جی، جناب شہاب الدین خان!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ معزز ممبر رانا اقبال خان کی بات پر آپ نے رولز suspend کئے اور اس ایوان میں سانحہ ساہیوال پر بات کرنے کی اجازت دی۔

جناب سپیکر! معزز وزیر قانون نے بڑی اچھی بات کی کہ پرسوں ہی سانحہ ہوا لیکن معزز وزیراعلیٰ میانوالی دورے پر تھے جو اپنا دورہ میانوالی مختصر کر کے ساہیوال پہنچ گئے اور حکومتی مشینری بھی وہاں پہنچی۔ معزز قائد حزب اختلاف نے بہت اچھی گفتگو کی کہ یہاں point scoring کی بات نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا سانحہ جس سے پنجاب بھر کے عوام یا پاکستان کے عوام اب تک اشکبار ہیں۔

جناب سپیکر! میں معزز وزیر قانون کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے اور معزز قائد حزب اختلاف کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتا ہوں کہ اس سے پہلے بھی واقعات رونما ہوئے اور میں بھی اس ایوان کا ممبر رہا ہوں۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے tenure میں وہ بھی ہوا تو ایک بات ہمیں سوچنی ہو گی کہ وزیر قانون نے جو بات کی ہے کہ ماضی سے ہٹ کر اس ایوان میں ہم ایک روایت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اتنی جلدی JIT کا بننا اور on floor of the House honorable Law Minister نے یہاں ensure کروایا کہ جو بھی اس سانحہ ساہیوال میں ملوث اہلکار ہوں گے وہ قرار واقعی سزا پائیں گے۔

جناب سپیکر! کل شام تک معزز وزیراعلیٰ نے جو 72 گھنٹے دیئے تھے، چاہئے تو یہ تھا کہ جیسے وزیر قانون نے کہا پرسوں discussion رکھ لیتے، JIT کی رپورٹ کو آنے دیتے کہ کیا رپورٹ آئی ہے اور حکومت نے کیا ایکشن لیا ہے لیکن اچھا ہوا چلیں، آج ہی یہ بات شروع کر لی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، We will make sure کہ رپورٹ اس ہاؤس میں پیش کی جائے گی اور اس کے بعد اس پر general discussion کی جائے گی۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! معذرت کے ساتھ کہ اگر میری کسی بات سے کسی کو تکلیف پہنچے تو میں پہلے معذرت کرتا ہوں۔ یہ وہی ہاؤس ہے کہ ان بنچز پر ہم اپوزیشن میں تھے، ایک دن نہیں، ایک ایک، دو دو، تین تین ماہ سانحہ ماڈل ٹاؤن پر چلاتے رہے۔ اس وقت کے معزز وزیر اعلیٰ کو تو توفیق نہیں ہوئی کہ جناح ہسپتال پہنچیں۔ اس وقت کے وزیر اعلیٰ کو یہ توفیق تو نہ ہوئی کہ JIT بنی چاہیے اور جوڈیشل کمیشن بنایا جائے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے کھڑے ہو کر
"concerned گفتگو کریں"، "وزیر اعلیٰ ساہیوال بچوں کو گلدستے دینے گئے تھے"
اور "وزیر اعلیٰ نے قتل کروائے ہیں" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے کیونکہ میں نے floor انہیں دیا ہوا ہے اور انہیں بات کرنے دیں۔ This is not the way. جی، جناب شہاب الدین خان!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! معزز ممبران حوصلہ رکھیں کیونکہ حکومت نے تو بڑی خوش دلی سے کہا ہے کہ آئیں، بات کریں اور ہم جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ساہیوال میں بچوں کو گلدستے دینے گئے تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ایسی بات نہ کریں اور اپنی باری پر بات کریں۔ Whatever you want to speak اپنی باری پر بات کریں۔ میں ایسے اجازت نہیں دوں گا۔ آپ ماحول کو خراب کر رہے ہیں۔ نہیں، ایسے نہ کریں اور جناب محمد وارث شاد! اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اگر میں اس ہاؤس میں ایک بھی لفظ غلط بیان کروں، on the floor of the House ایک بھی لفظ اگر میرا غلط ثابت ہو تو میں استعفیٰ دینے کو تیار ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ جناب محمد وارث شاد معزز ممبر ہیں اور سینئر پارلیمنٹیرین ہیں تو میں نے صرف اپوزیشن لیڈر کی بات کو second کیا ہے کیونکہ انہوں نے اچھی بات کی ہے۔ میں صرف ماضی کا دور یاد دلانے کے لئے بات کر رہا ہوں کہ اس وقت اس سے بڑا سانحہ ہوا۔

جناب سپیکر! میں eye witness ہوں اور اس وقت کے قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید eye witness ہیں کہ ہم یہاں سے سیدھے جناح ہسپتال گئے۔ یہاں تو چار لاشیں گری ہیں وہاں 14 لاشیں گری تھیں اور سیدھی گولیاں کسی کے سر میں، کسی کے منہ میں اور حاملہ عورتوں کو گولیاں ماری گئی تھیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
concerned واقعہ سے متعلق بات کی جائے کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایسے نہیں۔ No cross talk, no cross talk ایسے نہ کریں اور انہیں interrupt نہ کریں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! جو لسٹ ہم نے provide کی ہے اس کے مطابق proceed کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا محمد اقبال خان! اسی کے مطابق ہی چل رہے ہیں۔ میرے پاس ان کا نام ہے اور آپ کو بھی موقع ملے گا۔ آپ سینئر پارلیمنٹیرین ہیں اس لئے انہیں بات کر لینے دیں پھر اپنی باری پر بات کریں۔ جی، جناب شہاب الدین خان!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اگر انہیں تکلیف ہو رہی ہے تو میں wind up کرتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ انہوں نے جوڈیشل کمیشن کا مطالبہ کیا ہے تو معزز وزیر قانون نے جواب دیا ہے کہ کل شام تک JIT رپورٹ آجائے گی تو ہم جوڈیشل کمیشن بنانے کو بھی تیار ہیں۔

جناب سپیکر! واقعہ سانحہ ساہیوال جو ہوا ہے اگر CTD سے پنجاب حکومت کے جن اہلکاروں سے غلطی ہوئی ہے تو آپ کے توسط سے معزز قائد حزب اختلاف اور معزز ممبران کو میں یہ باور کروانا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ اس واقعہ میں جو لوگ بھی ملوث ہوں گے انہیں قرار واقعی سزا ملے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ابھی قائد حزب اختلاف نے اور سید حسن مرتضیٰ نے جو بات فرمائی ہے وہ درست ہے۔ وزیر قانون سے ہماری کوئی enmity ہے اور نہ ہی ہم کوئی ایسی بات کرنا چاہتے ہیں کہ جو اس تفتیش کے دوران یا اس انکوائری کے دوران کسی قسم کی رکاوٹ بنے لیکن میں کچھ legal points وزیر قانون کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ:

میرے شہر ءچ آ کے جنہاں گھر گھر وین پوائے
پہرے داراں کولوں پچھو کیہڑے رستے آئے

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر قانون بات کر رہے ہیں کہ JIT بن گئی ہے لیکن ابھی تک اس وقت تک میں شرطیہ یہ بات کرتا ہوں وزیر قانون سے سے یہ bet لگا کر بات کرتا ہوں کہ ابھی تک medical jurisprudence کے مطابق جو گولیاں ان کے جسموں سے نکلی ہیں، جو پوسٹ مارٹم کے دوران گولیاں نکلی ہیں اور جو گولیاں وہاں سے برآمد ہوئی ہیں، وہ ابھی تک JIT کو نہیں دی گئیں اور فرانزک لیبارٹری کے بندے کو ابھی تک اس کمیٹی میں شامل نہیں کیا گیا۔ ہم رونا تو یہ رو رہے ہیں کہ medical jurisprudence کے مطابق اگر یہ کام کریں گے legal کام نہیں کریں گے تو JIT کی رپورٹ نامکمل ہوگی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! یہ جو JIT بنی ہے what I presume کہ یہ ایک fact finding ہے یہ تو ایک initial report ہے اس کے بعد وزیر قانون نے کہہ دیا ہے کہ جوڈیشل انکوائری بھی ہو جائے گی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں آپ کی بات کا احترام کرتا ہوں لیکن medical jurisprudence کے مطابق جو JIT بنتی ہے اس میں فرانزک لیبارٹری والوں کو بھی شامل کیا جاتا ہے کہ وہ اندازہ لگا سکیں اور پھر یہ کیسا مقابلہ ہے کہ اگر وہاں سے گولی لگی تو پولیس کے ایلیٹ یا جس کا بھی وہ ڈالہ تھا، اسے ایک خراش تک نہیں آئی جبکہ باقی چار لوگ مار دیئے گئے۔

جناب سپیکر! کل شام کو اس لمحہ نے ہمیں سونے نہیں دیا جب اس چھوٹی بچی نے آ کر پوچھا کہ میرا ابا کہاں ہے اور میری ماں کہاں ہے۔ یہ لمحے نا قابل برداشت ہوتے ہیں اور یہاں کوئی قتلوں کا مقابلہ نہیں ہو رہا کہ پانچ ہو گئے اور ادھر 14 ہوئے تھے تو باقی 9 پورے کر لیں۔ نہیں،

جناب سپیکر! ہم یہ چاہتے ہیں اور میں دوبارہ تائید کرتا ہوں جناب محمد حمزہ شہباز شریف اور سید حسن مرتضیٰ کی کہ وزیر قانون ہماری بات مان لیں۔ آپ نے کہا کہ آپ کے وزیر اعلیٰ کل ساہیوال گئے اور انہوں نے وہاں بچوں کو گلدستے پیش کئے۔ پہلے دستے بھیجتے ہیں اور بعد میں گلدستے بھیجتے ہیں۔ اس طرح سے کام نہیں چلے گا اور میری گزارش یہ ہے کہ اس پر ایک ٹھوس قسم کا جوڈیشل کمیشن بنائیں اور اس کے لئے چیف جسٹس صاحب کو لکھیں تو جوڈیشل کمیشن بن جائے گا۔

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں یہ عرض کروں گا کہ جو آپ کا اختیار ہے کہ ہاؤس کی بھی ایک کمیٹی اس حوالے سے بنائی جائے تا کہ حقائق تک پہنچا جا سکے۔ پیسے کسی چیز کا نعم البدل کبھی نہیں ہوتے اور ماں باپ کا تو کسی صورت نعم البدل نہیں ہوتے بلکہ ماں باپ تو زندگی میں صرف ایک ہی دفعہ ملتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری سارے معزز ایوان سے گزارش ہے ہماری بہنیں بھی بیٹھی ہیں ان کی بھی بیٹیاں ہیں، ہمارے بھی بچے ہیں اور ہم سب کو اس بات کا احساس ہے کہ یہ کوئی ضد کا معاملہ نہیں ہے اس لئے اس معاملے پر آپ جوڈیشل کمیشن بنا لیں۔ ہم نے تو کوئی مطالبہ نہیں کیا کہ فلاں استعفیٰ دے یا فلاں ایسا کرے۔

جناب سپیکر! میرے بھائی جناب شہاب الدین خان اور باتوں کی طرف بات لے گئے تو میں اس حوالے سے کچھ نہیں کہنا چاہتا صرف یہ ان کی نذر کرتا ہوں کہ:

راتیں اپنے ٹوٹے ہندے ویکھے نیں
اپنے سکے کھوٹے ہندے ویکھے نیں
بڑیاں بڑیاں پھناں والے لوکو میں
غرضاں اگے لوٹے ہندے ویکھے نیں

شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ یاور کمال خان!

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے floor دیا۔ یہاں قائد حزب اختلاف اور پارلیمانی لیڈر سید حسن مرتضیٰ نے بڑی خوبصورتی سے کہا کہ ہم اس واقعہ پر point scoring نہیں کرنا چاہتے، ہم اس واقعہ پر سیاست نہیں کرنا چاہتے تو میری گزارش ہے اپوزیشن بنچوں سے کہ جب on the floor of the House پر وزیر قانون نے یہ کہہ دیا تھا کہ 72 گھنٹوں میں JIT کی preliminary report آجائے گی اور پھر وزیر اعلیٰ نے بھی کہا اور وہ خود وہاں پر چلے گئے اور جا کر انہوں نے باقاعدہ JIT form کر دی تو ہمیں اگر اس واقعہ پر سیاست نہیں کرنی تھی تو ہمیں کم از کم اُس رپورٹ کے آنے کا انتظار کرنا چاہئے تھا اور بڑے درد دِل کے ساتھ یہ بھی کہا گیا سانحہ بہت بڑا ہے۔ پوری قوم سکتے میں ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن میری التجا یہ بھی ہو گی کہ ہمیں اس واقعہ پر کم از کم اس ہاؤس میں جتنے بھی معزز ممبران تشریف رکھتے ہیں ہمارے بھی ضمیر ہیں ہم نے بھی اللہ کو جان دینی ہے ہمیں اس واقعہ پر سیاست نہیں کرنی چاہئے تھی اگر ہم یہ درس دے رہے تھے کہ اُن بچوں کا کیا ہو گا اور یہاں یہ بھی کہا گیا کہ وہ سارے لوگ سکتے میں ہیں تو کیا یہ ہماری ذمہ داری نہیں بنتی جس پر اپوزیشن بنچوں کو بہت تکلیف ہوئی۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن بھی ایک واقعہ ہوا تھا، وہ بھی قوم کی بیٹیاں تھیں، وہ قوم کی بہنیں تھیں، وہاں بھی معصوم لوگ شہید کئے گئے تھے اور اُنہی محافظوں نے کئے تھے جن محافظوں کا ذکر آج یہ فرما رہے تھے اور اسی طرح جو پارلیمانی لیڈر نے کہا کہ یہ جو پولیس ہے دس سال اس پولیس کو لگام نہیں ڈالی گئی تو ہماری حکومت کو آئے ہوئے چار مہینے ہوئے ہیں اس پولیس میں اگر کوئی غنڈہ گردی کے عناصر تھے تو پچھلے دس سال کی حکومت میں اُن کو نکالا نہیں گیا اور وہ غنڈے بھرتی ہی ان کی گورنمنٹ میں کئے گئے تو میری آپ کے توسط سے گزارش ہو گی کہ ہمیں کم از کم جب وزیر قانون نے کہہ دیا تھا کہ رپورٹ آئے گی پرسوں ہم general discussion کریں گے اس پر ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہئے تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ یاور کمال خان! wind up کریں۔

راجہ یاور کمال خان: جناب سپیکر! ہمیں اس رپورٹ کا انتظار کرنا چاہئے تھا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک احمد خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے اُن کی جگہ پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کن کی جگہ پر۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ملک احمد خان کی جگہ پر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نصیر احمد! آپ بات کر لیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے یہ بار بار کہا جا رہا ہے کہ کل رپورٹ آنی ہے اُس کے بعد بات کی جائے۔ میری یہ گزارش ہے کہ یہ پورا ہاؤس اس بات پر متفق ہے کہ یہ ایک بڑا دلخراش سانحہ پیش آیا ہے کل جو رپورٹ آنی ہے وہ تو اس ایک وقوعہ کی تین، چار یا دس منٹ کی کارروائی کے حوالے سے آنی ہے اور جناب محمد بشارت راجا خود فرما چکے ہیں کہ شاید یہ پہلا واقعہ نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اتنا بڑا سانحہ ہوا ہے تو اُس کے لئے کسی رپورٹ کے آنے کے انتظار کی ضرورت نہیں ہے اُس پر آج بھی بحث ہونی چاہئے، کل بھی بحث ہونی چاہئے اور اُس کے بعد بھی بحث ہونی چاہئے کہ جب تک ہم کسی نتیجہ پر نہیں پہنچتے تو کم از کم یہ سانحات اگر پہلے ہوئے ہیں یہ خدانخواستہ ہونے والے ہیں یا ہم خدشہ رکھتے ہیں تو اُن پر ہمیں بات کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ بات صرف اُن تین یا چار منٹ کے واقعات پر نہیں ہونی جو اُس وقت اُس روڈ پر ہوئے اُن محرکات پر ہونی ہے، اداروں کی اہلیت پر ہونی ہے، اُن کی capacity building پر ہم نے آپس میں بات کرنی ہے کہ اس قسم کے واقعات کیوں ہوتے ہیں؟ یہ ایسا واقعہ کہ صوبے سے لے کر وفاق تک ہر فرد کو ایم پی اے، وزیر سے لے کر وزیر اعظم پاکستان کو بے خبر رکھا جاتا ہے کہ اُس سڑک پر واقعہ ہوا کیا ہے؟ چوبیس گھنٹے ٹی وی پر کبھی چھ سات سال کے بچے کو دہشتگرد بنایا جاتا ہے، کبھی بڑے فخر سے بتایا جاتا ہے کہ چار دہشتگرد مار دیئے گئے ہیں اور تین کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا! میں کل آپ کی پریس کانفرنس سن رہا تھا آپ کی زبان آپ کے الفاظ کا ساتھ نہیں دے رہی تھی آپ کے چہرے پر وہ دلخراش واقعہ کے اثرات دیکھے جا سکتے تھے کہ جو لکھی لکھائی بات آپ پڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ آپ کے دل و دماغ

اُس بات کو نہیں مان رہے تھے کہ یہ کس قسم کی دہشتگردی ہے جس میں چھ سالہ بچی، سات سالہ بچوں کو اور تیرہ سالہ بچی جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ وڈیو کلپ بنا رہی تھی اور اُس کا موبائل چھین کر اُس کو فائر مارے گئے ہیں یہ کس طرح آپ مان سکتے تھے؟

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم سارے یہ چاہتے ہیں کہ اس طرح کے واقعات کو روکا جائے اور کسی نہ کسی نتیجہ پر پہنچا جائے۔ ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ ہماری ایجنسیاں اور ادارے جو دہشتگردی کی روک تھام کے لئے کام کر رہے ہیں اُن کے کام میں ہم کہیں آکر رکاوٹ بنیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ان اداروں کو ان کے اندر کام کرنے والے لوگوں کو چاہئے حکومت کسی کی بھی ہو اُن کو یہ کھلی اجازت دے دیں کہ جو اُن کی مرضی میں آئے وہ کرتے پھریں کبھی رانا ثناءاللہ خان کو استعفیٰ دینا پڑے اور کبھی جناب محمد بشارت راجا سے ڈیمانڈ ہو کہ آپ بھی استعفیٰ دیں گزارش یہ ہے کہ ہم نے اس ایوان کے اندر ایک دن نہیں کئی دن بحث کرتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچنا ہے کہ تمام تر میڈیا کے ہونے کے باوجود، حکومت کے ہونے کے باوجود اتنی بڑی اپوزیشن ہونے کے باوجود ہر ایک کے جاگتے جیتے اتنا بڑا واقعہ بیچ شہر میں پیش کیوں آیا ہے؟

جناب سپیکر! میری اس ایوان کے اندر بقول شاعر:۔ جناب محمد بشارت راجا!

مقتل سے آ رہی ہے صدا اے امیرِ شہر
اظہار غم نہ کر ، میرا قاتل تلاش کر

شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! شکریہ۔ آج کے اجلاس کے اندر جو پرسوں واقعہ ہوا اُس کے حوالے سے دوستوں نے اپوزیشن کے ممبران نے حکومتی بنچز کی طرف سے اُس واقعہ کے بارے میں اپنا اپنا اظہار خیال کیا۔ قائدِ حزبِ اختلاف بھی بولے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہم سب کو اس واقعہ کے حوالے سے بڑا افسوس بھی ہے اور دل افسردہ بھی ہے۔ بہت بڑا واقعہ ہوا اس میں کوئی شک نہیں ہے وزیر اعظم پاکستان، وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس واقعہ کا فوری نوٹس بھی لیا، وزیر اعلیٰ پنجاب موقع پر بھی گئے، ہسپتال میں

بھی انہوں نے visit کیا اور لواحقین کو یقین بھی دلایا کہ ہم انشاءاللہ انصاف کے حوالے سے تمام تقاضے پورے کریں گے۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں JIT بنادی گئی اس لئے بنادی گئی کہ جو اپوزیشن کے ذہن میں خدشات ہیں، متضاد بیانات ہیں، سی ٹی ڈی کی طرف سے یا دوسرے end سے تاکہ جب JIT بن گئی ہے تو اُن تمام معاملات کو JIT vet کرے اُس کو سنیں، اُس کی finding ہمارے سامنے لے کر آئے تاکہ ہم اس ہاؤس کے اندر اس پر بات بھی کر سکیں۔

جناب سپیکر! جس طرح وزیر قانون نے قائدِ حزبِ اختلاف کو دعوت دی جب رپورٹ آجاتی ہے آپ ہمارے ساتھ بیٹھیں اگر آپ کی satisfaction ہوتی ہے تو فَبِھا، نہیں ہوتی تو ہم مل کر اس پر اگلے دن بحث بھی کریں گے پورا ایک دن، اگلا لائحہ عمل بھی طے کریں گے۔ جس طرح انہوں نے فرمایا کہ ایک جوڈیشل کمیشن بننا چاہئے ہم اُس کے لئے بھی حاضر ہیں لیکن رپورٹ آنے کی دیر ہے رپورٹ آنے دیں ہمارا اُس میں کوئی motive نہیں ہے جس طرح آپ کو دُکھ ہے ہمیں بھی دکھ ہے ہم بھی بچوں والے ہیں اور آپ بھی بچوں والے ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں کوئی point scoring نہیں ایک بہت بڑا واقعہ ہوا اور میں حکومت کی جانب سے یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ اگر کہیں پر کوئی غلطی ہوئی ہے جو اتنا بڑا واقعہ ہوا ہے اُس کے تدارک کے لئے ہم انشاءاللہ تعالیٰ اپوزیشن کی آواز کو اپنے ساتھ ملا کر اُس کا سدباب کریں گے۔ قائدِ حزبِ اختلاف نے فرمایا کہ ہمارے کلیجے اُس وقت ٹھنڈے ہوتے ہیں کہ جب آپ جہاں پر واقعہ ہوا ہے وہاں پر اُسی جگہ پر اُن لوگوں کو پھانسی دی جائے۔

جناب سپیکر! جی، میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں۔ آپ بھی میرے ساتھ اتفاق کریں کہ ہمارے کلیجے بھی اُس وقت چھلنی ہوئے تھے اسی ہاؤس کے اندر میں وہاں پر اپوزیشن کے بنچز پر بیٹھا کرتا تھا۔ 14۔ جون 2017 کو ہاؤس کا اجلاس چل رہا تھا اور صبح آذانوں کے ٹائم سے ماڈل ٹاؤن کے اندر واقعہ ہو رہا تھا وہاں پر کیمرے کی آنکھ نے دیکھا کہ 14 بندوں کو سرعام شہید کیا گیا، حاملہ عورتوں کو ان کے منہ پر گولیاں ماری گئیں اور بوڑھوں کو اپاہج کیا گیا۔ میں وہاں پر بیٹھا شور مچا رہا تھا جہاں پر یہ میرے دوست بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے سپیکر صاحب سے بڑی request کی کہ ماڈل

ٹاؤن کا واقعہ ہو رہا ہے، یہاں پر ایک وزیر قانون بیٹھے ہوئے تھے اور یقین مانیں ان کے چہرے پر ندامت کی بجائے ہنسی تھی اور مسکراہٹ تھی۔

جناب سپیکر! میں بار بار کہہ رہا تھا کہ سپیکر صاحب مہربانی کریں اور نوٹس لیں، لوگوں کے جان و مال کا تحفظ آپ کی ذمہ داری ہے اور یہ کسی نے نہیں سنا۔

جناب سپیکر! ہاں اگر آپ چاہتے ہیں کہ ساہیوال کے ان قاتلوں کو جنہوں نے قتل کیا ہے ان کو پھانسی ہونی چاہئے تو ماڈل ٹاؤن میں بھی ایک پھانسی گھاٹ لگنا چاہئے جہاں پر چودہ شہداء کے خون کا فیصلہ ہونا چاہئے۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! لواحقین نے کہا کہ FIR کاٹو اور جو انہوں نے لکھ کر دیا ہم نے FIR کاٹی۔ مجھے بتایا جائے کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے اندر FIR کتنے دنوں بعد کٹی تھی اور کس کے کہنے پر کٹی تھی؟ عدالت کو آنا پڑا اور عدالت نے کہا کہ کیا اس کی فوٹیج نہیں تھی؟ میں اس واقعہ کو اس واقعے کے ساتھ نہیں جوڑنا چاہتا۔

جناب سپیکر! میں بالکل نہیں کہنا چاہتا، میں کہتا ہوں کہ آپ نے جس درد کے ساتھ بات کی ہے اس وقت آپ کا درد کدھر تھا اور کیا اس وقت آپ کا درد سو رہا تھا؟ اس وقت آپ اقتدار کے نشے میں تھے۔۔۔

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! اس وقت آپ اقتدار کے نشے میں ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ہم نشے میں نہیں ہیں۔ ہم نے JIT اس لئے بنائی ہے، ہمارا وزیر اعلیٰ فوراً گیا ہے اور آپ کی طرف سے کوئی ممبر ثابت کرے جو ہسپتال میں گیا تھا؟ کوئی ایک بندہ ثابت کرے کہ جب ماڈل ٹاؤن کا واقعہ ہوا تھا تو حکومتی بنچوں کی طرف سے کوئی ایک بندہ ہسپتال گیا ہو؟ ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ساہیوال واقعہ کے اندر جس کی غلطی ثابت ہوگی اس کو عبرت کا نشان بنائیں گے اور بتائیں گے کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے، آج ڈاکوؤں اور چوروں کی حکومت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! انشاءاللہ اس ہاؤس کے تمام لوگوں کے ساتھ ہم حکومتی بنچز اس floor پر وعدہ کرتے ہیں۔ جنہوں نے غلطی کی، JIT ثابت کرے اسے سزا ملے گی، یہ میرے دوست اس رپورٹ سے اتفاق نہیں کریں گے تو ہم جوڈیشل کمیشن میں جائیں گے، ہم ان کا پیچھا کریں گے اور

ہم ان اپنوں کو پکڑیں گے اگر انہوں نے کیا لیکن یہاں پر میں ایک بات اور کہنا چاہوں گا کہ ماڈل ٹاؤن واقعہ کیمرے کی آنکھ نے سارا کچھ ریکارڈ کیا ہوا ہے۔ اگر اس وقت آپ نے بند باندھا ہوتا تو آج کسی کو جرأت نہ ہوتی کہ وہ کسی انسانی جان سے کھیل سکتا۔

جناب سپیکر! میرا دین اور مذہب تو یہ کہتا ہے کہ اگر کسی نے ایک انسان کو قتل کیا ہے تو اس نے پوری انسانیت کو قتل کیا ہے۔ یہ ادھر بیٹھ کر میں بولا کرتا تھا، اس وقت یہ سارے ادھر بیٹھ کر ہمارا مذاق اڑایا کرتے تھے اور بات سننا گوارہ نہیں کرتے تھے لیکن ہم ان کی ساری باتیں سنیں گے، ان کی تجاویز مانیں گے، ان سب کو ساتھ لے کر چلیں گے، اکٹھے ہو کر جو فیصلہ پورا ہاؤس کرے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس پر پورا stand کریں گے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میری گزارش پہلے تو یہ ہے کہ مقافات عمل ایک لفظ سنا تھا لیکن اس کو دنیا میں ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ پہلے یہ مقابلے بازی جو یہاں پر ویسے سیاست میں نظر آتی تھی یہ کوئی اچھی مقابلے بازی نہیں ہوئی جو ساہیوال واقعہ پر ہوئی۔ پہلے تو ماڈل ٹاؤن پر بات کر لیتے ہیں اور یہ بالکل درست کہہ رہے ہیں کہ ان کو بڑی تکلیف تھی لیکن آج جو نئی روایات کا ذکر وزیر قانون نے کیا ہے ہم نے ان روایات کا آغاز کر دیا ہے۔ ہم میں سے کسی نے اس تیل پر گھی ڈالا، ہم میں سے کسی نے جلسے جلوس منعقد کئے، ہم نے کسی procession کو lead کیا اور نہ ہی ہم نے اس پر سیاست کی چونکہ ہم لاشوں پر سیاست کو آج بھی بھگت رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آج بھی JITs چل رہی ہیں اور آج بھی وہ pending ہے اور by the way مجھے حیرت یہ ہے کہ سارے اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چودہ لاشیں، چودہ لاشیں تو یہ ذرا انسداد دہشتگردی عدالت کے اندر چیک کر لیں کہ ہمارے ماڈل ٹاؤن کے دس مرحومین کا کیس چل رہا ہے۔

جناب سپیکر! یہ میں on record کہہ رہی ہوں اور پراسیکیوٹر جنرل کی اطلاعات کے مطابق کہہ رہی ہوں جس کو شک ہے وہ جا کر چیک کر لے اور جس کو معلوم نہیں ہے اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتی لیکن بات یہ ہے کہ ہمارے ساتھ جو ہوا اور ہمارے ساتھ جو سیاست

ہوئی وہ لندن پلان کے تحت ہوئی اور اب تو بہت سارے گواہان مان بھی گئے ہیں کہ لندن پلان بنا۔ اس پر تقاریر ہوئیں، مار دو، اندر لے جاؤ اور مجھے 13۔ جون کی وہ رات بھی یاد ہے جب دو پولیس اہلکاروں کو اندر بند کر دیا گیا اور پھر انتظامیہ نے ان کے ساتھ مذاکرات کر کے ان کو رہا کروایا لیکن جو ہوا وہ آج بھی بھگت رہے ہیں، آج بھی وہ کیس pending ہے اور اس کیس کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ کیس کا فیصلہ نہیں ہوتا، پہلے ہم نے FIR نہیں کرائی، پھر ہم پرائیویٹ complaint کریں گے، آپ نے تو ساری وفاقی اور صوبائی کابینہ پر by name FIR درج کرائی تھی جس کو higher judiciary نے ختم کر دیا۔

جناب سپیکر! مجھے افسوس ہے اور ان کا problem یہ ہے کہ اگر اس کیس پر ان سے بات کروں، ان کو ابھی تک یقین نہیں آیا کہ یہ حکومت میں ہیں، آج آپ کو جواب دینا ہے اور آج آپ کو بات کرنی ہے۔ بہت سارے facts ہیں جس پر میں ابھی بات کرنا نہیں چاہتی، as a criminal lawyer میں نے بہت ساری چیزیں اس کیس کے حوالے سے observe کی ہیں۔ میری JIT پر reservation ہے اور میں نے ایک قرارداد بھی جوڈیشل کمیشن کے حوالے سے سیکرٹریٹ میں جمع کروائی ہے۔

جناب سپیکر! میرا صرف سوال یہ ہے کہ JIT کے اندر وہ تمام ادارے موجود ہیں جن تمام اداروں نے مل کر یہ آپریشن کیا۔ آپ نے جو statement دی، جو FIR بھی کٹی، آپ نے تو کہہ دیا تھا، وزراء کرام، فواد چودھری صاحب ترجمان آئے اور انہوں نے آکر کہا کہ دہشتگرد تھے مار دیئے۔ ایک ہمارے یہاں کے ترجمان ہیں وہ صاحب اُٹھے انہوں نے کہا کہ ہاں تو ٹھیک ہے ناں دہشتگردوں کے بچے نہیں ہوتے، دہشتگرد بچوں کے ساتھ جا رہا تھا اور ہم نے مار دیئے۔ اگر وہ فوٹیج نہ آتیں، اگر وہ videos سامنے نہ آتیں تو تصویر کا یہ اصلی رخ کسی کے سامنے نہ آتا۔

جناب سپیکر! مجھے سب سے زیادہ افسوس اس بات پر ہے کہ ابھی جس کا میاں محمود الرشید ذکر بھی کر رہے تھے جو یہاں پر پچھلے پانچ سال اپوزیشن لیڈر رہے ہیں۔ وہ کل ایک ٹی وی پروگرام میں میرے ساتھ موجود تھے اور جب ان کے ساتھ ذکر کیا کہ یہ footages ہیں آپ کچھ اس کو دیکھ لیں تو انہوں نے بغیر پتا کئے، بغیر تحقیق کئے اور بغیر یہ دیکھے sweeping

statement دی کہ یہ footages جعلی ہیں اور کہا کہ میں کہہ رہا ہوں کہ footages جعلی ہیں اور بہت سارے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جو footages بناتے ہیں۔

جناب سپیکر! جب آپ نے فیصلہ کر لیا ہے اور جب آپ نے conclusions draw کر لئے ہیں تو پھر مجھے بتایئے کہ یہ JIT کا تماشا کس کے لئے ہے اور پھر یہ JIT کس کو دکھانے کے لئے بنائی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر! مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ آپ 13 تاریخ سے ذیشان کو under observation رکھے ہوئے تھے، collateral damage چار گنا نہیں ہوتا؟ ایک ذیشان کے لئے چار بندے مرے ہیں، collateral damage چار گنا نہیں ہوتا، اس کو collateral damage کہہ کر فارغ نہیں کیا جا سکتا۔

جناب سپیکر! آپ نے یہ جو story بنائی کہ وہ 13 تاریخ سے under observation تھا تو وہ بہت سارے SOPs مجھے بھی معلوم ہیں جو CTD کے ہوتے ہیں، جب وہ نکلتے ہیں ان کے ساتھ کتنے لوگ ہوتے ہیں اور انہوں نے کہاں جانا ہوتا ہے یہ سب CTD کے اندر ریکارڈ ہوتا ہے۔ پھر ہم نے وہ footages بھی دیکھی ہیں، اگر آپ میں سے کسی نے نہیں دیکھی، جس میں سامان نکالا جا رہا ہے وہ 13 سال کی بچی کی لاش کو مردوں نے جیسے اٹھا کر اس وین کے اندر پھینکا وہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔ پھر اس کھڑی ہوئی گاڑی پر جہاں زخمی تھے ان زخمیوں پر کھڑے ہو کر فائرنگ کی گئی ہے۔ یہ وہاں پولیس مقابلہ ہوا؟ آپ نے جتنے بیان بدلے اس نے سارے کیس کے facts پر خود تضاد پیدا کیا ہے۔ جیسے میں نے کہا کہ facts بہت سارے ہیں، ان پر بات کی جا سکتی ہیں اور بہت سارے طریق کار سے ان کو intercept کیا جا سکتا تھا اور by the way ان کو intercept کیا جا چکا تھا۔

جناب سپیکر! ہم نے جو footages دیکھی ہیں جس میں اس گاڑی کو ٹکر مار کر اس گاڑی کو سائیڈ پر کیا گیا تو وہ intercept ہو چکے تھے۔ مجھے سمجھ میں نہیں آ رہی کہ ذیشان نے seat belt باندھے ہوئے فائرنگ کر دی اور اس کی لاش سب کو seat belt باندھے ہوئی ملی ہے۔ کوئی گواہ نہیں ہے جس نے یہ دیکھا ہو کہ کسی نے فائرنگ کی پھر آپ نے ان کو تو مار دیا لیکن جو موٹر سائیکل پر آئے تھے وہ آپ نے کیوں نہیں پکڑے؟ اگر ان کی story پر میں believe کروں تو وہ جو دو

بندے موٹر سائیکل پر آئے تھے ان کو پکڑتے ناں؟ ان کو پکڑنے کے لئے آپ نے کچھ نہیں کیا اور آپ ان چاروں کو مارنے پر لگ گئے۔ اس story کے اندر بہت سارے جھول ہیں آج جو JIT کی ٹیم وہاں پہنچی ہے اس نے عینی شاہدین کو پولیس لائن میں بلایا ہے اور عینی شاہدین نے پولیس لائن کے اندر جانے سے انکار کیا ہے۔

جناب سپیکر! اب میرا سوال یہ ہے کہ عینی شاہدین جو وہاں پر موجود تھے، جنہوں نے footages بھی بنائی ہیں اور تصویریں بھی لیتے رہے ہیں۔ اگر وہ JIT میں پیش نہیں ہوئے تو پھر JIT کی رپورٹ کیسے مکمل ہو گی؟

جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ جیسے جناب طاہر خلیل سندھو نے forensic کی بات کی تو forensic کی کوئی ٹیم وہاں نہیں پہنچی اور فرانزک کی گولیاں وہاں نہیں پہنچیں۔

جناب سپیکر! تیسری اور سب سے بڑی اہم بات یہ ہے کہ یہ standard SOP ہے کہ جب کوئی ایسا مقابلہ ہوتا ہے تو جو چیز recover کی جاتی ہے اسے سامنے رکھ کر اس کی فوٹیج بنتی ہے، اس کی تصویریں تیار کی جاتی ہیں جو ریکارڈ میں رکھی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ ہم JIT کی رپورٹ کے اندر خودکش جیکٹ، بندوقوں اور ان گولیوں کی تصویریں دیکھنا چاہیں گے جو وہاں spot پر بنائی گئیں۔ جو ان کا سامان نکالا گیا جو بیگ نکالے گئے لیکن وہاں سے کوئی سامان recover نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! اگر حکومت کہہ رہی ہے اور میں بھی یہ بات repeat کرنا چاہتی ہوں کہ مجھے کل پہلی دفعہ جناب محمد بشارت راجا کے چہرے کے تاثرات ان کی زبان کا ساتھ دیتے نظر نہیں آئے۔ ہم نے تو لاشوں پر سیاست بھگتی ہے اور اب تک بھگت رہے ہیں لیکن ہم وہ روایت نہیں ڈال رہے، ہم جلسے جلوس پر proceed نہیں کر رہے لیکن میری گزارش ہے کہ اگر کوئی problem نہیں ہے تو مجھے یہ سمجھا دیجئے کہ تمام ایجنسیز جنہوں نے مل کر یہ آپریشن کیا وہی گواہ ہیں، وہی منصف ہیں اور وہی رپورٹ تیار کریں گے تو میں اس رپورٹ کو کیسے مان لوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! Wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ جوڈیشل کمیشن appoint کئے بغیر اور اس کمیشن کی رپورٹ سامنے آئے بغیر حکومت پنجاب کو satisfy ہونا چاہئے، یہ ہاؤس satisfy ہوگا اور نہ ہی پنجاب کی عوام کو satisfy کیا جاسکتا ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نذیر احمد چوہان!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! مجھے موقع دیا جائے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! ان کا نام بہت پہلے سے آیا ہوا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جناب نذیر احمد چوہان میرے بعد بات کرلیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نذیر احمد چوہان! چودھری ظہیر الدین کے بعد آپ بات کریں گے۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ جو دو دن پہلے کا سانحہ ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے تو زبان بھی ساتھ نہیں دیتی اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جیسے قائد حزب اختلاف، رانا محمد اقبال خان اور ملک ندیم کامران فرما چکے ہیں کہ جتنا دکھ ہمیں ہے اتنا ہی دکھ انہیں ہے۔ آج جو ہماری پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ ہوئی اس میں بھی یہی ذکر ہوا اور اس اندوہناک واقعہ پر افسوس اور دکھ کا اظہار کرکے انصاف مہیا کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! آج قائد حزب اختلاف نے سب سے اچھی بات کہی کہ ہم اس پر سیاست نہیں کرنا چاہتے اور کوئی تقابل بھی نہیں کرنا چاہتے۔ جب کسی بچے کا باپ اور ماں کا سایہ ایک وقت میں اس کے سر سے اٹھ جاتا ہے تو جو قیامت اس کے مرنے تک اس پر گزرتی رہتی ہے اس کا اندازہ کوئی نہیں لگا سکتا۔ اس اندوہناک واقعہ کی مکمل چھان بین کے بعد ملزموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے جو قائد حزب اختلاف کی demand ہے کہ جہاں یہ واقعہ ہوا ہے ان ملزموں کو بھی اسی جگہ پر پھانسی پر لٹکایا جائے میں اس کی تائید کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر چند ایک اور گزارشات کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے معزز ممبر جناب نصیر احمد نے کہا کہ آج بات ہوئی ہے پرسوں بھی بات ہو اور بعد میں بھی بات ہو اور پھر بات ہو۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے بھی کچھ تقابل کئے ہیں چونکہ انہوں نے تقابل کر دیئے ہیں اس لئے مجبوراً مجھے بھی کرنا پڑیں گے۔

جناب سپیکر! میں جناب نصیر احمد کی بات پر یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ جو سانحات ہوتے ہیں ان کی گونج نسل در نسل چلتی ہے آج بھی ہمارے کانوں میں وہ چیخیں گونج رہی ہیں جو بچی لاش پر بیٹھی کہہ رہی تھی کہ میری ماں کو کیوں مارا اور وہ سوشل میڈیا بتا رہا تھا۔ چونکہ محترمہ تقابل فرما رہی تھیں اس لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ آج بھی وہ حاملہ عورت جو دنیا میں آنے والے ایک فرشتے کو مشکل سے اٹھائے ہوئے تھی وہ بھاگ سکتی تھی اور نہ ہی کسی پر حملہ کر سکتی تھی اس کے سینے پر گولی ماری گئی اور اس کی آخری چیخ بھی لوگوں نے سنی اور وہ ریکارڈ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ گونج اس وقت زیادہ تسلسل پکڑ جاتی ہے جب اس پر انصاف نہیں ہوتا۔ ہم اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ اگر آپ نے تقابل ہی کرنا ہے تو جو دو دن پہلے واقعہ ہوا کوئی بھی ذمہ دار کسی بھی محکمے کا بندہ ملک چھوڑ کر نہیں جا سکے گا جبکہ یہاں تو پرنسپل سیکرٹری برائے وزیر اعلیٰ کو trade attache بنا کر باہر بھیج دیا گیا اور وہ آج تک نہیں آیا، رانا جبار ڈی آئی جی کو باہر بھیج دیا گیا وہ آج تک نہیں آیا لیکن میں آج آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان بچوں کو یتیم کرنے کے جو ذمہ داران ہیں اور ان ذمہ داروں کو دیکھنے والے ہیں ان میں سے کوئی بھی اس ملک کو چھوڑ کر نہیں جا سکے گا بلکہ وہ اسی ملک میں رہیں گے چاہے وہ اس پر تڑپیں کہ میرا نام ECL میں آ گیا ہے۔

جناب سپیکر! ہم تقابل کیوں کرتے ہیں؟ ہم اس بات پر کیوں نہیں کہتے کہ ظلم بند کرنے، ظلم ختم کرنے کے لئے ہم اکٹھے ہو جائیں۔ آج جناب وزیر قانون نے اکٹھے ہونے کی یہاں دعوت دی ہے کہ آیئے قائد حزب اختلاف ہمارے وزیر اعلیٰ کے ساتھ بیٹھیں ہماری JIT رپورٹ کا مطالعہ کریں اسے thrash out کریں اگر اسے reject کرتے ہیں اس میں کوئی نقص نکالتے ہیں تو تجویز دیں۔

جناب سپیکر! ہم قائد حزب اختلاف کی تجویز کی تائید کریں گے، قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف ایک تاریخ رقم کریں کہ انہوں نے انصاف کے حصول کے لئے مل کر قدم آگے بڑھایا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جوڈیشل کمیشن بنانا ہے تو ہمیں قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں تقابل کے حوالے سے عرض کروں گا کہ جس دن ماڈل ٹاؤن کا سانحہ ہوا تو وزیر اعلیٰ کے گھر سے صرف دو فرلانگ کے فاصلے پر پانچ چھ گھنٹے گولیاں چلتی رہیں جو سارا live چلتا رہا۔ کیا اس دن یا دو چار دن کے بعد کسی ہسپتال میں وزیر اعلیٰ گئے، کیا کسی ہسپتال میں ان کا کوئی وزیر گیا؟ لیکن ہمارے وزیر اعلیٰ اس سانحہ کے چند گھنٹوں بعد ہسپتال پہنچے اور انہوں نے JIT بنائی۔

جناب سپیکر! میں اپنے وزیر اعلیٰ کی زبان پر اعتماد کرتا ہوں وہ جو کہتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ میں انصاف مہیا کرنے کے لئے کسی حد تک بھی جاؤں گا تو انشاء اللہ وہ کسی حد تک بھی جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں جناب نصیر احمد کی بات پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سانحہ پر اس وقت تک بات ہونی چاہئے جب تک انصاف نہ ملے۔ پھر یقیناً سبزہ زار کے مقتولین پر بھی بات ہونی چاہئے کیونکہ آج تک انہیں انصاف نہیں ملا اس لئے جب کوئی بھی بات کرے تو سبزہ زار کے مقتولین پر بھی بات کی جائے۔ عابد باکسر کو جو ٹاسک دے کر سپاری دے کر لوگ مروائے گئے ان پر بھی بات کی جانی چاہئے جب تک انصاف نہیں ملتا اس وقت تک ان پر بات کی جانی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں اتنا عرض کرتا ہوں کہ ہم انصاف دلانے کے لئے آپ کے ساتھ ساتھ چلیں گے، آپ آگے ہوں گے تو انصاف کی حد تک ہم آپ کے پیچھے ہوں گے۔ میں آپ کو یہی یقین دلاتا ہوں کہ یہ وزیر اعلیٰ اور یہ وزیر قانون آپ کو کبھی بھی مایوس نہیں کریں گے۔ اپوزیشن پہلے دن چیختی رہی کہ ماڈل ٹاؤن میں لاشیں گر رہی ہیں اسمبلی میں بات کرنے دیں لیکن بات نہیں کرنے دی گئی تھی لیکن آج پہلے دن ہی آپ نے فرمایا تو جناب سپیکر نے اجازت دے دی اور وزیر قانون نے concede کیا۔ یہی فرق ہے اور یہ بھی کہہ دیا کہ ہم پرسوں بھی اس پر بات کریں گے۔

جناب سپیکر! میں جناب سعید احمد خان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے توجہ دلائی کہ یہ روّیہ نہیں ہونا چاہئے کہ آج ہم نے تقریر نہیں کرنی۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس سانحہ میں ہم بھی اتنے ہی کرب میں مبتلا ہیں جتنے آپ مبتلا ہیں لیکن تقابل میں نہ جایئے گا چونکہ فیض کہتا ہے کہ:

آتش پہ جاں ہے ہر کوئی سرکار دیکھنا
لو دے اٹھے نہ طرہ طرار دیکھنا

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان بات کرلیں اس کے بعد جناب سعید اکبر احمد خان آپ بات کر لینا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ میرے شہر کا واقعہ ہے اس لئے مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کو بھی موقع دیا جائے گا۔ جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔It is very gracious of you میں آپ کا شکر گزار ہوں agreed upon تو یہ ہوا تھا کہ پانچ پانچ لوگ بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کافی sensitive معاملہ ہے اس لئے میں نے معزز ممبران کو بات کرنے کی اجازت دی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے اس معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے بڑی فراخدلی کا مظاہرہ کیا ہے. I am grateful to you میں یہ submit کرنا چاہتا ہوں کہ شاید اس ہاؤس میں اس واقعہ کا ماڈل ٹاؤن incident کے ساتھ ایک تقابلی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ درست ہے کہ ماڈل ٹاؤن incident پاکستان مسلم لیگ (ن) کی governance پر ایک داغ ہے۔

جناب سپیکر! اس واقعہ میں بڑا نقصان ہوا، بڑی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں اور ہمیں اس پر دُکھ ہے۔ اس واقعے کا ہو جانا ہمیں دلیل سے عاری کرتا تھا اور کرتا ہے۔ اس واقعے کے دو پہلو تھے۔

جناب سپیکر! میں ضمناً زیادہ سے زیادہ آپ کی ایک منٹ سمع خراشی کروں گا۔ اس واقعے کا ایک پہلو تو یہ تھا وہ کیسے ہوا، دوسرا پہلو یہ تھا کہ اس کی تفتیش کیسے ہوئی اور وہ مقدمہ کیسے آگے چلا؟ یہ درست ہے کہ ماڈل ٹاؤن میں کچھ protestors احتجاج کرنا چاہتے تھے اور ان کا دعویٰ یہ تھا کہ ہم peaceful protestors ہیں۔ حکومت نے کچھ barriers کو remove کرنے کے بہانے وہاں پر ایک ایکشن کیا۔ پولیس اور protesters کے درمیان ایک stand off ہوا اور اس کے نتیجے میں وہاں پر 14 لوگوں کی قیمتیں جانیں ضائع ہو گئیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد on oath بغیر کوئی لگی لپٹی رکھے پہلی FIR ان حالات میں درج کی گئی جب complainant FIR درج کروانے کے لئے تیار نہ تھا۔ جب اس طرح کی صورتحال پیدا ہو جائے تو پھر پولیس کی مدعیت میں FIR درج ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری FIR کے لئے بذریعہ private complaint علامہ ڈاکٹر طاہر القادری کے بیٹے 22-A کے تحت اپنی درخواست لے کر گئے اور جو ان کا مؤقف تھا اسے من وعن درج کر دیا گیا تھا۔ پہلی JIT کا انہوں نے بائیکاٹ کیا on the pretexts کہ one man tribunal will inquire جو حکومت نے تشکیل دیا ہے اور پھر اس کا بائیکاٹ کیا گیا جو کہ on record ہے۔

جناب سپیکر! دوسری JIT پر عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا کہ اس کے اندر وہ پولیس آفیسرز شامل ہیں جو کہ حکومت کی whims کے اُوپر کنٹرول ہوں گے لہٰذا ہم اس JIT میں شامل نہیں ہوتے۔ نتیجتاً ایک private complaint کو prefer کیا گیا۔ As we all know کیونکہ ہم سب یہاں پر law making کا کام بھی کرتے ہیں کہ جب private complaint آ جاتی ہے تو state کا case suppress ہو جاتا ہے اور private complaint کو preference دی جاتی ہے۔ اس private complaint پر 92 تاریخوں میں a single set of evidence بھی produce نہیں ہو سکا۔ اس private complaint میں یہ الزام تھا کہ یہ سازش کہاں بیٹھ کر تیار کی گئی تھی؟ آج تک وہ documents unattested ہیں جن کے اُوپر یہ درج ہے کہ وہ جو پہلا fire victim of injury کے سر پر لگا وہ vertical fire تھا اور وہ چھت سے مارا گیا تھا۔ اس شور شرابے میں اور political narrative کے اندر آج تک facts نہیں مل سکے۔

جناب سپیکر! اس سانحہ ماڈل ٹاؤن کے حوالے سے سپریم کورٹ کے حکم پر آپ نے ایک نئی JIT بنائی ہے۔ آج مسلم لیگ (ن) کی صوبہ پنجاب میں حکومت نہیں ہے اور سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے۔ So, go ahead and do the best. آپ ایمانداری سے investigate کریں اور اگر کسی کے ہاتھ پر ان معصوموں کا قتل تلاش ہوتا ہے تو اسے قرار واقع سزا دیں۔

جناب سپیکر! میرا مسئلہ یہ نہیں بلکہ میرا مسئلہ یہ ہے کہ اس واقعہ کی مماثلت تلاش نہ کی جائے۔ کبھی دو فوجداری کے مقدمے یعنی دو قتل ایک set of evidence پر نہیں ہو سکتے، ان پر بات کرتے ہوئے پچھلے کی دلیل نہیں دی جا سکتی، یا تو ہو بہو وہ واقعہ ہو یا وہاں پر بھی پولیس دہشتگردوں کی تلاش میں گئی ہو یا دہشتگردوں کو تلاش کرتے ہوئے گولی ماری گئی ہو تو پھر اس کی مماثلت تلاش کریں لیکن اگر ایک stand off ہوا ہو، protesters کے جتھے موجود ہوں، پولیس کے اُوپر پتھراؤ ہو رہا ہو اور پولیس کے اندر یہ بات پھیل چکی ہو کہ دو پولیس آفیسرز گولی لگنے سے مر گئے ہیں تو پھر ایسی صورتحال میں پولیس کیا کرتی؟ اُس وقت کے قائد حزب اختلاف مجھے سیڑھیوں پر ملے اور انہوں نے بتایا کہ دو لوگوں کو گولیاں لگی ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے وزیر قانون سے کہا کہ ماڈل ٹاؤن میں قیامت برپا ہے اس لئے اجلاس روک دیں اور وہاں پر جا کر حالات کو مزید بگڑنے سے بچائیں۔ اُس وقت حالات یہ تھے کہ ایک طرف دو یا اڑھائی ہزار protesters تھے، دوسری طرف سے پولیس اور منہاج القرآن کی چھت پر مسلح لوگ موجود تھے۔

جناب سپیکر! میں نے اس واقعہ پر سیاست ہوتے دیکھی ہے۔ وہ سیاست کس نے کی اور کس نے استعفے مانگے؟ آج مسلم لیگ (ن) بحیثیت اپوزیشن استعفے نہیں مانگے گی۔

جناب سپیکر! میرا فکر اور میری پریشانی یہ ہے کہ وہ پولیس جس نے میری جان اور مال کو تحفظ دینا ہے اسی کے ہاتھوں مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں disproportionate use of power ہوا، وہ سب غلط تھا اور اسی وجہ سے اس وقت کے وزیر قانون سے فوری طور پر استعفیٰ لے لیا گیا۔ ہم آج وزیر قانون کے استعفے کا مطالبہ نہیں کریں گے کیونکہ ہم ان پر اعتماد کرتے ہیں۔ We have to work with him and trust in him. ہمیں ان کی صلاحیت پر بھی اعتماد ہے۔

جناب سپیکر! ہم جانتے ہیں کہ وہ ایک اچھے وزیر قانون ہیں لیکن خُدا کے لئے مجھے بتائیں کہ کیا extra judicial killing کا کوئی legal consequence یا جواز ہو سکتا ہے اور کیا یہ ریاست یا قانون کسی دہشتگرد کے لئے extra judicial killing کی اجازت دیتا ہے؟

جناب سپیکر! کوئی قانون اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر وہ دہشتگرد تھا تو پھر بھی یہ disproportionate use of force تھی۔ یہاں پر آپ مماثلت تلاش کر سکتے ہیں کہ پولیس نے ماڈل ٹاؤن میں بھی disproportionate use of force کیا تھا۔ ہم کسی کو scapegoat نہیں بنانا چاہتے لیکن ہم اس کے ذمہ داروں کا تعین کرنا چاہتے ہیں۔ قائد حزب اختلاف کی well consulted statement تھی کہ ہم اس واقعہ پر سیاست نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر! میرے پاس کہنے کے لئے بے شمار باتیں ہیں۔ میں آپ کے سامنے یہ تصویر بھی رکھ سکتا ہوں کہ جب کسی کے گھر سے جنازے اُٹھ رہے ہوں تو حکومت کیسے react کرتی ہے؟ اگر میرا وزیر اعلیٰ اُس وقت نہیں گیا تھا تو لاشوں پر پُھول دینے کے لئے آپ کا وزیر اعلیٰ کیوں پہنچا ہے اور یہ کہاں کی عقل مندی ہے؟

Mr Speaker! It is not about you and me. It is about children of my country. It is about people of Punjab and Pakistan.

جناب سپیکر! اگر پولیس میں reforms کی ضرورت ہے تو آپ کریں۔ یہ درست ہے کہ ہم نے CTD قائم کیا تھا اور اس CTD نے چیئرنگ کراس سانحہ کی انوسٹی گیشن چوبیس گھنٹے کے اندر مکمل کر کے ان دہشتگردوں کو پکڑا تھا۔

جناب سپیکر! میں کوئی brush away نہیں کر رہا لیکن reaction of the government بہت اہمیت رکھتا ہے۔ وفاقی حکومت کے وزیر اطلاعات کو کس نے اجازت دی کہ انہوں نے ایک conclusive statement دے دی ہے کہ وہ دہشتگرد human shield بنا کر جا رہے تھے۔ اس کے بعد صدر پاکستان نے ٹویٹ کیا اور انہوں نے اپنے ٹویٹ میں کہا کہ یہ ایک سفاکانہ قتل ہے اور جنہوں نے یہ کیا ہے ان کو پھانسی کی سزا دی جائے گی۔ When the President speaks he means business. تو پھر JIT کیسی؟

جناب سپیکر! ہمیں اس واقعے اور سانحے پر بہت افسوس ہے لیکن ہم حکومت کے ذمہ داروں سے یہ ضرور کہیں گے کہ ایسے واقعات کی اتنی جلدی ownership لینا ہمیشہ گھاٹے کی بات ہوتی ہے۔ Who can tell that کہ وہ دہشتگرد تھے؟ اگر وہ دہشتگرد بھی تھے تو who allowed them to kill اور کیا اس ملک کے اندر سکہ رائج الوقت قانون یہ ہو جائے گا کہ گولی مار دو؟ اگر سبزہ زار case غلط تھا تو یہ بھی غلط ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! واہ واہ کیا بات ہے۔ میں آپ کی باتوں کا جواب دوں گا۔

ملک محمد احمد خان: چودھری ظہیر الدین! آپ نے تقریر فرمائی اور ہم نے آپ کو interrupt نہیں کیا۔ آپ جواب ضرور دیں لیکن مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ مہربانی کر کے اپنی بات جاری رکھیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر چودھری ظہیر الدین مجھے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ extra judicial killing پچھلے دور حکومت میں ہوئی تو کیا یہ justify کرنا چاہتے ہیں کہ آج بھی ہو گی؟ آج ان کی حکومت ہے۔ They can charge me for that. They are charging me for that. یہ تو ہو رہا ہے۔ سپریم کورٹ کے حکم سے ایک JIT بن چکی ہے جو کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کو دیکھ رہی ہے۔

جناب سپیکر! جس سبزہ زار کیس کی یہ بات کر رہے ہیں، شاید اس بارے میں حقائق سے لاعلم ہیں کیونکہ جس عابد باکسر کا یہ ذکر کرتے ہیں وہ تو میاں محمد شہباز شریف کے دور حکومت میں یہاں سے بھاگ گیا تھا اور جتنی دیر ان کی حکومت رہی یہ واپس نہیں آیا۔ اس کی تمام statements ریکارڈ پر موجود ہیں۔ وہ آج بھی پولیس فائلز کے اندر موجود ہیں کہ وہ کس وجہ سے کیا گیا اور بُچہ گارڈن کی کیا وجوہات تھیں۔ Everybody knows it. اُس وقت کے وزیراعلیٰ کے اُوپر ذمہ داری عائد کرنا اور point scoring کرتے رہنا غلط ہے۔ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا نے بڑی grace کا مظاہرہ کیا لیکن اس ساری debate کا رُخ میاں محمد اسلم اقبال نے موڑا ہے۔

جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین! ہمارے بڑے بھائی ہیں اور ہمیں ان کا بڑا احترام ہے۔ قائد حزب اختلاف نے جو grace show کی that was in the interest of the public. آپ کمیٹی بنائیں اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ حزب اختلاف آپ کو اس میں assist کرے تو اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں یہ آپ کا بہتر فیصلہ ہو گا۔

جناب سپیکر! آپ House Committee, constitute کر دیں جو اس واقعہ کی progress report کو daily basis پر monitor کرلے۔ اس پر قائد حزب اختلاف کی بھی input آتی رہے گی، قائد ایوان کی بھی اس پر input آتی رہے گی اور for goodness sake پولیس کے ہاتھوں اس قتل عام کو بند کرنے کے لئے سر جوڑ کر بیٹھیں اور کوئی رستہ نکالیں کہ آئندہ اس طرح کا واقعہ پیش نہ ہو۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ملک محمد احمد خان نے اپنی تقریر میں چند ایک حقائق کو مسخ کیا ہے۔ ہم ملک محمد احمد خان کی تقاریر پر اکثر خاموش رہتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ہمارے پاس جواب نہیں ہے۔ ملک محمد احمد خان نے اپنی تقریر میں یہ کہا ہے کہ ماڈل ٹاؤن میں protesters تھے تو بات یہ ہے کہ ہاؤس میں کبھی کبھی تو سچ بولنا چاہئے۔ وہ حاملہ خاتون protester تھی؟ رات کو 2:00 بجے ایک محلے کے اندر وہ لوگ کس کے خلاف protest کر رہے تھے؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! پہلے میں ملک محمد احمد خان کی بات کا جواب دوں گا پھر یہ میری بات کا جواب دیں۔ ان کو میری بات سُننی پڑے گی۔ انہوں نے عدالت لگائی ہے تو میں وکیل کے طور پر اس میں پیش ہو رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے ان کی پوری بات سُنی ہے ان کو بھی میری بات سُننی پڑے گی۔ یہ تقابل ہم نے شروع نہیں کیا بلکہ یہ تقابل محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے شروع کیا تھا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ حزب اختلاف والے کہتے ہیں کہ ماڈل ٹاؤن واقعہ کی بات نہ کی جائے۔ معزز ممبران حزب اختلاف نے بات کی ہے کہ سانحہ ساہیوال کے ذمہ داران کو اُسی جگہ پر پھانسی دی جائے میں یہاں پر on the floor of the House یہ بات کہتا ہوں کہ

میں پرسوں یہاں پر ایک قرارداد لے کر آتا ہوں یہ اُس قرارداد کا حصہ بنیں کہ ماڈل ٹاؤن کے قاتلوں کو بھی وہیں پر پھانسی دی جائے گی آپ اُس قرارداد کو متفقہ طور پر پاس کریں۔ یہ کیا تماشا ہے؟ انسانی قتل ایک خون ہوتا ہے اور ماڈل ٹاؤن واقعہ کو یہ justify کرتے ہیں یہ کس لحاظ سے ماڈل ٹاؤن واقعہ کو justify کرتے ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین کا مجھے بہت احترام ہے اور یہ جس طرح بات کر رہے ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ to the best of my knowledge and best of my information and verified information میں اس ہاؤس کے floor پر جھوٹ بولنے کا کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر! میں نے جہاں تک یہ کہا کہ ماڈل ٹاؤن میں protesters تھے تو آپ جسٹس باقر نجفی کی رپورٹ کی proceedings نکلوالیں، ہائی کورٹ کے اندر جو کیس چلا آپ اُس کی proceedings نکلوالیں اور اُس سے پہلے یہ call دی جاچکی تھی کہ پاکستان عوامی تحریک کے دفتر سے protesters نکلیں گے اور long march کریں گے اس بات کا سب کو پتا ہے۔ چودھری ظہیر الدین! ابھی تو ہمیں تکلفِ احترام بزرگی ہے، نہیں تو:

اتنی نہ بڑھا پاکیِ داماں کی حکایت
کہ کچھ نہ کچھ بولتے جائیں

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ابھی اس debate کو de-track کیا گیا۔ مسئلہ تو انسانی جانوں کے زیاں کا ہے آج نعشیں ساہیوال کے ٹول پلازا پر گری ہیں اور میاں محمد اسلم اقبال نے اس debate کو de-track کیا اور چودھری ظہیر الدین کہتے ہیں کہ اس debate کو محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے de-track کیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! مقصد یہ ہے کہ واقعہ ماڈل ٹاؤن ہو یا سانحہء ساہیوال ہو This should not happen again. We should be committed on that. جی، جناب نذیر احمد چوہان! (قطع کلامیاں)

جناب نذیر احمد چوہان:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یاخاتم النبیین۔

جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے حکومت کی طرف سے حزب اختلاف کو اپنا point of view دینے کی اجازت دی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج اس ایوان میں جتنے بھی میرے معزز ممبران بیٹھے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ میرے سر کے تاج ہیں اور میرے لئے وہ سب بہت معزز ہیں۔ قائد حزب اختلاف نے جس طرح یہاں پر بات کی کہ آج point scoring نہیں ہے آج انسانیت کی، آج اُن بچوں کی، آج اُس ماں کی اور آج اُن لوگوں کی بات کرنی ہے جن کو انصاف دلانا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت خوش آئند بات ہے کہ آج پورا ایوان اس بات پر متفق ہے کہ سانحہ ساہیوال پر پوری قوم کے دل اس وقت خون کے آنسو رو رہے ہیں اور ہم اُنہی کے بھیجے ہوئے نمائندے اس ایوان میں اپنے اپنے تئیں اپنی آواز کو بلند کر رہے ہیں۔ یہاں پر کسی بھی حوالے سے point scoring کا میرا ارادہ ہے، نہ سوچ ہے کیونکہ میرا ایمان ہے کہ میرے آقا کریمؐ کے صدقے اگر آپ سچ اور حق کی بات کریں تو دشمن ویزید کے سامنے بھی مسلمان ہی کھڑے ہو کر بات کرتے تھے کہ آپ غلط بات کرتے ہیں اور وہ ٹھیک بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر اپنے بھائیوں کو تھوڑا یاد کرانا اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ تھوڑا سا ٹائم گزرنے دیں کیونکہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس واقعہ پر جو JIT بنائی ہے اُس کی رپورٹ آنے دیں۔

جناب سپیکر! ابھی میرے بھائی ملک محمد احمد خان فرما رہے تھے کہ سانحہ ءماڈل ٹاؤن کے حقائق کچھ اور تھے تو میں اپنے بھائی کی یادداشت کے لئے اور سمع خراشی پر معذرت چاہتے ہوئے کہتا ہوں کہ یہ ماڈل ٹاؤن کا واقعہ میرے حلقے میں ہوا تھا۔ ماڈل ٹاؤن سے میں ایم پی اے کا الیکشن لڑ کر آیا ہوں وہاں پر میری مائیں، بہنیں اور بیٹیاں protest کرنا چاہتی تھیں تو ابھی یہ بتا رہے ہیں کہ انہیں گولیاں مار دیں۔

جناب سپیکر! مجھے بتایا جائے کہ protest کے نام پر کبھی گولیاں چلائی جاتی ہیں؟ چلیں، ہم مانتے ہیں کہ point scoring نہیں ہے تو ہم آج مل کر اپنی اُن ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کا نام بھی یہاں پر لیں، ہم اُن کو بھی اُن کا حق دلوائیں۔ ابھی قائد حزب اختلاف نے یہاں پر بات کی تو یہ CTD پچھلی حکومت نے بنائی تھی یہ ہماری حکومت نے نہیں بنائی۔

جناب سپیکر! آج ہمیں جتنے بھی ادارے ملے ہیں ابھی ہم اُن کی اصلاح کر رہے ہیں۔ یہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے جو کہہ رہی ہے کہ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھو اور ہم مل کر مجرم کو اُس کی سزا دلوائیں۔

جناب سپیکر! میری آخری گزارش ہے کہ ابھی میرے بھائی ملک محمد احمد خان نے جسٹس باقر نجفی کی رپورٹ کی بات کی تو اُس رپورٹ کو public کریں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ جی، میاں عرفان عقیل دولتانہ!

میاں عرفان عقیل دولتانہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا حلقہ پی پی۔231 ہے ان مظلوم لوگوں کا تعلق چونکہ میرے حلقے سے ہے لہٰذا میں تھوڑا سا زیادہ ٹائم لوں گا۔ میں اسمبلی بھی اسی لئے لیٹ پہنچا ہوں کہ چک نمبر 293 کے لمبر دار بھی وہاں فاتحہ خوانی کے لئے آئے ہوئے تھے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون اور چودھری ظہیر الدین میرے لئے قابل احترام ہیں، دیکھیں یہ example یا comparison نہیں ہے کہ ماڈل ٹاؤن میں کیا ہوا یا ساہیوال میں کیا ہوا۔ یہ بڑا تکلیف دہ واقعہ ہے۔ ان کے بھائی ڈولفن پولیس میں تھے۔ میرے پاس خورشید صاحب وہاں کے لمبر دار بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں سارا گاؤں آیا ہوا تھا وہ اس بات کے گواہ تھے کہ وہ بندہ دہشتگرد نہیں تھا۔ ان لوگوں کو جس طرح قتل کیا گیا ہے تو میرے پاس ویڈیوز موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میرے خیال سے یہ بہت افسوسناک بات ہے کہ ان کے ڈرائیور کو مارا گیا، ان کو مارا گیا، ان کی بیوی کو مارا گیا، ان کی بچی کے ہاتھ پر فائر لگا ہے، ان کے بیٹے کی hip پر فائر لگا ہے۔

جناب سپیکر! میری درخواست یہ ہے کہ آپ investigate کرائیں۔ میرے پاس جو reports ہیں چک 293 کے بشیر صاحب ان کے والد وہاں دو دفعہ کونسلر رہے ہیں۔ وہ وہاں کی respectable شخصیت ہیں۔ وہ اپنے مالی حالات کی وجہ سے یہاں لاہور میں آئے اور اپنے کاروبار

The State is responsible for the lives of all the people.شروع کئے۔
پنجاب کی بارہ کروڑ عوام ہے۔

جناب سپیکر!وزیر قانون اور آپ کیونکہ آپ گورنمنٹ ہیںYou are the responsible personsاس میںcomparison نہیں بنتا۔ آپ براہ مہربانی اس پر انوسٹی گیشن کریں۔ مجھے جو رپورٹس آئی ہیں۔

جناب سپیکر!میں نے آج پورا دن چک293 میں ان کے چچا اورcousinsسے انوسٹی گیشن کی ہے اس میںpeople have highest respect for themیہ بڑی اہم بات ہے۔ کل موٹروے پر ٹریفک بلاک رہی ہے اور پورا ملک اس سانحہ کے حوالے سے بات کر رہا ہے۔

جناب سپیکر!میری یہ درخواست ہوگی کہ اس پر سختی سے سخت انوسٹی گیشن کریں اور جو لوگ اس واقعہ کے پیچھے ہیںI think they should be made an exampleاور ہم کہتے ہیں کہ ماڈل ٹاؤن کی بھی example بنی چاہیے یہ بھیexampleبنی چاہئے کیونکہ انسانی جان بہت قیمتی ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جب یہ اجلاس شروع ہوا مجھے اور پورے ہاؤس کو ساہیوال واقعہ کی پوری اہمیت کے حوالے سے اس کا افسوس ہے۔ ہمیں پورے ہاؤس کے ممبران کو اندازہ ہے کہ پنجاب کے عوام خاص طور پر اور پاکستان کے عوام اس واقعہ پر افسردہ ہے۔ ان تمام کی نظریں پنجاب کے اس ہاؤس پر لگی ہوئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سعید اکبر خان! مختصر بات کریں، نام بہت زیادہ ہیں اور دوسرا businessبھی لینا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آج بزنس نہیں ہوگا۔ اس سے بڑا بزنس کوئی نہیں ہے جو اس وقت چل رہا ہے۔ ہمیں جن لوگوں نے منتخب کر کے اس ہاؤس میں بھیجا ہے ان کے جذبات کی ہم نے ترجمانی کرنی ہے۔ مجھے اپنی حکومت پر یقین ہے اور انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ اس واقعہ کے پیچھے نہیں ہیں اور اس واقعہ کوthrash outکرنا چاہتے ہیں اور جو لوگ اس میں ملوث ہیں ان کو

وہ کبھی protect کرنے کی ان کی خواہش ہے اور نہ ہی کرنا چاہتے ہیں۔ میں اسی لئے چاہتا تھا کہ اس پورے ہاؤس کا point of view سامنے آئے اور عوام کے جذبات کے ساتھ ہم کھڑے ہوں۔

جناب سپیکر! اللہ نہ کرے جب بھی کوئی اس طرح کا واقعہ آئے گا تو جو بھی اس طرح کے واقعات ہوئے ہوں گے ان کا دبے دبے الفاظ میں ذکر ہو گا۔ یہ ایک فطرت ہے اور ضرورت ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! اس واقعہ پر ہر انسان اور طبقہ فکر مند بھی ہے اور افسوس کی حالت میں بھی ہے۔ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ جس طرح سے حکومت نے کھلے دل سے ہر بات کو قبول کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ JIT کی report acceptable نہیں ہے تو جوڈیشل کمیشن بنا دیا جائے۔ میں اس بات کو سراہتا ہوں کہ حکومت اس وقوعے کو own نہیں کر رہی اور اس وقوعے کی تمام تر انکوائری کرانا چاہتی ہے۔

جناب سپیکر! میں اپوزیشن کے ممبران کے جذبات کا بھی احترام کرتے ہوئے ان کی رائے کو مقدم سمجھتا ہوں۔ اپوزیشن لیڈر نے جب یہ کہا کہ ہم ہر طرح تیار ہیں اور اس کے جواب میں جناب محمد بشارت راجا نے جو کہا کہ ہم دونوں اطراف کے لوگ بیٹھ کر اس واقعہ کو کبھی بھی own نہ کریں بلکہ اس کو انصاف تک پہنچائیں اور جو لوگ اس میں ملوث ہوں ان کو قرار واقعی سزا ملنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے صرف اور صرف اس وقوعے کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے یہ چاہا تھا کہ آج اس پر بحث ہونی چاہئے۔ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے یہ بحث کرائی ہے اور عوام کے جذبات کے ساتھ ممبران نے اپنے جذبات ملا کر ان کی ہاں میں ہاں ملا کر یہاں پیش کئے ہیں۔ ہم اس طرح کے تمام واقعات کی مذمت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اس طرح کے واقعات آئندہ نہ ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عنیزہ فاطمہ!

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کا موقع دینے کا بہت شکریہ۔ میں یہاں اس ایوان کی وساطت سے صرف یہ درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ میں یہاں ان تین بچوں کے لئے نہیں اپنے دو بچوں اور اس ملک میں رہنے والے ان تمام بچوں کے مستقبل کے تحفظ کے لئے آواز اٹھانا چاہتی ہوں۔ اگر آج ان تین بچوں کی آنکھوں کے سامنے ان کے ماں باپ کو مار دیا گیا ہے تو

کل میں یا آپ خدانخواستہ ہو سکتے ہیں۔ اس وقت ہمارے بچوں پر کیا گزرے گی وہی بات ان بچوں کے لئے سوچیں کہ ان پر کیا گزر رہی ہے۔ اس کے علاوہ جو متنازعہ بیانات آرہے ہیں کہ یہ دہشتگرد تھے، ہماری حکومت یہ بات کر کے پولیس کو یہ موقع دے رہی ہے اور بہانہ دے رہی ہے کہ وہ کل کسی بھی خاندان کو ان کے بچوں کے سامنے جان سے مار دیں گے اور ان کو دہشتگردوں کا نام دے دیں گے اس لئے میری یہ التجاء ہے کہ اس معاملے کو دہشتگردی کا نام نہ دیا جائے اور ان بچوں کے مستقبل کے تحفظ کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔ ہم ان کے ماں باپ کو واپس تو نہیں لا سکتے لیکن آگے ہمیں مل کر سوچنا چاہئے کہ کوئی ایسا واقعہ نہ ہو جہاں کسی بچے کو یتیم کر دیا جائے اور وہ بھی اس کی آنکھوں کے سامنے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ کا نام نہیں تھا لیکن اس لئے موقع دے رہا ہوں کیونکہ یہ ساہیوال کا واقعہ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ ہم نے حکومتی بنچوں کے ممبران کی گفتگو سنی اور اپوزیشن کے بنچوں کے ممبران کی باتیں بھی سنی ہیں۔ میں ہاؤس کی توجہ اصل حقائق کی طرف دلوانا چاہتا ہوں۔ وہاں ہسپتال میں جن دو نمائندوں نے visit کیا ان میں ایک وزیر اعلیٰ پنجاب اور دوسرا میں ہوں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب جس وقت ادھر ہسپتال میں گئے اور بچوں کو گلدستے دیئے گئے جو آگ اور موت میں لپٹے ہوئے تھے۔ میں اس mortuary میں موجود تھا جہاں پر وہ لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ یہاں پر لاء منسٹر نے بتایا ہے کہ وزیر اعلیٰ میانوالی سے ملتان آئے اور ملتان سے ساہیوال پہنچے تو ہسپتال کے اس ایم ایس آفس سے اور اس بلاک سے mortuary کا فاصلہ پانچ چھ سو میٹر کا ہو گا لیکن وہ لاشوں تک نہ پہنچ سکے۔

جناب سپیکر! یہ جو اندوہناک واقع ہوا ہے اس کے حقائق کچھ اس طرح ہیں کہ یہ جو واقعہ ہے یہ 19۔جنوری کو 12 بجے دن ہوا ہے اور جب یہ وقوعہ ہو جاتا ہے تو CTD کے ظالم لوگ ہیں۔ جنہیں Counter Terrorism کی بجائے Civilian Terrorism Department کا نام دیا جانا چاہئے۔ 12 بجے یہ وقوعہ ہوا ان غنڈوں اور درندوں نے پہلے تو بچوں کو اٹھا کر لاوارثوں کی طرح پمپ پر چھوڑ دیا اور اس کے بعد لاشوں کو پولیس لائن یا کہیں اور لے جا کر dump کر دیا۔ جب ان کے لواحقین کو پتا چلا کیونکہ ان کا خاندان چار گاڑیوں میں لاہور سے بورے والا شادی پر

جارہا تھا کہ ان کی ایک گاڑی لاپتا ہو جاتی ہے تو پھر یہ تینوں گاڑیوں والے رابطہ کرتے ہیں اور انہوں نے اس گاڑی کی تلاش شروع کی تب ان کو پتا چلتا ہے کہ ان کے ساتھ یہ سانحہ ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں موقع پر جا کر ان کے لواحقین اور بزرگوں سے ملا ہوں۔ لواحقین نے ڈی ایچ کیو ہسپتال کی سڑک بلاک کر دی تو پھر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنی speech wind up کریں کیونکہ اور بھی ممبرز نے بات کرنی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! Civilian Terrorism نے جو لاشیں غائب کی تھیں رات 8:00 بجے کے قریب پھر وہ لاشیں ڈی ایچ کیو ہسپتال پہنچائی گئیں۔ اس سے بھی بڑا ظلم یہ ہوا کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس ہاؤس اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ جب گلدستہ ان بچیوں کو دے کر نکلتے ہیں تو ان کے لواحقین کو میتوں کے لئے ambulances فراہم نہیں کی جاتیں اور پھر وہ پیدل ہسپتال کے سٹریچر پر ان لاشوں کو لے کر جاتے ہیں۔ اسی رات لواحقین ساہیوال مین ہائی وے پر ویو ہوٹل چوک کو بلاک کر دیتے ہیں اور اس کے نتیجے میں کل 20۔ جنوری دوپہر کے بعد FIR درج ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ کو پانچ منٹ سے زیادہ ہو گئے ہیں بات کرتے ہوئے لہٰذا مہربانی کریں اب آپ کے پاس صرف 20 سیکنڈز ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اپنی بات کو wind up کرتے ہوئے آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس معاملے پر جوڈیشل کمیشن بنایا جائے اور کیونکہ یہ JIT کی مثال اس بلے کی سی ہے جو کہ دودھ کی رکھوالی کرتا ہے کیونکہ انہوں نے خود یہ دہشتگردی کی بلکہ انہوں نے خود یہ civilian دہشتگردی کروائی ہے۔ جوڈیشل کمیشن بنایا جائے تاکہ ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جا سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک! ایک ممبر اپوزیشن بنچز کی طرف سے اور ایک ممبر حکومتی بنچز کی طرف سے بات کرے گا تاکہ دونوں کو بات کرنے کا موقع مل سکے۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ اس سانحہ کی وجہ سے پورا ملک و قوم سکتے کی کیفیت میں ہے۔ یقین مانیں اس معاملے پر کوئی زندہ باد یا مردہ باد والی پوزیشن ہے اور نہ ہی یہ اپوزیشن یا حکومت میں اقتدار کی جنگ ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے لئے آج پھر یہ ایک turning point ہے۔ جب تاریخ دان اس ملک کی تاریخ لکھے گا کہ اس ملک کا جب نظام ٹھیک ہو رہا تھا تو اس وقت پاکستان میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت تھی۔ آج جس ایشو پر بحث ہو رہی ہے تو سابقہ ادوار میں بھی ایسے ہی ایشوز پر بات ہو گئی ہوتی اور ان چیزوں کو address کر لیا گیا ہوتا تو آج کسی مائی کے لعل کی جرأت ہی نہیں تھی کہ کسی غریب آدمی کا سڑک پر کھڑے ہو کر خون کرتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جس طرح سڑک پر دہشتگردی ہوئی تو لوگ ہمیں آج پکار پکار کر اپنی طرف متوجہ کر رہے ہیں کہ یہ عدالتیں اور کچہریاں بند کر دیں اور وہاں پر بھینسوں کو باندھ لیا جائے اگر فیصلے اسی طرح سڑکوں پر ہونے ہیں جیسا کہ سابقہ دور میں ہوتے رہے ہیں۔ اگر تحریک انصاف بھی اس چیز کی اجازت دیتی ہے تو تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔ ایک شعر ہے کہ:

یاد ماضی عذاب ہے یا رب
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

جناب سپیکر! میں on the side of the government یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو واقعہ رونما ہوا ہے اس میں جس جس پر قتل کے خون کے چھینٹے ہوں گے اس کو معاف نہیں کیا جائے گا اور جس کے ہاتھوں میں ان کے قتل کی لکیریں ہوں گی وہ بھی قابل معافی نہیں ہیں۔ آج حکومت اس چیز کو ensure کرے گی کہ انصاف کا بول بالا ہو۔ دیکھیں آج اپوزیشن نے تجویز دی اور تمام اسمبلی بزنس کو چھوڑ کر اس قومی ایشو پر بحث شروع ہو گئی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک positive sign چلا ہے اور انشاءاللہ یہ چلتا رہے گا۔

جناب سپیکر! آخری بات کر کے میں اجازت چاہوں گا کہ ہم نے یہ ensure کرنا ہے کہ یہ واقعہ ہو چکا ہے لہٰذا اب ان کے لواحقین کو ہم انصاف فراہم کریں تاکہ آئندہ اس طرح کے واقعات نہ ہوں اور کسی کو جرأت نہ ہو کہ وہ سڑک پر کھڑے ہو کر کسی معصوم بچے، بزرگ اور خواتین کو اس طرح گولیوں کا نشانہ بنائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب محمد اختر! جی، اب جناب خالد محمود بات کریں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! آج آپ کی مہربانی سے اس ناگہانی واقعہ پر بہت باتیں ہوئی ہیں تو میں بھی چند ایک گزارشات آپ کی خدمت میں اس حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں چونکہ یہ جو ایک کرب ناک واقعہ جی ٹی روڈ ساہیوال میں پیش آیا ہے اس انسانیت سوز واقعہ پر آج پورا ایوان متفق بھی ہے اور آج ہم سب جو بھی یہاں پر ممبران بیٹھے ہوئے ہیں کے لئے لمحہ فکریہ بھی ہے۔ بد قسمتی سے جن خاندانوں پر دہشتگردی کا الزام لگا کر انہیں گولیوں کا نشانہ بنایا گیا وہ ہمارے شہر کے ہیں۔

جناب سپیکر! مقتول خلیل احمد کا باپ اپنی طبع شرافت کی وجہ سے اپنے گاؤں میں سابقہ ادوار میں بلا مقابلہ کونسلر منتخب ہوتا رہا ہے تو پھر اس کے بیٹے روزی روٹی کے لئے آج سے بیس سال پہلے چونگی امر سدھو کے پاس طارق ٹاؤن لاہور میں شفٹ ہو گئے تو پھر محنت مزدوری کر کے وہ اپنی سفید پوشی برقرار رکھے ہوئے تھے اور آج بھی الحمدللہ پورا گاؤں پورا بورے والا یہ بات کہتا ہے کہ وہ خاندان اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکامات کی اطاعت میں اپنی زندگی بسر کر رہا تھا۔

جناب سپیکر! آج ان کے ساتھ یہ جو واقعہ پیش آیا ہے اور ابھی جس طرح منسٹر صاحبان یہ باتیں کر رہے ہیں کہ اس واقعہ پر point scoring کی بات نہیں ہے تو point scoring کس کو کہا جاتا ہے جب بھی ہماری طرف سے کوئی دلیل دی جاتی ہے تو حکومتی بنچز کی طرف سے پھر competition کی بات یعنی سابقہ دور کی بات کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! آج کے واقعہ پر JIT، بیانات اور پریس کانفرنسز کرنے کا کیا فائدہ اگر آپ نے بھی وہی سابقہ ادوار والی باتیں ہی کرنی ہیں؟ وزیر اعلیٰ پنجاب بلکہ Show piece of Punjab کا بچوں کے پاس ہسپتال میں جا کر ان کو گلدستے پیش کرنا۔ ہسپتال میں نرس نے جب بچے عمیر خلیل جس کی عمر آٹھ یا نو سال ہو گی کو کہا کہ بیٹے میرے پاس آؤ تاکہ آپ کے منہ پر جو خون

کے نشانات ہیں ان کو صاف کر دوں تو اس بچے نے جو لرزہ خیز الفاظ بولے شاید یہاں پر میری بہنیں جو کہ خود مائیں بھی ہیں اور ہم بھی بچوں والے ہیں اس نے کہا کہ میرے منہ پر یہ خون کے نشانات میری ماں کے خون کے چھینٹوں کے ہیں لہٰذا یہ صاف نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں وزیراعلیٰ پنجاب، وزیر قانون اور حکومت وقت سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ واقعی وہ نشان صاف نہیں ہوں گے جب تک ان بچوں کے سامنے ان کے والدین کو قتل کرنے والوں کے چہرے بے نقاب کر کے انہیں قرار واقعی سزا نہیں دی جائے گی۔ مگر ابھی اسی ایوان میں یہ بھی کہا جا رہا تھا کہ سابقہ دور کی طرح ہمارے کچھ آدمی ملک سے باہر نہیں بھیجے جائیں گے۔ اس FIR میں یہ چیز کہاں mention کی گئی ہے کہ اس واقعہ کے مجرم فلاں فلاں اشخاص ہیں؟

(اذانِ عشاء)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خالد محمود! پلیز wind up کریں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! دہشتگردی کا کون سا inident تھا کہ ذیشان نامی آدمی نے سیٹ بیلٹ بھی پہنی ہوئی تھی اور سٹیئرنگ کے اوپر اُس کے ہاتھ بھی تھے لہٰذا سٹیئرنگ گولیاں برسا رہا تھا اور نہ ہی اُس بیلٹ کے نیچے کوئی جیکٹ تھی؟ چونکہ آج 2:00 بجے اُن کی قرآن خوانی تھی اس لئے میں اُن معصوم بچوں کی آہ وزاری اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آیا ہوں۔

جناب سپیکر! ابھی پہلے کافی باتیں ہوئی ہیں، ہاؤس کو اکٹھا چلنے کی دعوت بھی دی گئی اور ہمارے لیڈر آف اپوزیشن کو بھی invite کیا گیا لیکن یہاں پر یہ کیوں نہیں کہا جاتا جیسے میری بہن محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کہہ رہی تھیں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب JIT وہاں پہنچی تو تھانیداری والا روّیہ دکھایا گیا۔ اُن دکانداروں اور eye witnesses کو بڑے رعب سے کہا گیا کہ پولیس لائن میں آؤ جس نے بیان دینا ہے پھر دیکھتے ہیں کہ کیا کرنا ہے لیکن اس طرح کوئی شریف شہری بیان دینے نہیں جائے گا۔ اگر وہی JIT موقع پر بیان لے لیتی اور وہیں پر پوچھ لیا جاتا تو ہر بندہ اپنے دل کی آواز اور سچ اُن کے سامنے رکھتا۔

جناب سپیکر! آپ کے توسط سے ہمارا اور ہاؤس کا یہ مطالبہ ہے کہ JIT کے ساتھ ساتھ جوڈیشل کمیشن بھی ابھی سے قائم کر دیا جائے تاکہ اس بچے کے منہ پر لگے ہوئے خون کے نشان دُھل سکیں اور اس کے والدین کے قاتلوں کو قرار واقعی سزا دی جا سکے۔ میں آخر پر اُن بچوں کے تاثرات پر ایک شعر عرض کرتا ہوں۔

مقتل سے آ رہی ہے صدا اے امیر شہر
اظہارِ غم نہ کر میرے قاتل تلاش کر

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ میاں محمود الرشید!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ دونوں اطراف سے اس واقعہ کے حوالے سے کافی باتیں ہوئیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب یہ واقعہ ہوا تو اُس کے فوراً بعد وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کی طرف سے فوری response دیا گیا، اس کا نہ صرف اظہارِ افسوس کیا گیا بلکہ وزیر اعلیٰ اور آئی جی وہاں پہنچے۔ جو کچھ بھی تھا ساری قوم کے علم میں آیا۔ ابتدائی طور پر جو معلومات ہمارے سامنے آئیں ان کو لے کر ہم نے کل پریس کانفرنس بھی کی۔ حکومت کا قطعی طور پر یہ ارادہ نہیں ہے کہ ہم کسی culprit کو protect کریں گے۔ اگر کسی نے اس واقعہ کو دیدہ دانستہ اور deliberately کیا گیا ہے تو وہ سزا سے نہیں بچ پائے گا۔

جناب سپیکر! یہ انتہائی اندوہناک اور افسوسناک واقعہ ہے جس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں کہ اصل حقائق بے نقاب ہونے چاہئیں کہ وہ دہشتگرد تھا یا نہیں تھا۔ جہاں ہم نے 48 گھنٹے انتظار کیا ہے مزید ایک دن کی اور بات ہے لہٰذا JIT کی رپورٹ کے بعد facts سب کے سامنے ہوں گے۔ مجھے حیرت اور افسوس سے ایک بات کہنی پڑتی ہے کہ یہاں ملک محمد احمد خان جوشِ خطابت میں سانحہ ماڈل ٹاؤن پر بیس منٹ خطاب فرما کر چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلی اسمبلی میں جب یہ سانحہ ہوا تو میں نے یہاں گیارہ بجے پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو کر سپیکر صاحب کو کہا کہ باہر لاشیں گر رہی ہیں جسے پوری قوم دیکھ رہی ہے لہٰذا آپ فوری طور پر اجلاس کو روکیں اور خون کی جو ہولی کھیلی جا رہی ہے اس کو آپ رکوائیں۔ آپ بے شک اسمبلی کا ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیجئے۔ رانا ثناء اللہ خان جو اُس وقت کے وزیر قانون تھے انہوں نے یہاں کھڑے ہو کر جو statement دی اگر وہی نکال لیں تو آپ کو بڑی آسانی پیدا ہو جائے گی کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے پیچھے کس کا ذہن کار فرما تھا؟ یہاں پر انہوں نے کہا کہ ماڈل ٹاؤن کے اندر دہشتگرد تھے، سٹیٹ کے اندر سٹیٹ قائم کر دی گئی تھی، وہاں پر بہت بڑی تعداد میں اشتہاری چھپے ہوئے ہیں اور بڑی مقدار میں گولہ بارود اور اسلحہ موجود ہے لہٰذا ہم fix up کر دیں گے اور سٹیٹ کے اندر سٹیٹ نہیں بننے دیں گے۔

جناب سپیکر! یہ سب on record ہے، آپ رانا ثناء اللہ خان کی تقریر نکال کر دیکھ لیجئے یہ ساری باتیں ہوتی رہیں اور شام تک آٹھ دس گھنٹے خون کی ہولی کروڑوں لوگوں نے ٹیلیویژن پر on air دیکھی جو کچھ وہاں پر ہوتا رہا۔ اگر یہ کہیں کہ اُس کا موازنہ نہ کریں تو میں اِن سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بیریئرز ہٹانے کے لئے وہاں پر پولیس گئی جبکہ ہائی کورٹ کی طرف سے انتظامیہ نے stay order دکھایا کہ stay order ہمارے پاس ہے لہٰذا آپ یہ زیادتی نہ کریں۔ (قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talks.

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس سے دو تین فرلانگ کے فاصلے پر موجودہ لیڈر آف اپوزیشن کا گھر ہے جنہوں نے ایک کلومیٹر پر بیریئرز لگا کر علاقہ غیر بنایا ہوا تھا اور کوئی civilian وہاں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ بیریئرز اسی طرح قائم رہے لیکن ان بیریئرز کے حوالے سے ابھی ملک محمد احمد خان بتا رہے تھے کہ دہشتگرد اندر چھپے ہوئے تھے اس لئے پولیس نے کارروائی کی۔ وہاں 14 لاشیں گریں۔ اگر اندر اسلحہ ہوتا، دہشتگرد ہوتے یا اشتہاری چھپے ہوتے تو 14 پولیس والوں کی بھی لاشیں گرتیں۔ وہ پُرامن شہری تھے اور وہاں پر درودِ خانہ کے اندر درودِ پاک کی محفل ہو رہی تھی لیکن نہتی خواتین اور سیاسی کارکنوں کو جس طرح دن دہاڑے بھونا گیا اُس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! ساہیوال واقعہ کی ذمہ داری حکومت لیتی ہے، ملزمان کو قرار واقعی سزا ملے گی اور ہم جرم کرنے والوں کی تہہ تک پہنچیں گے کہ مجرم کون ہیں؟

جناب سپیکر! ماڈل ٹاؤن واقعہ کے بعد چار سال اِن کی حکومت رہی ہے لیکن اُن 14 بے گناہوں کا خون کس کے سَر پر ہے؟ اگر انہوں نے قتل نہیں کروایا تو کس نے کروایا، کیا آسمان سے یہ حکم تھا یا زمین سے حکم آیا؟ اُس وقت ان کی حکومت تھی اس لئے ان ہی کی ذمہ داری تھی۔ ان کی حکومت تھی جو قاتلوں کو پکڑتی اور بے گناہوں کے خون کا حساب لیا جاتا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اُس وقت وزیر اعلیٰ کہتے ہیں کہ جوڈیشل کمیشن بناتے ہیں تب جسٹس باقر نجفی کا ایک رکنی جوڈیشل کمیشن بنتا ہے اور ڈیڑھ سال تک اُس جوڈیشل کمیشن کی رپورٹ شائع نہیں کی جاتی۔ ہائی کورٹ، سپریم کورٹ، جلسے جلوس اور احتجاج ہوتے رہے۔ اُس وقت اِن کے یہ حالات تھے جو آج بری الذمہ ہونے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ہم کبھی bail out نہیں ہونے دیں گے۔ ہم کیسے bail out ہونے دیں جن کے سَر پر 14 لوگوں کا خون ہے؟

جناب سپیکر! آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو روزِ قیامت اُن لوگوں کا ہاتھ ہو گا اور اِن کے گریبان ہوں گے۔ انہیں حساب دینا پڑے گا کہ قاتل کون تھا اور کس کے کہنے پر قتل و غارت گری کا یہ بازار گرم کیا گیا؟

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ یہ بات کرتے ہیں کہ FIR، FIR تو کئی ماہ بعد جنرل راحیل شریف کی مداخلت پر درج کی گئی۔ اگر آپ کے پاس ریکارڈ نہیں ہے تو میں آپ کو ریکارڈ دیتا ہوں۔ آپ FIR کی بات کرتے ہیں۔ چیف منسٹر نے آج ڈیڑھ گھنٹے کے اندر ساہیوال پہنچ کر ان کے ورثاء سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ یہ FIR ہم درج کروانا چاہتے ہیں۔ ان کی اس خواہش کے مطابق اسی وقت FIR درج کی گئی۔

جناب سپیکر! یہ حقائق کو مسخ کرنا چھوڑ دیں اور ان کے ماتھے پر جو کلنک کا ٹیکہ ماضی کے اندر، پاکستان کی تاریخ میں 14 سیاسی کارکنوں کو دن دہاڑے قتل کیا گیا، آدھے گھنٹے سے گولی چل رہی ہے اور وزیر اعلیٰ کیا فرماتے ہیں کہ مجھے تو علم نہیں ہے۔ ان کے یہ سارے بیانات on record ہیں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ہمارے اور قوم کے زخموں پر نمک مت چھڑکیں۔ یہ ایک سانحہ ہے جس کی ہم ذمہ داری قبول کرتے ہیں، اس کی تحقیقات کروائیں گے اور

جو بھی ذمہ دار ہوں گے انہیں پھانسی کے پھندے تک پہنچائیں گے۔ان کی طرح 14 لاشوں کے خون کو ضائع نہیں ہونے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں personal clarification کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ کو اس کے بعد موقع دیتا ہوں۔جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ملک محمد احمد خان کو ایک منٹ دے دیں اس کے بعد میں بات کر لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ملک محمد احمد خان! جناب صہیب احمد ملک کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میری آپ سے بڑی مؤدبانہ عرض ہے Thank you very much for your time یہ معزز وزراء سارے بیٹھے ہیں۔جب یہ بات آج صبح ہاؤس میں شروع ہوئی تو ہمارا اپوزیشن کا اور I am sure treasury benches کا بھی یہی main مقصد ہو گا کہ اتنا بڑا سانحہ جو ہمارے ملک میں ہوا ہے، ہم اس کو positive طریقے سے آگے لے کر چلیں نہ کہ ایک دوسرے کے اوپر الزامات لگائیں۔Kindly اگر ہم مقصد کے اوپر رہیں گے تو یہ ہاؤس بھی بڑے اچھے طریقے سے چلے گا اور معاملات بھی ٹھیک رہیں گے۔

جناب سپیکر! معزز میاں محمود الرشید کی طرف سے پندرہ منٹ تقریر کی گئی ہے کہ ماڈل ٹاؤن میں یہ ہوا، وہ ہوا let's not dig in the hole sir آگے چلتے ہیں اور ملک کے معاملات کو آگے لے کر چلیں۔

جناب سپیکر! وزیر قانون نے جس طرح بات کی تو میں اس بات کو تھوڑا سا آگے لے کر چلتا ہوں کہ kindly جس JIT کی ہم بات کر رہے ہیں کہ جس کو یہ لوگ 5:00 بجے conclude کریں گے I am sure اور انہوں نے ہم سے promise کیا ہے کہ present before the Assembly تو انہوں نے اس کے SOPs کیا رکھے ہیں، JIT موقع پر جاتی ہے فرانزک لیبارٹری

کو وہ چیزیں اور bullets نہیں بھیجے جاتے، crime scene unit وہاں موقع پر جاتا ہے اور انہیں وہ ساری سہولیات provide نہیں کی جاتیں جو اس SOP کا حصہ ہے۔ اس بارے میں معزز وزیر قانون کے پاس کیا ہے in recon کوئی چیز کوئی details ہم اسے کل کس طرح مانیں گے؟ پہلے تو ہم اس JIT کو reject کرتے ہیں---

MR DEPUTY SPEAKER: Mr Sohaib Ahmad Malik! We will make sure and the House will make sure کہ whatever the things are missing, we will make sure

کہ وہ چیزیں miss نہ ہوں اور کل نہیں پرسوں اس پر ہم باقاعدہ debate کریں گے۔ رپورٹ آنے دیں اس کے بعد we will debate on it.

MR SOHAIB AHMAD MALIK: Mr Speaker! I am very grateful to you, thank you very much

جناب سپیکر! وزیر قانون کو اگر کچھ details کا پتا ہے تو kindly in House ہمیں بھی تھوڑا سا بتا دیں کہ کیا کیا details ہیں؟ کن SOPs پر وہ کام کر رہے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! شکریہ۔ جب اجلاس شروع ہوا تو وزیر قانون نے بڑی خوبصورتی اور بہت اچھے طریقے سے اپنی گفتگو کا آغاز کیا اور اسی طرح اپوزیشن لیڈر نے بھی بڑی ہی اعلیٰ اور اچھی گفتگو کی۔ ہماری اپنی بھی اس حوالے سے یہ رائے ہے اور گزارش یہ ہے کہ بہت دلخراش سانحہ پیش آیا ہے جس کے اوپر ہم سب، پورا پاکستان اور پوری قوم خون کے آنسو رو رہی ہے۔

جناب سپیکر! اس میں ایک ایک عمل، اس میں ایک negligence اور ایک ایک جرم کا ارتکاب جو ہے اس نے پورے پاکستان کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ بد قسمتی یہ ہے کہ کچھ اپوزیشن بنچز سے اور کچھ ٹریژری بنچز سے بات کو کسی اور طرف لے جایا گیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس بحث کو اب ختم کر دینا چاہئے۔ اس موقع کی مناسبت سے اس پر ہمیں اپنی بات کا focus رکھنا چاہئے۔ یقین کیجئے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم تو ہم

ہمارے ورکرز بے چین ہیں۔ تحریک انصاف کا ایک ایک ورکر کھڑا ہوا ہے، یہ اپوزیشن والے تو بعد میں پوچھیں گے لیکن ہمارا ورکر پہلے ہمارا احتساب کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہے اور ان کے ہاتھ ہمارے گریبانوں تک پہنچنے والے ہیں۔

جناب سپیکر! میری اس حوالے سے یہ گزارش اور submission ہے کہ JIT کی رپورٹ کے بعد میری اپوزیشن کے دوستوں سے بھی یہی گزارش ہے کہ اب تھوڑا سا صبر کر لیں اور تحمل کا مظاہرہ کریں کیونکہ ہم سب کی یقیناً same کیفیت ہے۔ یہ درد مشترک ہے اور سانحہ ساہیوال کا درد ہمارا مشترک درد ہے اور ہم سب اس کو لے کر چلیں گے اور جہاں کہیں کوئی کمی کوتاہی یا غلطی ہے تو JIT کی رپورٹ آ جائے تو پھر اس کے بعد کل یا پرسوں جب اس پر discussion ہو گی تو ہم اپنے جذبات کا اظہار کریں گے۔

جناب سپیکر! میں یقین دلاتا ہوں کہ انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق کوئی بڑے سے بڑا کتنا ہی کوئی بااثر آدمی اس میں ملوث ہو گا وہ اپنے انجام سے نہیں بچ سکے گا۔ یہ ماضی کی روایتیں ہم پنپنے نہیں دیں گے اور ہم نیا trend set کریں گے۔ ہم انصاف کے تقاضوں کے مطابق نئی روائیتوں کو لے کر آگے چلیں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان! Please be short! اور اسی ساہیوال والے واقعہ پر بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں صرف ایک لائن میں بات کروں گا۔۔۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! اگر میری اس گفتگو کے بعد بھی یہ debate ہو گی تو پھر ٹریژری بنچز سے بھی جواب آئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان! صرف ایک منٹ میں بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ جو وزیر خوراک سمیع اللہ چودھری نے کہا ہمارے سر آنکھوں پر۔ میں نے قطعاً یہ نہیں کہا تھا کہ وہاں دہشتگرد چھپے ہیں۔ میاں صاحب نے اگر یہ سمجھا تو غلط کہا بلکہ میں نے کہا تھا protesters اور دوسری بات یہ ہے کہ میری صرف اتنی استدعا ہے کہ میں نے جو وضاحت پیش کی تھی، میں نے تو یہ کوشش کی تھی کہ اگر تب ہوا تھا تو یہ بہت بُرا ہوا

تھا اور اگر آج ہوا ہے تو بھی بُرا ہوا ہے۔ جسٹس باقر نجفی کی رپورٹ کے متعلق میاں محمود الرشید کہہ رہے ہیں تو یہ تھوڑی قانون کے ساتھ واقفیت حاصل کریں۔ یہ Inquiries and Commission Act 1964 ہے وہ fact finding commission تھا اور قانون کا یہ تقاضا تھا کہ اس کو پبلک نہ کیا جائے۔ جب کورٹ نے آرڈر کیا تو پھر انہوں نے اپنے آرڈر میں یہ لکھا تو یہ تھوڑی سی قانون کی واقفیت حاصل کریں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس موقع کی مناسبت سے میں آپ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وزیر قانون کے کہنے کے باوجود کہ اس پر discussion کو pending کیا جائے، آپ نے اجازت دی اور یہ بہت ضروری تھا کیونکہ جب ملک کی ساری اسمبلیوں میں اس بات پر شور و غوغا ہو رہا تھا جن میں قومی اسمبلی اور وزیر اعظم سے لے کر ہر بندہ اس واقعہ پر دل رنجیدہ تھا اور اگر اس واقعہ پر آج پنجاب اسمبلی میں بحث نہ ہوتی تو میرا خیال ہے کہ ہمیں سارے ووٹرز مجرم گردانتے۔

جناب سپیکر! ایک بات اس میں بڑی واضح ہے جو آپ کو اور ہمیں سمجھ آجانی چاہئے کہ this is the police high handedness اور جہاں پولیس high handedness ہوتی ہے اس کو ہمیں protect نہیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! ہم ایک دوسرے کو مورد الزام کیوں ٹھہراتے ہیں؟ ہم کیوں previous incidents کو لے کر بیٹھ جاتے ہیں؟ ماڈل ٹاؤن اور دیگر incidents کو لے کر بیٹھ جاتے ہیں تو ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے، بات simple سی ہے اور کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ بادی النظر میں it's a gruesome incident اور اس پر کبھی آپ بیٹھ کر سوچیں بھی تو کوئی توجیہہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ واقعہ ہوا اور کس justification کے تحت ہوا؟ اس سے بڑا کیا ہو گا؟ اگر اس پر کوئی پردہ پوشی کی جائے گی JIT کی شکل میں اور پولیس کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے جیسے ابھی معزز ممبر جناب خالد محمود نے بتایا ہے کہ اُن کا روّیہ کیا تھا ہمیں اُس روّیہ کو monitor کرنا ہے۔

جناب سپیکر! آپ ایک ہاؤس کی کمیٹی فوری طور پر تشکیل دیں جیسا کہ اپوزیشن لیڈر اور وزیر قانون نے کہا ہے کہ ہم نے اس JIT کو monitor کرنا ہے اور پولیس کو ہمیں اس میں play نہیں کرنے دینا چاہئے کیونکہ کل سے جتنے بھی الیکٹرونک میڈیا اور پریس میں واقعات آرہے ہیں وہ بڑے ہی contradictory ہیں۔

جناب سپیکر! ابھی کہا گیا اور آج صبح میں نے پڑھا ہے کہ اُس میں جب اُن کو وہاں پر رُوکا گیا تو اُن کے گھر سے دو دہشتگرد مفرور ہوئے اور اُن کا جب پیچھا کیا گیا تو اُنہوں نے خود کش جیکٹ پہنی ہوئی تھیں انہوں نے اپنے آپ کو دھماکے سے اُڑا لیا یہ جو collateral damages ہو رہے ہیں اور جس طرح ابھی ہمارے ایک معزز ممبر نے کہا ایک گاڑی کو آگ لگا کر اُس میں کئی لوگوں کو زندہ جلا دیا گیا ہمیں ان پر بہت watchful رہنا ہے کہ یہ سارے incidence کو پولیس کسی اور طرف نہ لے کر جائے۔

جناب سپیکر! ہم اپوزیشن اور حکومتی بنچز سب اس پر دل رنجیدہ ہیں، ہم اُس وقت سرخرو ہوں گے، ایوان اُس وقت سرخرو ہو گا اگر ہم ان کرداروں کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب جعفر علی!

جناب جعفر علی: جناب سپیکر! ہم آپ کے بے حد مشکور ہیں کہ آج ایک قومی ایشو پر پنجاب اسمبلی کا ہر معزز ممبر اس پر بات کر رہا ہے اور جب ساہیوال کے سانحہ پر بات ہو رہی ہو یہ بات کسی ایک گھر کی نہیں، یہ پوری قوم اور پوری انسانیت کی ہو رہی ہے اور میں کیا سمجھتا ہوں کہ آج اس ایوان میں بیٹھا ہوا ہر ممبر اسمبلی جو بات کر رہا ہے کہ شاید جو اس خاندان کے فرد ہیں اُن کو بھی یہ تسلی ہو رہی ہو گی اور جو قبرستان میں پہنچ چکے ہیں شاید اُن کی روح کو بھی سکون پہنچ رہا ہو گا کہ چلو کوئی تو ہے جو اس پنجاب میں ہمارے ناحق قتل پر بات کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! جس جگہ پر یہ بات ہو رہی ہو جب ایک دن سانحہ ہو گیا ہو اور جب حکومتی وزراء کہتے ہیں کہ اُسی دن FIR کر دی گئی ان کو یہ پتا نہیں کہ چوبیس گھنٹے احتجاج کے بعد جب پورا پاکستان بند کر دیا گیا تھا اُس کے بعد یہ FIR درج ہوئی اور جب سی ٹی ڈی والوں نے یہ FIR درج کی اُسی وقت ساہیوال کے اسی وقوعہ پر تھانہ ساہیوال میں ایک FIR ہو رہی تھی اور جب ایک ہی وقوعہ کی دو FIR ہو رہی ہوں تو اُس پر یہ کیا اشارہ جا رہا ہے؟

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ ایک قتل ہوا ہے اور جب یہ قتل ہو رہا ہے تو حکومتی وزراء اور حکومت پنجاب کو تو کھلے دل سے تسلیم کرنا چاہئے تھا ان کو تو تکلیف تب ہوتی جب انہوں نے قتل کروائے ہوئے ہوں یہ تو ایک ان کی ذمہ داری ہے جب بات ریاست مدینہ کی ہو رہی ہو تو پھر ان کو ریاست مدینہ کی تاریخ پڑھنی چاہئے تھی۔ ریاست مدینہ میں تو جو ایک درخت ہوتا ہے درخت کی ٹہنی تک کاٹنا جرم تصور کیا جاتا ہے اور جب قتل ہو گئے ہوں اور پوری قوم اور خاص کر میں یہ کہوں گا کہ آپ کی وساطت سے میں یہ کہتا ہوں کہ جو پاکستان کا میڈیا ہے اُس نے اس وقوعہ پر جو مثالی کام کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ خراج تحسین کے حق دار ہیں وہ یہ پاکستان میڈیا والے لوگ ہیں جنہوں نے ایمانداری سے اس کی رپورٹنگ کی اور یہ کوئی پوائنٹ سکورنگ کی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ wind up کریں۔

جناب جعفر علی: جناب سپیکر! کوئی حکومت والے ہوں یا اپوزیشن والے ہوں میں کہتا ہوں حکومت والے اس بات کو سنبھالیں یہ تو نہیں ہے کہ ایک پورا ڈیپارٹمنٹ یا پوری پولیس اُس میں ملوث تو نہیں ہو سکتی۔ چند لوگ ہیں جن کی وجہ سے یہ وقوعہ ہوا ہے لیکن اُن کو یہ سزا اسی طرح ملنی چاہئے اور اُس پر یہ ایک کمیٹی بننی چاہئے کہ اپوزیشن والے ہوں یا حکومت والے ہوں اُن کو کیفر کردار تک پہنچائیں تاکہ next time کوئی آدمی اس طرح کی جرأت نہ کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جعفر علی! شکریہ۔ جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ نے مجھے تین گھنٹے پہلے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ مجھے بات کرنے کا موقع دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جب اپوزیشن اس بات پر تھی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! پرسوں اس معاملے پر general debate ہے اگر آپ اُس دن detail میں بات کر لیں ابھی ٹائم بہت کم ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سن لیں۔ جب discussion start ہوئی تھی تو اُس وقت آپ نے مجھے کہا تھا کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا نام ابھی تک میرے پاس نہیں آیا، آپ کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ نے کہا تھا کہ پانچ نام ہیں 100 ممبران نے بول لیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! پرسوں اس معاملے پر general debate ہے آپ اُس دن اس پر بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس پر میرا ایک شعر سن لیں:

وائے ناکامی کہ متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

جناب سپیکر! مجھے شرم آرہی ہے آج اس ہاؤس میں ان لاشوں پر جو debate کی گئی ہے shield کے طور پر ماڈل ٹاؤن کا واقعہ پیش کیا گیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ وزیر قانون! آپ بات کریں۔ جناب محمد وارث شاد آپ تشریف رکھیں۔ آپ یہ باتیں پرسوں کو کر لیں۔ جی، No cross talk جناب محمد وارث شاد! Please

be seated آپ ایک senior member of Parliament ہیں جی، وزیر قانون! آپ بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ سیر حاصل بحث ہو چکی ہے۔ سارے دوست اپنی بات کر چکے ہیں اور اصل بات جو انسان کے دل میں ہوتی ہے وہ نکل جاتی ہے جس طرح جناب محمد وارث شاد نے فرمایا کہ مجھے شرم آ رہی ہے کہ بحث کیوں ہو رہی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔ یہ کیا کر رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر ان کو پہلے شرم آندی تے آج اے واقعہ ای نہ ہوندا اگر پہلے شرم آ گئی ہوندی تے۔ شرم کرو۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ لوگ شرم کریں یہ ماڈل ٹاؤن کے واقعہ سے نکل آئیں ماڈل ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن۔ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! پلیز۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That Punjab Domestic Workers Bill 2018, as recommended by Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That Punjab Domestic Workers Bill 2018, as recommended by Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

کورم کی نشاندہی

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا نہیں ہے لہذا اجلاس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے
اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر
7 بج کر 55 منٹ پر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران سے درخواست ہے کہ وہ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی کی جاسکے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس بروز منگل 22۔جنوری 2019 صبح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

منگل، 22۔ جنوری 2019

(یوم الثلاثہ، 15۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 : شمارہ 12

869

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22۔ جنوری 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، محنت و انسانی وسائل اور تحفظ ماحول)

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 15۔ جنوری 2019 کے ایجنڈے سے زیر التوا قراردادیں)

1۔ جناب علی اختر: ضلع فیصل آباد کو دوسرے شہروں کے ساتھ ملانے کے لئے جناب پرویز الٰہی کے دور حکومت میں دورویہ سڑکیں تعمیر کی گئی تھیں اور ان سڑکوں پر ٹال کی مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی تھی۔ گزشتہ حکومت نے ان تمام سڑکوں پر ٹال ٹیکس لگا دیا اور عوام الناس سے ٹال کی مد میں بھاری رقم وصول کرنا شروع کر دی۔ شہر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے پر عوام کو مالی بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ ان تمام سڑکوں کو ٹال فری کیا جائے۔

2۔ جناب مناظر حسین رانجھا: اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے کئے گئے اس فیصلے پر پورے ملک کے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے جس میں نیپرا کی جانب سے مختلف بنکوں سے لئے گئے قرض کی مد میں سود جو 20۔ارب روپے ہے، کی ادائیگی کے لئے بجلی کے بلوں کی مد میں صارفین سے رقم وصول کی جائے گی۔
پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس فیصلے کو فی الفور واپس لیا جائے۔

870

3۔ محترمہ خدیجہ عمر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری سکولز میں بہتر تعلیمی نتائج کے حصول کے لئے ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ 40 کی جائے تا کہ اساتذہ بہتر طریقے سے پڑھا سکیں اور بچے اچھی طرح سے پڑھ لکھ سکیں۔

4۔ محترمہ نیلم حیات ملک: اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیس بہت زیادہ ہے لہٰذا ان ڈاکٹرز کو پابند کیا جائے کہ وہ سرکاری ہسپتالوں میں ہی لوگوں کا علاج کریں اور جب تک سرکاری ہسپتالوں کی حالت بہتر نہیں کی جاتی، ان ڈاکٹرز کی فیسوں کو فکس کیا جائے۔

5۔ محترمہ شعوانہ بشیر: اس ایوان کی رائے ہے کہ کلام اقبالؒ کو تعلیمی نصاب کا لازمی جُز قرار دیا جائے۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ محترمہ نیلم حیات ملک: اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی پر عملدرآمد کیا جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں۔

2۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام گرلز سکولز و کالجز جن میں مدر کیئر سنٹرز قائم نہ ہیں، ان میں شادی شدہ خواتین اساتذہ کو اپنے نومولود دودھ پیتے بچوں کو اپنے ساتھ لانے کی اجازت دی جائے تا کہ وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ اپنی ڈیوٹی بھی احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں۔

3۔ محترمہ عظمیٰ کاردار اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے پانچ ڈویژن (راولپنڈی، گوجرانوالہ، لاہور، فیصل آباد اور ملتان) میں ٹریفک کے دباؤ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حادثات یا ایمرجنسی کی صورت میں مریض کو فوری طور پر ہسپتال تک پہنچانا مشکل ہوتا جارہا ہے اور اس کی وجہ ٹریفک میں اضافہ اور احتجاجی مظاہرے ہیں۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ان پانچوں ڈویژن میں ایمبولینس کو بروقت ہسپتال پہنچانے کے لئے میٹروبس ٹریک کی طرز پر ایک الگ لین مختص کی جائے اور جن شہروں میں میٹروبس کے ٹریک ہیں وہاں ایمبولینس کو چلنے کی اجازت دی جائے۔

871

4۔ جناب محمد صفدر شاکر: اس ایوان کی رائے ہے کہ 90ہزار آبادی پر مشتمل میونسپل کمیٹی ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) میں علاج معالجہ کی فراہمی کے لئے جدید سہولتوں سے آراستہ جدید ہسپتال قائم کیا جائے۔

5۔ سیدہ زہرا نقوی: ہمارے ملک میں حکومتی سطح پر مناسب کیریئر کاؤنسلنگ نہ ہونے کے باعث بہت سے طلباء و طالبات یونیورسٹی میں داخلے کے وقت اپنی صلاحیت اور ذوق کے مطابق مناسب تعلیمی شعبہ منتخب نہیں کرپاتے، جس سے نہ صرف نوجوان نسل کی صلاحیتیں ضائع ہوتی ہیں بلکہ وہ ملکی ترقی واستحکام کے لئے خاطر خواہ خدمات سرانجام نہیں دے پاتے۔ اس طرح بہت سے اہم شعبے ماہرین سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ بالعموم لوگوں کی توجہ چند خاص شعبوں پر مرکوز ہو جاتی ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومتی سطح پر اس حوالے سے ٹھوس اقدامات کئے جائیں تاکہ ملکی ضروریات کے مطابق قوم کے معماروں کو راہنمائی فراہم کی جائے۔

873

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

منگل، 22۔ جنوری 2019

(یوم الثلاثہ ،15۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا
وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ
لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٧﴾
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ
أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي
مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا
مَعَهُ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا
أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٨﴾

سورۃ التّحریم آیات 6 تا 8

مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل عیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں (6) کافرو! آج بہانے مت بناؤ۔ جو عمل تم کیا کرتے ہو ان ہی کا تم کو بدلہ دیا جائے گا (7) مومنو! اللہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو۔ امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باغہائے بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا۔ اس دن پیغمبرؐ کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا (بلکہ) ان کا نور ایمان ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہو گا۔ اور وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار! ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما۔ بے شک تُو ہر چیز پر قادر ہے (8)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
اج سِک مِتراں دی ودھیری اے
کیوں دِلڑی اُداس گھنیری اے
لُوں لُوں وِچ شوق چنگیری اے
اج نیناں نیں لائیاں کیوں جھڑیاں
مُکھ چند بدر شعشانی اے
متھے چمک دی لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے
مخمور اکھیں ہِن مدھ بھریاں
اس صورت نُوں میں جان آکھاں
جان آکھاں کہ جان جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں
سبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما اکملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء
گُستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، محنت وانسانی وسائل اور تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(کوئی سوال پیش نہ ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، محنت وانسانی وسائل اور تحفظ ماحول کے سوالات ہیں۔ پہلا سوال نمبر 302 ہے جو محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق ہے۔ اس سوال کا جواب منسٹر جناب محمد سبطین خان نے دینا ہے انہوں نے کل ہمیں ایک درخواست بھیجی ہے کہ اُن کے بیٹے کا ولیمہ ہے تو اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! کون سا سوال ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال نمبر 302 ہے۔ پہلا سوال ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! سوال تو جناب محمد ایوب خان کا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا جواب وزیر تحفظ ماحول جناب محمد سبطین خان نے دینا ہے۔ اُن کے بیٹے کا ولیمہ ہے جی، اگلا سوال نمبر 657 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میری درخواست ہے اس پر اپوزیشن سے کوئی ضمنی سوال پوچھیں مہربانی کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں تھے۔ آپ نے سوال pending کر دیا تو چونکہ معزز ممبر چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی pending کر لیا جائے۔ جیسے پہلے سوال کو کیا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے یہ on his behalf لے لیں جتنے ضمنی سوال پوچھنے ہیں وہ پوچھ لیں 1,2,3,50,100 میں بالکل حاضر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 715 ہے۔ سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کی بھی request آگئی ہے اس لئے اس سوال کو بھی pending کر دیتے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میری request ہے میرا پورا سٹاف آکر بیٹھا ہے ہم تیاری کے ساتھ آئے ہیں request یہ ہے کہ آپ اسے dispose of کریں۔ آپ اس سوال کو pending نہ کریں کیونکہ یہ تو نہیں ہے کہ منسٹر نہیں یا میرے پاس سوالوں کے جوابات نہیں ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! سوال pending ہو چکے ہیں آپ kindly بیٹھ جائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پھر مجھے یہ بتا دیں کہ یہ جو اسمبلی نے اتنے پیسے اس پر خرچ کئے ہیں یہ دوبارہ پھر وہی سلسلہ چلے گا مجھے اعتراض کوئی نہیں ہے آپ کی رولنگ کو ہم own کرتے ہیں جو آپ نے فرمایا میں اُس کو own کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال۔۔۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! جب چیئر کی طرف سے ایک بات ہو گئی ہے تو معزز منسٹر صاحب کو بیٹھ کر آرام سے اُسے سننا چاہئے اور اُس پر عملدرآمد کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ سوال pending ہو گیا ہے جی، اگلا سوال نمبر 736 بھی جناب عثمان محمود کا ہے۔ یہ سوال بھی pending کرتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جو پہلا سوال pending ہوا ہے اُس پر کوئی خرچہ نہیں ہوا اُس پر کوئی عملہ نہیں آیا منسٹر موصوف کا کہنا بالکل درست ہے کہ اُن کے بیٹے کا ولیمہ ہے تو اُس کے پر بھی تو خرچہ ہوا ہے وہ آرام سے pending ہو گیا ہے اُس پر کوئی سٹاف نہیں آیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! سب سوال pending ہو گئے ہیں۔

(نوٹ): بحکم جناب ڈپٹی سپیکر لسٹ میں دیئے گئے تمام سوالات مؤخر کر دیئے گئے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ایک چھوٹا سا جواب میں دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں جناب سمیع اللہ خان نے جو فرمایا وہ بجا فرمایا وہ عملہ اس لئے نہیں آیا کیونکہ جو معزز منسٹر تھے اُن کی درخواست آچکی تھی اس وجہ سے سٹاف نے نہیں آنا تھا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ معزز ممبران سوال ضرور دیں لیکن اُس میں دلچسپی بھی لیں اگر سوال اپوزیشن دیتی ہے تو متعلقہ ڈیپارٹمنٹ تیاری کر کے آتے ہیں یا متعلقہ منسٹر تو یہ سوال پوچھنے کا شوق بھی رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو دوبارہ تیاری کر لیں۔ چلیں ٹھیک ہے شکریہ

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم رخصت کی درخواستیں لیتے ہیں۔ میں سیکرٹری اسمبلی کو کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

سید صمصام علی شاہ بخاری

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مندرجہ ذیل درخواست سید صمصام علی شاہ بخاری، پی پی۔201 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 9 تا 14۔ جنوری 2019 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ مہوش سلطانہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ مہوش سلطانہ، ڈبلیو۔332 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 14 تا 21۔ جنوری 2019 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب نوید اسلم خان لودھی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب نوید اسلم خان لودھی، پی پی۔199 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 7 تا 19۔ جنوری 2019 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب صہیب احمد ملک

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب صہیب احمد ملک، پی پی ۔72 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 11، 17 اور 18۔ جنوری 2019 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب غلام رضا

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب غلام رضا، پی پی۔190 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 11۔جنوری 2019 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب منیب الحق

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب منیب الحق، پی پی۔189 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 11۔جنوری 2019 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک اسد علی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک اسد علی، پی پی۔168 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 12 تا16۔جنوری 2019 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری مسعود احمد

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری مسعود احمد، پی پی ۔257 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 11۔ جنوری 2019 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب مہندر پال سنگھ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب مہندر پال سنگھ، این ایم ۔366 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16 تا 18۔ جنوری 2019 کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری اسمبلی: جناب سپیکر! درخواستیں ختم ہوئیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 18/232 جناب محمد افضل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/235 بھی جناب محمد افضل کی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/254 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/1 بھی محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/12 چودھری اشرف علی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا

اس تحریک التوائے کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 13/19 بھی چودھری اشرف علی کی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/19 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/19 محترمہ راحیلہ نعیم کی ہے۔ جی، اسے پڑھیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! مجھے اس کی کاپی دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ کو کاپی فراہم کر دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر کو تحریک التوائے کار کی کاپی مہیا کی گئی)

جی، محترمہ! اس کو پڑھیں۔

پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں پر سبسڈی میں کمی

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حالیہ بجٹ میں پبلک ٹرانسپورٹ میں سبسڈی میں کمی کر کے پہلے مہنگائی میں مبتلا عوام میں کرایوں کا مزید بوجھ نہ ڈالا جائے۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور پبلک ٹرانسپورٹ کی اشد ضرورت کے تحت پرانے کرایوں پر اکتفا کیا جائے اور حکومت سبسڈی واپس لے کر عوام سے جینے کا حق نہ چھینے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/19 جناب محمد طاہر پرویز کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک لتوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/19 محترمہ سیمابیہ طاہر کی ہے۔ جی، محترمہ! اس کو پڑھیں۔

کوٹلی ستیاں تحصیل مری کے جنگلات میں سوروں کی بھرمار

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیربحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کوٹلی ستیاں کے جنگلات اور زرعی رقبہ پر لگی فصلات کو جنگلی سور آئے روز تباہ و برباد کرتے رہتے ہیں۔ جنگلی سوروں کی وجہ سے پچھلے تین ماہ میں چار اموات واقع ہو چکی ہیں۔ اب مالی نقصان کے ساتھ ساتھ ان جنگلی سوروں نے جانی نقصان بھی شروع کر دیا ہے اور محکمہ جنگلات و دیگر حکومتی اداروں کی جانب سے جنگلی سوروں کے خاتمے کے لئے عملی اقدامات نہیں کئے جا رہے جو کہ باعث تشویش ہے۔ علاقہ میں بار بار فصلات اور جنگلات کا نقصان تو عوام برداشت کرتے آ رہے ہیں لیکن اب ان کے پیاروں کی ہلاکتوں کی وجہ سے عوام میں انتہائی پریشانی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: متعلقہ منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/19 محترمہ مسرت جمشید کی ہے۔ جی، محترمہ! اس کو پڑھیں۔

جعلی شیمپو اور فیس کریموں کی سرعام فروخت

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیربحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 3۔ جنوری 2019 کی خبر کے مطابق جعلی شیمپو اور فیس کریمیں سرعام فروخت ہو رہی ہیں جن سے کینسر اور جلدی امراض پھیلنے لگے ہیں۔ رنگ گورا کرنے والی کریموں میں پارہ سمیت خطرناک کیمیکلز کا استعمال کیا جاتا ہے۔ پندرہ ہزار سے زائد کاسمیٹکس غیر رجسٹرڈ ہیں۔ چار سال قبل قانون سازی ہوئی تھی لیکن حکومتی ادارے خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ہر کمپنی رنگ گورا، کیل چھائیاں دور، بالوں کو گرنے سے روکنے، خشکی دور کرنے کے دعوے کرتی ہے مگر نتائج صفر ہیں بلکہ کیمیکلز سے جلد جھلس جاتی ہے۔ اس وقت مارکیٹ

میں پندرہ ہزار سے زائد میڈیکل سے منسلک ادویات، شیمپو اور کریموں سمیت میک اپ کا سامان فروخت ہو رہا ہے جس میں مرکری پارہ، سٹیرائیڈ سمیت متعدد خطرناک کیمیکل شامل ہیں جنہیں کسی بھی لیبارٹری سے گزارے بغیر مارکیٹ میں لانے کی اجازت ہے۔ ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ رنگ گورا کرنے والی تقریباً تمام کریموں میں مرکری پارہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کے مسلسل استعمال سے کینسر کا خطرہ کئی گناہ بڑھ جاتا ہے۔ جعلی کریموں کے استعمال سے خواتین کی جلد جھلسنے کے واقعات میں کئی گناہ اضافہ ہوا ہے اور ایسی کریموں کے استعمال سے خراب ہونے والی جلد دوبارہ ٹھیک بھی نہیں ہوتی۔ اس رپورٹ کے شائع ہونے سے عوام الناس میں عمومی طور پر اور خواتین میں خصوصی طور پر انتہائی پریشانی، اضطراب اور خوف پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: متعلقہ منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/25 منان خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/26 جناب محمد ندیم قریشی کی ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/27 محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔ جی، محترمہ! اس کو پڑھیں!

مقبوضہ کشمیر کے علاقہ پلوامہ میں بھارتی فوج کی جارحیت

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان پلوامہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی طرف سے مورخہ 14، 15۔ دسمبر 2018 کو ہونے والی حالیہ جارحیت اور معصوم نہتے کشمیریوں پر ڈھائے جانے والے ظلم و ستم جس کی وجہ سے 14 معصوم شہری ہلاک ہو گئے اور 300 سے زائد شدید زخمی ہوئے اس ناسوز، ناقابل برداشت اور انسانیت سوز واقعہ کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور کشمیری شہداء کے لواحقین کے ساتھ کھڑا ہے اور ان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اور شہید ہونے والوں کی

مغفرت کی دُعا کرتا ہے۔ اس واقعہ سے کشمیری عوام میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں محرک سے درخواست کروں گا کہ انہوں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے یا جن جذبات کا اظہار کیا ہے اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے یہ معزز ایوان اس سے متفق ہے لیکن بجائے اس کے کہ یہ تحریک التوائے کار لے کر آئیں۔ یہ اس معاملہ پر ایک قرارداد لے آئیں اور وہ قرارداد کیونکہ ہم نے فیڈرل گورنمنٹ اور foreign office کو بھیجنی ہے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ ہمارا پورا معزز ایوان اس بات پر متفق ہے لہٰذا قرارداد پیش کی جائے جس سے ہمارے جذبات کا اظہار ہو جائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اسے فیڈرل گورنمنٹ کو بھی بجھوا دیں گے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں نے تو اس کو قرارداد کے form میں ہی submit کرایا تھا I don't know یہ تحریک التوائے کار بن کر کیسے آ گئی ہے۔

It was in the form of a Resolution actually.

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ویسے جناب محمد بشارت راجا نے درست کہا ہے کہ اس سے جذبات کا اظہار ہو جائے گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! ہم اس کو متفقہ طور پر take up کر لیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 28/19 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی ہے۔ جی، محترمہ! اس کو پڑھیں!

نارووال یونیورسٹی کے کنٹریکٹ اساتذہ کو فارغ کرنے سے طلباء کو تشویش کا سامنا

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 5۔ جنوری 2019 کی خبر کے مطابق نارووال

یونیورسٹی کے ٹیچرز، سٹاف کو فارغ کر دیا گیا جس سے یونیورسٹی میں کلاسز نہ ہونے سے طلباء کو اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگا۔ تفصیلات کے مطابق یونیورسٹی آف نارووال میں کنٹریکٹ پر تعینات تمام ٹیچرز اور سٹاف کو فارغ کر دیا گیا۔ نارووال یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے کنٹریکٹ اساتذہ اور سٹاف کا کنٹریکٹ ختم ہونے پر renew نہیں کیا۔ 29 لیکچرارز، 32 ایڈمن آفیسرز اور دیگر عملہ کو فارغ کیا گیا۔ کنٹریکٹ پر تعینات اساتذہ کو کہا گیا ہے کہ وہ دوبارہ اخبار میں اشتہار کا انتظار کریں اور پھر درخواستیں دیں۔ فارغ کئے گئے اساتذہ نے تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دوبارہ نوکری کے لئے اپلائی کرنے کے لئے ان کی عمر زائد ہو جائے گی۔ ایک اندازے کے مطابق یونیورسٹی آف نارووال میں چار ہزار سے زائد طلباء زیر تعلیم ہیں۔ اچانک تمام اساتذہ کو فارغ کر دینے سے تعلیمی نظام ٹھپ ہو گیا ہے۔ اس واقعہ سے یونیورسٹی کے ہزاروں طالب علموں میں تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Higher Education, Mr Yasir Humayun is present? Not present.

یہ تحریک التوائے کار pending کرتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آج سارے وزرائے کرام چھٹی پر گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! میرا خیال ہے کہ

Ministers are not taking business of the House seriously.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وزیر ہیلتھ اور وزیر ایجوکیشن ملک سے باہر ہیں اور انہوں نے باقاعدہ تحریری طور پر آگاہ بھی کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کی کوئی درخواست ہمارے پاس آئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وزیر ہائر ایجوکیشن تو ادھر ہی ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Law Minister Sb! Please make sure that the Minister should be present in the House.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2019/31 محترمہ ام البنین علی کی ہے۔ جی، محترمہ! اس کو پڑھیں!

لاہور میں ڈولفن پولیس کا شہریوں کو ہراساں کرنا

محترمہ ام البنین علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے مسئلہ یہ ہے کہ نیوز چینل سٹی "42" کی مورخہ 5۔ جنوری 2019 کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں ڈولفن پولیس شہریوں کو بلاوجہ ہراساں کر کے پریشان کر رہی ہے۔ تفصیلات یوں ہیں کہ ڈولفن پولیس کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ شہر بھر میں امن عامہ کو برقرار رکھے، لوگوں اور راہگیروں کی جان و مال کی حفاظت کرے، ڈولفن پولیس اپنی ذمہ داری سرانجام دینے کی بجائے آج کل گاڑیوں، موٹر سائیکلوں کو بلاوجہ روک کر ان کے لائسنس چیک کرتی ہے اور شہریوں کو ہراساں کر کے ان سے منہ مانگے پیسے بٹورنے میں مشغول نظر آتی ہے۔

جناب سپیکر! گاڑیوں کے لائسنس چیک کرنے کی ذمہ داری ٹریفک پولیس کی ہے نہ کہ ڈولفن پولیس کی۔ فیروز پور روڈ، ٹاؤن شپ، ملتان روڈ، گلبرگ، جیل روڈ، فیصل ٹاؤن اور دیگر پوش علاقوں میں شہریوں نے متعدد مرتبہ اعلیٰ حکام کو شکایات بھی درج کروائیں۔ اس کے باوجود ڈولفن پولیس نے اپنی روش نہیں بدلی اور شہریوں کو مسلسل تنگ کر رہی ہے۔ متذکرہ صورتحال سے صوبائی دارالحکومت میں شہریوں میں ڈولفن پولیس کے خلاف سخت غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ یہ معاملہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اسمبلی فوری طور پر دخل اندازی کرے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جس اہم مسئلے کی طرف معزز ممبر نے اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ اگر اس طرح ہو رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلط ہے اور میں محترمہ کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ یہ ہدایات جاری کی جائیں گی کہ اس سلسلے میں کوئی بھی محکمہ اختیارات سے تجاوز کا مرتکب نہ ہو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں آپ کا موبائل on ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جی، وزیر قانون کا فون on ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرا موبائل بند ہے، سید حسن مرتضیٰ موبائل بند ہے۔ میں گزارش کرنا چاہ رہا تھا کہ اس سلسلے میں باقاعدہ ہدایت جاری کی جائے گی اور انشاءاللہ تعالیٰ اس شکایت کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 35/2019 محترمہ مومنہ وحید کی ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! آج کی کارروائی کے جو کاغذات ہمیں دیئے گئے ہیں ان میں ایسی کوئی چیز میرے پاس نہیں پائی جاتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ کو تحریک التوائے کار کی کاپی فراہم کی جائے۔

(اس مرحلہ پر تحریک التوائے کار کی کاپی محترمہ مومنہ وحید کو دی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

سمبڑیال روڈ کی تعمیر میں ناقص مٹیریل کا استعمال

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مجھے ذاتی مشاہدہ اور تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ 17 کلومیٹر طویل سمبڑیال روڈ کی تعمیر و مرمت کے لئے سابقہ دور حکومت میں تین ٹھیکیداروں کو ٹھیکہ دیا گیا تھا۔ مذکورہ روڈ کی

تعمیر و مرمت انتہائی ناقص ہونے کی وجہ سے روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اسی بناء پر روزانہ کی بنیاد پر حادثات میں سینکڑوں افراد زخمی اور کئی جاں بحق ہوئے ہیں۔ مذکورہ روڈ کا بھوپال والا سے سمبڑیال تک 7 کلو میٹر کا حصہ تو سرے سے بنایا ہی نہیں گیا۔ یہ بھی کمال کی بات ہے کہ سڑک کی چوڑائی کہیں کم اور کہیں زیادہ ہے جبکہ کئی مقامات جیسے مندراں والا، ورسا لکے، آدھے چیمہ میں سڑک کے درمیان بجلی کے کھمبے بھی موجود ہیں۔ ناقص تعمیر و مرمت کے باوجود ٹھیکیداروں کو ادائیگی کی جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ سمبڑیال ڈرائی پورٹ کی ہیوی ٹریفک بھی اسی روڈ کو استعمال کرتی ہے۔ مذکورہ سمبڑیال ڈسکہ روڈ کی ناقص تعمیر و مرمت اور روڈ پر بجلی کے کھمبوں کی موجودگی حادثات کا باعث ہے۔ جس کی وجہ سے اس روڈ کو استعمال کرنے والا ہر فرد انتہائی پریشانی اور اضطراب کا شکار ہے کہ عوام کے ٹیکس کے کروڑوں روپے خرچ کرنے کے باوجود عوام بنیادی سہولت سے محروم اور ہر وقت حادثے کے خدشے کا شکار ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر مواصلات و تعمیرات!۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ آئندہ ایسا ہوا تو Chair کی طرف سے ایک سخت رولنگ آئے گی۔

This is not the way.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اور پرائیویٹ ممبرز کا بزنس take up ہوتا ہے اور ہم ہمیشہ حکومتی بنچز سے اس بات کا بھاشن دیتے رہتے ہیں کہ پبلک interest میں قراردادیں ہوتی ہیں یا تحاریک التوائے کار ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ اس بزنس کو seriously لیں۔ میں آپ سے request کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں direction جاری کی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! میرا خیال ہے کہ آئندہ منسٹرز کو یہاں پر پابند ہونا چاہئے اور اگر پابند نہیں ہوتے تو پھر Chair کے پاس جتنے بھی options ہوتے ہیں ہم وہ سخت سے سخت option use کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ we should take the business of the

House very seriously. کروڑوں روپے لگتے ہیں، عوام ہمیں دیکھ رہی ہے لیکن منسٹرز یہاں پرpresentنہیں. I think this is not the way. Very sorry.

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ جو منسٹرزgenuinely leave پر ہیں وہ تو ٹھیک ہے لیکن باقی جتنے منسٹرز کا بزنسpendingہوا ہے اسے کلtake upکیا جائے اور ایک ٹائم مقرر کیا جائے کہ ٹھیک 11:00 بجے وہ یہاں پر موجود ہوں اور اپنا بزنسattendکریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل ٹھیک ہے۔وزیر قانون!Please repeat!کہ آپ نے کیا کہا۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کی ہے کہ اس وقت جتنے منسٹرز غیر حاضر ہیں ان کا بزنسpending ہوا ہے۔آپ کی طرف سے یہ directionآنی چاہئے اور ایک ٹائمfixہونا چاہئے کہ کل11:00 بجے یہ ہاؤس دوبارہ meetہو چونکہnormallyہمارا11:00 بجے کا ٹائم ہےthey should be present here at 11.00 amاور یہ11:00 بجےtake upکیا جائے اور سارے منسٹرز خود جواب دیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Will make sure they should be present.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! انہیں ہاؤس کو بھیseriouslyلینا چاہئے اور جب تک اجلاس چل رہا ہے ان پر پابندی لگا دیں اس کے بعد پھر وہ گھر بیٹھ کر آرام کریں، گھروں یا دفتروں میں بیٹھ کر ہیٹر سینکیں۔اگر وہ ہاؤس میں نہیں آنا چاہتے تو پھر اس ہاؤس کو بھی ان کی ضرورت نہیں ہے انہیں کم از کم تین دن کے لئےbanکرنا چاہئے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Good idea.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ پرائیویٹ ممبر ڈے تو ہفتے میں ایک ہی ہوتا ہے اور پرائیویٹ ممبر بڑی مشکل سے بزنسcollectکرتے ہیں اور ڈرافٹنگ وغیرہ کروا کر جمع کراتے ہیں۔وہ گزر گیا ہے۔

جناب سپیکر! اب میرا نہیں خیال کہ اس رواں اجلاس میں دوبارہ پرائیویٹ ممبرز ڈے آئے۔ آپ آج کے بزنس کو کل کے لئے pending کریں تاکہ یہ کل سارا take up ہو جائے چونکہ آج منسٹرز نہیں ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ تحاریک التوائے کار پر بات ہو رہی ہے میں نے انہیں کل کے لئے pending کروایا ہے اور یہ کل آسکتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! تحاریک التوائے کار کل کے لئے pending ہو چکی ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر منسٹر نہیں ہو گا تو قرار دادوں کا کیا ہو گا وہ بھی pending ہو جائیں گی اور اگلے اجلاس میں پرائیویٹ ممبرز ڈے پر آئیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! وزیر قانون بیٹھے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وزیر قانون! تو بڑے ریگولر ہیں اور وہ روز بیٹھے رہتے ہیں۔ میں تو دوسرے منسٹرز کی بات کر رہا ہوں۔

وزیر صنعت و تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جس طرح وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ آپ کل کے لئے تحاریک التوائے کار کو fix کر دیں۔ کل متعلقہ منسٹرز آئیں اور وہ اپنے بزنس کو take up کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال! یہ بات تو ہو چکی ہے۔

They will answer them tomorrow.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے اخبار میں پڑھا ہے کہ مسلم لیگ (ق) کے ایک منسٹر استعفیٰ دے گئے ہیں تو کیا ان کا بزنس نئے وزیر بننے تک pending رہے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا جواب وزیر قانون دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ان سے متعلقہ کوئی بزنس ایجنڈے پر نہیں ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آج جو وزیر صاحبان تشریف نہیں لائے آپ نے ان کا بزنس pending فرما دیا ہے لیکن میں آئندہ کے لئے عرض کروں گی کہ یہ non-serious وزیر صاحبان ہیں اور یہ تو part timers ہیں لہٰذا ان سے متعلق کوئی سخت ایکشن لیا جائے تاکہ ان کے اندر seriousness آ سکے۔ آپ ان پر تین دن ہاؤس میں نہ آنے کی پابندی لگا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ فکر نہ کریں۔

We will make sure that they should be present in the House. If they are not present, we will take an extreme step against them. They should be present over here. You do not worry. We will make sure.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ آج سے چند دن پہلے اریبہ عباسی کے سلسلے میں محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے ایک تحریک التوائے کار دی تھی۔ اس میں ہمارے وزیر قانون سے متعلقہ issue کو highlight کیا گیا تھا۔ یہ ایک heinous crime ہے اور اس کی gravity بہت زیادہ ہے۔ اس ایم ایس نے وزیر قانون کی گفتگو کو ریکارڈ کیا اور پھر اسے viral کر دیا۔ آپ نے مہربانی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اس معاملے کو ایک کمیٹی کے سپرد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہتا کہ آپ اس حوالے سے کوئی نئی کمیٹی تشکیل دیں بلکہ میں تو صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سپیکر Chair کو finality حاصل ہے۔ حزب اختلاف اور حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران سپیکر Chair کی ruling کو سوال نہیں کر سکتے۔ اس Chair پر بیٹھنے والے کے منہ سے جو الفاظ نکلتے ہیں وہ final authority ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ آپ کے حکم کے باوجود ابھی تک اس ایم ایس کے خلاف ایکشن لینے کے حوالے سے کوئی پیشرفت نہیں ہوئی۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی تحریک التوائے کار پر آپ نے کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا تھا۔ میں یہ کہوں گا کہ آپ وہ کمیٹی بنائیں اور یہ issue اس کمیٹی کو refer کر دیں۔ ایک ایم ایس کی کیسے جرأت ہوئی کہ وہ وزیر قانون کے ٹیلیفون کو ریکارڈ کر کے پبلک میں viral کر دے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس بارے میں آپ کوئی ruling دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کی اطلاع کے لئے بتادوں کہ جب Chair کی طرف سے ruling آئی تھی تو سیکرٹری ہیلتھ نے سیکرٹری اسمبلی سے رابطہ کیا اور ہم نے ہاؤس کی کارروائی ان کو بھجوا دی تھی۔ We will make sure that he will be suspended. اس حوالے سے سمری تیار ہو چکی ہے بلکہ وزیر صحت نے یہ سمری وزیر اعلیٰ کو بھیج دی ہے اور جب وزیر اعلیٰ اس پر دستخط کر دیں گے تو یہ ایم ایس suspend ہو جائے گا۔ یہ معاملہ under process ہے۔ We will make sure that he will be suspended. یہ ہاؤس کی عزت کی بات ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے ایک وضاحت درکار ہے۔ گزشتہ دو دنوں سے میڈیا کے اُوپر ایک خبر آ رہی ہے کہ مسلم لیگ (ق) سے تعلق رکھنے والے ایک منسٹر نے استعفیٰ دے دیا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون ہاؤس کو آگاہ کر دیں کہ کیا officially ان کا استعفیٰ وزیر اعلیٰ کے پاس آیا ہے یا یہ ایک جھوٹی خبر ہے؟ پنجاب کے عوام اس بارے میں اصل حقائق جاننا چاہتے ہیں۔ کیا یہ خبر fake ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی جناب سمیع اللہ خان سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس خبر کو ذرا دوبارہ پڑھ لیں۔ خبر یہ تھی کہ "انہوں نے اپنی قیادت کے پاس استعفیٰ دیا ہے۔" انہوں نے وزیر اعلیٰ یا سپیکر صاحب کو استعفیٰ نہیں دیا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پچھلے دنوں یہاں وزیر صحت نے فرمایا تھا کہ ہمیں بھرتی کرنے کے لئے ڈاکٹرز اور پروفیسرز نہیں مل رہے اور دوسری طرف ایڈہاک ڈاکٹروں کو نوکری سے فارغ کیا جا رہا ہے۔ یہ ایڈہاک ڈاکٹرز پچھلے چار چار، پانچ پانچ سالوں سے کام کر رہے ہیں لہذا میں گزارش کروں گا کہ ان کو regular کرنے کے لئے consider کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! ہیلتھ منسٹر صاحبہ! اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں جب وہ آئیں گی تو ان سے اس بابت پوچھ لیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: کیا ہیلتھ منسٹر صاحبہ بھی ایوان میں موجود نہیں ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہاں وہ بھی موجود نہیں ہیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں take up کرتے ہیں۔ پہلے ہم مورخہ 15۔ جنوری 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد جناب علی اختر کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اور اس پر متعلقہ وزیر نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے تو وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس قرارداد کے محرک اور اس سے متعلقہ منسٹر اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں یعنی یہ دونوں غیر حاضر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب علی اختر کی اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی قرارداد جناب مناظر حسین رانجھا کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔ کیا جناب مناظر حسین رانجھا موجود ہیں؟ مجھے بتایا گیا ہے کہ جناب مناظر حسین رانجھا کی رکنیت الیکشن کمیشن میں اثاثہ جات کے گوشوارے جمع نہ کروانے کی وجہ سے suspend ہے اور اسی وجہ سے وہ ایوان میں نہیں آئے۔ جناب مناظر حسین رانجھا کی اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اس مقدس ہاؤس کا جو ممبر ہوتا ہے اسے اتنا تو علم ہونا چاہئے کہ اس نے بروقت الیکشن کمیشن میں اپنے اثاثہ جات کے گوشوارے جمع کروانے ہیں۔ اگر جناب مناظر حسین رانجھا نے ایک negligence کی ہے تو ان کی قرارداد کو pending کر کے

انہیں favour نہ دی جائے۔ وہ اپنی negligence کی وجہ سے suspend ہوئے ہیں اور اس میں ہاؤس کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ یہاں تو پوری پنجاب حکومت ہی چُھٹی پر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ اگلی قرار داد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ یہ قرار داد پیش ہو چکی ہے اور اس پر وزیر سکولز ایجوکیشن نے جواب دینا ہے۔ وزیر سکولز ایجوکیشن !۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرار داد کو pending کر دیتے ہیں کیونکہ اس کی محرک موجود نہیں اور وزیر سکولز ایجوکیشن بھی اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ چوتھی قرار داد محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ یہ قرار داد پیش ہو چکی ہے اور متعلقہ وزیر نے اس پر حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا تو وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔ یہ قرار داد ہیلتھ منسٹر سے متعلقہ ہے اور وہ اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس قرار داد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرار داد محترمہ شعوانہ بشیر کی ہے۔ یہ قرار داد پیش ہو چکی ہے اور متعلقہ منسٹر نے اس پر حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔ اس وقت وزیر سکولز ایجوکیشن ایوان میں !۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرار داد کو pending کیا جاتا ہے۔

اب ہم آج کے ایجنڈے کی قرار دادیں لیتے ہیں۔ آج پہلی قرار داد محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی کا مطالبہ

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میں یہ قرار داد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی پر عملدرآمد کیا جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی پر عملدرآمد کیا جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر!میں اس قرار داد کو oppose کرتا ہوں اور اس کے بارے میں statement دینا چاہتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!میں بھی اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر!اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ پہلے سے ہی کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی ہے۔لائسنس کے بغیر پٹرول فروخت کرنے پر پابندی ہے اور اس سلسلے میں ہماری ضلعی حکومتوں کے اہلکار کارروائی کرتے ہیں۔اضلاع میں کارروائی کی جاتی ہے اور میں محترمہ کو اس سلسلے میں مکمل معلومات فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر!محترمہ اگر کسی specific ضلع کے حوالے سے معلومات لینا چاہتی ہیں کہ وہاں پر کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی ہوئی ہے تو میں یہ معلومات ان کو فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ فرمانا بالکل درست ہے کہ کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی ہونی چاہئے اور حکومت ensure کرے گی کہ کھلے عام پٹرول فروخت نہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!اس قرارداد میں کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔گاؤں میں غریب لوگوں کی چھوٹی چھوٹی دکانیں ہیں وہ وہاں پر کھلا پٹرول بیچ کر اپنا گزارا کرتے ہیں۔حکومت تجاوزات کے نام پر جس تیزی کے ساتھ لوگوں کے کاروبار ختم کر رہی ہے اور اسی طرح کھلے پٹرول کی فروخت پر بھی پابندی لگنے سے ایک گاؤں کے اندر غریب دکاندار بے چارہ بھوکا مر جائے گا۔میرا اپنا پٹرول پمپ ہے تو کھلے پٹرول کی فروخت ہونے پر مجھے تکلیف ہونی چاہئے لیکن اگر غریب دکاندار دن میں دو،چار یا پانچ لیٹر بیچ کر اپنے بچوں کی روزی کما لیتا ہے تو میرے خیال میں اُس پر پابندی نہیں لگانی چاہئے۔گاؤں میں ایک کھیت مزدور پچاس،سو یا زیادہ سے زیادہ دو سو روپے کی دہاڑی کر رہا ہے تو اگر وہاں دکاندار بے چارہ کھلا پٹرول بیچ رہا ہے تو

اتنی کون سی قیامت آگئی ہے کہ اُس پر پابندی لگادی جائے۔ وہ بے چارہ کون سا منشیات یا خون بیچ رہا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اس میں پٹرول کا مسئلہ نہیں ہے اس میں sub standard پٹرول بیچا جا رہا ہے اور اُس سے ہم سب کو نقصان ہو رہا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اُن سے sub standard پٹرول نہ ڈلوائیں۔ وہ بے چارہ تو وہاں پر رکشہ یا سکوٹر والے کو پٹرول بیچ کر گزارہ کرتا ہے۔ وہ غریب آدمی ہے اس پر پابندی نہ لگائیں جیسے چل رہا ہے اس کو چلنے دیں۔ آپ اس کا سروے کروالیں وہاں پر کوئی بڑا businessman نہیں ہے وہ بالکل غریب آدمی ہیں۔ اب تو ہمارے ملک میں کوئی ریڑھی کھڑی کر سکتا ہے، کھو کھا بنا سکتا ہے اور نہ ہی پٹرول بیچ سکتا ہے۔ وہ بے چارے کہاں سے اربوں روپیہ لگا کر business کریں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ نے بہت اچھی بات کی ہے غریب دکانداروں پر کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی نہیں لگنی چاہئے لیکن انہوں نے تجاوزات کے حوالے سے جو بات کی ہے تو تجاوزات وہاں سے ختم کرائی جا رہی ہے جہاں پر انہوں نے پچھلے پانچ، دس سالوں میں قبضے کروائے تھے اس کے علاوہ اور کہیں پر بھی ایسا نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین! تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ نیلم حیات ملک!

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میں اپنی قرارداد withdraw کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قرارداد withdraw ہوئی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہاں پر ایک قرارداد put ہوئی جس پر سید حسن مرتضیٰ نے oppose کیا ہے اور محترمہ نیلم حیات ملک نے اپنی قرارداد withdraw کر لی۔ اس قرارداد کا پہلا جملہ ہے کہ "کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی پر عملدرآمد کیا جائے۔" اب حکومت کھلے پٹرول کی فروخت پر پابندی اُٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ تشریف رکھیں۔ اگلی قرارداد محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

خواتین اساتذہ کو دودھ پیتے بچے ساتھ لانے کی اجازت کا مطالبہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام گرلز سکولز اور کالجز میں مدر کیئر سنٹرز قائم نہ ہیں، ان میں شادی شدہ خواتین اساتذہ کو اپنے نومولود دودھ پیتے بچوں کو اپنے ساتھ لانے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ اپنی ڈیوٹی بھی احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام گرلز سکولز اور کالجز میں مدر کیئر سنٹرز قائم نہ ہیں، ان میں شادی شدہ خواتین اساتذہ کو اپنے نومولود دودھ پیتے بچوں کو اپنے ساتھ لانے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ اپنی ڈیوٹی بھی احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں۔"

MRS AZMA ZAHID BUKHARI: Mr Speaker! I oppose it

MRS GULNAZ SHAHZADI: Mr Speaker! I oppose it

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر متعلقہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

(اذانِ ظہر)

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین نے ابھی کہا ہے کہ ہم تجاوزات کو میرٹ پر ختم کر رہے ہیں۔ ابھی دو ماہ پہلے ہماری ٹاؤن کمیٹی فیروزوالہ کا الیکشن ہوا تھا تو انہوں نے ووٹ لینے کے لئے تجاوزات کے نام پر ہمارے منظور شدہ شادی ہالوں کو گرایا۔ جنرل الیکشن کے دوران ایک حساس ادارے کا کور کمانڈر لاہور ان کی حمایت میں تھا ہم ان کے حمایت یافتہ امیدوار

کے مقابلے میں الیکشن جیت کر آئے ہیں اور ان سے کہیں یہ جا کر اُن کی تجاوزات ختم کریں بلکہ انہوں نے ہماری جائز بلڈنگز گرا دی ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد اشرف رسول! آپ کی بات ریکارڈ پر آچکی ہے آپ تشریف رکھیں۔ اگلی قرارداد محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

صوبہ کے پانچ ڈویژن میں ایمبولینس کے لئے الگ لین مختص کرنے کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے پانچ ڈویژن (راولپنڈی، گوجرانوالہ، لاہور، فیصل آباد اور ملتان) میں ٹریفک کے دباؤ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حادثات یا ایمرجنسی کی صورت میں مریض کو فوری طور پر ہسپتال تک پہنچانا مشکل ہوتا جا رہا ہے اور اس کی وجہ ٹریفک میں اضافہ اور احتجاجی مظاہرے ہیں۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ان پانچوں ڈویژن میں ایمبولینس کو بروقت ہسپتال پہنچانے کے لئے میٹرو بس ٹریک کی طرز پر ایک الگ لین مختص کی جائے اور جن شہروں میں میٹرو بس کے ٹریک ہیں وہاں ایمبولینس کو چلنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے پانچ ڈویژن (راولپنڈی، گوجرانوالہ، لاہور، فیصل آباد اور ملتان) میں ٹریفک کے دباؤ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حادثات یا ایمرجنسی کی صورت میں مریض کو فوری طور پر ہسپتال تک پہنچانا مشکل ہوتا جا رہا ہے اور اس کی وجہ ٹریفک میں اضافہ اور احتجاجی مظاہرے ہیں۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ان پانچوں ڈویژن میں ایمبولینس کو بروقت ہسپتال پہنچانے کے لئے میٹرو بس ٹریک کی طرز پر ایک الگ لین مختص کی جائے اور جن شہروں میں میٹرو بس کے ٹریک ہیں وہاں ایمبولینس کو چلنے کی اجازت دی جائے۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS): (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

SYED HASSAN MURTAZA: Mr Speaker! I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! محترمہ کا concern بالکل درست ہے کہ ایمبولینس کو بغیر کسی رکاوٹ کے جلد از جلد ہسپتال تک پہنچنا چاہئے لیکن محترمہ نے اس کا جو حل تجویز کیا ہے وہ قابل عمل نہیں ہے۔ اس میں دو چیزیں ہیں ایک محترمہ نے فرمایا ہے کہ ایمبولینس کے لئے الگ ٹریک بنا دیا جائے تو اس کے لئے اربوں روپے درکار ہیں اس میں کوئی اس طرح نہیں ہے کہ ہم یہاں پر قرارداد پیش کریں گے اور کل بجٹ میں اس کے لئے اربوں روپے مختص کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! محترمہ نے دوسری بات یہ کی کہ میٹرو ٹریک پر ایمبولینسز کو چلنے کی اجازت دی جائے تو میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ایک dedicated track ہے جو صرف میٹرو بس کے لئے ہے۔

جناب سپیکر! یہ انتہائی ناقابل عمل تجویز ہے کہ میٹرو بس کے track پر ایمبولینس کو چلنے کی اجازت دی جائے۔ یہ قابل عمل نہیں ہے اس لئے میری استدعا ہے کہ اس کو مسترد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! وزیر قانون کا بہت شکریہ کہ انہوں نے respond کیا ہے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ ایمبولینس ٹریفک کے پیچھے پھنسی ہوتی ہے اور کوئی اس کو راستہ نہیں دیتا۔ اس طرح کسی مہذب ملک میں نہیں ہوتا اور اس کی وجہ سے بہت سی اموات اور emergencies create ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں اگر تین lanes ہیں تو ان میں سے ایک کو ایمبولینسز کے لئے مختص کر دیا جائے اور ایمبولینسز کو وہاں پر priority ملنی چاہئے۔ اس کے علاوہ میٹرو بس کا ٹریک تو خالی ہوتا ہے۔ اس میں اگر تھوڑی دیر کے لئے میٹرو بس کو رکوا دیا جائے اور اس کی جگہ ایمبولینس چلی جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں بھی اس کو oppose کرتا ہوں اس لئے کہ گجومتہ سے آکر شاہدرہ پر اترتے ہیں، ایمبولینس کی ضرورت درمیان میں ہوتی ہے۔ اگر آپ ایک جگہ سے چڑھائیں گے اور شاہدرہ میں اتریں گے تو پھر سڑک سے گزر کر واپس آئیں گے یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ خواہش کی حد تک تو ٹھیک ہے لیکن یہ dedicated road ہے۔ اس میں دونوں طرف سے بسیں آرہی ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے ابھی فرمایا ہے کہ روک دیا جائے تو یہ track روک دینے والا نہیں ہے۔ یہ dedicated track اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کو روکا نہ جائے۔ اس کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے کہ اگر گجومتہ سے ایمبولینس اس پر جائے گی تو درمیان میں ایمبولینس اتر نہیں سکتی۔ اگر ایمبولینس کی گلشن راوی میں ضرورت ہے تو وہ کہاں سے اترے گی۔ کیا وہ شاہدرہ سے اتر کر ایمبولینس واپس آئے گی۔ اس بات کی سمجھ نہیں آرہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ سبرینہ جاوید!

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! میں اس میں یہ add کرنا چاہ رہی ہوں کہ اس بات پر سب کا concern ہے۔ ہمارے دیہاتوں میں سنگل روڈز ہیں وہاں آئے دن بے شمار حادثات ہو رہے ہیں۔ کیا کم خرچے میں اور جہاں ہماری پہلے سے ڈسپنسریاں ہیں تو یہاں trauma centres کا ایک proper system شروع کر دیں تو اس میں اتنا خرچ نہیں ہو گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! محترمہ ایمبولینس اور میٹرو بس کے track پر بات کریں۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری چار سال سے اسی کلاس میں ہیں اور ہم نے ابھی admission لیا ہے۔ Please let me finish

جناب سپیکر! میری humble request ہے کہ اگر ہم trauma centres کو promote کریں تو بہتر نتائج آئیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب مہندر پال سنگھ!

جناب مہندر پال سنگھ: جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ۔ یہاں جو ایمبولینس والی بات کی ہے تو میں اس پر ایک تجویز دینے کی اجازت چاہتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ پاکستان میں awareness کی بہت کمی ہے جس کی وجہ سے اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں۔ علیحدہ روڈ بنانے والا پراجیکٹ بہت مہنگا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس پر awareness campaign شروع کرنی چاہئے جس طرح مہذب ممالک میں یہ چیز ہوتی ہے کہ جب کوئی ایمبولینس آئے تو اس کو فوری طور پر راستہ دیا جائے۔ اگر ہم اس طرح کی awareness campaign شروع کریں گے تو اس طرح کے مسائل ختم ہو سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میڈم نے جو قرارداد دی ہے کہ میٹرو بس کے track پر اوپر ایمبولینس چلائی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ قرارداد بہت اچھی اور قابل عمل ہے۔ میرا اپنا حلقہ شاہدرہ ہے اور لاہور کے ممبران جو یہاں بیٹھے ہیں ان کو معلوم ہے شاید چودھری ظہیر الدین کو اندازہ نہیں ہے کہ یہ پورا track ہے ماسوائے elevated حصے کے جو آٹھ نو کلومیٹر کا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ مختلف جگہوں پر exit and entry points ہیں۔ اگر محکمہ اس کو visit کرلے تو یہ بالکل ممکن ہے مثلاً راوی روڈ پر exit and entry point ہے۔ یہ اس طرح بھی قابل عمل ہو سکتی ہے کہ کچھ جگہوں پر ضروری ہے جہاں پر ہسپتال قریب ہیں وہاں exit points بنائے جا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں شاہدرہ کی بات اس لئے بار بار کر رہا ہوں کہ شاہدرہ سے جب کسی نے ایمبولینس میں سروسز ہسپتال یا پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں آنا ہوتا ہے تو یہ واقعی حقیقت ہے کہ ٹریفک کے دباؤ کی وجہ سے عام سڑکوں پر ایمبولینس پھنس جاتی ہے اور کئی مریض راستے میں دم توڑ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ انسانی مسئلہ ہے اس لئے میں یہ کہوں گا کہ اس کی مزید feasibility دیکھ لی جائے۔ میرے ذہن میں بھی کچھ تجاویز ہیں جن پر غور کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ سامنے سے کوئی میٹرو بس نہیں آتی بلکہ ایک track جانے والا اور دوسرا آنے والا ہے۔

جناب سپیکر! آپ فرض کریں کہ جو ایمبولینس شاہدرہ سے چلے گی وہ اپنے راستے پر رہے گی، اس کے سامنے کسی میٹرو بس نے نہیں آنا اور جو گجومتہ سے چلے گی اس کے بھی سامنے سے کسی میٹرو بس نے نہیں آنا اس لئے اس کی مزید feasibility دیکھ لی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ یہ اچھی تجویز ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ صرف لاہور شہر نہیں بلکہ پانچ بڑے شہروں کے لئے اچھی تجویز ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ dedicate road ہے۔ کیا ہم نے چار یا پانچ points سے ایمبولینس کو enter کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! مجھے یہ بتا دیا جائے کہ گجومتہ سے یہ track شروع ہوتا ہے اور شاہدرہ تک جاتا ہے۔ اس کے کتنے exit and entry points ہیں۔

جناب سپیکر! میں بتا دیتا ہوں، یہ سینئر ممبر ہیں اور ہمارے بھائی ہیں۔ انہوں نے ابھی فرمایا کہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں کہاں سے ایمبولینس اترے گی، سروسز ہسپتال میں کہاں سے اترے گی، میو ہسپتال میں کہاں سے اور گنگارام ہسپتال میں کہاں سے اترے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں۔ منسٹر صاحب! We should appreciate his point of view انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ feasibility بنا کر exit بنائے جاسکتے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گورنمنٹ کا موقف ہے کہ کس طرح exit بن سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ نے ایک dedicated road بنائی ہے اس کے اوپر آپ کی بس چلتی ہے، ایک بس جا رہی ہے اور ایک بس آ رہی ہے اگر سامنے ایمبولینس آ جائے تو پھر کیا ہو گا؟ فرض کریں کہ جس نے سروسز ہسپتال اترنا ہے وہ کہاں سے اترے گی، وہ elevated road ہے تو ایمبولینس کہاں سے اترے گی، کیا نیچے کی طرف پُل بنا دیں یا کیا کریں تو کیا ایک کرین رکھ لیں کہ ایمبولینس آ گئی ہے اور وہ کرین اسے اٹھا کر نیچے رکھ دے اور یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال! آپ اس معاملہ پر aggressive ہو رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے یہ کہا ہے کہ اس کی feasibility دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ ایک feasibility بنا کر ہو سکتا ہے۔ If it is possible

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ مجھے بتائیں کہ اللہ نہ کرے اچھرہ میں اگر ایمبولینس کی ضرورت پڑتی ہے تو ایمبولینس اچھرہ سے بندے کو اٹھائے اور گھومتہ جائے وہاں سے track پر چڑھے اور شاہدرہ اترے تو یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ اگر آپ یہ چاہتے ہیں تو ہم یہ کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ حکم کریں ہم کروا دیتے ہیں۔ اس میں یہ ہو سکتا ہے کہ جو escalators لگے ہوئے ہیں تو پہلے جسے ایمرجنسی ہوئی ہے تو اوپر کوئی ایمبولینس کھڑی رکھیں تو escalators کے ذریعے بندے کو پہلے اوپر چڑھائیں، ایمبولینس پر بٹھائیں اور پھر آگے ایک ایمبولینس کھڑی ہو وہ اسے اتارے اور پھر لے جائے یا ایک اور کام کر لیں جو آسان ہے آپ

ruling دے دیں کہ جو کوئی ہسپتال ہے وہ میٹرو بس کے track کے اوپر ہی بنا دیں تا کہ بات ہی ختم ہو جائے۔ ایمرجنسی آئے اور اس میں گھسیٹر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ سمیرا احمد!

MS SUMAIRA AHMED: Mr Speaker! I think we made this issue very complicated. It's not that complicated as we know

کہ ٹریفک پولیس کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ایمرجنسی ہے اور ایمبولینس گزر رہی ہے تو he has to make sure that traffic light is not red اور وہ اس کو گزرنے دے۔ اس کے علاوہ جو ہمارے شہری ہیں ان کو اس چیز کا بنیادی طور پر علم ہونا چاہئے کہ انہوں نے ایمبولینس کو گزرنے کے لئے جگہ دینی ہے اور ہم لوگوں کو صبر اور آگاہی کی ضرورت ہے۔

I think that's all. Let us not make it too complicated

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ایک قرارداد پیش کی گئی، میں نے اس قرارداد کو oppose کیا اور میرے خیال میں سید حسن مرتضیٰ نے بھی oppose کیا۔ ہم نے بات کر لی تو جن دوستوں نے oppose ہی نہیں کیا تو وہ کس rule کے تحت بات کر رہے ہیں۔ اس کو کسی نے oppose ہی نہیں کیا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جس rule کے تحت میاں محمد اسلم اقبال اور چودھری ظہیر الدین نے بات کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ منسٹرز ہیں یہ گورنمنٹ کا مؤقف دے سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: You want to withdraw this?

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! No I have not withdrawn it یہاں existing roads پر ایک تنکا رکھنے کی جگہ نہیں ہوتی اور تمام ایمبولینسز ٹریفک میں پھنسی رہتی ہیں لہٰذا آپ ADP میں اس کے لئے بجٹ مختص کریں تاکہ ایمبولینسز کو free flow path ملے کیونکہ اس route پر گلاب دیوی، چلڈرن ہسپتال اور دوسرے بہت سے ہسپتال موجود ہیں۔

We have done nothing for ambulances. I am sorry to say that.

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے پانچ ڈویژن (راولپنڈی، گوجرانوالہ، لاہور، فیصل آباد اور ملتان) میں ٹریفک کے دباؤ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حادثات یا ایمرجنسی کی صورت میں مریض کو فوری طور پر ہسپتال تک پہنچانا مشکل ہوتا جارہا ہے اور اس کی وجہ سے ٹریفک میں اضافہ اور احتجاجی مظاہرے ہیں۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ان پانچوں ڈویژن میں ایمبولینس کو بروقت ہسپتال پہنچانے کے لئے میٹرو بس ٹریک کی طرز پر ایک الگ لین مختص کی جائے اور جن شہروں میں میٹرو بس کے ٹریک ہیں وہاں ایمبولینس کو چلنے کی اجازت دی جائے۔

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب چوتھی قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے اس قرارداد کو oppose کیا تھا لہٰذا مجھے آپ کی رولنگ چاہئے اور وزیر قانون نے بھی اس کو oppose کیا تھا انہوں نے بھی اس پر تھوڑی سی بات کر لی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! کیا آپ نے اس قرارداد پر بات نہیں کی؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے اس پر کوئی بات نہیں کی اور آپ نے تمام رولز violate کر کے تمام ممبران کو بولنے کا موقع دیا ہے لیکن مجھے unheard کر کے آپ نے فارغ کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اس قرارداد پر ووٹنگ ہو چکی ہے اور فیصلہ آپ کے حق میں ہوا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرے حق میں کہاں یہ فیصلہ ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ نے اس قرارداد کو oppose کیا تھا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے اس قرار داد کو oppose کیا تھا لیکن جب میں نے دیکھا کہ محترمہ عظمیٰ کاردار نے اتنی اچھی تجویز دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ارادہ بعد میں change ہوا ہے کیونکہ ممبرز بہت مظلومیت کا شکار ہیں تو ان کی کوئی اچھی تجویز بھی ہو سکتی ہے اور میں غلط بھی ہو سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! میرا خیال ہے کہ you seriously need a doctor پہلے آپ کی آنکھوں کا مسئلہ تھا اور اب میرے خیال میں یادداشت کا کچھ مسئلہ کہیں آپ کو dementia تو نہیں ہو رہا۔ I think you seriously need a doctor.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!

الٰہی ان سماعت مردہ مادرزاد بہروں میں
مجھے شرمندہ گفتار رکھا جائے گا کب تک

جناب سپیکر! میں بات کچھ اور کرتا ہوں اور مجھے جواب کچھ اور ملتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے اس قرارداد کو oppose کیا تھا اور میں اب بھی یہ کہہ رہا ہوں کہ میں نے اس قرارداد کو oppose ہی کیا تھا لیکن ایک مظلوم کی مظلومیت دیکھ کر میرے خیال میں بہت ظلم ہوا ہے لہٰذا اب میں محترمہ عظمیٰ کاردار کے حق میں ہوں انہوں نے جو کہا ہے صحیح کہا ہے اور اگر وہ احتجاج کریں گی تو میں ان کے ساتھ ہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، شکریہ۔ اگلی قرارداد محمد صفدر شاکر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

میونسپل کمیٹی ماموں کانجن میں
جدید سہولتوں سے آراستہ ہسپتال قائم کرنے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ 90 ہزار آبادی پر مشتمل میونسپل کمیٹی ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) میں علاج معالجہ کی فراہمی کے لئے جدید سہولتوں سے آراستہ جدید ہسپتال قائم کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ 90 ہزار آبادی پر مشتمل میونسپل کمیٹی ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) میں علاج معالجہ کی فراہمی کے لئے جدید سہولتوں سے آراستہ جدید ہسپتال قائم کیا جائے۔"

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اس قرار داد سے متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد سیدہ زہرا نقوی کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

یونیورسٹی میں داخلہ کے وقت مناسب کونسلنگ نہ ہونے کی وجہ سے طلباء وطالبات کا تعلیمی نقصان

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہمارے ملک میں حکومتی سطح پر مناسب کیئر کونسلنگ نہ ہونے کے باعث بہت سے طلباء وطالبات یونیورسٹی میں داخلے کے وقت اپنی صلاحیت اور ذوق کے مطابق مناسب تعلیمی شعبہ منتخب نہیں کرپاتے، جس سے نہ صرف نوجوان نسل کی صلاحیتیں ضائع ہوتی ہیں بلکہ وہ ملکی ترقی واستحکام کے لئے خاطر خواہ خدمات سرانجام نہیں دے پاتے۔ اس طرح بہت سے اہم شعبے ماہرین سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ بالعموم لوگوں کی توجہ چند خاص شعبوں پر مرکوز ہو جاتی ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومتی سطح پر اس حوالے سے ٹھوس اقدامات کئے جائیں تاکہ ملکی ضروریات کے مطابق قوم کے معماروں کو راہنمائی فراہم کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اس قرارداد سے متعلقہ منسٹر!۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ Today is pending day.

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں ویسے جو بات میں کرنے لگا ہوں وہ وزیر اعلیٰ سے متعلقہ ہے۔ میرا حلقہ بھیرہ موٹروے پر ہے ہم نے وہاں سابقہ حکومت میں ریسکیو 1122 کا ادارہ بنایا تھا اب چونکہ وہ ادارہ مکمل ہو چکا ہے اور اس کو functional ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ وہ موٹروے ٹال پلازہ کے قریب 100 میٹر کے فاصلے پر ہے تو میری یہ درخواست ہوگی کہ اس کا کام مکمل ہو چکا ہے اب اگر ایمبولینس کا انتظام ہو جائے اور پیپر ورک ہو جائے تو اس میں کام شروع ہو جائے گا۔ اس ادارے کا مین گیٹ گر چکا ہے اگر اس کام پر آج کل میں توجہ نہ دی گئی تو آپ کی گورنمنٹ کو دس لاکھ روپے

کی بجائے ایک کروڑ روپے مزید لگانے پڑیں گے۔ ہماری پوری تحصیل بھیرہ جو کہ اس constituency میں آتی ہے وہاں حادثاتی طور پر وہ ریسکیو 1122 ہی اس کو cater کرتی ہے تو میری آپ سے on urgent basis request ہے کہ اگر آپ اس issue کو take up کر کے ریسکیو 1122 کو As early as possible functional کر دیں تو I am very grateful to you. اس کی باقی تفصیلات میں آپ کے ساتھ شیئر کر لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ منسٹر صاحب کے ساتھ detail share کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جیسا کہ معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ وہ detail share کریں گے تو I assure you کہ انشاءاللہ تعالیٰ اس کو بہت جلد functional کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ منسٹر صاحب کے ساتھ detail share کر لیں۔

زیرو آر نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 45/19 جناب محمد طاہر پرویز اور رانا منور حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس 46/19 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! اس کو پڑھیں!

سپریم کورٹ کے فیصلے کے باوجود
پرائیویٹ سکولوں کا چھٹیوں میں بھی پوری فیس وصول کرنا

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت پرائیویٹ سکولز طالب علموں سے چھٹیوں کی فیس نصف سے زائد نہیں لے سکتے۔ اس کے برعکس چند پرائیویٹ سکولز زبردستی تین ماہ پہلے ہی چھٹیوں کی فیس demand کر رہے ہیں بلکہ سپریم کورٹ کے فیصلہ کے مطابق 20 فیصد فیس میں کمی سے بھی گریزاں ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میرے خیال میں متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اگر آپ اس پر بات کرنا چاہتی ہیں تو کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! جس طریقے سے والدین پر بوجھ ڈالا گیا ہے اس حوالے سے سپریم کورٹ کی بہت clear instructions ہیں کہ پانچ ہزار روپے سے زائد جو سکولز فیس لیتے ہیں ان پر incumbent ہے کہ وہ 20 فیصد اس کی reduction کریں۔ چھٹیوں کی فیس کے حوالے سے کہا گیا تھا کہ 50 فیصد کم کی جائے کیونکہ ظاہر ہے کہ ان چھٹیوں میں آپ کی faculty use نہیں ہو رہی، ان چھٹیوں میں آپ کی بجلی، پانی، گیس بھی استعمال ہوتی ہے اور تنخواہیں بھی اس طریقے سے نہیں دی جاتیں جو کہ عام working days میں ہوتی ہیں لہٰذا اس تناظر میں والدین پر بھی 50 فیصد بوجھ کم کریں اور ان سے گرمیوں کی چھٹیوں کی فیس صرف 50 فیصد وصول کریں۔ اب پرائیویٹ سکولز نے ایک concocted متبادل طریق کار اختیار کیا ہے کہ چھٹیوں سے پہلے ہی یعنی جنوری، فروری اور مارچ کے بلز میں ہی چھٹیوں کی فیس شامل کر کے بھیجنا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ ابھی سے pay کریں تو میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ اس حوالے سے کوئی ایڈوائزری کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ جو والدین کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اس کو روکا جائے۔ Flouting the order of the Supreme Court کی جا رہی ہے لہٰذا اس حوالے سے نوٹس لیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 19/47 جناب سمیع اللہ خان، ملک ندیم کامران اور محترمہ حنا پرویز بٹ کی طرف سے ہے۔

وزیر انفارمیشن و کلچر کی جانب سے
میڈیا ایڈوائزر مقرر کرنے کے لئے غیر قانونی نوٹیفکیشن کا اجراء

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ یکم جنوری 2019 کو وزیر انفارمیشن و کلچر نے اپنے لیٹر پیڈ پر لیٹر نمبر PS منسٹر انفارمیشن و کلچر 2019 کے تحت میڈیا کے لئے پنجاب ایڈوائزری کونسل بنائی ہے اور فرزانہ رؤف کو وزیر صاحب نے اپنا میڈیا ایڈوائزر مقرر کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا ہے جو آئین اور رولز کی کھلی خلاف ورزی ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ میں اس پر تفصیل کے ساتھ بات کرنا چاہتا ہوں لیکن میں وزیر موصوف کی موجودگی میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پھر اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔ جی، محترمہ! اس کو پڑھیں!

تحصیل کوٹلی ستیاں میں جنگلی سوروں کی وجہ سے متعدد افراد جاں بحق

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ کوٹلی ستیاں راولپنڈی کے جنگلات اور زرعی رقبہ پر لگی فصلات کو جنگلی سور تباہ کر رہے ہیں---

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ ایشو بھی وہی اور wording بھی وہی ہے جس پر تحریک التوائے کار کی شکل میں بات ہو چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آر نوٹس کو پھر dispose of کر دیں؟

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! میں پڑھ دیتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ اس زیرو آور نوٹس کو move کر دیں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! معاملہ یہ ہے کہ کوٹلی ستیاں راولپنڈی کے جنگلات اور زرعی رقبہ پر لگی فصلات کو جنگلی سور تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ جنگلی سوروں کی وجہ سے پچھلے تین ماہ میں چار اموات ہو چکی ہیں لیکن عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لئے حکومتی اقدامات ابھی تک نظر نہیں آ رہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر ایوان میں زیرو آور نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! available نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا زیرو آور نوٹس جناب محمد ندیم قریشی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آور نوٹس محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔ جی، محترمہ!

تعلیمی سیشن کے دوران اساتذہ کے تبادلوں پر پابندی کا مطالبہ

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ تعلیمی سیشن کے درمیان یا آخر میں اساتذہ کی ٹرانسفر سے بچوں کی پڑھائی اور دہرائی کا بہت حرج ہوتا ہے۔ اساتذہ کی ٹرانسفرز تعلیمی سیشن کے شروع میں کی جائیں جبکہ دسمبر، جنوری اور فروری میں ہر قسم کے ٹرانسفر کو ban کر دیا جائے لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آور نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شاہینہ کریم! کیا آپ اس پر تقریر کرنا چاہ رہی ہیں کیونکہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں؟

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! اس پر تقریر کی اتنی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس میں بات واضح ہو گئی ہے کہ ٹرانسفر نہ کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آر نوٹس کو pending کر دیتے ہیں کیونکہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! وزیر صاحب سے اس چیز کی surety چاہئے کہ وہ ٹرانسفر ban کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 19/54 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! اس کو پڑھیں!

جڑانوالہ کے تاجروں سے بھتہ کی وصولی

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ "دنیا" نیوز ٹی وی چینل کی خبر مورخہ 10۔ جنوری 2019 کے مطابق جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں تاجروں نے جلوس نکالا کہ اُن سے بھتہ خوروں کی جانب سے لاکھوں روپے بھتہ مانگا جا رہا ہے۔ بھتہ نہ دینے کی وجہ سے اُن کے بچوں کو قتل کرنے کی دھمکیاں بھی دی جا رہی ہیں۔ متعلقہ پولیس کارروائی نہیں کر رہی لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

Then there is another one. Should I read that as well?

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کیا فرمایا؟

MS UZMA KARDAR: There is one more. Should I read that as also?

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ کا یہی زیرو آر نوٹس نمبر 19/54 ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! انہوں نے مجھے دو زیرو آر نوٹس دیئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن آپ ایک ہی پڑھیں۔

MS UZMA KARDAR: Can I talk on the first one?

MR DEPUTY SPEAKER: You want to speak on it?

محترمہ عظمیٰ کاردار: جی، کیا فرمایا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ اس پر بات کرنا چاہ رہی ہیں؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! جی، میں کرنا چاہ رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ دو منٹ بات کر لیں پھر وزیر قانون اس پر respond کریں گے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! "دنیا" چینل کی یہ خبر تھی۔ تاجر بہت تشویشناک حالت میں ہیں، وہاں دہشت پھیلا کر بھتہ مانگا جا رہا ہے اور اگر وہ بھتہ نہیں دیتے تو اُن کے بچوں کو threat کیا جا رہا ہے۔

Mr Speaker! I think this is a very sorry state of affairs and we should immediately take notice regarding this matter.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں محترمہ سے گزارش کروں گا کہ جن صاحب کو threat ملی ہے اُن کی درخواست دیں تو ہم پرچہ درج کروائیں گے۔ یہ مجھے درخواست دے دیں تو آج ہی پرچہ درج ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 56/19 چودھری ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 57/19 بھی چودھری ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 58/19 سردار محمد اویس دریشک کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا زیرو آر نوٹس کافی نیچے ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو take up کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا بڑا genuine issue ہے۔ ہمارے محلے کا ٹیوب ویل خراب ہے اور پانی نہیں آ رہا۔ آپ پلیز ان کے بعد مجھے موقع دے دیجئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! دیکھ لیتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

انڈس ہائی وے کشمور سے ڈیرہ غازی خان پر دورویہ سڑک نہ ہونے کی وجہ سے حادثات

سردار محمد اویس دریشک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ انڈس ہائی وے کشمور سے ڈیرہ غازی خان پر dual carriage way نہ ہونے کی وجہ سے آئے دن حادثات ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے قیمتی انسانی جانوں کا زیاں ہو رہا ہے۔ پچھلے دنوں ایک ہی خاندان کے 9 افراد اسی روڈ پر حادثے کے نتیجے میں لقمہ اجل بن گئے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آور نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار صاحب! آپ اس پر بات کر لیں۔

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ وہی واقعہ ہے جس پر آپ نے ہاؤس کے اندر دعا بھی کروائی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں خود جنازے میں بھی گیا تھا۔

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! اس سے کچھ عرصہ پہلے جھوک اترا علاقہ میں بھی اسی نوعیت کا ایک حادثہ ہوا تھا جہاں پر ایک ہی خاندان کے چار افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ یہ انتہائی خطرناک روڈ ہے اور اگر اسے death road بھی کہا جائے تو اس میں کوئی غلط۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! میرا خیال ہے کہ اتنے لوگ قتل نہیں ہوتے جتنے حادثات میں اس روڈ پر بے چارے expire ہوتے ہیں۔

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! جی، بالکل اسی طرح سے ہے۔ یہ سارا روڈ کشمور سے لے کر جھوک اُترا ڈی جی خان اور ہمارے وزیر اعلیٰ کے علاقہ تونسہ تک آپ چلے جائیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہاں Starting from D.I. Khan to Kashmore

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! جی، وہاں پر اتنے زیادہ حادثات ہو رہے ہیں لیکن اس کے اوپر ابھی تک کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔ میں آپ کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں کہ یہاں پر اتنی killing نہیں ہو رہی جتنے یہاں پر حادثات کی وجہ سے deaths ہو رہی ہیں تو میری آپ سے گزارش ہو گی کہ اس issue کو take up کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، It is very serious, very serious جی، بالکل۔

سردار محمد اویس دریشک: جناب سپیکر! اس کو دورویہ کرنا انتہائی ضروری ہے اور اس حوالے سے احکامات جاری کئے جائیں۔ دو رویہ سڑک کے ساتھ ساتھ جو main cities ہیں وہاں پر bypasses بھی بنائے جائیں۔ شکریہ

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں بھی اسی پر کچھ بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے بھی زیرو آر نوٹس کے تحت تحریک جمع کروائی ہوئی ہے۔ آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں اس روڈ کو اور ہمارے ضلع میں ہونے والے حادثات آئے روز کا معمول ہیں اور انڈس ہائی وے پر ایسے حادثات آئے روز کا معمول ہیں۔ مائیں بچوں کو تیار کر کے سکول کے لئے بھیجتی ہیں اور وہاں سے قیمہ بنی ہوئی ان کی لاشیں ملتی ہیں جنہیں اکٹھی کر کے ماؤں کے سامنے لایا جاتا ہے۔ وہ بدقسمت ضلع راجن پور جسے محکمہ شماریات نے بھی on record پسماندہ ترین ضلع declare کیا ہوا ہے لیکن وہاں ابھی تک توجہ نہیں دی جا رہی۔ وہاں پر bypasses بنے ہوئے ہیں لیکن ان پر ٹریفک کے کوئی سگنلز نہیں ہیں، کوئی cat eyes نہیں لگائی ہوئیں۔ ہمارے شہر کے اندر بائی پاس پر ایسا حادثہ بھی ہوا کہ کنٹینر کے ڈرائیور کو اچانک پتا چلا کہ یہ بائی پاس ہے تو اس نے موڑ کاٹا لیکن موڑ کاٹتے ہوئے کنٹینر اُلٹ گیا جس کے نتیجے میں سکول کے تین بچے کنٹینر کے نیچے آ کر کچلے گئے۔

جناب سپیکر! ایسا bypass جو جام پور شہر کے نزدیک ہے کیونکہ وہ بائی پاس سیلاب کی رکاوٹ کے باعث اونچا بنا ہوا ہے تو لنک روڈ سے جو گاڑیاں اس بائی پاس پر چڑھتی ہیں، چونکہ وہاں پر کوئی underpasses نہیں اور کوئی overhead bridge نہیں تو وہ گاڑیاں ان کنٹینرز کے

نیچے آ کر دب جاتی ہیں، شہر کے اندر کا یہ حال ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں جب ہم جام پور شہر میں accidentزدہ لاشیں نہ اٹھارہے ہوں اور سر بریدہ لاشیں ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتی ہوں کہ خدا را! ہمارے روڈ کے لئے فوری طور پر فنڈز جاری کئے جائیں، اس کو دو رویہ کیا جائے کیونکہ ہم لاشیں اٹھا اٹھا کر تھک گئے ہیں۔ یہ نہ ہو کہ وہ ساؤتھ جس سرائیکی صوبے کے نام پر جہاں سے آپ ووٹ لے کر آئے ہیں یا جس جام پور ضلع کے نام پر آپ ووٹ لے کر اس ایوان میں آ کر وزارتیں enjoy کر رہے ہیں تو کہیں وہ ضلع آپ کے خلاف نہ اٹھ کر کھڑا ہو جائے۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان کے سامنے آج یہ باقاعدہ اعلان کرتی ہوں کہ اگر جلد از جلد فنڈز جاری نہ ہوئے تو ضلع راجن پور کے عوام روڈ پر کھڑے ہو جائیں گے اور وہ ساری ٹریفک ہم وہاں سے نہیں گزرنے دیں گے جو کشمور سے کوئٹہ اور کراچی تک جاتی ہے۔ ہم آپ کے کنٹینرز اور آپ کی بسیں وہیں کھڑی کر دیں گے اور کسی بھی گاڑی کو وہاں سے نہیں گزرنے دیں گے تو پھر آپ کو پتا چلے گا کہ پورا ملک کس طرح hack ہوتا ہے اس لئے میں اس پی ٹی آئی کی حکومت سے یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ فوری طور پر اس روڈ کو بنانے کے لئے فنڈز جاری کئے جائیں، ٹریفک سگنلز لگائے جائیں اور cat eyes لگائی جائیں تاکہ اس طرح کے حادثات سے ہماری جان محفوظ ہو سکے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! منسٹر صاحب کہاں ہیں؟ آپ اسے دیکھ لیں اور kindly ان کو بلوا لیں It is a very important issue جو کہ وزیر مواصلات و تعمیرات سے متعلقہ معاملہ ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ نیشنل ہائی وے سے متعلقہ معاملہ ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: It is a National Highway but at least, he should come in and respond to it

ان کا بھی تو point of view لے لیتے ہیں ناں۔ مجھے پتا ہے کیونکہ میں ان خاندانوں کے پاس گیا ہوں جن کے ایک ہی گھر کے بے چارے 9 لوگ expire ہوئے ہیں جن میں چار بچے تھے، چار خواتین تھیں اور ایک مرد تھا۔ منسٹر صاحب آ کر respond تو کریں ناں۔

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! میں بھی اسی معاملے پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

(اس مرحلہ پر وزیر مواصلات و تعمیرات سردار محمد آصف نکئی ایوان میں تشریف لے آئے)

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ روڈ بہت ہی اہم ہے اور میں کہتا ہوں کہ یہ روڈ چاروں صوبوں کو آپس میں ملاتی ہے کیونکہ ادھر سے سندھ ہو گیا اُدھر سے خیبر پختونخوا ہو گیا، درمیان میں پنجاب ہو گیا اور ادھر بلوچستان ہے تو یہ بہت ہی اہم روڈ ہے جس کے اوپر کراچی اور پشاور سے کنٹینرز آتے ہیں ان کا اسی روڈ کے اوپر load اور وزن ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ریسکیو 1122 کی رپورٹ ٹی وی چینل ARY پر دیکھی کہ گزشتہ سال 2018 میں تین ہزار کے قریب حادثات ہوئے ہیں جو صرف کشمور اور سندھ کے درمیان والے ٹکڑے پر ہوئے ہیں۔ کشمور اور تونسہ کے درمیان والے ٹکڑے میں تین ہزار کے قریب حادثات ہوئے ہیں جن میں تقریباً 80 کے قریب اموات ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! یہ بہت ہی اہم روڈ ہے اور آئے روز یہاں پر حادثات ہوتے ہیں، ابھی گزشتہ تین دن پہلے ایک حادثہ شاہ صدر دین میں وین اور ٹرالر کے درمیان ہوا جس کے نتیجے میں کافی اموات ہوئی ہیں یعنی بہت زیادہ حادثات ہوتے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہم روڈ ہے اور بہت اہم issue ہے جس پر آپ بھی، پورا ہاؤس اور شاید اپوزیشن کے دوست بھی اس کے حق میں ہیں اور favour میں ہیں کہ اس روڈ کو ڈبل کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس پر جلد از جلد عملدرآمد کی direction جاری کی جائے اور جلد از جلد اس روڈ کے فنڈز بھی جاری کئے جائیں۔ اس قرارداد کو پنجاب اسمبلی سے پاس کر کے ادھر بھیجا جائے کیونکہ یہ NHA سے related ہے اور اسمبلی کے اس ایوان میں پاس ہونا بہت ضروری ہے۔ شکریہ

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ ہماری نیشنل ہائی وے اور انڈس ہائی وے جو کہ ایک minatory ہمارے transportation کی ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے ممبران اسمبلی سے گزارش کروں گا کہ جو اس کا متعلقہ tool ہے ہم اسے استعمال کرتے ہوئے یہاں سے ہم ایک قرارداد پاس کر کے وفاقی حکومت کو اس کی سفارش کریں۔ یہ نیشنل ہائی وے ہے اس کی dualization بھی نیشنل ہائی وے اتھارٹی ہی کرے گی۔ اس کو اگلے سال کی PSDP میں شامل کرانے کے لئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو I think ہم اسے متفقہ طور پر پاس کر لیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اگر ہم اپوزیشن کے ساتھ مل کر متفقہ طور پر ایک قرارداد پاس کر کے وفاق کو سفارش کر دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"متفقہ قرارداد پاس کر لیں" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم قرارداد اکٹھی کر کے پاس کروالیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جی، ہاں، میں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں کہ جو ہم appropriate tool کو استعمال کریں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! معزز ممبر اس قرارداد کو withdraw کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اویس دریشک! آپ اس حوالے سے ایک قرارداد لے آئیں اور ہم اس کو متفقہ طور پر پاس کروا کر وفاقی حکومت کو بھجوا دیتے ہیں۔ جیسے جناب محمد محسن لغاری نے کہا کہ

"It should be added next year in the ADP."

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! راجن پور ضلع کے جتنے ایم پی ایز ہیں وہ متفقہ طور پر اسے پیش کر دیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آج ہی اس کو قرارداد کی صورت میں پیش کر کے متفقہ طور پر پاس کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل اس کو اکٹھے کر لیتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ متفقہ طور پر قرارداد آ جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اسی طرح متفقہ ہو گی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ رولز کو معطل کر کے کریں گے تو اب چونکہ next پرائیویٹ ممبرز ڈے آئے گا یا نہیں کیونکہ اس وقت تک اجلاس ہوتا ہے کہ نہیں اس لئے اگر رولز کو relax کر کے یا suspend کر کے بطور ایمرجنسی آج ہی لے آئیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! اس میں بات یہ ہے کہ قرارداد بیٹھ کر بنانی پڑے گی اور اس پر ورک کر کے آپ سے بھی مشورہ لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اس کو خود convert کر سکتے ہیں آپ کو اختیار ہے دیکھیں اس کے اوپر اتنی بحث ہو رہی ہے اور اگر واقعی اس کے اوپر دونوں طرف سے اتفاق ہے تو آپ ابھی اس کو convert کر کے پاس کر دیں اور دوسری میری آپ سے ایک گزارش ہے جس کے لئے میں بار بار آپ سے پوائنٹ آف آرڈر مانگ رہا ہوں میری بات کو سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! گزارش یہ کہ جو حلقوں کے اندر اس وقت ongoing schemes تھیں وہ عوام کے لئے تباہی کا مسئلہ بنا ہوا ہے، accidents ہو رہے ہیں۔ یہ جو بات کی جا رہی ہے وہ یقیناً اہم ہو گی میں نے آج سے چار پانچ دن پہلے اپنے حلقے کے بارے میں بھی کہا تھا اور یہ تمام حلقوں میں mostly یہ مسئلہ درپیش ہے کہ جو ہماری حکومت کے ongoing schemes ہیں اُن کے فنڈز withdraw کئے گئے ہیں، روکے گئے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ لوگ بہت پریشان ہیں accident ہو رہے ہیں، ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔ آپ کو اختیار ہے آپ کے پاس یہ معاملہ آیا ہے اس

کے اندر آپ تھوڑا ساaddکریں کہ تمام پنجاب میں جوongoing schemesروکی گئی ہیں وہ کیوں روکی گئی ہیں؟ وہ فنڈز جاری کئے جائیں اور ہماری جگہ ان کےname plateلگادیں۔ان کے نام لگادیں لیکن خدارااس کے اوپر کام کردیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون! آپ اس کے اوپرrespondکرنا چاہیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ معاملہ وزیر خزانہ سے متعلقہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، معزز ممبر صاحب! آپ نے جو بات کی ہے اگر وزیر خزانہ آجائیں تو اُسی وقت اس کو لے لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کا بالکلsoleاختیار ہے آپ جس طرح مرضی ہاؤس کو چلائیں آپ کسٹوڈین ہیں لیکن میں آپ کو ایک بات بتا دیتا ہوں منسٹرز نہیں ہوتے آپ اُن کا بزنسpendingکرتے ہیں، ہم دس منٹ لیٹ آئیں یا دو منٹ لیٹ ہوں تو آپ کہتے ہیںdispose of خدا کی قسم بہت مشکل ہے اس وقتfloorکے اوپر کوئی بزنس لانا اور ہمارا بزنس لانا باقاعدہ نامmarkکئے گئے ہیں کہ ان کا بزنس نہیں آنا چاہئے۔

جناب سپیکر! اس واسطے جو کچھ اب ہو رہا ہے یہ بالکل کسی کو غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہئے کہ ہم جو عوام کے ساتھ کر رہے ہیں ہمارے ساتھ کیا ہونے جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے آنے سے پہلے ہم نے اس مسئلہ کو بڑاseriouslyلیا ہے اور وزیر قانون نے بھی یہ بات کی ہےand we will make sureکہnext timeکوئی بھی سوالpendingنہ ہو،

The Minister should be present in the Assembly Hall. We will make sure Inshallah

اور اگر نہیں ہوئے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ میری ایک عرض سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پچھلے سیشن میں یہ غلطی ہوئی تھی اور ہم مانتے ہیں کہ ایجنڈا نہیں ملتا تھا۔ پہلے ممبرز کو ایک دن پہلے ایجنڈا ملتا تھا، سوال ملتے تھے تو ممبر کو پتا ہوتا تھا میرا کون سا بزنس آرہا ہے، میں نے کتنے بجے پہنچنا ہے۔ اب منسٹرز کو تو بہت کام ہوتے ہیں لیکن سپیکر صاحب! ممبرز کو بھی بہت کام ہوتے ہیں تو جب ہمیں پتا ہو کہ ہمارا کام آج ایجنڈا پر ہے تو ہم آئیں اور burning issues پر ہم بات کریں۔ ایک لمحہ کے لئے ہاؤس کا وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے لیکن بات یہ ہے کہ آپ پوری کوشش کر کے دیکھ لیں۔ جب تک یہ معاملہ اس طریقے کے ساتھ نہیں چلے گا اور گورنمنٹ اُس کو serious نہیں لے گی آپ اس کے اوپر ایک دن رکھ لیں، ہر ممبر کو اختیار دیں، ہر ممبر کو پانچ پانچ منٹ دیں کہ وہ بتائیں کہ کس طرح ongoing schemes روکی گئیں؟

جناب سپیکر! ongoing schemes سے مسلم لیگ (ن)، پی ٹی آئی، پیپلز پارٹی کا تعلق نہیں ہے یہ عوام کی سکیمز ہیں۔ لوگ اس کے اندر کتنے پریشان ہیں؟

جناب سپیکر! یقین کریں میں prove کر سکتا ہوں کہ لوگ مر رہے ہیں، سارا دن ڈکیتیاں ہو رہی ہیں، دن رات ڈکیتیاں ہو رہی اور لوگ سارا دن دھول جھونک رہے ہیں اور یہ صرف میرے حلقے کا معاملہ نہیں یہ اور حلقوں کے بھی معاملے ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا point of view آچکا ہے شکریہ۔ جی، سردار فاروق امان اللہ دریشک!

سردار فاروق امان اللہ دریشک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ Indus highways کی طرف دلانا چاہتا ہوں جیسے ہمارے راجن پور کے معزز ممبران نے بھی بات کی ہے daily وہاں حادثات ہو رہے ہیں اور آج صبح کی بھی pictures میرے پاس WhatsApp پر آئی ہوئی ہیں وہاں پر حادثات ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ چاہتا ہوں جیسے پچھلے دور میں مسلم لیگ (ن) کے دور میں ہمارے ضلع کو totally نظر انداز کیا گیا بلکہ پورے ساؤتھ پنجاب کو نظر انداز کیا گیا ہے اور irrelevant منصوبہ جات انہوں نے بنائے تھے میٹرو اور اورنج ٹرین جو ہمارے پنجاب کے اوپر بھی اور ہمارے ملک کے اوپر بھی بوجھ ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایسے منصوبہ جات کو ختم کیا جائے اور جہاں انڈس

ہائی وے کے اوپر جان ومال کا نقصان ہو رہا تو وہاں سے پیسا نکال کر انڈس ہائی وے بنائی جائے تا کہ لوگوں کو حادثات سے بھی بچایا جائے اور لوگوں کی جان ومال کا بھی تحفظ ہو۔

جناب سپیکر! محترمہ عظمی زاہد بخاری فرما رہی ہیں کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ میں آتی ہے۔ پچھلا دور حکومت مسلم لیگ (ن) کی صوبے میں بھی حکومت تھی فیڈرل میں بھی حکومت تھی دونوں طرف (ن) لیگ تھی لیکن یہ ہے کہ جو بھی منصوبے تھے irrelevant تھے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ funding اب راجن پور کی طرف بھی لگائی جائے انڈس ہائی وے کو ڈبل کیا جائے اور لوگوں کو حادثات سے بچایا جائے۔ بہت شکریہ مہربانی

جناب محمد رضا حسین بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مخدوم صاحب! آپ اسی معاملے پر بات کرنا چاہتے ہیں اس پر سردار صاحب نے بات کی ہے تو jointly ایک قرارداد آئے گی اُس پر workout کر لیں گے اُس میں آپ کا نام بھی آجائے اور اُس کو پیش کر دیں گے۔

جناب محمد رضا حسین بخاری: جناب سپیکر! میں مظفر گڑھ سے علی پور روڈ کی بات کرنا چاہتا ہوں وہاں بھی آئے دن حادثات ہو رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر زیرو آور نوٹس کے تحت تحریک دے دیں۔ ہم اس کو entertain کر لیں گے۔ جی، جناب صہیب احمد ملک!

سرگودھا یونیورسٹی میں زیر تعلیم

طلباء کو بھیرہ اور ملحقہ علاقوں سے آنے جانے میں شدید مشکلات

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ سرگودھا یونیورسٹی میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کو بھیرہ اور ملحقہ علاقوں سے سرگودھا آنے جانے میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ سرگودھا یونیورسٹی کی بس بھلوال سے زیر تعلیم طلباء وطالبات کو یونیورسٹی لے کر جا رہی ہے جبکہ بھیرہ سے یونیورسٹی میں

زیر تعلیم طلباء و طالبات اس سہولت سے مرحوم ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس زیرو آر نوٹس کو pending کر دیتے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اگر اس مسئلے کو take up کر لیں تو I will be very grateful to you.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب ہوں گے تو اس پر آپ کا جواب دیں گے اس زیرو آر نوٹس کو pending کرتے ہیں۔

The House is adjourned to meet on Wednesday the 23rd January 2019 at 11 A.M.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

بدھ، 23۔ جنوری 2019

(یوم الاربعاء، 16۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 : شمارہ 13

927

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23۔ جنوری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون پر غوروخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 30 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019 (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 3 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019 منظور کیا جائے۔

928

3۔ مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب 2019(مسودہ قانون نمبر 1 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب 2019، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 3 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ وصحت پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب 2018(مسودہ قانون نمبر 28 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب 2018 جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

(بی) عام بحث

امن وامان پر عام بحث

ایک وزیر امن وامان پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

929

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

بدھ، 23۔ جنوری 2019

(یوم الاربعاء، 16۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَن قَتَلَ
مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ
إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦٓ إِلَّآ أَن يَصَّدَّقُوا۟ ۚ فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ
لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ وَإِن كَانَ
مِن قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَـٰقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰٓ
أَهْلِهِۦ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ
عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٩٢﴾

سورۃ النّساء آیت 92

اور کسی مومن کو شایان نہیں کہ مومن کو مار ڈالے مگر بھول کر اور جو بھول کر بھی مومن کو مار ڈالے تو (ایک تو) ایک مسلمان غلام آزاد کردے اور (دوسرے) مقتول کے وارثوں کو خون بہادے ہاں اگر وہ معاف کردیں (تو ان کو اختیار ہے) اگر مقتول تمہارے دشمنوں کی جماعت میں سے ہو اور وہ خود مومن ہو تو صرف ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہئے اور اگر مقتول ایسے لوگوں میں سے ہو جن میں اور تم میں صلح کا عہد ہو تو وارثان مقتول کو خون بہا دینا اور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہئے اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ متواتر دو مہینے کے روزے رکھے یہ (کفارہ) اللہ کی طرف سے (قبول) توبہ (کے لئے) ہے اور اللہ (سب کچھ) جانتا اور بڑی حکمت والا ہے (92) **وماعلینا الا البلاغo**

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے نام سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے جا ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج ایجنڈے پر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میں اپنا point withdraw کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا ہاؤس پندرہ منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(پندرہ منٹ وقفہ کے بعد دوبارہ
جناب ڈپٹی سپیکر 11 بج کر 30 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پندرہ منٹ کے لئے ہاؤس کو adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر کورم پورا نہ ہونے پر دوبارہ پندرہ منٹ
کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد
جناب ڈپٹی سپیکر 12 بج کر 30 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال رانا منور حسین کا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وقفہ سوالات شروع ہوتے ہی کورم کی نشاندہی پر سوالات کا وقت ختم ہونے کے بعد سوالات دوبارہ شروع کرنے پر جناب ڈپٹی سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ نے پہلا سوال بولا تو کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا تو کیا اب وہ وقفہ سوالات دوبارہ شروع کیا جا سکتا ہے یا وہ hour پورا ہو گیا ہے میں اس پر آپ کی ruling چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین !کارروائی شروع نہیں کی گئی تھی اور اس سے پہلے ہی کورم پوائنٹ آؤٹ کر دیا گیا تھا اس لئے اجلاس adjourn ہو گیا تھا ناں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ اسمبلی کا ریکارڈ چیک کریں کیونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر یہ محکمہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین !کارروائی شروع نہیں ہوئی تھی ناں اور کورم کی وجہ سے اجلاس adjourn ہو گیا تھا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

دوبارہ پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد

اجلاس کی کارروائی شروع کرنے پر متعلقہ رولز کا حوالہ دینے کا مطالبہ

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ہم جن رولز کے تحت پنجاب اسمبلی کا سیشن چلاتے ہیں تو اس کے اندر یہ موجود ہے کہ پانچ منٹ کی گھنٹیاں بجانے کے بعد آپ پندرہ منٹ کا وقفہ کریں گے یعنی پندرہ منٹ سے لے کر آدھے گھنٹے تک لیکن اس کے بعد بھی اگر کورم پورا نہیں ہوتا تو آپ کو یہ سیشن ملتوی کرنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے کس رول کے تحت دوبارہ پھر پندرہ منٹ کے لئے ہاؤس کو ملتوی کیا اور اس کے بعد اس اجلاس کو شروع کر دیا ہے؟ اس قانون اور رولز کے متعلق بتایا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! معزز ممبر یہ بتائیں کہ کس رول میں یہ لکھا ہوا ہے جس کا یہ ذکر کر رہے ہیں؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں یہ رول پڑھ کر آپ کو بتاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری محمد اقبال! Please be seated! میں آپ کو پڑھ کر بتاتا ہوں۔

> This is the Constitution of Islamic Republic of Pakistan. If at any time during a sitting of the National Assembly the attention of the person presiding is drawn to the fact that less than one-fourth of the total membership of the Assembly is present, he shall either adjourn the Assembly or suspend the meeting until at least one-fourth of such membership is present.

آپ پڑھ لیں۔

This is the Constitution of Pakistan. I am talking about the Constitution of Pakistan. This is above the Rules of Procedure and above everything.

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ہم کئی دہائیوں سے اس کتاب کے مطابق اس ہاؤس کو چلا رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، This is above everything جناب نصیر احمد! This is not the way میں نے آپ کو پڑھ کر سنا دیا ہے this is above every thing

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ہم آپ کی بات سن رہے ہیں لیکن۔۔۔

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، جناب نصیر احمد! sorry جی، Be seated Question Hour. First question is from جی، رانا منور حسین!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 171 ہے کیا وزیر موصوف اس سوال کا جواب clause by clause پڑھ کر دینا پسند فرمائیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ضمنی سوال کریں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! ضمنی سوال تو اس وقت کروں گا جب وزیر موصوف جواب پڑھیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: میونسپل کمیٹی سلانوالی پی پی۔79 میں ترقیاتی کاموں سے متعلقہ تفصیلات

*171: **رانا منور حسین:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع کونسل سرگودھا اور میونسپل کمیٹی سلانوالی کے تحت پی پی۔79 میں ترقیاتی کاموں کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان منصوبوں پر کتنی رقم خرچ آئے گی؟

(ج) کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

(د) میونسپل کمیٹی سلانوالی کے ترقیاتی بجٹ کی تفصیل سے آگاہ کریں نیز ترقیاتی سکیموں کی تفصیل سے بھی آگاہ کریں؟

(ہ) میونسپل کمیٹی سلانوالی کا جو مسئلہ بابت نقشہ فیس میں خورد برد انٹی کرپشن سرگودھا میں زیر التواء ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبد العلیم خان):

(الف)

I۔ مالی سال 19-2018 کے دوران کل 32 کام پرپوز کئے گئے ہیں جن کی کل ایلوکیشن۔/4,68,00,000 روپے ہے جن پر ابھی تک ٹینڈر نہ ہو سکا ہے۔

ii۔ مالی سال 19-2018 میں مبلغ۔/61,00,000 روپے ترقیاتی کاموں کے لئے مختص کئے گئے ہیں جن سے پندرہ منظور شدہ سکیمیں مکمل کی جائیں گی ان پندرہ سکیموں میں سے پانچ سکیموں پر ٹینڈر کے لئے کارروائی کی جارہی ہے۔ نومبر 2017 سے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے PFC ڈویلپمنٹ گرانٹ جاری نہ ہوئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ کونسل سرگودھا کی اے ڈی پی مالی سال 19-2018 میں کل رقم ۔/4,68,00,000 روپے خرچ آئیں گے۔

میونسپل کمیٹی سلانوالی کی اے ڈی پی مالی سال 19-2018 میں کل رقم ۔/61,00,000 روپے خرچ آئیں گے۔

(ج) میونسپل کمیٹی سلانوالی نامکمل جاری شدہ اور کونسل سے منظور شدہ ترقیاتی سکیموں کو 30.06.2019 میں مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(د) میونسپل کمیٹی، سلانوالی کا ترقیاتی بجٹ مالی سال 19۔2018 ۔/61,00,000 روپے ہے۔ میونسپل کمیٹی، سلانوالی کے ترقیاتی کاموں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) میونسپل کمیٹی، سلانوالی کا جو مسئلہ بابت نقشہ جات کے بارے میں کیس انٹی کرپشن سرگودھا میں زیر کارروائی ہے نیز جو بھی نقشہ جات برائے منظوری میونسپل کمیٹی سلانوالی میں آتے ہیں ان کی فیس شیڈول کے مطابق وصول کر کے میونسپل کمیٹی سلانوالی فنڈ میں جمع کروادی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! یہ سوال pending ہوا تھا کیونکہ ایک ہفتہ پہلے بھی لوکل گورنمنٹ سے متعلق سوالات تھے تو اس دن یہ سوال شامل تھا اور اس دن اچھی خاصی بحث ہوئی تھی چونکہ سوال کا جواب ٹھیک نہیں تھا لہٰذا منسٹر صاحب نے میری request پر اسے pending کروایا تھا تو آج دوبارہ سے اس سوال کا پھر وہی جواب آ گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ دوبارہ سے منسٹر صاحب اس جواب کو پڑھ کر سنائیں تاکہ معزز ایوان میں ممبران سن لیں اور اس کے بعد میں اس پر ضمنی سوال کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ضمنی سوال کر لیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! پہلے منسٹر صاحب! جواب پڑھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا منور حسین! جواب آ گیا ہے آپ اس پر ضمنی سوال کر لیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! نہیں۔ منسٹر صاحب میرے سوال کے جواب کا پہلا part پڑھیں پھر میں ضمنی سوال کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جب پہلے سوال کیا تھا تو اس وقت یہی کہا تھا کہ اس کے اندر آپ نے دو چیزوں کی نشاندہی کی ہے جس میں ایک ضلع کونسل سرگودھا اور دوسری میونسپل کمیٹی سلانوالی ہے۔ ضلع کونسل سرگودھا کا بجٹ چار کروڑ 68 لاکھ روپے تھا جبکہ سلانوالی کے لئے 61 لاکھ روپے تھا۔ ان کی پی پی۔79 چونکہ میونسپل کمیٹی سلانوالی کے اندر آتی ہے اسی لئے اس کا بجٹ 61 لاکھ روپے تھا۔ اس حوالے سے پوری تفصیل لکھ دی گئی ہے اگر میرے بھائی کوئی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں تو مجھے بتا دیں میں اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا منور حسین!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں نے سوال یہ پوچھا تھا کہ ضلع کونسل سرگودھا اور میونسپل کمیٹی سلانوالی کے تحت پی پی۔79 میں ترقیاتی کاموں کی تفصیل بتائیں جس کے جواب میں ہے کہ مالی سال 19-2018 کے دوران کل 32 کام propose کئے گئے جن کی کل allocation چار کروڑ 68 لاکھ روپے تھی۔

جناب سپیکر! میں نے تو amount پوچھی ہی نہیں بلکہ میں نے پی پی۔79 میں ضلع کونسل کے تحت اور میونسپل کمیٹی سلانوالی کے تحت جو سکیمیں انہوں نے propose کی ہیں، ان کی تفصیل مانگی ہے کیونکہ ابھی صوبائی اسمبلی کا بجٹ نہیں آیا تھا تو اس سے پہلے میں نے یہ سوال جمع کروایا تھا۔

جناب سپیکر! میرا مقصد یہ ہے کہ موجودہ ضلع کونسلوں اور میونسپل کمیٹیوں کا جو اس وقت نظام چل رہا ہے، جب سے اس حکومت نے اپنا کام شروع کیا ہے جب سے handover and takeover ہوا ہے تو اس وقت سے پی پی۔79 کے ترقیاتی کاموں کی تفصیل کیا ہے؟ میں نے تو بجٹ کی تفصیل پوچھی نہیں ہے چونکہ منسٹر صاحب نے ٹائم لیا تھا اور اس دوران اگر انہوں نے محکمہ سے پوچھ لیا ہے تو بتانا پسند کریں گے کہ اس حلقہ میں کتنی سکیمیں اس وقت intact ہیں یا ان کا کام رکا ہوا ہے اور کب تک یہ کام مکمل ہو جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! جس طرح اس سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے میرے بھائی کی تحصیل چونکہ سلانوالی ہے تو اس وقت یہاں سکیموں کی تعداد پندرہ ہے اور ہر سکیم کی tendering کے لئے کارروائی کی جا رہی ہے۔ نومبر 2017 سے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اس کے against کوئی ڈویلپمنٹ گرانٹ جاری نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر! اگر اس کا جز (ب) پڑھیں گے تو میرے خیال میں وہ سرگودھا کا ہے اور آپ کے حساب سے اس کے نیچے دوسری لائن میں میونسپل کمیٹی سلانوالی کی ADP مالی سال 19-2018 میں 61 لاکھ روپے کی رقم خرچ آئے گی جبکہ اس کی ترقیاتی سکیموں کو 30۔جون 2019 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر! اگر معزز ممبر چاہیں تو میں انہیں ڈیپارٹمنٹ سے تفصیل علیحدہ لے کر دے دوں گا کہ ایک ایک سکیم کی مد میں کتنے کتنے پیسے لگ رہے ہیں۔ اس میں سے ٹوٹل کر کے آپ چیک کر لیجئے گا کہ کیا یہ پوری ہیں یا نہیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں ابھی بھی اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ پچھلی دفعہ جو سیشن میں جواب پیش کیا گیا اب بھی وہی من و عن منسٹر صاحب جواب پڑھ رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس detail ہے تو وہ معزز ممبر کو فراہم کر دیں۔

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں انہیں دے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا منور حسین! منسٹر صاحب سے detail لے لیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ اس حوالے سے پچھلے اجلاس میں بھی بڑی تفصیل کے ساتھ بات ہوئی تھی اور اب بھی میں وہی اپنی بات دہرا رہا ہوں کہ میں نے اپنے سوال میں پی پی۔79 کی سکیموں کی تفصیل پوچھی ہے۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ دو تحصیلوں پر محیط ہے جس میں تحصیل سرگودھا کا حصہ بھی آتا ہے اور تحصیل سلانوالی پوری ہے کیونکہ میونسپل کمیٹی تو 14 وارڈوں پر مشتمل ہے جس پر صوبائی اسمبلی کا حلقہ بن سکتا ہے اور نہ ہی 61 لاکھ روپے کے بجٹ سے ایک تحصیل کا گزارہ ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ پچھلی دفعہ بھی آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ ہماری میونسپل کمیٹی سلانوالی کے کونسلروں نے ایک application سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو فائل کی کہ میونسپل کمیٹی سلانوالی کا بجٹ 61 لاکھ روپے بتایا گیا ہے لیکن انہوں نے ٹینڈرز 2 کروڑ روپے کے لگا دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر بجٹ 61 لاکھ روپے کا ہے تو میونسپل کمیٹی کے چیئرمین کو کس نے اجازت دی ہے کہ وہ 2 کروڑ روپے کے ٹینڈرز لگائے؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں معزز بھائی کی خدمت میں کہنا چاہتا ہوں کہ اس کی جو تفصیل ہے یہ میں آپ کو بھیج رہا ہوں آپ ذرا اس کو چیک کر لیں اگر اس کے بعد بھی آپ کا کوئی سوال رہ جاتا ہے تو معزز ممبر کر لیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! یہ تفصیل ساری میرے پاس ہے۔ میں نے اس کا ایک ایک صفحہ پڑھ لیا ہے، پوری چیزیں میں نے دیکھ لی ہیں۔

جناب سپیکر! میں پھر سے گزارش کرتا ہوں کہ چونکہ منسٹر صاحب کی تیاری نہیں ہے ڈیپارٹمنٹ نے منسٹر صاحب کو صحیح طور پر بریف نہیں کیا۔ میں آپ سے request کرتا ہوں کہ آپ اس کو اگلے سیشن کے لئے pending کر لیں کیونکہ یہ تفصیل sufficient نہیں ہے۔۔۔

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! معزز ممبر مجھے موقع دیں۔ یہ تفصیل جو میرے پاس موجود ہے اس کو معزز ممبر دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا منور حسین! آپ اس تفصیل کو دیکھ لیں۔

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر اس تفصیل کو پڑھنے کے بعد بھی مطمئن نہ ہوں تو میں نے معزز ممبر کو پچھلی دفعہ بھی کہا تھا کہ آپ کو مطمئن کرنا میرا فرض ہے۔ اگر آپ اس کو اگلی دفعہ کے لئے pending کرنا چاہتے ہیں تو مجھے اُس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میری آپ سے صرف یہ درخواست ہے اس سوال کو floor پر رہنے دیں۔

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میری صرف گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر اس تفصیل کو پڑھ لیں اگر یہ اس کے بعد بھی مطمئن نہیں ہیں تو آپ جیسے کہیں گے میں ویسے ہی کر لوں گا۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! یہی ایک مسئلہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال رانا منور حسین! پلیز۔ آپ کو منسٹر صاحب detail provide کر رہے ہیں۔ اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو آپ ایک fresh question ڈال دیں۔ simple سی بات ہے اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، رانا منور حسین!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں آپ کے اس روّیے پر واک آؤٹ کر رہا ہوں میں جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر رانا منور حسین واک آؤٹ
کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری افتخار حسین چھچھر! سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 621 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: پی پی۔185 میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*621: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ کے شہر منڈی احمد آباد کے محلہ کریم آباد، ٹھٹھہ بلوچاں والا، محلہ ٹاؤن کمیٹی، محلہ سوڈیوال، محلہ ٹھٹھہ بہرام میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی سہولت نہ ہے؟

(ب) میونسپل کمیٹی بصیر پور اور ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ درست حالت میں اور کتنے ناکارہ ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ قصبہ جات میں صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ ہیپاٹائٹس جیسی موذی مرض میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(د) مذکورہ علاقہ جات میں سال 19-2018 کے بجٹ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے نیز حکومت کب تک مذکورہ علاقہ جات میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) یہ بات درست ہے کہ پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ کے شہر منڈی احمد آباد کے محلہ کریم آباد، ٹھٹھہ بلوچاں والا، محلہ ٹاؤن کمیٹی، محلہ سوڈیوال، محلہ ٹھٹھہ بہرام میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی سہولت نہ ہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی بصیر پور میں دو عدد فلٹریشن پلانٹ موجود ہیں۔ جن میں ایک دفتر میونسپل کمیٹی اور دوسرا واٹر ورکس میونسپل کمیٹی سٹی روڈ پر واقع ہے جبکہ میونسپل کمیٹی منڈی احمد آباد کے پاس ایک عدد فلٹریشن پلانٹ موجود ہے جو کہ ریلوے لائن کے قریب واقع ہے۔ تینوں درست حالت میں موجود ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) میونسپل کمیٹی بصیر پور اور میونسپل کمیٹی منڈی احمد کے پاس بجٹ کی کمی کی وجہ سے نئے فلٹریشن پلانٹ کے لئے سال19-2018 میں بجٹ موجود نہ ہے۔ نومبر 2017 سے محکمہ خزانہ کی طرف سے ڈویلپمنٹ گرانٹ بھی جاری نہ ہوئی ہے۔ جیسے ہی میونسپل کمیٹی بصیر پوراور میونسپل کمیٹی منڈی احمد آباد کو حکومت کی طرف سے فنڈز مہیا ہوں گے تو دونوں میونسپل کمیٹیاں ہاؤس کی منظوری کے بعد نئے فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! جو سوال کا جز(ج) ہے اس پر مجھے اعتراض ہے۔ میرا سوال تھا کہ کیا یہ بات درست ہے کہ مذکورہ قصبہ جات میں صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ ہیپاٹائٹس جیسی موذی مرض میں مبتلا ہو رہے ہیں تو میرے خیال میں منسٹر صاحب کو ڈیپارٹمنٹ نےtotally misguide کر دیا ہے کیونکہ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ درست نہ ہے۔

جناب سپیکر! اس پر میں ہاؤس میں کھڑا ہو کرconfident ہو کر کہہ رہا ہوں کہ یہ hundred percent درست ہے کہ گندے پانی کی وجہ سے ہر تیسرا شخص وہاں پر ہیپاٹائٹس کا مریض ہے۔ وہاں پر آر ایچ سی منڈی احمد آباد کا ریکارڈ چیک کروالیں جتنی اموات ہو رہی ہیں ہر دوسرا شخص ہیپاٹائٹس کی وجہ سے فوت ہو رہا ہے تو اس کے متعلقclear کر دیں۔

جناب سپیکر! دوسرا اس میں میرا پہلا ضمنی سوال ہے کہ کیا سال19-2018 میں وہاں پر واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا گورنمنٹ کا ارادہ ہے تو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بڑا مزے دار جواب آگیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے میونسپل کمیٹی بصیر پور اور میونسپل کمیٹی منڈی احمد آباد کے پاس بجٹ کی کمی کی وجہ سے نئے فلٹریشن پلانٹ کے لئے سال19-2018 میں بجٹ موجود نہ ہے۔ نومبر 2017 سے محکمہ خزانہ کی طرف سے ڈویلپمنٹ گرانٹ بھی جاری نہ ہوئی ہے۔ جیسے ہی میونسپل کمیٹی بصیر پوراور میونسپل کمیٹی منڈی احمد آباد کو حکومت کی طرف سے فنڈز مہیا ہوں گے تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ضمنی سوال کرلیں اس میں آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اب سوال یہ ہے کہ گرانٹ دو قسم کی ہے ایک ڈویلپمنٹ گرانٹ اور ایک نان ڈویلپمنٹ گرانٹ تو نان ڈویلپمنٹ گرانٹ جب سے نئی گورنمنٹ آئی ہے وہ جا رہی ہے۔ ڈویلپمنٹ گرانٹ تو جا ہی نہیں رہی تو دونوں کمیٹیز default میں چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میرا گورنمنٹ سے سوال تھا کہ کیا محکمہ لوکل گورنمنٹ 20-2019 میں بھی فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو بات کہی ہے وہ بالکل ٹھیک کہی ہے میں معزز ممبر سے معذرت چاہتا ہوں یہ جو بات لکھی گئی ہے یہ بالکل ٹھیک نہیں ہے اس کے اندر معزز ممبر کی بات بالکل ٹھیک ہے اس میں ہیپاٹائٹس جیسے مریض وہاں پر ضرور ہیں یہ کوئی ایسا شہر یا کوئی ایسا قصبہ یا کوئی ایسا گاؤں نہیں ہے جہاں پر ہمارے پنجاب میں لوگ ہیپاٹائٹس کے شکار نہیں ہیں اس کے لئے میں اپنے بھائی سے معذرت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! دوسرا جو آپ کی بات ہے اُس کے اوپر جو تفصیل ہے وہ میں آپ کو انشاءاللہ دے دوں گا لیکن میں اپنے بھائی سے گزارش کروں گا کہ آپ کو جہاں پر کوئی نشاندہی کرنی ہے کہ جہاں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگنے ہیں وہ میرے نوٹس میں لے آئیں تو ہم انشاءاللہ جو ہمارا اگلا مالی سال کا بجٹ ہے اُس کے اندر آپ کی جو سکیمز ہیں جس کے اندر واٹر فلٹریشن پلانٹس شامل ہیں یہ حکومت کی priority ہے کہ ہم صاف پانی مہیا کریں اس کے لئے اتھارٹی کا قیام بھی عمل میں آرہا ہے جیسے ہی اتھارٹی کا قیام ہو جائے گا آپ کی جو نشاندہی ہو گی جہاں جہاں جس ایریا میں ہم وہاں پر آپ کو واٹر فلٹریشن پلانٹ لگا کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ ایریا identify کر کے منسٹر صاحب کے ساتھ شیئر کر لیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!منسٹر صاحب کا بہت شکریہ۔بہت مہربانی یہ جو منڈی احمد آباد کے کچھ areas سوال میں ہی identify ہیں اگر ہاؤس میں منسٹر صاحب ensure کر دیں کہ next financial year میں وہ اس پر کام شروع کروا دیں گے میں مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب!آپ ایریا identify کر دیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!منڈی احمد آباد کا محلہ کریم آباد، ٹھٹھہ بلوچاں والا، محلہ ٹاؤن کمیٹی، محلہ سوڈیوال، محلہ ٹھٹھہ بہرام اور

They belong to Municipal Committee, Mandi Ahmadabad, District Okara.

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے گزارش کروں گا کہ انہوں نے جس طرح نشاندہی کی ہے ہم یہ بھی کر دیں گے لیکن اگر الگ سے معزز ممبر مجھے اپنے لیٹر پیڈ پر لکھ کر اُس کی نشاندہی کر کے دے دیں، جگہیں بتا دیں تو انشاءاللہ تعالیٰ priority پر میں کروا دوں گا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!میں لکھ کر دے دیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر !شکریہ۔ میں منسٹر صاحب کا on the floor of the House شکر گزار ہوں کہ انہوں نے admit کیا کہ یہ جو ہیپاٹائٹس کا مرض ہے یہ صرف اس علاقہ میں نہیں یہ ہر جگہ پر پنجاب میں ہے تو کیا اسی طرح میونسپل کمیٹی کمیر ہے وہاں پر بھی فنڈز موجود ہیں لیکن وہاں پر فلٹریشن پلانٹ لگانے کی اگر اجازت دے دیں تو وہ ایک علاقہ مستفید ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ identify کر دیں انہوں نے کہہ دیا ہے کہ آپ اپنے لیٹر پیڈ پر لکھ کر دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب مہربانی کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنے لیٹر پیڈ پر لکھ کر دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ بھی پنجاب کا حصہ ہے جو میں بتا رہا ہوں۔

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو نشاندہی کی ہے اگر وہ مجھے اپنے لیٹر پیڈ پر لکھ کر دے دیں تو میرے لئے آسانی ہوگی۔ جو ہماری صاف پانی کی واٹر اتھارٹی بن رہی ہے اُس کے اندر یہ جو mapping ہے اس کے مطابق ہر گاؤں میں، ہر قصبہ کے اندر واٹر فلٹریشن پلانٹ کی نشاندہی ہو رہی ہے اور انشاءاللہ ہم priority پر پینے کے صاف پانی کے معاملے کو حل کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں لکھ کر دے دیتا ہوں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے first time اسمبلی فلور پر محکمہ کی رپورٹ کو غلط محسوس کیا اور admit کیا۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کیا floor پر غلط رپورٹ بھیجنے والے کے خلاف کوئی کارروائی کرنا پسند کریں گے؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے جو بات کی ہے لیکن میں انہیں بتا دوں میرے خیال میں محکمے کی طرف سے آنے سے زیادہ یہ شاید کوئی clerical mistake ہوگی جس کے اندر انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ میرے خیال میں اُس کے درست نہ ہونے کی تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ یہ بالکل سو فیصد درست ہے اسی لئے میں آپ سے معافی کا خواستگار بھی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال جناب گلریز افضل گوندل کا ہے۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! ضمنی سوال میں کیا add کریں گی؟ آپ ضمنی سوال پوچھنا چاہ رہی ہیں؟

محترمہ شاہینہ کریم:جناب سپیکر !جوwater diseasesہے وہ ہیپاٹائٹس(اے)ہے جو کہ killer نہیں ہےkillerہیپاٹائٹس(بی)اور(سی)ہیں وہwater bornنہیں ہیں اُس کی اور reasons ہیں تو میں اپنے وزیر صاحب کی عظمت کو سلام پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اُس غلطی کا اعتراف کر لیا ہے جو اُن کے محکمے کی غلطی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔شکریہ۔جی،اگلا سوال جناب گلریز افضل گوندل کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر !پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،سید حسن مرتضیٰ!No Point of order۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر !رولز کی بات ہے وہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ بیٹھ جائیں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر وقفہ سوالات کے بعد لے لیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر !رولز کے خلاف یہ ہاؤس چل رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:سید حسن مرتضیٰ!آپ تشریف رکھیں۔

رانا محمد اقبال خان:جناب سپیکر !اگر آپ پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،رانا محمد اقبال خان!آپ سینئر ہیں۔سید حسن مرتضیٰ!آپ تشریف رکھیں۔

رانا محمد اقبال خان:جناب سپیکر !اس ہاؤس کے ایک معزز ممبر اپنے سوال کا جواب منسٹر صاحب سے لے رہے تھے تو اسی دوران پتا نہیں کیا ہوا شاید کوئی خفگی ہوئی تو معزز ممبر واک آؤٹ کر گئے تھے تو مہربانی کر کے معزز ممبر کو واپس ہاؤس میں لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:وزیر خوراک جناب سمیع اللہ چودھری!آپ ذرا رانا منور حسین کو ایوان میں واپس لے کر آئیں۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:سید حسن مرتضیٰ!آپ بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ابھی جب کورم کی بات ہوئی تو آپ نے کہا کہ یہ constitution کے 55(2) میں لکھا ہے اور اس وجہ سے یہ ہاؤس چل سکتا ہے تو کیا ہمارے رولز آف پروسیجر اس کو elaborate کرتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اب آپ ایک dead issue کو کیوں issue بنانا چاہ رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ صرف یہ کہہ دیں کہ یہ رولز آف پروسیجر غلط ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! be seated میں آپ کو تھوڑا بتاؤں کہ Constitution سب سے زیادہ سپریم ہے۔ .that's it آپ سمجھ گئے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ میری عرض سنیں۔ بے شک Constitution supreme ہے لیکن۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ کو Constitution book provide کر دیں۔ سید حسن مرتضیٰ! آپ انگریزی پڑھ لیتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مجھے انگریزی تو آتی ہے لیکن رولز کا کیا کریں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ پھر یہ پڑھ لیں، یہ Rules under the Constitution بنے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ رولنگ دیں کہ یہ رولز آف پروسیجر غلط ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رولنگ آچکی ہے۔ اب آپ بیٹھ جائیں۔

جناب گلریز افضل گوندل: جناب سپیکر! میرا وزیر صاحب سے سوال ہے کہ یہ جو پچھلے دور میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا ٹھیکہ دیا گیا تھا، اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ وہ کمپنی ان پانچ نکات کی پابند ہے اس میں ایک کنٹینرز ویسٹ کولیکشن، ڈور ٹو ڈور ویسٹ کولیکشن، مکینیکل سوئیپنگ، مکینیکل واشنگ اور مینول سوئیپنگ ہے تو میرا ان سے سوال یہ ہے کہ کیا یہ صرف لاہور شہر کے پوش علاقوں میں

ڈور ٹو ڈور ویسٹ کولیکشن ہو رہی ہے یا پھر شہر کے اندرون علاقوں میں بھی یہ ڈور ٹو ڈور اور مکینیکل واشنگ ہو رہی ہے یا نہیں kindly مجھے ذرا اس کے بارے میں بتا دیں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبر رانا منور حسین واپس ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو بات کی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے اس میں بہت ساری ایسی چیزیں ہیں جو اس معاہدے کے تحت کی گئی تھیں اور ان پر عملدرآمد نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! پچھلے سات سال پہلے یہ معاہدہ ہوا تھا، 320 ملین ڈالر کا یہ معاہدہ ہے اور اس پر تقریباً سوا ارب روپیہ مہینہ صرف لاہور کی سالڈ ویسٹ کے against ان کمپنیوں کو جا رہا ہے، جو رزلٹ آنے چاہئیں تھے میں ان سے بالکل مطمئن نہیں ہوں اور میری اس پر کافی دفعہ میٹنگز ہو چکی ہیں لیکن اب چونکہ یہ معاہدہ اپنے اختتام کی طرف جا رہا ہے اور اسی سال ختم ہو جانا ہے اس لئے جب اس پر نیا معاہدہ ہو گا اور جب ہم دوبارہ اسے ٹینڈر کریں گے تو میں پورے ہاؤس کو اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ شفاف طریقے سے ہو گا، اس پر ٹینڈر مانگے جائیں گے اور اس میں یہ چیزیں جو بتائی ہیں اس ٹینڈر کے دوران دیکھی گئی ہیں اس وقت ان کی نشاندہی ہو گی اور انشاءاللہ تعالیٰ اس میں ہم ان کو cover کریں گے۔ مکینیکل سوئیپنگ اور واشنگ سوئیپنگ ہو رہی ہے لیکن جس طرح سے ہونی چاہئے اور جس طریقے سے اس کے رزلٹ آنے چاہئیں میں ان سے بھی مطمئن نہیں ہوں۔

جناب گلریز افضل گوندل: جناب سپیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے جس طرح وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ اگر وہ کام نہیں کریں گے تو ہم ان کو دیکھ رہے ہیں لیکن ان کے اس جواب میں لکھا ہوا ہے کہ کام میں کوتاہی کی صورت میں NWMC ٹھیکیدار سے کٹوتی / جرمانہ کرنے کا حق رکھتی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر وزیر موصوف نے on the floor of the House کہا ہے اور یہ معاہدہ بے شک پچھلے دور میں ہوا ہے اور جو گند ڈالا گیا ہے وہ پچھلے دور میں ڈالا گیا ہے لیکن جو وہ کام نہیں کر رہے تو ہمارے وزیر موصوف نے انہیں ابھی تک کتنا جرمانہ کیا ہے وہ ہمیں جرمانہ بتا دیں؟ ہم کم از کم یہ تو کر سکتے ہیں کہ اگر وہ کام نہیں کر رہے تو ہم ان کو جرمانہ کریں۔ اگر جرمانہ کیا ہے تو کتنا کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! اس میں ہمارے پاس جرمانے کی حد صرف تین فیصد ہے اور ہم نے ان کو اس تین فیصد کے درمیان جرمانہ کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو اس کی تفصیل لے کر بتا دوں گا کہ ان کو ابھی تک کتنا جرمانہ کیا ہے لیکن جس طرح میں نے آپ کو پہلے بتایا ہے کہ یہ معاہدہ اب اپنے اختتام کی طرف جا رہا ہے اور جب اگلا معاہدہ ہو گا جو کہ اسی سال میں ہونا ہے تو یہ صرف لاہور کے لئے نہیں ہو رہا بلکہ پورے پنجاب کے جن بڑے شہروں میں جتنی بھی سالڈ ویسٹ کمپنیز ہیں تو ہم ساروں کے لئے یہ کرنا چاہ رہے ہیں۔ ہم نئے ٹینڈر call کر رہے ہیں اور اس کو نئے طریقے سے پلان کیا جا رہا ہے۔ اس میں پیسے بہت زیادہ دیئے گئے ہیں، ریٹ ڈالر میں دیا گیا ہے لیکن اس کے مطابق جو نتائج آنے چاہئیں وہ نہیں آ رہے تو اگلی دفعہ جب یہ معاہدہ ہو گا جو کہ شاید اسی سال کے mid تک ہو جائے گا۔ اس میں آپ کے جتنے بھی تحفظات ہیں ان کو ہم cover بھی کریں گے۔ یہ صرف لاہور میں نہیں ہو گا بلکہ سالڈ ویسٹ کمپنیز اس وقت سات مختلف شہروں میں ہیں اور ان ساروں میں یہ ہو گا۔ ہم بھی کوشش کر رہے ہیں کہ ان کمپنیز کا دائرہ کار بڑھا کر مختلف شہروں میں لایا جائے۔ کمپنی بنانے میں اور اس کے استعمال میں کوئی issue نہیں تھا۔ اصل بات اس کی شفافیت کی تھی اور اس طریق کار کی تھی جس کے تحت یہ ٹینڈر دیئے گئے اور انشاءاللہ اس کو ہم اگلی دفعہ cover کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ جیسے منسٹر صاحب نے ابھی on the floor of the House بتایا ہے کہ سات شہروں میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ پر عملدرآمد کرنے جا رہے ہیں تو ان میں ساہیوال بھی شامل ہے۔ یہ ساتوں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنیوں کو کب تک آپریشنل کرنے جا رہے ہیں اگر پچھلے ریٹس زیادہ تھے تو اب یہ اس میں کتنا فرق ڈالنا چاہ رہے ہیں اور اس میں گورنمنٹ کو کتنا فائدہ ہوگا یہ بتادیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو ساہیوال کی بات ہے تو ساہیوال کی سالڈ ویسٹ کمپنی اس میں شامل ہے۔ جب اگلے ٹھیکے آئیں تو یہ جو فرق ہے ان کے بارے میں، میں آپ کو ابھی نہیں بتا سکتا کہ وہ فرق کیا ہو گیا لیکن جس دن آپ یہ ٹینڈر کرتے ہیں تو اس میں جو کمپنیز آئیں گی ان کی طرف سے bids آئیں گی جب وہ bids کھولی جائیں گی تو آپ کو بتایا جا سکے گا کہ اس میں اور آج کے ریٹس میں کیا فرق آیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی چیز ہوگی وہ transparent ہوگی اور آپ سب کے سامنے کی جائے گی۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں منسٹر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ لاہور کی سالڈ ویسٹ کمپنی نے ایک تو لاہور کو صاف کرنا تھا اور صفائی کے بعد ویسٹ سے بجلی بنانے کا بھی معاہدہ تھا تو آیا اس پر بھی کوئی کام ہوا یا وہ پیسے لیتے رہے ہیں اور اس پر کام کوئی نہیں ہوا، کیا منسٹر موصوف اس پر کوئی روشنی ڈالیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو بات کی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے۔ ہمارے پاس جتنا بھی سالڈ ویسٹ اکٹھا ہوتا ہے وہ ایک dumping site پر پھینکا جا رہا ہے اور پچھلے سات سالوں سے وہاں پر پھینکا جا رہا ہے اور جس کے حالات بہت خراب ہیں۔ آپ نے جو بات کی ہے ہم اس پر کام کر رہے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ میں on the floor of the House آپ سب کو یقین دلاتا ہوں کہ صرف لاہور میں نہیں بلکہ ہمارے پنجاب کے جو اور چھ شہر ہیں جس میں ملتان، راولپنڈی، سیالکوٹ، فیصل آباد اور لاہور ہے ہم ان تمام شہروں کے اندر ویسٹ ٹو انرجی پراجیکٹس لے کر آنے والے ہیں اور انشاءاللہ ہم اسی سال ان پر کام شروع کریں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ اگلے سال تک آپ کے بڑے شہروں کا جتنا سالڈ ویسٹ ہو گا ہم اس تمام سے ویسٹ ٹو انرجی پراجیکٹ کے ذریعے سے انرجی لیں گے اور ان شہروں میں جتنی گندگی ہے وہ ساری کی ساری ختم ہو جائے گی۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق جو پچھلی کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا تھا اس میں یہ provision موجود تھی اور ان کو payment بھی ہوتی رہی تو میرا سوال یہ ہے کہ آیا جن کمپنیز کے ساتھ سابقہ حکومت نے معاہدہ کیا تو انہوں نے اس معاہدے پر عمل کرتے ہوئے کوئی انرجی پر کام کیا جس کی ان کو payment ہوتی رہی؟ اگر اس بارے میں کچھ فرما دیں تو اس سے ہاؤس کی انفارمیشن میں اضافہ ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میں معزز بھائی کی خدمت میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے معاہدے کے تحت ایک ویسٹ ٹو انرجی پلانٹ لگانا تھا لیکن وہ پلانٹ نہیں لگایا گیا اور آج تک ایسی کوئی چیز practically نہیں ہوئی۔ اب ہمارے پاس صرف یہی آپشن ہے کہ جب ہمارا اگلا معاہدہ ہو گا اور جس کمپنی کے ساتھ ہو گا وہاں ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ یہ ہمارا جتنا بھی سالڈ ویسٹ تمام بڑے شہروں سے اکٹھا ہو رہا ہے وہ سارے کا سارا انرجی کے لئے استعمال ہو۔ یہ جو بھی dumping site ہے جس سے ہم اپنی زمین بھی خراب کر رہے ہیں اور آب و ہوا بھی خراب کر رہے ہیں آئندہ یہ کام رُک جائے تاکہ نہ

صرف یہ شہر صاف ہوں گے بلکہ ہم جو سارا گند اکٹھا کرتے ہیں اور آب و ہوا کو بہت خراب کرتے ہیں اس کا بھی خاتمہ کریں گے۔ یہ چھ کے چھ پلانٹس جو پنجاب میں لگنے ہیں انشاءاللہ ان پر اسی سال کام ہو گا اور یہ اگلے سال تک سارے کے سارے مکمل ہوں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بہت زیادہ ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ پانچ سے زیادہ ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میڈیکل ویسٹ کے حوالے سے کوئی plan ہے کیا اس کی incineration کے لئے incinerator لگا رہے ہیں۔ لاہور سے ہسپتالوں کا اتنا زیادہ ویسٹ ہے لیکن ابھی تک گورنمنٹ پبلک سائیڈ پر کوئی incinerator نہیں ہے۔ جو ایک دو پرائیویٹ incinerator کام کر رہے ہیں وہ بہت معاوضہ لے رہے ہیں اور ان کی کارکردگی بھی مناسب نہیں ہے لہٰذا وزیر صاحب بتائیں کہ اس سلسلے میں حکومت کا کیا پلان ہے؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میرے معزز بھائی نے بالکل ٹھیک بات کی ہے۔ میں نے اس پر پانچ سات میٹنگز کی ہیں ابھی تک ہمارے پاس ایک incinerator ہے جو شاید چلڈرن ہسپتال میں لگا ہوا ہے جس میں تین یا چار ہسپتالوں کا ویسٹ آ رہا ہے اور اسے تلف کیا جا رہا ہے لیکن یہ آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ باقی سارے کا سارا ویسٹ privately جا رہا ہے اور اس کے بہت بھیانک نتائج ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں سرنجز دوبارہ مارکیٹ میں آتی ہیں اور دوبارہ استعمال ہوتی ہیں اور یہ بہت ہی نقصان دہ ہے اس لئے اسے فوری طور پر رُکنا چاہئے آپ نے جو نشاندہی کی ہے میں اس میں آپ کے ساتھ ہوں اور یہ کام ہماری priority پر ہے اور ہم کوشش کریں گے کہ اسی سال ہسپتال کے ویسٹ کو تلف کرنے کا بھرپور نظام عمل میں آ جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوالات ختم ہوئے اور وقفہ سوالات بھی ختم ہوا۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

لاہور: سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ٹھیکہ سے متعلقہ تفصیلات

*741: **جناب گلریز افضل گوندل:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے لاہور شہر کی صفائی کے لئے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا جو ٹھیکہ دیا ہے اس کی تفصیلات کیا ہیں؟

(ب) اس کی ادائیگی کی شرائط کیا ہیں اور ادائیگی کس کرنسی میں ہو گی؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبد العلیم خان):

(الف) ایل ڈبلیو ایم سی اور دو ترکش کمپنیاں البراک اور اوزپاک کے مابین ایک معاہدہ طے پایا گیا۔ جس کی رو سے مذکورہ کمپنیاں 320 ملین US ڈالر کے عوض صفائی، سالڈ ویسٹ اٹھانے اور لینڈ فل سائٹ پر کوڑے کو پہنچانے کے لئے فروری 2012 سے فیلڈ آپریشن شروع کرنے کی مجاز ہے۔ معاہدے کی رو سے کمپنیاں درج ذیل نکات کی پابند ہے:

1۔ کنٹینرز ویسٹ کولیکشن
2۔ ڈور ٹو ڈور ویسٹ کولیکشن
3۔ مکینیکل سویپنگ
4۔ مکینیکل واشنگ
5۔ مینول سویپنگ

سات سالہ معاہدہ کے مطابق کام کی مقدار اور پیمائش یونٹس کی تفصیل:۔

مشینری	پیمائش یونٹ	البراک	اوزپاک	ٹوٹل
کنٹینر بیسڈ ویسٹ کولیکشن	ٹن	3,500,000	3,400,000	6,9000,000
ڈور ٹو ڈور ویسٹ کولیکشن	ٹن	3,500,000	3,400,000	6,9000,000
مکینیکل سویپنگ	ہیکٹر	316,000	275,000	591,000
مکینیکل واشنگ	ٹیم ڈے	20,000	20,000	40,000
مینول سویپنگ	ٹیم ڈے	593,000	618,000	1,211,000

(ب) معاہدے کے مطابق سرانجام دی جانے والی سرگرمیوں کی پیمائش اور فی یونٹ قیمت معاہدے میں بیان کر دی گئی ہے۔ معاہدے میں درج تمام کام کا معاوضہ USڈالر میں مقرر کیا جائے گا جبکہ یہ معاوضہ ترک کنٹریکٹر کو پاکستانی روپوں میں ادا کیا جائے گا۔ معاہدے کے مطابق ڈالر کو پاکستانی روپے میں تبدیل کر کے ادائیگی کی جائے گی۔

ان بلوں کی ادائیگی کے لئے USڈالر مالیت کو پاکستانی روپوں میں تبدیل کر کے دیا جائے گا کنٹریکٹ کے تناظر میں جو کہ 30 فیصد مالیت تبدیل کی جاتی ہے۔ ایکسچینج ریٹ کے اوپر کنٹریکٹ کی تاریخ جیسا کہ ون USڈالر برابر ہے پاکستانی روپے 86.0092 جبکہ سٹیٹ بنک آف پاکستان کی طرف سے 70 فیصد ایکسچینج ریٹ مالیت تبدیل کی جاتی ہے

ایل ڈبلیو ایم سی ٹھیکیداروں کی جانب سے دعویٰ کی گئی رقم ادا کرنے سے پہلے اس بات کی مجاز ہو گی کہ وہ کام کی جانچ پڑتال، دعویٰ کی جانے والی رقم اور کام پیمائش کا موزانہ کرے کام میں کوتاہی کی صورت میں ایل ڈبلیو ایم سی ٹھیکیدار کو کٹوتی / جرمانہ کرنے کا حق رکھے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور میں شہر خموشاں کے منصوبے سے متعلقہ تفصیلات

164:جناب نصیر احمد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شہر خموشاں لاہور کا منصوبہ کب شروع کیا گیا؟

(ب) اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے کتنی رقم مختص کی جارہی ہے؟

(ج) یہ منصوبہ کب تک پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا؟

سینئر وزیر/وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) حکومت کی طرف سے ماڈل قبرستانوں کے قیام اور میتوں کی تدفین کے لئے بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر SOR(LG)38-1/2017 مورخہ 21.06.2017 کو شہر خموشاں اتھارٹی ایکٹ 2017 کے تحت قائم کی گئی تھی۔ماڈل قبرستان جولائی 2017 سے قائم ہے۔لاہور کے موضع رکھ چیڈ وکاہنہ میں تقریباً 90 کنال پر یہ ماڈل قبرستان محیط ہے اور ادھر تقریباً 300 سے زیادہ افراد کو دفن کیا گیا ہے

(ب) یہ منصوبہ تقریباً 160.00 ملین میں تکمیل کیا گیا ہے۔ اس رقم میں ریونیو اور Capital شامل ہے۔

(ج) یہ منصوبہ جولائی 2017 سے تقریباً 90 فیصد مکمل ہے۔انشاء اللہ مالی سال 2018-19 میں یہ منصوبہ مکمل کر لیا جائے گا۔

چنیوٹ شہر میں ٹریفک سگنل خراب ہونے سے متعلقہ تفصیلات

226:جناب محمد الیاس: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چنیوٹ شہر میں کس جگہ ٹریفک سگنل درست کام کر رہے ہیں یا خراب ہو چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ روڈ بائی پاس، فیصل آباد روڈ بائی پاس، لاہور روڈ بائی پاس اور جھنگ روڈ جھمرہ چوک ایسے ہی فیصل آباد روڈ جھمرہ چوک پر آئے روز ایکسیڈنٹ ہوتے رہتے ہیں کیا ان رش کی جگہوں پر حکومت ٹریفک سگنل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ختم نبوت چوک میں سولر لائٹیں نصب کی گئی تھیں ایسے ہی میونسپل کمیٹی کی حدود میں چنیوٹ کے چاروں روڈز پر لائٹیں لگائی گئی تھیں ان پر مکمل کتنا خرچ آیا ہے کیا اس وقت چاروں روڈز کی لائٹیں درست کام کر رہی ہیں نیز ان کی مرمت کا کام کس کے ذمہ ہے؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) چنیوٹ شہر میں ختم نبوت چوک میں ٹریفک سگنلز عرصہ تقریباً 12/10 سال قبل بلدیہ چنیوٹ نے لگوائے تھے جو کہ پرانے ماڈل کے ہیں بار بار مرمت ہو چکے ہیں۔ اب قابل مرمت نہ ہیں۔ میونسپل کمیٹی چنیوٹ نے جدید طرز کے اشارے لگوانے کے لئے تخمینہ تیار کیا ہے۔ مگر فنڈز کی کمی کی وجہ سے مزید کارروائی نہ ہو رہی ہے۔

(ب) چاروں بائی پاس محکمہ ہائی وے کی ملکیت ہیں۔ اگر فنڈز دستیاب ہوں تو میونسپل کمیٹی اشارے لگوانے کے لئے تیار ہے۔

(ج) میونسپل کمیٹی چنیوٹ نے سرگودھا روڈ، جھنگ روڈ اور جھمرہ روڈ پر سٹریٹ لائٹس لگائی ہیں جو کہ درست حالت میں ہیں۔ جس پر تقریباً 60 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ مزید بقایا حصہ جھنگ روڈ، جھمرہ چوک تا بائی پاس اور فیصل آباد روڈ، لاہور روڈ پر سٹریٹ لائٹس فنڈز کی کمی کی وجہ سے نہ لگائی گئی ہیں۔

اوکاڑہ: میونسپل کمیٹی بصیر پور میں صفائی کے انتظامات سے متعلقہ تفصیلات

261: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈیلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میونسپل کمیٹی بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں صفائی کے لئے کتنی گاڑیاں اور ملازمین کام کر رہے ہیں، ملازمین کے نام اور گریڈ بتائیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ شہر میں صفائی کروانے اور کوڑا کرکٹ کے ڈھیر ہٹانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) متعلقہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے میونسپل کمیٹی بصیرپور اپنے کم وسائل کی بناء پر روزمرہ کے طور پر شہر میں صفائی اور کوڑا کرکٹ کے ڈھیر اٹھا رہی ہے اور روزانہ کی بنیاد پر کوڑا کرکٹ کے ڈھیر کو شہر سے باہر ڈمپ کر دیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی
کے ملازمین کی تعداد اور تنخواہوں کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

285: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) اس کمپنی کے کتنے ملازمین کنٹریکٹ / عارضی یا ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) ڈیلی ویجز اور عارضی ملازمین کو کب سے تنخواہوں کی ادائیگی نہیں ہوئی، اس کی وجوہات کیا ہیں نیز ان کو کب تک تنخواہوں کی ادائیگی کر دی جائے گی؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) فیصل آباد، سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں اسامیوں کی کل تعداد 4612 ہیں جن پر بھرتی شدہ ملازمین کی تعداد 3831 جبکہ خالی اسامیوں کی تعداد 781 ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ 2867 ریگولر اسامیاں اور 590 ڈیلی ویجز اسامیاں فیصل آباد سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو دسمبر 2013 میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد کی جانب سے SAAMA ایگریمنٹ کے تحت ٹرانسفر ہوئی تھیں۔ اسامیوں کی تعداد، عہدہ اور گریڈ کی مکمل تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) فیصل آباد، سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں کنٹریکٹ اسامیوں کی تعداد 405 ہے جن پر 159 ملازمین بھرتی ہیں اور 246 اسامیاں خالی ہیں۔ان 246 خالی اسامیوں پر 136 ملازمین کو ڈیلی ویجز کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا۔علاوہ ازیں صفائی کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے 750 ویسٹ ورکرز ڈیلی ویجز کی بنیاد پر تعینات ہیں۔یوں فیصل آباد سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں ڈیلی ویجز ملازمین کی تعداد 886 ہے اور اگر ان میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی جانب سے ٹرانسفر ہونے والے 590 ملازمین کو بھی شامل کر لیا جائے تو ڈیلی ویجز ملازمین کی کل تعداد 1476 ہو جاتی ہے۔

(ج) فیصل آباد، سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں کسی بھی ڈیلی ویجز ملازم کی تنخواہ تعطل کا شکار نہ ہے۔تمام ملازمین کو ہر ماہ وقت مقررہ پر تنخواہوں کی ادائیگی کی جاتی ہے۔

فیصل آباد:سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی
کی گاڑیوں اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

287:جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس کتنی اور کون کون سی گاڑیاں / ٹرک / موٹر سائیکل اور ٹریکٹر موجود ہیں؟

(ب) ان کے سال 18-2017 کے اخراجات بتائیں؟

(ج) کون کون سی گاڑیاں کب سے خراب ہیں؟

(د) ان کو چلانے کے لئے کتنے ڈرائیورز ہیں اور کتنے ڈرائیورز کی بجائے دیگر ملازم چلا رہے ہیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس موجودہ گاڑیوں کی تفصیل نمبر شمار 1 ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے زیر استعمال ہونے والی گاڑیوں پر سال 18-2017 میں ہونے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	تفصیل	
1۔	گاڑیوں کی ریپئر و پارٹس	19,118,245
2۔	گاڑیوں کے لئے پٹرول و ڈیزل کی خریداری	144,090,541
	ٹوٹل:	163,208,786

(ج) خراب ہونے والی گاڑیوں کی تفصیل نمبر شمار 2 ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(د) گاڑیوں کو چلانے والے ڈرائیورز کی تفصیل نمبر شمار 3 ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

اوکاڑہ: میونسپل کمیٹی بصیر پور اور منڈی احمد آباد میں تفریحی پارک نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

289: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی بصیر پور اور ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں تفریحی پارک نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ جات میں پارک نہ ہونے کی وجہ سے لوگ سیر و تفریح کی سہولیات سے محروم ہیں؟

(ج) مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ علاقہ جات میں سیر و تفریح کے لئے پارک بنانے کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ علاقہ جات میں پارک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبد العلیم خان):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ میونسپل کمیٹی بصیر پور میں دو پارکس موجود ہیں:

1۔ چلڈرن پارک ریلوے روڈ 2۔ حضرت بابا ملاںؒ فرید پارک

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ میونسپل کمیٹی بصیرپور میں 2 پارکس 1۔ چلڈرن پارک ریلوے روڈ 2۔ حضرت بابا ملاںؒ فرید پارک موجود ہیں جن میں صبح و شام بچوں اور بڑوں کی کثیر تعداد سیر و تفریح کے لئے آتے ہیں۔

(ج) میونسپل کمیٹی بصیرپور کے پاس نئے پارکس بنانے کے لئے مالی سال 19-2018 میں مذکورہ بجٹ نہ ہے۔ نومبر 2017 سے محکمہ خزانہ کی طرف سے ڈویلپمنٹ گرانٹ جاری نہ کی گئی ہے۔ اگر حکومت اضافی گرانٹ مہیا کرے تو نئے پارکس بنائے جاسکتے ہیں۔

(د) میونسپل کمیٹی بصیرپور اپنے محدود وسائل کی بناء پر کام کر رہی ہے نئے پارکس بنانے کے لئے اُس کے پاس فنڈز موجود نہ ہیں اگر حکومت میونسپل کمیٹی بصیرپور کو مزید فنڈز مہیا کرے تو نئے پارکس بنائے جاسکتے ہیں۔

جھنگ: حلقہ پی پی۔126 میں سیوریج کے نظام کے متعلقہ تفصیلات

299: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔126 (جھنگ) کا سیوریج کا نظام درہم برہم ہے، سیوریج کی مکمل صفائی نہ ہونے کی وجہ سے جھنگ کے مرکزی علاقے مرضی پورہ، کل والی بستی اور بستی علی آرائیاں میں گندہ پانی کھڑا رہتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیوریج کا نظام درست نہ ہونے کی وجہ سے جھنگ میں ہیپاٹائٹس جیسی موذی مرض پھیل رہی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس مسئلہ کے حل کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

سینئر وزیر / وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب عبد العلیم خان):

(الف) درست نہ ہے۔ سیوریج کا نظام درست حالت میں ہے اور روزانہ کی بنیاد پر صفائی ہوتی ہے اور کسی بھی شکایت پر فوراً کام کروا کر شکایت کا ازالہ کیا جاتا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) جھنگ میونسپل کی حدود میں سیوریج کا نظام درست حالت میں ہے اور روزانہ کی بنیاد پر صفائی ہوتی ہے اور کسی بھی شکایت پر فوراً کام کروا کر شکایت کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ تاہم ہیپاٹائٹس کی مرض بارے میڈیکل سپر نٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال جھنگ سے رپورٹ طلب کی جانی مناسب ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں صرف اتنی بات کرنا چاہتا ہوں کہ I want to really appreciate the minister کہ انہوں نے جس تحمل مزاجی سے سوالوں کے جواب دیئے ہیں اور نامکمل جواب کو بھی بڑی اچھی طرح explain کیا اور ضمنی سوالات کو بھی بڑی اچھی طرح take up کیا ہے جس پر میں انہیں appreciate کرنا چاہتا ہوں تاکہ ہم سب مل کر اسی طرح اس ماحول کو آگے لے کر چلیں تو یقیناً چیزیں improve ہو سکتی ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ جو بزنس چلانا چاہتے ہیں اس میں بڑی clear سی بات ہے کہ JIT رپورٹ کے بارے میں وزیر قانون نے کہا تھا کہ جیسے ہی رپورٹ آجائے گی تو ہم اس پر بات کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اب ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم اس پر بات کریں قبل اس کے کہ ہم بزنس کو لے کر آگے چلیں ہم پہلے JIT رپورٹ پر بات کریں چونکہ یہ ایک بہت ہی سنگین مسئلہ ہے، پورا میڈیا اس پر چھایا ہوا اور پورے ایوان کا اس پر concern ہے اور پورا پاکستان اس ہاؤس کی طرف دیکھ رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو JIT کی رپورٹ آئی ہے ہم اس سے مطمئن نہیں ہیں اور اس میں جو lacunas رہ گئے ہیں اور جو کمی رہ گئی ہے اس پر معزز ممبران کو بات کرنے کی اجازت دی جائے۔ بہت شکریہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ چونکہ وزیر لوکل گورنمنٹ موجود ہیں ان کا فائدہ اٹھاتے ہوئے عرض کروں گا کہ میرے حلقہ پی پی۔72 میں ایک شہر پھلروان ہے وہاں پچھلے دور میں سیوریج اور واٹر فلٹریشن پلانٹ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ وہاں پر بہت امراض پھیلنے کا خطرہ ہے چونکہ وہ واٹر فلٹریشن پلانٹ پورے شہر کو cater کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ میں وزیر صاحب سے share کرتا ہوں آپ اس پر early action لیں تو I am very grateful

جناب سپیکر! میری دوسری بات ہے کہ میرے بڑے بھائی وہاں سے ایم این اے ہیں ان کے حلقے میں سکیسر کے علاقے میں ایک مسئلہ ہے وہاں پر بھی پچھلے دور میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کا کام مکمل ہو چکا ہے میں اس کی تفصیل بھی متعلقہ منسٹر صاحب سے share کرتا ہوں اگر وہ اس مسئلے کو حل فرمائیں تو اور as early as possible اسے cater کریں تو میں ان کا مشکور ہوں گا۔ بہت شکریہ

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے تو میں نے پوائنٹ آف آرڈر لیا ہے۔ کل پرائیویٹ ممبر ڈے تھا اس میں ہر معزز ممبر نے اپنے حلقوں کی بات کرنی ہوتی ہے جیسے ہی بزنس مکمل ہوا تو میں اٹھا لیکن آپ نے اجلاس ملتوی کر دیا آج چونکہ وزیر لوکل گورنمنٹ موجود ہیں لہٰذا میں آپ کے توسط سے عرض کروں گا کہ لیّہ شہر میں عرصہ دس سال سے شہر کے وسط میں پانچ سے سات ایکڑ پر مشتمل ایک بہت بڑا گڑھا موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلے پانچ سالوں میں کئی بار سوالات کئے، تحاریک التوائے کار بھی دیں لیکن لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ ٹس سے مس نہ ہوا۔ اس کی وجہ سے لیّہ شہر کی آدھی آبادی ہیپاٹائٹس اور دوسری مختلف بیماریوں سے متاثر ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اسی on the floor of the House میں چار casualties کے متعلق بھی بتایا تھا۔ میں آج یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ لیّہ شہر کے وسط میں ریلوے سٹیشن کے ساتھ ایک بہت بڑا dump ہے جس سے پانی نکلنے کا proper way نہیں ہے جس سے بے حد بیماریاں پھیلنے کا خدشہ ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر صاحب اسے take up کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شہاب الدین خان! آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اسے discuss کرلیں۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! پلیز بیٹھ جائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! صرف تیس سیکنڈ کی بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھوڑا بزنس لے لیتے ہیں۔ شکریہ

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 5/2018 جناب نصیر احمد کی ہے یہ تحریک التوائے کار مورخہ 04-10-2018 کو move ہوئی تھی لیکن منسٹر صاحب کے نہ ہونے کی وجہ سے pending کر دی تھی لیکن ابھی بھی منسٹر صاحب نہیں ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! کس سے متعلق ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: انوائرنمنٹ کے حوالے سے ہے۔ منسٹر صاحب! موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو اب بھی pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ملک ندیم کامران بات کر رہے تھے میں اس حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے کہا تھا کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! بزنس کے بعد اسے take up کرتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس دن آپ نے رولز suspend کئے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس دن بھی میں نے رولز suspend کر دیئے تھے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ اتنا اندوہناک اور المناک واقعہ ہوا اور یہ divide کی بات ہی نہیں کہ ادھر کوئی اور ہے اور ادھر کوئی اور ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سے زیادہ یہ لوگ پریشان ہیں۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ رولز suspend کر کے اس پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! یہ آج کے ایجنڈے پر ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ آج کے ایجنڈے پر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے ایجنڈے کی کاپی جناب محمد وارث شاد کو دے دیں۔ جناب محمد وارث شاد! آپ دیکھ لیں یہ آج کے ایجنڈے پر ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ اتنا بڑا واقعہ ہے کہ اس وقت پورا ملک پریشان ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے اور یہ آج کے ایجنڈے پر ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جناب محمد وارث شاد! آپ دیکھ لیں کہ یہ آج کے ایجنڈے پر ہے اور آپ آج اس پر بحث کر لیں کل بھی کر لیں۔ آپ اس پر دو دن کے لئے بحث کر لیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ اپنی رولنگ سے انحراف کر رہے ہیں وزیر قانون نے بھی کہا تھا کہ آج اس پر بحث کی جائے گی اور اگر وہ ہمیں مطمئن نہ کر سکے اور JIT کی رپورٹ صحیح نہ آئی تو ہم جوڈیشل کمیشن بنائیں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ آج کے ایجنڈے پر امن وامان پر بحث رکھی گئی ہے اور معزز ممبران حزب اختلاف اس معاملے پر کھل کر بات کرلیں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہمیں پہلے JIT کی رپورٹ دی جائے۔ آپ رولز معطل کر کے سانحہ ساہیوال پر پہلے بحث کریں اس کے بعد legislation کی جائے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آج کے ایجنڈے پر already امن وامان پر عام بحث رکھی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے اپوزیشن کے معزز ممبران سے گزارش ہے کہ legislation کو مکمل ہونے دیں اور اس کے بعد جتنا وقت یہ بحث کرنا چاہیں ہم حاضر ہیں۔ یہ بے شک رات دیر تک سانحہ ساہیوال پر بات کریں ہم یہاں پر موجود رہیں گے۔ یہ کُھل کر بات کریں، اس کے بعد حکومت کا مؤقف آجائے گا اور وزیر قانون آپ کو brief کردیں گے۔ ہم حاضر ہیں معزز ممبران حزب اختلاف بے شک دس گھنٹے اس موضوع پر بحث کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ اپنے وعدے کے مطابق رولز کو معطل کر کے پہلے سانحہ ساہیوال پر بحث کروائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ہم نے آج کے ایجنڈے پر امن وامان پر بحث رکھی ہوئی ہے اور حکومت کا بزنس take up ہونے کے بعد امن وامان پر بحث کی جائے گی۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! انہوں نے اپنی legislation مکمل کرنے کے بعد دوڑ جانا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبران میری گزارش تو سُن لیں۔ ہم نے ان کی مرضی کے مطابق ہاؤس کی کارروائی نہیں چلانی بلکہ ہاؤس کی کارروائی قواعد و ضوابط کے مطابق چلے گی۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس کے معزز ممبران کی تسلّی کی خاطر ہم امن وامان کی صورتحال پر آج، کل اور پرسوں بھی بحث کریں گے۔ ہماری طرف سے ان کو کھلی اجازت ہے لیکن ہاؤس کی کارروائی قواعد وضوابط کے مطابق چلے گی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس طریقے سے eyewash نہیں چلے گا۔ آج کے ایجنڈے پر تو انہوں نے امن وامان پر عام بحث رکھی ہوئی اور یہ eyewash ہے۔ انہیں specifically سانحہ ساہیوال پر بحث رکھنی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر! آپ کی طرف سے یہ کہا گیا تھا کہ کل 5:00 بجے تک JIT کی رپورٹ آ جائے گی اور اس کے بعد سانحہ ساہیوال پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ جناب محمد بشارت راجانے یہ کہا تھا کہ اگر اپوزیشن کے معزز ممبران مطمئن نہ ہوئے تو پھر جوڈیشل کمیشن کے option پر بھی غور کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ آج کے ایجنڈے کو دیکھ لیں اس میں امن وامان کی صورتحال پر بحث رکھی ہوئی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ ہاؤس سے فرار کا موقع تلاش کر رہے ہیں۔ دراصل یہ بحث نہیں کرنا چاہتے، یہ سانحہ ساہیوال پر بحث کرنا چاہتے ہیں اور نہ ہی legislation میں participate کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ان کی کوئی تیاری نہیں اور اسی وجہ سے یہ فرار چاہتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے احتجاجاً ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ دیں اور وہ سپیکر ڈائس کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے اور "ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے" کی مسلسل نعرے بازی شروع کر دی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران ہیں۔ You cannot dictate the Chair. آپ کا یہ روّیہ انتہائی نامناسب ہے۔ This is not the way. تمام معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

(اذانِ ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Chair کو dictate نہیں کرسکتے۔ This is not the way. یہ طریق کار انتہائی غیر مناسب ہے۔ملک صاحب! ہم نے امن و امان پر عام بحث ایجنڈے پر رکھی ہوئی ہے۔ آپ ایک دن، دو دن یا تین دن تک امن وامان اور سانحہ ساہیوال پر بات کرسکتے ہیں۔

اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔جناب نصیر احمد کی تحریک التوائے کار نمبر 18 / 5 ہے اور یہ تحریک التوائے کار جواب کے لئے pending ہوئی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18 / 122 جناب محمد رضوان کی ہے اور یہ تحریک التوائے کار جواب کے لئے pending ہوئی تھی۔ کیا جناب محمد بشارت راجا تحریک التوائے کار کا جواب دینا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں کیونکہ ابھی تک اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے لہٰذا س تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Domestic Workers Bill 2018. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Domestic Workers Bill 2018, as recommended by Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the queston is:

"That the Punjab Domestic Workers Bill 2018, as recommended by Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے" کی مسلسل نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سابقہ سپیکر رانا محمد اقبال خان بات کرنا چاہ رہے ہیں اُن کی بات سُنیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ہمارے بھائی وزیر قانون نے پرسوں اس معزز ہاؤس کو بتایا تھا کہ JIT کی رپورٹ آجائے گی اور اُس پر ہم آپ کو ساری بات بتائیں گے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو گی اس سے بڑا ظلم اور کیا ہو سکتا ہے جو ساہیوال میں ہوا ہے۔ نہ صرف پاکستان بلکہ ساری دنیا ہماری طرف دیکھ رہی ہے کہ اس سانحہ میں بے گناہ والدین کو بچوں سمیت قتل کیا گیا اور JIT رپورٹ پر آج وزیر قانون نے بات کرنی تھی وہ ہم سننا چاہتے تھے اور ہماری demand ہے کہ اس سانحہ پر جوڈیشل کمیشن بننا چاہئے۔

جناب سپیکر! ہم آپ کی بات سنیں گے اور اس کے بارے میں اگر حکومت ہمیں صحیح انفارمیشن نہیں دے گی تو پھر اُس کے بعد ہم اپنا مطالبہ کریں گے۔ آپ نے حزب اختلاف کے احتجاج کے دوران ایک بل پاس کرالیا ہے لیکن ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! اس میں کیا برائی تھی کہ آپ JIT رپورٹ کے بارے میں پہلے بات کر لیتے اور اُس کے بعد یہ بل زیر غور آ جاتے۔ یہ ہاؤس ہم سب کا ہے پاکستان کے لوگ اور خصوصی طور پر پنجاب کے لوگ دیکھ رہے ہیں کہ اس سانحہ کے حوالے سے یہ ہاؤس کیا کرتا ہے۔ آپ نے آج کا دن JIT رپورٹ پر بحث کے لئے مقرر کیا تھا تو پہلے اُس رپورٹ پر بات کرتے اور اُس کے بعد legislation شروع کرتے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون سے میری اپیل ہے کہ انہوں نے ایک بل پاس کرا لیا اب مہربانی کر کے اس ہاؤس کو بتائیں کہ JIT کی رپورٹ کیا ہے؟۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان! آپ نے بات کر لی ہے اب آپ تشریف رکھیں۔ ابھی کوئی بھی بل پاس نہیں ہوا اور آپ ابھی تسلی رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! JIT کی جو رپورٹ آئی ہے وہ ایک interim report ہے اُس سلسلے میں اس وقت تک حکومت نے جو کچھ کیا ہے اُس کے سارے facts and figures ہمارے پاس موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میری صرف یہ استدعا تھی کہ چونکہ آج کے ایجنڈے پر ہم نے general discussion on law and order رکھی ہوئی ہے۔ میں نے پہلے بھی معزز ممبران سے یہ عرض کی تھی کہ جیسے ہی government business ختم ہو جاتا ہے ہم اُس کے بعد لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں گے اور اگر آج آپ کی تسلی نہیں ہوتی ہم کل بھی اس پر بات کریں گے اور بالخصوص اس واقعہ پر بات کریں گے۔ اس وقت تک حکومت نے اس واقعہ کے حوالے سے جو اقدامات کئے ہیں ہم اُن اقدامات کے بارے میں بھی بتائیں گے اس کے علاوہ حکومت آگے جو اقدامات کرنے جا رہی ہے ہم وہ بھی بتائیں گے۔

جناب سپیکر! ہم کل بھی اور پرسوں بھی اس واقعہ پر بات کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اس ہاؤس کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلنا ہے۔ آپ کے نوٹس میں ہے کہ یہ بزنس آپ کے حکم پر ملتوی ہوا تھا اور آپ کے حکم کے مطابق اب اس کو update کر کے دوبارہ ہاؤس میں لائے ہیں لہٰذا اس کو آگے چلنے دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبران اس سانحہ پر بات کرنے کی بات کرتے ہیں تو last Mondayکو ہم نے حزب اختلاف کے کہنے پر rules suspend کر کے سیر حاصل بحث کی تھی اُس میں تمام ممبران نے بات کی ہے یعنی یہ ہاؤس اُس سانحہ پر بات کر چکا ہے۔ اب JIT رپورٹ پر بات ہونی ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم وہ بھی کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اگر یہ تھوڑا سا صبر سے کام لیں گے تو ان کی تسلی کے مطابق اس رپورٹ پر بات کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اس معاملے کو اس طرح سے کرتے ہیں کہ JIT کی رپورٹ پر حزب اختلاف کے جو تحفظات ہیں اُس کے اوپر بھی ضرور بات کر لیں گے اور ہم اجلاس کو انشاء اللہ جمعتہ المبارک تک چلائیں گے اور JIT کی رپورٹ پر بحث کے لئے چاہے پورا دن رکھ لیں۔ رانا محمد اقبال خان! میری یہ گزارش ہے کہ یہاں ایجنڈے پر جو بل ہیں اُن پر زیادہ دیر بھی نہیں لگے گی اگر یہ بل ختم ہو جاتے ہیں تو immediately اُس رپورٹ پر بھی بات کر لیں گے، کل بھی اسی رپورٹ پر بحث کر لیں گے اور پرسوں بھی اس پر بحث کر لیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں اس لئے بھی گزارش کر رہا ہوں کہ عوام میں یہ اچھا message جائے گا کہ پنجاب اسمبلی نے اس واقعہ کو بہت اہمیت دی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، کچھ بل اہم ہوتے ہیں تو آپ مہربانی کریں۔ وزیر قانون! آپ ہاؤس کو ensure کریں کہ JIT رپورٹ پر جب تک اس ہاؤس کی تسلی نہیں ہو جاتی یہ discussion ہوتی رہے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں آپ نے ہی یہ assess کرنا ہے کہ ہاؤس مطمئن ہے یا نہیں۔ آپ جب تک حکم دیں گے ہم اس ہاؤس کو چلائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: پھر ایک تو یہ فیصلہ ہے کہ یہ اجلاس جمعتہ المبارک تک چلے گا۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ کیا اس ہاؤس سے میڈیا کی اہمیت زیادہ ہے کہ میڈیا والوں کو کل briefing بھی دے دی گئی اور آج اُن کو in camera briefing بھی دے دی گئی اور اس ہاؤس کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا۔ اس ہاؤس اور اس کے پارلیمنٹیرینز کو بالکل اہمیت نہیں دی گئی تو کیا یہ ہمارے لئے اور اس ہاؤس کے لئے بہتر ہے؟ جبکہ سپیکر صاحب کی ruling تھی کہ کل شام 5:00 بجے JIT رپورٹ کو پہلی دفعہ لے کر آئیں گے لیکن اُس وقت ہاؤس in session نہیں تھا۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! ان کی بڑی اچھی suggestion ہے کہ آپ نے میڈیا کو in camera briefing دی ہے اس ہاؤس کو بھی وہی briefing دینی چاہئے کیونکہ اس سے important forum کوئی نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ابھی تک ہم نے میڈیا کو بریفنگ نہیں دی لیکن ہماری commitment ہے وہ آج ہم نے دینی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔ وزیر قانون! کسی اور کو بریفنگ دینے سے پہلے آپ کل ممبران کو بریفنگ دیں اس کے بعد میڈیا کو بریفنگ دیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا میڈیا ادھر ہی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کل ہم in camera session ہم بریفنگ دے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! یہ ممبران سے پہلے میڈیا کو بریفنگ نہ دیں۔

جناب سپیکر: نہیں دیں گے یہ کہہ دیا ہے۔ آپ نے پہلی بریفنگ in camera دینی ہے تو میڈیا اور کسی کو نہیں دینی بلکہ اس ہاؤس کو دینی ہے اس کے بعد پھر میڈیا کو دینی ہے۔ جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ جناب خلیل طاہر سندھو legal point اٹھائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر جو بات کی گئی اور آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے اس پر ruling دی ہے کہ اجلاس جمعتہ المبارک تک چلے گا اور تمام معزز ممبران اس پر بات کر سکتے ہیں اور JIT کی جو findings آئی ہیں اس پر میڈیا سے پہلے ہاؤس کو apprise کیا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو بات چلی اور بدمزگی ہوئی ہے وہ اس سلسلہ میں ہوئی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: ہم بدمزگی کا ذکر ہی نہیں کرتے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں نہیں کرتا لیکن یہ sense مل رہی تھی کہ bills کے بعد شاید بات کرنے کا موقع نہ ملے۔ آپ نے جب اس بات کو clear کر دیا ہے تو یقیناً ہم اس کو آگے لے کر جانا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ پورا تعاون کریں گے کہ آپ ہاؤس کو چلائیں اور جو bills ہیں ان کے بعد اس پر مکمل بحث کی جائے۔

اعلان

سانحہ ساہیوال کی بریفنگ کے لئے مورخہ 24۔ جنوری 2019 کا اجلاس IN CAMERA منعقد کرنے کا اعلان

جناب سپیکر: اب یہ بات طے ہو گئی ہے کہ کل ممبران کو in camera بریفنگ ہو گی۔ آپ بریفنگ کے بعد جب بات کر لیں گے تو پھر یہ میڈیا کو in camera بریفنگ دیں گے۔ کل یہاں پر جب بریفنگ ہو گی تو میڈیا نہیں ہو گا۔ یہ طے ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اسی حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ایجنڈے میں امن وامان پر بحث رکھی ہے تو اسے سانحہ ساہیوال پر بحث کا نام دیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ بات سنیں کہ وہ آپ کو کل پورا دن دے رہے ہیں۔ آپ نے جو بھی بات کرنی ہے وہ کر لیں۔ یہ بریفنگ سانحہ ساہیوال پر ہی تو ہے۔ جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے مختصر بات کروں گا۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ آج Conflict of Interest کا بل لے کر آرہے ہیں۔ ہماری ترامیم انہوں نے ساتھ نہیں دی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں۔ وہ ساری ہو گئی ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018

(۔۔۔جاری)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That for Clause 3 of the Bill, the following be substituted:

"3. **Prohibition on employment.**- No child under the age of 15 years shall be allowed to work in a household in any capacity:

Provided that no domestic worker under the age of 18 years shall be engaged in a domestic work except involving light work in a household.

Explanation: "light work" means a domestic work which is part-time in nature and is not likely to harm health, safety and education of a domestic worker."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

That for Clause 3 of the Bill, the following be substituted:

"3. **Prohibition on employment.**- No child under the age of 15 years shall be allowed to work in a household in any capacity:

Provided that no domestic worker under the age of 18 years shall be engaged in a domestic work except involving light work in a household.

Explanation: "light work" means a domestic work which is part-time in nature and is not likely to harm health, safety and education of a domestic worker."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, as substituted, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہماری میٹنگ ہوئی تھی۔ اس دن آپ نے بہت شفقت کی، آپ کی شفقت اور جناب محمد بشارت راجا کی مہربانی کے ساتھ جو میٹنگ ہوئی اس میں طے ہوا جس طرح یہ کلاز متفقہ طور پر پاس ہوئی ہے۔ وہاں almost سارا بل متفقہ طور پر ہو گیا۔

جناب سپیکر! میں ایک بات جناب محمد بشارت راجا کو یاد کرا دوں کہ جب بات ہوئی کہ ایک کلاز (a)(1)23 ہے اس میں یہ ہے کہ domestic worker کی تنخواہ کا پانچ فیصد مالک ہر مہینے create کے جانے والے فنڈ میں جمع کرائے گا اور ایک فیصد domestic worker کی تنخواہ سے کاٹ کر وہ جمع کرائے گا۔ اس میں ہمارے لاء ڈیپارٹمنٹ کے جناب محسن بخاری نے بڑا resist کیا۔ اس میں جناب محمد بشارت راجا کو ایک جملہ یاد کراتا ہوں کہ جناب محمد بشارت راجا نے کہا کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ وضاحت کر دوں کہ اس پر یہ جو فرمارہے ہیں اس کے مطابق ہم کرنے جارہے ہیں۔ اس کو ہم vote out کرائیں گے۔

جناب سپیکر: وہ ہو رہا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ پڑھ تو لیں۔ ہم vote out کرارہے ہیں۔

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (2), for the words "having jurisdiction in the area", the word "concerned" be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (2), for the words "having jurisdiction in the area", the word "concerned" be substituted."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

> "That Clause 5 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSES 6 to 10

MR SPEAKER: Now, Clauses 6 to 10 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

> "That Clauses 6 to 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> That for Clause 11 of the Bill, the following be substituted:
>
> "11. **Medical examination, vaccination and inoculation.**- Every employer, on yearly basis, shall ensure medical examination of a domestic worker in a household by a registered medical practitioner and such domestic worker shall also be vaccinated and inoculated against such diseases at such intervals as may be prescribed, and the expenses, if any, of such medical examination, vaccination and inoculation shall be borne by the employer."

MR SPEAKER: The motion moved and the queston is:

> That for Clause 11 of the Bill, the following be substituted:
>
> "11. **Medical examination, vaccination and inoculation.**- Every employer, on yearly basis, shall ensure medical examination of a domestic worker in a household by a registered medical practitioner and such domestic worker shall also be vaccinated and inoculated against such diseases at such intervals as may be prescribed, and the expenses, if any, of such medical examination, vaccination and inoculation shall be borne by the employer."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, as substituted, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSES 12 to 21

MR SPEAKER: Now, Clauses 12 to 21 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 12 to 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That in Clause 22 of the Bill:

(a) in sub-Clause (1), for the word "may" the word "shall" be substituted;

(b) in sub-Clause (2), para (c) be omitted and remaining paras renumbered accordingly; and

(c) in sub-Clause (3), for para (b), the following be substituted:

"(b) benefits for domestic workers provided in subsection (6) of section 4 of the Act; ".

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

That in Clause 22 of the Bill:

(a) in sub-Clause (1), for the word "may" the word "shall" be substituted;

(b) in sub-Clause (2), para (c) be omitted and remaining paras renumbered accordingly; and

(c) in sub-Clause (3), for para (b), the following be substituted:

"(b) benefits for domestic workers provided in subsection (6) of section 4 of the Act;."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER:"Clause 23 does not stand part of the Bill."

CLAUSES 24 and 25

MR SPEAKER: Now, Clauses 24 & 25 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 24 & 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 26

MR SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That in Clause 26 of the Bill, for sub-Clauses (1) & (2), the following be substituted:

"(1) The Government may, by notification in the official Gazette, constitute a Committee at the lowest tier of the local government to be called the Dispute Resolution Committee for the effective enforcement of the Act.

(2) The Dispute Resolution Committee, having such number of members and composition as may be prescribed, shall be headed by the head of the lowest tier of the local government concerned or such other officer as may be notified by the Government."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

That in Clause 26 of the Bill, for sub-Clauses (1) & (2), the following be substituted:

(1) The Government may, by notification in the official Gazette, constitute a Committee at the lowest tier of the local government to be called the Dispute Resolution Committee for the effective enforcement of the Act.

(2) The Dispute Resolution Committee, having such number of members and composition as may be prescribed, shall be headed by the head of the lowest tier of the local government concerned or such other officer as may be notified by the Government."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSES 27 to 35

MR SPEAKER: Now, Clauses 27 to 35 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 27 to 35 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 36

MR SPEAKER: Now, Clause 36 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> That for Clause 36 of the Bill, the following be substituted:
>
> "36. **Labour Inspectors.**- (1) The Government may notify Labour Inspectors of the respective areas of jurisdiction for the purposes of ensuring compliance with the provisions of the Act.
>
> (2) An Inspector notified under subsection(1) shall be deemed to be a public servant within the meaning of the Pakistan Penal Code, 1860 (XLV of 1860)."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> That for Clause 36 of the Bill, the following be substituted:
>
> "36. **Labour Inspectors.**-(1) The Government may notify Labour Inspectors of the respective areas of jurisdiction for the purposes of ensuring compliance with the provisions of the Act.

(2) An Inspector notified under subsection(1) shall be deemed to be a public servant within the meaning of the Pakistan Penal Code, 1860 (XLV of 1860)."

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 36 of the Bill, as substituted, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSES 37 to 39

MR SPEAKER: Now, Clauses 37 to 39 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 37 to 39 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That in Clause 2 of the Bill:

(a) for para (f), the following be substituted:

"(f) "dispute"means any dispute or conflict between employers and domestic workers concerning employment or the terms of employment or the conditions of work of domestic workers;"; and

(b) for para (o), the following be substituted:

"(o) "Inspector" means a Labour Inspector notified under section 36 of the Act;"

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

That in Clause 2 of the Bill:

(a) for para (f), the following be substituted:

"(f) "dispute" means any dispute or conflict between employers and domestic workers concerning employment or the terms of employment or the conditions of work of domestic workers;"; and

(b) for para (o), the following be substituted:

(o) "Inspector" means a Labour Inspector notified under section 36 of the Act;"

(The motion was carried unanimously.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Domestic Workers Bill 2018, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Punjab Domestic Workers Bill 2018, as amended, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Domestic Workers Bill 2018, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed unanimously.)

Applause!

مسودہ قانون نمل انسٹیٹیوٹ میانوالی 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Namal Institute Mianwali Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Namal Institute Mianwali Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Namal Institute Mianwali Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Sami Ullah Khan, Ch Mazhar Iqbal, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mr Muhammad Yousaf, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mahmood, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Aneeza Fatima, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mahmood, Mr Rais Nabeel Ahmad, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! I move:

> "That the Namal Institute Mianwali Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st March 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Namal Institute Mianwali Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st March 2019."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (**Mr Muhammad Basharat Raja**): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری اس پر گزارش ہوگی کہ اس کو مخالفت برائے مخالفت نہ لیا جائے۔ یہ اکثریت کے لحاظ سے بل پاس کروالیں گے لیکن ultimately logically, ethically and morally اس بات کے against ہے کہ اگر آپ اس کو circulate نہیں کرتے، سول سوسائٹی کے لوگوں اور educationists کو شامل نہیں کرتے تو یہ ٹھیک نہیں ہے۔ پتا نہیں اِن کو کس چیز کی جلدی ہے کیونکہ جلدی جلدی میں سارے کام غلط کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس کو مشتہر کیا جائے، اخبار میں دیا جائے اور اس کے بعد intelligentsia کو شامل کیا جائے۔ ایک طرف یہ کہتے ہیں کہ ہم چیزوں کو de-nationalize کریں گے تو دوسری طرف میانوالی کے اس بل کی بہت زیادہ جلدی ہے تا کہ ہم جلد از جلد اس کو گورنمنٹ کے under لے آئیں۔ ویسے hurriedness میں ہمیشہ hurry, worry اور curry تباہ کرتی ہے لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ اس کو آپ circulate کریں۔ جب تک تمام لوگوں کی رائے اس پر نہیں آتی تب تک اس کو پاس نہ کریں اور کمیٹی میں سب لوگوں کو بلائیں۔ ہم ہمیشہ یہ کرتے تھے کہ سینئر وکلاء حضرات اور سینئر educationists کو بلاتے تھے پھر بل پاس کرتے تھے۔

جناب سپیکر! میری اس میں humble submission یہی ہے کہ ہم 31۔ مارچ تک اس کو pending کر لیں اور اس دوران میٹنگز کر کے اس بل کو بھی متفقہ لے آئیں تا کہ اچھا تاثر جائے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس میں کئی legal issues بھی ہیں۔ یہ نمل انسٹیٹیوٹ 1860 کے سوسائٹیز ایکٹ کے تحت بنایا گیا تھا اور یہ انسٹیٹیوٹ ہمارے محترم وزیر اعظم جناب عمران خان اور ان کی فیملی کا بنایا ہوا ہے۔ آج تک پورے پاکستان اور پنجاب کے لوگ یہ سمجھتے رہے کہ یہ انسٹیٹیوٹ just like ٹرسٹ ہے جس میں بے شمار اندرونی اور بیرونی لوگ donations دیتے رہے۔

جناب سپیکر! اب صورتحال یہ ہے کہ in the guise of trust سوسائٹیز ایکٹ 1860 کے تحت یہ نمل انسٹیٹیوٹ بنایا گیا۔ اصل میں سوسائٹیز ایکٹ کے تحت ادارے ایک قسم کے پرائیویٹ entrepreneur ہوتے ہیں اس لئے نمل انسٹیٹیوٹ پر donations نہیں لی جا سکتی تھیں لیکن آج تک nationally and internationally اس پر donations لی جاتی رہیں اور ہم سب خاموش اور لاعلم رہے۔ اب یہ کوشش ہو رہی ہے کہ نمل انسٹیٹیوٹ کو ایک درجہ دلوا دیا جائے اور اس کی baggage گورنمنٹ آف پنجاب کو دے دی جائے یعنی مزید بھیس بدلا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے جو پڑھا ہے اور اگر آپ بھی پڑھیں گے تو سوسائٹیز ایکٹ 1860 کے تحت بننے والے انسٹیٹیوٹ کسی طور پر بھی constituent colleges یا constituent institutes بنانے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ وہ سوسائٹیز ایکٹ کے تحت انسٹیٹیوٹ ہے جو خود کام کرتا ہے۔ میں آپ کو ایک اور بات بتاؤں کہ یہ "Axact" جیسا ادارہ بننے جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو تازہ مثال دوں گا کہ میرے کسی دوست کو نہیں پتا کہ سرگودھا یونیورسٹی کا اصل معاملہ کیا ہے۔ سرگودھا یونیورسٹی نے sub campuses کھلوائے جن کی پوری formalities complete نہ کی گئیں جس کی وجہ سے کئی ہزار طالبعلموں کو اسناد نہ مل سکیں۔ والدین کا پیسا ضائع، بچوں کے سال اور اُن کا career بھی ضائع ہوا۔ اس کا شاخسانہ یہ ہے کہ ایک پروفیسر کی death ہو گئی اور دو جیل میں پڑے ہیں۔

جناب سپیکر! ایک بات یہ کہ constituent institutes کی اجازت ابھی دی جا رہی ہے اور دوسرا یہ کہ اس کے اوپر پنجاب حکومت کا بھیس اوڑھا جا رہا ہے لیکن اس سے زیادہ اس میں ایک اور damaging Clause یہ ڈالی گئی ہے کہ دس سال کے بعد یہ اپنے sub campuses بھی کھولیں گے۔

جناب سپیکر! میں آج پوری عوام کو میڈیا کے ذریعے بتا رہا ہوں کہ کوئی بھی آ کر میرے ساتھ مذاکرہ کر لے یہ نمل انسٹیٹیوٹ ایک کمرشل ادارہ ہے یہ ٹرسٹ ہے یہاں donation ہونی چاہئے اور نہ ہی کسی کو donation دینی چاہئے۔ یہ ادارہ لوگوں کو بھول میں رکھ کر بنایا گیا ہے جس پر اس سے بڑا conflict of interest کیا ہو سکتا ہے کہ آج آپ conflict of interest کا بل لا رہے ہیں تو یہ ہمارا level ہے؟ ہمیں اپنے صاف ہاتھوں کے ساتھ چلنا چاہئے اور ہمیں کسی طور پر بھی کسی قسم کی کوئی ایسی camouflaging نہیں کرنی چاہئے کیونکہ پنجاب حکومت کو آج استعمال کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں جو سمجھتا ہوں کہ پبلک میں جانے سے بہتر ہے کہ جناب محمد بشارت راجا بڑے سمجھدار آدمی ہیں تو وہ اس بل کو withdraw کریں اور اگر نہیں کرتے تو پھر public at large میں بھیجیں تاکہ public at large کو پتا چلے کہ نمل انسٹیٹیوٹ کے نام پر کیسا کیسا دھوکا ہمارے ساتھ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! ہم چاہتے ہیں کہ انسٹیٹیوٹ قائم رہے لیکن ہمیں صرف دو چیزوں پر اعتراض ہے جن میں ایک donation اور۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر: آپ ذرا مہربانی کریں کیونکہ اگر آپ خاموش رہیں گے تو بہتر ہے کیونکہ بڑا smoothly کام ہو رہا ہے۔ ذرا انہیں سن لیں کیونکہ سننے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ان کا حق ہے اس لئے انہیں بولنے دیں۔ آپ کا کام ویسے ہی ہو جانا ہے تو ان کی بات سن لیں۔ (قہقہے)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھے صرف دو باتوں پر اعتراض ہے۔ میرے علاقے میں نمل انسٹیٹیوٹ بنا ہے جس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ بچوں کو تعلیم دیں لیکن مجھے اعتراض ہے تو اس پر کہ donation نہیں لی جانی چاہئے۔

جناب سپیکر! مجھے اعتراض ہے کہ یہ ایک کمرشل ادارہ ہے اور کمرشل ادارہ کو Nationally and Internationally donations نہیں لینی چاہئیں۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ آج اگر یہ constituent colleges, constituent institutes اور sub campuses کی اجازت دے دیں گے تو یہ ایک نیا "Axact" ہو گا اور یہ ایک نیا Axact بنے گا جس کے لاہور میں sub campus بنیں گے تو میری استدعا یہ ہے کہ اس کو public at large میں elicit کریں کہ اس کے متعلق لوگ کیا کہتے ہیں۔ شکریہ

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بھی اسی بل پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ جیسے ابھی سرگودھا یونیورسٹی کا ذکر کیا گیا تو میں نے واقعی یہ چیز اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی کہ سرگودھا یونیورسٹی کا لاہور میں نہر کے اوپر موجود کیمپس ہے تو وہاں پر واقعی طلباء نے ڈگریاں نہ ملنے کی وجہ سے احتجاج کیا۔ وہاں پر طلباء کے والدین کی خون پسینے کی کمائی کو لوٹنے کے جو بہانے بنے ہوئے تھے، ان کے خلاف بھی احتجاج کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر قانون سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدانخواستہ وہ کہیں جا تو نہیں رہے کہ 15۔جنوری کو انہوں نے یہ بل تیار کیا، 17۔جنوری کو سپیشل کمیٹی کے حوالے کیا اور 19۔جنوری کو ہاؤس میں لے آئے جبکہ ابھی وہ چاہ رہے ہیں کہ ابھی بغیر کسی تصدیق کے اور بغیر proposal کے، جیسے آپ نے بھی فرمایا کہ "ہو تو جانا ہی ہے" مگر ہمارا حق تو بنتا ہے کہ ہم اسے oppose کریں کہ اس حوالے سے خاص طور پر institutional ادارے جو آنے والے

کل میں قوم کے معمار پیدا کرنے والے ہیں تو پھر ہمیں کیوں نہ اس ہاؤس سے اور ہاؤس سے باہر اس قوم سے رائے لینے کا وقت دیا جائے۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے یہی request وزیر قانون سے ہے کہ کم از کم اس بل کے لئے بنائی گئی کمیٹی میں باقی ممبران کو بھی شامل کیا جائے اور public at large میں proposals کے لئے بھیجا جائے اور مشتہر کیا جائے تاکہ بہتر proposal آنے پر ہمارے آنے والے کل میں بچوں کے مستقبل بہتر ہوں اور ملک پاکستان کا بھی بہتر مستقبل ہو۔ یہ جو تبدیلی کے نعرے لگاتے تھے، اس بل میں تو کہیں تبدیلی نظر نہیں آ رہی as per as وہ بل لے کر آتے ہیں، اپنی آواز yes میں کرتے ہیں اور بل پاس کروا لیتے ہیں اس لئے میری بھی یہی proposal ہے آپ کے توسط سے وزیر قانون سے کہ اس بل کو صبر سے اور اچھے طریقے سے دوبارہ کمیٹی کے پاس بھیجیں جہاں سے proposals لے کر ہاؤس میں لایا جائے۔ شکریہ

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں اس بل پر اظہار خیال کرنے سے پہلے تھوڑی سی بات سب ممبران کے ذہن نشین کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے ہم نے Domestic Protection Bill پاس کروایا، اگر آپ اجازت دیں تو بل پاس ہو چکا ہے لیکن میں آپ کو یہاں پر warn کرتا ہوں کہ اس میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کا خیال نہیں رکھا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، چودھری مظہر اقبال! وہ بل تو پاس ہو گیا ہے اس لئے اس بل پر بات کریں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں صرف اس context میں بات کر رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، چودھری مظہر اقبال! رولز کے مطابق آپ صرف ترمیم پر بات کریں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں نے اسی لئے آپ سے اجازت چاہی تھی لیکن آپ نے نہیں دی۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! چونکہ وہ بل متفقہ طور پر پاس ہو گیا ہے اس لئے اس بل کو چھوڑ دیں۔

چوہدری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں context میں بات کرنا چاہ رہا تھا کہ جس طرح یہ شور شرابے میں بل پاس ہوتے ہیں اور جس طرح جلد بازی میں، میں اس لئے اس بل کو زیر بحث لانا چاہتا تھا کہ اس کا خمیازہ بھی ہم سب بھگتیں گے۔ اس بل کے بارے میں یہ کہوں گا کہ سابقہ حکومت کی روایات میں، میں خود witness ہوں کہ جب ہیلتھ کیئر کمیشن کا بل پاس ہوا تو وہ بل بالکل table ہو گیا تھا اور اس وقت جو stakeholders کی طرف سے protest کیا گیا تو اس بل کو واپس کیا گیا اور پھر stakeholders کے ساتھ بے تحاشا meetings کی گئیں then we reached a consensus with the stakeholders اور پھر وہ بل جا کر پاس ہوا جو کہ آج لاگو ہے۔

جناب سپیکر! میرا کہنے کا مقصد صرف یہ ہے جیسے معزز ممبر جناب محمد وارث شاد نے فرمایا کہ یہ بل اتنی haste میں ایک ہفتے کے اندر جس طرح لایا جا رہا ہے اس پر for God sake جو committees ہیں، اس کے ممبران کی تعداد بھی بڑھائیں۔ جو law making committee ہے اس میں ہم نے 17 ممبران کی فہرست دی تھی یعنی 17 ممبران اپوزیشن کی طرف سے تھے جو کہ بعد میں کاٹ کر صرف پانچ کر دیئے گئے اور انہیں بھی پورا موقع نہیں دیا گیا کہ وہ باقی ہاؤس سے consultation کر لیتے۔

جناب سپیکر! بل کے حوالے سے بھی میں یہی وزیر قانون کو کہوں گا کہ اس بل کو بھی haste میں نہ لے جائیں بلکہ اسے public at large میں بھی discuss کر لیں اور law making committee کو بھی زیادہ موقع دیں کہ وہ اس کی تمام clauses پر بحث کر کے proper input دے سکے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مختصر یہ ہے کہ اتنی جلدی حکومت کو اس بل کو پاس کروانے کی ہے اس کی مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔ میرے دوستوں نے پہلے بھی بات کی کہ اس کو ہم سرگودھا یونیورسٹی بنانے جا رہے ہیں یا کوئی اور نمونہ بنانے جا رہے ہیں۔ ایجوکیشن کے ادارے بننے چاہئیں

اور ایسے remote area میں زیادہ سے زیادہ بننے چاہئیں اس کو ہم appreciate کرتے ہیں لیکن اگر ہم اس کو publically مشتہر کر دیں اور public at large پر اس حوالے سے کوئی رائے آ جائے کیونکہ اس میں لکھا ہوا ہے کہ:

> The Namal Institute primarily serve student coming from Mianwali and surrounding districts which include Chakwal, Lakki Marwat, Bannu, DI Khan, Khushab, Karak, Kohat etc. it also serve students coming from Lahore and as far as Karachi

جناب سپیکر! اس کو ہم کیوں نہیں پنجاب کر لیتے کیونکہ اسے صرف لاہور تک رکھا گیا ہے۔ پورے پنجاب میں اور پورے پاکستان سے طلباء کے آنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس میں ایسی attraction بھی ہونی چاہئے کہ جس طرح اسلام آباد اور لاہور سے جو طلباء نہیں جاتے اور ان کے لئے attraction پیدا کرنے کے لئے وہاں پر کوئی ایسی سہولت رکھی جائے۔ یہ جو انسٹیٹیوٹ ہے یہ نمل یونیورسٹی ہونا چاہئے اسے قائم کرنے میں ہم حکومت کے ساتھ ہیں لیکن یہ جو جلد بازی میں ہے اور یہ اتنی haste میں لگتے ہیں تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کی رولنگ جیسے وہ بات آپ نے بڑے lighter way میں کہی کہ آپ کا کام تو ہو ہی جانا ہے اس لئے صبر سے کام لے لیں۔ انہیں صبر بھی نہیں ہے تو انہیں صبر بھی دلوائیں۔ اپوزیشن بنچز کی طرف سے میری گزارش ہو گی کہ تعلیم کے ادارے ہونے چاہئیں اور یہ جو ریاست مدینہ ہے اللہ کرے کہ یہ اس قابل ہو جائیں کہ یہ ایسے ادارے قائم کریں لیکن ان کی جلد بازیوں سے ایسا لگتا نہیں ہے اور ان کے aggression سے لگتا ہے کہ جیسے یہ کوئی بڑی جعلسازی کرنے جا رہے ہیں اور پنجاب کے عوام کو کوئی دھوکا دینے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ اس بل کو مشتہر کیا جائے public at large اس میں عوام کو شامل کیا جائے، عوام کی رائے کو مدنظر رکھتے ہوئے اور وہ جو لاء کمیٹی ہے اُس میں زیادہ سے زیادہ ہمارے اپوزیشن کے ممبرز کو شامل کر کے اُن کی رائے لے کر اور عوامی رائے لے کر اس بل کو لایا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ ممبران بالخصوص میں معزز ممبر جناب محمد وارث شاد کے متعلق عرض کروں گا کہ ہم تو راولپنڈی کے ہیں یا باقی معزز ممبران اور علاقوں کے ہیں یہ تو directly خوشاب کو بھی cater کرے گا تو میرے خیال میں انہوں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اللہ کرے ان کے علاقے تک ان کے یہ خیالات پہنچیں کہ ایک تعلیمی ادارہ جو ان کے علاقے میں بننے جارہا ہے اُس کو جس طرح انہوں نے oppose کیا۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے عرض یہ کروں گا کہ جناب خلیل طاہر سندھو نے فرمایا کہ اس میں جلدی کیا ہے گورنمنٹ کو بالکل اس میں جلدی ہے ہم ایک کوالٹی ایجوکیشن اس صوبے کے عوام کو دینا چاہتے ہیں اس لئے ہماری جلدی ہے اور ہم نے باقاعدہ کمیٹی کی میٹنگ کر کے اور تمام ممبران نے اس کو at large discuss کیا۔ ہم نے اس پر open discussion کی اور اُس کے بعد اس بل کو لے کر آئے ہیں۔ اُس سے پہلے یہ بل cabinet میں discuss ہوا۔

جناب سپیکر! Cabinet Committee on legislative business میں discuss ہوا، دوبارہ پھر cabinet میں گیا، cabinet کی approval سے ہاؤس میں آیا اور ہاؤس سے پھر یہ سپیشل کمیٹی میں گیا اور آج واپس ایوان میں passage کے لئے آیا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں یہ کہا گیا کہ donations لے کر یہ ادارہ بنایا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری قیادت پی ٹی آئی کے جو چیئرمین جناب عمران خان ہیں اُن کا کریڈٹ ہی یہ ہے انہوں نے پوری دنیا سے ایک ایک روپیہ لوگوں سے مانگ تانگ کر شوکت خانم ہسپتال بنایا اور نمل یونیورسٹی بنائی انہوں نے اپنی ذات کے لئے پیسے نہیں مانگے۔ آپ کی اولاد کو آپ کی آئندہ آنے والی نسلوں کو تعلیم دینے کے لئے وہ شخص ایک ایک روپیہ مانگتا رہا ہے اور یہاں اس معزز فورم پر یہ کہا جارہا ہے کہ اس کو donation نہ دی جائے۔

جناب سپیکر! اس سے بڑی زیادتی کوئی نہیں ہو سکتی جو شخص donation لے کر کسی گورنمنٹ کے پیسے سے نہیں donation لے کر لوگوں سے ایک ایک روپیہ اکٹھا کر کے مانگ کر اُس نے یہ ادارہ بنایا تو آج کہا جارہا ہے کہ اُس کو donation نہ دینا کیونکہ وہ بچوں کو تعلیم دینے جارہا

ہے انتہائی دکھ کی بات ہے۔ اُس کے بعد یہ بھی کہا گیا معزز ممبر جناب خلیل طاہر سندھو نے فرمایا اور ابھی جناب محمد ارشد ملک بھی فرما رہے تھے کہ آپ کے remarks پر یہ کہہ رہے تھے کہ اس نے پاس تو ہو ہی جانا ہے کہ سپیکر صاحب نے کہا آپ کا کام ہو ہی جانا ہے اس کا سارا ریکارڈ سپیکر صاحب کے سامنے پڑا ہوا ہے آپ کی طرف سے اس میں ماسوائے اس ایک ترمیم کے باقی کوئی ترمیم نہیں ہے۔

جناب سپیکر! جس سے مراد یہ ہے کہ آپ اس بل سے کلی طور پر اتفاق کرتے ہیں اس میں کوئی ترمیم اپوزیشن کی طرف سے نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اس لحاظ سے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مخالفت برائے مخالفت کے طور پر ایک ترمیم دی لیکن جو اس بل کی اصل روح ہے اُس سے آپ اتفاق کرتے ہیں اور آپ کا ضمیر اس بات سے مطمئن ہے کہ ایک اچھا کام ہونے جا رہا ہے تو اُس میں کیڑے نہیں ڈالنے چاہئیں۔ ابھی جناب محمد ارشد ملک ہی نے کہا کہ دال میں کالا ہے تو دال میں کالا نہیں ہے نیت میں کچھ خرابی موجود ہے۔

جناب سپیکر! ایک اچھا کام آج جس طرح ڈومیسٹک ورکرز کا بل متفقہ طور پر پاس ہوا میں سمجھتا ہوں اس ایوان کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ اس صوبے میں ایک پرائیویٹ ادارہ جو ایک ایک پیسہ اکٹھا کر کے بنایا گیا ہے آج وہ اس نہج پر پہنچ گیا ہے کہ اُس کو ایک انسٹیٹیوٹ کا درجہ دیا جا رہا ہے اور یہ اسمبلی جو عوام کے پیسے سے چل رہی ہے جبکہ اس ادارے میں حکومت کا پیسا بھی شامل نہیں ہے۔ یہ بنتا ہے تو کم از کم ایک شخص جس نے انفرادی حیثیت میں کوئی کام کیا اُس کو acknowledge تو یہ اسمبلی کر رہی ہے اور اُس کا اسے صلہ دے رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر یہ ایوان جو عوام کا نمائندہ ہے آپ پورے پنجاب کے عوام کی نمائندگی کرتے ہیں اور اگر اس کو عوام کے پاس بھیجا جائے گا تو آپ کو بھی عوام نے منتخب کر کے بھیجا ہے اگر آپ اپنا کام نہیں کر سکتے کہ اس میں کوئی نقص نکال کر ترمیم دیں تو کہتے ہیں، نہیں پھر اس کو عوام کے پاس بھیج دیں تو بہتر یہ ہے کہ آپ ہی واپس عوام کے پاس چلے جائیں۔ ہمیں اچھے کام کی تعریف کرنی چاہئے یہ اچھا کام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جو بھی حصہ ڈالے گا اللہ تعالیٰ کی ذات اُس کو اجر دے گی۔

MR SPEKAER: Thank you. Raja Sahib!

Now, the question is:

"That the Namal Institute Mianwali Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st March 2019."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Sami Ullah Khan, Ch Mazher Iqbal, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Aneeza Fatima, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmad, Ms Shazia Abid. Any other mover except the one who has moved or discussed the earlier motion may move it.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ نہیں کر سکتے آپ move کر چکے ہیں رولز میں ایک ہی کر سکتے ہیں یہ رولز 96 میں ہے۔

Since no one wants to move it, the same is supposed as withdrawn.

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! میں ترمیم move کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے پہلے ترمیم move نہیں کی اب آپ چھوڑ دیں جانیں دیں۔ ایک remote area میں یونیورسٹی بن رہی ہے سب کا بھلا ہو جائے گا اب آپ جانیں دیں۔ آپ کی مہربانی

Now, the motion moved and the question is:

"That the Namal Institute Mianwali Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 30

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause.

Now, Clauses 3 to 30 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

SCHEDULE

MR SPEAKER: Now, the Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Namal Institute Mianwali Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Namal Institute Mianwali Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون پیشہ ورانہ تحفظ و صحت پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Sami Ullah Khan, Ch Mazher Iqbal, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Aneeza Fatima, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmad, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st March 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st March 2019."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون نے oppose کیا ہے۔ جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں دوبارہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا اگر یہ اس کو مشتہر کریں گے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون اس بات کو وضاحت میں لے گئے ہیں کہ آپ عوام کے پاس جائیں گے یا کون جائے گا یہ تو چند دنوں میں پتا چل جائے گا کہ کون جانے والا ہے اور کون یہاں پر رہے گا لیکن ہم ان باتوں میں نہیں پڑنا چاہتے اور یہ جو کچھ ہو رہا ہے سب کو پتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس بل پر specific رہنا چاہتا ہوں کہ اس کو مشتہر ضرور کیا جائے اور اس سے کچھ بھی نہیں ہوگا۔ بظاہر یہ natural بات ہے کہ آپ کے پاس ق لیگ کی وجہ سے عددی اکثریت ہے اور آپ نے یہ بل پاس کروالینا ہے کیونکہ آپ کے پاس دس ووٹوں کی اکثریت ہے لیکن میری گزارش ہوگی کہ اگر یہ اتنا اہم بل ہے تو خوف کس بات کا ہے؟ آپ کو کوئی اندر کا خوف ہے، آپ لوگوں کو بتانا نہیں چاہ رہے اور آپ لوگوں سے بات نہیں کرنا چاہ رہے۔ آپ ایک طرف کہتے ہیں کہ ریاست مدینہ لیکن ریاست مدینہ میں اگر کوئی مسئلہ آتا تھا تو وہاں پر اجتہاد ہوتا تھا۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! وہی ہو رہا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وہ نہیں ہو رہا جی، چودھری ظہیر الدین! آپ مجھ سے بڑے ہیں اور میں آپ سے بات نہیں کر رہا لیکن یہ اجتہاد نہیں ہو رہا اس لئے آپ اس کو stereotype بنا رہے ہیں، یہ سارا کچھ کر کے بل پاس ہو جائے گا اور یہ سب کچھ ہو جائے گا لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی ابھی آپ کی باتوں کے بعد سمجھ آئی ہے کہ آپ کو کس بات کی جلدی ہے۔ جس طرح کے حالات بنے ہوئے ہیں اس لئے میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ مہربانی فرما کر اس کو ویب سائٹ پر بھی ڈالیں، اس کو اخبار میں بھی دیں، اس میں لوگوں کو شامل

کریں اور اس میں سینئر ڈاکٹرز کو بھی شامل کریں یہ خاص طور پر ہیلتھ کے حوالے سے ہے اور جو ماہرین ہیں ان کو اس میں شامل کریں تاکہ ایک متفقہ opinion سامنے آسکے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں اور بات کرنا چاہتا ہوں لیکن جناب محمد بشارت راجا mind کر جاتے ہیں۔ جناب محمد بشارت راجا کو اس قسم کی چیزیں کیوں ناگوار گزرتی ہیں جو positive ہیں؟

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے جناب محمد بشارت راجا سے humble submission ہے کہ اس بل کو مشتہر کیا جائے۔ بالکل آپ اتنی جلدی میں یہ کام نہ کریں اور بے شک گورنمنٹ میں جو بھی ہو گا لیکن بعد میں ہم دیکھیں گے کہ عوام کے پاس کون جاتا ہے۔ اب بل کے حوالے سے بات کروں تو اس میں تمام لوگوں کی opinion سامنے لے کر آئیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا نام اس میں ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! جی، ہاں۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اس بل کے حوالے سے یہ ضرور کہوں گی کہ اس بل کا ہونا بہت اچھی بات ہے کیونکہ پیشہ ورانہ طور پر ہمیں لوگوں کو تحفظ دینا چاہئے لیکن اس میں مجھے تھوڑی سی کمی محسوس ہوئی۔

جناب سپیکر! وہ میں آپ کی وساطت سے ضرور شیئر بھی کروں گی اور request بھی کروں گی کہ اگر اسے add کر لیا جائے تو زیادہ اچھا ہو جائے گا۔ جیسا کہ اگر اس میں occupation کو specified کر دیا جائے کیونکہ اس میں occupations کو specified نہیں کیا گیا ہے اور اگر وہ specified ہو جائیں گے تو زیادہ بہتر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! دوسری چیز یہ ہے کہ جس طرح employers کی ڈیوٹی ہے تو وہ میں بیٹھے ہوئے پڑھ رہی تھی تو اس میں جزلی یہ تھا کہ جیسے "تم ادارے کے سربراہ ہو تو تمہیں اچھا اچھا کرنا چاہئے۔" اب وہ اچھا اچھا کو bound نہیں کیا گیا کہ کن کن ڈیوٹیز کو اسے کرنا لازم ہی ہے اور اگر نہیں کرے گا تو کیا ہو گا یعنی کہ مجھے تھوڑا سا feel ہوا کہ اس میں تھوڑی کمی ہے۔ وہ جو ڈیوٹیز دے رہے ہیں کہ تم نے as an owner یہ یہ چیزیں must کرنی ہیں۔ اگر اس ڈیوٹی کو تھوڑا سا study کریں تو اس میں مجھے تھوڑی کمی محسوس ہوئی ہے پھر اس میں جس طرح انسپکٹر کا concept دیا گیا ہے اگر ہم انسپکٹر کے concept کے ساتھ ساتھ اس میں ایک preventive measures qualified safety officer کا concept دے دیں اور ایک ہر occupational unit پر ایک ایسا آفیسر appoint کیا جائے جو کہ وہ وہاں پہلے safety measures کا خیال رکھے، وہ باقاعدہ اس کی تمام لوگوں کو training دے۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ حادثہ ہو اور انسپکٹرز کارروائی کریں، اس سے پہلے preventive measures qualified safety officers ہونے چاہئیں اور یہ ہر یونٹ پر must قرار دے دیا جائے کہ ہر یونٹ میں ان کا ہونا ضروری ہے تاکہ وہ ان measurement کو حادثہ سے قبل کم از کم اور کچھ نہیں تو as a trainer اور as a safety officer اس کی دیکھ بھال کر سکے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون! ذرا briefly بتائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! briefly یہی ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ public interest کا بل ہے اور اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو public interest کے خلاف ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا محترمہ نے جس طرح فرمایا ہے تو آپ آگے دیکھیں کہ ہم اس میں مشاورت کے ساتھ گورنمنٹ کی طرف سے ترمیم لے کر آئے ہیں اور یہ ہماری ego مسئلہ نہیں ہے، اس میں بہتری کی گنجائش ہر وقت موجود رہتی ہے اور جب بھی بہتر تجاویز آئیں گی تو سر آنکھوں پر ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ والی تجاویز اس میں آجائیں گی۔

Now, the question is:

"That the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st March 2019."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Sami Ullah Khan, Ch Mazher Iqbal, Malik Nadeem Kamran, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Aneeza Fatima, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmad, Ms Shazia Abid. Any other mover except the one who has moved or discussed the earlier motion may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019:-

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Naeem Safdar
4. Malik Ahmed Saeed Khan
5. Mr Muhammad Ilyas Khan
6. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
7. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
8. Mr Noor-ul-Amin Wattoo
9. Syed Hassan Murtaza
10. Ms Shazia Abid

11. Ms Tahia Noon
12. Ms Kanwal Pervaiz Ch"

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019:-

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Naeem Safdar
4. Malik Ahmed Saeed Khan
5. Mr Muhammad Ilyas Khan
6. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
7. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
8. Mr Noor-ul-Amin Wattoo
9. Syed Hassan Murtaza
10. Ms Shazia Abid
11. Ms Tahia Noon
12. Ms Kanwal Pervaiz Ch"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون نے oppose کیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے ملک میں یہ سب سے بڑی بدنصیبی ہے کہ ہم چلتے تو انٹرنیشنل رولز کے مطابق ہیں، جب ہم international exposure لے لیتے ہیں تو اس کے مطابق چلنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن یہ نہیں دیکھتے کہ ہمارے ہاں literacy ratio کیا ہے، ہمارے ہاں ماحول کیا ہے اور ہمارے ماحول کے مطابق کام کس طرح چل سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کا ٹائم بہت زیادہ نہیں لوں گا اور آپ کو یاد ہو گا کہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے، جب وہ تشریف لائے اور انہوں نے آتے ہی جتنا وہ کر سکتے تھے ساری industry nationalize کر دی اور انڈسٹریز nationalize کرنے کے بعد، انہوں نے صرف اس خاطر کیا کہ مزدور کا دل جیتنا ہے اور وہ مزدور کا دل جیتتے جیتتے میرے view کے مطابق ہماری پوری معیشت کمزور ہو گئی اور ہم آج تک اس سے باہر نہیں آ سکے۔ اس کی گواہی یہ ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو (مرحوم) کی اپنی بیٹی محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے آ کر ساری نیشنلائزیشن reverse کر دی اور کوشش کی کہ انڈسٹری اور دوسرے کاروبار کو اٹھایا جائے۔

جناب سپیکر! اب مسئلہ یہ ہے کہ بھٹو صاحب نے اتنے قوانین بنائے اور پھر ان کے بعد ان کی تقلید کرتے ہوئے کہیں IRO لاگو ہوا، کہیں سوشل سکیورٹی ایکٹ لاگو ہوا اور کہیں پنجاب لیبر ڈیپارٹمنٹ بنا۔ آپ کو یاد کرادوں کہ آپ کے اور میرے زمانے میں ریلوے اور پی آئی اے چوٹی پر ہوتے تھے لیکن ریلوے پی آئی اے، دوسری انڈسٹریز اور ان کاروباروں کو۔۔۔

معزز ممبران: سمجھ نہیں آ رہی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد وارث شاد نے پیپر پھاڑ کے نیچے پھینک دیئے)

جناب سپیکر: ان کا ٹائم ہے انہیں بول لینے دیں آپ درمیان میں نہ بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اگر آپ سٹوڈنٹ آ گئے ہیں تو learn کرنے کی کوشش کریں۔

جناب سپیکر: تھوڑی سی history سن لیں کیا ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد وارث شاد نے پھٹے ہوئے کاغذ نیچے سے اٹھائے)

جناب سپیکر: دیکھ لیں کوئی اور کاغذ نہ اٹھا لیا ہو۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرے پاس ہیں۔ میں اس سلسلے میں یہ کہوں گا کہ بنکوں کو کس نے تباہ کیا ٹریڈ یونین نے، پی آئی اے کو کس نے تباہ کیا ٹریڈ یونین نے اور ریلوے کو کس نے تباہ کیا ٹریڈ یونین نے۔ ہم نے بے شمار چھوٹی چھوٹی فیکٹریوں میں IRO اور لیبر قوانین نافذ کر دیئے۔

جناب سپیکر!اب بھی ہم اسی شوق میں ہیں، ہمارا تو شوق یہ بھی رہا ہے کہ اگر ایک افسر کو accommodate کرنا ہے تو پاکپتن کو ضلع بنا دو چونکہ ہم نے فلاں افسر کو ڈپٹی کمشنر لگانا ہے۔ ایک منسٹری create کرا دو کیونکہ فلاں بندے کو منسٹر بنانا ہے۔ ہمارے فیصلے سطحی ہوتے ہیں اور ہم سطحی فیصلوں پر چلتے ہیں۔ماشاءاللہ آپ زمیندار ہیں، آپ entrepreneur بھی اور آپ industrialist بھی ہیں۔ آپ میں یہ ساری خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں۔

جناب سپیکر! آپ مجھے بتائیں کہ سسکتا ہوا آجر جو اس وقت سسکیاں لے رہا ہے جو اُٹھ نہیں پا رہا جو اس وقت اس قابل نہیں ہے کہ وہ اپنا کاروبار چلا سکے اور ہم ایک 4-34 frivolous/trivial benefit کی خاطر ہم یہ کمیٹی بنا لیں گے اوراتنے بندے accommodate کر لیں گے ، یونین طرز کی ایک کمیٹی آ جائے گی اور ہم ایک کونسل بنا لیں گے۔ کونسل بن جائے گی افسران آ جائیں گے آپ اپنے اپنے favorites کو accommodate کر لیں گے لیکن اس کی کتنی بڑی قیمت یہ قوم چکائے گی۔

جناب سپیکر! آجر خوف زدہ ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے، آپ پہلے دیکھیں کہ ٹریڈ یونین والے فیکٹری نہیں چلنے دیتے، کوئی بنک نہیں چلنے دیتے۔

جناب سپیکر!میری رائے ہے کہ مہربانی کریں کہ lipstick of cosmetic programme سے باہر آئیں۔ اگر قانون سازی کرنی ہے، ہم اتنا خرچ کر کے آتے ہیں آپ کوئی کام کی قانون سازی لے آئیں تو وہ ہمارے سر آنکھوں پر، ہم آپ کا ساتھ دیں گے اور ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے لیکن آپ اس قسم کی جو قانون سازی لا رہے ہیں یہ مہربانی کر کے نہ لائیں لہٰذا میری گزارش ہے کہ اسے سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون! briefly سٹیٹمنٹ دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس میں کیا گزارش کروں گا انہوں نے سلیکٹ کمیٹی کا کہا ہے اور یہ بل already سپیشل کمیٹی سے ہو کر آیا ہے۔ باقی انہیں بل سے تو اتفاق ہے اور ان کی طرف سے اس بل میں کوئی ترمیم نہیں آئی۔ اس پر میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہیں بل پر تو کوئی اعتراض ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

The motion moved and the queston is:

"That the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019."

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Naeem Safdar
4. Malik Ahmed Saeed Khan
5. Mr Muhammad Ilyas Khan
6. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
7. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
8. Mr Noor-ul-Amin Wattoo
9. Syed Hassan Murtaza
10. Ms Shazia Abid
11. Ms Tahia Noon
12. Ms Kanwal Pervaiz Ch"

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Occupational Safety and Health Bill 2019, as recommended by the Special Committee No.3, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 7

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 7 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That in Clause 8 of the Bill, in sub-Clause (2), for para (a) the following be substituted:

"(a) design, siting, structural features, installation, maintenance, repair and alteration of workplaces and means of access thereto and egress therefrom."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That in Clause 8 of the Bill, in sub-Clause (2), for para (a) the following be substituted:

"(a) design, siting, structural features, installation, maintenance, repair and alteration of workplaces and means of access thereto and egress therefrom."

(The motion was carried unanimously.)

Now, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSES 9 TO 11

MR SPEAKER: Now, Clauses 9 to 11 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 9 to 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I move:

> "That for Clause 12 of the Bill, the following be substituted:
>
> "12. Registration of workplaces and approval of sites, buildings and other constructions to be used as workplaces.- An employer or a self-employed person shall not build, fit out, alter or use any site or building as a workplace, unless such plan, site or building is approved in such manner as may be prescribed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That for Clause 12 of the Bill, the following be substituted:
>
> "12. Registration of workplaces and approval of sites, buildings and other constructions to be used as workplaces.- An employer or a self-employed person shall not build, fit out, alter or use any site or building as a workplace, unless such plan, site or building is approved in such manner as may be prescribed."

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, as substituted, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 13 TO 32.

MR SPEAKER: Now, Clauses 13 to 32 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 13 to 32 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That in Clause 2 of the Bill, for para (c), the following be substituted:

"(c) "Committee" means a Committee constituted under the Act."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That in Clause 2 of the Bill, for para (c), the following be substituted:

"(c) "Committee" means a Committee constituted under the Act."

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (**Mr Muhammad Basharat Raja**): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2019, as amended be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2019, as amended be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ اس حوالے سے پہلے ہمارے ساتھ میٹنگ ہو گی اور پھر یہ بل ہاؤس میں منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔ ہمارے ساتھ اس بل کے حوالے سے کوئی میٹنگ نہیں ہوئی لہذا میں گزارش کروں گا کہ آپ اس بل کو ابھی take up نہ کریں۔

جناب سپیکر: آپ نے بات کر لی ہے اب وزیر قانون کی بات بھی سُن لیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اب ہر معزز ممبر کے ساتھ انفرادی طور پر مشاورت نہیں کی جا سکتی۔ جناب محمد وارث شاد یہاں تشریف فرما ہیں۔ یہ on the floor of the House فرما دیں کہ میری ان کے ساتھ مشاورت ہوئی ہے یا نہیں اور ہم ان کی تسلّی کے مطابق ترامیم لے کر آئے ہیں یا نہیں؟ حکومت کی طرف سے اس بل میں ترامیم ان سے مشاورت کے بعد آئی ہیں اسی لئے اپوزیشن کی طرف سے اس بل میں کوئی ترمیم نہیں دی گئی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا میرے لئے بہت محترم ہیں۔ یہ میرے بھائی ہیں اور میں ان کی عزت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جس دن ہم نے ان سے اس بل کے حوالے سے میٹنگ کرنی تھی اُسی دن میٹنگ سے پہلے میں ان کے دفتر میں گیا تھا۔ ہماری ان کے ساتھ باقاعدہ میٹنگ نہیں ہوئی کیونکہ اگر میٹنگ ہوتی تو میرے ساتھ دوسرے معزز ممبران بھی شریک ہوتے۔ ہم نے اس بل کے حوالے سے already ترامیم دی ہوئی ہیں جو کہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان کے دفتر میں گیا، وہاں جا کر میں نے انہیں اپنے دو، تین یا چار پوائنٹس بتائے کہ میرے ذہن میں یہ پوائنٹس ہیں اور اگر آپ ان کو اس بل میں incorporate کر لیں تو بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر! میں نے ان سے کہا کہ مجھے آج نُور پور تھل ایک جنازے میں شریک ہونا ہے لہٰذا میں میٹنگ میں شریک نہیں ہو سکوں گا۔ یہ کہہ کر میں وہاں سے چلا گیا تھا لیکن اس حوالے سے کوئی میٹنگ نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کے ذہن میں جو پوائنٹس تھے وہ آپ نے جناب محمد بشارت راجا کو بتا دیئے اور آپ وہاں سے چلے گئے کیونکہ آپ نے ایک جنازے میں شریک ہونا تھا۔ اب جناب محمد بشارت راجا کی بات سُن لیں کہ اس کے بعد کیا ہوا؟ جی، جناب محمد بشارت راجا!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد کی طرف سے جو تجاویز آئیں وہ ہم نے شامل کر لیں۔ اس وقت محترمہ عظمٰی زاہد بخاری ایوان میں موجود نہیں ہیں اور میری ان کے ساتھ بھی اس بل کے حوالے سے مشاورت ہوئی ہے۔ حکومت نے تو اس بل میں ترامیم نہیں دینی تھیں۔ ہم نے تو ان کے ساتھ consultation کے بعد یہ ترامیم دی ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ ہمارے بڑے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ آپ ہمارے ساتھ انصاف کریں گے۔ اس بل کے حوالے سے آپ کے حکم کے بعد ہمارے ساتھ کوئی میٹنگ نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! کیا محترمہ عظمٰی زاہد بخاری اس میٹنگ میں تشریف لائی تھیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبران حزب اختلاف کے ساتھ consultation کے بعد ہی اس بل میں حکومت کی طرف سے ترامیم دی گئی ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ آج اس بل کو take up نہ کیا جائے اور اس بل کو pending کر دیں کیونکہ اپوزیشن کے ساتھ اس حوالے سے کوئی میٹنگ نہیں ہوئی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس بل کے حوالے سے باقاعدہ کوئی میٹنگ conduct نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! آپ اس بل کے حوالے سے معزز ممبران حزب اختلاف کے ساتھ مشاورت کریں۔ ان کی طرف سے جو پوائنٹس بتائے جائیں ان پر discussion کریں اور پھر اسے unanimously لے کر آئیں تو اچھا ہو گا۔ اس بل کو آج pending کر لیتے ہیں اور آپ اسے کل یا پرسوں لے آئیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ بل پہلے سے ہی pending چلا آ رہا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! کوئی بات نہیں جو بلز زیادہ دیر سے pending چلے آ رہے تھے وہ تو آج منظور ہو گئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبران حزب اختلاف اس بل کے حوالے سے اپنے خدشات سے متعلق مجھے آگاہ تو کریں اور یہ اپنی ترامیم مجھے دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کے جن چار پانچ لوگوں کو اس بل کے حوالے سے خدشات ہیں کہ یہ ایک اور نیب بننے جا رہا ہے تو وہ جناب محمد بشارت راجا کے ساتھ بیٹھ کر discuss کر لیں۔ آپ کے پاس for discussion کوئی solid چیزیں ہیں تو ان کی بابت جناب محمد بشارت راجا کے ساتھ بیٹھ کر discuss کریں۔ اگر آپ کی ترامیم جائز ہوں گی تو وہ ان کو اس بل میں incorporate کر لیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ حزب اختلاف کے معزز ممبران آج ہی جناب محمد بشارت راجا کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اپنی reservations ان سے discuss کر لیں۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیرالدین! آج ممکن نہیں اور اتنی جلدی بھی نہیں ہے۔ جن بلز کی منظوری انتہائی ضروری تھی وہ پاس ہو چکے ہیں۔ آپ اس بل کو جلدی میں منظور نہ کروائیں۔ آپ اس کو دو، تین یا چار دن تک باہمی مشاورت کے بعد فائنل کر لیں۔ یہ بل اگلے اجلاس میں بھی لایا جا سکتا ہے۔ اس بل کے حوالے سے اتنی جلدی نہ کریں۔ میرا خیال ہے کہ اس بل کو اگلے اجلاس میں take up کر لیں گے۔

اعلان

سانحہ ساہیوال کی بریفنگ کے لئے مورخہ 24۔ جنوری 2019 کا اجلاس IN CAMERA منعقد کرنے کا اعلان

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: کل تمام معزز ممبران کو سانحہ ساہیوال کے حوالے سے in camera briefing دی جائے گی اور in camera briefing کا مقصد اور طریق کار یہ ہوتا ہے کہ کوئی بھی معزز ممبر اس بارے میں باہر میڈیا یا کسی آدمی سے بات نہیں کرے گا۔ معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ تمام معزز ممبران کے موبائل فون بھی باہر رکھے جائیں گے۔

اب اجلاس مورخہ 24۔ جنوری 2019 بروز جمعرات بوقت صبح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعتہ المبارک، 25۔ جنوری 2019

(یوم الجمع، 18۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 : شمارہ 15

1013

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ25۔جنوری2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، محنت وانسانی وسائل اور تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون میر چاکر خان رند یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی، ڈیرہ غازی خان 2019

ایک وزیر مسودہ قانون میر چاکر خان رند یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی، ڈیرہ غازی خان 2019ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) عام بحث

امن وامان پر عام بحث

ایک وزیر امن وامان پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

1015

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

جمعتہ المبارک، 25۔ جنوری 2019

(یوم الجمع، 18۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 27 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

تَبَارَكَ
الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا
مُّنِيرًا ﴿٦١﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ أَرَادَ
أَن يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ
عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا
﴿٦٣﴾ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ﴿٦٤﴾

سُورۃُ الفُرقان آیات 61 تا 64

اور (اللہ) بڑی برکت والا ہے جس نے آسمانوں میں برج بنائے اور ان میں (آفتاب کا نہایت روشن) چراغ اور چمکتا ہوا چاند بھی بنایا (61) اور وہی تو ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا۔ (یہ باتیں) اس شخص کے لئے جو غور کرنا چاہے یا شکر گزاری کا ارادہ کرے (سوچنے اور سمجھنے کی ہیں) (62) اور اللہ کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو سلام کہتے ہیں (63) اور جو وہ اپنے پروردگار کے آگے سجدے کر کے اور (عجز و ادب سے) کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں (64)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لوگ تو گرا کے خُوش ہوئے
مصطفیٰ اُٹھا کے خُوش ہوئے
خانۂ خدا سے مصطفیؐ
سارے بُت گرا کے خُوش ہوئے
ابوبکرؓ نبیؐ کے دین پر
سارا گھر لُٹا کے خُوش ہوئے
بے سہارا اور یتیم کو
وہ گلے لگا کے خُوش ہوئے
پیارے مصطفیؐ حسینؓ کو
کاندھوں پر بِٹھا کے خُوش ہوئے

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، محنت وانسانی وسائل اور تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج کا وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، محنت وانسانی وسائل اور تحفظِ ماحول کے سوالات اور اُن کے جوابات ایجنڈے پر ہیں۔ پہلا سوال جناب محمد ایوب خان کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 302 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب محمد ایوب خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پلاسٹک بیگز پر پابندی لگانے اور بے جا استعمال سے متعلقہ تفصیلات

***302: جناب محمد ایوب خان:** کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پلاسٹک بیگز کے استعمال سے انسانی صحت کا نقصان اور ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے؟

(ب) کیا حکومت ہر قسم کے پلاسٹک / شاپنگ بیگز کے استعمال پر پابندی لگانے اور پلاسٹک بیگز کے بے جا اور زیادہ استعمال پر قابو پانے کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن / تحفظ ماحول (چودھری ظہیر الدین):

(الف) یہ صرف جزوی طور پر درست ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ اگر پلاسٹک بیگز میں کھانے پینے کی گرم اشیاء ڈالی جائیں تو وہ اشیا کچھ حد تک مضر صحت ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح اگر پلاسٹک بیگز کو استعمال کے بعد مناسب طور پر ٹھکانے لگایا جائے تو ماحولیاتی آلودگی میں اضافے کا امکان بہت کم ہے۔

(ب) پنجاب حکومت نے پلاسٹک / شاپنگ بیگز کے بے جا اور زیادہ استعمال پر قابو پانے کے لئے باقاعدہ درج ذیل قانون سازی کی ہوئی ہے۔

The Punjab Prohibition on Manufacture, Sale, Use and Import of Polythene Bags

Black or any other Polythene Bag below 15 Micron Thickness Ordinance 2002, Punjab Polythene Bag Rules, 2004

ان قوانین کے تحت پنجاب میں کالے رنگ کے پلاسٹک / شاپنگ بیگز اور پندرہ مائیکرون موٹائی سے کم والے ہر قسم کے پلاسٹک / شاپنگ بیگز کی تیاری، فروخت، استعمال اور درآمد پر مکمل پابندی ہے۔ ان قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کیسز متعلقہ ضلع کے ماحولیاتی مجسٹریٹ سینئر سول جج کی عدالت میں دائر کئے جاتے ہیں۔ تاہم اس آرڈیننس میں ترمیم بھی زیر غور ہے جس میں اس کی موٹائی بڑھا کر 40 مائیکرون اور آکسو بائیو ڈی گریڈ ایبل کرنے کی تجویز بھی دی گئی ہے۔ یہ ڈرافٹ قانونی رائے کے لئے لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھجوا دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے دیئے گئے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ان قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کیسز متعلقہ ضلع کے ماحولیاتی مجسٹریٹ سینئر سول جج کی عدالت میں دائر کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ صرف پچھلے ایک سال کا بتا دیجئے کہ کتنے کیسز دائر ہوئے اور محکمہ یہ کہہ سکتا ہے کہ اس وقت صوبہ پنجاب میں پلاسٹک بیگز کی خرید و فروخت نہیں ہو رہی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر تحفظ ماحول!

وزیر پبلک پراسیکیوشن / تحفظ ماحول (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! 2018 میں کل 12289 کیسز دائر ہوئے اور اگر معزز ممبر ان کیسز کے حوالے سے ہونے والے جرمانوں کی تفصیل چاہتی ہیں تو میں وہ بھی عرض کر دیتا ہوں کہ 23 لاکھ 42 ہزار 300 روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں مزید عرض کرتا چلوں کہ پلاسٹک بیگ آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے پر سزا تین ماہ تک ہے اور 50 ہزار روپے تک جرمانہ ہے اور دونوں سزائیں اکٹھی بھی دی جا سکتی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اس ضمنی سوال پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ محکمہ جو سزائیں اور جرمانہ عائد کرتا ہے اُس سے پلاسٹک بیگ بنانے اور فروخت کرنے میں کیا فرق پڑا ہے یعنی محکمہ یہ کہہ سکتا ہے کہ پلاسٹک بیگز کا استعمال نہیں ہو رہا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر تحفظ ماحول!

وزیر پبلک پراسیکیوشن / تحفظ ماحول (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پلاسٹک بیگز کی thickness کے حوالے سے پندرہ مائیکرون سے نیچے جانا منع کیا گیا ہے کیونکہ جب thickness کم ہوتی ہے تو وہ جلدی پھٹ جاتے ہیں اور وہ اُڑتے بھی ہیں۔ اس وقت ہماری گورنمنٹ پلاسٹک بیگز کی thickness کو چالیس مائیکرون پر لے جانے کے لئے سوچ رہی ہے۔ بلیک پلاسٹک بیگز کو prohibited کر دیا گیا کیونکہ اس کے نقصانات زیادہ تھے لیکن ایک خوش آئند بات یہ ہے کہ internationally ایک break through ہوا ہے کہ ایسے disposable پولیتھین بیگز آ چکے ہیں۔ یہ نئی پولیتھین oxo bio degradable ہے جو دنیا میں تقریباً 90 فیصد استعمال ہو رہی ہے۔ پہلے والی پولیتھین سو سال تک بھی خراب نہیں ہوتی اس سے زمین کے مسام بند ہوتے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ sewerage problem بھی کرتا ہے۔

جناب سپیکر! Oxo bio degradable چھ ماہ کے اندر سورج کی روشنی ایک self-bacteria develop کرتا ہے اور اس سے یہ بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ اب ہماری حکومت سوچ رہی ہے کہ اس کو استعمال کیا جائے لیکن اس وقت وہ cost میں کچھ زیادہ ہے۔ اس حوالے سے پنجاب حکومت مرکزی حکومت سے رابطہ کرے گی کہ اس کا material منگوانے پر اگر duty کم کر دی جائے تو اُس سے replace کیا جا سکتا ہے جس سے ہماری زمینیں بچ جائیں گی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں اپنے پہلے ضمنی سوال پر focus کرتے ہوئے اس پر آخری ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں کہ پلاسٹک بیگز کے حوالے سے یہ تمام اقدامات ناکافی ہیں۔ ابھی تک تمام گلی محلوں کے اندر خاص طور پر جو چھوٹے محلے ہیں جہاں پر نالیاں بھی چھوٹی ہوتی ہیں اور یہ سارے issue create ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری اطلاعات کے مطابق وہاں پر پلاسٹک بیگز کی خرید و فروخت پر پابندی نہیں ہے۔ محکمہ کو اس قانون کے اوپر مزید efficiently کام کرنے کی ضرورت ہے۔ وزیر موصوف نے ابھی ہمیں internationally بتایا کاش کہ ہم اُس سٹینڈرڈ پر کبھی پہنچ پائیں لیکن محکمہ تحفظ ماحول کو efficiency کی ضرورت ہے جو ابھی تک مجھے نظر نہیں آ رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ laws amend کر کے سختی کرنا پڑے گا۔ جی، وزیر تحفظ ماحول!

وزیر پبلک پراسیکیوشن / تحفظ ماحول (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! معزز ممبر بجا فرما رہی ہیں کہ ہمارے sewerage system کو choke کرنے کا باعث پلاسٹک بیگز ہی بنتے ہیں۔ ہماری کچھ self training ہی ایسی ہے کہ ہمارے گھر کے باورچی یا ہماری خواتین کچن کا کچرا وغیرہ انہی پلاسٹک بیگز میں لپیٹ کر باہر پھینک دیتے ہیں جو گلتا ہے نہ ہی وہ degrade ہوتا ہے۔ بلیک پلاسٹک بیگز صرف forestry کے لئے استعمال ہوتا تھا جس کی وجہ سے وہ باہر بکتا تھا اس لئے وہ بھی بند کر دیا گیا ہے اور اب اسے بھی دیگر رنگوں میں سپلائی کیا جا رہا ہے لیکن معزز ممبر نے بجا فرمایا ہے کہ اس پر مزید غور کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر آکسو بائیو ڈی گریڈیبل آ جائے گا تو ساری مشکلات حل ہو جائیں گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ دونوں میں سے ایک ضمنی سوال کر لے۔ آپ خود فیصلہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جناب محمد الیاس ضمنی سوال کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہ تو محکمہ نے بھی مانا ہے کہ پلاسٹک بیگز سے نقصان ہو رہا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی facebook پر پڑھا ہے کہ جامعہ کراچی کی ایک ڈاکٹر صاحبہ نے آم کی گٹھلی سے اس قسم کا پلاسٹک تیار کیا ہے جس کے شاپنگ بیگز بن سکتے ہیں اور وہ مضر صحت نہیں ہے بلکہ اس کو استعمال کرنے کے بعد کھایا بھی جا سکتا ہے۔ کیا ہماری حکومت پنجاب اس سلسلے میں ان ڈاکٹر صاحبہ سے رابطہ کر کے اس معاملہ کو آگے چلانا چاہتی ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن / تحفظ ماحول (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! معزز ممبر نے بجا فرمایا ہے لیکن یہ خبر ہم تک نہیں پہنچی۔ اس طرح کی خبریں جیسا کہ پانی سے گاڑی چل سکتی ہے اور بہت کچھ ہو گیا تھا لیکن پانی سے کوئی گاڑی نہیں چل سکی۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آم کی گٹھلی سے شاپنگ بیگز بن سکیں تو اس سے استفادہ کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد الیاس! آپ وہ معلومات منسٹر صاحب سے share کر لیں۔ اب اگلا سوال لیتے ہیں۔ جی، چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 657 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ شہر میں غیر معیاری سلنڈر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***657: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گوجرانوالہ اور شہر کے مختلف علاقوں میں ناقص اور غیر معیاری لوہے کی چادر سے ایل پی جی سلنڈر بنائے جارہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ناقص اور غیر معیاری لوہے کی چادر سے بنے ہوئے ایل پی جی سلنڈر کے اب تک کئی دھماکے ہو چکے ہیں اور ان دھماکوں کی وجہ سے کئی قیمتی انسانی جانیں ضائع ہو چکی ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے ضلع گوجرانوالہ میں یکم جنوری 2018 سے آج تک ناقص سلنڈر بنانے والے کتنے افراد کے خلاف کیا کارروائی کی ہے اور ناقص سلنڈر کی تیاری اور فروخت کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ہاں! درست ہے۔ ضلع گوجرانوالہ میں ناقص اور غیر معیاری لوہے کی چادر سے ایل پی جی سلنڈر بنانے کے متعدد کارخانے موجود ہیں جن میں سے بعض آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی کے لائسنس یافتہ نہ ہیں۔ لسٹ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ صنعت کے پاس ناقص اور غیر معیاری سلنڈر بنانے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ یہ اختیار آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی (OGRA) کا ہے۔

وفاقی حکومت / آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی نے بذریعہ چٹھی نمبری OGRA-14 / (225)LPG-17 مورخہ 17۔اکتوبر 2018، تمام ڈپٹی کمشنرز اور اسسٹنٹ کمشنرز کو غیر معیاری سلنڈر بنانے اور غیر قانونی ڈیکنٹنگ (Decanting) کرنے کے خلاف ایکشن لینے کا اختیار دے رکھا ہے۔ خط کی کاپی ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ناقص اور غیر معیاری سلنڈروں کے دھماکوں سے کئی قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ تاہم محکمہ صنعت کے پاس ایسی کوئی رپورٹ موصول نہ ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ محکمہ صنعت کی ذمہ داری نہیں ہے۔

(ج) محکمہ صنعت کے پاس ناقص سلنڈر کی تیاری اور فروخت کی روک تھام کے لئے کوئی اختیار نہ ہے لہٰذا محکمہ صنعت کسی کارخانے یا شخص کے خلاف کسی بھی قسم کی کارروائی کرنے کا اختیار نہ رکھتا ہے۔ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ نے یکم جنوری2018سے دسمبر 2018تک ناقص سلنڈر بنانے والوں کے خلاف جو کارروائی کی ہے۔اس کی تفصیل ضمیمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر!میرا یہ سوال گوجرانوالہ میں غیر معیاری سلنڈر بننے کے حوالے سے تھا کہ ان کی وجہ سے آئے روز گھروں، گاڑیوں اور ہوٹلوں میں دھماکے ہوتے رہتے ہیں جن کی وجہ سے بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ محکمہ نے یہ جواب تو دیا ہے کہ یہ بالکل درست ہے لیکن انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہمارااس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر!جو تفصیل دی گئی ہے اس میں ایک لیٹر کا حوالہ دیا گیا ہے کہ محکمہ نے OGRA کو ایک لیٹر لکھا تھا اگر ان کا کوئی تعلق نہیں ہے تو یہ لیٹر کس اختیار کے تحت لکھا تھا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر!بہت شکریہ۔میں آپ کے توسط سے معزز ممبر جنہوں نے یہ سوال کیا ہے ان سے یہ عرض کروں گا کہ یہ لیٹر OGRA نے متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو لکھا ہے۔ہم نے ان کو لیٹر نہیں لکھا۔یہ federal subject ہے اور اس کے تحت jurisdiction بھی ان کی بنتی ہے لیکن کیونکہ اس ایکٹ پر عملدرآمد کا مسئلہ آتا ہے تو اس میں انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا کوئی عمل دخل نہیں ہے لہٰذا جو لیٹر آیا ہے وہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو آیا ہے اور ڈپٹی کمشنر وفاقی حکومت کی ہدایات کے مطابق OGRA ایکٹ میں جو ان کے اختیارات ہیں وہ اس اتھارٹی نے ڈپٹی کمشنر کو دیئے ہیں وہ ان کو exercise کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر!ہماری طرف سے لیٹر نہیں ہے بلکہ جواب میں چٹھی نمبر-OGRA 14/(225)LPG-17 مورخہ 17۔اکتوبر2018 لکھا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری اشرف علی!

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ لیٹر Section office(stat) Industries, Comers and Investment department Government of Punjab, Lahore نے ان کو address کر کے لکھا ہے اور OGRA نے ان کے لیٹر کا حوالہ دیا ہے کہ This is with reference to your letter No. تو انہوں نے ان کے لیٹر کا حوالہ دیا ہے۔ انہوں نے ہی مجھے یہ تفصیل فراہم کی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے پہلے OGRA کو لیٹر لکھا ہے اس کے جواب میں OGRA نے ان کو لیٹر لکھا ہے۔ ان کے لیٹر کا حوالہ دیا گیا ہے اور انہی کو address کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گورنمنٹ کے ایک ڈیپارٹمنٹ سے دوسرے ڈیپارٹمنٹ کے درمیان communication ہوتی ہے۔ اب جو غیر معیاری سلنڈرز بن رہے ہیں وہ OGRA کی jurisdiction میں آتے ہیں۔ ہمارے پاس اس کا کوئی میکانزم نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اب ہم نے جو چیزیں drive کرنی ہیں وہ OGRA کے ذریعے کرنی ہیں۔ اللہ نہ کرے کہیں پر کوئی واقعہ ہو جاتا ہے جیسے پہلے ہو چکے ہیں تو ہمارا کام ہے کہ ہم متعلقہ منسٹری کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور کہیں کہ اس کے لئے اگر آپ کے پاس میکانزم نہیں ہے تو پھر ہمارے پاس جو انتظامی ڈیپارٹمنٹ ہیں یا ڈپٹی کمشنر کوئی اور آفیسر ہے تو ان کے ذریعے عملدرآمد کرا لیا جائے لہٰذا communication ایک ڈیپارٹمنٹ سے دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں ہوتی رہتی ہے لیکن اختیارات وفاقی حکومت کے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے جتنے اختیارات دیئے ہے ان کو متعلقہ ڈپٹی کمشنر exercise کر رہا ہے اور تمام اضلاع میں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آئین پاکستان کا سیکشن۔142 ہے اس میں تمام چیزیں واضح طور پر لکھی گئی ہیں کہ کون سی legislation وفاق نے کرنی ہے یا صوبہ نے کرنی ہے، ہمارے دائرہ اختیار میں کیا آتا ہے اور ان کے دائرہ اختیار میں کیا آتا ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! یہ محکمہ کے انچارج ہیں اگر کوئی کام غلط ہوا ہے تو اس کو ٹھیک کر لیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں legislation کی بات نہیں کر رہا۔۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ضمنی سوال رانا محمد اقبال خان نے بھی کرنا ہے آپ ان کو بھی اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان سے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ یہ محکمہ کے انچارج ہیں اور ان کے نوٹس میں ایک بات آچکی ہے تو یہ وفاقی حکومت کی طرف تحرک کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں ایک درخواست کروں گا کہ ہر شخص کی عزت اپنے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ درخواست ہے کہ یہ ہاؤس ہے اس کے اندر ہم سب ممبران ہیں اور برابر ہیں کوئی اوپر نیچے نہیں ہے across the board برابر ہیں۔ یہاں یہ خیال رکھا جائے کہ اگر آپ کسی پر جگت بازی کریں گے اور کوئی ایسا لفظ کہیں گے تو یہ درست نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں۔ no cross talk رانا محمد اقبال خان سینئر ہیں، انہوں نے کہا ہے تو انہیں بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! رانا محمد اقبال خان، ملک ندیم کامران اور جناب محمد وارث شاد بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ سینئر ممبران بیٹھے ہوئے ہیں تو میری درخواست ہے کہ کارروائی نکال لی جائے۔ میں نے کہا ہے کہ رانا محمد اقبال خان بھی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں آپ ان کو اس کی اجازت ضرور دیں۔

جناب سپیکر! میں نے یہ بات کی ہے۔ اگر اس سے ہٹ کر میں نے کوئی بات کی ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ اگر اُدھر سے کوئی دوسری آواز آئی ہے تو مناسب نہیں ہے۔ یہ زبان میرے لئے بھی وہی ہے، دماغ بھی ہے، جانتا بھی ہوں اور سب کچھ پتا بھی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال! آپ دل بڑا کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ تحمل کے ساتھ دو سو سوال کریں۔ میرے سینئر بیٹھے ہوئے ہیں میں نے کوئی ایسی حرکت نہیں کی۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال! تشریف رکھیں۔ جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال بھی کرنا چاہتا ہوں اور اس بات کی وضاحت بھی کرنا چاہتا ہوں۔ یقیناً یہ جو بات ہوئی ہے تو میرے خیال میں منسٹر صاحب نے رانا محمد اقبال خان کو بات کرتے ہوئے دیکھا ہے تو انہوں نے پھر کہا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں۔ میں نے بھی سنا ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! آپ خود رانا محمد اقبال خان کو ٹائم دیتے تو زیادہ مناسب تھا۔ یہ مناسب نہیں ہے کہ منسٹر صاحب کہیں کہ انہوں نے بھی سوال کرنا ہے۔ رانا محمد اقبال خان سینئر ممبر ہیں ان کو ایسے address نہیں کرنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بڑا serious مسئلہ ہے۔ ہم اس کو پہلے بھی take up کرتے رہے ہیں اور پھر انہی چیزوں میں یہ گم ہوتا رہا ہے کہ یہ وفاقی حکومت کا مسئلہ ہے اور صوبہ اس پر کچھ نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ اس کا کوئی ایسا حل تلاش کیا جائے کیونکہ یہ issue پنجاب کے لئے بڑا serious issue ہے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ کراچی میں حادثہ ہوا ہے اور وہاں پندرہ سو گاڑیاں پکڑی گئی ہیں جو سلنڈر پر چل رہی تھیں۔ خدانخواستہ کل یہاں پنجاب میں کوئی ایسا حادثہ ہو گیا تو یہاں پر بھی گاڑیاں پکڑی جائیں گی۔ یہاں بھی سکولوں کی vans کا سلسلہ اسی سے چلتا ہے۔ ہم اس کو اس

طرح ignore نہیں کر سکتے کہ یہ چیز ہمارے سے متعلقہ نہیں ہے، ہم نے چٹھی لکھ دی ہے اور اب ڈپٹی کمشنر نے اس کو up take کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے request کروں گا کہ اس پر اگر آپ نے کوئی قانون سازی، اتھارٹی یا دیگر کوئی پیشرفت کرنی ہے تو پورا ہاؤس آپ کے ساتھ ہے آپ کریں کیونکہ یہ پورے پنجاب کے سکول و کالج جانے والے بچوں کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جو لوگ ٹرانسپورٹ میں سفر کرتے ہیں ان کے لئے بھی یہ بہت serious مسئلہ ہے لہٰذا منسٹر صاحب یہاں پر کوئی اس حوالے سے surety دیں کہ اس کو ہم ہر stage پر لے کے جائیں گے تاکہ اس کا کوئی نہ کوئی راستہ نکال سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ندیم کامران! جی، تاکہ ہم مل بیٹھ کر اس مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل نکال سکیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں اس معاملے پر صبح legislation نہیں کر سکتا کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ آئین کی book میں جو چیز درج ہے ہم نے اس کے مطابق چلنا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ کے سامنے ابھی کلاز 142 پڑھی ہے اس کے تحت ہمارے پاس اختیارات ہیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! یہ بات تو پہلے بھی ہو چکی ہے ہم تو یہ کہہ رہے ہیں ہم اس بات سے اب آگے نکلیں اور اس کا کوئی حل تلاش کریں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں نے منسٹر صاحب کے ساتھ کوئی ایسی ویسی بات نہیں کی بلکہ میں نے منسٹر صاحب کو صرف یہ کہا ہے کہ جو غلط کام ہو رہا ہے اس کے لئے کوئی تحریک کریں اور غلط کام کرنے والوں کی نشاندہی کر کے فیڈرل گورنمنٹ کو اطلاع کریں۔

جناب سپیکر! آپ بتائیں کہ اس میں، میں نے کون سی ایسی بری بات کہہ دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! رانا محمد اقبال خان کی بات مناسب ہے۔ آپ رانا محمد اقبال خان کو اس حوالے سے بریف کر دیں۔ جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحب نے اوگرا کے حوالے سے بات کی ہے تو آپ کے پٹرول پمپس بھی اوگرا کے under آرہے ہیں۔ یہ ایسی چیز نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں اس پر محکمے کو مزید ریسرچ کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محکمے کو اس پر ریسرچ کرنے کی ضرورت ہے آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! تمام پٹرول پمپس اوگرا کے under آرہے ہیں لیکن ان کو ہمارے ڈپٹی کمشنر باقاعدہ طور پر command کرتے ہیں اور یہ نہیں کہ ان کو ہم at large چھوڑ دیں۔

جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ محکمہ اور منسٹر صاحب اس حوالے سے تھوڑی محنت کریں کیونکہ اس کو ہم اس طرح نہیں چھوڑ سکتے۔ چونکہ یہ highly explosive ہے، اگر آپ اس کو un-attended ایسے ہی چھوڑ دیں گے تو یہ ہمارے پنجاب کے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ بنے گا۔ اس میں ڈپٹی کمشنرز کو اختیار already موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں اس طرح کا ایک واقعہ دو دن پہلے کراچی میں بھی ہوا ہے۔ جی، منسٹر صاحب! آپ اس پر تھوڑا respond کر دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں اس پر respond کر رہا ہوں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دو مزید سوالات سید عثمان محمود کے ہیں ان کی request آئی ہے کہ ان کے سوالات کو pending کر دیں لہٰذا ان کے سوالات نمبر 715 اور 736 کو pending کیا جاتا ہے۔ سوالات ختم ہوئے اور اب وقفہ سوالات بھی ختم ہوتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

گوجرانوالہ میں فیکٹریوں، سی این جی سٹیشن، پٹرول پمپس کی رجسٹریشن اور انسپکشن سے متعلقہ تفصیلات

161: چودھری اشرف علی: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیکٹریوں، دکانوں، اداروں، پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن کی انسپکشن محکمہ کا اختیار ہے؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو اس انسپکشن کے اغراض ومقاصد کیا ہوتے ہیں؟

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ کے پاس کتنے پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن کس کس کیٹیگری کے رجسٹرڈ ہیں؟

(د) مذکورہ پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن میں سے کون سے یکم جنوری 2017 سے آج تک دوران انسپکشن کس کس بے ضابطگی میں ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) یہ درست ہے کہ فیکٹریوں، دکانوں، اداروں، پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن کی لیبر قوانین کی حد تک محکمہ کو انسپکشن کا اختیار حاصل ہے۔

(ب) انسپکشن کے اغراض ومقاصد مذکورہ ادارہ جات کے ملازمین کو لیبر قوانین کے تحت حاصل مراعات کا تحفظ کرنا ہے۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ کے پاس 248 پٹرول پمپس اور پندرہ عدد سی این جی سٹیشن ہیں جو کہ شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ آرڈیننس 1969 کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔

(د) یکم جنوری 2017 سے لے کر آج تک پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن کی 354 انسپکشن کی گئیں اور دوران انسپکشن رجسٹریشن نہ کروانے، تنخواہ کم دینے، ڈیوٹی آٹھ گھنٹے سے زیادہ لینے اور اوور ٹائم ادا نہ کرنے، قانون کے مطابق چھٹیاں نہ دینے اور لیبر قوانین کے تحت ریکارڈ مرتب نہ کرنے جیسی بے ضابطگیاں پائی گئیں۔ مذکورہ قانونی خلاف ورزیوں پر متعلقہ مالکان کے خلاف 304 چالانات عدالت میں جمع کروائے گئے

صوبہ میں ٹیکنیکل یونیورسٹیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

231: چودھری اختر علی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں ٹیکنیکل یونیورسٹیوں کی کل تعداد کتنی ہے اور یہ صوبہ کے کون کون سے علاقوں میں ہیں، علاقہ وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں ٹیکنیکل یونیورسٹی کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے ہنر مند لوگ بہت کم ہیں؟

(ج) کیا حکومت نئ ٹیکنیکل یونیورسٹیاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت صوبہ میں صرف ایک یونیورسٹی Punjab Tianjin University of Technology لاہور میں قائم ہے۔ جس کا افتتاح مارچ 2018 میں ہوا تھا۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ ہمیں آنے والے وقتوں میں ہنر مند افرادی قوت کی بہت ضرورت ہو گی۔ اسی چیز کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حکومت نے ہنر مندی کو اپنی ترجیحات میں شامل کیا ہے۔

(ج) جی، ہاں! حکومت تین نئی ٹیکنالوجی یونیورسٹیز کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے ٹیکنالوجی یونیورسٹی، رسول منڈی بہاؤالدین کا قانون پاس ہو چکا ہے۔ جس کا افتتاح جلد ہو جائے گا۔اس کے ساتھ ساتھ ٹیکنالوجی یونیورسٹیز ڈیرہ غازی خان اور اٹک میں بھی قائم کی جائیں گی۔ جس کی تیاری بھرپور طریقے سے جاری ہے۔

مالی سال19۔2018میں سمال انڈسٹریز کے لئے مختص کردہ بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

250:جناب نصیر احمد: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت بجٹ مالی سال19۔2018 میں سمال انڈسٹریز کے فروغ کے لئے کتنی رقم مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) مالی سال18۔2017کے بجٹ میں اس مقصد کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ج) مالی سال19۔2018کے مختص کردہ رقم میں کتنے فیصد اضافہ کیا جائے گا؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) حکومت پنجاب19-2018کے دوران سمال انڈسٹریز کے فروغ کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت درج ذیل سکیموں کے لئے 1069.705 ملین روپے مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام سکیم آن گوئنگ سکیمیں	مختص فنڈز19-2018
1۔	گندھارا آرٹ ولیج ٹیکسلا	2.298ملین روپے
2۔	اسٹیبلیشمنٹ آف میٹل کرافٹس ہینڈ آرٹیزنز ولیج شیخوپورروڈ لاہور	13.856ملین روپے
3۔	کلسٹر ڈویلپمنٹ Initiative	169.594ملین روپے
4۔	پبلی کیشن آف بکس آن کرافٹس آف پنجاب	7.279ملین روپے
5۔	اپ گریڈیشن آف انفراسٹکچر اینڈ پرووین آف مسنگ فیسلیٹیز ان سمال انڈسٹریز سٹیٹس ساہیوال، خانیوال، قصور اور ٹیکسلا	166.011ملین روپے

نئی سکیمیں

6۔	اسٹیبلیشمنٹ آف وومن ریسورس سنٹر اینڈ انکو بیٹر	10.667 ملین روپے
7۔	پراگریسنگ انٹرپرینیوریل ڈویلپمنٹ آف ایس ایم ایز	300.00 ملین روپے
8۔	ڈویلپنگ ایس ایم ریز سیکٹر تھرو لون مارک اپ سپورٹ پروگرام	200.000 ملین روپے
9۔	کریڈٹ گارنٹی سکیم برائے ڈویلپمنٹ اینڈ پروموشن آف ایس ایم ایز، ان پنجاب	200.000 ملین روپے
	میزان:	1069.705 ملین روپے

(ب) حکومت پنجاب 18-2017 کے دوران سمال انڈسٹریز کے فروغ کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت درج ذیل سکیموں کے لئے 359.038 ملین روپے مختص کئے تھے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکیم	مختص فنڈز 18-2017
1۔	گندھارا آرٹ ویلج ٹیکسلا	2.298 ملین روپے
2۔	اسٹیبلیشمنٹ آف میٹل کرافٹس اینڈ آرٹیزنز ویلج شیخوپورہ روڈ لاہور	13.856 ملین روپے
3۔	کلسٹر ڈویلپمنٹ Initiative	169.594 ملین روپے
4۔	پبلی کیشن آف بکس آن کرافٹس آف پنجاب	7.279 ملین روپے
5۔	اپ گریڈیشن آف انفراسٹرکچر اینڈ پروویین آف مسنگ فیسلیٹیز ان سمال انڈسٹریز	166.011 ملین روپے
	میزان	359.038 ملین روپے

(ج) مالی سال 18-2017 کے مقابلے میں پنجاب میں سمال انڈسٹریز کے لئے تجویز کردہ فنڈز میں 198 فیصد اضافہ کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب مظفر علی شیخ!

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! حافظ آباد میں اسی سلنڈر دھماکے کی وجہ سے گھر کی چھت اڑ گئی اور ایک بچہ ہلاک ہو گیا ہے۔ اس واقعہ کی پوری تفصیلات ابھی نہیں آئیں۔ ہم اس معاملے کو یکسر نظر انداز نہیں کر سکتے۔ جس نے بھی اسے کرنا ہے وہ کرے کیونکہ کوئی تو آدمی ہو گا جو ان کو قانون کے دائرے میں لائے گا ورنہ ہر روز اس طرح کے حادثات رونما ہوتے رہیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے اب آپ تشریف رکھیں۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جناب محمد الیاس کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

ڈی سی چنیوٹ کی معزز ممبر سے غلط بیانی

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ چنیوٹ میں تجاوزات گرانے کا سلسلہ جاری تھا کہ مجھے معلوم ہوا کہ کئی دہائیوں سے تعمیر شدہ مدرسہ سے ملحقہ دکانیں، کمرہ اور ہوٹل جو کہ قانونی تھا گرا دیئے گئے۔ مزید یہ کہ مورخہ 13۔ دسمبر کو مجھے معلوم ہوا کہ جامع مسجد خدیجہ سے ملحقہ دکانیں بھی گرانے کا فیصلہ کیا جا رہا ہے۔ میں نے اسی روز ای میل لیٹر متعلقہ ڈی سی صاحب کو ارسال کیا، جس کے جواب میں ڈپٹی کمشنر نے 15۔ دسمبر 2018 کو مجھے میسج کیا کہ مولانا صاحب آئندہ کے لئے فیصلہ کیا گیا کہ قانونی پیمائش کے بغیر کوئی کارروائی نہ کی جائے گی۔ مزید یہ کہ معزز ہائی کورٹ نے بھی حکومت کو آرڈر دیا کہ مورخہ 21۔ دسمبر کو مدعا علیہ کو سنا جائے اور متعلقہ کاغذات کی جانچ پڑتال کی جائے مگر 20۔ دسمبر کو ہی مجھے سنے بغیر اور ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف آپریشن کیا گیا اور دکانیں گرا دی گئیں۔ حکومت کے اس عمل سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے کیونکہ ڈی سی صاحب نے ایک عوامی نمائندے سے جھوٹ بولا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جامع عربیہ چنیوٹ میری پیدائش سے بھی پہلے تعمیر کیا گیا اور 1961 میں اس کی دکانات کا نقشہ بنوایا گیا اس وقت پتا نہیں میں اس عالم میں تھا یا نہیں تھا یعنی میرے شعور سے پہلے کی باتیں ہیں۔ مگر تجاوزات کی آڑ میں اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کو رگیدنے کے لئے 13 مرلے کا ہوٹل گرایا گیا۔ ہوٹل گرانے سے چند گھنٹے پہلے اسسٹنٹ کمشنر صاحب فرما رہے تھے کہ اس جگہ کی قیمت ایک کروڑ روپے ہو گی اور جب اس ہوٹل کو گرا دیا

گیا تو میڈیا والوں نے ان سے پوچھا کہ اس ہوٹل کی قیمت کتنی ہے؟ تو انہوں نے آگے سے جواب میں کہا کہ اس کی قیمت billions of rupees میں ہے اور میڈیا نے ان کی اس بات کا ترجمہ 4۔ ارب روپے کر لیا کہ جی، لیگی ایم پی اے سے 4۔ ارب روپے کی زمین واگزار کروالی گئی ہے جس پر لیگی ایم پی اے تین دہائیوں سے قابض تھا۔ مجھے سیاست میں آئے ہوئے ابھی گیارہواں سال ہے تو میرا قبضہ تیس سال سے کس طرح ہوا؟ اگر ان کو اس طرح کی بات کرنے کا شوق ہی تھا تو یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کے وجود میں آنے سے پہلے 1941 سے وہ مدرسہ قائم ہوا تھا اور اس وقت پاکستان کا وجود ہی نہیں تھا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ صرف میری عزت اور شہرت کو نقصان پہنچانے کے لئے اور مسلم لیگ (ن) سے سیاسی انتقام لینے کے لئے یہ سارا ڈرامہ رچایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ مسلم لیگ (ن) نے ان کی کون سی بکری چرائی ہے کہ اس کے پیچھے ہی پڑ گئے ہیں؟ یہ مسئلہ صرف مسلم لیگ (ن) کا ہی نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talk. Order in the House.

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! چونکہ چنیوٹ ایک حساس علاقہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لوگ تشریف رکھیں اور جناب محمد الیاس! کو بات کرنے دیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! چونکہ چنیوٹ ایک حساس علاقہ ہے اور ہمارے پڑوس میں قادیانی بستے ہیں۔ مجھے دکھ اس بات کا ہے کہ پورے ملک میں عمارتیں گرائی جا رہی ہیں اس کی ذمہ داری وفاقی حکومت یا پنجاب حکومت لے رہی ہے لیکن اگر حکومت پنجاب کوئی عمارت گراتی ہے تو قادیانی کیوں بغلیں بجاتے ہیں؟ اس مدرسے کے گرائے جانے پر قادیانیوں نے انگلینڈ میں پوسٹر چھاپ کر بانٹے لہٰذا انہوں نے میری ہتک کی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں چونکہ میں ایک غریب آدمی ہوں، میرے پاس فیکٹریاں، کوئی بزنس اور نہ ہی کوئی بنک بیلنس ہے۔ میں اپنی غربت اور عزت کو اپنی شرافت کے ذریعے سے بچا رہا ہوں۔ اگر اس طریقے سے وہ میری عزت کو پامال کرنے کی کوشش کریں گے تو میں سمجھتا ہوں پاکستان کا ہر ادارہ میرے دل سے چھوٹا ہے اور میں اپنی عزت ہر ایک ادارے سے

زیادہ سمجھتا ہوں اس لئے میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا اور وزیر قانون گواہ ہیں کہ انہوں نے تین مرتبہ ڈی سی سے کہا کہ وہ جو تعلیمی ادارے کا ایک رہائشی کمرہ گرایا ہے وہ تو بنا دو لیکن تین بار کہہ چکے ہیں مگر ابھی تک اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہو رہا اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اسے استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ مسئلہ چونکہ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر سے متعلقہ ہے جو کہ تشریف نہیں رکھتے اور اس کا جواب باقاعدہ طور پر وہی دیں گے۔ جہاں تک تجاوزات کا تعلق ہے تو واقعتاً وہاں پر تجاوزات تھیں، میری intervention پر مسجد کی جگہ بھی چھوڑی گئی، میری intervention پر کچھ دکانیں بھی چھوڑی گئیں اور قبرستان کی جگہ بھی چھوڑی گئی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس تحریک استحقاق کو pending فرمالیں کیونکہ منسٹر لوکل گورنمنٹ آئیں گے تو ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر اس کا کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جب کمیٹیاں بنیں گی تو اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کر دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! نہیں۔ منسٹر لوکل گورنمنٹ آئیں گے تو ان کے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلہ کو resolve کر لیں گے۔ آپ اس تحریک استحقاق کو pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک استحقاق کو pending کرتے ہیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد الیاس! جب منسٹر صاحب اس تحریک استحقاق کو respond کریں گے تو پھر اس کے بعد دیکھ لیں گے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی کمیٹیاں بنی ہی نہیں ہیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! ہم تو کمیٹیوں کے حق میں ہیں اس لئے بنائی جائیں۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! کمیٹیاں بنائی جائیں۔ (قہقہے)

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1/19 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جی، محترمہ! اسے پڑھیں۔

غیر معیاری گھی اور کوکنگ آئل کی سر عام فروخت

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک نیوز چینل مورخہ 28۔ دسمبر 2018 کی خبر کے مطابق پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے بناسپتی اور کوکنگ آئل کے 179 نمونوں کے مکمل ٹیسٹ ہوئے جن میں سے 118 پاس اور 61 نمونے fail ہونے پر عوام الناس میں اپنے بچوں اور ہر قسم کے صارفین کی صحت کے حوالے سے عدم تحفظ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ غیر معیاری گھی اور کوکنگ آئل کی شکل میں عوام کو کھلا زہر کھلایا جا رہا ہے جس سے وہ مختلف قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ انہوں نے احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے عوام دشمن عناصر کسی رعائت کے مستحق نہیں اور انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ناقص گھی اور کوکنگ آئل حفظان صحت کے معیار پر پورا نہ اترے اس پر تاحیات پابند لگائی جائے اور ان کے ذمہ داران کو سخت سے سخت سزا دی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری بھی ایک تحریک التوائے کار ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر:اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون میر چاکر خان رند یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی،ڈیرہ غازی خان 2019

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister to introduce the Mir Chakar Khan Rind University of Technology Dera Ghazi Khan Bill 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Mir Chakar Khan Rind University of Technology Dera Ghazi Khan Bill 2019.

MR DEPUTY SPEAKER: The Mir Chakar Khan Rind University of Technology Dera Ghazi Khan Bill 2019 has been introduced in the House and is referred to the concerned Standing Committee for report within two months.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ نے سرکاری کارروائی شروع کی ہے اور بالکل اپوزیشن کے consensus سے کیا ہے لیکن میرا مقصد صرف یہ ہے کہ سیکرٹریٹ کو معزز ممبر کے ہاتھ میں تحریک التوائے کار کی کاپی نہیں دینی چاہئے تھی کیونکہ معزز ممبر کا استحقاق ہے کہ وہ اسے پیش کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اسے دیکھ لیتے ہیں۔

Minister for Law has given notice of motion to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law should move the motion for suspension of Rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That requirements of rule 244-A(8) & other relevant Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 be dispensed with under rule 234 for taking amendments in the said Rules."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That requirements of rule 244-A(8) & other relevant Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 be dispensed with under rule 234 for taking amendments in the said Rules."

(The motion was carried unanimously)

تحریک

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may move the motion for Leave of the Assembly.

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترمیم کی اجازت کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move

> "That leave be granted to move the proposed amendment in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

The proposed amendment is as under:

"In rule 148:

(a) for entry at Sr. No.7, the following entries shall be substituted:

"7.	Standing Committee on Higher Education	Higher Education
7A.	Standing Committee on School Education	School Education"

(b) for entry at Sr. No.13, the following entries shall be substituted:

"13.	Standing Committee on Primary & Secondary Healthcare	Primary and Secondary Healthcare
13A.	Standing Committee on Specialized Healthcare & Medical Education	Specialized Healthcare & Medical Education"

(c) for entry at Sr. No.19, the following entries shall be substituted:

"19.	Standing Committee on Irrigation	Irrigation
19A.	Standing Committee on Energy	Energy"

(d) for entry at Sr. No.21, the following entries shall be substituted:

"21.	Standing Committee on Law	Law and Parliamentary Affairs
21A.	Standing Committee on Public Prosecution	Public Prosecution"

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move the proposed amendment in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

The proposed amendment is as under:

"In rule 148:

(a) for entry at Sr. No.7, the following entries shall be substituted:

"7.	Standing Committee on Higher Education	Higher Education
7A.	Standing Committee on School Education	School Education"

(b) for entry at Sr. No.13, the following entries shall be substituted:

"13.	Standing Committee on Primary & Secondary Healthcare	Primary and Secondary Healthcare
13A.	Standing Committee on Specialized Healthcare & Medical Education	Specialized Healthcare & Medical Education"

(c) for entry at Sr. No.19, the following entries shall be substituted:

"19.	Standing Committee on Irrigation	Irrigation
19A.	Standing Committee on Energy	Energy"

(d) for entry at Sr. No.21, the following entries shall be substituted:

"21.	Standing Committee on Law	Law and Parliamentary Affairs
21A.	Standing Committee on Public Prosecution	Public Prosecution"

Now, the motion moved and the question is:

"That leave be granted to move the proposed amendment in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The leave was granted)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of proposed amendment.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the proposed amendment in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the queston is:

> "That the proposed amendment in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be taken into consideration at once."

(The motion was carried unanimously)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the proposed amendment in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

Now, the proposed amendment in the rule 148 is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the proposed amendment, do stand part of the Rules."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may move the motion for passage of the proposed amendment.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the proposed amendment in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the proposed amendment in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be passed."

(The motion was carried unanimously.)

(The proposed amendment is passed unanimously.)

تحریک

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! اسمبلی کی کمیٹیوں کے حوالے سے تحاریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ منسٹر صاحب! تحریک پیش کریں۔

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997
کے قاعدہ 150(1) کے تحت سٹینڈنگ کمیٹیوں کا انتخاب

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قوعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 150(1) کے تحت قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے درمیان باہمی رضا مندی سے اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹیاں تجویز کی گئی ہیں جن کی فہرست میں ایوان کی میز پر رکھتا ہوں اور یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ان کمیٹیوں کو ایوان کی طرف سے منتخب تصور کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 150(1) کے تحت قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے درمیان باہمی رضا مندی سے اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹیاں تجویز کی گئی ہیں جن کی فہرست میں ایوان کی میز پر رکھتا ہوں اور یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ان کمیٹیوں کو ایوان کی طرف سے منتخب تصور کیا جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے جس کی مخالفت کسی نے کی نہیں اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997کے قاعدہ(1)150کے تحت قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے درمیان باہمی رضامندی سے اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹیاں تجویز کی گئی ہیں جن کی فہرست میں ایوان کی میز پر رکھتا ہوں اور یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ان کمیٹیوں کو ایوان کی طرف سے منتخب تصور کیا جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

بحث

امن وامان پر عام بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا اگلا ایجنڈا that is discussion Law and Order اور concerned وزیر قانون !اس کا آغاز کریں گے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر !میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے جو کل بریفنگ دی گئی تھی سانحہ ساہیوال پر اُس سلسلے میں بحث کا آغاز کیا جائے۔

جناب سپیکر !میں زیادہ وقت اس معزز ایوان کے دونوں اطراف کے ممبران کو دینا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی بات کرلیں میں آخر میں wind up کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں we should give three minutes to every member whoever wants to speak. ملک ندیم کامران! three minutes! ہمارے پاس پانچ منٹ کا time نہیں ہے we have time upto 12:30 اور جمعہ کی نماز کا ٹائم بھی آگیا ہے۔ آپ دیکھ لیں، چار منٹ کرلیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! تھوڑا سا ٹائم زیادہ کر لیں اسی کے مطابق کر لیں گے یہیں پر جمعتہ المبارک کی نماز ہونی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ایک بجے جمعتہ المبارک کی نماز ہوتی ہے چلیں بحث شروع کرتے ہیں۔ جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون اور تمام ہاؤس کے ممبران کو بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کل جو یہاں ہاؤس میں in camera briefing ہوئی اس کے متعلق ذرا سوچ سمجھ کر بات ہونی چاہیئے۔ اس میں کوئی ایسی چیز یا ہماری بات جس سے کسی دہشت گرد کو فائدہ پہنچتا ہو ہمیں ایسی بات سے پرہیز کرنا چاہیئے لیکن میں ایک ہی بات کہوں گا کہ

مقتل سے آ رہی ہے صدا اے امیر شہر
اظہار غم نہ کر، میرا قاتل تلاش کر

جناب سپیکر! جنہوں نے یہ واقعہ کیا ہے وہ یقیناً انسان نہیں ہیں۔ انسانی روپ میں وہ وحشی درندے ہیں تو ایسے وحشی درندوں کو بے نقاب کرنے کے لئے ہم سب کو مل کر ایک ہونا ہے کیونکہ دہشت گردی کے خلاف تو ہم سب ایک ہیں لیکن یہ جو معاملہ ہوا ہے اس میں جو بے گناہ انسانی جانوں کا زیاں ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اس معاملہ کی طے تک نہ پہنچے اور کمیشن قائم نہ کر پائے تو پھر اس سے بڑی زیادتی اور کوئی نہیں ہوگی اس لئے اس پر جوڈیشل کمیشن قائم ہونا چاہیئے۔ ہمارے جو معزز ممبر صاحبان بات کرنا چاہتے ہیں ضرور کریں لیکن ہمارا تمام ہاؤس کا مطالبہ یہی ہونا چاہیئے کہ اس کے لئے جوڈیشل کمیشن بننا چاہیئے۔ یہ ہماری استدعا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید صمصام علی شاہ بخاری!

سید صمصام علی شاہ بخاری: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا ابھی ہمارے سینئر رانا محمد اقبال خان جو ساہیوال کے بارے میں فرما رہے تھے چونکہ ساہیوال میرا ڈویژن بھی ہے اور میں ضلع ساہیوال سے elected ہوں۔

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میری تمام ہاؤس، معزز وزیر قانون اوروزیراعلیٰ سے یہ گزارش ہوگی کہ یہ معاملہ وہ نہیں ہے کہ جو divide، اس طرف کا ہے یا اس طرف کا ہے۔ یہ پورے ہاؤس کا معاملہ ہے، پورے پنجاب کا معاملہ ہے اور پورے پاکستان کا معاملہ ہے۔

This was an act of brutality and this was a negligence which cannot be forgiven, because negligence.

تو وہ forgive کی جا سکتی ہے جہاں کی کوئی واپسی ہو سکے۔ آپ جانیں کیسے واپس لائیں گے؟ اور میں سمجھتا ہوں

Unfortunately with a very heavy heart, I am going to make this statement that Punjab has been a Police state and it has not been changed as yet.

جناب سپیکر! ہم change کا نام لے کر آئے ہیں اگر ہم نے change کرنا ہے تو

We must start with the police.

جناب سپیکر! یہ ایک واقعہ نہیں ہے کہ جہاں پر لوگوں کو اُٹھا کر تذلیل کی جاتی ہے اور پھر واقعہ کے بعد جن کی کوئی آواز ہوتی ہے وہ آواز اُٹھاتا ہے۔ آج میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کی یہ ذمہ داری ہے کہ یہ اُن لوگوں کی آواز بنیں جن کی آواز نہیں ہے۔

Mr Speaker! They should speak up for the voiceless poor peoples of the province and Pakistan.

جناب سپیکر! جن کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ I am sitting on the treasury benches. لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پولیس کو جب تک آپ ہینڈل نہیں کریں گے، میں یہ نہیں کہتا کہ کسی ممبر کے کہنے پر کسی کو چھوڑا جائے یا کچھ کیا جائے۔

جناب سپیکر! ابھی دو چار دن ہوئے میں سوشل میڈیا پر دیکھ رہا تھا کہ کسی نے اپنی کار کی back window پر یہ لگایا ہوا تھا کہ I am going with my family, I am not a terrorist and please CTD don't kill me. تو بات یہ ہے کہ میں اپنے بھائیوں کو جو دوسری سائیڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو بھی یہ عرض کروں گا کہ ہمیں اس پر politics نہیں کرنی، ہمیں اس چیز کو correct کرنا ہے۔ جو جانیں چلی گئی ہیں وہ واپس نہیں آنی مگر ہمیں یہ ضرور کرنا ہے کہ جو رہ گئے ہیں اُن کو ہمیں محفوظ کرنا ہے، اس کو پورے ہاؤس کا معاملہ بنایا جائے اور حکومت

کی اس بات کو ضرور سراہا جائے کہ انہوں نے already جتنا بڑا ایکشن لیا ہے اتنی جلدی کبھی اتنا ایکشن نہیں ہوا مگر ابھی یہ سٹارٹ ہے اور اس کو اس کے منطقی انجام تک پہنچنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے اگر دیر کریں گے تو اس طرح کی دیر ہو گی کہ یہ معاملہ ہی ختم ہو جائے گا تو پھر اُن لوگوں کے ساتھ انصاف نہیں ہو گا جن کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے تو میں گورنمنٹ کو یہ عرض کرتا ہوں کہ براہ مہربانی اس معاملے کو top priority پر لیں کیونکہ یہ مسلمانی کا بھی تقاضا ہے، انسانیت کا بھی تقاضا ہے کہ اگر کسی سے جبر ہوتا ہے اور وہ خود آواز نہیں اُٹھا سکتا تو جو لوگ آواز اُٹھانے کے قابل ہوں وہ اُن کے لئے آواز اُٹھائیں۔

جناب سپیکر! آخر میں صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ اس پر ہم politics نہ کریں بلکہ correction کریں اور ان مظلوموں کو جلد از جلد انصاف ملنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ چودھری محمد اقبال!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

(اذانِ جمعتہ المبارک)

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ جی، سید حسن مرتضیٰ۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ next جناب سمیع اللہ خان! جی، سید حسن مرتضیٰ! تشریف لے آئے ہیں۔ جی، سید حسن مرتضیٰ! بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے کل کی briefing کے حوالے سے عرض کرنی تھی وہ in camera تھی ہم تو پابند تھے کہ کسی سے اُس کے بارے میں بات نہیں کرنی، یہاں سکرین بھی ٹھیک نہیں لگی ہوئی تھی، رات کو وہ سارا کچھ ٹی وی پر دیکھا ہے، اب وہ پتا نہیں کہ کس نے اُن ساروں کو آگاہ کیا ہے اس کا جواب تو وزیر قانون! wind up speech میں دیں گے۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ ان کیمرہ بریفنگ کی رولنگ سپیکر صاحب نے دی تھی۔

جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا تھا کہ کوئی بھی وزیر یا کوئی بھی آفیسر اس پر بریفنگ نہیں دے گا تو اس کے بعد جب یہاں سے وزیر قانون اور انفارمیشن منسٹر نکلے اور وہ DGPR کے آفس پہنچے تو وہاں پر ایک صحافی نے سوال کیا کہ اس پر رولنگ آچکی ہے کہ بریفنگ نہیں ہو گی تو انفارمیشن منسٹر نے فرمایا، میں جو بات کروں گا وہ ثبوت کے ساتھ کروں گا۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر!میں point of clarification دینا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر! point of clarification یہ ہے کہ میں جس دن سے وزیر قانون بنا ہوں تو آج تک میں DGRP آفس نہیں گیا۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!کہیں اور گئے ہوں گے لیکن دونوں اکٹھے تھے۔میں آپ کی تصویریں بھی دکھاؤں گا۔میں on the floor of the House کوئی بات غلط نہیں کرتا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن(چودھری ظہیرالدین):جناب سپیکر!وزیر قانون نے اپنی clarification دے دی ہے۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ:چلیں،وزیر قانون کو فی الحال نکال دیں جب تک ایسا کچھ سامنے نہیں آتا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:سید حسن مرتضیٰ!آپ چیئر سے بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!انفارمیشن منسٹر نے فرمایا کہ سپیکر بادشاہ بندہ ہے حکومت ہم نے چلانی ہے اس نے نہیں چلانی اور یہ ہمیں پتا ہے کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔آپ لوگ آئیں ہم نے آپ کو بریفنگ دینی ہے اور انہوں نے پاس بیٹھ کر بریفنگ دی تو اس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے،اگر اس ہاؤس اور اس چیئر کا احترام نہیں ہوگا تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی کام بھی صحیح معنوں میں چل سکتا ہے۔

جناب سپیکر!اب یہاں پر جو بریفنگ ہوئی وہ آپ کے سامنے ہے۔وہ سٹوری اس طرح بیان کی گئی کہ جیسے کوئی جیمز بانڈ ہے،وہ فیصل آباد سے چلا ہے،لاہور آگیا،وہ لاہور سے ساہیوال چلا گیا،وہ ساہیوال سے شادی پر جارہا تھا،وہ اپنی گاڑی کو کبھی کبھی بطور ٹیکسی بھی چلاتا تھا،اس نے ساتھ سواریاں بھی بٹھالی تھیں کہ یہ بھی کر آؤں گا اور وہاں پر جو میرا ٹارگٹ ہے وہ بھی achieve ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہ ساتھ ساتھ یہ بھی بتا رہے ہیں کہ ہم اس انتظار میں تھے جب یہ اکٹھے ہوں گے تو ہم زیادہ سے زیادہ بڑا گروہ پکڑ لیں گے اور ہماری جو اپنی اطلاعات ہیں ان کے مطابق اپنے مقصد پر پہنچ جائیں گے۔ یہ 13۔ جنوری کو اس پر surveillance لگاتے ہیں اور تقریباً اس سے کوئی ایک سال پہلے یہ اس کی ریکی شروع کرتے ہیں، اس کو چیک کرتے ہیں اور پھر جب انہیں یہ یقین ہو جاتا ہے تو surveillance لگا کر، 19 تاریخ کو غالباً یہ واقعہ ہوتا ہے اور کیا صرف بچوں کے ساتھ ہونے کا انتظار تھا کہ جب اس کے ساتھ بچے ہوں گے تو یہ واقعہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ پہلے کئی دفعہ موقع بنا ہے لیکن ہم نہیں کر سکے اور انہوں نے دوسرا فرمایا کہ اس کا تعلق دہشت گرد تنظیم سے تھا۔

جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہتا، ذیشان بے شک دہشت گرد ہی ہو گا اور ہم دہشت گردی کے سب سے بڑے victim ہیں۔ وہ پیپلز پارٹی ہو، وہ شیعہ ہو اور جو بھی ہو ہم اس ملک میں دہشت گردی کے سب سے بڑے victim ہیں۔ ہم کبھی بھی یہ نہیں کہتے کہ اس پر کسی کو کوئی ریلیف ملے لیکن اگر وہ دہشت گرد بھی ہے تو اسے بھی ماورائے عدالت قتل نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہی پارٹی جو تھی یہ وانا اور وزیرستان میں جا کر اظہار یکجہتی کرتے رہے تھے کہ یہاں پر ڈرون حملے ہوتے ہیں، یہاں پر نقصان ہوتا ہے اور ہم اس کے خلاف ہیں۔

جناب سپیکر! آج کون سی تبدیلی آگئی کہ یہ حکومت ان مارنے والوں کو defend کر رہی ہے؟ میں دہشت گردوں کی بات نہیں کر رہا بلکہ میں انسانوں کی بات کر رہا ہوں جو انسان ہے وہ کسی روپ میں بھی ہو سکتا ہے۔ ان کا تعلق آپس میں ثابت کرنے کے لئے کل ہمیں یہاں بتایا گیا کہ ایک فیصل آباد کا جو دہشت گرد تھا اس نے گاڑی بیچی، اس ذیشان نے وہ گاڑی خریدی اور اس نے اسے ٹرانسفر لیٹر دیا۔

جناب سپیکر! اب دو دہشت گرد ہیں اور آپس میں گاڑی کا لین دین کر رہے ہیں، انہیں پتا ہے کہ ہم نے پھٹ جانا ہے اور ہم نے مر جانا ہے۔ ہم نے encounter میں مارے جانا ہے یا ہم نے بلاسٹ ہو جانا ہے۔ انہیں کیا ضرورت تھی کہ وہ ایک دوسرے سے تعلق بنانے کے لئے ٹرانسفر لیٹر دیتے یا وہ کون سی اتنی بڑی گاڑی تھی۔

جناب سپیکر!میرے خیال میں وہ سوزوکی گاڑی تھی اس کے ٹرانسفر لیٹر لئے اور دیئے جارہے ہیں۔سیلفیوں کا تو یہ عالم ہے کہ جناب محمد بشارت راجا کے ساتھ اور میرے ساتھ بھی ہزاروں لوگ باہر سیلفیاں بناتے ہوں گے۔جو کہانی سنائی گئی ہے وہ کہانی اس طرح نہیں ہے دہشت گرد ہی مارا گیا ہو گا لیکن کم از کم اس کی کہانی تو اس انداز میں بنائی جائے کہ وہ feel ہو کہ وہ دہشت گرد ہے۔

جناب سپیکر!اب ایک دہشت گرد سفر کر رہا ہے وہاں سے ایک کلومیٹر دور ٹول پلازہ ہے جس پر وہ ٹال ٹیکس دیتا ہے،وہ وہاں سے نکلتا ہے اور وہاں پر کیمرے بھی لگے ہوئے ہیں۔یہ اس کا پیچھا بھی کر رہے ہیں تو انہوں نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ پیچھے سامان ہے،ہمیں نظر نہیں آئے اور ہمیں آگے سے دو بندے نظر آئے۔انہوں نے وہ گاڑی روکی ہے،اس کو hit کیا ہے،وہ گاڑی side پر رکی ہے اور ڈرائیور نے seatbelt باندھی ہوئی ہے، چھوٹی سی گاڑی ہے اور اس نے کون سی آگے فائرنگ کرلی ہے۔یہ انہیں باہر نکالتے، ہاتھ اوپر کرواتے اور جو طریق کار تھا اس کے مطابق search کرتے،پکڑ کر عدالت میں دیتے اور بے شک اس کو عدالت سزا دے دیتی۔ انہوں نے قوم کا نقصان یہ کیا ہے کہ انہوں نے وہ مہرہ مار دیا ہے جس سے آگے چلا جانا تھا اور جس سے آگے پتا چلنا تھا کہ اس میں کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر!میں انتہائی تکلیف میں ہوں اور بات بھی نہیں ہو رہی۔اب کوئی پتا نہیں ہے کہ میں نے واپس گھر جانا ہے یا نہیں۔یہاں تو ہمارے آئی جی صاحب ہیں ان کے ساتھ escort لگی ہوتی ہے ایک ایس پی ہوتا ہے اور اس کے پیچھے بھی چار پانچ ملازم ہوتے ہیں۔میں taxpayer ہوں،مجھے کیا تحفظ ہے اور میری جان کی کیا گارنٹی ہے؟

جناب سپیکر!ہمیں تو آپ کے احاطے کے اندر داخل نہیں ہونے دیا جاتا،ہماری گاڑیاں باہر روک دی جاتی ہیں اور سرکاری افسران کی گاڑیاں اندر آتی ہیں۔مجھے نہیں سمجھ آتی کہ ہم ان کے گارڈ ہیں یا وہ ہمارے گارڈ ہیں۔آپ پر فیصلہ ہے اور اللہ کی عدالت میں چھوڑ کر جا رہا ہوں اور اس آرزو کے ساتھ جا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان ظالموں کو خود ہی نکیل ڈال سکتا ہے۔بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار احمد علی خان دریشک!

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اتنا عرض کروں گا کہ یہ جو ساہیوال والا سانحہ ہوا ہے یہ بہت ہی غلط ہوا ہے اور جس طرح کل کی بریفنگ میں بھی بتایا گیا ہے تو یہ ان کا طریق کار غلط تھا۔ جس طرح بچوں کو گاڑی سے باہر نکالا گیا تھا اس طرح اس باقی افراد کو بھی باہر نکالا جاسکتا تھا۔ میں یقیناً یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سانحہ ماڈل ٹاؤن والے سانحے سے تو بہت چھوٹا سانحہ ہے۔

جناب سپیکر! میں سلام پیش کرتا ہوں اپنے وزیر اعلیٰ کو جو وہاں موقع پر پہنچے، انہوں نے امداد کا بھی اعلان کیا اور بچوں کی کفالت کا اعلان بھی کیا۔ سابقہ دور اقتدار میں یہ practice رہی ہے، ماڈل ٹاؤن والے سانحہ میں متاثرین بچوں کا کیا پرسان حال ہے؟ ان کے بچوں ساتھ کسی نے کوئی رابطہ کیا ہے یا نہیں، کیا ان کے بچوں کے پاس کوئی گیا ہے؟ ماڈل ٹاؤن والا سانحہ بہت بڑا سانحہ تھا وہ بھی آج ہمیں اس طرح نہیں بھولے گا جس طرح یہ ساہیوال والا سانحہ نہیں بھولے گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح آپ نے ساہیوال سانحہ پر اس معزز ہاؤس کو ایک بریفنگ دلوائی ہے اس طرح ایک بریفنگ ماڈل ٹاؤن سانحہ پر بھی ہونی چاہئے کہ ماڈل ٹاؤن سانحہ میں کیا ہوا تھا، ماڈل ٹاؤن سانحہ میں کیسے ہوا تھا، یہ جو قیمتی جانیں گئیں وہ کس کی نااہلی کی وجہ سے گئیں اور ان کے خلاف آج تک کیا ایکشن ہوا؟ اس پر معزز ایوان کو بتایا جائے اور بریف کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جب آپ پولیس کے اندر سیاسی مداخلت ختم کریں گے تب جا کر یہ معاملات سیدھے ہوں گے۔ اگر دیکھا جائے تو ہر ضلع میں پولیس کی نفری بہت کم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار احمد علی خان دریشک! ایک منٹ پلیز۔ اجلاس کا ٹائم پندرہ منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔ جی، سردار احمد علی خان دریشک!

سردار احمد علی خان دریشک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری تجویز ہے کہ پولیس میں زیادہ سے زیادہ بھرتی کی جائے تاکہ کرائم کو کنٹرول کیا جاسکے اور آئندہ اس قسم کے incidents نہ ہوں۔

جناب سپیکر! میں خصوصی طور پر ایوان سے استدعا کروں گا کہ ماڈل ٹاؤن کے سانحہ پر بھی totally briefing دی جائے اور بتایا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں کوشش کروں گا کہ میں چار منٹ میں اپنی بات مکمل کر لوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پاکستان کے تمام ریاستی اداروں اور خصوصاً پاکستان کی leading intelligence agencies نے پاکستان کے اندر دو بڑے کامیاب آپریشن کئے جن میں ایک آپریشن ضرب عضب اور دوسرا آپریشن ردالفساد لیکن 19 تاریخ کو ایک تیسرا آپریشن ہوا اور میں وزیر قانون کے الفاظ میں اس آپریشن کو سو فیصد درست قرار دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! یقیناً یہ ایسا issue نہیں ہے جس پر سیاست کی جائے اور کیا یہ ایسا issue ہے جس پر اس ایوان کے اندر سنجیدہ سوالات اٹھائے جا سکیں؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً ہے۔ اب یہ بات تو تسلیم کر لی گئی کہ پاکستان کے اندر کوئی بڑا آپریشن ہو یا چھوٹا اس کو پاکستان کی Intelligence agencies کی طرف سے اسے lead ملتی ہے اور یہ بھی تسلیم کر لیا گیا ہے کہ 19۔ جنوری کو جو سو فیصد درست آپریشن ہوا اس کی lead بھی پاکستان کی Intelligence Agencies نے دی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے اندر اتنی ہمت بھی ہونی چاہئے، اتنی جرأت بھی ہونی چاہئے کہ وہ سنجیدہ سوالات رکھ سکے اور اس میں بھی کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ پاکستان کی ان leading intelligence agencies کو جب جب ان کو ان کا professional کردار دیا گیا تو انہوں نے پاکستان کے اندر، پاکستان کے تحفظ کے لئے بے مثال کارروائیاں کیں اور بے مثال کامیابیاں بھی حاصل کیں لیکن یہ تاریخ ہے کہ پاکستان میں 1970 کے بعد کسی بھی دور میں جب بھی ایجنسیوں نے اپنے professionalism سے ہٹ کر کوئی کام کرنے کی کوشش کی تو تنقید کا نشانہ بھی بنیں۔

جناب سپیکر! اس آپریشن میں یہ وضاحت ہونی چاہئے کیونکہ ہم پوری دنیا میں دیکھتے ہیں اور پاکستان میں بھی پچھلے پندرہ بیس سال سے دیکھ رہے ہیں کہ اگر کسی گھر میں یا کسی گاڑی میں آپ نے آپریشن کرنا ہو تو lead لیتے ہیں کہ اس گھر کے اندر جہاں آپ نے آپریشن کرنا ہے اس کے اندر کون کون ہے، کوئی خواتین ہیں، بوڑھے ہیں یا بچے ہیں۔ اس طرح اگر کسی گاڑی یا ٹرک کے حوالے سے آپ نے attack کرنا ہو تو انفارمیشن ملتی ہے کہ اس کے اندر کون کون ہے۔

جناب سپیکر! اس ایوان کے اندر میرا پہلا سوال یہ ہے کہ کیا CTD یا پنجاب پولیس کو یہ lead ملی؟ باقی story کا تو جس طرح حسن مرتضیٰ نے پوسٹ مارٹم کیا ہے وہ اپنی جگہ پر ہے لیکن میرا بڑا واضح سوال ہے کہ یہ lead ملی کہ اس گاڑی کے اندر کون کون تھا؟ اور اگر یہ lead ملنے کے بغیر آپریشن کیا گیا تو پھر واقعی ان اداروں کی کارکردگی پر بہت بڑا سوال ہے۔ چونکہ standard SOPs ہیں کہ آپ انفارمیشن کے بغیر اس پر attack نہیں کر سکتے تھے۔ اگر کسی ایجنسی نے یہ انفارمیشن دیتے ہوئے نامکمل اور ادھوری انفارمیشن دی ہے تو پھر ان سے کون پوچھے گا؟ اس لئے اپوزیشن rightly یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ پاکستان میں کچھ سوال ایسے ہیں جہاں ہم سب کے پر جلتے ہیں اس لئے اپوزیشن rightly یہ demand کر رہی ہے کہ یہ کسی JIT کے بس کی بات نہیں ہے کہ ان سوالوں کو کھڑا کر سکے اور ان سوالوں کے جواب لے سکے اس لئے ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ جوڈیشل کمیشن بنایا جائے۔

جناب سپیکر! میرے لئے بڑا آسان ہے کہ میں وزیر قانون کی کسی سٹیٹمنٹ پر تنقید کر دوں چونکہ اس واقعہ کے بعد ہر وزیر نے کچھ نہ کچھ ایسا کہا ہے جس پر تنقید ہو سکتی ہے اور میرے لئے یہ آسان راستہ تھا کہ میں یہاں کھڑے ہو کر کہتا کہ فیاض الحسن چوہان نے یہ کہا، میں کہتا جناب محمد بشارت راجا نے یہ collateral damage کا کہا، جناب فیاض الحسن چوہان نے کہا کہ دہشت گردوں کے بھی بچے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر میاں محمود الرشید نے بھی کہا، میں سمجھتا ہوں کہ ہم آپس میں score settle کرتے رہیں گے لیکن اصل سوال یہ ہے کہ یہ آپریشن کس Intelligence base پر کیا گیا اور اس کے اندر کیا خامی رہ گئی جس کی بنیاد پر تین معصوم افراد شہید ہوئے اور ان بچوں کی جو حالت ہوئی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! چار افراد شہید ہوئے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جی، چار افراد شہید ہوئے اس لئے میرا یہ مطالبہ ہے کہ واقعہ کے بعد جو سیاست ہو رہی ہے وہ بڑا آسان ہے جیسے میں نے کہا۔ اگر آئی ایس آئی کا کوئی مؤقف یا کسی بھی Intelligence Agency کا اس بارے میں مؤقف وزیر قانون تک آیا ہے تو مجھے ذاتی طور پر خوشی ہو گی وزیر قانون کھڑے ہو کر اس ایوان کو بتائیں کہ ان کی انفارمیشن ادھوری تھی یا مکمل تھی۔ اگر انفارمیشن مکمل تھی، ان ایجنسیوں کا کوئی role نہیں تھا ان کی کوئی غلطی نہیں تھی تو پھر یہ یہاں کھڑے ہو کر بتائیں کہ یہ CTD کی غلطی تھی۔ آئی جی پولیس کی جو پہلی سٹیٹمنٹ آئی ہے میں تو اس پر حیران ہوں کہ پنجاب کے اندر اداروں نے ہمیں کہاں کہاں embarrass کیا۔ آئی جی کی پریس ریلیز میں ان کی سٹیٹمنٹ تھی کہ پاکستان میں یہ داعش کا سب سے خطرناک گروہ تھا اور انہوں نے ہمارے دفتر خارجہ کو embarrass کیا اور کل دفتر خارجہ کو یہ کہنا پڑا کہ پاکستان کے اندر کوئی داعش نہیں ہے انہوں نے پاکستان کو let down کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں کہوں گا کہ جناب محمد بشارت راجا پر دو دن ترس آیا ایک دن جب یہ پہلے بیٹھے تو CTD کے ترجمان بن کر ان کے بیان کو پریس کے سامنے رکھ رہے تھے اور دو دن بعد جن کے ترجمان بنے ہوئے تھے انہی کی ٹرانسفر اور معطلیوں کا پیغام سنا رہے تھے۔

جناب سپیکر! میں wind up کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ جوڈیشل کمیشن بنایا جائے اور ان سنجیدہ سوالات کے اس قوم کو جواب ملنے چاہئیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب محمد سبطین رضا!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ زینب عمیر!

محترمہ زینب عمیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ جب سے ساہیوال کا سانحہ ہوا ہے میں ایک بات دیکھ رہی ہوں کہ اپوزیشن بہت زیادہ interested ہے اور اس واقعہ کی باریکیوں کو discuss کرنے میں بہت ہی خصوصی دلچسپی لے رہی ہے۔ یہاں پر ہر شخص خود ہی JIT بنا ہوا ہے، خود ہی پولیس بنا ہوا ہے اور خود ہی انوسٹی گیشن ایجنسی بنا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس پر بات نہیں کروں گی چونکہ کل اس واقعہ کو confess کر لیا گیا کہ یہ ایک mishandled operation تھا اس لئے اس پر میں آگے بات نہیں کروں گی۔ ہم یہاں پر ایک واقعہ کو، ایک سانحہ کو discuss کر رہے ہیں ہم بار بار ماڈل ٹاؤن کی بات کرتے ہیں لیکن سیالکوٹ کو بھول جاتے ہیں اس کا بھی ذکر ہونا چاہئے۔ ہم نے صرف ایک واقعہ کی بات نہیں کرنی بلکہ جو بھی سانحہ ہوا اس کے محرکات، اس کے consequences یا اس کی اصلاحات پر بات کرنی ہے ہم نے reforms پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے بات کرنی ہے کہ آئندہ ایسے واقعات نہ ہوں یہ نہیں کہ ہم چار دن کے بعد بیٹھیں اور پھر اسی طرح کے واقعہ پر خود بخود سارے انوسٹی گیشن ایجنسیز بن کر کہیں کہ یہ یہ ہوا اور یہ یہ نہیں ہوا۔ یہ بہت اچھا ہوا کہ کل in camera session ہوا اور سانحہ ساہیوال کے حوالے سے briefing دی گئی ورنہ معزز ممبران حزب اختلاف نے باہر جا کر تین سو باتیں کر کے عوام کے اندر confusion پھیلائی تھی۔ جب ڈولفن فورس نے ایک لڑکے کو گولی ماری تھی تو میں نے اُس وقت بھی آواز اُٹھائی تھی کہ پولیس کو جدید طرز کی تربیت کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! اب CTD نے بھی اسی طرز کی کارروائی کرتے ہوئے کچھ بے گناہ لوگوں کا قتل کیا اور ہمیں پتا چلا کہ پولیس کا ایک ادارہ counter-terrorism کو deal کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ CTD دہشت گردوں کی بہت ساری activities کو counter کرتا ہے۔ ہماری آئی ایس آئی اور دوسری خفیہ ایجنسیاں بھی اس کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر! ہمیں CTD کے کام کو appreciate کرنا چاہئے کیونکہ ہم ایک واقعے کی وجہ سے پورے ادارے کو سوال نہیں کر سکتے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں ڈی ایس پی، ایس پی اور ایس ایس پی اس واقعے کے ذمہ دار تھے اور اسی وجہ سے انہیں عہدوں سے ہٹایا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! wind up کر لیں۔

محترمہ زینب عمیر: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں wind up کر لوں گی۔ اس واقعہ میں ملوث اہلکاروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ حکومت اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتی کیونکہ اب ان کے بارے میں فیصلہ عدالت کرے گی۔ یہ کہہ دینا کہ انہیں چوک میں پھانسی پر چڑھا دیا جائے۔ یہ تو ممکن

نہیں ہے۔That is not practicable. یہ معاملہ اب عدالت میں جائے گا اور پھر عدالت ہی ان کو سزا دے سکتی ہے۔

جناب سپیکر! آخر میں یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ ہماری پولیس کالے شیشے والی گاڑیوں کو نہیں روکتی۔ پچھلے دس سال میں جہاں شعبہ تعلیم اور میڈیکل کا بیڑہ غرق کیا گیا وہاں محکمہ پولیس کو بھی تباہ کر دیا گیا ہے۔ اگر ہم نے پولیس کو پروٹوکول کے لئے استعمال نہ کیا ہوتا اور ان کو جدید طرز پر proper training دی ہوتی تو آج ہمیں یہ واردات دیکھنے کو نہ ملتی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترمہ راحیلہ نعیم! بات کریں گی۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ کل بڑی محنت اور کوشش کے ساتھ ہم سب ممبران پارلیمنٹ کو یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی کہ سانحہ ساہیوال کے اندر جن لوگوں کا قتل ہوا ہے ان میں سے کچھ لوگ دہشت گرد تھے۔ بھرپور کوشش کے باوجود حکومت، اس پر کام کرنے والی ایجنسیوں کے لوگ ایسی story منظر عام پر نہیں لا سکے اور پارلیمنٹ کو یقین نہیں دلا سکے کہ وہ دہشت گرد کیسے تھا؟

جناب سپیکر! مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ پچھلے کئی دنوں سے حکومت یہ ثابت کرنے پر لگی ہوئی ہے کہ ذیشان کا تعلق داعش سے تھا جبکہ پاکستان کی وزارت خارجہ کا نمائندہ open statement دے رہا ہے کہ پاکستان میں داعش کا کوئی نام ونشان نہیں۔

جناب سپیکر! جس طرح آپ نے پاکستان کی عزت کو internationally stake پر لگایا ہے اس کا جوابدہ کون ہو گا؟ ایک طرف آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے دہشت گردوں کے ایک بہت بڑے network کا ملزم مار دیا ہے جبکہ دوسری طرف آپ کی وزارت خارجہ کہتی ہے کہ پاکستان میں داعش کا نام ونشان نہیں۔ آپ اپنی غلطی پہلے دن admit کر لیتے، یہ مان لیتے کہ آپ کی مخبری غلط تھی، غلط ایکشن کیا گیا اور ناحق خون سڑک پر بہایا گیا ہے۔ آپ اپنی غلطی کو ماننے کی بجائے پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ہم پارلیمنٹیرین کا تعلق ground level کے لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! ہم سب جانتے ہیں کہ کون شخص کس علاقے میں اور کس طرح سے رہ رہا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک علاقے میں گاڑی کھڑی ہو، ہماری ایجنسیوں کے لوگ اسے follow بھی کر رہے ہوں اور پھر بھی پتا نہ لگا سکیں کہ اس گاڑی کا مالک کون ہے؟ سانحہ ساہیوال کے حوالے سے سوشل میڈیا کے ذریعے جو ویڈیوز باہر آئیں اور جو کچھ ہمیں کل کے in camera session میں دکھایا گیا ان دونوں میں کھلا تضاد پایا جاتا ہے۔ ہم نے کھلی آنکھ کے ساتھ اس پورے تماشے کو دیکھا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ہم ایسے اقدامات اُٹھائیں کہ آئندہ ایسے واقعات نہ ہو سکیں اور اس واقعہ کے ذمہ داروں کو قرار واقع سزا ملے لیکن ڈھٹائی دیکھیں کہ اس واقعہ پر افسوس کرنے کی بجائے یہاں پر بیٹھے ہوئے کچھ لوگ اس کے ذمہ داروں کو defend کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے کیونکہ یہ واقعہ شرمناک ہے۔ آپ کو چاہئے کہ عوام کے سامنے admit کریں کہ کن اداروں کی یہ ناکامی ہے اس کے برعکس آپ یہ ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں کہ وہ شخص واقعی دہشت گرد تھا۔ اگر وہ شخص واقعی دہشت گرد تھا تو پھر آپ نے ایوان صدر میں اس کے بھائی کو بات چیت کے لئے کیوں invite کیا، ہمیں بھی اس بات سے آگاہ کیا جائے کہ جب ایک شخص کو دہشت گرد قرار دیا گیا تو پھر اس کے بھائی کو ایوان صدر میں کیوں بُلوایا گیا ہے؟

جناب سپیکر! یہ آپ کے اداروں کی ناکامی ہے اور اس کی وجہ سے حکومت کی governance کھل کر سب کے سامنے آگئی ہے۔ CTD کے آدمیوں نے سرعام بے گناہ لوگوں کو قتل کیا اور انہیں اس کا جواب دینا پڑے گا۔ حزب اختلاف کے ممبران کی یہ بالکل جائز demand ہے کہ آپ اس واقعہ کی غیر جانب دار انکوائری کروانے کے لئے ایک جوڈیشل کمیشن بنائیں۔ موجودہ حکمران کئی دنوں سے اپنی good governance کا شور مچا رہے تھے کیا یہ good governance ہے کہ بے گناہ لوگوں کو قتل کر دیا گیا؟ آج بھی ان کے لواحقین قاتلوں کے ہاتھوں پر اپنے مقتولین کا لہو تلاش کر رہے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you. At the end of the sitting of this business of the House, I hereby prorogue the Assembly.

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(35)/2019/1916. Dated: 1st Februray 2019. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Mohammad Sarwar, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on 25th January 2019 (Friday) after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 31-01-2019 MOHAMMAD SARWAR

GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

ABDUL ALEEM KHAN, MR. *(Minister for Local Government & Community Development)*

Answers to the questions REGARDING-

-Arrangement of cleanliness in Muncipal Committee Baseerpur Okara *(Question No. 261)* 957
-Contract of Solid Waste Management Company Lahore *(Question No. 741*)* 953
-Defective traffic signals in Chiniot *(Question No. 226)* 956
-Details about sewerage system in PP-126 Jhang *(Question No. 299)* 960
-Development works in Muncipal Committee Silanwali PP-79 Sargodha *(Question No. 171*)* 935
-Facility of water filtration plants in PP-185 Okara *(Question No. 621*)* 941
-Non availability of recreation park in Baseerpur and Mandi Ahmed Abad Okara *(Question No. 289)* 959
-Number of employees of Solid Waste Management Company Faisalabad and salaries thereof *(Question No. 285)* 957
-Shehr-e-Khamoshan Project Lahore *(Question No. 164)* 955
-Vehicles and expenditures of Solid Waste Management Company Faisalabad *(Question No. 287)* 958

ABU HAFAS MUHAMMAD GHAYAS-UD-DIN, MR.

point of order REGARDING- 670

-Demand for increasing of salary of MPAs

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Abundance of pigs in forests of Kotli Satian tehsil Murree 882
-Aggression by Indian armed forces in Palwama and occupied Kashmir 883
-Anxiety amongst residents due to LACAS School in Johar Town Lahore 603, 792
-Anxiety amongst the students due to removal of teachers from service in Narowal University 884
-Decrease in subsidy on fare of public transport 881
-Disclosure of laying lacs of matrict tons of wheat in open place 598
-Harassing junior doctor and to make phone call of Law Minister viral on social media by MS Benazir Bhutto Hospital Rawalpindi 608
-Harassment of citizens by Dolphin Police in Lahore 886
-Increase of traffic accidents due to bill boards on main roads of Lahore 738
-Openly sale of unhygenic ghee and cooking oil 1036
-Problems faced by schools due to (bad) policies of ex-Government 790
-Sale of substandard shampoos and face creams 882
-Shortage of rooms in government schools in Gujranwala 607, 793

	PAGE NO.
-Usage of substandard material in construction of Sambrial Road	887
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-	
-15th January, 2019	549
-16th January, 2019	647
-17th January, 2019	657
-18th January, 2019	745
-21st January, 2019	801
-22nd January, 2019	869
-23rd January, 2019	927
-25th January, 2019	1013
AHMAD ALI KHAN DARISHAK, SARDAR	
Call attention Notice REGARDING-	735
-MURDER OF RASHID BOKHARI NAMED PERSON IN DERA GHAZI KHAN	1050
DISCUSSION On-	
-Law and order	670
question REGARDING-	
-Posts of Doctors and Paramedical staff in RHCs and THQ Dera Ghazi Khan *(Question No. 651*)*	918
zero hour notice REGARDING-	
-Accidents due to non availability of double road on Indus Highway Kashmor to Dera Ghazi Khan	
AHMAD SHAH KHAGGA, MR.	
question REGARDING-	
-Nonpayment of salary to employees of BHU Chak No. 21/E.B Pakpattan *(Question No. 342)*	716
AKHTAR ALI, CHAUDRY	
questions REGARDING-	
-Action taken against bakers using substandard material in bakeries in Lahore *(Question No. 232)*	591
-Land of Auqaf Department in PP-154, Lahore *(Question No. 234)*	592
-Number of technical universities in the province *(Question No. 231)*	1030
AMIN ULLAH KHAN, MR.	
point of order REGARDING-	
-Demand for reinstatement of quota of seats of medical colleges for students of district Mianwali	605

PAGE NO.

ANEEZA FATIMA, MS.
DISCUSSION On- 849
-SAHIWAL INCIDENT
ANNOUNCEMENT regarding-
-Establishment of emergency service in new Assembly Building 665
-Holding the session of the Assembly on 24th January, 2019 in Camera for giving briefing on Sahiwal incident 972-1010
ANSAR MAJEED KHAN NIAZI, MR. *(Minister for Labour & Human Resource)*
Answer to the question REGARDING-
-Inspection and registration of factories, CNG stations and petrol pumps in Gujranwala *(Question No. 161)* 1029
ASAD ALI, MALIK
-Leave of absence 879
ASHRAF ALI, CHOUDHARY
ADJOURNMENT MOTION regarding- 607
-SHORTAGE OF ROOMS IN GOVERNMENT SCHOOLS IN GUJRANWALA 553
questions REGARDING- 573
-Adulteration of milk in the province *(Question No. 286*)* 704
-Aims and objects of establishment of Punjab Quran Board *(Question No. 390*)* 1029
-Facilities in THQ and DHQ Hospitals in Gujranwala *(Question No. 672*)* 1021
-Inspection and registration of factories, CNG stations and petrol pumps in Gujranwala *(Question No. 161)* 767
-Manufacturing of substandard gas cylinders in Gujranwala *(Question No. 657*)* 749
-Number of Irrigation Research Institutes in the province *(Question No. 667*)* 587
-Number of tube wells and staff taking care thereof *(Question No. 335*)*
-Performance of Punjab Food Authority in Gujranwala *(Question No. 95)*
ASIA AMJAD, MS.
question REGARDING- 685
-Upgradation of District Hospital Chakwal *(Question No. 670*)*
AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS DEPARTMENT-
questions REGARDING- 573
-Aims and objects of establishment of Punjab Quran Board *(Question No. 390*)* 582
-Details about land of Haq Nawaz Trust in PP-154 Mehmood Booti Wahga Town, Lahore *(Question No. 547*)* 581

PAGE NO.

-Illegal occupants over land of Auqaf Department in Bagrian Chowk Township Lahore *(Question No. 522*)* 583
592
-Land of Auqaf Department in district Rahim Yar Khan *(Question No. 737*)*
-Land of Auqaf Department in PP-154, Lahore *(Question No. 234)* 577
-Rent of buildings of Auqaf Department and details of illegal occupants thereupon *(Question No. 499*)*

AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Anxiety amongst the students due to removal of teachers from service in Narowal University 884

DISCUSSION On-

832

-SAHIWAL INCIDENT

724

point of order REGARDING-

-Formation of a caucus for solution of problems of women MPAs

B

BILAL FAROOQ TARAR, MR.

point of order REGARDING- 604

-Torture of Police upon Kashmiri refugees in Kashmir Colony Ghakhar Mandi

BILLS-

-The Mir Chakar Khan Rind University Technology Dera Ghazi Khan Bill 2019 *(Introduced in the House)* 1037
-The Namal Institute Mianwali Bill 2019 (Referred to Special Committee) 598
(Considered and passed by the House) 983-994
-The Punjab Domestic Workers Bill 2018 *(Introduced in the House)* 865
(Considered and passed by the House) 967-983
-The Punajab Occupational Safety and Health Bill 2019 *(Referred to Special Committee) (Considered and passed by the House)* 598, 995-1007

C

Call attention Notice REGARDING- 732

-Murder of Rashid Bokhari named person in Dera Ghazi Khan

D

DISASTER MANAGEMENT DEPARTMENT-

question REGARDING- 761

-Losses in the province due to heavy rains *(Question No. 428*)*

DISCUSSION On-

PAGE NO.

-Law and order 1043
-Sahiwal incident 816-865

E

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-

question REGARDING-

-Details about unnecessarily usage of plastic bag and impose ban on it *(Question No. 302*)* 1017

F

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-

-On sad demise of Mr. Mazhar Abbas Raan (MPA) 665
-On sad demise of persons died in incident of Sahiwal 812

FINANCE COMMITTEE-

-Motion for election of the Finance Committee of the Assembly 597

FOOD DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Action taken against bakers using substandard material in bakeries in Lahore *(Question No. 232)* 591
-Adulteration of milk in the province *(Question No. 286*)* 553
-Details about floor mills in Faisalabad city *(Question No. 60)* 584
-Details about godowns of Food Department and sale of wheat in Faisalabad city *(Question No. 61)* 586
-Establishment and performance of Punjab Food Authority *(Question No. 211)* 589
-Names of sugar mills owners and payments to farmers in district Chiniot *(Question No. 381*)* 560
-Number of registered Mineral water Companies in the province *(Question No. 206)* 589
-Performance of Punjab Food Authority in Gujranwala *(Question No. 95)* 587
-Provision of bags to farmers for wheat *(Question No. 8)* 584
-Steps taken for control over adulteration of milk in district Gujranwala *(Question No. 634*)* 569
-Sugar mills and roads constructed from sugar cess in district Layyah *(Question No. 271)* 595
-Vehicles and employees of Punjab Food Authority *(Question No. 257)* 593

G

GHULAM RAZA, MR.

PAGE NO.

-Leave of absence 879

GULRAIZ AFZAL GONDAL, MR.

questions REGARDING-

-Approval of PC-I and completion of THQ Hospital Malikwal Mandi Bahauddin *(Question No. 346)* 721

-Contract of Solid Waste Management Company Lahore *(Question No. 741*)* 953

-Cost of construction of THQ Hospital Mandi Bahauddin *(Question No. 345)* 720

-Vacant posts of doctors in THQ Hospital Malikwal *(Question No. 742*)* 712

H

HASSAN MURTAZA, SYED

DISCUSSION On-

-Law and order 1046

point of order REGARDING-

-Demand for taking steps for solution of problems of farmers 725

question REGARDING-

-Names of sugar mills owners and payments to farmers in district Chiniot *(Question No. 381*)* 560

Resolutions REGARDING-

-Demand for imposing ban on open sale of petrol 895

-Demand for imposing complete ban on begging in citites where shelter homes are established 629

I

IFTIKHAR HUSSAIN, CHAUDHARY

question REGARDING-

-Construction of concrete embankment at Upper Sohag Canal Chak Faizabad, Okara *(Question No. 288)* 784

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.

questions REGARDING-

-Arrangement of cleanliness in Muncipal Committee Baseerpur Okara *(Question No. 261)* 956

-Facility of water filtration plants in PP-185 Okara *(Question No. 621*)* 941

-Non availability of recreation park in Baseerpur and Mandi Ahmed Abad Okara *(Question No. 289)* 959

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-

PAGE NO.

questions REGARDING- 1031
-Allocated budget for small industries for the financial year 2018-19 *(Question No. 250)* 1021
-Manufacturing of substandard gas cylinders in Gujranwala *(Question No. 657*)* 1030
-Number of technical universities in the province *(Question No. 231)*

IN CAMERA SESSION-
-Announcement regarding holding the session of the Assembly on 24th January, 2019 in Camera for giving briefing on Sahiwal incident 972, 1010

IRFAN AQEEL DAULTANA, MIAN
DISCUSSION On-
-SAHIWAL INCIDENT 847

IRRIGATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 781
-Closure of sewerage drain in PP-126 Jhang *(Question No. 193)* 784
-Construction of concrete embankment at Upper Sohag Canal Chak Faizabad, Okara *(Question No. 288)* 767
-Number of Irrigation Research Institutes in the province *(Question No. 667*)* 778
-Number of offices, employees and development projects of Irrigation Department in Faisalabad *(Question No. 698*)* 749
-Number of tube wells and staff taking care thereof *(Question No. 335*)* 779
-Steps taken for stoppage of theft of canal water in Rahim Yar Khan *(Question No. 725*)*

ISHRAT ASHRAF, MS.

question REGARDING-
-Steps taken for stoppage of theft of canal water in Rahim Yar Khan *(Question No. 725*)* 779

J

JAFFAR ALI, MR.
DISCUSSION On-
-SAHIWAL INCIDENT 862

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.

PAGE NO.

BILL *(Discussed upon)-*
-The Punajab Occupational Safety and Health Bill 2019 997

question REGARDING- 781
-Construction of stadium in Jamke Cheema Sialkot *(Question No. 115)*

KHADIJA UMER, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Openly sale of unhygenic ghee and cooking oil 1036

KHALID MEHMOOD, MIAN *(Minister for Disaster Management)*
Answer to the question REGARDING- 761
-Losses in the province due to heavy rains *(Question No. 428*)*

KHALID MEHMOOD, MR.
BILL *(Discussed upon)-*
The Namal Institute Mianwali Bill 2019 987
DISCUSSION On- 853
-SAHIWAL INCIDENT

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.
BILLS *(Discussed upon)-*
-The Namal Institute Mianwali Bill 2019 984
-The Punajab Occupational Safety and Health Bill 2019 995
DISCUSSION On- 825
-SAHIWAL INCIDENT

Resolution REGARDING- 628
-Demand for imposing complete ban on begging in citites where shelter homes are established

L

LABOUR & HUMAN RESOURCE DEPARTMENT-
question REGARDING-
-Inspection and registration of factories, CNG stations and petrol pumps in Gujranwala *(Question No. 161)* 1029

LAW AND ORDER-
-General discussion 1043

LEADER OF OPPOSITION
-See under Muhammad Hamza Shahbaz Sharif, Mr.

LEAVE OF ABSENCE OF-
-Asad Ali, Malik 879
-Ghulam Raza, Mr. 879

PAGE NO.

-Mahindar Pall Singh, Mr. 880
-Masood Ahmad, Ch. 880
-Mehwish Sultana, Ms. 878
-Muneeb-ul-Haq, Mr. 879
-Naveed Aslam Khan Lodhi, Mr. 878
-Sumsam Ali Shah Bukhari, Syed 877
-Sohaib Ahmad Malik, Mr. 878

LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Arrangement of cleanliness in Muncipal Committee Baseerpur Okara *(Question No. 261)* 956
-Contract of Solid Waste Management Company Lahore *(Question No. 741*)* 953
-Defective traffic signals in Chiniot *(Question No. 226)* 955
-Details about sewerage system in PP-126 Jhang *(Question No. 299)* 960
-Development works in Muncipal Committee Silanwali PP-79 Sargodha *(Question No. 171*)* 935
-Facility of water filtration plants in PP-185 Okara *(Question No. 621*)* 941
-Non availability of recreation park in Baseerpur and Mandi Ahmed Abad Okara *(Question No. 289)* 959
-Number of employees of Solid Waste Management Company Faisalabad and salaries thereof *(Question No. 285)* 957
-Shehr-e-Khamoshan Project Lahore *(Question No. 164)* 955
-Vehicles and expenditures of Solid Waste Management Company Faisalabad *(Question No. 287)* 958

M

MAHINDAR PALL SINGH, MR.
-Leave of absence 880

Resolution REGARDING-

-Demand for fixing separate lane for Ambulances in five Divisions of the province 901

MANAN KHAN, MR.

question REGARDING-

-Issuance of funds for construction of building of Narowal Medical College *(Question No. 712*)* 688

MASOOD AHMAD, CH.
-Leave of absence 880

MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY
BILL *(Discussed upon)*-
The Namal Institute Mianwali Bill 2019 988

PAGE NO.

MEHMOOD UR RASHEED, MIAN *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*
DISCUSSION On-
-SAHIWAL INCIDENT 855

MEHWISH SULTANA, MS.
-Leave of absence 878

MINISTER FOR AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS
-See under Saeed Ul Hassan, Syed
MINISTER FOR DISASTER MANAGEMENT
-See under Khalid Mehmood, Mian
MINISTER FOR ENERGY
-See under Muhammad Akhtar, Mr.
MINISTER FOR FOOD
-See under Samiullah Chaudhary, Mr.
MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING
-See under Mehmood ur Rasheed, Mian
MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian
MINISTER FOR IRRIGATION
-See under Muhammad Mohsin Leghari, Mr.
MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCE
-See under Ansar Majeed Khan Niazi, Mr.
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.
MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT
-See under Abdul Aleem Khan, Mr.
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION
-See under Yasmin Rashid, Ms.
MINISTER FOR PUBLIC PROSECUTION
(Was also assigned Assembly Business pertaining to Auqaf & Religious Affairs & Environment Protection)
-See under Zaheer Ud Din, Ch.
MINISTER FOR REVENUE
-See under Muhammad Anwar, Malik
MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION
-See under Murad Raas, Mr.
MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA
BILL *(Discussed upon)-*
-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018 968
1044

PAGE NO.

DISCUSSION On-
-Law and order 805
SUSPENSION OF RULES-

-MOTION FOR SUSPENSION OF RULES FOR PRESETATION OF A RESOLUTION 631

point of order REGARDING-
-Thanks to Mr. Speaker and the August House on issuance of Production Order

MOMINA WAHEED, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
887
-USAGE OF SUBSTANDARD MATERIAL IN CONSTRUCTION OF SAMBRIAL ROAD
626
Resolution REGARDING-
625
-Demand for declaring the seat as vacant on not taking oath by newly elected Members of Assemblies
SUSPENSION OF RULES-
-Motion for suspension of rules for presetation of a resolution
MOTIONS regarding-
-Election of Standing Committees of the House 1042
-Election of the Finance Committee of the Assembly 597
-Leave to move the amendment in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1038
-Leave to suspend the rules 729

MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK
DISCUSSION On-
839
-SAHIWAL INCIDENT

MUHAMMAD AKHTAR, MR. *(Minister for Energy)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Harassing junior doctor and to make phone call of Law Minister viral on social media by MS Benazir Bhutto Hospital Rawalpindi 614
DISCUSSION On-
852
-SAHIWAL INCIDENT

MUHAMMAD ANWAR, MALIK *(Minister for Revenue)*

Answers to the questions REGARDING- 783
781
-Allotment of state land in Cholistan, Bahawalpur *(Question No. 264)*
-Construction of stadium in Jamke Cheema Sialkot *(Question No. 115)*
783
-Number of Patwar Circles and computerization of recored in

PAGE NO.

PP-43, Sialkot *(Question No. 267)*
-Posting of Patwaries in tehsil Bhagtanwala, district Sargodha *(Question No. 630*)* 777

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Disclosure of laying lacs of matrict tons of wheat in open place 598
BILL *(Discussed upon)*-
The Namal Institute Mianwali Bill 2019 989
DISCUSSION On- 850
-SAHIWAL INCIDENT

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

Answers to the questions REGARDING-
-Allocated budget for small industries for the financial year 2018-19 *(Question No. 250)* 1031
-Manufacturing of substandard gas cylinders in Gujranwala *(Question No. 657*)* 1021
-Number of technical universities in the province *(Question No. 231)* 1030
DISCUSSION On- 829
-SAHIWAL INCIDENT 925

point of order REGARDING-
-Demand for provision of reference of Rules for second time restart of session 902

Resolution REGARDING-
-Demand for fixing separate lane for Ambulances in five Divisions of the province

MUHAMMAD AWAIS DARESHAK, SARDAR

zero hour notice REGARDING-
-Accidents due to non availability of double road on Indus Highway Kashmor to Dera Ghazi Khan 915

MUHAMMAD AYUB KHAN, MR

questions REGARDING-
-Details about unnecessarily usage of plastic bag and impose ban on it *(Question No. 302*)* 1017
-Illegal possession over land of dispensary in Chak No. 294/G.B Toba Tek Singh *(Question No. 150)* 713

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*

PAGE NO.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Aggression by Indian armed forces in Palwama and occupied Kashmir 884
-Harassment of citizens by Dolphin Police in Lahore 887
-Increase of traffic accidents due to bill boards on main roads of Lahore 738

BILLS *(Discussed upon)-*
-The Mir Chakar Khan Rind University Technology Dera Ghazi Khan Bill 2019 1037
-The Namal Institute Mianwali Bill 2019 598,983, 991
-The Punjab Domestic Workers Bill 2018 857, 968, 973
-The Punajab Occupational Safety and Health Bill 2019 598, 995

CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Murder of Rashid Bokhari named person in Dera Ghazi Khan 732

FINANCE COMMITTEE-
-Motion for election of the Finance Committee of the Assembly 597

MOTIONS regarding-
-Election of Standing Committees of the House 1042
-Election of the Finance Committee of the Assembly 597
-Leave to move the amendment in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1038

points of order REGARDING- 651
-Adjournment of the session due to sad demise of Mazhar Abbas Raan, MPA 670
-Demand for increasing of salary of MPAs
-Thanks to Mr. Speaker and the August House on issuance of 638
Production Order
-Torture of Police upon Kashmiri refugees in Kashmir Colony 604
Ghakhar Mandi
1035

Privilege motion REGARDING-
794
-WRONG STATEMENT OF DC CHINIOT WITH HONORABLE MPA 788
788

report of punjab public service commission 2016-
662
-DISCUSSION ON 899
887

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
629
-THE NAMAL INSTITUTE MIANWALI BILL 2019 (BILL NO. 2 OF 2019) 661, 1038
-THE PUNJAB OCCUPATIONAL SAFETY AND HEALTH BILL 2019 (BILL NO. 1 OF 2019)

PAGE NO.

Resolutions REGARDING-
-Condolence on sad demice of Mr. Mazhar Abbas Raan, MPA
-Demand for fixing separate lane for Ambulances in five Divisions of the province
-Demand for imposing ban on open sale of petrol
-Demand for imposing complete ban on begging in citites where shelter homes are established
SUSPENSION OF RULES-
-Motion for suspension of rules for presetation of a resolution
MUHAMMAD HAMZA SHAHBAZ SHARIF, MR. *(Leader of Opposition)*
DISCUSSION On-
-Sahiwal incident 816
MUHAMMAD MOAVIA, MR.

questions REGARDING- 781
-Closure of sewerage drain in PP-126 Jhang *(Question No. 193)* 960
-Details about sewerage system in PP-126 Jhang *(Question No. 299)*
MUHAMMAD MOHSIN LEGHARI, MR. *(Minister for Irrigation)*

Answers to the questions REGARDING- 782
-Closure of sewerage drain in PP-126 Jhang *(Question No. 193)* 784
-Construction of concrete embankment at Upper Sohag Canal Chak Faizabad, Okara *(Question No. 288)* 768
-Number of Irrigation Research Institutes in the province *(Question No. 667*)* 779
-Number of offices, employees and development projects of Irrigation Department in Faisalabad *(Question No. 698*)* 750
-Number of tube wells and staff taking care thereof *(Question No. 335*)* 779
-Steps taken for stoppage of theft of canal water in Rahim Yar Khan *(Question No. 725*)*

zero hour notice REGARDING- 917
-Accidents due to non availability of double road on Indus Highway Kashmor to Dera Ghazi Khan
MUHAMMAD MUNEEB SULTAN CHEEMA, MR.

questions REGARDING- 703
-Number of patients and ventilator in General Hospital Lahore *(Question No. 631*)* 777
-Posting of Patwaries in tehsil Bhgtanwala, district Sargodha *(Question No. 630*)*
MUNEEB-UL-HAQ, MR.

-LEAVE OF ABSENCE 879

question REGARDING- 708
-Facilities of Gynae and staff in DHQ Hospital Gujranwala

PAGE NO.

(Question No. 711)*

MUHAMMAD ILLYAS, MR.

Privilege motion REGARDING- 1033

-WRONG STATEMENT OF DC CHINIOT WITH HONORABLE MPA 955

question REGARDING-

-Defective traffic signals in Chiniot *(Question No. 226)*

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 23rd January, 2019 931

Resolution REGARDING-

-Demand for establishment of hospital with modern facilities in Muncipal Committee Mamu Kanjan 907

MUHAMMD SALEEM AKHTAR, MR.

question REGARDING-

-Medicine and staff in dispensary of Chak No. 68/G.B Faisalabad *(Question No. 268)* 714

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

questions REGARDING-

-Details about building and budget of Children Hospital Faisalabad *(Question No. 705*)* 677

-Details about floor mills in Faisalabad city *(Question No. 60)* 584

-Details about godowns of Food Department and sale of wheat in Faisalabad city *(Question No. 61)* 586

-Illegal occupants over land of Auqaf Department in Bagrian Chowk Township Lahore *(Question No. 522*)* 581

-Number of employees of Solid Waste Management Company Faisalabad and salaries thereof *(Question No. 285)* 957

-Number of offices, employees and development projects of Irrigation Department in Faisalabad *(Question No. 698*)* 778

-Posts of Doctors and Paramedical staff in Children Hospital Faisalabad *(Question No. 335)* 715

-Vehicles and employees of Punjab Food Authority *(Question No. 257)* 593

-Vehicles and expenditures of Solid Waste Management Company Faisalabad *(Question No. 287)* 958

MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

PAGE NO.

-Harassing junior doctor and to make phone call of Law Minister viral on social media by MS Benazir Bhutto Hospital Rawalpindi 611

BILLS *(Discussed upon)*-

-The Namal Institute Mianwali Bill 2019 985

-The Punajab Occupational Safety and Health Bill 2019 1000

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 21st January, 2019 866

MUNAWAR HUSSAIN, RANA

question REGARDING-

-Development works in Muncipal Committee Silanwali PP-79 Sargodha *(Question No. 171*)* 935

MURAD RAAS, MR. *(Minister for School Education)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Anxiety amongst residents due to LACAS School in Johar Town Lahore 792

-Problems faced by schools due to (bad) policies of ex-Government 790

-Shortage of rooms in Government Schools of Gujranwala 793

MUSSARAT JAMSHED, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Sale of substandard shampoos and face creams 882

Resolution REGARDING-

-Demand for imposing complete ban on begging in citites where shelter homes are established 627

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-

-15th January, 2019 552

-16th January, 2019 650

-17th January, 2019 660

-18th January, 2019 748

-21st January, 2019 804

-22nd January, 2019 874

-23rd January, 2019 930

-25th January, 2019 1016

NADEEM KAMRAN, MALIK

BILL *(Discussed upon)*-

-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018 972

point of order REGARDING- 652

PAGE NO.

-Adjournment of the session due to sad demise of Mazhar Abbas Raan, MPA
NASEER AHMAD, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Harassing junior doctor and to make phone call of Law Minister viral on social media by MS Benazir Bhutto Hospital Rawalpindi 608
DISCUSSION On-
828
-SAHIWAL INCIDENT
933
point of order REGARDING-
-Demand for provision of reference of Rules for second time restart of session 1031
questions REGARDING-
589
-Allocated budget for small industries for the financial year 2018-19 *(Question No. 250)* 761
-Establishment and performance of Punjab Food Authority *(Question No. 211)* 589
584
-Losses in the province due to heavy rains *(Question No. 428*)*
-Number of registered Mineral water Companies in the province *(Question No. 206)* 577
955
-Provision of bags to farmers for wheat *(Question No. 8)*
-Rent of buildings of Auqaf Department and details of illegal occupants thereupon *(Question No. 499*)*
-Shehr-e-Khamoshan Project Lahore *(Question No. 164)*
NAVEED ASHRAF, CHAUDHRY
question REGARDING-
-Number of Patwar Circles and computerization of recored in PP-43, Sialkot *(Question No. 267)* 783
NAVEED ASLAM KHAN LODHI, MR.
-Leave of absence 878
NAZIR AHMAD CHOHAN, MR.
DISCUSSION On-
846
-SAHIWAL INCIDENT
NAZIR AHMAD KHAN, MR.
Resolution REGARDING-
-Demand for imposing complete ban on begging in citites where shelter homes are established 629
NEELUM HAYAT MALIK, MS.
Resolutions REGARDING- 621
-Demand for fixation of private doctors' fee 894

PAGE NO.

-Demand for imposing ban on open sale of petrol

NOTIFICATION of-

-Prorogation of 6th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 7th January, 2019 — 1057

P

points of order REGARDING-

-Adjournment of the session due to sad demise of Mazhar Abbas Raan, MPA — 651

-Demand for increasing salaries of MPAs — 667

-Demand for provision of reference of Rules for second time restart of session — 933

-Demand for reinstatement of quota of seats of medical colleges for students of district Mianwali — 605

-Demand for ruling of Mr. Speaker about restarting Question Hour after indication of quorum of the House — 932

-Demand for taking steps for solution of problems of farmers — 725

-Formation of a caucus for solution of problems of women MPAs — 723

-Possession of police over residencies of doctors in RHC Garh Maharaja and THQ Ahmedpur Sial — 722

-Talks by ministers in the House without getting permission from the Chair — 785

-Thanks to Mr. Speaker and the August House on issuance of Production Order — 631

-Torture of Police upon Kashmiri refugees in Kashmir Colony Ghakhar Mandi — 604

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Approval of PC-I and completion of THQ Hospital Malikwal Mandi Bahauddin *(Question No. 346)* — 721

-Cost of construction of THQ Hospital Mandi Bahauddin *(Question No. 345)* — 720

-Details about staff and defective machinery in Hospitals of PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 733*)* — 711

-Facilities in THQ and DHQ Hospitals in Gujranwala *(Question No. 672*)* — 704

-Facilities of Gynae and staff in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 711*)* — 708

-Illegal possession over land of dispensary in Chak No. 294/G.B Toba Tek Singh *(Question No. 150)* — 713

-Medicine and staff in dispensary of Chak No. 68/G.B Faisalabad *(Question No. 268)* — 714

-Nonpayment of salary to employees of BHU Chak No. 21/E.B Pakpattan *(Question No. 342)* — 716

-Posts of Doctors and Paramedical staff in RHCs and THQ Dera Ghazi Khan *(Question No. 651*)* — 670

-Upgradation of District Hospital Chakwal *(Question No. 670*)* — 685

-Vacant posts of doctors in THQ Hospital Malikwal *(Question No. 742*)* — 712

PAGE NO.

Privilege motion REGARDING- 1033

-WRONG STATEMENT OF DC CHINIOT WITH HONORABLE MPA

Prorogation- 1057

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 6TH SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY
of the Punjab commenced on 7th January, 2019

Q

questions REGARDING-

AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS DEPARTMENT-
- -Aims and objects of establishment of Punjab Quran Board *(Question No. 390*)* 573
- -Details about land of Haq Nawaz Trust in PP-154 Mehmood Booti Wahga Town, Lahore *(Question No. 547*)* 582
- -Illegal occupants over land of Auqaf Department in Bagrian Chowk Township Lahore *(Question No. 522*)* 581
- -Land of Auqaf Department in district Rahim Yar Khan *(Question No. 737*)* 583
- -Land of Auqaf Department in PP-154, Lahore *(Question No. 234)* 592
- -Rent of buildings of Auqaf Department and details of illegal occupants thereupon *(Question No. 499*)* 577

DISASTER MANAGEMENT DEPARTMENT-
- -Losses in the province due to heavy rains *(Question No. 428*)* 761

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-
- -Details about unnecessarily usage of plastic bag and impose ban on it *(Question No. 302*)* 1017

FOOD DEPARTMENT-
- -Action taken against bakers using substandard material in bakeries in Lahore *(Question No. 232)* 591
- -Adulteration of milk in the province *(Question No. 286*)* 553
- -Details about floor mills in Faisalabad city *(Question No. 60)* 584
- -Details about godowns of Food Department and sale of wheat in Faisalabad city *(Question No. 61)* 586
- -Establishment and performance of Punjab Food Authority *(Question No. 211)* 589
- -Names of sugar mills owners and payments to farmers in district Chiniot *(Question No. 381*)* 560
- -Number of registered Mineral water Companies in the province *(Question No. 206)* 589
- -Performance of Punjab Food Authority in Gujranwala *(Question No. 95)* 587

584

PAGE NO.

-Provision of bags to farmers for wheat *(Question No. 8)* 569
-Steps taken for control over adulteration of milk in district
Gujranwala *(Question No. 634*)* 595
-Sugar mills and roads constructed from sugar cess in district Layyah 593
(Question No. 271)
-Vehicles and employees of Punjab Food Authority *(Question No. 257)*
INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT- 1031
-Allocated budget for small industries for the financial year 2018-19
(Question No. 250) 1021
-Manufacturing of substandard gas cylinders in Gujranwala 1030
(Question No. 657)*
-Number of technical universities in the province *(Question No. 231)*
IRRIGATION DEPARTMENT- 781
-Closure of sewerage drain in PP-126 Jhang *(Question No. 193)*
-Construction of concrete embankment at Upper Sohag Canal 784
Chak Faizabad, Okara *(Question No. 288)*
-Number of Irrigation Research Institutes in the province 767
(Question No. 667)*
-Number of offices, employees and development projects of Irrigation 778
Department in Faisalabad *(Question No. 698*)* 749
-Number of tube wells and staff taking care thereof *(Question No. 335*)*
-Steps taken for stoppage of theft of canal water in Rahim Yar Khan 779
(Question No. 725)*
LABOUR & HUMAN RESOURCE DEPARTMENT-
-Inspection and registration of factories, CNG stations and 1029
petrol pumps in Gujranwala *(Question No. 161)*
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-
-Arrangement of cleanliness in Muncipal Committee Baseerpur 956
Okara *(Question No. 261)* 953
-Contract of Solid Waste Management Company Lahore 955
(Question No. 741)* 960
-Defective traffic signals in Chiniot *(Question No. 226)*
-Details about sewerage system in PP-126 Jhang *(Question No. 299)* 935
-Development works in Muncipal Committee Silanwali PP-79 941
Sargodha *(Question No. 171*)*
-Facility of water filtration plants in PP-185 Okara *(Question No. 621*)* 959
-Non availability of recreation park in Baseerpur and Mandi Ahmed Abad
Okara *(Question No. 289)* 957
-Number of employees of Solid Waste Management Company 955
Faisalabad and salaries thereof *(Question No. 285)*
-Shehr-e-Khamoshan Project Lahore *(Question No. 164)* 958
-Vehicles and expenditures of Solid Waste Management Company
Faisalabad *(Question No. 287)*
PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT- 721
-Approval of PC-I and completion of THQ Hospital Malikwal

PAGE NO.

Mandi Bahauddin *(Question No. 346)* 720
-Cost of construction of THQ Hospital Mandi Bahauddin *(Question No. 345)* 711
-Details about staff and defective machinery in Hospitals of PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 733*)* 704
-Facilities in THQ and DHQ Hospitals in Gujranwala *(Question No. 672*)* 708
-Facilities of Gynae and staff in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 711*)* 713
-Illegal possession over land of dispensary in Chak No. 294/G.B Toba Tek Singh *(Question No. 150)* 714
-Medicine and staff in dispensary of Chak No. 68/G.B Faisalabad *(Question No. 268)* 716
-Nonpayment of salary to employees of BHU Chak No. 21/E.B Pakpattan *(Question No. 342)* 670
-Posts of Doctors and Paramedical staff in RHCs and THQ Dera Ghazi Khan *(Question No. 651*)* 685 712
-Upgradation of District Hospital Chakwal *(Question No. 670*)*
-Vacant posts of doctors in THQ Hospital Malikwal *(Question No. 742*)* 782

REVENUE DEPARTMENT-
-Allotment of state land in Cholistan, Bahawalpur *(Question No. 264)* 781
-Construction of stadium in Jamke Cheema Sialkot *(Question No. 115)* 783
-Number of Patwar Circles and computerization of recored in PP-43, Sialkot *(Question No. 267)* 777
-Posting of Patwaries in tehsil Bhagtanwala, district Sargodha *(Question No. 630*)*

SPECIALIZED HEALTHCARE DEPARTMENT- 677
-Details about building and budget of Children Hospital Faisalabad *(Question No. 705*)* 688
-Issuance of funds for construction of building of Narowal Medical College *(Question No. 712*)*
703
-Number of patients and ventilator in General Hospital Lahore *(Question No. 631*)* 715
-Posts of Doctors and Paramedical staff in Children Hospital Faisalabad *(Question No. 335)* 706 709
-Registration of drug addicted persons *(Question No. 718*)*

-STEP TAKEN FOR AWARENESS OF BREAST CANCER *(QUESTION NO. 719*)*

QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-21st January, 2019 866
-23rd January, 2019 931

PAGE

NO.

R

RAHEELA NAEEM, MRS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Decrease in subsidy on fare of public transport 881

DISCUSSION On-

-Law and order 1055

question REGARDING-

-Details about land of Haq Nawaz Trust in PP-154 Mehmood Booti Wahga Town, Lahore *(Question No. 547*)* 582

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-15th January, 2019 551
-16th January, 2019 649
-17th January, 2019 659
-18th January, 2019 747
-21st January, 2019 803
-22nd January, 2019 873
-23rd January, 2019 929
-25th January, 2019 1015

report of punjab public service commission 2016- 794-797
-Discussion on

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-THE NAMAL INSTITUTE MIANWALI BILL 2019 (BILL NO. 2 OF 2019) 788
-THE PUNJAB OCCUPATIONAL SAFETY AND HEALTH BILL 2019 (BILL NO. 1 OF 2019) 788

Resolutions REGARDING-
-Condolence on sad demice of Mr. Mazhar Abbas Raan, MPA 662
-Demand for declaring the seat as vacant on not taking oath by newly elected Members of Assemblies 626
-Demand for establishment of hospital with modern facilities in Muncipal Committee Mamu Kanjan 907
-Demand for fixation of private doctors' fee 621
-Demand for fixing separate lane for Ambulances in five Divisions of the province 898
-Demand for granting permision to female teachers to bring their infants with them in schools and colleges 897
-Demand for imposing ban on open sale of petrol 894
-Demand for imposing complete ban on begging in citites where shelter homes are established 627
-Demand for making writings of Allama Iqbal complsary part of educational syllabus 626
-Demand for paying salaries to employees of print and electronic media groups 728
-Educational loss to the students due to non availability of proper counseling at the time of admission in Universities 908
-Tribute to Pakistan Army on throwing down the spy drone of India 632

REVENUE DEPARTMENT-

PAGE NO.

782

questions REGARDING- 781

-Allotment of state land in Cholistan, Bahawalpur *(Question No. 264)*

-Construction of stadium in Jamke Cheema Sialkot *(Question No. 115)* 783

-Number of Patwar Circles and computerization of recored in PP-43, Sialkot *(Question No. 267)* 777

-Posting of Patwaries in tehsil Bhagtanwala, district Sargodha *(Question No. 630*)*

S

SABEEN GUL KHAN, MS.

Call attention Notice REGARDING- 732

-Murder of Rashid Bokhari named person in Dera Ghazi Khan

SABRINA JAVAID, MS.

Resolution REGARDING-

-Demand for fixing separate lane for Ambulances in five Divisions of the province 900

SADIA SOHAIL RANA, MS.

point of order REGARDING- 723

-Formation of a caucus for solution of problems of women MPAs

Resolution REGARDING- 897

-Demand for granting permision to female teachers to bring their infants with them in schools and colleges

SAEED AKBAR KHAN, MR.

DISCUSSION On-

-SAHIWAL INCIDENT 848

SAEED UL HASSAN, SYED *(Minister for Auqaf & Religious Affairs)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about land of Haq Nawaz Trust in PP-154 Mehmood Booti Wahga Town, Lahore *(Question No. 547*)* 582

-Illegal occupants over land of Auqaf Department in Bagrian Chowk Township Lahore *(Question No. 522*)* 581

-Land of Auqaf Department in district Rahim Yar Khan *(Question No. 737*)* 583

-Land of Auqaf Department in PP-154, Lahore *(Question No. 234)* 593

SALMAN RAFIQ, KHAWAJA

point of order REGARDING-

PAGE NO.

-Thanks to Mr. Speaker and the August House on issuance of Production Order 635

SAMI ULLAH KHAN, MR.

DISCUSSION On-

-Law and order 1051

points of order REGARDING-

-Demand for increasing of salary of MPAs 670

-Talks by ministers in the House without getting permission from the Chair 785

Resolution REGARDING-

-Demand for fixing separate lane for Ambulances in five Divisions of the province 901

zero hour notice REGARDING-

-Appointment of media advisor by the Minister for Information and Culutre in contrary to rules 911

SAMIULLAH CHAUDHARY, MR. *(Minister for Food)*

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-DISCLOSURE OF LAYING LACS OF MATRICT TONS OF WHEAT IN OPEN PLACE 601

Answers to the questions REGARDING-

-Action taken against bakers using substandard material in bakeries in Lahore *(Question No. 232)* 592

-Adulteration of milk in the province *(Question No. 286*)* 554

-Details about floor mills in Faisalabad city *(Question No. 60)* 585

-Details about godowns of Food Department and sale of wheat in Faisalabad city *(Question No. 61)* 586

-Establishment and performance of Punjab Food Authority *(Question No. 211)* 589

-Names of sugar mills owners and payments to farmers in district Chiniot *(Question No. 381*)* 561

-Number of registered Mineral water Companies in the province *(Question No. 206)* 589

-Performance of Punjab Food Authority in Gujranwala *(Question No. 95)* 587

-Provision of bags to farmers for wheat *(Question No. 8)* 584

-Steps taken for control over adulteration of milk in district Gujranwala *(Question No. 634*)* 570

-Sugar mills and roads constructed from sugar cess in district Layyah *(Question No. 271)* 596

-Vehicles and employees of Punjab Food Authority *(Question No. 257)* 594

SEEMABIA TAHIR, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

PAGE NO.

-Abundance of pigs in forests of Kotli Satian tehsil Murree 882

Resolution REGARDING- 632

-Tribute to Pakistan Army on throwing down the spy drone of India 911

zero hour notice REGARDING-

-Death of several persons due to pigs in Kotli Satian

SHAHAB-UD-DIN KHAN, MR.

DISCUSSION On- 821

-SAHIWAL INCIDENT

question REGARDING- 595

-Sugar mills and roads constructed from sugar cess in district Layyah *(Question No. 271)*

SHAHBAZ AHMAD, MR. (PP-130)

point of order REGARDING-

-Possession of police over residencies of doctors in RHC Garh Maharaja and THQ Ahmedpur Sial 722

SHAHEEN RAZA, MS.

question REGARDING-

-Steps taken for control over adulteration of milk in district Gujranwala *(Question No. 634*)* 569

SHAHEENA KARIM, MS.

questions REGARDING- 706

-Registration of drug addicted persons *(Question No. 718*)* 709

-Step taken for awareness of breast cancer *(Question No. 719*)*

zero hour notice REGARDING- 912

-Demand for ban on transfer of teachers during the educational session

SHAWANA BASHIR, MS.

Resolution REGARDING-

-Demand for making writings of Allama Iqbal complsary part of educational syllabus 626

SHAZIA ABID, MS.

zero hour notice REGARDING-

-Accidents due to non availability of double road on Indus Highway Kashmor to Dera Ghazi Khan 9168

PAGE NO.

SOHAIB AHMAD MALIK, MR.
-Leave of absence 878
DISCUSSION On- 858
-SAHIWAL INCIDENT
zero hour notice REGARDING- 923
-Problems faced by the students of Sargodha University coming from Bhera and adjacent areas
SPECIALIZED HEALTHCARE DEPARTMENT-
questions REGARDING-
-Details about building and budget of Children Hospital Faisalabad *(Question No. 705*)* 677
-Issuance of funds for construction of building of Narowal Medical College *(Question No. 712*)* 688
-Number of patients and ventilator in General Hospital Lahore *(Question No. 631*)* 703
-Posts of Doctors and Paramedical staff in Children Hospital Faisalabad *(Question No. 335)* 715
-Registration of drug addicted persons *(Question No. 718*)* 706
-Step taken for awareness of breast cancer *(Question No. 719*)* 709
SUMSAM ALI SHAH BUKHARI, SYED
-Leave of absence 877
DISCUSSION On-
-Law and order 1044
SUSPENSION OF RULES-
-Motion for suspension of rules for presetation of a resolution **625,661,727, 805,812,1038**

U

UMUL BANIN ALI, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Harassment of citizens by Dolphin Police in Lahore 886
USMAN MEHMOOD, SYED
questions REGARDING-
-Details about staff and defective machinery in Hospitals of PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 733*)* 711
-Land of Auqaf Department in district Rahim Yar Khan *(Question No. 737*)* 583

PAGE NO.

UZMA KARDAR, MS.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Aggression by Indian armed forces in Palwama and occupied Kashmir
-Anxiety amongst residents due to LACAS School in Johar Town Lahore
-Increase of traffic accidents due to bill boards on main roads of Lahore **883**

Resolution REGARDING-
-Demand for fixing separate lane for Ambulances in five Divisions of the province **603** 738

zero hour notices REGARDING-
-Charging of full fee even during the vacation despite order by the Supreme Court 898
-Extortion from traders of Jarranwala 909 913

W

WELCOME to-
-Sikh guests Professor Dr. Mangeet Singh and Gyani Raweel Singh Head Granthi, Nankana Sahib in the House **606**

Y

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Harassing junior doctor and to make phone call of Law Minister viral on social media by MS Benazir Bhutto Hospital Rawalpindi 610, 617

Answers to the questions REGARDING-
-Approval of PC-I and completion of THQ Hospital Malikwal Mandi Bahauddin *(Question No. 346)* 721
-Cost of construction of THQ Hospital Mandi Bahauddin *(Question No. 345)* 720
-Details about building and budget of Children Hospital Faisalabad *(Question No. 705*)* 677
-Details about staff and defective machinery in Hospitals of PP-264 Rahim Yar Khan *(Question No. 733*)* 711
-Facilities in THQ and DHQ Hospitals in Gujranwala *(Question No. 672*)* 704
-Facilities of Gynae and staff in DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 711*)* 709

PAGE NO.

-Illegal possession over land of dispensary in Chak No. 294/G.B Toba Tek Singh *(Question No. 150)* 713
-Issuance of funds for construction of building of Narowal Medical College *(Question No. 712*)* 689
-Medicine and staff in dispensary of Chak No. 68/G.B Faisalabad *(Question No. 268)* 714
-Nonpayment of salary to employees of BHU Chak No. 21/E.B Pakpattan *(Question No. 342)* 716
-Number of patients and ventilator in General Hospital Lahore *(Question No. 631*)* 703
-Posts of Doctors and Paramedical staff in Children Hospital Faisalabad *(Question No. 335)* 715
-Posts of Doctors and Paramedical staff in RHCs and THQ Dera Ghazi Khan *(Question No. 651*)* 671
-Registration of drug addicted persons *(Question No. 718*)* 707
-Step taken for awareness of breast cancer *(Question No. 719*)* 710
-Upgradation of District Hospital Chakwal *(Question No. 670*)* 685
-Vacant posts of doctors in THQ Hospital Malikwal *(Question No. 742*)* 712

point of order REGARDING- 605
-Demand for reinstatement of quota of seats of medical colleges for students of district Mianwali 621

Resolution REGARDING-
-Demand for fixation of private doctors' fee

YAWAR KAMAL KHAN, RAJA
DISCUSSION On-
-SAHIWAL INCIDENT 827

Z

ZAHEER IQBAL, MR.

question REGARDING- 782
-Allotment of state land in Cholistan, Bahawalpur *(Question No. 264)*

ZAHEER UD DIN, CH. *(Minister for Public Prosecution was also assigned Assembly Business pertaining to Auqaf & Religious Affairs & Environment Protection)*

Answers to the questions REGARDING-
-Aims and objects of establishment of Punjab Quran Board *(Question No. 390*)* 574
-Details about unnecessarily usage of plastic bag and impose ban on it *(Question No. 302*)* 1017

PAGE NO.

-Rent of buildings of Auqaf Department and details of illegal occupants thereupon *(Question No. 499*)* 577

DISCUSSION On- 836

-SAHIWAL INCIDENT 671

points of order REGARDING- 932

-Demand for increasing of salary of MPAs 786

-Demand for ruling of Mr. Speaker about restarting Question Hour after indication of quorum of the House

-Talks by ministers in the House without getting permission from the Chair 728

Resolution REGARDING- 727

-Demand for paying salaries to employees of print and electronic media groups

SUSPENSION OF RULES-

-Motion for suspension of rules for presetation of a resolution

ZAHRA NAQVI, SYEDA

Resolution REGARDING-

-Educational loss to the students due to non availability of proper counseling at the time of admission in Universities 908

ZAINAB UMAIR, MS.

DISCUSSION On-

-Law and order 1053

point of order REGARDING- 667

-Demand for increasing salaries of MPAs 796

report of punjab public service commission 2016-

-Discussion on

PAGE NO.

zero hour notices REGARDING-

-Accidents due to non availability of double road on Indus Highway Kashmor to Dera Ghazi Khan 915
-Appointment of media advisor by the Minister for Information and Culutre in contrary to rules 911
-Charging of full fee even during the vacation despite order by the Supreme Court 909
-Demand for ban on transfer of teachers during the educational session 912
-Death of several persons due to pigs in Kotli Satian 911
-Extortion from traders of Jarranwala 913
-Problems faced by the students of Sargodha University coming from Bhera and adjacent areas 923